تبویب القرآن
فی
مضامین الفرقان

علامہ وحید الزمان خان رحمۃ اللہ

ناشر: ضیاء احسان پبلشرز لاہور

ملنے کا پتہ
نعمانی کتب خانہ
اردو بازار لاہور

نام کتاب ــــــــ تبویب القرآن مع تفسیر وحیدی

نام مصنف ــــــــ علامہ وحید الزماںؒ

جلد ــــــــ اوّل

بار ــــــــ اوّل

صفحات ــــــــ ۴۷۸

تاریخ طباعت ــــــــ مارچ ۱۹۸۳ء

ناشر ــــــــ خالد احسان پبلشرز لاہور

ملنے کا پتہ

۱۔ نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ، اردو بازار، لاہور (پاکستان)

۲۔ محمدی کتب خانہ، الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور (پاکستان)

۳۔ مکتبہ نعمانیہ، اردو بازار، گوجرانوالہ (پاکستان)

هو القيوم

تبویب القرآن

فی

مضامین الفرقان

علامہ نواب وحید الزمان خان رحمہ اللہ

ناشر : خالد احسان پبلشرز لاہور

ملنے کا پتہ : نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ ۔ اردو بازار ۔ لاہور

فہرست ابواب تبویب القرآن لضبط مضامین الفرقان مع حاشیہ تفسیر وحیدی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مُقدّمہ

اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور تالیف و تحقیق کی ضروریات کے پیش نظر ہمارے اس دور میں قرآن حکیم کی خدمت کا ایک شعبہ یہ بھی ہے کہ اس بحرِ بے کنار کتاب مبارک کے مضامین کی موضوع وار فہرست مرتب ہو نیز اس کے الفاظ اور مفرد کلمات کے مختصر لغوی معانی اور تشریح الگ سے جمع کر دیئے جائیں۔

جہاں تک اپنی معلومات ہیں۔ برصغیر ہند و پاک میں تقریباً ایک صدی قبل اس کی خدمت کی۔ اولین سعادت اللہ تعالیٰ نے علمائے اہل حدیث کو بخشی۔ جس کو محی السنہ مجدد علوم، علامہ یگانہ، مولانا نواب سید محمد صدیق حسن خان قنوجی (متوفی ۱۳۰۷ھ) کے حسنات میں شمار کرنا چاہیئے۔

سبیکۃ الذہب الابریز فی فہرس الکتاب العزیز — چنانچہ نواب صاحب موصوف سے متعلق ایک بزرگ حضرت مولانا بدیع الزمان نے (جو مولانا نواب وحید الزمان کے بڑے بھائی تھے) مکہ معظمہ کے دورانِ قیام (۱۲۹۴ھ) متذکرہ عنوان کتاب تالیف فرمائی جو "مقام ابراہیم" پر اختتام پذیر ہو کر حضرت النواب کی خدمت میں روانہ کر دی گئی۔ اور ۱۲۹۶ھ میں مطبع صدیقی (لاہور) سے باہتمام مولانا محی الدین لاہوری طبع ہو گئی۔ ۲۱۴ بڑے صفحات ۲۲×۲۹/۸ خط باریک اور زبان فارسی ہر سورت کے مضامین کی ترتیب وار فہرست۔ دائیں جدول میں رکوع کا نمبر ہے۔ اور ہر صفحہ پر جتنے مضامین مذکور ہیں ان پر مشتمل آیاتِ کریمہ کے الفاظِ مشکلہ کے فارسی میں مطلب خیز لغوی معانی حاشیہ پر دے دیئے گئے ہیں چنانچہ ایک اعتبار سے اس کی حیثیت جداگانہ تالیف سی ہے۔ غالباً اس کا نام بھی الگ تجویز کر دیا گیا یعنی:۔

فتح المنان فی ترجمۃ لغات القرآن — شروع میں باریک خط میں چھ صفحوں کا ایک بصیرت افروز مقدمہ ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ یہ کتاب "دریا بہ حباب اندر" کا مصداق ہے۔

اقتباس الانوار من کلام الغفار (و) فہرس المضامین من کلام رب العلمین — اس سلسلے کی دوسری کتاب جو اپنے زمانے کے نامور نومسلم اہل حدیث فاضل حضرت مولانا محمد عبید اللہ صاحب مصنف تحفۃ الہند (متوفی ۱۳۱۰ھ) کی تالیف ہے جسے انہوں نے اپنی زندگی کے آخری ایام (جب کہ غالباً مالیر کوٹلہ مشرقی پنجاب میں قیام پذیر اور حضرت نواب صاحب مذکور الصدر سے پچاس روپے کلدار ماہانہ کے وظیفہ یاب تھے۔

اس کتاب کے ۸۰۰ صفحے ہیں۔ سائز ۲۲×۲۹/۸ ڈیڑھ سو سے زائد عنوانوں پر مشتمل مضمون وار آیات سلیس اردو ترجمہ کے ساتھ مطبع صدیقی لاہور کی (باہتمام پسران مولانا محی الدین مرحوم مذکور) مطبوعہ ہے۔ تاریخ درج نہیں۔ دائیں جانب تین جدولوں میں پارہ۔ سورت اور رکوعوں کے حوالے ہیں۔

عمدۃ لغات القرآن قرآنی لغات حروف تہجی کے اعتبار سے مع ترجمہ اُردو مرتب ہیں مختصر اور متداول کتاب ہے (بنارس وہند) کے ایک اہل حدیث فاضل مولانا شہید الدین جعفری (متوفی ۱۳۲۰ھ) کی تالیف ہے۔

عجائب البیان فی لغات القرآن مع نجوم الفرقان نام سے ۱۳۲۹ھ میں ایک کتاب مطبع نامی لکھنؤ (ہند) میں طبع ہوئی۔ سائز ۲۲×۲۹/۸ صفحات ۴۰۰۰ ہم جسے "عمدہ لغات القران" کا نقش ثانی کہا جاسکتا ہے جو نقش اول سے بہت بہتر ہے۔ مزید فائدہ اس میں یہ ہے کہ الفاظ قرآنی کا انڈکس بھی ہے۔ اس کے مؤلف تھے۔ مولانا محمد علی ہزاروی حیدر آبادی (متوفی ۱۳۶۶ھ) صاحب مفتاح الحاجہ حاشیہ سنن ابن ماجہ وغیرہ) جو حضرت نواب سید محمد صدیق حسن خان کے استاذ حضرت شیخ حسین بن محسن الانصاری الیمانیؒ کے شاگرد تھے۔

تبویب القرآن لضبط مضامین الفرقان اسی سلسلۃ الذہب کی کڑی یہ کتاب بھی ہے جس کو بتوفیقہ تعالیٰ محترم حاجی حافظ محمد بشیر صاحب اور محب مکرم مولوی حاجی فضل الرحمٰن صاحب پسران جناب حاجی میاں محمد صاحب امرتسری مرحوم و مغفور کی ہمت سے ان کا اشاعتی "ادارہ محمدیہ" زیادہ منقح صورت میں چوتھی بار شائع کر رہا ہے۔

تبویب القرآن میں (شاید سبیکۃ الذہب الابریزیہ کی بنیاد پر) پورے قرآن مجید کے مضامین کے ایک سو ایک عنوان بنا دیئے گئے ہیں۔ ہر عنوان سے متعلقہ جس قدر آیات کریمہ متفرق مقامات پر آئی ہیں۔ وہ عمدہ ترتیب سے موضوع وار ایک جگہ کر دی گئی ہیں۔ ابتداء میں مختصر اور جامع دیباچہ ہے جس میں مقصد و ضرورت تالیف اور کتاب میں اختیار کردہ طریقہ کا بیان ہے۔

جیسا کہ قارئین کرام دیکھ رہے ہیں۔ ہر صفحے کے نصف اول میں آیات مبارکہ ہیں۔ دوسرے نصف میں سامنے ان کا سلیس اور مطلب خیز ترجمہ ہے۔

پہلی بار یہ کتاب بلا حواشی طبع ہوئی تھی (جو راقم کی نظر سے نہیں گذری) دوسری طبع میں مولانا کی اپنی تفسیر وحیدی سے حواشی کا اضافہ ہے (تاریخ طبع اس پر بھی مندرج نہیں) جو متعلقہ آیات پر نمبر دے کر صفحے کے نچلے حصے میں دے دیئے گئے۔ مگر جو حاشیے متعلقہ صفحہ پر نہ آسکے (جو سینکڑوں کی تعداد ہیں) ان کے لیے آخر میں ضمیمے لگا دیئے گئے جو چالیس صفحوں پر پھیلے ہوئے ہیں۔ ظاہر ہے اس سے استفادہ میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ بنابریں موجودہ اشاعت میں وہ سب حواشی اپنے اپنے مقام پر کر دیئے گئے ہیں۔ سائز بھی سابق طبع سے چھوٹا ہے۔ آیات کے نمبر بھی دے دیئے گئے ہیں جو سابقہ اشاعتوں میں نہیں ہیں۔

نیز راقم نے حضرت مؤلف کے مختصر سے سوانح حیات بھی ابتداء میں شامل کر دیئے ہیں۔ اس طرح یہ اشاعت بحمد اللہ پہلی اشاعتوں سے بہت بہتر ہو گئی ہے۔ دعا ہے کہ حضرت مصنف اور ناشرین کو اللہ تعالیٰ بہترین اجر سے نوازے اور اس مبارک کتاب کو اصحاب ذوق۔ ارباب تذکیر و تبلیغ اور عام مسلمانوں کے لیے مفید بنائے۔

راقم:۔ خادم اہل اللہ خاکسار ابو الطیب محمد عطاء اللہ حنیف عفا اللہ عنہ باحبائہ۔ مدیر المکتبۃ السلفیہ لاہور)

رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دیباچہ

بعد از حمد وصلوٰۃ برادران مومنین اتباع سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین کی خدمت بابرکت میں یہ التماس ہے کہ آجکل زمانہ جیسا پرآشوب ہے وہ آپ کو بخوبی معلوم ہے وجہ قرب قیامت وبعد زمانہ نبوت طرح طرح کے فتن اور فسادات پیدا ہو رہے ہیں ادہر سے مخالفین اسلام جو اتفاقات زمانہ سے برسر دولت وحکومت ہیں ہر وقت کوشاں رہتے ہیں کہ جس طور سے ہوسکے مسلمان اپنے قواعد اسلام کو نسیاً منسیاً کر ڈالیں چونکہ دنیا کی طلب آجکل اکثر قلوب پر غالب ہے اس لئے مسلمان عہد طفولیت سے ہی اسی کے خیال میں ساعی اور منہمک ہو کر تحصیل قرآن اور حدیث جن پر بنائے اصول ایمان ہے بالکل غافل رہتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ادنیٰ سے ادنیٰ مخالفین کے اوہام اور وساوس ان کے دلوں میں بیٹھ جاتے ہیں اور اس دنیائے دنی کی فکر میں اپنی سعادت ابدی اور حیات سرمدی کو بالکل کھو بیٹھتے ہیں اور بڑی وجہ آجکل تباہی ایمان اور شیوع تنصر ودہریت اور الحاد کی یہی ہو رہی ہے کہ اطفال اہل اسلام ابتدائی نشوونما و شروع تربیت اور تعلیم کے وقت اصول ایمان سے غافل رکھے جاتے ہیں بلکہ علی الرغم اصول مخالفین کی تعلیم ان کو دیجاتی ہے اس کا سبب کچھ تو غفلت اور کاہلی اہل اسلام ہے۔ کچھ حکومت اور شوکت مخالفین اسلام کچھ تنگی وضیق وفقر و محتاجی اہل اسلام ہمارے زمانہ میں ملک ہند میں سو مسلمانوں میں سے ایک بھی کھاتا پیتا اور خوش اور محفوظ اور تونگر اور غنی نظر نہیں آتا پیٹ کی اڑبری ہوتی ہے پس اسکی فکر میں وہ یہی چاہتے ہیں کہ انکی اولاد کچھ کمانے کے لائق ہو جائے۔ اور بہت نہیں تو تھوڑی سی ہی سبکدوشی انکو حاصل ہو۔ اس لیے بچوں کو عقل آتے ہی وہ انگریزی مدرسوں میں داخل کر دئے جاتے ہیں جہاں بجائے اصول قرآنی کے اصول بائیبل اور کفریات سے انکے کان بھرے جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ یہ مخالف خیالات انکے دلوں میں ایسے جم جاتے ہیں کہ سن رشد کو پہنچکر وہ یا تو دہری ہو جاتے ہیں یا نصرانی لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ خیر مخالفین اسلام کا فتنہ تو تھا ہی تھا آجکل بعضے نام کے مسلمان ایسے پیدا ہو گئے ہیں جن کا وجود مسلمانوں کے حق میں آریہ اور برہمو سماج اور پادریوں سے بھی زیادہ سم قاتل ہے۔ یہ لوگ بظاہر اسلام کی ہمدردی اور خیر خواہی کا دم بھرتے ہیں اور درپردہ مسلمانوں کی بیخ کنی اور بربادی چاہتے ہیں یُخَادِعُوْنَ اللّٰہَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ایسے وقت میں ان فتنوں سے بچنے کی کوئی صورت اس سے بہتر نظر نہیں آتی کہ جہانتک ہوسکے قرآن پاک کے مضامین نہایت آسانی اور سہولت کے ساتھ مسلمانوں میں شائع کئے جائیں قرآن پاک میں تمام باتیں موجود ہیں توحید اور تہذیب اخلاق اور قصص اور تاریخی حالات مگر مشکل یہ ہے کہ قرآن پاک ایک مبسوط کتاب ہے اور دوسرے غیر مسلسل۔ کیونکہ قرآن پاک بدفعات ۲۳ سال میں ہمارے سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا اس لیے ہر وقت جیسے جیسے ضرورت لاحق ہوتی گئی ویسے ویسے ہی احکام اترتے گئے توریت شریف کی طرح قرآن پاک مجموعہ کے طور پر نہیں اترا۔ ورنہ ہر قسم کے مضامین ضرور جداگانہ ابواب اور فصول میں بیان کئے جاتے۔ اب موجودہ قرآن شریف کی تعلیم بغیر اس کے نہیں ہوسکتی کہ سارا قرآن شریف من اولہ الی آخرہ بچوں کو پڑھایا جاوے اور بوجہ قلت فرصت اور ضیق معاش کے نہ تو اطفال کے والدین کو اس کا موقع ملتا ہے اور نہ خود اطفال اسقدر محنت ومشقت اپنے اوپر گوارا کرتے ہیں۔ الا ما شاء اللہ اگر کسی بچہ نے دو تین پارہ کا ترجمہ سمجھ کر پڑھا تو بہت سے اہم اعتقادات اور اصول سے جن کا ذکر دوسرے پاروں میں ہے وہ غافل رہ جاتا ہے فقیر نے اسوقت بخیال فایدہ رسانی اہل اسلام وصیانت وحفاظت اہل ایمان بالہام ربانی یہ قصد مصمم کیا کہ قرآن پاک کی ترتیب بطور ابواب کر دی جائے اس طرح سے کہ پہلے اثبات باری تعالیٰ اور توحید اور صفات الٰہی کی آیتیں تمام ذکر کر دیجائیں پھر دوسرے عقائد کی پھر نبوت کی پھر احکام فقہی کی پھر قصص اور امثال کی پھر اخلاق کی پھر دوسرے متفرق ابواب کی اسطرح پر قرآن پاک کے مرتب ہو جانے سے یہ فائدہ متصور ہے کہ کم سن بچے اگر شروع کے دو تین باب ہی سمجھ کر پڑھ لیں گے تو ان کے عقائد

درست اور محکم ہو جائیں گے اور مخالفین کے مغویانہ خیالات سے وہ محفوظ اور مصئون رہیں گے بحول اللہ وقوتہ وھو علی کل شیء قدیر۔ **دوسرا فائدہ** اس میں یہ ہے کہ علماء اور واعظین جس آیت کی تفسیر دیکھنا چاہیں گے وہ آسانی سے انکو تفسیر کی کتابوں میں مل جائے گی کیونکہ ہر آیت اپنے متعلقہ باب میں لکھی گئی ہے اور اس کے شروع میں پارہ رکوع اور سورت کا نمبر دیدیا گیا ہے۔ **تیسرا فائدہ** اس میں یہ ہے کہ مخالفین اسلام کے مقابلہ اور مناظرہ میں ہر طرح کے مضامین قرآن پاک سے بآسانی بتائے جا سکتے ہیں۔ میرے ایک دوست کہتے تھے کہ ایک پادری نے ان سے کہا کہ تمہارے قرآن میں اخلاق کی آیتیں بہت ہی کم ہیں میں اس کو درست قائل نہ کر سکا چونکہ اخلاق کے متعلق مجھ کو ایک یا دو ہی آیتیں اُس وقت مستحضر تھیں۔ **چوتھا فائدہ** یہ ہے کہ وہ مسائل جو قرآن پاک میں منصوص ہیں اور جن کے خلاف کسی کا قول قابل تسلیم نہیں ہو سکتا ہر ایک شخص کو بآسانی مستحضر رہیں گے۔ اور وہ جھوٹے ہمدردان اہل اسلام کو جو منافق صفت ہیں آسانی کیساتھ الزام دے سکیگا۔ بہر حال اگرچہ یہ امر ایک نیا امر ہے جو آجتک مسلمانوں میں سے کسی نے نہیں کیا مگر چونکہ میری نیت بخیر ہے اور انما الاعمال بالنیات اس لیے میں یہ کہتا ہوں فی ذلک عاقبۃ محمودۃ وغایۃ مسعودۃ انشاء اللہ تعالیٰ وھو حسبی ونعم الوکیل (**فائدہ**) اس طور پر مرتب قرآن مجید کا نام میں نے **تبویب القرآن** رکھا ہے جو اسم بامسمیٰ ہے تبویب کی صورت یہ ہے کہ ہر ایک قسم مضمون کے لیے ایک جدا گانہ باب قرار دیا ہے اور سارے قرآن پاک کو من اولہ الی آخرہ مطالعہ کر کے اس قسم کی آیتوں کو اس کے متعلق باب میں ذکر کیا ہے آیت شریفہ کے آخری الحاقات کا جیسے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یا وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وغیرہ کا لحاظ نہیں کیا کیونکہ ایسا کرنے سے پھر بالکل تبویب ناممکن ہو جاتی بلکہ ہر آیت شریفہ کے اصل مضمون مابہ المقصود پر لحاظ کر کے اس کو متعلقہ باب میں مندرج کیا ہے اور مزید آسانی کے لیے آیت کے شروع میں نمبر پارہ نمبر سورت اور نمبر رکوع کا اشارہ ہندسوں میں کر دیا ہے ہر ایک سورت کے سورۂ فاتحہ سے لے کر سورہ ناس تک مسلسل نمبر ڈالے گئے جس کی تعداد ۱۱۴ ہے۔ اگر کئی آیات متصلاً ایک ہی مضمون کی وارد ہیں تو ان سب کو ایک ہی جگہ بہ ترتیب قرآنی لکھ کر ان کے اول میں پارہ سورت اور رکوع کا نمبر تحریر کر دیا ہے۔ اگر کسی آیت میں دو اہم مطلب مذکور ہیں تو تکمیل فائدہ کے لیے اس آیت کو مکرر دو یا تین بابوں میں بھی ذکر کیا ہے مگر ایسے اتفاقات بہت کم ہوئے ہیں۔ پس درحقیقت یہ تبویب القرآن سارے قرآن پر مشتمل ہے مع شے زائد اور اگرچہ ممکن تھا کہ تحسین عبارت اور تلخیص مضمون کے لیے میں بعضے قصص میں سے آیات مکررہ حذف کر دیتا مگر اس قسم کا تصرف کلام الٰہی میں سوء ادب خیال کیا گیا اور مصلحت دینی اور شرعی کے بھی خلاف سمجھا گیا اس لیے مکررہ آیتوں کو اپنے حال پر بحال رکھا گیا اور گو بحیثیت اجتماعی ان آیات کی تکرار بادی النظر میں خلاف فصاحت معلوم ہوتی ہے مگر صرف اس لحاظ سے کہ تبویب القرآن کی غایت اور غرض دوسری ہے یہ تکرار کچھ مضر نہ سمجھی گئی۔ یعنی تبویب القرآن سے مقصود نہیں کہ لوگ اس کی تلاوت کریں۔ تلاوت اور قرأت کے لیے تو اصل قرآن موجود ہے اسی کا ورد رکھیں۔ صرف مضامین کے انضباط اور تعلیم اطفال خورد سال اور ضرورت کے وقت ہر مضمون کے استخراج کے لیے یہ تبویب القرآن بنائی گئی ہے۔ اور اس میں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے۔ بلکہ جب میری نیت اس محنت اور جانفشانی سے بخیر ہے تو میں ہر طرح اس کے اجر اور ثواب کا امیدوار ہوں۔ وَلَنْ یَّتِرَکُمْ اَعْمَالَکُمْ اور اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ الآیۃ

خاکسار وحید الزمان عفا اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مولانا نواب وحید الزمان مؤلف تبویب القرآن

(ترتیب) مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی مدیر "الاعتصام" لاہور

تاریخ ولادت و وفات مولانا موصوف بتاریخ ۷ ارجب ۱۲۶۷ھ (۱۸۵۰ء) بمقام کانپور (صوبہ یوپی ہندوستان) پیدا ہوئے اور ۲۵ شعبان ۱۳۳۸ھ (۵ امئی ۱۹۲۰ء) کو ستر اکہتر برس کی مبارک عمر پاکر وقار آباد (ضلع حیدرآباد دکن ہند) میں انتقال فرمایا اور وہیں مدفون ہوئے۔ تغمدہ اللہ بغفرانہ و ادخلہ بحبوحۃ جنانہ۔

مولانا ایک علمی خاندان کے فرد فرید تھے آباؤ اجداد ملتان سے لکھنؤ آئے بعدہٗ کانپور سکونت اختیار کر لی گئی تھی۔

نام ونسب۔ وحید الزمان بن مسیح الزمان بن نور محمد بن شیخ احمد فاروقی ملتانی ثم حیدرآبادی "وقار نواز جنگ بہادر" خطاب۔

تعلیم و تربیت جیساکہ اس زمانے میں رواج تھا۔ قرآن مجید ناظرہ اور باترجمہ نیز اردو فارسی کی تعلیم اپنے والد مولانا مسیح الزمان (متوفی مکہ مکرمہ ۱۲۹۵ھ) سے آٹھ سال کی عمر تک حاصل کر لی۔ بعدہٗ درس نظامی کی ابتدائی کتابوں سے لے کر انتہائی عربی۔ علوم معقول و منقول کی اپنے ہاں کے مختلف ماہر فنون اساتذہ اور مدرسہ فیض عام کانپور سے تکمیل کی پندرہ برس کی عمر میں فارغ التحصیل بھی ہو گئے۔

اساتذہ فنون مولانا مفتی عنایت احمد صاحب (مصنف علم الصیغہ وغیرہ) مولانا محمد سلامت اللہ صاحب کانپوریؒ تلمیذ شاہ عبدالعزیز دہلویؒ۔ مولانا محمد بشیر الدین قنوجیؒ (مصنف شرح مسلم الثبوت و تفہیم المسائل وغیرہ) مولانا محمد عبدالحی لکھنوی مولانا عبدالحق بنارسی نیوتنویؒ (تلمیذ مولانا محمد اسمٰعیل شہیدؒ و امام شوکانیؒ) مولانا محمد لطف اللہ علی گڑھیؒ۔

مشائخ حدیث حضرت شیخ الکل فی الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی عرف میاں صاحب۔ شیخ حسین بن محسن الانصاری الیمانی۔ مولانا محمد بشیر الدین قنوجی۔ شیخ احمد بن عیسیٰ الشرقی الحنبلی۔ مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب محدث لکھنوی مولانا الشیخ بدر الدین المدنی۔ مولانا فضل الرحمن مرادآبادی۔ رحمہم اللہ اجمعین۔

تحصیل علوم کے بعد ۱۲۸۳ھ (۱۸۶۶ء) میں آپ کے والد مولانا مسیح الزمانؒ نے ریاست حیدرآباد دکن (ہند) میں ملازم کرا دیا۔ ۴۲ برس برابر نہ صرف کہ ملازمت میں رہے بلکہ بعض اہم مناصب پر بھی فائز ہوئے اور وہاں کے دستور کے مطابق "وقار نواز جنگ بہادر" سرکاری خطاب سے بھی نوازے گئے۔

علمی ذوق وراثت میں ملا تھا' بلا کے ذہین۔ مطالعہ گویا طبیعت ثانیہ تھی۔ سرعت فہمی اور زود نویسی دونوں سے بہرہ ور حافظہ کی نعمت سے مالا مال۔ ان سارے اوصاف پر آپ کا کثیر التالیف ہونا بہترین شہادت ہے۔

تلاوتِ قرآن مجید سے شغف ملازمت ہی کے دوران ۲۳ سال کی عمر میں تھے کہ حفظ قرآن کی طرف خیال آگیا۔ کم وبیش ڈیڑھ سال کی مدت میں قرآن مجید بھی حفظ کر لیا۔ پھر ہر ماہ میں دو دفعہ ختم کرنے کا آخر عمر تک التزام رکھا کیے۔

تصوف اپنے دور کے دستور کے مطابق سلسلۂ قادریہ پھر نقشبندیہ میں مولانا فضل الرحمٰن مراد آبادی سے بیعت تھے۔ جن سے حدیث مسلسل بالرحمہ کی سند بھی حاصل کی۔

ذوقِ شاعری شعر وسخن کا ذوق بھی تھا۔ عربی اور اردو دونوں میں آپ کے اشعار ملتے ہیں۔ مثلاً "تیسیر الباری" کے آخر میں تاریخ آغاز واختتام وغیرہ۔

انگریزی کی بھی ۱۲۹۸ھ میں چھ ماہ کے عرصے میں اتنی استعداد پیدا کر لی تھی کہ قومی مجالس میں ضروری گفتگو تفصیل سے کر لیتے تھے۔

سفرِ حج تین دفعہ حج بیت اللہ اور زیارتِ مدینہ منورہ سے مشرف ہوئے (۱۲۸۶ھ۔ ۱۲۹۴ھ۔ اور ۱۳۳۲ھ) پہلے دو۔ اپنے والد مولانا مسیح الزمان کی معیت میں۔ آخری سفر پر اپنی اہلیہ سمیت اس نیت سے گئے کہ مدینہ منورہ میں اب رہائش رکھیں گے۔ لیکن بعض ایسے ناگزیر اسباب پیدا ہو گئے کہ وطن واپس آنا پڑا۔ بعد میں پہلی جنگ عظیم چھڑ گئی۔ اس وجہ سے پھر مدینہ منورہ واپس نہ پہنچ سکے۔

مجلسِ مدینہ یونیورسٹی کی رکنیت آخری مرتبہ مدینہ منورہ کے قیام کے دوران ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۴ء عرب وترک عمائد کی طرف سے مدینہ شریف میں ایک یونیورسٹی بنانے کے لیے ایک مجلس ترتیب دی گئی جس کے ارکان میں نامور انقلابی صاحبِ علم وفکر مولانا سید جمال الدین افغانیؒ بھی تھے۔ مولانا بھی اس کے رکن نامزد کیے گئے تھے (تذکرۃ الوحید ص۱۶)

قومی خدمات مولانا کو بایں ہمہ شغفِ علمی وانہماکِ ترجمہ وتالیف اور منصبی مصروفیات، قومی اور ملکی حالات سے ہمیشہ دلچسپی رہی۔ چنانچہ ندوۃ العلماء لکھنو علی گڑھ کالج (جو بعد میں یونیورسٹی کہلائی)، مدرسہ فیض عام (کانپور) انجمن اخوان الصفا جلسۂ خیر خواہ ہند۔ انجمن اہل حدیث مدراس وغیرہ۔ سماجی اور مذہبی معاملات میں گرم جوشی سے حصہ لیتے تھے۔ اکثر مجالس میں وعظ اور تقریریں بھی کرتے تھے۔ تاہم بحث ومناظرہ کو ناپسند کرتے تھے۔

مسلک مولانا شروع میں بڑے پکے حنفی تھے۔ کتاب "نور الہدایہ ترجمہ وتشریح شرح وقایہ" اسی دور کی تالیف ہے۔ اس کے دیباچے میں نہ صرف کہ وجوب تقلیدِ شخصی پر تفصیلی دلائل دیئے ہیں۔ بلکہ دوسرے مقامات میں بھی اہل حدیث کے مسائل پر تنقید وجرح کی ہے لیکن اس کے بعد اپنے بڑے بھائی مولانا بدیع الزمانؒ سے (جو واقعتہً بڑے پختہ اہل حدیث تھے) تبادلۂ افکار وخیالات کے نتیجے میں آپ نے تقلید شخصی ترک کر دی تھی۔ اور راپنے علم وتحقیق کے مطابق دلیل صحیح کی پیروی کرتے تھے۔ مرحوم اپنے اس بھائی سے بہت متاثر تھے۔ چنانچہ ان کے بارے میں خود لکھا ہے:۔

"مولوی حاجی بدیع الزمان صاحب مرحوم ومغفور جنہوں نے ۱۳۱۲ھ میں بمقام حیدر آباد بعمر شصت سال تخمیناً انتقال کیا اور اسی شہر میں مدفون ہوئے۔ واعظ بے نظیر تھے۔ ان کی شیریں کلامی کی تعریف مدراس، بنگلور، حیدر آباد۔ بنگالہ پنجاب، رنگون، کلکتہ، دہلی اور لکھنو ہر ایک شہر میں زبان زد خلائق ہے۔ ان کی تصنیفات وتالیفات یہ ہیں:۔

فہرست قرآن سبیکۃ الذہب الابریز۔ ترجمہ ترمذی، سیف الموحدین۔ ترجمہ انتہائی الاستوار بزبان اردو"۔

(تذکرۃ الوحید صفحہ طبع حیدر آباد دکن ۱۹۱۹ء)[له]

صاحب "نزہۃ الخواطر" مولانا کے تذکرہ میں لکھتے

کان شدیدا فی التقلید فی بدایۃ امرہ ثم رفضہ وتحرر واختار مذہب اہل الحدیث مع شذوذ عنہم فی بعض المسائل (ص۵۱۵) یعنی "ابتداءً" تقلید میں متشدد تھے۔ پھر تقلید ترک کر کے آزاد فکر ہو گئے تھے۔ اور مذہب اہل حدیث (اصولاً) اختیار کر لیا تھا (تاہم) بعض مسائل میں اہل حدیث سے تفرد و شذوذ رکھتے تھے۔

اخلاق وعادات مولانا با اخلاق، منکسر المزاج اور متواضع تھے۔ لباس وطعام وغیرہ میں شب وروز کا پروگرام باقاعدہ رکھتے تھے۔ محنت وجفاکشی کے عادی، مہمان نواز اور ملنسار مگر حق بات کہنے میں جری، سحر خیزی وتہجد گذاری کی بچپنے سے جو عادت ہوئی تو وہ آخری زندگی تک برابر رہی، مزاج میں عجلت ضرور تھی لیکن قلب رقیق اور دل دردمند پایا تھا۔ اخلاص، حسنِ نیت، اور بے لوثی کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اپنی تالیفات سے کوئی مالی منفعت حاصل نہیں کی، تبلیغ واشاعتِ دین کے عشق کا یہ حال کہ انوار اللغۃ جیسی ۲۸ حصوں پر مشتمل کتاب کو بڑھاپے کی حالت میں اپنے ہاتھ سے کتابت کرا کے طبع کرایا۔

تالیف وتصنیف ترجمہ اور تالیف وتصنیف میں باعتبار کثرت، تنوعِ موضوعات اور مواد، مولانا نادرۂ روزگار تھے۔ مؤلفات کی تعداد سو کے لگ بھگ بتائی جاتی ہے۔ اہم کتابوں کی فہرست یہ ہے۔

قرآن مجید موضح الفرقان (بامحاورہ ترجمہ قرآن مجید) تفسیر وحیدی (ترجمہ مذکورہ پر تفصیلی حواشی) لغات القرآن اور بشارۃ الاخوان بفضائل القرآن (یہ دونوں تفسیر وحیدی کے ساتھ مطبوع ہیں) تبویب القرآن لضبط مضامین الفرقان مع تفسیر وحیدی (جو اس وقت آپکے سامنے ہے)

حدیث تیسیر الباری ترجمہ صحیح البخاری مع حواشی تسہیل القاری ترجمہ وشرح صحیح بخاری (اردو میں صحیح بخاری کی مبسوط شرح جو غالباً پانچ چھ پاروں تک پہنچ سکی، جتنی ہے لاہور میں طبع ہو گئی تھی) المعلم ترجمہ صحیح مسلم مع مختصر شرح۔ کشف المغطا ترجمہ وشرح مؤطا امام مالکؒ، الہدی المحمود۔ لترجمۃ سنن ابی داؤد۔ روض الربی ترجمہ وشرح سنن نسائی۔ رفع العجاجۃ[12] ترجمہ وشرح سنن ابن ماجہ۔ اشراق[13] الابصار فی تخریج احادیث نور الانوار (عربی) احسن[14] الفوائد فی تخریج احادیث شرح العقائد (عربی) اور انوار[15] اللغۃ واسرار اللغۃ یا وحید اللغات ۲۸ حصوں میں سنی شیعہ کتابوں میں وارد احادیث کی لغاتِ غریبہ کی اُردو تشریحات۔

فقہ نور الہدایہ ترجمہ وشرح، شرح وقایہ (فقہ حنفی)، کنز الحقائق فی فقہ خیر الخلائق (عربی فقہ الحدیث) نزل الابرار[18] من فقہ النبی المختار (عربی موضوع نام سے ظاہر ہے) ہدیۃ المہدی من الفقہ المحمدی (عربی) اس کے سات حصے طبع ہوئے۔ پہلا عقائد میں۔ دوسرا اصول استدلال میں۔ باقی چار حصے فقہی مسائل پر ہیں اور ہر ایک کا نام الگ ہے مثلاً ساتویں حصے کا نام ہے تنقید الہدایۃ وتسدید الروایۃ واصلاح الہدایۃ (موضوع نام سے ظاہر ہے) یہ حصہ شوال ۱۳۲۸ھ میں آپ کے صاحبزادے مولانا احسن الزمان مرحوم کے اہتمام سے مجتبائی لکھنؤ (ہند) میں طبع ہوا (یعنی مولانا مرحوم کی وفات کے دو ماہ بعد) تشریح الحج والزیارۃ (اردو)

عقائد الانتہار فی الاستواء (مسئلہ استواء علی العرش کے موضوع پر مبسوط کتاب) عقیدہ اہل سنت (استواء ہی کے مبحث میں مختصر رسالہ)

له صاحب ترجمہ نے مولانا بدیع الزمان کے ترجمہ وشرح ترمذی کا ترجمہ مؤطا کے دیباچے میں خود ذکر کیا ہے نیز آپ نے ارشاد اہل التوحید الی مزایا السنۃ ورزایا التقلید" بھی ترجمہ ترمذی کے بعد تالیف فرمائی تھی جو مطبع محمدی لاہور میں طبع ہو گئی تھی۔ تاریخ طبع ۱۲۹۹ھ دو سو صفحات کتابت نہایت عمدہ اور تحقیقی ہے۔

فتاویٰ بےنظیر در نفی مثل آں حضرتؐ بشیر و نذیر (اُردو) الحاشیۃ الوحیدیہ علی الحاشیۃ الزاہدیہ (شرح مواقف کے امور عامہ کے سلسلے میں)

متفرقات راہِ نجات[25] (اُردو) وظیفہ نبی یا اوراد وحیدی (وظائف اُردو) تذکرۃ الوحید[26] (خود نوشت سوانح حیات ۱۳۲۲ھ تک اُردو) تقریر دلپذیر[27] ہندو مسلمان مضامین[28] سبعہ مندرجہ رسالہ معلم نسواں۔ قواعد[29] محمدی (اُردو) مجموعہ[30] قوانین مالی سرکار نظام (رپورٹ[31] لوکل فنڈ و تاریخ ممالک محروسہ سرکار نظام حیدر آباد (دکن ہند)

تصحیح کنز العمال علاوہ ازیں حدیث شریف کی ایک ضخیم کتاب کی تصحیح بھی آپ نے نہایت قابلیت اور جانفشانی سے کی۔ جیسا کہ کتاب مذکور (طبع اول حیدر آباد) کے خاتمۃ الطبع میں ہے۔

تراجم صحاح ستہ نواب صدیق حسن کی تحریک تھی مؤطا امام مالک کے ترجمہ کے دیباچے میں مولانا بدیع الزمان کے ایک خط کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو انہوں نے بھوپال سے مولانا کو بھیجا تھا جس میں لکھا تھا کہ

"جناب فیض مآب ...... محی السنۃ نواب والا جاہ ...... سید محمد صدیق حسن خاں بہادر ...... ہمارے تمہارے مقصدِ ہجرت ۱۲۹۵ھ سے مطلع ہو کر بہت خوش ہوئے اور خدمتِ ترجمہ صحاح ستہ کی مفوض فرمائی اور واسطے گذرا وقات کے پچاس پچاس روپیہ ماہوار حرمین شریفین میں مقرر فرمائے۔ بھائی صاحب موصوف نے سنن ترمذی[1] کا ترجمہ شروع کر دیا فقیر نے مؤطا شریف کا۔ (ص ۲ طبع مرتضوی دہلی ۱۲۹۶ھ)

تلامذہ قیام حیدر آباد کے دوران ملازمت کے فرائض اور تالیف و ترجمہ کے مشاغل کے باوجود درس و تدریس کا سلسلہ کچھ نہ کچھ جاری رہا چنانچہ اس نواح کے چند تلامذہ کا آپ نے تذکرۃ الوحید میں ذکر کیا ہے جن میں مولانا انوار اللہ خان فضیلت یار جنگ بہادر مرحوم کا نام بھی ہے۔

عزلت کا زمانہ اور وفات ۱۳۱۸ھ میں سرکاری ملازمت سے سبکدوشی کے بعد پورا وقت اللہ تعالیٰ کی یاد اور ترجمہ و تالیف میں صرف ہوتا تھا آخری سفر حجاز سے وطن واپس ہوئے تو چونکہ ارادہ ہجرت سے گئے تھے۔ حیدر آباد کی بجائے مدراس کے نواح (بنگلور وغیرہ) میں رہائش رکھ لی۔ چنانچہ انوار اللغۃ اور کتب فقہ الحدیث غالباً اسی دور کی یادگار ہیں۔ لیکن حالات پیش آمدہ کے سبب زندگی کے آخری سال (۱۳۳۷ھ ۱۹۱۹ء) وقار آباد (ضلع حیدر آباد دکن جہاں اصل سکونت تھی) میں آ گئے۔ اسی جگہ ۶ شعبان ۱۳۳۸ھ ۲۶ اپریل ۱۹۲۰ء کو آپ کا لڑکا محمد محسن کا (عین شباب میں) انتقال ہوا اور ۱۹ دن بعد یہ صدمہ دیکھ کر ۲۵ شعبان ۱۳۳۸ھ خود وفات پا گئے اور وہیں مدفون ہوئے۔ سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ۔

نوٹ:۔ حالات کی ترتیب میں مندرجہ ذیل مواد پیش نظر رہا (۱) تذکرۃ الوحید (۲) اخبار اہل حدیث" امرتسر (۱۱ جون ۱۹۲۰ء) (۳) حیات وحید الزماں۔ مرتبہ۔ مولانا عبدالحلیم چشتی (کراچی) (۴) نزہۃ الخواطر (عربی) جلد ۸ ص ۵۱۳ – تا ۵۱۶)

---

[1] نام جائزۃ الشعوذی۔ اس کے بعد سنن ابن ماجہ کا ترجمہ شروع کیا تھا۔ باب ماجاء فی التوقیت للمسح للمقیم والمسافر تک پہنچے تھے کہ آپ کی وفات ہوگئی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِثۡبَاتُ الۡاِلٰہِ (۱)

باب خدا کا ثبوت

۱۔ کَیۡفَ تَکۡفُرُوۡنَ بِاللّٰہِ وَکُنۡتُمۡ اَمۡوَاتًا فَاَحۡیَاکُمۡ ثُمَّ یُمِیۡتُکُمۡ ثُمَّ یُحۡیِیۡکُمۡ ثُمَّ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۲۸﴾ ھُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ لَکُمۡ مَّا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا ٭ ثُمَّ اسۡتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰىھُنَّ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ وَھُوَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۲۹﴾ (البقرہ پ ۱ ع ۳)

تم خدا کو کیسے نہیں مانتے پہلے تم میں جان نہ تھی پھر تم میں جان ڈالی پھر تم کو مار ڈالے گا پھر تم کو جلائے گا پھر تم کو اسی کے پاس جانا ہے [۱] وہی خدا ہے، جس نے تمہارے لیے سب کچھ جو زمین میں ہے بنایا پھر آسمان کی طرف چڑھ گیا۔ اور سات آسمان ہموار بنائے اور وہ ہر چیز کو جانتا [۲] ہے۔

۲۔ ھُوَ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ طِیۡنٍ ثُمَّ قَضٰۤی اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّی عِنۡدَہٗ ثُمَّ اَنۡتُمۡ تَمۡتَرُوۡنَ (الانعام پ ۷ ع ۱)

اسی خدا نے تم کو مٹی [۳] سے بنایا۔ پھر میعاد [۴] ٹھہرا دی اور ایک (دوسرا) وعدہ ٹھہر چکا ہے اس کے پاس [۵] پھر (بھی) تم اس کی قدرت [۶] میں شک کرتے ہو۔

۳۔ وَھُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ ﴿۷۳﴾ (الانعام پ ۷ ع ۹)

اور وہی خدا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو درستی کے ساتھ پیدا کیا [۷]

۴۔ وَھُوَ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ النُّجُوۡمَ لِتَھۡتَدُوۡا بِھَا فِیۡ ظُلُمٰتِ الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ ؕ قَدۡ فَصَّلۡنَا الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۹۷﴾

اور اسی (خدا) نے تمہارے لیے ستارے بنائے کہ جنگل اور دریا کے اندھیروں میں (رات کو) ان سے راہ کا پتا لگاؤ [۸] جو لوگ علم رکھتے ہیں ان کے لئے ہم نے کھول کر نشانیاں

[۱] پہلے بے جان تھے یعنے باپ کی پشت میں اور ماں کے پیٹ میں تو پہلی موت سے عدم مراد ہے اور پہلی زندگی سے پیدائش پھر دوسری موت سے مرنا پھر دوبارہ زندگی سے قیامت میں جی اٹھنا تو قبر کی زندگی پہلی میں داخل ہے [۲] تمہارے لیے یعنی تمہارے فایدے اور استعمال کے لیے بعضوں نے اس آیت سے دلیل لی ہے کہ مٹی کھانا حرام ہے کیونکہ زمین کی چیزوں میں وہ داخل نہیں ہے اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے کیونکہ زمین کی سب چیزیں اس کے لیے بنائی گئی ہیں اس آیت سے یہ بھی نکلتا ہے کہ پہلے زمین بنائی گئی پھر آسمان سورۂ النازعات میں فرمایا والارض بعد ذالک دحٰہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پہلے بنا ہے اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ پہلے حق سبحانہ نے آسمان کا مادہ تیار کیا پھر زمین کو بنایا اور اس کو پھیلایا اور اس کی سب چیزیں پیدا کیں پھر دوبارہ آسمان کی طرف چڑھا اور اس کو سات طبقوں پہ مرتب کیا حدیث میں ہے کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پانسو برس کی راہ ہے ابن عباسؓ اور مجاہد نے استوی کے معنے ارتفع اور علا کے لیے ہیں یعنی چڑھ گیا اور بلند ہوا شاہ عبدالقادر صاحب نے بھی استوی کا ترجمہ چڑھ گیا کیا ہے [۳] یعنی حضرت آدمؑ کو باقی سب لوگ ان کی اولاد ہیں تو گویا سب مٹی سے پیدا ہوئے [۴] ہر ایک شخص کی زندگی کی [۵] یعنی قیامت کا وقت [۶] اور اتنا نہیں سمجھتے کہ جس نے ایک مشت خاک سے تم کو پیدا کر دیا کیا وہ دوبارہ تم کو زندہ نہ کر سکے گا۔ بعضوں نے کہا میعاد سے مراد وہ زمانہ ہے جو پیدائش سے موت تک ہے اور وعدے سے برزخ مراد ہے بعضوں نے کہا میعاد سے دنیا کی مدت اور وعدے سے آدمی کی عمر مراد ہے [۷] یعنی عجیب حکمت اور انتظام کے ساتھ جس کے سمجھنے میں بڑی بڑی عقلیں عاجز رہ جاتی ہیں اگر آسمان اور زمین خود بخود اجزا کی حرکت سے بن گئے ہوتے جیسے بیوقوف نیچری کہتے ہیں تو اس طرح حکمت اور دانائی اور انتظام کیساتھ کبھی نہ ہوتے بلکہ جہاں روشنی کی ضرورت تھی وہاں تاریکی ہوتی ایک دوسرے سے لڑ کھڑاتے چلتے اور گھومنے میں گڑبڑ رہتی کوئی کام اپنے معین وقت پر نہ ہوتا [۸] تو تاروں کا ایک فایدہ یہ ہے دوسرا یہ ہے کہ ان سے زینت ہے، پہلے آسمان کی اور حفاظت ہے ہر شیطان سرکش سے اس کے سوا جو کوئی تاروں کی تاثیر کا قائل ہو وہ کذاب اور مفتری ہے۔

وَهُوَ الَّذِيٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّ
مُسْتَوْدَعٌ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿۹۸﴾
وَهُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ
نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ
حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ
دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ
مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ
وَيَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۹۹﴾

(الانعام پ ۷ ع ۱۲)

اور وہی (خدا) ہے جس نے تم کو ایک جان سے[۱] پیدا کیا پھر (تمہارے لیے) ایک ٹھہرنے کی جگہ ہے اور ایک سونپے جانے کی[۲] جو لوگ سمجھ رکھتے ہیں ان کے لیے ہم نے کھول کر نشانیاں بیان کر دی ہیں۔[۳] اور اسی (خدا) نے آسمان سے پانی برسایا پھر اسی پانی سے ہم نے ہر چیز کے انکوے[۴] نکالے پھر اس میں ہری ہری کونپلیں (شاخیں) نکالیں ان سے ہم گتھے ہوئے (چڑھے ہوئے) دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے گابھے میں سے گچھے زمین پر لٹکے ہوئے (یا جھکے ہوئے) اور انگور کے باغ اور زیتون اور انار جو ایک دوسرے سے (صورت میں) ملتے ہیں اور (مزے میں) نہیں[۵] ملتے۔ ان چیزوں کے پھل دیکھو جب یہ پھلیں اور ان کا پکنا[۶] دیکھو بیشک ان چیزوں میں ایمان والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

۵۔ وَهُوَ الَّذِيٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ
مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَ
الزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ﴿۱۴۱﴾

(الانعام پ ۸ ع ۱۷)

اور وہی خدا ہے جس نے باغ پیدا کئے چھتریوں پر چڑھے ہوئے[۷] اور بے چڑھے[۸] ہوئے اور کھجور کے درخت اور کھیت (اناج کے) جن کے پھل طرح طرح کے ہیں اور زیتون اور انار جو (دیکھنے میں) ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور (مزے میں) نہیں[۹] ملتے۔

۶۔ وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ
اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ
عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۴۲﴾ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ
اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ
حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ
الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾

اور چوپائے جانوروں میں سے اس نے بوجھ لادنے والے اور زمین سے لگے ہوئے[۱۰] پیدا کئے (لوگو) خدا نے جو تم کو رزق دیا اس میں سے کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر مت چلو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے، نر اور مادہ ملا کر آٹھ قسم ہیں (یعنے چار جوڑے) دو بھیڑ[۱۱] میں (نر اور مادہ) اور دو بکری میں (نر اور مادہ) (اے پیغمبر) کہہ دے کیا خدا نے دونوں[۱۲] نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادوں کو (بھیڑ اور بکری کو) یا ان دونوں[۱۳] مادوں کے پیٹ میں جو (بچہ) ہے اس کو اگر تم سچے

[۱] یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے، [۲] ٹھہرنے کی جگہ ماں کا پیٹ یا باپ کی پیٹھ یا زمین کی سطح یا قبر یا دنیا یا دوزخ اور بہشت اور سونپے جانے کی جگہ ماں کا پیٹ یا باپ کی پیٹھ یا قبر یا آخرت یا دنیا اور اکثر کا یہ قول ہے کہ ٹھہرنے کی جگہ سے ماں کا پیٹ یا دنیا مراد ہے اور سونپے جانے کی جگہ سے باپ کی پیٹھ یا قبر مراد ہے، [۳] ان نشانیوں کا سمجھنا ذرا پہلی نشانیوں سے مشکل ہے وہ آفاقی تھیں یہ انفسی ہیں اسی لیے یہاں سمجھ کا لفظ فرمایا اور وہاں علم کا، [۴] یا کوے یا آنکھوے یا سوے، [۵] یا ایک کے پتے دوسرے کے پتوں سے ملتے ہیں لیکن میل نہیں ملتے، [۶] پہلے کچا ہوتا ہے، پھر رنگ بدلتا ہے بڑا ہوتا جاتا ہے پھر گدرا ہوتا ہے پھر خوب پک کر خود بخود گر پڑتا ہے [۷] ٹٹوں اور منڈوں پر جو انگور اور دوسری بیلوں کے لیے باندھتے ہیں، [۸] زمین پر پھیلے ہوئے جیسے جنگلی انگور یا خربوزہ یا وہ درخت جو جڑ پر کھڑے ہوتے ہیں مثلاً امرود انجیر آم وغیرہ، [۹] ہر ایک کا مزہ جدا ہے، [۱۰] ابن مسعودؓ نے کہا زمین سے لگے ہوئے بالکل چھوٹے ونٹ جن پر بوجھ لادا نہیں جاتا ابن عباسؓ نے کہا بوجھ لادنے والے جیسے اونٹ اور زمین سے لگے وہ جانور جو لادنے کے لائق نہیں ہیں ان کا گوشت کھاتے ہیں ابوالعالیہ نے کہا جیسے بھیڑ بکری [۱۱] قرآن میں ثمانیۃ ازواج ہے عربی زبان میں ایک ایک کو بھی زوج کہتے ہیں چونکہ وہ دوسرے کا جوڑ ہوتا ہے، دو بھیڑ کے نر و مادہ یعنی مینڈھا اور بھیڑ عربی میں کبش اور نعجہ اور بکری میں نر اور مادہ یعنی بکرا بکری عربی میں تیس اور عنز [۱۲] ان بھیڑ بکری میں سے، [۱۳] یعنی مینڈھے اور بکرے کو،

وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ ۖ أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ وَصَّاكُمُ اللَّهُ بِهَٰذَا ۚ (۱۴۴)

(الانعام پ ۸ ع ۱۷)

ہو تو مجھ کو سند کے ساتھ بتاؤ اور اونٹ میں سے دو (نر اور مادہ) اور گائے میں سے دو (نر اور مادہ) (اے پیغمبرؐ کہہ دے کیا خدا تعالےٰ نے دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادوں کو یا دونوں مادوں کے پیٹ میں جو (بچہ) ہے اس کو کیا تم اُس وقت حاضر تھے جس وقت اللہ تعالےٰ نے اس کا حکم دیا۔

۷- وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ (۱۶۵) (الانعام پ ۸ ع ۲۰)

اور وہی خدا ہے جس نے تم کو زمین میں نائبؐ بنایا اور تم میں سے ایک کے درجے دوسرے پر بلندؐ کئے اس لیے کہ تم کو جو دیا ہے اس میںؐ تم کو آزمائے بیشک تیرا خدا جلد سزا دینے والا ہے اور (اس کے ساتھ ہی) وہ بخشنے والا مہربان (بھی)ؐ ہے۔

۸- وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَنزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۚ كَذَٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (۵۷) وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ وَالَّذِي خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا ۚ كَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَشْكُرُونَ (۵۸)

(الاعراف پ ۸ ع ۷)

اور وہی خدا ہے جو مینہ سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے وہ خوشخبری دیتی ہیں یہاں تک کہ جب یہ ہوائیں بوجھل بادل کو لا دلاتی ہیں تو ہم اس کو مری (اجاڑ سوکھی) بستی کی طرف ہانک لے جاتے ہیں پھر وہاں پانی برساتے ہیں پھر پانی سے ہر قسم کے پھل اگاتے ہیں اسیؐ طرح ہم مردوں کو بھی (زمین سے) نکالیںؐ گے تاکہ تم سوچوؐ۔ اور جس بستی کی مٹی اچھی ہے وہاں خدا کے حکم سے پیداوار (بھی اچھی) ہوتی ہے اور جس کی مٹی خراب ہے وہاں پیداوار نہیں ہوتی مگر مشکلؐ سے ہم اسیؐ طرح پھیر پھیر کر اپنی نشانیاں ان لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں جو شکر گزار ہیںؐ۔

۹- هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا ۖ (۸۹) (الاعراف پ ۹ ع ۲۴)

خدا وہی ہے جس نے تم کو ایک جان (آدمؑ) سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑاؐ نکالا تاکہ اس کا دل اس سے لگؐ جائے۔

۱۰- هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا

وہی خدا ہے جس نے سورج کو (خود) چمکتا بنایا اور چاند کو (سورج سے) روشن

۱؎ مشرکوں کو قائل کرنا منظور ہے کہ یہ جانور کیسے ہو سکتے ہیں اگر نر حرام ہے تو پھر سب حرام ہوں گے اگر مادہ حرام ہے تو سب مادے حرام ہونگے اگر بچہ حرام ہے جو ماں کے پیٹ میں ہے تو نر اور مادہ دونوں حرام ہونگے کیونکہ ہر ایک جانور نر ہو یا مادہ اپنی ماں کے پیٹ میں بچہ رہ چکا ہے ۲؎ اور ہرن بکری میں داخل ہے ۱؎ و نیل گائے بھینس اور گورخر گائے بیل میں یہ جانور عرب میں اتنے زیادہ نہیں ہیں مشہور وہی چار قسمیں ہیں چوپایوں کی جو قرآن میں بیان ہوئیں یعنی بھیڑ بکری اونٹ گائے، ۳؎ یعنی اونٹ اور بیل کو، ۴؎ یعنی اونٹنی اور گائے کو، ۵؎ کوئی امیر ہے کوئی غریب کوئی پہلوان ہے کوئی کمزور کوئی عقلمند ہے کوئی بیوقوف، ۶؎ کہ امیر امیری کا شکر کرتا ہے یا نہیں اور فقیری میں صبر کرتا ہے یا نہیں ۷؎ اگرچہ یہ عذاب قیامت میں ہو گا مگر ہر چیز جو آنے والی ہے وہ قریب ہے یا دنیا کا عذاب مراد ہے کافروں کی تباہی مسلمانوں کے ہاتھ سے جو بہت جلد ہوئی مدینہ میں آتے ہی آنحضرتؐ نے چند ہی سال میں مکہ فتح کر لیا قریش کے کافر ذلیل ہوئے قتل کئے گئے نکالے گئے، ۸؎ جیسے ہم پانی سے ہر طرح کے پھل نکالتے ہیں، ۹؎ انکو زندہ کریں گے یہ مثالیں ہم اس لیے بیان کرتے ہیں تاکہ تم سوچو ۱۰؎ اور غور کرو کہ جس نے مری ہوئی زمین کو دم بھر میں زندہ کر دیا وہ مرے ہوئے آدمی کو بھی زندہ کر سکتا ہے ۱۱؎ یا تھوڑی وہ بھی نکمی ۱۲؎ بعضوں نے کہا کہ اس آیت میں اس بستی سے جس کی مٹی اچھی ہے مومن کا دل اور اس بستی سے جس کی مٹی خراب ہے منافق کا دل مراد ہے ۱۳؎ اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں اور اس کا کلام دل لگا کر سنتے ہیں ۱۴؎ یعنی حوا کو آدم کی ایک پسلی سے پیدا کیا، ۱۵؎ کیونکہ وہ اسی کا ایک ٹکڑا تھی، ۱۶؎ اپنا یا اگلی امتوں کا ایک امت فنا ہو جاتی ہے اور دوسری اس کی جگہ قائم ہوتی ہے تو گویا اس کی نائب ٹھہری۔

وَقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾ اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ﴿۶﴾ (یونس پ ۱۱ ع ۱)

دکیا، اور چاند کی منزلیں[1] مقرر کیں اس لیے کہ تم سالوں کا شمار[2] اور حساب کرو اللہ تعالیٰ نے یہ سب حکمت ہی کے ساتھ بنایا ہے وہ سمجھنے والوں کے لیے (اپنی قدرت کی) نشانیاں[3] بیان کرتا ہے۔ بے شک جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں ان کے لیے رات اور دن کے آگے پیچھے آنے جانے میں اور اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں آسمان اور زمین میں بنائی ہیں ان میں نشانیاں[4] ہیں۔

۱۱۔ هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۲۲﴾ فَلَمَّاۤ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ (یونس پ ۱۱ ع ۳)

وہی خدا ہے جو خشکی اور تری (زمین اور پانی) میں تم کو لیے پھرتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو اور موافق ہوا سے وہ لوگوں کو لے کر چلتی ہیں اور لوگ اس پر خوش ہو جاتے ہیں (ایک ہی ایکا) زور کی آندھی چلنے لگتی ہے اور ہر طرف سے پانی کی لہر اُن پر آپہنچتی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اب (بلا) میں گھر گئے[5] (اس وقت) خالص خدا ہی کو مان کر اُس سے دُعا کرنے لگتے ہیں[6] (اے خدا) اگر تو ہم کو اس بلا سے چھوڑا دے تو بے شک ہم (تیرے) شکر گزار ہوں[7] گے پھر جب خدا ان کو (اس مصیبت سے) چھوڑ دیتا ہے تو ملک میں ناحق کی شرارت کرنے لگتے ہیں لوگو تمہاری شرارت کا وبال خود تمہاری جان پر پڑے گا یہ دنیا کی زندگی کا (چند روزہ) مزہ ہے پھر آخر تم کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے ہم تم کو جو تم کرتے تھے (اس کی سزا دیکر) جتلاویں[8] گے

۱۲۔ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾

پوچھ تو سہی تم کو آسمان اور زمین سے کون روزی[9] دیتا ہے اور (تمہارے) کانوں اور آنکھوں کا کون[10] مالک ہے اور مردے سے زندہ[11] اور زندے سے مردہ کون نکالتا ہے اور (دنیا کے) کاموں کو کون[12] چلاتا ہے تو ضرور[13] کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ[14] پھر تو یہ کہہ اچھا تو پھر[15] تم شرک سے کیوں نہیں بچتے۔

۱۔ اٹھائیس دن میں گھٹتا بڑھتا ہے، ۲۔ دنوں اور مہینوں کا، ۳۔ کیونکہ جن لوگوں کو سمجھ نہیں ان کو یہ بیان کرنا کوئی فایدہ نہ دے گا، ۴۔ اس کی قدرت اور واحدانیت کی، ۵۔ طوفان سے ہلاک ہوئے، ۶۔ اور سب معبودوں کو بھول جاتے ہیں، ۷۔ اللہ تعالیٰ نے اگلے مشرکوں کا یہ حال بیان فرمایا کہ جب کوئی سخت مصیبت آتی مثلاً دریا میں ڈوبنے لگتے تو اس وقت نرے اللہ ہی کی یاد کرتے مگر ہمارے زمانہ کے مشرک ان سے بھی کئی قدم آگے بڑھے ہوئے ہیں یہ دریا میں ڈوبتے یا آگ میں جلتے بھی اپنے شرک سے باز نہیں آتے اور وہی یا خواجہ خضر یا علی یا مدار کی ہانکیں لگائے جاتے ہیں سید علامہ نے کہا شیطان نے ان کو کیسا بہکا دیا ہے اور کیسا ان پر مسلط ہو گیا ہے کہ مرتے وقت بھی اللہ کو پکارنے نہیں دیتا لاحول ولاقوۃ الا باللہ، ۸۔ حدیث میں ہے کہ تین کاموں کا وبال ان کے کرنے والوں پر پڑتا ہے مکروفریب اور عہد شکنی اور شرارت پھر آپ نے یہ آیت پڑھی، ۹۔ آسمان سے پانی کون برساتا ہے اور زمین سے سبزہ کون اگاتا ہے، ۱۰۔ اگر چاہے تو پھر اندھا کر دے یا کس نے پیدا کیا ہے، ۱۱۔ جیسے نطفہ سے جاندار یا انڈے سے پرندہ، ۱۲۔ جیسے پرندے سے انڈا جانور سے نطفہ، ۱۳۔ کون انتظام کرتا ہے، ۱۴۔ اس کے جواب میں یہ مشرک، ۱۵۔ جب اللہ تعالیٰ نے ہی ان سب چیزوں کا مالک ہے اسی کا سب اختیار ہے اسی نے سب کو پیدا کیا ہے۔

فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا
الضَّلٰلُ ۖ فَأَنّٰى تُصْرَفُونَ ﴿٣٢﴾ كَذٰلِكَ حَقَّتْ
كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ فَسَقُوا أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٣﴾

(یونس پ۱۱ ع ۹)

یہی[1] تو اللہ تعالیٰ ہے تمہارا سچا[2] مالک اور سچ بات معلوم ہو جانے پر اُس کو نہ ماننا گمراہی نہیں تو پھر کیا ہے۔ تم کدھر پھرے جا رہے[3] ہو (اے پیغمبر) اسی[4] طرح تیرے مالک کا فرمانا گناہ گاروں پر پورا ہوا کہ وہ ایمان لانے والے نہیں۔

۱۳- وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَ
النَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيٰتٍ لِقَوْمٍ
يَسْمَعُونَ ﴿٦٧﴾

(یونس پ۱۱ ع ۷)

خدا وہی ہے جس نے رات کو اس لیے بنایا کہ تم اس میں آرام کرو اور دن کو اس لیے کہ دیکھو[5] بھالو اس میں سننے والوں[6] کے لیے البتہ نشانیاں ہیں۔

۱۴- وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ
أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ
عَمَلًا ۗ وَلَئِنْ قُلْتَ إِنَّكُمْ مَبْعُوثُونَ مِنْ بَعْدِ
الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هٰذَا إِلَّا سِحْرٌ
مُبِينٌ ﴿٧﴾

(ھود پ۱۲ ع ۱)

اور وہی خدا ہے جس نے چھ دن میں آسمان اور زمین[7] بنائے اور اس کا تخت پانی پر[8] تھا کہ تم کو آزمائے[9] کون تم میں اچھے کام کرتا ہے اور (اے پیغمبرؐ) اگر تو (ان) کافروں سے کہے تم بے شک مرنے کے بعد جی اٹھو گے تو وہ کافر ضرور کہیں گے یہ (تمہاری بات) تو ایک کھلے جادو کی طرح ہے۔ اور بس[10]

۱۵- اللّٰهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَ
الْقَمَرَ ۗ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى ۗ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ
يُفَصِّلُ الْآيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ ﴿٢﴾ وَ
هُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ
وَأَنْهٰرًا ۗ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيهَا
زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ ۗ إِنَّ

اللہ وہ (قدرت والا) ہے جس نے آسمانوں کو بے سہارے اونچا کھڑا کیا تم دیکھ رہے ہو، پھر عرش پر چڑھا اور چاند اور سورج کو کام پر لگایا ہر ایک ایک ٹھہری ہوئی مدت تک چل رہا[11] ہے۔ سارے جہان کا انتظام کرتا ہے اپنی (قدرت کی) نشانیاں تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہے اس لیے کہ تم کو اپنے مالک کے ملنے کا یقین[12] ہو اور اسی خدا نے زمین کو پھیلایا اور اس میں تھامنے والے پہاڑ اور دریا بنائے[13] اور ہر قسم[14] کے میووں کا ایک ایک جوڑا دو دو کا اس میں پیدا[15] کیا رات سے دن کو چھپا لیتا ہے۔ بے شک ان

[1] اور ایسے مالک ذی اختیار سے نہیں ڈرتے، [2] جو یہ سب کام کرتا ہے، [3] حق کو چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو، [4] دن کو ہر چیز کا دکھانے والا بنایا، [5] جو غور سے سنتے ہیں، [6] دن سے مراد وقت ہے یعنی چھ دفتوں میں، [7] معلوم ہوا کہ پانی آسمان اور زمین سے پہلے موجود تھا اسی طرح اللہ تعالیٰ کا تخت، [8] اس نے دنیا کو اس لیے بنایا، [9] جیسے جادو کی حقیقت کچھ نہیں ہوتی ایک خیال بندی ہے اسی طرح یہ قرآن اور تمہاری باتیں بھی جادو کی طرح ایک دھوکا اور مکر ہیں، [10] کہ آسمان میں کوئی کھنبا (ستون) نہیں ہے اور خود بخود اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کھڑا ہے ایاس بن معاویہ اور حسنؒ اور قتادہؒ اور بہت تابعین سے یہ منقول ہے کہ آسمان قبہ کی طرح زمین پر ہے آسمان تو آسمان اس میں جو تارے ہیں وہ بعضے ایسے ہیں کہ زمین سے لاکھوں حصے زیادہ بڑے ہیں سورج تیرہ لاکھ زمین کے برابر ہے اور مشتری ایک ہزار زمین کے برابر پھر یہ سب اپنے اپنے کام پر قائم اور گھوم رہے ہیں ایک تل برابر اِدھر اُدھر نہیں سرکتے یہ اس قادر کریم کی قدرت ہے، [11] یعنی قیامت تک اس آیت سے نکلتا ہے کہ زمین ٹھہری ہوئی ہے اور چاند اور سورج اس کے گرد گھوم رہے ہیں اگلے حکیموں کا یہی قول تھا، [12] تم سمجھ لو کہ جو ایسا قادر کریم ہے اس کو مرنے کے بعد پھر جلا دینا کیا مشکل ہے، [13] دریا اکثر پہاڑوں سے نکلتے ہیں، [14] جوڑ سے مراد نر اور مادہ ہے جیسے عام نباتات میں ثابت ہوا ہے کہ ہر قسم کے درختوں میں نر اور مادہ دو تو ہوتے ہیں، [15] جیسے یہ ثابت ہو گیا کہ سچ کے بعد کچھ نہیں مگر گمراہی۔

فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ③ وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَّنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ④ (الرعد پ ۱۳ ع ۱)

باتوں میں لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو سوچتے بچارتے ہیں[۱] اور (خود) زمین میں (طرح طرح کے) ٹکڑے ہیں ایک دوسرے سے ملے ہوئے[۲] اور انگور[۳] کے باغ اور کھیت ہیں اور کھجور کے درخت دو شاخے (اور بعض) ایک (اور الگ الگ جڑ والے سب کو ایک ہی پانی دیا جاتا ہے اور (باوجود اس کے) ہم مزے میں ایک دوسرے سے بڑھاتے ہیں[۳] بیشک ان باتوں میں ان لوگوں کے لیے (قدرت کی) نشانیاں ہیں جو عقل رکھتے ہیں[۴]

۱۶۔ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ⑫ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ⑬ (الرعد پ ۱۳ ع ۱۲)

وہی خدا ہے جو تم کو ڈرانے[۵] کو اور امید[۶] دلانے کو بجلی کی چمک دکھلاتا ہے اور بوجھل[۷] بادلوں کو پیدا کرتا ہے اور گرج (کڑک) اس کی تعریف کی تسبیح[۸] پڑھتی ہے اور فرشتے بھی[۹] ڈر کے مارے اور (وہی خدا) کڑاکے بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے ان کو گراتا[۱۰] ہے اور وہ (کافر) اللہ تعالے کے بارے میں جھگڑتے ہیں[۱۱] حالانکہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ بہت سخت ہے۔

۱۷۔ قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ⑩ (ابراھیم پ ۱۳ ع ۲۶)

ان کے پیغمبروں نے (ان سے) کہا کیا (تم کو) خدا میں (بھی) شک[۱۲] ہے جو آسمانوں اور زمین کا انوکھا پیدا کرنے والا ہے وہ تم کو بلاتا[۱۳] ہے اس لیے کہ تمہارے گناہ معاف[۱۴] کر دے اور ایک مدت مقرر تک تم کو مہلت[۱۵] دے۔

۱۸۔ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ⑩ يُنْۢبِتُ لَكُمْ

وہی خدا ہے جس نے تمہارے لیے آسمان سے پانی برسایا اس میں سے کچھ تمہارے پینے کا ہے اور کچھ ایسا ہے جس سے درخت اگتے ہیں جن میں (جانوروں کو) چراتے ہو[۱۶] اسی پانی

---

[۱] وہ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ اس قسم کی حکمت اور بناوٹ کے ساتھ ہر ایک چیز خود بخود پیدا نہیں ہو سکتی جب تک کوئی حکیم بنانے والا نہ ہو اور وہی خدا ہے، [۲] اور ہر ٹکڑا دوسرے ٹکڑے سے مختلف ہے کوئی سخت کوئی نرم کوئی شور کوئی شیریں کوئی پتھریلی کوئی ریتلی کوئی ریگڑ کوئی کالی کوئی سرخ کوئی چلکہ کوئی مب کوئی کھرب [۳] یا مزے اور شکل اور بو اور مقدار اور شیرنی اور ترشی میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دیتے ہیں، [۴] آدمی کو دیکھو ایک ہی ماں اور ایک ہی باپ ایک ہی ملک ایک ہی غذا ایک ہی ہوا پر دو لڑکے پیدا ہوتے ہیں ایک کند ذہن دوسرا ذہین ایک خوبصورت دوسرا بدشکل ایک نیک بخت دوسرا شرارت کا بھرا ہوا، [۵] کہیں ایسا نہ ہو زمین پر گرے، [۶] شاید پانی برسے، [۷] پانی سے بھرے ہوئے، [۸] دوسری آیت میں ہے کہ ہر چیز اس کی تسبیح کرتی ہے اگر سچ پوچھئے تو ہر چیز میں ایک طرح کی جان ہے جو امر الٰہی کو سمجھتی ہے اور ہر وقت اس کی پاکی بیان کرتی ہے آسمان زمین پہاڑ چاند سورج درخت ان سب کی نسبت بہت سی آیتوں اور حدیثوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کو سمجھ اور ادراک ہے، [۹] اس کی تسبیح پڑھتے ہیں، [۱۰] کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے ایک کافر کے پاس کسی کو بھیجا اسلام کی دعوت دینے کے لیے وہ مردود کہنے لگا اللہ تعالیٰ کا رسول کون ہے اور اللہ کیا ہے سونے کا ہے یا چاندی کا اس پر بجلی گری اور کھوپری اڑا لے گئی اس پر یہ آیت اتری، [۱۱] کبھی خود خدا کا انکار کرتے ہیں کبھی اس کی قدرتوں کا کبھی اس کے پیغمبروں کا، [۱۲] کہ وہ موجود ہے یا نہیں اور وہ اکیلا ہے یا نہیں، [۱۳] ایمان اور توحید کی طرف، [۱۴] یعنی سب گناہ یا بعضے گناہ جو حقوق العباد نہیں ہیں، [۱۵] یعنی دنیا میں موت کے وقت تک تم کو عذاب سے محفوظ رکھے، [۱۶] گھاس چارے وغیرہ کے درخت، [۱۷] تمہارے کام میں لگے ہوئے ہیں۔

بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَ
مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ
يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ
فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً
لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ
لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً
تَلْبَسُوْنَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا
مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَاَلْقٰى فِي
الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا
لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَعَلٰمٰتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ
يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ (النحل پ۱۴ ع۲)

سے خدا تمہارے لیے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر طرح کے میوے لگاتا ہے جو لوگ سوچتے ہیں ان کے لیے اس میں (خدا کی) قدرت کی نشانی ہے، اور (اسی خدا نے) رات اور دن اور سورج اور چاند کو تمہارے کام میں[1] لگایا اور تارے بھی اس کے حکم سے تابعدار ہیں بے شک جو لوگ عقل رکھتے ہیں ان کے لیے ان چیزوں میں نشانیاں ہیں اور جو چیزیں اس نے زمین میں تمہارے لیے پیدا کی ہیں کئی رنگ[2] کی ان میں بھی ان لوگوں کے لیے جو غور کرتے ہیں (اس کی قدرت کی) نشانی ہے اور (اسی خدا نے سمندر کو بھی) تمہارے کام میں لگا دیا اس لیے کہ اس میں سے (شکار کر کے) تازہ تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے زیور[3] (موتی مونگا وغیرہ) نکال کر پہنو اور تو دیکھتا ہے کشتیاں دریا (کو) چیرتی ہوئی اس میں چلتی ہیں اور اس لیے کہ تم خدا کا فضل تلاش کرو[4] اور اس لیے کہ تم شکر کرو اور (اسی خدا) نے زمین میں بھاری بھر کم پہاڑ گاڑے ایسا نہ ہو وہ ادھر ادھر تم کو لے کر جھکے[5] اور اس میں تم کو راہ ملنے کے لیے ندیاں اور رستے بنائے اور (بہت سی) نشانیاں[6] اور ستاروں سے بھی ان کو رستہ[7] ملتا ہے۔

۱۹۔ رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ
اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۶۶﴾ (بنی اسرائیل پ۱۵ ع۷)

لوگو تمہارا مالک وہ ہے جو سمندر میں تمہارے لیے جہاز چلاتا ہے اس لیے کہ تم اس کا فضل[8] چاہو، بے شک وہ تم پر مہربان[9] ہے۔

۲۰۔ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۳۳﴾
(الانبیاء پ۱۷ ع۳)

اور وہی (خدا) ہے جس نے رات اور دن بنائے اور سورج اور چاند (اور تارے)، ہر ایک (اپنے) ایک آسمان میں تیر رہے ہیں[10]۔

[1] ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار ٭ تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری ٭ سید علامہ نے کہا اس آیت سے رد ہوا نجومیوں کا جو سمجھتے ہیں کہ ان تاروں کی حرکت سے دنیا میں طرح طرح کے واقعات ہوتے ہیں تارے بیچارے کیا کر سکتے ہیں وہ تو حکم کے تابع ہیں جو کچھ ہوتا ہے وہ خدا کے حکم سے ہوتا ہے، [2] طرح طرح کی شکل اور صورت کی وہ سب تمہارے کام میں لگے ہیں تمام حیوانات اور نباتات اور جمادات اس میں داخل ہیں، [3] سمندر سے یہ بھی فائدہ ہے [4] یعنی اس میں سفر کر کے سوداگری کرو اور نفع کماؤ، [5] اگر زمین پہاڑ اور ندی نالے راستے نہ ہوتے سب طرف سے یکساں ہوتی تو لوگ راہ بھول جاتے کہیں سے کہیں جا پڑتے، [6] مثلاً ٹیلے اونچا نیچا جھاڑی جنگل وغیرہ، [7] جہاں خشکی نہیں ہے دریا ہے وہاں زمین کے نشان نام تک نہیں پاتے تو ستاروں کو دیکھ کر سفر کرتے ہیں اور قریش کے لوگ خشکی کے سفر میں بھی ستاروں سے راہ پہچانتے ہیں، [8] سوداگری کر کے روپیہ پیدا کرو، [9] اگر اس کی مہربانی نہ ہوتی تو سمندر میں جہاز نہ چل سکتے اور ساری سوداگری مٹ جاتی ایک ملک کا آدمی دوسرے ملک میں نہ جا سکتا، [10] جیسے مچھلی پانی میں تیرتی ہے اور پانی اس کو روکتا نہیں اسی طرح یہ بھی رکتے نہیں تیزی کے ساتھ اپنے دائرے پر گھوم رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کی قدرت اس سے معلوم ہوتی ہے کہ کوئی تارہ یا چاند یا سورج اپنے دائرے سے چاول بھر نہ ادھر ہٹتا ہے نہ ادھر ٹھیک وقت پر ایک پلک کا بھی فرق نہیں ہوتا اپنے اپنے معین مقام پر پہنچتے ہیں ایسا انتظام بغیر خداوند کریم کے ہرگز نہیں ہو سکتا،

۲۱- وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ﴿۶۶﴾ (الحج پ ۱۷ ع ۹)

اور اسی نے (پہلی بار جب تم بے جان تھے) تم کو جلایا پھر تم کو مار ڈالے گا پھر (حشر کے دن) تم کو جلائے گا بے شک آدمی بڑا[1] ناشکرا ہے۔

۲۲- وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۸۰﴾ (المومنون پ ۱۸ ع ۵)

اور وہی (خدا ہے) جس نے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تم (ان نعمتوں کا) بہت کم شکر کرتے ہو[2]۔ اور وہی (خدا) ہے جس نے تم کو زمین پر بکھیرا[3] اور اس کے پاس (قیامت کے دن) اکٹھا کئے جاؤ گے۔ اور وہی (خدا) ہے جو (ہر جاندار کو) جلاتا اور مارتا ہے اور رات دن کا ہیر پھیر[4] بھی وہی کرتا ہے کیا تم کو عقل نہیں[5]۔

۲۳- وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿۴۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً طَهُوْرًا ﴿۴۸﴾ لِّنُحْيِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿۴۹﴾ (الفرقان پ ۱۹ ع ۵)

اور وہی (خدا) ہے جس نے رات کو تمہارا اوڑھنا (پردہ) اور نیند کو آرام بنایا اور دن کو جی اٹھنا بنایا[6]۔ اور وہی (خدا) ہے جس نے اپنی رحمت (اترنے) سے (یعنی پانی برسنے سے) پہلے اس کی خوشخبری[7] دینے کے لیے ہواؤں کو بھیجا اور ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی بھیجا اس لیے کہ ہم اس کی وجہ سے مری ہوئی بستی کو زندہ کریں[8] اور اپنی خلقت میں سے بہت سے جانوروں اور آدمیوں کو پلائیں[9]۔

۲۴- وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۵۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَاۗءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۭ وَكَانَ

اور وہی (خدا) ہے جس نے دو دریاؤں کو ملا کر بہایا ایک تو میٹھا ہے خوب[10] میٹھا اور دوسرا کھاری بہت کھاری (یا کڑوا) اور دونوں کے بیچ میں (ظاہری یا اپنی قدرت کی) ایک آڑ اور مضبوط روک[11] بنائی اور وہی (خدا) ہے جس نے پانی (نطفے) سے آدمی کو بنایا پھر خون اور دامادی کا رشتہ اس کے لیے قائم کیا[12] اور

[1] اللہ تعالیٰ کے اس قدر احسان ہیں جو شمار نہیں ہو سکتے مگر آدمی احسان فراموشی کر کے خدا کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے اور بعضے تو خدا کو چھوڑ کر دوسرے کو معبود بناتے ہیں نمک حرام کم بخت ناشکرے۔ [2] کان سے نصیحت سنتے ہیں اور آنکھ سے خدا کی قدرت دیکھتے ہیں اور دل سے یقین کرتے ہیں۔ [3] چاروں طرف تمہاری نسل پھیلائی ہے۔ [4] پہلے رات آتی ہے پھر دن اسی طرح یا رات گھٹتی ہے تو دن بڑھتا ہے دن گھٹتا ہے تو رات بڑھتی ہے۔ [5] کہ یہ سب اسی خداوند کریم کی قدرت ہے پھر حشر کا کیوں انکار کرتے ہو معلوم ہوا وہ سمجھ کر انکار نہیں کرتے۔ [6] گویا رات کو سونا کیا ہے جیسے مر جانا اور دن کو جاگنا جیسے مر کر جی اٹھنا اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فطرت یہی ہے کہ آدمی رات کو سوئے اور دن کو جاگے کام کاج کرے روٹی کمائے جو کوئی رات کو کام کاج کرے اور دن بھر سویا کرے وہ فطرت الٰہی کے خلاف کرتا ہے۔ [7] جب مینہ برسنے کو ہوتا ہے تو پہلے پوربی (اتری دکنی) ہوائیں چلتی ہیں جن سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اب بارش آتی ہے گویا یہ ہوائیں پانی کی خوشخبری دیتی ہیں جو ہوا اتر سے آئے اس کو عربی میں شمال اور جو ہوا دکن سے آئے اس کو جنوب اور جو پورب سے آئے اس کو صبا اور جو پچھم سے آئے اس کو دبور کہتے ہیں دبور کو عرب لوگ منحوس سمجھتے ہیں کہتے ہیں عاد کی قوم اسی ہوا سے ہلاک ہوئی تھی۔ [8] وہاں کی زمین تر و تازہ ہو جائے۔ [9] یا پیاس بجھانے والا۔ [10] اس کی وجہ سے دونوں پانی ملتے نہیں میٹھا میٹھا رہتا ہے اور کھاری کھاری رہتا ہے میٹھے دریا جیسے گنگا، اٹک، گھاگھر، فرات، جیحون، نیل وغیرہ اور کھاری سمندر ان دونوں میں ایک مضبوط آڑ ہے یعنی زمین جو دونوں پانیوں کو ملنے نہیں دیتی بعضوں نے کہا دجلہ جو بغداد میں ہے کوسوں تک سمندر میں بہتا ہے اس کا پانی میٹھا رہتا ہے۔ [11] یعنی کسی کا بیٹا بیٹی ہے کسی کا داماد ہو۔

رَبُّكَ قَدِيرًا ﴿٥٤﴾ (الفرقان پ۱۹ ع ۵)

(اے پیغمبر) تیرا مالک قدرت والا ہے جو چاہے وہ کر سکتا ہے۔[۱]

۲۵- وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ أَرَادَ أَن يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا ﴿٦٢﴾

(الفرقان پ۱۹ ع ۶)

اور وہی (خدا) ہے جس نے اس شخص کے لیے جو (خدا کی قدرتوں میں) غور کرنا چاہتا ہے (یا اس کی نعمتوں کا) شکر کرنا چاہتا ہے (رات اور دن کو ایک کے پیچھے[۲] ایک (آتی جاتی) بنایا۔

۲۶- وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ ۚ وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٧﴾ (الروم پ۲۱ ع ۳)

اور وہی (خدا) ہے جو شروع میں پیدا کرتا ہے پھر دوبارہ پیدا کریگا اور (دوبارہ بنانا اس پر (پہلی بار بنانے سے) زیادہ آسان[۳] ہے اور جو بات آسمان اور زمین میں سب سے بڑھ چڑھ کر ہے وہ اس میں موجود[۴] ہے اور وہ زبردست ہے حکمت والا۔

۲۷- هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿٤٣﴾

(الاحزاب پ۲۲ ع ۶)

وہی (خدا) ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور (اس کے فرشتے (تمہارے لیے دعا) کرتے ہیں اس لیے کہ تم کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (اسلام کی) روشنی میں لائے اور وہ ایمان والوں پر مہربان ہے۔

۲۸- هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ ﴿٣٩﴾ (فاطر پ۲۲ ع ۵)

وہی (خدا) ہے جس نے تم کو زمین میں (اگلوں کا) جانشین بنایا۔[۵]

۲۹- هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ لَكُم مِّنَ السَّمَاءِ رِزْقًا ۚ وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَن يُنِيبُ ﴿١٣﴾ (المومن پ۲۴ ع ۲)

وہی (خدا) ہے جو تم کو نشانیاں دکھلاتا ہے اور آسمان سے تمہارے لیے روزی اتارتا[۶] ہے اور نصیحت وہی مانتا ہے جو (خدا کی طرف) رجوع[۷] کرتا ہے۔

۳۰- هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا شُيُوخًا ۚ وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ مِن قَبْلُ ۖ وَلِتَبْلُغُوا أَجَلًا مُّسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾ هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ فَإِذَا

وہی (خدا) ہے جس نے تم کو مٹی سے بنایا پھر تمہاری نسل نطفے سے پھر پھٹکی سے قائم کی پھر بچہ سا تم کو نکالتا ہے پھر (تم کو پرورش کرتا ہے) اس لیے کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو (پھر تم کو زندہ رکھتا ہے) اس لیے کہ تم بوڑھے بنو اور کوئی تم میں ان (تینوں) سے پہلے ہی مر جاتا[۸] ہے اور (یہ سب) اس لیے کہ تم (اپنے) مقرر وعدے تک[۹] پہنچو اور اس لیے کہ تم سمجھو[۱۰] وہی خدا جلاتا ہے اور مارتا ہے۔

---

[۱] قرابت دو طرح کی ہوتی ہے ایک جنسی جیسے باپ بیٹا بیٹی دادا پوتی بھائی بہن چچا بھتیجا بھتیجی نانا نواسا نواسی پھوپھی خالہ ماموں وغیرہ دوسرے سببی جو نکاح کے رشتے سے پیدا ہوتی ہے یعنی سسرالی قرابت، [۲] یا ایک کو ایک کا قائم مقام بنایا یعنی اگر رات کو کوئی عبادت فوت ہو جائے تو دن کو پڑھ لے اور جو دن کو فوت ہو جائے تو رات کو پڑھ لے، [۳] اللہ تعالیٰ پر تو ہر چیز آسان ہے اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ فلاں چیز اس پر فلاں چیز سے زیادہ آسان ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ تمہاری نظر میں زیادہ آسان ہے کیونکہ دوبارہ بنانے کو پہلی بار بنانے سے ہم لوگ آسان سمجھتے ہیں، [۴] کہ کوئی اس کے جوڑ کا نہیں وہ اکیلا ہے یا تمام عمدہ صفات کا مجموعہ ہے یہ بات کسی مخلوق میں نہیں ہے کہ اس کی سب صفتیں عمدہ ہوں اور تمام کمالات کا مجموعہ ہو، [۵] وہ مر گئے تم ان کی جگہ قائم مقام ہوئے، [۶] پانی برساتا ہے اس سے تمہاری روزی پیدا ہوتی ہے، [۷] کیونکہ منکر کو نصیحت فائدہ نہیں دیتی، [۸] کوئی بچپنی میں مر جاتا ہے جوان ہونے نہیں پاتا کوئی جوانی میں بڈھا ہونے نہیں پاتا، [۹] اس عمر تک جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھی یا قیامت تک، [۱۰] کہ جہاں کا کوئی حاکم مختار ہے جس کے حکم سے سب کام ہوتے ہیں اگر ہر آدمی کی عمر یکساں ہوتی تب گمان جاتا شاید آب و ہوا اور زمین کا یہ اثر ہے نہیں ایک ہی ملک ایک ہی پانی ایک ہی ہوا پھر کوئی بوڑھا پھونس ہونے تک جیتا ہے کوئی جوانی یا بچپنی ہی میں مر جاتا ہے کہتے ہیں آدمی تیس برس تک بچہ ہے پھر تیس سے چالیس تک جوان ہے پھر چالیس سے آخیر تک بوڑھا ہے۔

فَاِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۶۸﴾

(المؤمن پ۲۴ ع۷)

تو جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے اس سے فرماتا ہے ہو جا وہ ہو جاتا ہے۔[1]

۲۱- قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ وَ تَجْعَلُوْنَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹﴾ وَ جَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ مِنْ فَوْقِهَا وَ بٰرَكَ فِیْهَا وَ قَدَّرَ فِیْهَاۤ اَقْوَاتَهَا فِیْۤ اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِیْنَ ﴿۱۰﴾ ثُمَّ اسْتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ وَ هِیَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَ لِلْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَیْنَا طَآئِعِیْنَ ﴿۱۱﴾ فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ وَ اَوْحٰی فِیْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ ۖۗ وَ حِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۱۲﴾

(حمٓ السجدة پ۲۴ ع۲)

کہہ دے کیا تم اس (خدا) کو نہیں مانتے جس نے دو دن[3] میں زمین بنائی اور تم (دوسروں کو) اس کے برابر والی سمجھتے ہو (حالانکہ) وہ تو سارے جہان کا مالک ہے اور اس میں بھاری بھرکم پہاڑ اوپر کو بنائے اور اس میں برکت رکھی اور وہاں کے (رہنے والوں کے لیے) خوراکوں کا بندوبست کیا[2] یہ سب چار[4] دن میں ہوا ٹھیک پوچھنے والوں[5] کے لیے۔ پھر[6] پروردگار آسمان کی طرف چڑھا وہ ایک دھواں سا تھا اور آسمان اور زمین سے فرمایا خوشی سے خواہ زبردستی سے میرا حکم مانو دونوں نے عرض کیا ہم خوشی سے تیرا حکم بجا لانے کو حاضر ہیں پھر دو دن میں سات آسمان بنائے اور ہر ایک آسمان میں جو کام کرنا تھا کیا۔ اور ہم نے نزدیک والے (پہلے) آسمان کو چراغوں (تاروں) سے سجایا اور اس کی حفاظت کی یہ انتظام اس خدا کا ہے جو زبردست ہے علم والا۔

۲۲- وَ هُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ یَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ (الشوریٰ پ۲۵ ع۲)

اور وہی (خدا) تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور (اُن کی) برائیاں معاف کر دیتا ہے اور جو تم کرتے ہو وہ جانتا ہے۔

۲۳- وَ هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَ یَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَ هُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿۲۸﴾ (الشوریٰ پ۲۵ ع۳)

اور وہی (خدا) ہے کہ (بندے) جب (بارش سے) ناامید ہو جاتے ہیں اس وقت[7] مینہ برساتا ہے اور اپنی رحمت[8] پھیلا دیتا ہے اور وہی کام بنانے والا تعریف کے لائق ہے۔

[1] بس حکم کی دیر ہے اور کوئی سامان درکار نہیں، [2] ہر ایک ملک میں نئی نئی طرح کی خوراک اور کھانے پینے کی چیزیں کہیں چاول پیدا ہوتا ہے کہیں گیہوں کہیں جوار کہیں آلو کہیں میوے، [3] دو دن یعنے اتوار اور پیر کو زمین کی پیدائش اور منگل اور بدھ کو پہاڑوں کی پیدائش اور خوراک کا بندوبست ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اتوار اور پیر کے دن زمین کو بنایا اور منگل کے دن اس کی پیداوار کو اور بدھ کے دن درخت اور پتھر اور پانی اور آبادی اور جنگل وغیرہ کو یہ سب چار دن ہوئے اور جمعرات کے دن آسمان کو بنایا اور جمعہ کے دن تاروں کو اور سورج اور چاند کو اور فرشتوں کو اور اسی دن شام کو آدم کو بنایا پھر عرش پر بیٹھا یہود کہنے لگے پھر اللہ تعالیٰ نے آرام لیا اس پر آپ غصے ہوئے اور یہ آیت اتری ولقد خلقنا السموٰت والارض وما بینھما فی ستة ایام وما مسنا من لغوب یعنی ہم نے چھ دن میں آسمان اور زمین اور جو ان کے بیچ میں ہے بنائے اور ہمیں کوئی تھکن نہیں ہوئی مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ ہفتہ کے دن مٹی پیدا کی اور اتوار کے دن پہاڑ اور پیر کے دن درخت اور منگل کے دن بری چیزیں اور بدھ کے دن روشنی اور جمعرات کے دن جانور اور جمعہ کے دن عصر کے بعد آدمؑ کو پیدا کیا، [4] یعنے جو لوگ یہ پوچھتے ہیں کہ زمین اور پہاڑ وغیرہ سب کتنے دن میں بنائے گئے ان کا جواب یہ ہے کہ ٹھیک چار دن میں بنائے گئے۔ [5] زمین اور وہاں کا سب سامان پیدا کرنے کے بعد، [6] شیطان وہاں خبر چرانے کو جا نہیں سکتے، [7] لوگ ہزار ہا تدبیریں کرتے ہیں کہ بارش عمدہ ہو مگر ان کی ایک نہیں چلتی آخر ناامید ہو کر بیٹھ رہتے ہیں اس وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آتی ہے پانی برستا ہے اور ملک آباد ہو جاتا ہے اس میں یہ حکمت ہے کہ لوگ سمجھ لیں کہ پانی برسنا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، ان کی تدبیر سے کچھ نہیں ہو سکتا دوسرے ناامیدی کے بعد نعمت ملنے سے بہت خوشی ہوتی ہے اس کا شکر ادا کریں،

۳۴- وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿٨٤﴾ (الزخرف پ۲۵ ع ۷)

اور اسی خدا کا پوجا آسمان میں ہوتا ہے اور اسی خدا کا زمین[1] میں اور وہ حکمت والا ہے سب جانتا ہے۔

۳۵- هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ ۗ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٤﴾ (الفتح پ۲۶ ع۱)

وہی (خدا) ہے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں تشفی (اور تسلی[2]) اتاری اس سے یہ غرض تھی کہ (پہلے) ایمان کے ساتھ ان کا ایمان اور بڑھ جائے اور آسمان اور زمین کی فوجیں اللہ ہی کی ہیں اور اللہ تعالیٰ علم والا ہے حکمت والا۔

۳۶- هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿٢٨﴾ (الفتح پ۲۶ ع۴)

وہی (خدا) ہے جس نے اپنے پیغمبر (حضرت محمدؐ) کو ہدایت اور سچا دین دے کر اس لیے بھیجا کہ اس کو سب دینوں پر غالب کر دے اور (اسلام کی سچائی کے لیے) اللہ تعالیٰ کی گواہی بس کرتی ہے۔

۳۷- أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ ﴿٣٥﴾ أَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۚ بَل لَّا يُوقِنُونَ ﴿٣٦﴾ (الطور پ۲۷ ع۲)

کیا وہ آپ ہی آپ (بغیر کسی بنانے والے کے) بن گئے ہیں یا انہوں نے خود اپنے تئیں بنا لیا ہے[3] یا انہوں نے آسمان اور زمین بنائے ہیں نہیں مگر یقین[4] نہیں رکھتے۔

۳۸- هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ﴿٤﴾ (الحدید پ۲۷ ع۱)

وہی خدا ہے جس نے چھ دن میں آسمان[5] اور زمین بنائے[6] پھر عرش پر چڑھا۔

۳۹- هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٩﴾ (الحدید پ۲۷ ع۲)

وہی تو اللہ ہے جو اپنے بندے (محمدؐ) پر صاف صاف آیتیں (قرآن کی) اس لیے اتارتا ہے کہ تم کو (کفر کے) اندھیروں سے نکال کر (ایمان کے) اجالے میں لائے بے شک اللہ تم لوگوں پر بہت شفقت کرنے والا مہربان[7] ہے۔

۴۰- هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

وہی خدا ہے جس نے اہل کتاب کے کافروں (بنی نضیر کے یہودیوں) کو پہلے

---

[1] قتادہ نے اس آیت کی یہی تفسیر کی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ معاذاللہ ذات الٰہی زمین میں ہے ذات الٰہی تو عرش پر ہے البتہ اس کی عبادت آسمان میں اور زمین میں سب جگہ ہوتی ہے [2] صلح حدیبیہ سے وہ بہت ناراض تھے مگر جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلعم کی مرضی پائی تو اسی پر خوش ہو گئے، [3] یہ اللہ تعالیٰ نے ایک عمدہ دلیل اثبات الوہیت کے لیے بیان فرمائی اس کا حاصل یہ ہے کہ دنیا کی جتنی چیزیں ہیں سب مخلوق اور حادث ہیں اور ہر مخلوق کے لیے ایک خالق ضرور ہے اب خالق دو حالت سے خالی نہیں، یا ان چیزوں کا عین ہوگا یعنی خود یہ چیزیں اپنے آپ خالق ہوں گی یا کوئی غیر ان کا خالق ہوگا۔ یہ تو باطل ہے کہ ایک ہی چیز اپنے آپ ہی خالق بھی ہو مخلوق بھی ہو تو یہی ٹھہرا کہ خالق اور ہے اور سب چیزیں اس کی مخلوق ہیں وہی خالق خدا ہے، [4] وہ جانتے ہیں کہ آسمان اور زمین اللہ تعالیٰ نے بنائے ہیں، [5] ابوداؤد اور ترمذی نے حضرت عباسؓ سے نکالا آنحضرتؐ نے فرمایا سات آسمان ہیں ایک کے بعد ایک پھر ساتویں آسمان کے اوپر ایک دریا ہے اس کے اوپر آٹھ جنگلی بکریاں ہیں ان کے کھر اور گھٹنوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے بیچ میں (یہ) فرشتے ہیں بصورت بکریوں کے) ان کی پیٹھ پر عرش ہے عرش کا دل اتنا ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرا آسمان اور عرش کے اوپر اللہ جل جلالہ ہے اور آدمیوں کے کوئی کام اس سے چھپے ہوئے نہیں ہیں، [6] اگر وہ چاہتا تو دم بھر میں بنا دیتا ان آسمانوں اور زمین کی کیا حقیقت ہے میرا شہنشاہ قادر مطلق ایسی قدرت والا ہے کہ کروڑوں آسمان و زمین دم بھر میں بنا دے اور پھر جب چاہے دم بھر میں سب کو فنا کر دے، [7] اس کو کسی کی کچھ پرواہ نہیں مگر یہ اس کی بڑی مہربانی تم پر ہوئی کہ تمہاری قوم میں سے ایک پیغمبر بھیجا اپنا کلام اس پر اتارا۔

مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ ﴿٢﴾ (الحشر پ۲۸ ع ۱)

حشر کے وقت ان کے گھروں میں سے نکال باہر کیا۔[1]

۴۱۔ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ﴿٩﴾ (الصف پ۲۸ ع ۱)

وہی خدا ہے جس نے اپنے پیغمبر (حضرت محمدؐ) کو ہدایت (قرآن) اور سچا دین دے کر بھیجا اس لیے کہ اس کو سب دینوں پہ غالب کر دے گو مشرک بُرا مانیں۔[2]

۴۲۔ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢﴾ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٣﴾ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٤﴾ (الجمعۃ پ۲۸ ع ۱)

وہی خدا ہے جس نے عرب کے ان پڑھ لوگوں میں انہیں میں کا ایک پیغمبر بھیجا وہ ان کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے (حالانکہ ان پڑھ ہے) اور ان کو (شرک اور کفر کی گندگی سے) پاک کرتا ہے اور ان کو (اللہ تعالیٰ کی) کتاب اور سمجھ کی باتیں سکھلاتا ہے (دانائی اور عقلمندی کی) اور (اس پیغمبر کے آنے سے) پہلے تو وہ کھلے گمراہ تھے[3] اور (اللہ تعالیٰ نے اس پیغمبر کو) دوسرے لوگوں کی طرف بھی (بھیجا ہے) جو ابھی ان (عرب کے مسلمانوں) سے نہیں ملے۔[4] اور وہ زبردست ہے حکمت والا یہ پیغمبری اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جس (بندے) کو چاہتا ہے سرفراز فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

۴۳۔ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنكُمْ كَافِرٌ وَمِنكُم مُّؤْمِنٌ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢﴾ (التغابن پ۲۸ ع ۱)

وہی خدا ہے جس نے تم (سب) کو پیدا کیا اب تم میں کوئی کافر ہوا کوئی مومن (جیسا اس نے تقدیر میں لکھا تھا) اور اللہ تعالیٰ تمہارے (سب) کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

---

[1] بنی نضیر یہودیوں کی ایک قوم تھی جو مدینہ میں اس خیال سے آن کر آباد ہوئے تھے کہ جب پیغمبر آخر الزمان ظاہر ہوں گے تو ان کے ساتھ ہو جائیں گے مگر ان کی قسمت میں ایمان نہ تھا ان کے باپ دادا تو اس امید سے آئے تھے ان کی اولاد نے جب پیغمبر ظاہر ہوئے تو آپ کی مخالفت کی عہد شکنی کی آخر آپ نے ان کے اخراج اور جلا وطن کرنے کا حکم دیا انہوں نے پوچھا ہم کہاں جائیں آپ نے فرمایا محشر کی زمین کی طرف یعنی شام کے ملک میں جاؤ پہلے حشر سے یہ مراد ہے کہ بنی نضیر کا یہ پہلا اخراج تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوا پھر حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں ان کو وہاں سے بھی نکالا یہ گویا دوسرا حشر ہوا۔ ابن عباسؓ اور بہت سلف سے یہ منقول ہے کہ شام کا ملک وہی محشر ہے، [2] اسلام سب دینوں پہ غالب ہے یعنی حجت اور دلیل میں کیونکہ اسلام ایک صاف سادہ دین ہے جو فطرت پیدائش کے موافق ہے اور اس کے اصول بہت سیدھے سادھے آسان ہیں ہر آدمی کی سمجھ میں آجاتے ہیں، [3] یعنی حضرت محمدؐ جو عربی تھے اور ان پڑھ بھی تھے کہتے ہیں عرب کے جتنے قبیلے تھے آنحضرتؐ کو ان میں سے ہر ایک کے ساتھ کچھ نہ کچھ رشتہ داری تھی مگر بنی تغلب جو نصاریٰ تھے، [4] بت پرستی میں مبتلا تھے کسی پیغمبر کے طریق پہ نہ تھے لوٹ مار ان کا پیشہ ہو گیا تھا ہر ہر خاندان کا خدا الگ الگ تھا یہ اسی پیغمبر کا طفیل ہے جس نے ایسے ان پڑھ اجڈ لوگوں کو راہ پہ لگایا اور ساری دنیا میں عرب کی شجاعت اور علوم اور فنون کا ڈنکا بج گیا اگر کوئی معمولی عقل والا شخص بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات دیکھے اور جو کام آپ نے کیا اس میں غور کرے تو سمجھ لے گا کہ بیشک آپ سچے پیغمبر تھے اور آپ کو اللہ تعالیٰ کی تائید اور مدد تھی بے یار اور بے مددگار تن تنہا ایک ایسی سخت قوم کا بالکل کایا پلٹ دینا اور جہالت اور پھوٹ اور نااتفاقی کی تاریکی سے ان کو نکال کر ایک دم علم اور حکمت اور اتفاق کے نور میں لانا اور دنیا کے بڑے بڑے باسازو سامان بادشاہوں پر ان کو غالب کر دینا بے اللہ تعالیٰ کی مدد سے کسی بشر سے نہیں ہو سکتا تعجب تو ان بیوقوفوں سے ہوتا ہے جو حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور زرتشت کی پیغمبری کو مانتے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے سے انکار کرتے ہیں جو کام موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور زرتشت سے ہوئے اس سے سو درجہ زیادہ مشکل کام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور آج تک کہ تیرہ سو برس سے زیادہ مدت گزری آپ کی تعلیم کا اثر باقی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور زرتشتؑ تو پیغمبر ہوں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر نہ ہوں، [5] دوسرے لوگوں سے مراد تمام جہان کے لوگ ہیں جو قیامت تک پیدا ہوں گے،

۴۴۔ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ﴿١٥﴾ (الملک پ۲۹ ع ۲)

وہی توخدا ہے جس نے زمین کو (تمہارے چلنے پھرنے کے لیے) ملائم (نرم ہموار) کر دیا اُس کے رستوں میں چلتے پھرتے رہو اور اُس کی دی ہوئی روزی (مزے سے) کھاؤ[۱] اور اسی کے پاس تم کو (مرے بعد) جی اٹھ کر جانا ہے۔

۴۵۔ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۖ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿٢٣﴾

(اے پیغمبر) کہہ دے اسی نے تم کو پیدا کیا اور اسی نے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تم بہت کم (اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا) شکر کرتے ہو[۲]۔

قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٢٤﴾

(اے پیغمبر) کہہ دے اسی خدا نے تم کو زمین میں پھیلایا (آدمی کی نسل بڑھائی) اور اسی کے پاس تم کو اکٹھا ہو کر (قیامت کے دن) جانا ہے۔

اِثْبَاتُ التَّوْحِيْدِ (۲)

باب۲ توحید کا بیان

۱۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٢١﴾ (البقرہ پ۱ ع ۳)

لوگو اپنے مالک کی بندگی کرو جس نے بنایا تم کو اور تم سے پہلے (اگلے) لوگوں کو تم پرہیزگار ہو جاؤ گے امید[۳] رکھو۔

۲۔ قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا فِي اللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ ﴿١٣٩﴾ (البقرہ پ۲ ع ۱۶)

(اے پیغمبر) کہہ کیا اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو (اس کے دین یا اس کے کاموں میں) اور وہ ہمارا تمہارا دونوں کا مالک[۴] ہے ہم اور ہمارے اعمال اور تم اور تمہارے اعمال اور ہم تو خالص اسی کے ماننے والے ہیں[۵]۔

۳۔ وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٣﴾ (البقرہ پ۲ ع ۱۹)

(لوگو) تمہارا خدا وہی ایک خدا ہے اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں بہت رحم کرنے والا مہربان[۶] ہے۔

[۱] حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ اس بندے کو دوست رکھتا ہے جو پیشہ کر کے کھائے، [۲] کان اور آنکھ اور دل کا شکر یہ یہ تھا کہ کان لگا کر حق بات سنتے آنکھ سے اللہ تعالیٰ کی قدرتیں دیکھتے دل سے اس پر یقین کرتے۔ ایک حدیث میں ہے جس کے دانت میں درد ہو وہ اپنی انگلی اس پر رکھے اور یہ آیت پڑھے دوسری روایت میں ہے کہ سات بار یہ دونوں آیتیں پڑھے ھوالذی انشاءکم من نفس واحدۃ مستقر ومستودع سے یفقھون تک اور ھوالذی انشاءکم سے تشکرون تک، [۳] ابن عباسؓ نے فرمایا قرآن میں جہاں کہیں اعبدوا آیا ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ایک مانو شرک سے بچو توحید اس کا نام نہیں کہ خدا کو زبان سے ایک کہے اور اپنی حاجتوں اور مرادوں کے واسطے پیغمبروں پیروں کی نذریں مانیں اسی کا نام تو شرک ہے بلکہ توحید کے یہ معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی کو ہر چیز کا مالک اور مختار جانے اور یہ سمجھے کہ اس کے سوا پیر ہوں یا پیغمبر یا فرشتے یا شہید کسی کو کچھ اختیار اس کے کارخانہ میں نہیں سب اس کے روبرو عاجز و بے اختیار ہیں، [۴] پھر اگر اس نے ہم کو سرفراز فرمایا اور تم کو محروم تو تعجب کیا ہے، [۵] یعنی تم جو کہتے ہو کہ ہمیشہ پیغمبر بنی اسرائیل ہی میں ہوا کئے یہ عرب میں پیغمبر کیسے تو کیا تم ہی اللہ کے بندے ہو دوسرے نہیں ہیں اللہ تعالیٰ جس قوم کو چاہتا ہے سرفراز فرماتا ہے پھر ہم تو تم سے بہتر ہیں تم اللہ کے برابر اوروں کو بھی کرتے ہو ہم اسی کو سچا خدا جانتے ہیں اور اس کے برابر کسی کو نہیں کرتے، [۶] یہ خطاب ہے قریش کے کافروں کو انہوں نے کہا اپنے رب کی صفت بیان کرو جب یہ آیت اتری اور اس میں اشارہ ہے کہ پہلے جس چیز کا چھپانا حرام ہے وہ اللہ تعالیٰ کی توحید ہے مومن کو چاہیے کہ خدا کی توحید کھلم کھلا ہر وقت بیان کرے خصوصاً ان لوگوں میں جن کو شرک میں مبتلا دیکھے صحیح حدیث میں ہے کہ اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے والٰھکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ھو الرحمن الرحیم اور الم اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم میں دیلمی نے انسؓ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شریر جنوں پر اس آیت سے زیادہ کوئی بھاری نہیں۔

۴۔ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٨﴾ (آل عمران پ۳ ۴۶)

اللہ تعالیٰ اس بات کا گواہ ہے کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور فرشتے اور علم والے بھی (گواہ ہیں) انصاف کے ساتھ حکومت کر رہا ہے اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں زبردست ہے حکمت والا[1]

۵۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿٨٧﴾ (النساء پ۵ ع ۱۱)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ تم کو ضرور قیامت کے دن اکٹھا کرے گا اس میں کوئی شک نہیں اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کس کی بات سچی ہوسکتی ہے[2]۔

۶۔ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿١٧١﴾ (النساء پ۶ ع ۲۳)

اللہ تعالیٰ تو بس اکیلا معبود[3] ہے وہ بیٹا بیٹی سے پاک ہے اس کا تو ملک ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں[4] ہے اور اللہ تعالیٰ بس ہے کام بنانے والا۔

۷۔ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ﴿٧٣﴾ (المائدۃ پ۶ ع ۱۰)

بے شک وہ لوگ تو کافر ہو چکے جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ تین کا ایک[5] ہے حالانکہ ایک خدا کے سوا کوئی اور سچا معبود نہیں ہے۔

۷۔ وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ۭ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ﴿٣﴾ (الانعام پ۷ ع ۱)

اور وہی ہے اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین میں تمہاری چھپی اور کھلی باتوں کو جانتا ہے اور تمہارے کام (بھی) جانتا[6] ہے۔

۸۔ قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ۭ قُلِ اللّٰهُ ۣ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۣ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ

(اے پیغمبر ان سے پوچھ) کہہ دے کس کی گواہی سب[7] سے بڑی گواہی[8] ہے کہہ اللہ تعالیٰ گواہ ہے مجھ میں اور تجھ میں اور یہ قرآن (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مجھ پر اتارا گیا ہے اس لیے کہ میں تم کو اور جن لوگوں کو یہ قرآن پہنچے (قیامت تک)

---

[1] اللہ گواہ ہے یعنی اس نے اپنی وحدانیت پر صدہا دلیلیں اور نشانیاں قائم کر دی ہیں اگر آدمی ذرہ بھی غور کرے تو اس کو یقین ہو جاتا ہے کہ اس کارخانہ کا ایک مالک ہے مدبر چلانے والا اور سب کو سنبھالنے والا اور وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں، یہ جو فرمایا کہ فرشتے اس بات کے گواہ ہیں اور علم والے اس سے علم والوں کی بڑی فضیلت نکلی کہ فرشتوں کے بعد ان کا درجہ ہے،

[2] وہ بات کرتا ہے جب چاہتا ہے اور نئے نئے حکم صادر فرماتا ہے فرشتے اس کی آواز سنتے ہیں اور کہتے ہیں پروردگار نے کیا فرمایا

[3] نہ اس کی کوئی جورو ہے نہ کوئی بیٹا نہ جنا نہ جنا گیا،

[4] یعنی آسمان اور زمین اور ان میں جو کچھ ہے فرشتے یا جن یا آدمی بڑے ہوں یا چھوٹے سب اس کے مملوک اور غلام اور بندے ہیں اور بیٹا بیٹی تو باپ کی طرح ہوتے ہیں باپ کے غلام اور بندے نہیں ہوتے،

[5] جیسے اس وقت کے نصاریٰ بھی یہی کہتے ہیں،

[6] یعنی گو پروردگار عالم آسمانوں کے اوپر اپنے عرش پر ہے مگر عرش پر رہ کر وہ زمین کی رتی رتی دیکھ رہا ہے اور زمین والوں کے ہر ایک کام سے واقف ہے جیسے امام شافعیؒ اور امام مالکؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان پہ ہے لیکن اس کا علم ہر جگہ ہے اور امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان پہ ہے نہ زمین میں اور امام احمدؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان پہ ہے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے اور تمام علمائے سلف اور اکابر اہل سنت اور صحابہ اور تابعین سب کا اعتقاد یہی تھا کہ ذات الٰہی فوق العرش ہے اور نہیں خلاف کیا اس کا مگر جہمیہ اور معتزلہ اور منکرین صفات نے خذلہم اللہ تعالیٰ بہر حال آئمہ اہل سنت میں سے اس کا کوئی قائل نہیں ہوا کہ ذات الٰہی ہر جگہ ہے یا ذات الٰہی عالم کے اندر زمین میں بھی ہے جیسے ہمارے زمانہ کے بعض گمراہوں کا اعتقاد ہے،

[7] یا کون بڑا گناہ ہے پھر وہ کیا جواب دیں گے تو آپ ہی جواب دے دے کہہ اللہ۔

بَلَغَ ۭ اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ۭ قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ⑲ (الانعام پ۷ ع ۲)

ڈراؤں[1] کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے خدا بھی ہیں (اے پیغمبر) یہ کہہ دے میں یہ گواہی نہیں دوں گا کہہ دے کوئی نہیں وہ اکیلا خدا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں میں اسی کی گواہی دیتا ہوں اور میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں[2]۔

۱۰۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ڷ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ⑫⑨ (التوبہ پ۱۱ ع ۱۶)

اس پر بھی اگر یہ لوگ نہ مانیں[3] تو کہہ دے اللہ تعالیٰ مجھ کو بس ہے اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اُسی پر میں بھروسا رکھتا ہوں[4] اور وہ بڑے تخت[5] (یعنی عرش) کا مالک ہے[6]۔

۱۱۔ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ⑮ (الرعد پ۱۳ ع ۲)

اور صبح اور شام اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں[7] جو آسمان میں ہیں اور زمین میں خوشی سے اور زور سے اور ان کے سائے (پرچھائیاں) بھی۔

۱۲۔ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ ㉒ (النحل پ۱۴ ع ۳)

لوگو تم سب کا خدا ایک ہی ہے۔

۱۳۔ وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰـهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ⑤① (النحل پ۱۴ ع ۷)

اور (اے لوگو) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے دو خدا مت بناؤ بس وہی ایک ہی خدا ہے تو مجھ ہی سے ڈرو[8]۔

۱۴۔ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا ㊷ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ㊸ (بنی اسرائیل پ۱۵ ع ۵)

(اے پیغمبر) کہہ دے اگر خدا کے ساتھ اور معبود بھی ہوتے جیسے یہ لوگ کہتے ہیں تب تو عرش کے مالک تک ضرور کوئی رستہ ڈھونڈ نکالتے[9] وہ اُن کی (نالائق) باتوں سے پاک اور برتر ہے[10]۔ بہت برتر۔

۱۵۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ

(اے پیغمبر) کہہ دے[11] میں بھی تمہاری طرح ایک آدمی ہوں (فرق یہ ہے) کہ مجھ

---

[1] اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی نافرمانی سے جب اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ نے آنحضرت کی پیغمبری سے انکار کیا تو قریش کے کافر کہنے لگے اب تمہارا گواہ کون ہے اس وقت یہ آیت اتری حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت اتری تو آپ نے روم اور ایران اور حبش کے بادشاہوں کو خط بھیجے اور ان کو اسلام کی دعوت دی دوسری حدیث میں ہے کہ جس کو یہ قرآن پہنچا گویا اس نے مجھ کو دیکھا، [2] جن کو تم اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہو اُن سے بیزار ہوں، [3] تیری پیغمبری کو قبول نہ کریں اور تیرا مقابلہ کریں۔

[4] جو کچھ امید ہے اسی سے ہے جو کچھ ڈر ہے اُسی کا ہے، [5] کہتے ہیں عرش سے مراد اس کی کرسی ہے اور صحیح یہ ہے کہ عرش کرسی سے جدا ہے اور سب سے بڑا ہے، [6] یا وہ تخت کا مالک بڑا ہے، [7] یعنے درحقیقت اسی کے اختیار میں ہیں، [8] اس سے مجوس کا رد منظور ہے وہ کہتے ہیں معاذ اللہ دو معبود ہیں ایک نور اور خیر کا خالق دوسرا تاریکی اور شر کا خالق اول کو یزدان اور دوسرے کو اہرمن کہتے ہیں ان بیوقوفوں نے اس پر غور نہیں کیا کہ اگر دو خدا ہوں تو ایک دوسرے کا خلاف کر سکتا ہے یا نہیں اگر کر سکتا ہے تو دوسرا خدا نہ ہوا اور جو نہیں کر سکتا تو کوئی خدا نہ ہو۔ [9] اس سے مقابلہ کرنے کو جاتے کیوں کہ وہ بھی اپنے تئیں خدا کہتے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اگر واقعی ان کو خدا کے پاس کوئی تقرب ہوتا جیسے مشرک سمجھتے ہیں کہ وہ خدا کے پاس وہ ہماری سفارش کریں گے تو وہ عرش کے مالک یعنے خدا تک پہنچنے کا کوئی راستہ ڈھونڈتے اس صورت میں وہ عاجز ہوئے اور خدا کے محتاج ہوئے تو خدا کیسے ہو سکتے ہیں، [10] اس کے سامنے کسی کی کیا حقیقت ہے کہاں بندہ اور کہاں خدا، [11] یہ مت سمجھنا کہ میں خدا کی سب باتیں جانتا ہوں۔

إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ (۱۱۰) (الکھف پ۱۶ ع۱۲)
پر (اللہ کی طرف سے وحی) آتی ہے کہ تمہارا خدا وہی ایک اکیلا خدا ہے اور تم پر وحی نہیں آتی۔

۱۶- إِنَّمَا إِلَٰهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا (۹۸) (طٰہٰ پ۱۶ ع۵)
تمہارا سچا خدا اللہ تعالیٰ ہے جس کے سوا کوئی پوجا کے لائق نہیں اس کے علم میں ہر چیز سما گئی ہے۔

۱۷- أَمِ اتَّخَذُوا آلِهَةً مِّنَ الْأَرْضِ هُمْ يُنشِرُونَ (۲۱) لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ (۲۲) (الانبیاء پ۱۷ ع۲)
کیا انہوں نے زمین (میں) سے (نکال کر مثلاً پتھر سونا چاندی پیتل وغیرہ سے) جو خدا بنائے ہیں (یعنی بت) وہ (کسی کو مرنے کے بعد) زندہ کر سکتے ہیں[1] اگر آسمان اور زمین میں اللہ تعالیٰ کے سوا اور دوسرے خدا بھی ہوتے تو دونوں آسمان اور زمین برباد[2] ہو جاتے وہ تخت والا خدا ونداں کی (بیہودہ) باتوں سے پاک[3] ہے،

۱۸- قُلْ إِنَّمَا يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ (۱۰۸)
کہہ دے مجھے تو بس یہی وحی آتی ہے اور کچھ نہیں کہ تمہارا خدا وہی ایک خدا[4] ہے تو تم اس کے تابعدار بنتے ہو یا نہیں[5]۔

۱۹- فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا (۳۴) (الحج پ۱۷ ع۵)
تو (لوگو) تمہارا خدا وہی ایک خدا ہے اُسی کے تابعدار رہو۔

۲۰- وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ (۷۰) (القصص پ۲۰ ع۷)
اور وہی اللہ تعالیٰ ہے جس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں۔

۲۱- لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ (۳) (فاطر پ۲۲ ع۱)
کوئی سچا خدا نہیں اُس کے سوا پھر تم کدھر الٹے جا رہے[6] ہو۔

۲۲- إِنَّ إِلَٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ (۴) (الصافات پ۲۳ ع۱)
بے شک تم (سب) کا خدا ایک ہے۔

۲۳- أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ (۵) (ص پ۲۳ ع۱)
کیا اس نے کئی خداؤں کو ایک خدا کر دیا یہ تو بڑی انوکھی (تعجب کی) بات[7] ہے

۲۴- وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (۶۵) (ص پ۲۳ ع۵)
اور ایک خدا کے سوا جو (سب پر) دباؤ رکھنے والا ہے کوئی سچا خدا نہیں۔

۲۵- سُبْحَانَهُ ۖ هُوَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (۴) (الزمر پ۲۳ ع۱)
پاک ہے وہ تو اکیلا خدا ہے (سب پر) دباؤ رکھنے والا۔

۲۶- اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ (۱۳) (التغابن پ۲۸ ع۲)
اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی سچا معبود نہیں۔

۲۷- اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ (۸) (طٰہٰ پ۱۶ ع۱)
وہی اللہ تعالیٰ ہے اس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں اس کے پیارے نام[8] ہیں۔

---

[1] ہرگز نہیں وہ تو خود مردہ (بیجان) ہیں وہ دوسرے کو کیا زندہ کریں گے اور جو خدا ہو اس کے لیے یہ ضرور ہے کہ جلا سکے اور مار سکے گو مشرک بتوں کی نسبت یہ اعتقاد نہیں رکھتے تھے کہ وہ جلا اور مار سکتے ہیں مگر جب انہوں نے ان کو خدا بنایا تو ان میں یہ صفت ہونا ضرور ہے۔ [2] رات دن لڑائیوں کا بازار گرم رہتا۔ اگر بالفرض سب ملے جلے بھی ہوں تو ایک دوسرے کے خلاف کر سکتا ہے یا نہیں اگر کر سکتا ہے تو دوسرا خدا نہ ہوا کیونکہ وہ اُس کے مقابلہ میں عاجز ٹھہرا۔ اگر نہیں کر سکتا تو یہ خدا نہ ہوا غرض پروردگار عالم نے توحید کی یہ ایسی عمدہ دلیل بیان کی ہے کہ جہان بھر کے حکیموں نے جو دلیلیں نکالی ہیں وہ اس کے سامنے کوئی چیز نہیں ہیں سبحان اللہ کلام الملوک ملوک الکلام، [3] یہ جو بکتے ہیں کہ اس کے شریک ہیں یا اُس کو بیٹا ہے یا بیٹی یا جورو اس کی شان ان واہی باتوں سے کہیں بلند ہے، [4] جو سارے جہان کا مالک ہے، [5] بس یہی وحی آتی ہے اور کچھ نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید ہی میری وحی میں بیان کی جاتی ہے شرک کا نام نہیں یا توحید ہی میری ساری وحی کا خلاصہ اور اصل الاصول ہے [6] اس سچے خدا کو چھوڑ کر تم نے جھوٹے معبود اور دیوتا بنا رکھے ہیں، [7] عرب میں ہر ہر قبیلے کا ایک جداگانہ معبود یعنی بت تھا اور ان کا یہ اعتقاد تھا کہ ہر ہر معبود اپنے پوجنے والوں کی حمایت اور حفاظت کرتا ہے، [8] ننانوے نام مشہور ہیں جو صحیح حدیث میں وارد ہیں اور ان کے سوا بھی بہت نام ہیں۔

ردّ الشرک (۳)

باب۳ شرک کا رد

۱۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ④ (الفاتحۃ پ ۱ ع ۱)

ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں (یعنی تیری ہی پوجا کرتے ہیں) اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں[۱]

۲۔ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَہٗ ؕ بَلْ لَّہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ کُلٌّ لَّہٗ قٰنِتُوْنَ ⑪⑥ (البقرۃ پ ۱ ع ۱۴)

اور کہتے ہیں (معاذ اللہ) خدا اولاد رکھتا ہے وہ پاک ہے (سب سے نرالا کوئی اس کے جوڑ کا نہیں تو اس کی اولاد کہاں ہو سکتی ہے) آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے اس کی ملک ہے سب اس کے تابعدار ہیں[۲]

۳۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کا شریک دوسروں کو بھی بناتے ہیں[۳] (اور)

---

[۱] پوجا اس لیے کرتے ہیں کہ جس کو پوجیں وہ ہمارے کچھ کام آوے سوا اللہ تعالیٰ سب عاجز بندے ہیں وہ اپنے اختیار سے کچھ نہیں کر سکتے نہ کسی کو مدد پہنچا سکتے ہیں اس آیت میں رد ہے ان مشرکین کا جو سوا اللہ کے کسی پیر یا امام یا پیغمبر یا فرشتے یا ولی یا کسی جھوٹا پہاڑ یا دریا یا چاند یا سورج یا قبر یا شدی یا علم یا جھنڈے کی پرستش کرتے ہیں اور ان کو مشکلکشا اور دستگیر اور قطب اور غوث سمجھ کر ان سے مدد مانگتے ہیں یہ لوگ اسلام سے خارج ہیں اور اگر کوئی مسلمان ایسا کرے تو وہ بھی مشرک ہو جاتا ہے اس واسطے کہ اس آیت اور دیگر آیات قرآنیہ اور احادیث صحیح نے تمام اقسام عبادت کو خاص کیا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ عبادت تین قسم ہے بدنی مالی قلبی، بدنی جیسا کہ طواف رکوع سجود یا کسی کے نام ورد وظیفہ کرنا یا اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے کسی کا نام لینا قلبی جیسے توکل، خوف، رجا، محبت اور خضوع یعنی کسی پر بھروسا رکھنا یا کسی کا ڈر رکھنا یا کسی سے امید رکھنا یا محبت رکھنا یا کسی کے آگے گڑگڑانا اور عاجزی کرنی یہ سب اقسام عبادت کے اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہیں جس نے اللہ عزوجل کے ساتھ عبادات میں سے کسی عبادت میں ساجھا بنایا وہ مشرک اور کافر ہوا اور وہ منکر ہے کلمہ پاک کے معنے سے اور کل پیغمبروں کی توحید سے شیخ الاسلام نے فرمایا ہے جس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے درمیان وسیلے ٹھہرائے یعنی یوں کہا کہ ہماری پکار اللہ تعالیٰ نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ بڑا بادشاہ ہے ہم بزرگوں کو پکاریں گے ہر بزرگ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے مانگیں گے کہ ان کو پکارے اور ان سے سوال کرے اور ان پہ بھروسہ رکھے تو وہ اجماع کے ساتھ کافر ہے اور فتاویٰ بزازیہ (جو ایک معتبر کتاب ہے کتب حنفیہ میں سے) میں لکھا ہے جو شخص کہے بزرگوں کے ارواح ہر جگہ حاضر رہتے ہیں مخلوق کے حال کی خبر رکھتے ہیں وہ کافر ہے بعض لوگ یہ شبہ کرتے ہیں کہ پوجا تو غیر سوا اللہ کے اور کسی کا نہیں ہوتا مگر مدد مانگنا یہ تو اللہ سے خاص نہیں ہو سکتا کیونکہ ایک بندہ دوسرے بندے کی مدد کرتا ہے اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ مدد جو آدمی کسی سے مانگتا ہے اس کے لیے دو شرطیں ہیں اول یہ کہ جس سے مانگتا ہے وہ زندہ ہو اس لیے کہ مردہ خود بخود کچھ نہیں کر سکتا اور اللہ تعالیٰ سے بھی دعا نہیں مانگ سکتا کہ مرنے کے ساتھ ہی عمل کرنے سے بند ہو جاتا ہے حدیث شریف میں آیا ہے اذا مات الانسان انقطع عنہ الحدیث اور رسول کی وفات کے بعد جب مسلمانوں پر کوئی سختی آتی تو آپس میں زندہ ایک دوسرے سے دعا منگواتے جیسے عمرؓ نے عباسؓ سے بارش کے لیے دعا منگوائی دوسری شرط یہ ہے کہ جو چیز مانگتا ہے وہ بظاہر انسان کے اختیار میں ہو اور وہ چیزیں جو انسان کی طاقت اور استطاعت سے خارج ہیں اور انسان ان کے کرنے سے عاجز ہے جیسے اولاد دینا روزی کی کشایش کرنا پانی برسانا گناہوں کا بخشنا عذاب سے بچانا ان سے تو کسی طرح کی مدد بندے سے نہیں مانگنا چاہیے بلکہ یہ امور خالص خداوند کریم سے طلب کرنے چاہییں اور جو اللہ تعالیٰ کے خالص اور کامل بندے ہیں وہ پہلی قسم کے امور میں بھی حتی المقدور بندوں سے طالب امداد نہیں ہوتے اور ہر امر کا سوال خداوند کریم ہی سے کرتے ہیں حدیث شریف میں ہے جب تو سوال کرے تو اللہ تعالیٰ سے سوال کر اور جب تو مدد چاہے تو اللہ تعالیٰ سے مدد چاہ۔

[۲] بیٹا تو برابر والا ہوتا ہے اپنے باپ کا خدا کے سب مملوک اور غلام بندے ہیں پھر کوئی اس کا بیٹا کیسے ہو سکتا ہے صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آدمی نے مجھ کو جھٹلایا اور گالی بھی دی جھٹلایا تو یہ کہ میں اس کو دوبارہ پیدا نہ کر سکوں گا (حشر نہ ہوگا) گالی یہ کہ میرے لیے جورو اور بیٹا تجویز کیا۔

[۳] بعضے ان میں سے بت پرست ہیں جو ایک مورت بنا کر اس کا پوجا پاٹ کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان بتوں کو بھی نفع و نقصان میں کوئی دخل ہے ان میں اکثر لوگ ایسے بھی ہیں کہ اگر ان سے پوچھو آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا کون ہے تو پرمیشر یا نارائن نرانکار یا بھگوان یا رام یعنی خدا کو بتلاتے ہیں پھر جب یہ کہو کہ ان بتوں کی پوجا سے تم کو کیا فائدہ تو یہ جواب دیتے ہیں کہ خداوند کریم بڑا بادشاہ ہے اور یہ اس کے مقرب اور خاص الخاص بندوں کی مورتیں ہیں ان کی ڈنڈوت اور تعظیم کرنے سے ہمیں اس بادشاہ کی بارگاہ تک رسائی ہو سکتی ہے۔

أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ ۗ وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ (١٦٥) (البقرہ پ۲ ع ۲۰)

اللہ تعہ کے برابر اُن سے محبت رکھتے ہیں[1] اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ اللہ تعہ کی محبت سب سے زیادہ رکھتے ہیں[2] اگر ان ظالموں کو وہ بات معلوم ہوتی جو قیامت کے دن اللہ تعہ کا عذاب دیکھتے وقت معلوم ہوگی کہ سب کچھ قدرت اور اختیار اللہ تعہ ہی کو ہے اور اللہ تعالیٰ کا عذاب بیشک سخت ہے[3]۔

۴۔ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ (٦١) (آل عمران پ۳ ع ۷)

(اے پیغمبر[4]) ان سے کہہ دے کتاب والو (یہود اور نصاریٰ) ایسی بات پر آجاؤ جو ہم اور تم میں برابر مانی جاتی ہے یعنے ہم سوا خدا کے کسی اور کو نہ پوجیں اور اللہ تعالیٰ کا شریک کسی چیز کو نہ بنائیں اور ہم آپس میں ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں (اللہ تعہ ہی کو رب سمجھیں[5]) پھر اگر وہ (اتنا سمجھانے پر بھی) نہ مانیں تو تم تو (اے مسلمانو اور پیغمبر) کہہ دو تم گواہ رہو ہم تو (ایک خدا کے) تابعدار ہیں[6]۔

۵۔ وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا (٣٦) (النساء پ۵ ع ۶)

اور اللہ تعالیٰ کو پوجو اس کا ساجھی کسی کو مت بناؤ (یا شرک نہ کرو نہ تھوڑی نہ بہت نہ کھلی نہ چھپی)۔

[1] بلکہ بعضے مشرک اس زمانہ میں خدا کی پناہ کہ ایسے دیکھے گئے کہ اللہ عزوجل جلالہ کی محبت سے کئی درجہ زیادہ ان کو اپنے پیر یا مرشد یا امام سے محبت ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ یا اس کے رسولؐ کا کوئی قول یا فعل ان پر پیش کرو تو ان کے دلوں کو تسلی نہیں ہوتی مگر جب ان کے پیر مرشد یا امام کا قول نکال دو تو فوراً مان لیتے ہیں معاذ اللہ ان کا نمبر اُن مشرکین سے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا کئی درجہ بڑھا ہوا ہے اور بعضے ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی جھوٹی قسم کھا لیتے ہیں مگر پیغمبر یا پیر یا مرشد کی جھوٹی قسم کھانے میں جھجکتے ہیں [2] اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے رسول کی اس کے بعد اماموں اور بزرگوں کی اہل سنت وجماعت تمام اولیاء اللہ سے محبت رکھتے ہیں اور کسی ولی سے دشمنی رکھنے کو ایسا برا جانتے ہیں گویا اللہ جل جلالہ سے لڑنا صحیح حدیث میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی میرے ایک ولی سے دشمنی رکھے اس کو میں نے آگاہ کر دیا وہ مجھ سے لڑتا ہے۔ اگر سچ پوچھو تو اللہ کے رسولؐ اور اس کے پیارے بندوں کی محبت اللہ ہی کی محبت ہے اصل اللہ کی محبت ہے اور اس کے ذیل میں اس کے نیک بندوں کی محبت ہے محبت کی پہچان اطاعت اور تابعداری سے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یعنی اگر تم کو اللہ کی محبت ہے تو میری پیروی کرو جو شخص مومن ہو اس کو لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم سب پر مقدم رکھے اس کے بعد رسول کا حکم اور جب اللہ اور رسول کا حکم کسی مسئلہ میں معلوم ہو جائے تو تمام جہان کی رائے جو اس کے برخلاف ہو محض ناچیز سمجھے، [3] تو کبھی دنیا میں اللہ کے برابر کسی کو نہ کرتے اتنی عبارت محذوف ہے ایک قرات میں ولو ترى ہے اس کا ترجمہ یہ ہوگا۔ اگر تو دیکھے ان ظالموں کو جب وہ اللہ تعالیٰ کا عذاب دیکھیں گے اور یہ دیکھیں گے کہ سارا زور اللہ ہی کا ہے (اور اس کے سامنے کسی کی کچھ نہیں چلتی) تو بڑا ہولناک امر دیکھے گا مطلب یہ ہے کہ ان مشرکوں کو جنہوں نے دنیا میں خدا کے برابر اور لوگوں کو بھی ٹھہرا رکھا ہے اگر اس حالت سے خبر ہوتی جو آخرت میں ان کی ہونے والی ہے یعنے خدا کا سخت عذاب سامنے سوا خدا کے اور کسی کا کچھ بس نہیں چلتا جن کو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے برابر بنایا تھا وہ سب عاجز اور مجبور نکلے تو یہ کبھی ایسا نہ کرتے یعنے خدا کا برابر والا ہرگز کسی کو نہ بناتے، [4] یعنی ہر پیغمبر نے اس کو تسلیم کیا ہے اور کسی نے اس میں اختلاف نہیں کیا اسی طرح ہر ایک آسمانی کتاب میں جگہ جگہ اس کا ذکر موجود ہے، [5] جیسے یہود نے عزیرؑ کو اور نصاریٰ نے عیسےٰ مسیحؑ کو حالانکہ دونوں ہماری طرح آدمی تھے کھاتے پیتے سوتے جگتے موتتے مگر پیغمبری کے ساتھ مشرف تھے، [6] اور اس کی توحید پر قائم ہیں اس کے حکم اور ارشاد کو تمام جہان کے کہنے پر مقدم سمجھتے ہیں۔

۷۔ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰى إِثْمًا عَظِيمًا ﴿۴۸﴾ (النساء پ۵ ع ۷)

بیشک اللہ تعا شرک کو تو بخشنے والا نہیں اور شرک کے سوا (جو گناہ ہیں) جس کو چاہے[1] بخش دے (اور جس کو چاہے نہ بخشے عذاب کرے) اور جس نے اللہ تعالےٰ کے ساتھ شرک کیا اُس نے بڑا گناہ باندھا[2].

۸۔ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿۱۱۶﴾ إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهٖ إِلَّا إِنَاثًا ۚ وَإِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا ﴿۱۱۷﴾ لَعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا ﴿۱۱۸﴾ وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۚ ﴿۱۱۹﴾ (النساء پ۵ ع ۱۸)

بے شک اللہ تعالیٰ شرک کو نہیں بخشے گا[3] اور اس سے کم (درجہ کے گناہوں کو) جس کو چاہے بخش دے[4] اور جس نے اللہ تعا کے ساتھ شرک کیا وہ پرلے سرے کا گمراہ ہو گیا[5]. اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو پکارتے ہیں وہ بس عورتیں ہی عورتیں ہیں[6] بلکہ (درحقیقت) شیطان سرکش ہی کو پکارتے ہیں[7]۔ اللہ تعالےٰ نے اس پر لعنت کی اور وہ (یعنے شیطان) کہنے لگا میں تو ضرور تیرے بندوں میں سے ایک معین حصہ مارلوں[8] گا۔ اور ضرور ان کو بہکاؤں گا اور امیدیں دلاؤں[9] گا۔ اور ان کو یہ سکھلاؤں گا کہ جانوروں کے کان چیرا کریں[10] اور ان کو یہ سوجھاؤں گا کہ اللہ تعالےٰ کی بناوٹ بدل دیں[11]۔

---

[1] تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ جو کوئی شرک پر مرے اس کی مغفرت نہ ہو گی اور یہود اور نصاریٰ کا حکم بھی وہی ہے جو مشرکوں کا ہے کیونکہ وہ بھی شرک میں گرفتار ہیں نصاریٰ حضرت عیسیٰ اور روح القدس کو اور یہود حضرت عزیرؑ کو کارخانہ الوہیت میں شریک کرتے ہیں اسی طرح نام کے مسلمان جو شرک میں گرفتار ہیں اولیا اللہ اور بزرگوں کے نام کا روزہ رکھتے ہیں ان کی قبروں کی عبادت کرتے ہیں ان کے نام پر جانور کاٹتے ہیں ان کی نذر اور منت کرتے ہیں اٹھتے بیٹھتے ہر وقت ان کو پکارتے ہیں ان کو ایسا زوردار سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ چاہے یا نہ چاہے وہ ہر ایک کام کو کر سکتے ہیں اور ہر ایک کی مراد بر لا سکتے ہیں جس کو چاہیں عذاب سے بچا سکتے ہیں ان کا حکم بھی مشرکوں کا ہے ان کی مغفرت بھی کبھی نہ ہو گی اور ہمیشہ ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے، [2] جو کوئی مشرک مر اس کی مغفرت نہ ہو گی، [3] بشرطیکہ موحد اور جس کو چاہے نہ بخشے عذاب کرے اگر اس نے توبہ نہیں کی تھی، [4] کیوں کہ شرک سے بڑھ کر اور کوئی گناہ نہیں ہے کہتے ہیں یہ آیت بھی طعمہ ہی کے باب میں اتری وہ مکہ میں چل دیا اور شرک کی حالت میں مرا، [5] یعنی سب کے سب مادہ عرب لوگ جن بتوں کو پوجتے تھے جیسے لات منات عزیٰ یہ سب ان کی زبان میں مادہ گنے جاتے یعنے مؤنث اور عورت، [6] کیونکہ شیطان ہی نے ان کو بتوں کی پرستش پر لگایا ہے حقیقت میں وہ شیطان پرست ہیں اور ظاہر میں بت پرست، [7] یعنی جس قدر بندے تیرے علم میں معین ہیں ان کو میں گمراہ بنا دوں گا اور اپنی طرف کر لوں گا مقاتل نے کہا شیطان کہتا ہے ہزار بندوں میں سے نو سو ننانوے کو دوزخ پہنچاؤں گا ایک بہشت کو جاوے گا، [8] کہ بے گناہ کرلو اللہ تعالےٰ گناہ بخشنے والا ہے مسلمانوں کو جنت میں جانے کے لیے صرف توحید کافی ہے اعمال صالح کی ضرورت نہیں یا مسلمان دوزخ میں نہیں جائے گا یا ابھی جلدی کیا ہے مرتے وقت توبہ کر لینا، [9] پھر ان پر چڑھنا حرام سمجھیں جن کو بحیرہ کہتے تھے اس کا بیان سورہ مائدہ میں آئے گا، [10] یعنے اس کی بنائی ہوئی صورت کو مثلاً جانوروں کا خصی کرنا یا ان کی آنکھ پھوڑنا کان کترنا مرد کو مخنث کرنا بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ سورج اور چاند اور پتھر اور آگ کی پرستش کراؤں گا حالانکہ ان چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے آدمی کے فایدے کے لیے پیدا کیا ہے تو اُن کا پوجنا اللہ تعالیٰ کی فطرت کو بدلنا ہے بعضوں نے کہا اپنی ذات یا نسبت کو بدلنا یا کالا خضاب کرنا یا دین اسلام کو جو اصل فطرۃ دین ہے بدل ڈالنا بعضوں نے ضرورت سے جانور کو خصی کرنا درست رکھا ہے لیکن آدمی کا خصی کرنا قطعاً حرام ہے ایک حدیث میں ہے کہ آپ نے منع فرمایا ہے جانور کو خصی کرنے سے اسی طرح گھوڑے کو خصی کرنے سے بعضوں نے کہا گودنا اور بالوں کا چٹلہ جوڑنا بھی اللہ تعالیٰ کی بناوٹ کو بدلنا ہے۔

۸- إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ﴿٧٢﴾ (المائدہ پ ۶ ع ۱۰)

کیونکہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے تو اللہ تعالیٰ جنت کو اس پر حرام کر چکا اور اُس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا (یعنے مشرکوں کا) کوئی مددگار نہ ہوگا۔[لے]

۹- قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۚ وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٧٦﴾ (المائدہ پ ۶ ع ۱۰)

(اے پیغمبرؐ) کہہ دے کیا تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسے کو پوجتے ہو جو تمہارے بُرے کا مالک نہیں نہ بھلے کا اور اللہ ہی سنتا جانتا ہے۔[ٹے]

۱۰- قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۗ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ ۖ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٤﴾ (الانعام پ ۷ ع ۲)

کہہ کیا میں خدا تعالیٰ کے سوا جو آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور کسی کو اپنا معبود بناؤں[ٹے] اور وہ (خدا سب کو) کھلاتا ہے اُس کو کوئی نہیں کھلاتا[ٹے]۔ کہہ دے مجھ کو تو یہ حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے (خدا کا حکم) مانوں اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہوں۔

۱۱- وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٧﴾ (الانعام پ ۷ ع ۲)

اور اگر اللہ تعالیٰ تجھ کو کوئی تکلیف پہنچائے (جیسے بیماری یا محتاجی اور کوئی بلا) تو اُس کے سوا کوئی اُس کا دُور کرنے والا نہیں اور اگر وہ تجھ کو کوئی بھلائی پہنچائے تو وہ سب کچھ کر سکتا ہے[ٹے]۔

۱۲- قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ أَغَيْرَ اللَّهِ تَدْعُونَ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٠﴾ بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُونَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِن شَاءَ وَتَنسَوْنَ مَا تُشْرِكُونَ ﴿٤١﴾ (الانعام پ ۷ ع ۴)

(اے پیغمبرؐ ان کافروں سے) کہہ (بھلا) بتلاؤ تو سہی اگر تم پر خدا کا عذاب آجائے یا تم پر قیامت آن کھڑی ہو تو کیا (اُس وقت بھی) تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو پکارو گے اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے[ٹے] ہو (ہرگز دوسرے کسی کو نہیں پکارو گے) بلکہ خاص اللہ تعالیٰ کو پکارو گے۔ پھر اگر وہ چاہے گا تو اُس مصیبت کو جس کے لیے پکارتے تھے دور کر دے گا اور جن کو تم نے اُس کا شریک بنایا تھا اُن (سب) کو بھول جاؤ گے (یا چھوڑ دو گے)۔

لے جو اُن کو بہشت میں لے جائے یا دوزخ سے چھوڑا دے، ٹے اس کے سوا کسی میں یہ طاقت نہیں کہ ہر چیز کو چھوٹی یا بڑی دور یا نزدیک دیکھ لے یا ہر شخص کی فریاد یا پکار سن لے حضرت مسیحؑ میں بھی یہ طاقت نہ تھی وہ بھی اور بندوں کی طرح بہت سی باتوں میں مجبور تھے چنانچہ خود انجیل میں ہے کہ جس شب کی صبح کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام پکڑے جانے والے تھے اُس شب میں بڑی عاجزی اور گڑگڑاہٹ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہے اور بار بار یہ عرض کرتے تھے خداوندا اگر ہو سکے تو یہ تکلیف مجھ پر سے ٹال دے پھر جو کوئی اپنے تئیں نہ بچا سکتا ہو وہ دوسرے کے بُرے یا بھلے کا کب اختیار رکھے گا، ۳ے جیسے تم مجھ سے کہتے ہو کہ بتوں کو پوجو۔ ۴ے کیونکہ وہ کھانے کا محتاج نہیں ہے ایسی باتوں سے پاک ہے، ۵ے اس آیت سے شرک کی جڑ کٹ جاتی ہے کیونکہ دکھ درد کا دفع کرنے والا اور فایدہ پہنچانیوالا جب وہی ایک اللہ ہے تو پھر اس کے سوا کسی کو پکارنا یا کسی کا پوجا پاٹ کرنا بڑی نادانی اور بے وقوفی ہے، ۶ے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک انسانی عادت اور خاصیت سے مشرکوں کو الزام دیا ہے کہ جب تم اللہ کے سوا بتوں اور دوسرے معبودوں کی نسبت بھی یہ سمجھتے ہو کہ وہ مصیبت کے وقت کام آسکتے ہیں دکھ درد دفع کر سکتے ہیں اور اس دعویٰ میں تم سچے ہو تو سخت عذاب یا قیامت آجانے پر بھی تم ان بتوں اور معبودوں کو پکارو گے یا نہیں سخت مصیبت کے وقت جہاز ڈوبنے لگے یا زلزلہ ہونے لگے انسان سب کو بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتا ہے۔ ۷ے کیونکہ میں اس کا پیغمبر ہوا اور پیغمبروں کو اول ایمان لانا چاہیے۔

۱۳- قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ ٱللَّهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَٰرَكُمْ وَخَتَمَ عَلَىٰ قُلُوبِكُم مَّنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ ٱللَّهِ يَأْتِيكُم بِهِ ۗ ٱنظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ ٱلْءَايَٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُونَ (٤٦) (الانعام پ ۷ ع ۵)

(اے پیغمبر) کہہ بھلا بتلا تو سہی اگر اللہ تعالیٰ تمہارے کان اور آنکھیں چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے لگوئی اور خدا ہے اللہ تعالیٰ کے سوا جو (پھر) یہ چیزیں تم کو لا دے (اے پیغمبر) دیکھ ہم (اُن سے) پھیر پھیر کر (کیسی کیسی) دلیلیں بیان کرتے ہیں اس پر بھی یہ نہیں سنتے[1]۔

۱۴- قُلْ إِنِّى نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ ۚ قُل لَّآ أَتَّبِعُ أَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَآ أَنَا۠ مِنَ ٱلْمُهْتَدِينَ (٥٦) (الانعام پ ۷ ع ۷)

(اے پیغمبر) کہہ دے مجھ کو ان کا پوجنا منع ہوا جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو (اور پوجتے ہو) کہہ دے میں تمہاری خواہشوں پر نہیں چلتا اگر چلوں تو میں گمراہ ہو چکا اور راہ پانے والوں میں نہ رہا[2]۔

۱۵- قُلْ مَن يُنَجِّيكُم مِّن ظُلُمَٰتِ ٱلْبَرِّ وَٱلْبَحْرِ تَدْعُونَهُۥ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً لَّئِنْ أَنجَىٰنَا مِنْ هَٰذِهِۦ لَنَكُونَنَّ مِنَ ٱلشَّٰكِرِينَ (٦٣) قُلِ ٱللَّهُ يُنَجِّيكُم مِّنْهَا وَمِن كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنتُمْ تُشْرِكُونَ (٦٤) (الانعام پ ۷ ع ۸)

(اے پیغمبر) کہہ دے تم کو خشکی اور سمندر کے اندھیروں[3] سے کون بچا کر لاتا ہے تم آواز نکال کر اور چپکے سے اُس کو پکارتے ہو (اور کہتے ہو) اگر وہ ہم کو اس (بلا سے) بچا لے تو ہم ضرور (اُس کے) شکر گزاروں میں رہیں گے[4]، (اے پیغمبر) کہہ دے اللہ تعالیٰ تم کو ان اندھیروں سے اور ہر ایک سختی سے نجات دیتا ہے[5] پھر تم شرک کرتے ہو[6]۔

۱۶- قُلْ أَنَدْعُوا۟ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰٓ أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَىٰنَا ٱللَّهُ كَٱلَّذِى ٱسْتَهْوَتْهُ ٱلشَّيَٰطِينُ فِى ٱلْأَرْضِ حَيْرَانَ لَهُۥٓ أَصْحَٰبٌ يَدْعُونَهُۥٓ إِلَى ٱلْهُدَى ٱئْتِنَا ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى ٱللَّهِ هُوَ ٱلْهُدَىٰ ۖ وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ (٧١) (الانعام پ ۷ ع ۹)

(اے پیغمبر) کہہ دے[7] کیا ہم اللہ تعالیٰ کے سوا اُن کو پکاریں جو ہمارا نہ بھلا کر سکتے ہیں نہ بُرا کر سکتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ ہم کو (سچی سیدھی) راہ پر لگا چکا تو ہم الٹے پاؤں (کفر کی طرف) لوٹ جائیں[8] جیسے کسی کو (بھوت) شیطان (غول بیابانی) جنگل میں بہکا کر حیران کر دیں[9] اس کے کچھ ساتھی ہوں جو اس کو راہ پر بلائیں (کہیں) ادھر آؤ[10] (اے پیغمبر) کہہ دے اللہ تعالیٰ نے جو راہ بتائی وہی[11] راہ ہے اور ہم (مسلمانوں) کو تو یہ حکم ملا ہے کہ جو سارے جہان کا مالک ہے اُس کے تابعدار رہیں[12]۔

[1] منہ پھیر کر چل دیتے ہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اے پیغمبر دیکھ ہم کس طرح کی نشانیاں اپنی قدرت کی دکھلاتے ہیں اس پر بھی یہ منہ پھیرے چلے جاتے ہیں، [2] اوپر کئی آیتوں میں ان مریب مسلمانوں کا قصہ بیچ میں بیان کر دیا گیا تھا اب پھر وہی مطلب شروع ہوا یعنی کافروں سے بحث اور مباحثہ کا فریہ چاہتے تھے کہ آنحضرت صلعم ان کے جھوٹے معبودوں اور اوتاروں کی تعظیم کریں تو وہ آپ سے مل جائیں گے حکم ہوا یہ کبھی نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کی پوجا بالکل منع ہے، [3] ایسے سخت دنوں میں۔ [4] خشکی کا اندھیرا یہ ہے کہ ابر ہو رات ہو دریا کا اندھیرا یہ ہے کہ ابر ہو رات ہو طوفان ہو، [5] دکھ بیماری آفت، [6] اور شکر کے بدل جس کا اقرار کیا تھا کفر اختیار کرتے ہو لاحول ولاقوۃ اس آیت سے مشرکین کو شرمندہ کرنا منظور ہے کہ ساری نعمتیں بھی اللہ تعالیٰ ہی نے دی ہیں اور دکھ درد دل مصیبتوں کو بھی وہی دفع کرتا ہے آفت سے بھی وہی بچاتا ہے پھر اس کو چھوڑ کر دوسرے معبودوں کو جن کو نہ کچھ اختیار ہے نہ ان کا کچھ احسان ہے کیوں پکارتے ہو، [7] ان کافروں سے، [8] یعنی توحید کی سیدھی راہ کو چھوڑ کر پھر شرک میں مبتلا ہوں اگر ہم ایسا کریں تو ہماری وہی مثال ہوگی جیسے الخ [9] وہ چاروں طرف پھرے، [10] لیکن وہ ان کی نہ سنے اور اُن بھتنوں کی بات پر چلے اور ہلاک ہو، [11] سیدھی سچی، [12] کافروں کو شیطان نے بہکایا وہ کفر کے جنگل میں بھٹکے بھٹکے پھر رہے ہیں پیغمبر ان کا ساتھی ہے یا دوسرے نیک بندے وہ ان کو سیدھی راہ یعنی اسلام کی طرف بلاتے ہیں لیکن وہ نہیں سنتے اور شیطان ہی کے رستے پر چلے جاتے ہیں مسلمانوں نے کہا اگر ہم بھی توحید چھوڑ کر شرک اختیار کریں تو ہماری بھی یہی مثال ہو جائے۔

وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾
(الانعام پ ۷ ع ۱۰)

اور اگر وہ لوگ[1] شرک کرتے تو اُن کا کیا کرایا (سب) اکارت ہوتا[2]۔

۱۸۔ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ ﴿۹۳﴾ (الانعام پ ۷ ع ۱۰)

اور ان لوگوں[3] نے اللہ تعالیٰ کو جیسا پہچاننا چاہیے تھا ویسا نہیں پہچانا[4]۔

۱۹۔ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا
لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى
عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ
اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ۭ وَخَلَقَ
كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكُمُ
اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ
وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۱۰۲﴾ (الانعام پ ۷ ع ۱۲، ۱۳)

اور ان مشرکوں نے جنوں کو اللہ کا شریک بنا دیا[5] حالانکہ اللہ تعالیٰ ہی نے جنوں کو پیدا کیا[6] اور ان لوگوں نے نادانی سے اللہ تعالیٰ کے لیے بیٹوں اور بیٹیوں کو تراش لیا وہ ان باتوں سے جو یہ بتاتے ہیں پاک اور برتر ہے وہ آسمانوں اور زمین کا انوکھا[7] پیدا کرنے والا ہے اُس کی اولاد (بیٹا یا بیٹی) کہاں سے ہو گی جبکہ اُس کی کوئی جورو نہیں[8] ہے اور اُس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے یہی اللہ تمہارا مالک ہے اُس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے وہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے۔

۲۰۔ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا ﴿۱۱۴﴾ (الانعام پ ۸ ع ۱۴)

(اے پیغمبر ان لوگوں سے کہہ دے) کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی فیصلہ کرنے والے کو ڈھونڈوں[9]

۲۱۔ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ
نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ
فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ
وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰي شُرَكَآئِهِمْ ۭ سَاۗءَ
مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾
(الانعام پ ۸ ع ۱۶)

اور اللہ تعالیٰ نے جو کھیت اور جانور (مویشی) پیدا کئے ہیں ان میں یہ کافر اللہ تعالیٰ کا ایک حصہ لگاتے ہیں اور اپنے خیال پر (جو غلط ہے) یوں کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور یہ ہمارے معبودوں (بتوں) کا[10] پھر جو ان کے معبودوں کا (حصہ[11]) ہے وہ تو اللہ تعالیٰ کے حصہ میں نہیں آ سکتا اور جو اللہ تعالیٰ کا (حصہ) ہے وہ ان کے معبودوں کو مل سکتا ہے (لاحول ولاقوۃ) کیا بُرا فیصلہ کرتے ہیں[12]۔

---

[1] پیغمبر اور ان کے باپ دادا اولاد بھائی جن کا ذکر اوپر ہوا۔ [2] کیونکہ شرک کے ساتھ کوئی عمل کیسا عمدہ بھی ہو قبول نہیں ہوتا۔ [3] یعنی قریش کے کافروں یا یہودیوں نے۔ [4] یا جیسی اُس کی بڑائی کرنا چاہیے تھی ویسی نہیں کی۔ [5] یعنی شیطان کو جب اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو پوجا تو گویا شیطان کو پوجا اس کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرایا شیطان جن میں سے ہے۔ [6] جن بھی اس کے بندے ہیں آدمی کی طرح بندہ خدا نہیں ہو سکتا پارسی اس امر کو مانتے ہیں کہ اہرمن کو بھی یزدان نے پیدا کیا لیکن وہ یزدان سے باغی ہو کر مخالف بن بیٹھا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ اہرمن کی کیا طاقت ہے کہ یزدان کا مخالف بن بیٹھے یزدان ہی نے اُس کو مصلحت سے مہلت دے رکھی ہے۔ اگر یزدان چاہے تو ایک لحظہ میں اہرمن جیسے لاکھوں کو فنا کر دیوے ورنہ وہ یزدان نہیں ہو سکتا۔ [7] یعنی پہلے ان کا کوئی نمونہ نہ تھا اسی نے ان کو ایجاد کیا۔ [8] اور جورو کے بغیر اولاد ہو نہیں سکتی اگر یہ کہو کہ اللہ نے بغیر جورو کے ان کو پیدا کیا تو وہ اللہ کے بندے ہوئے نہ اولاد۔ [9] مشرکوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خواہش کی کہ ہمارے اور آپ کے درمیان جو اختلاف ہیں اُن کا فیصلہ کرنے کے لیے کسی یہودی یا نصرانی عالم کو منصف بنا دیجئے اس کا فیصلہ ہم اور آپ دونوں مان لیں اُس وقت یہ آیت اتری۔ [10] جن کو اللہ تعالیٰ کا شریک جانتے ہیں۔ [11] جیسے خیرات ناتے والوں سے سلوک مہمان کی مہمانی۔ [12] یہ عرب کے مشرکوں کی ایک اور دوسری گمراہی کا بیان ہے وہ جو نیاز یا خیرات نکالتے۔ اس میں دو حصے کرتے ایک اللہ تعالیٰ کا دوسرا ان کے بتوں اور ٹھاکروں کا اور جب بتوں یا ٹھاکروں کے حصے میں کمی پڑتی تو اللہ تعالیٰ کے حصہ کا مال اس میں ملا دیتے اور بتوں کا حصہ اللہ کے حصے میں کبھی نہ دیتے اور کہتے کہ اللہ غنی ہے اس کو کیا حاجت ہے۔

۲۲- أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ﴿۱۵۱﴾ (الانعام پ۸ ع۱۹)

(تم کو لازم ہے) کہ تم کسی چیز کو خدا کا شریک مت ٹھہراؤ[۱]۔

۲۳- قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِيكَ لَهُ ۖ وَبِذَٰلِكَ
أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ﴿۱۶۳﴾ قُلْ أَغَيْرَ
اللَّهِ أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ﴿۱۶۵﴾
(الانعام پ۸ ع۲۰)

(اے پیغمبر) کہہ دے میری نماز اور قربانی[۲] اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا مالک[۳] ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو یہی حکم ہوا[۴] ہے اور میں (اس امت میں) سب سے پہلے اُس کا تابعدار[۵] ہوں (اے پیغمبر) کہہ دے کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور مالک ڈھونڈوں حالانکہ وہی ہر چیز کا مالک[۶] ہے۔

۲۴- قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا
وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ
تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا ﴿۱۳۲﴾
(الاعراف پ۸ ع۴)

(اے پیغمبر) کہہ دے میرے مالک نے تو صرف بُرے (بے شرمی کے) کاموں[۷] کو حرام کیا ہے کھلم کھلا ہو یا چھپا کر اور گناہ کو اور ناحق ستانے (یعنی ظلم) کو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنے کو جس کی اس نے کوئی سند نہیں اتاری۔

۲۵- حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوا
أَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا
ضَلُّوا عَنَّا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا
كَافِرِينَ ﴿۳۷﴾ (الاعراف پ۸ ع۴)

یہاں تک کہ جب ہمارے فرشتے ان کی جان نکالنے کو آموجود ہوں گے تو ان سے کہیں گے اب وہ کدھر ہیں جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے[۸] تھے وہ کہیں گے (معلوم نہیں) ہم کو چھوڑ کر کہاں غائب ہو گئے۔ اور اس وقت اپنے اوپر آپ گواہی دیں[۹] گے بیشک وہ کافر تھے[۱۰]۔

۲۶- قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا
شَاءَ اللَّهُ ۚ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ
مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ ۚ إِنْ أَنَا
إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۱۸۸﴾

(اے پیغمبر) کہہ دے میں اپنی ذات کے نفع نقصان کا (بھی) مالک نہیں[۱۱] مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے[۱۲] اور اگر میں غیب کی بات جانتا ہوتا تو اپنے لیے بہت سی بھلائی حاصل کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی میں تو کچھ نہیں مگر (ایک بندہ) ایمان والوں کو ڈرانے والا اور خوش خبری دینے

[۱] کیونکہ شرک کرنا حرام ہے اسی طرح اس آیت میں اخیر تک وہ حکم بیان کئے گئے ہیں جن کا خلاف کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے، [۲] یا ہر ایک عبادت یا دین۔
[۳] اس کے سوا میں کسی اور کے لیے کوئی عمل نہیں کرتا، [۴] کہ ہر ایک عمل کو خالص اس کی رضامندی کے لیے کروں اس کو اکیلا سچا خدا جانوں اس کا کسی کو شریک نہ کروں، [۵] اور تم اللہ تعالیٰ کے سوا جن کی عبادت کرتے ہو وہ دمڑی کے بھی مالک نہیں ہیں بلکہ خود دوسرے کے مملوک ہیں۔ [۶] جیسے زنا اغلام وغیرہ، [۷] یعنی کافر اور مشرک، [۸] یعنی اقرار کریں گے، [۹] اور توحید کے سچے رستے پر چلتے تھے، [۱۰] تو دوسروں کا نفع یا نقصان میرے اختیار میں کیوں کر ہو گا، [۱۱] تو مجھ کو یا مجھ سے اُن کو فائدہ پہنچ سکتا ہے یا مجھ سے یا میری وجہ سے کسی اور کا کوئی نقصان دفع کر سکتا ہے یہ گویا سابق کے مطلب کی تاکید ہے یعنی قیامت کا مجھ سے کیوں پوچھتے ہو کہ کب قائم ہو گی میں ایک ضعیف بندہ ہوں اپنی ذات کا بھلا یا بُرا بھی میرے اختیار میں نہیں ہے
[۱۲] حدیث میں ہے کہ آپ نے قربانی کرتے وقت حضرت فاطمہؓ سے کہا یہی دُعا پڑھ ان صلاتی و نسکی اخیر تک اور فرمایا کہ پہلے قطرہ جو اس کے خون کا بہے گا تو تیرے سب گناہ بخش دئے جائیں گے ایک شخص بولا یا رسول اللہ یہ حکم آپ کے لیے ہے اور آپ کے گھر والوں کے لیے آپ نے فرمایا تمام مسلمانوں کے لیے۔

(الاعراف پ۹ ع۲۳)

۲۷۔ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِیْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ (۱۹۱) اَیُشْرِكُوْنَ مَا لَا یَخْلُقُ شَیْـًٔا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ (۱۹) وَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ (۱۹۲) وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا یَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ (۱۹۳) اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (۱۹۴) اَلَهُمْ اَرْجُلٌ یَّمْشُوْنَ بِهَآ ؗ اَمْ لَهُمْ اَیْدٍ یَّبْطِشُوْنَ بِهَآ ؗ اَمْ لَهُمْ اَعْیُنٌ یُّبْصِرُوْنَ بِهَآ ؗ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِیْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ (۱۹۵)

والانا[1] جب اللہ تعالیٰ نے ان کو اچھا پورا بچہ دیا تو جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دیا تھا اس میں اللہ تعالیٰ کے شریک بنانے لگے[2] اور اللہ تعالیٰ ان کے شرک سے برتر ہے[3] کیا یہ لوگ ان کو (اللہ تعالیٰ کا) شریک بناتے ہیں جو کچھ نہیں پیدا کرتے بلکہ خود (اللہ تعالیٰ کے) پیدا کئے ہوئے ہیں اور نہ وہ اُن کی مدد[4] کر سکتے ہیں اور نہ اپنی مدد کرتے ہیں[5] اور (اے مشرکو) اگر تم ان کو سیدھے[6] رستے پر بلاؤ تو تمہارے ساتھ نہ ہوں[7] تم ان کو پکارو یا چپ رہو دونوں تمہارے لئے برابر ہیں بیشک تم جن لوگوں[8] کو اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری طرح (اللہ تعالیٰ کے) بندے[9] ہیں۔ اچھا ان کو پکارو وہ تمہارا مطلب نکالیں اگر سچے[10] ہو۔ کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں۔ کیا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ (چیزوں کو) تھامتے ہیں۔ کیا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں۔ کیا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں[11] کہہ دے تم اپنے شریکوں کو پکارو پھر (تم سب مل کر) مجھ پر اپنا داؤں چلاؤ اور ذرہ (بھی) فرصت نہ دو[12]۔

(الاعراف پ۹ ع۲۴)

۲۸۔ وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ (۱۹۷) وَاِنْ

اور جن کو تم اس کے سوا پکارتے ہو نہ وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں نہ اپنی آپ مدد کرتے ہیں[13]۔ اور اگر تم ان کو سیدھے رستہ کی طرف بلاؤ تو

[1] کیونکہ جن لوگوں کے دلوں میں ایمان ہے انہی کو ڈرانا مفید ہوتا ہے بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے میں تو بس کافروں کو ڈرانے والا اور ایمانداروں کو خوش خبری دینے والا ہوں اس آیت سے شرک کی جڑ کٹ گئی جب آنحضرتؐ کو جو تمام عالم کے سردار ہیں اپنی جان کے نفع نقصان کا اختیار نہ ہو نہ غیب کی بات معلوم ہو تو اور کسی نبی یا ولی یا بزرگ یا فقیر یا جن یا فرشتہ کو کیا قدرت ہے کسی کا فایدہ کرے یا کسی کو ضرر پہنچائے یا کوئی غیب کی بات بتلائے، [2] صحیح یا حسن حدیث میں ہے کہ جب حوّا جنی تو ابلیس ان کے پاس آیا ان کا کوئی لڑکا زندہ نہیں رہتا تھا ابلیس نے کہا اس کا نام عبدالحارث رکھو تو یہ زندہ رہے گا حارث شیطان کا نام تھا (لیکن حوّا کو اس کی خبر نہ تھی) انہوں نے اس بچے کا نام رکھ دیا یہ شیطان کے اشارے سے ہوا یہی صحیح مطلب ہے اس آیت کا اور جنہوں نے اس پر اعتراض کیا ہے انہوں نے غور نہیں کیا اور کہتے ہیں اس میں پیغمبروں کی طرف شرک کا گناہ منسوب ہوتا ہے جس سے پیغمبر پاک ہیں ان کا جواب یہ ہے کہ یہ شرک حوّا سے صادر ہوا نہ آدمؑ سے اور حوّا پیغمبر نہ تھیں، [3] یعنی قریش کے کافروں کے شرک سے یہ علیحدہ کلام ہے جس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آدمؑ اور حوّا کے شرک سے اللہ تعالیٰ برتر ہے اگر یہ مراد ہوتی تو یشرکان ہوتا صیغہ تثنیہ، [4] یعنی شرک کرنے والوں کی، [5] یعنی بتوں کو بعضوں نے کہا فرشتوں کو، [6] یہ الزام اور ہنسی کے طور پر فرمایا، [7] تم ہیں تو یہ سب چیزیں موجود ہیں تو تم ان سے اچھے ٹھہرے، [8] اگر کوئی ان کو توڑ کر پھینک دے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے تو اپنے تئیں بچا بھی نہیں سکتے، [9] یعنی ان بتوں کو جن کو تم نے اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا ہے، [10] تو پھر تم کو کیا سیدھے رستے پر چلائیں گے، [11] مجبوراً ان کو کچھ قدرت نہیں ہے بلکہ تم ان سے اچھے ہو کیونکہ تم میں جان ہے ان میں جان بھی نہیں ہے، [12] دیکھیں تم اور تمہارے معبود یہ سب مل کر میرا کیا بگاڑ کرتے ہیں، [13] پھر دوبارہ یہ بیان فرمایا تاکہ ان کی بیوقوفی خوب کھل جائے۔

تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَسْمَعُوا ۖ وَتَرَاهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ﴿١٩٨﴾ (الاعراف پ ۹ ع ۲۴)

(تمہاری) ایک نہ سنیں اور دیکھنے میں تجھ کو دہ[1] دیکھ رہے ہیں[2]۔ اور وہ دیکھتے نہیں۔

۲۹- وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ۖ ذَٰلِكَ قَوْلُهُم بِأَفْوَاهِهِمْ ۖ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ ۚ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۚ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٣٠﴾ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٣١﴾ يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿٣٢﴾ (التوبۃ پ ۱۰ ع ۵)

اور یہودی[4] کہتے ہیں عزیرؑ (پیغمبر) اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے۔ اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا[5] ہے۔ یہ اُن کے منہ کی باتیں ہیں[6] لگے اگلے کافروں کی سی باتیں بنانے[7]۔ اللہ تعالےٰ ان کو غارت کرے کہاں (کیسے) بہک گئے ہیں[8] ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے مولویوں اور درویشوں (عالموں اور مشائخوں) کو اور مسیح مریم کے بیٹے کو خدا بنا[9] لیا حالانکہ ان کو (خدا تعالیٰ کے پاس سے) اور کچھ نہیں یہی حکم ملا تھا کہ ایک (اکیلے سچے) خدا کی پرستش کریں اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں[10] وہ ان لوگوں کے شرک سے پاک[11] ہے (یہ لوگ) چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور[12] کو اپنے منہ سے (جھوٹی[13] باتیں بناکر) بجھادیں اور اللہ تعالیٰ نہیں ماننے والا جب تک اپنے نور کو پورا نہ کرے گا گو کافر برا[14] مانیں۔

۳۰- وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ ۚ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ

اور یہ (مشرک) اللہ تعالیٰ کے سوا ان کو پوجتے ہیں جو نہ ان کا نقصان کر سکتے ہیں نہ فائدہ (یعنے بت) اور کہتے ہیں اللہ تعہ کے پاس یہ ہمارے سفارشی ہوں گے۔ (اے پیغمبر) کہہ دے کیا تم اللہ تعالیٰ کو وہ بات بتلاتے ہو جس کو نہ وہ آسمانوں میں پہچانتا ہے نہ زمین میں[14] وہ ان کے شرک سے پاک

---

[1] ایسا معلوم پڑتا ہے کہ [2] ان کی آنکھیں ظاہر میں کھلی ہیں، [3] مشرکین نے بتوں کی مورتیں ایسی بنائی تھیں جو کوئی ان کے پاس جائے تو ایسا معلوم ہوتا کہ گویا کہ وہ ٹکٹکی ان کی صورت تک رہے ہیں مگر دیکھتے کہاں سے جان کہاں تھی یہ آنکھ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ہے جس سے دکھلائی دیتا ہے۔ [4] یعنی بعضے یہودی اور بعضوں نے کہا سب یہودی۔

[5] ان کو دھوکا اس سے ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ نے مردوں کو جلایا اندھے اور کوڑھیوں کو اچھا کر دیا بن باپ کے پیدا ہوئے انجیل کی روایت کے مطابق مرنے کے بعد تیسرے دن زندہ ہوئے اور آسمان کو اٹھا لیے گئے، [6] جن کی کوئی سند اللہ تعالیٰ کی کتاب سے یا عقل سے نہیں ہے، [7] یعنی مشرک کہتے تھے فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں یا لات اور منات اور عزیٰ خدا تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں یا جیسے ہندو کہتے تھے کہ خدا ایک تھا پھر اس ایک ذات سے تین ذاتیں نکلیں برہما۔ بشن۔ مہیش، [8] یا کیسے بہکائے جا رہے ہیں،

[9] ربیع نے کہا مولوی اور مشائخوں کو خدا بنانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ایک حکم پاتے جو مولویوں اور مشائخوں کے قول کے خلاف ہوتا تو اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل نہ کرتے اور مولویوں اور مشائخوں کے کہنے پر چلتے، [10] سب جھوٹے معبود ہیں، [11] حسن حدیث میں ہے آنحضرتؐ نے یہ آیت پڑھی اور فرمایا یہود اور نصاریٰ اپنے مولویوں اور درویشوں کی پرستش نہیں کرتے تھے بلکہ ان کے مولوی اور درویش جب کسی کو حلال کہہ دیتے تو وہ اس کو حلال سمجھ لیتے اور جب حرام کہہ دیتے تو حرام سمجھ لیتے بس یہی خدا بنانا تھا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا، [12] قرآن یا دین یا پیغمبر صلعم کی پیغمبری، [13] جھوٹی باتیں گویا پھونک مارنا ہے اور اللہ تعالیٰ کا دین یا قرآن یا حدیث چراغ کی طرح ہے کافر اس کو بجھانا چاہتے ہیں لیکن اللہ تعہ اس کی روشنی تمام جہان میں پھیلانا چاہتا ہے ان کافروں کی اللہ تعہ کے مقابلے میں کیا چل سکتی ہے جو اللہ تعہ کا ارادہ ہے وہ ضرور پورا ہوگا۔ [14] حالانکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو پہچانتا ہے اگر معاذ اللہ یہ اس کے شریک یا اس کے پاس سفارشی ہوتے تو ان کو بھی وہ ضرور پہچانتا۔

عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿١٨﴾ (یونس پ ۱۱ ع ۱)

اور برتر[1] ہے

۳۱- قُلْ هَلْ مِن شُرَكَائِكُم مَّن يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ قُلِ اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿٣٤﴾ قُلْ هَلْ مِن شُرَكَائِكُم مَّن يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ ۚ قُلِ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ ۗ أَفَمَن يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَن يُتَّبَعَ أَمَّن لَّا يَهِدِّي إِلَّا أَن يُهْدَىٰ ۖ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿٣٥﴾ (یونس پ ۱۱ ع ۴)

(اے پیغمبر) ان سے پوچھ تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو مخلوق کو شروع میں پیدا کرے پھر (فنا کر کے) اس کو دوبارہ پیدا کرے[2] کہہ دے اللہ تعالیٰ شروع میں مخلوق کو پیدا کرتا ہے پھر دوبارہ بھی وہی پیدا کرے گا تو تم کدھر اُلٹے جا رہے ہو پوچھ تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو سچی راہ پر لگا سکے کہہ دے اللہ تو سچی راہ پر لگاتا ہے کیا جو سچی راہ پر لگاتا ہے اس کی تابعداری بہتر ہے یا اس کی جس کو خود (راہ معلوم نہیں[3] مگر ہاں جب وہ راہ پر لگایا جاوے تو تم لوگوں کو کیا ہوا ہے کیسا انصاف کرتے ہو[4]

۳۲- قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۚ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٤٩﴾ (یونس پ ۱۱ ع ۵)

(اے پیغمبر) کہہ دے میں اپنی جان کے نفع اور نقصان کا بھی مالک نہیں[5] مگر جو خدا چاہے[6] ہر قوم کی ایک میعاد (مقرر)[7] ہے جب اس کا وقت آگیا تو ایک گھڑی آگے پیچھے نہیں ہو سکتے[8]

۳۳- قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ۗ سُبْحَانَهُ ۖ هُوَ الْغَنِيُّ ۖ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنْ عِندَكُم مِّن سُلْطَانٍ بِهَٰذَا ۚ أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦٨﴾ (یونس پ ۱۱ ع ۷)

کافر (اہل کتاب یا مشرک) کہتے ہیں اللہ کی اولاد[10] وہ اس سے پاک[11] ہے وہ تو بے پرواہ[12] ہے۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے۔ تمہارے پاس اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے کیا تم اللہ کو وہ بات لگاتے ہو جس کو نہیں جانتے[15]

---

[1] نضر بن حارث کہنے لگا لات اور عزیٰ اللہ تعالیٰ کے پاس ہماری سفارش کریں گے اس وقت یہ آیت اتری کہ اگر ان کا کچھ بھی درجہ یا مرتبہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ کو ضرور معلوم ہوتا کیوں کہ وہ ہر چیز کو جانتا ہے اور جب اسی کو معلوم نہیں تو ان چیزوں کا وجود ہی نہیں ہے، [2] وہ اس کا کیا جواب دیں گے تو ہی کہہ دے، [3] محض بے جان اور بے سمجھ جیسے بت، [4] اس میں جان ڈالی جائے اور سمجھ عنایت ہو یہ تو اللہ تعالیٰ ہی کر سکتا ہے کہ پتھر کو جاندار اور سمجھ دار کر دے، [5] کیسا فیصلہ کرتے ہو کہ ایک عاجز مجبور بے سمجھ کو اللہ تعالیٰ قادر کریم کا شریک ٹھہراتے ہو بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کیا جو سچی راہ پر لگاتا ہے اسی کی پیروی کرنی چاہیے یا اس کی جو چل نہیں سکتا جب تک کوئی بلاوے نہیں، بعضوں نے کہا مراد وہ شریک ہیں جو جاندار اور سمجھ دار ہیں جیسے مشرک فرشتوں کو اور نصاریٰ علیٰ مسیح کو سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان میں بھی یہ قدرت نہیں کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے راہ پر لگائے ہوئے یہ سیدھی راہ پر لگ جائیں کیوں کہ ہادی اور مضل اسی کی ذات ہے، [6] تو عذاب لانا میرے اختیار میں کیوں کر ہوگا، [7] اتنے کا میں مالک ہو سکتا ہوں۔ یا وہی نفع نقصان کا مالک ہے۔ [8] اتنی میعاد تک وہ دنیا میں رہے گی، [9] سید علامہ رحمہ اللہ علیہ نے کہا اس آیت میں تنبیہ ہے ان لوگوں کے لیے جو مشکل کے وقت اللہ کے رسول کو پکارتے ہیں اور اللہ کے رسول سے وہ باتیں چاہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام بنی آدم کے سردار ہیں اپنے نفع اور نقصان کے مالک نہ ہوں تو اور کوئی ولی یا امام دوسرے کے نفع اور نقصان کا کیونکر مالک ہو سکتا ہے اور تعجب یہ ہے ان لوگوں سے جو قبروں پر جھکتے ہیں اور قبر والوں سے اپنی مرادیں مانگتے ہیں جو صریح شرک ہے، [10] جیسے نصاریٰ حضرت علیٰ کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہتے ہیں اور مشرک فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہتے ہیں، [11] کہ اس کا کوئی بیٹا بیٹی ہو، [12] اس کو بیٹا بیٹی کیا ضرور ہے وہ ہمیشہ باقی اور اس کا نام ہمیشہ قائم ہے، [13] کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی بیٹا یا بیٹی ہے، [14] بلکہ تمہاری نری نادانی اور جہالت ہے جو اس پاک ذات پر ایسے بہتان رکھتے ہو، [15] بن جانے بوجھے طوفان جوڑتے ہو۔

۳۴۔ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَاۤ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۖۚ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۷﴾

(یونس پ ۱۱ ع ۱۶)

(اے پیغمبر) کہہ دے لوگو اگر تم کو میرے دین میں کچھ شک ہے[1] تو میں اللہ تعالیٰ[2] کے سوا تم جن کو پوجتے ہو ان کو پوجنے والا نہیں البتہ میں اللہ کو پوجتا ہوں جو (ایک دن) تمہاری جان لے گا[3]۔ اور مجھ کو یہ حکم ملا ہے کہ میں ایمان داروں میں ہوں اور یہ کہ سب دینوں سے الگ ہو کر اس دین (اسلام) پر اپنا منہ سیدھا رکھ۔ اور ہرگز مشرکوں میں مت ہو اور اللہ تعالیٰ کے سوا ان کو مت پکار جو نہ تیرا فائدہ کر سکتے ہیں نہ نقصان۔ پھر اگر تو ایسا کرے (بالفرض) تو بے شک تو بھی ظالموں سے ہو گا[4] اور اگر اللہ تجھ کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اس کا دور کرنے والا نہیں۔ اور اگر تجھ کو کوئی فایدہ پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کو کوئی پھیر دینے والا نہیں وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے فائدہ[5] پہنچائے اور وہی بخشنے والا مہربان[6] ہے۔

۳۵۔ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ﴿۲﴾

(ہود پ ۱۱ ع ۱)

اس لیے کہ تم خدا کے سوا اور کسی کو نہ پوجو میں اسی کی طرف سے تم کو ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔

۳۶۔ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾

(یوسف پ ۱۲ ع ۵)

اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی حکومت نہیں[7] ہے اس نے تو یہ حکم دیا ہے کہ سوائے اس کے اور کسی کو نہ پوجو یہی[8] سیدھا رستہ ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۳۷۔ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾

(یوسف پ ۱۳ ع ۱۲)

اور اکثر لوگ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں[9] مگر (پھر بھی) شرک کرتے ہیں[10]۔

۳۸۔ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْۤ اَدْعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ ۚ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَاۤ

کہہ دے میری راہ یہ ہے میں تم کو اللہ کی طرف سمجھ بوجھ کر بلاتا ہوں (دلیل رکھ کر) اور جو میری پیروی کرے[11] اور اللہ تعالیٰ کی ذات[12] پاک ہے اور میں شرک

---

[1] کہ شاید اسلام سچا دین نہ ہو، [2] کسی حال میں تم کو شک ہو یقین ہو، [3] تم کو مارے گا اسی کے پاس جاؤ گے، [4] کیوں کہ شرک کے برابر کوئی ظلم نہیں ہے، [5] یا فایدہ نقصان دونوں، [6] عامر بن قیس کہتے قرآن کی تین آیتوں نے مجھ کو سارے جہان سے بے پرواہ کر دیا ایک تو یہ آیت دوسری ما یفتح اللہ للناس من رحمۃ اخیر تک تیسری وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا، [7] اسی کا قول سند ہو سکتا ہے، [8] یعنی صرف ایک خدا کا پوجنا، [9] جانتے ہیں کہ سب کا پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے، [10] اکثر مشرک اس قسم کے ہیں کہ خدا کے قائل ہیں لیکن اپنے بتوں کا بھی پوجا کرتے ہیں۔ ان کی نذر و نیاز منت مانتے ہیں ان سے مرادیں چاہتے ہیں مصیبت کے وقت ان کو پکارتے ہیں ان کی سفارش کی امید پہ پھولے رہتے ہیں کہ وہ کسی نہ کسی طرح ہم کو خدا کے عذاب سے چھڑا لیں گے، اللہ تعالیٰ نے ان سب کو مشرک فرمایا معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو صرف مان لینے سے آدمی مؤمن نہیں ہوتا جب تک شرک سے توبہ نہ کرے اور سوائے خدا کے دوسرے کسی کو نہ پوجے، [11] وہ بھی ایسا ہی کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے دلیل کے ساتھ، [12] تمام برائیوں اور عیبوں اور شرک سے،

أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۰۸﴾ (یوسف پ ۱۳ ع ۱۲)

۳۹۔ لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۖ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن
دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى
الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ ۚ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ
إِلَّا فِي ضَلَالٍ ﴿۱۴﴾ (الرعد پ ۱۳ ع ۲)

۴۰۔ قُلْ أَفَاتَّخَذْتُم مِّن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ لَا يَمْلِكُونَ
لِأَنفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ
وَالْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ ۗ
أَمْ جَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهَ
الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۚ قُلِ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ
الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾ (الرعد پ ۱۳ ع ۲)

۴۱۔ أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۗ
وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ قُلْ سَمُّوهُمْ ۚ أَمْ تُنَبِّئُونَهُ
بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ أَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ﴿۳۳﴾
(الرعد پ ۱۳ ع ۵)

کرنے والوں میں نہیں ہوں[1]۔

اُسی کی (پکار) سچی پکار[2] ہے اور جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں (بت اوتار اولیا وغیرہ) وہ اُن کا کچھ کام نہیں نکال سکتے مگر ایسا ہی نکال سکتے ہیں) جیسے کوئی اپنے دونوں ہاتھ[3] پانی کی طرف پھیلا دے[4] تاکہ پانی[5] اس کے منہ تک پہنچ جائے حالانکہ پانی کبھی اس کے منہ تک آنے والا نہیں[6] اور کافروں کا پکارنا (عبادت یا دعا کرنا) محض لغو ہے۔

کہہ دے پھر کیا تم نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا مالک بنا لیا جو اپنی ذات کے نفع اور نقصان کا (بھی) اختیار نہیں رکھتے (تو تمہارے نفع نقصان) کا ان کو کیا اختیار ہو گا کہہ دے کیا اندھا اور انکھیارا[6] برابر کیا اندھیرا اور اجالا برابر (کفر اور ایمان برابر) کیا ان کافروں نے ان لوگوں کو خدا کا شریک ٹھہرایا ہے جنہوں نے خدا کی طرح کچھ پیدا کیا ہے اور اس پیدائش سے ان کو شبہ[7] پڑ گیا کہہ دے اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ اکیلا[8] ہے زبردست[9]۔

پھر کیا جو (یعنے خداوند کریم) ہر شخص کے کاموں کی خبر رکھتا[10] ہے اور اس کی (بھی خبر رکھتا ہے) کہ ان کافروں نے اللہ کے شریک ٹھہرا لیے ہیں کہہ دے (بھلا) ان کے نام تو بتاؤ کیا تم خدا کو وہ بات بتلاتے ہو جو (ساری) زمین میں (کہیں) وہ نہیں جانتا[11] یا (فقط) اوپر ہی اوپر ایک بات بکتے ہو[12]۔

1. سارا قرآن شرک کی برائیوں اور توحید کی خوبیوں سے بھرا ہوا ہے تمام پیغمبر دنیا میں اسی لیے آئے ہیں کہ شرک کو مٹائیں اور توحید کو جما دیں جو کوئی شرک کے مٹنے اور توحید کے پھیلانے میں کوشش کرے وہی پیغمبر کا پیرو کار ہے، 2. جس کا کوئی نتیجہ یعنے فایدہ ہے کیوں کہ وہ ہر ایک کی سنتا اور ہر ایک بات کر سکتا ہے، 3. اور اس کے سامنے گڑگڑائے، 4. اس کی دعا سن کر اور اس کے گڑگڑانے پر رحم کر کے خود بخود، 5. یہ اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی مثال بیان فرمائی جو مصیبت یا درد کے وقت میں یا کسی مراد کے حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبودوں کو پکارتے ہیں ان کا پوجا پاٹ کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے پکارنے یا پوجا کرنے سے ہمارا مطلب بر آئے گا ان کی مثال ایسی ہے جیسے پیاسا کوئیں پر جائے اور بجائے اس کے کہ ڈول رسی لے کر پانی نکالے خود پانی کو پکارنے لگے کہ اے پانی میری پیاس بجھا اور میرے منہ سے لگ جا یہ انتہا کی نادانی ہو گی پانی بیچارے کو کیا خبر ہے پیاسا کیا بک رہا ہے اسی طرح مشرک جو بتوں یا اوتاروں یا پیروں یا پیغمبروں کو پکارتے ہیں وہ بھی نادان ہیں ان کی یہ قدرت نہیں کہ کسی کا کوئی بھی مطلب اپنے اختیار سے پورا کریں، 6. مومن اور کافر برابر یا قدرت والا سچا خدا اور یا جھوٹے خدا برابر، 7. وہ سمجھنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کی طرح بہت سی چیزیں ان شریکوں کی بھی پیدا کی ہوئی ہیں تو وہ بھی عبادت کے لائق ہیں یہ انکار ہے کافروں پر یعنی ان کافروں کی جہالت کو کیا کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ جن کو شریک ٹھہراتے ہیں اگر انھوں نے ایک چیونٹی بھی پیدا کی ہوتی تو خیر یہ خیال کر سکتے تھے کہ وہ بھی عبادت اور پوجا کے لائق ہیں انھوں نے تو ایک چیونٹی بھی نہیں بنائی بلکہ خود ان کو بھی اللہ تعالیٰ ہی نے بنایا اور وہ بالکل عاجز اور لاچار بندے ہیں پھر ان کو خدا کا شریک کس منہ سے ٹھہراتے ہیں، 8. اس کا کوئی شریک نہیں، 9. سب پر غالب ہے کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا، 10. وہ تمہارے جھوٹے معبودوں کی طرح ہے اتنی عبارت محذوف ہے، 11. حالانکہ وہ زمین کی رتی رتی جانتا ہے تو اگر ان شریکوں کا کہیں وجود ہوتا تو ضرور اس کو معلوم ہوتے،

۴۲- قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ﴿۳۶﴾ (الرعد پ۱۳ ع۵)

کہہ دے مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پوجوں اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤں میں اسی کی طرف لوگوں کو بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھ کو لوٹ جانا ہے۔

۴۳- وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾ (ابراھیم پ۱۳ ع۵)

اور ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساجھی ٹھہرائے[۱] ہیں اس لیے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے سچے رستے (توحید) سے بھٹکا دیں کہہ دے (چند روز دنیا کے) مزے اڑا لو پھر تم کو دوزخ میں جانا[۲] ہے۔

۴۴- وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۲۱﴾ (النحل پ۱۴ ع۲)

اور جن معبودوں کو یہ مشرک اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ نہیں پیدا کر سکتے بلکہ خود (دوسرے کے) پیدا کئے ہوئے ہیں مردے ہیں ان میں آدمی کی طرح بھی جان نہیں ہے، اور ان کو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کب زندہ ہوں گے[۳]۔

۴۵- وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ (النحل پ۱۴ ع۶)

اور آسمان اور زمین میں جتنے جاندار ہیں اور فرشتے سب اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں اور وہ (اس کی عبادت سے) غرور نہیں کرتے وہ (یعنی فرشتے) اوپر کی طرف سے اپنے مالک سے ڈرتے[۴] ہیں اور ان کو جو حکم ہوتا ہے وہ بجا لاتے ہیں۔

۴۶- وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْئَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؕ تَاللّٰهِ لَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ

اور جتنی نعمتیں تمہارے پاس ہیں وہ بھی سب اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں۔ پھر جب تم کو تکلیف پہنچتی ہے تو (بھی) اسی کے آگے بلبلاتے[۵] ہو پھر جب وہ تمہاری تکلیف دور کر دیتا ہے تو تم میں سے کچھ لوگ (جو کافر ہیں) اپنے مالک کے ساتھ شرک کرنے لگتے ہیں[۶] ان کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے دیئے کی ناشکری[۷] کریں خیر (چند روز) مزہ اٹھا لو آگے چل کر تم کو معلوم ہوگا[۸] اور یہ لوگ (کافر) جو ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ حصہ ان کا ٹھہراتے ہیں جن کو شعور ہی نہیں[۹] ہے قسم خدا کی (اے کافر) جو تم جھوٹ باندھتے ہو اس کی بازپرس تم سے ہوگی اور کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں[۱۰] ہیں وہ پاک

---

[۱] جس کی حقیقت کچھ نہیں مثلاً حبشی کو کوئی کافور کہے یا بھنگی کو مہتر اسی طرح یہ شریک جن کا وجود ہی نہیں یا ہے بھی تو ایک عاجز بندے کی طرح ان کو خدا کا شریک کہنا محض لغویات ہے،،،،

[۱] تو جو کوئی تم کو نہ مانے وہ گویا خدا کو نہیں مانتا اس کی عبادت سے انکار کرتا ہے، [۲] ان کا پوجا کیا درد دکھ میں ان کو پکارا، [۳] یہ ڈرانے کے لیے فرمایا جیسے کوئی بادشاہ سے بغاوت کرے تو اس سے کہتے ہیں اچھا جو تجھ سے ہو سکے کر لے آخر تو قتل کیا جائے گا، [۴] کہتے ہیں آخرت میں ان بتوں میں جان پڑے گی وہ پوجنے والوں سے بیزار ہوں گے، [۵] کیونکہ مالک ان کے اوپر اپنے عرش پر ہے [۶] چلاتے ہو اسی سے فریاد کرتے ہو، [۷] اکثر کافروں کو دیکھا گیا ہے کہ جب دکھ یا بیماری یا مصیبت ان کی دور ہوتی ہے تو چھا دیو یا بھوانی کا پوجا کرتے ہیں بعضے قبروں پر جا کر منت اور نذر نیاز چڑھاتے ہیں افسوس صد افسوس تکلیف تو اللہ تعالیٰ نے دور کی اور احسان دوسرے کا ماننے لگے، [۱۰] جو نعمتیں ہم نے ان کو دی ہیں، [۹] وہ مار پڑے گی کہ معاذاللہ اپنے مالک اور محسن حقیقی کو چھوڑ کر ان بتوں کی خوشامد کرنا اس نمک حرامی کی سزا بہت سخت ہے، [۱۰] یعنے بتوں کو جو بالکل بے جان اور بے شعور ہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس میں سے کچھ حصہ ان کا ٹھہراتے ہیں جن کا حال ان کو معلوم نہیں یعنی ان کی حقیقت نہیں جانتے کہ وہ مجبور محض ہیں وہ بھلا اپنا کوئی کام بنا لیں دوسرے کا کیا بنا سکیں گے اگر ان کی حقیقت جانتے تو کبھی اللہ تعالیٰ کی نیاز میں ان کا حصہ نہ لگاتے، [۱۱] فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں بناتے ہیں۔

مَا يَشْتَهُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۵۸﴾ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ أَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ أَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ ؕ أَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْأَعْلٰى ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۰﴾ (النحل پ ۱۴ ع ۷)

ذات[1] ہے اور ان کو من مانے بیٹے ہیں اور جب[2] ان میں سے کسی کو بیٹی کی خبر دی جاتی ہے (کہ تمہارے گھر بیٹی پیدا ہوئی) تو (مارے رنج کے) اس کا منہ کالا پڑ جاتا ہے اور گھٹ کر رہ جاتا ہے[3] (بیٹی پیدا ہونے کی) بری خبر کی وجہ سے جو اس کو دی گئی تھی لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے (دل میں سوچتا ہے) کیا اس کو ذلت کے ساتھ رہنے دے یا اس کو مٹی میں دبا دے[4] سنو تو یہ (کافر اللہ کے لیے) کیا بُری تجویز کرتے ہیں[5] جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے[6] انہیں کو ایسی بُری باتیں مبارک ہیں[7] اور اللہ تعالیٰ کی تو وہ صفت ہے جو سب سے عمدہ[8] اور وہ زبردست ہے حکمت والا۔

۴۷- وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۷۳﴾ (النحل پ ۱۴ ع ۱۰)

اور یہ لوگ (مشرک) اللہ تعالیٰ کے سوا اُن چیزوں کو پوجتے ہیں جو آسمان اور زمین سے روزی دینے کا کوئی اختیار ہی نہیں رکھتیں[9] نہ ان کو (کچھ بھی) طاقت ہے۔

۴۸- لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾ (بنی اسرائیل پ ۱۵ ع ۲)

(اے پیغمبر) خدا تعالیٰ کے ساتھ دوسرے کسی کو معبود نہ بنا[ع] پھر تو نکو[10] (بدنام اور خدا کی رحمت سے) محروم ہو کر بیٹھے گا[11]۔

۴۹- وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوْٓا إِلَّآ إِيَّاهُ ﴿۲۳﴾ (بنی اسرائیل پ ۱۵ ع ۳)

اور تیرے مالک نے یہ حکم[12] کر دیا ہے کہ اس کے سوا اور کسی کو نہ پوجو۔

۵۰- أَفَأَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ إِنَاثًا ؕ إِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾

مشرکو یہ بھی کوئی بات ہے کیا خدا نے تمہارے لیے بیٹے چن لیے اور اپنے لیے بیٹیاں یعنے فرشتے یہ تو تم بڑی (غلط) بات کہہ رہے ہو۔

۵۱- قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ﴿۵۶﴾ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ إِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ

(اے پیغمبر) کہہ دے خدا کے سوا تم جن کو (خدا کا شریک) سمجھتے ہو ان کو پکار دیکھو وہ تو اتنا بھی اختیار نہیں رکھتے کہ کوئی تکلیف تمہاری دور کر دیں یا اس کو سرکا دیں (کسی اور پہ ڈالیں) جن لوگوں کو یہ مشرک پکارتے ہیں[13] ان میں جو زیادہ مقرب ہیں وہ اپنے مالک تک (خود) وسیلہ چاہتے ہیں۔ اور اس کی مہربانی کی امید رکھتے ہیں[ع]

[1] نہ اس کا بیٹا ہے نہ بیٹی بھلا دیکھو تو خدا کو تو بیٹیاں ملیں اور ان کو الخ، [2] ان کافروں کا حال یہ ہے، [3] اپنا غصہ ان کو پینا پڑتا ہے پھر جس کو تم اپنے لیے پسند نہیں کرتے وہ خداوند کریم کے لیے جس کو سب طرح کی قدرت ہے کیوں کر تجویز کرتے ہو، [4] زندہ گاڑ دے جیسے اکثر مشرکین کیا کرتے تھے، [5] آپ تو بیٹی کو بُرا سمجھتے ہیں اور اس خالق کریم کے لیے جو بیٹا بیٹی سے پاک ہے اولاد کا ہونا اس کی شان کے لائق نہیں ہے اولاد تجویز کرتے ہیں پھر اولاد بھی ایسی جو ناقص بدتر ہے، [6] یعنی کافر جو فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہتے ہیں، [7] بیٹی سے شرمانا اس کو جیتا گاڑنا جہالت اور کفر کی باتیں، [8] تمام مخلوقات کی مشابہت سے پاک ہے، [9] نہ وہ پانی برسا سکتی ہیں نہ کچھ اُگا سکتی نہ جو اُگے اس کو بچا سکتی ہیں، [10] لوگوں میں اور فرشتوں میں، [11] یہ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے اور مراد آپ کی امت کے لوگ ہیں اور امت کو یہ سمجھانا منظور ہے کہ پیغمبر خدا کی اتنی بڑی شان ہے کہ ساری دنیا سے آپ کا مرتبہ زیادہ ہے پھر جو خدا کے ساتھ وہ بھی شریک کریں تو ذلیل اور خوار اس کی رحمت سے دور ہو جائیں وائے بر حال دوسرے مشرکوں کے، [12] یعنی قطعی حکم دیا ہے اور فیصلہ کر دیا ہے، [13] مثلاً حضرت عیسیٰ اور فرشتے، [ع] یعنی اور کسی کا پوجا نہ کر اگر ایسا کرے تو پھر، [ع] جیسے دوسرے بندے رکھتے ہیں،

وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ﴿٥٧﴾ (بنی اسرائیل پ۱۵ ع۶)

اور اس کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں[1] اس لیے کہ تیرے مالک کا عذاب ڈرنے ہی کی چیز ہے۔

۵۲۔ وَإِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُونَ إِلَّا إِيَّاهُ ۖ فَلَمَّا نَجَّاكُمْ إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ ۚ وَكَانَ الْإِنْسَانُ كَفُورًا ﴿٦٧﴾ (بنی اسرائیل پ۱۵ ع۷)

اور جب سمندر میں تم آفت میں گرفتار ہوتے ہو[2] تو اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو پکارا کرتے تھے سب بھول جاتے ہیں[3] پھر جب تم کو خشکی میں بچا لاتا ہے تو (خدا تعالیٰ سے) پھر بیٹھتے ہو اور آدمی بڑا ناشکرا ہے[4]۔

۵۳۔ فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ﴿١١٠﴾ (الکہف پ۱۶ ع۱۲)

اب جس کو اپنے مالک سے ملنے کی امید[5] ہو اس کو چاہیئے اچھا کام کرے (شرع کے موافق خلوص کے ساتھ) اور اپنے مالک کی عبادت میں کسی (مخلوق) کو شریک نہ کرے[6]۔

۵۴۔ مَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ وَلَدٍ ۖ سُبْحَانَهُ ۚ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٣٥﴾ وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿٣٦﴾ (مریم پ۱۶ ع۲)

خدا تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے[7] وہ پاک ذات ہے (بیٹا بیٹی) اس کے کہاں ہو سکتے ہیں، جب وہ کوئی کام ٹھہرا لیتا ہے تو فرماتا ہے ہو وہ ہو جاتا ہے[8] اور بیشک اللہ تعالیٰ میرا مالک ہے اور (تمہارا بھی) مالک ہے اور اسی کو پوجو یہی سیدھا رستہ ہے[9]۔

۵۵۔ وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾ كَلَّا ۚ سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾ (مریم پ۱۶ ع۵)

اور ان مشرکوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبود اس لیے ٹھہرائے ہیں کہ (قیامت کے دن) وہ ان کا بچاؤ ہوں ہرگز نہیں (یہ معبود ان کا کچھ بچاؤ نہ کریں گے بلکہ) وہ ان کی عبادت کا انکار کریں[10] گے اور ان کے دشمن بن جائیں گے (ان کے مخالف ہو بیٹھیں[11] گے۔

۵۶۔ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ﴿٨٩﴾ تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ

اور کافر (نصاریٰ بعضے مشرکین) کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے[12] (اے کافرو) تم تو بڑی سخت بات (گھڑ) لائے جس (کی وجہ) سے عجب نہیں آسمان پھٹ پڑیں اور

[1] بلکہ مقرب لوگوں کو اور زیادہ ڈر ہے، [2] طوفان آتا ہے اور ڈوبنے کا ڈر ہوتا ہے، [3] کسی کا خیال نہیں رہتا ہے بس خدا ہی یاد آتا ہے یہ عرب کے مشرکوں کا حال تھا۔ اچھے وقت میں تو اللہ تعالیٰ کے سوا اور معبودوں کو بھی پکارتے ان کی نذر نیاز کرتے ان کی مدد چاہتے مگر سمندر میں جب سخت وقت آتا تو اس وقت اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے اور یہ سمجھتے کہ اب اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی بچانے والا نہیں ہے ہمارے زمانہ کے مشرک کئی ہاتھ ان سے آگے بڑھ گئے ہیں وہ سخت وقتوں میں بھی مدار سالار غوث حیدر کرار نہیں چھوڑتے، [4] وہ قیامت کا قائل ہو یعنی مومن ہو، [5] ریا نہ کرے نہ اپنی تعریف یا شہرت کے واسطے کوئی کام کرے خالص خدا کی رضامندی کے لیے کرے، [6] وہ سب کا مالک اور خالق ہے بیٹا تو باپ کے برابر ہوتا ہے، [7] جس کو ایسی قدرت ہو اور جس کا حکم ایسا نافذ ہو اس کو بیٹا یا بیٹی کی کیا ضرورت ہے اور اس کے برابر دوسرا کون ہو سکتا ہے خود خدائی کا مفہوم کہہ دیتا ہے کہ وہ ایک ذات وحدہٗ لاشریک رہے اگر کوئی اس کا جوڑ ہو تو وہ دونوں خدا ہوں گے کیونکہ ہر ایک میں ایک نقص پایا گیا کہ دوسرا اس کا برابر موجود ہے، [8] یعنے توحید کا باقی سب ٹیڑھے اور کج ہیں، [9] کہیں گے ہم نہیں جانتے تم کون ہو چلو ہٹو بھی یا یہ کافر ان کی عبادت سے مکر جائیں گے ہم نے دنیا میں ان کو نہیں پوجا، [10] اوپر گزر چکا ہے کہ قیامت میں ان بتوں کو اللہ تعالیٰ زبان دیے گا وہ پروردگار سے عرض کریں گے ان مشرکوں کو خوب عذاب دے انھوں نے تجھ کو چھوڑ کر ہم بے زبان کو پوجا، [11] نصاریٰ نے حضرت مسیحؑ کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا اور مشرک فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہتے ہیں، [12] احسان فراموش فالوچی جہاں اپنا مطلب نکل گیا پھر کر نہیں دیکھا،

الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿٩٠﴾ أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾ وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمَٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٩٢﴾ إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمَٰنِ عَبْدًا ﴿٩٣﴾ (مریم پ۱۶ ع ۶)

زمین شق ہو جائے اور پہاڑ پاش پاش ہو کر گر جائیں اس لیے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو اولاد والا کہا[1] اور خدا تعالیٰ کے شان کے لائق نہیں ہے کہ اس کی اولاد ہو آسمان اور زمین میں جتنے لوگ ہیں[2] سب اس کے سامنے غلام (بندہ ناچیز) بن کر حاضر ہوں گے[3]

۵۷- أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً ۖ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ ۖ هَٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِي ۗ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ الْحَقَّ ۖ فَهُمْ مُعْرِضُونَ ﴿٢٤﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ ﴿٢٥﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ۗ سُبْحَانَهُ ۚ ﴿٢٦﴾ (الانبیاء پ۱۷ ع ۲)

کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے خدا بنائے ہیں (اے پیغمبر اُن سے) کہہ اچھا اپنی دلیل لاؤ[4] یہ (قرآن) ان لوگوں کی کتاب ہے جو میرے ساتھ ہیں اور ان لوگوں کی جو مجھ سے پہلے گزرے یہ کتابیں ہیں[5] بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر کافر حق بات کو نہیں جانتے (جب حق بات بیان کی جاتی ہے تو ٹال دیتے ہیں (منہ پھیر لیتے ہیں) اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس پر بھی وحی بھیجتے رہے دیکھو میرے سوا کوئی سچا خدا نہیں تو مجھ ہی کو پوجتے رہنا اور (کافر) کہتے ہیں رحمان (خدا) اولاد رکھتا ہے وہ (ایسی باتوں سے) پاک[6] ہے۔

۵۸- وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَٰهٌ مِنْ دُونِهِ فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ﴿٢٩﴾ (الانبیاء پ۱۷ ع ۲)

اور ان میں سے جو کہے میں خدا کے سوا بندگی کے لائق ہوں[7] تو اس کو ہم جہنم کی سزا دیں گے۔ اور شریروں کو ہم ایسے ہی سزا دیتے ہیں۔

۵۹- أَمْ لَهُمْ آلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِنْ دُونِنَا ۚ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَ أَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِنَّا يُصْحَبُونَ ﴿٤٣﴾ (الانبیاء پ۱۷ ع ۴)

کیا ہمارے سوا بھی کوئی ان کے خدا ہیں جو ہم سے (ہمارے عذاب سے) ان کو بچا سکتے ہیں وہ اپنی آپ مدد نہیں کر سکتے اور نہ ہمارے مقابلہ میں کوئی ان کا ساتھ دے گا[8]

۶۰- إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنْتُمْ لَهَا وَارِدُونَ ﴿٩٨﴾ لَوْ كَانَ هَٰؤُلَاءِ

(اے مکہ کے کافرو) تم اور جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو[9] دوزخ کے ایندھن ہوں گے تم (سب) کو دوزخ میں جانا پڑے گا[10] اگر یہ خدا ہوتے (جیسے یہ مشرک سمجھتے ہیں)

---

[1] اور اولاد اس کی شان کے لائق نہیں ہے اولاد تو باپ کے ہم جنس ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا کوئی ہمجنس نہیں ہے وہ جگ سے نرالا اور تمام دنیا سے الگ ہے۔ [2] آدمی اور جن اور فرشتے اور جانور اور روحیں، [3] شرک ایسی کمبخت چیز ہے جس کی کوئی دلیل ہی نہیں ہے، [4] توریت انجیل زبور اگلے صحیفے ان میں سے کسی کتاب میں تو دکھلاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا کہیں خدا بھی لکھا ہے، [5] فرشتے اس کی بیٹیاں نہیں ہیں، [6] یہ تو بالفرض فرمایا کیونکہ فرشتے تو کیا شیطان بھی خدائی کا دعوے نہیں کرتا، [7] یعنی ان کافروں کے جھوٹا کردار اوتار اور معبود ہیں وہ اس قدر مجبور ہیں کہ خود اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہیں بچا سکتے نہ خدا کے مقابلے کوئی ان کا ساتھی بن سکتا ہے تو وہ ان کافروں کو کیا بچائیں گے، [8] بت اور سورج اور چاند اور ابلیس اور کافر جن اور ابلیس کے لشکر والے، [9] ابن عباسؓ نے کہا جب یہ آیت اتری تو مشرکوں نے اعتراض کیا کہ ہم فرشتوں کو بھی پوجتے ہیں اور یہود عزیرؑ کو اور نصاریٰ عیسیٰؑ کو کیا یہ بھی دوزخ کے ایندھن ہوں گے اس وقت اس سورت کے اسی رکوع کی یہ آیت اتری ان الذین سبقت لھم منا الحسنیٰ اخیر تک، [10] دوسری آیت میں ہے سب اس کے سامنے چھوٹے بن کر حاضر ہوں گے غلام اور بندے کا مالک اور آقا کے سامنے جو طریقہ ہوتا ہے اس طریقہ سے سب حاضر ہوں گے بڑے ہوں یا چھوٹے حضرت محمدؐ اور حضرت عیسیٰؑ اور عزیرؑ اور فرشتے یہ سب اس کے غلام اور بندے ہیں وہ خداوند ہے بندے کو خدا تعالیٰ سے کیا نسبت ہے۔

اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ۭ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۹۹﴾ لَهُمْ فِيْهَا
زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ (الانبیاء پ۱۷ ع ۷)

تو دوزخ میں نہ جاتے اور سب کے سب[۱] ہمیشہ اس میں رہیں گے وہاں وہ چیخ پکار مچائیں گے[۲] اور وہاں کی ایک بات تک وہ نہ سنیں گے[۳]۔

۶۱- يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا
يَنْفَعُهٗ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۲﴾ يَدْعُوْا
لَمَنْ ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ۭ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَ
لَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ﴿۱۳﴾ (الحج پ۱۷ ع ۲)

اللہ تعالیٰ کے سوا اُن چیزوں کو پکارتا ہے جو نہ اُس کا برا کر سکتی ہیں اور نہ بھلا کر سکتی ہیں یہی تو پرلے سرے کی گمراہی ہے[۴]۔ یہ تو ان چیزوں کو پکارتا ہے جن کا نقصان نفع سے کہیں نزدیک ہے[۵]، بے شک (یہ بت) بُرا دوست ہے اور بُرا رفیق ہے[۶]۔

۶۲- فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا
قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾ حُنَفَاۗءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ۭ
وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاۗءِ فَتَخْطَفُهُ
الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿۳۱﴾
(الحج پ۱۷ ع ۴)

تو بتوں کی گندگی سے بچے رہو (ان کی پرستش نہ کرو) اور جھوٹ بولنے سے بچے رہو[۷] بس خالص خدا کے (تابعدار) ہو رہو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور جو کوئی اللہ کے ساتھ شرک کرے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے وہ آسمان سے گر پڑا پھر (راہ میں) پرندے اس کو اچک لیں (نوچ کھائیں) یا آندھی اس کو اُڑا کر کہیں دُور پھینک دے[۸]۔

۶۳- ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ
الْكَبِيْرُ ﴿۶۲﴾ (الحج پ۱۷ ع ۸)

(اور) اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ہی سچا خدا ہے اور اس کے سوا (کافر) جن کو پکارتے ہیں وہ غلط ہے[۹] اور اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ہی سب سے بلند اور سب سے بڑا ہے[۱۰]۔

۶۴- وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ
سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ
مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۷۱﴾ (الحج پ۱۷ ع ۹)

اور یہ (کافر) اللہ تعالیٰ کے سوا ان چیزوں کو پوجتے ہیں جن کے (پوجنے کے) لیے کوئی سند اللہ تعالیٰ نے نہیں اتاری نہ ان کے پاس اس کی کوئی عقلی دلیل ہے اور قیامت کے دن ایسے بے انصافوں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

۶۵- قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۴﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۵﴾

(اے پیغمبر اُن سے پوچھ) زمین اور جو کچھ اس میں ہے کس کی ہے اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ) وہ ضرور یہی کہیں گے اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ کہہ دے پھر

---

[۱] پوجنے والے اور جن کو پوجتے ہیں، [۲] دکھ اور درد کے مارے چیخیں گے ہائے ہائے کریں گے روئیں پیٹیں گے جیسے انجیل شریف میں ہے وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا، [۳] غل اور پکار سے یا عذاب کی شدت سے یا دوزخ کی آواز سے، [۴] مراد بت ہیں جو محض بے جان ہیں، [۵] خیر اگر یہاں تک ہی ہوتا کہ بتوں سے نہ برائی پہنچتی اور نہ بھلائی تو بھی غنیمت تھا، [۶] یعنی نقصان تو رکھا ہوا تیار ہے اور نفع کی امید ہی امید اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ بتوں کے پکارنے میں کوئی نفع ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ نقصان تو یقینی ہے اور نفع ایک موہوم ہے جو یہ مشرک امید رکھتے ہیں فی الحقیقت نقصان ہی نقصان ہے یہ عرب کا محاورہ ہے جب کسی بات میں سراسر نقصان ہوتا ہے تو کہتے ہیں نفع سے نقصان بہت قریب ہے، اردو کا بھی محاورہ ہے، نفع درکنار نقصان موجود ہے، [۷] یا برا مالک یا برا کارساز، [۸] جھوٹ میں سب داخل ہیں جھوٹی گواہی بہتان وغیرہ ایک حدیث میں ہے آپ نے خطبہ میں فرمایا لوگو جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے دوسری حدیث میں ہے سب سے بڑا گناہ شرک ہے، ماں باپ کی نافرمانی اور جھوٹی گواہی، [۹] مطلب یہ ہے کہ ایمان ایک اعلیٰ چیز ہے جس نے ایمان چھوڑا وہ گویا آسمان سے گرا، اب شرک میں گرفتار ہوا تو اس نے اپنے تئیں بالکل برباد کر ڈالا جیسے کسی کو پرندے ٹکڑے ٹکڑے کر کے نوچ کر کھائیں یا آندھی ہی اِدھر اُدھر اڑا کر دور جا پڑے، [۱۰] جھوٹ لغو ہے ہرگز خدا نہیں ہے، [۱۱] اس کا تخت سب مخلوقات کے اوپر ہے اور اس کی ذات تو اس تخت کے بھی اوپر ہے اور اس کی شان تمام مخلوقات سے بڑی ہے وہ مالک ہے اور سب اس کے غلام اور بندے ہیں۔

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۸۶﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۸۷﴾ قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۸﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿۸۹﴾ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾ عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾ (المومنون پ۱۸ ع۵)

تم غور کیوں نہیں کرتے[1]۔ اے پیغمبر ان سے پوچھ (بھلا یہ تو بتاؤ) ساتوں آسمان کا مالک کون ہے اور بڑے تخت (عرش) کا مالک کون ہے وہ ضرور یہی کہیں گے اللہ تعالیٰ ان سب کا مالک ہے کہہ دے پھر تم اس کے عذاب اور قہر سے کیوں نہیں[2] ڈرتے (اے پیغمبر ان سے) پوچھ (بھلا یہ تو بتاؤ) اگر تم جانتے ہو کس کے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت[3] ہے اور وہ بچا لیتا ہے اور اس (کی پکڑ اور عذاب) سے کوئی نہیں بچا سکتا وہ ضرور یہی کہیں گے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہر چیز کا اختیار ہے) تو کہہ پھر تم کہاں بہک رہے ہو[4]، اصل یہ ہے کہ ہم نے ان کے پاس سچی بات پہنچا دی ہے اور وہ بے شک جھوٹے ہیں[5] اللہ تعالیٰ نے نہ کسی کو بیٹا بنایا اور نہ[6] اس کے ساتھ اور خدا ہے اگر ایسا ہوتا تو خدا اپنی بنائی ہوئی چیزوں کو لے کر چل[7] دیتا اور (لڑ کر) ایک دوسرے پر غالب[8] آتا جو باتیں (خدا کی نسبت) یہ بناتے ہیں وہ اُن سے پاک[9] ہے وہ چھپی اور کھلی ہر بات کو جانتا ہے اور ان کے شرک سے (کہیں) برتر ہے[10]۔

۶۶۔ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ (المومنون پ۱۸ ع۶)

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو پکارے[11] جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں[12] ہے تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس اس کا حساب ہونا ہے بے شک جو کافر ہیں وہ پنپ نہیں[13] سکیں گے۔

۶۷۔ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـــًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ﴿۳﴾ (الفرقان پ۱۸ ع۱)

اور کافروں نے اللہ تعالیٰ کے سوا ایسے خدا بنائے ہیں جو نہ کسی چیز کو پیدا کرتے ہیں وہ خود (دوسرے) کے پیدا کئے ہوئے[13] ہیں اور نہ اپنی ذات کے نفع ونقصان کے مالک ہیں[14] اور نہ کسی کا مرنا جینا اور مرے پیچھے جی اٹھنا ان کے اختیار میں ہے۔

۶۸۔ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَ

اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا ان چیزوں کو پوجتے ہیں جو نہ ان کا بھلا کر سکتے

---

[1] جب اس نے اتنی بڑی زمین پیدا کر دی اور اس میں حیوانات اور نباتات کا سلسلہ اس نے قائم کر دیا تو اس کے نزدیک پھر جلانا کیا دشوار ہے، [2] اس کو عاجز بناتے ہو اور اس کی قدرت سے انکار کرتے ہو کہتے ہو مر کر خاک ہو جانے کے بعد پھر کیسے زندہ ہو سکتے ہیں، [3] یا کس کے ہاتھ میں ہر چیز کے خزانے ہیں، [4] جس کو چاہتا ہے جس کسی سے چاہتا ہے، [5] تم پر کس نے جادو کر دیا ہے۔ تمہاری عقل پر پتھر پڑے ہیں۔ کہ ایسی قدرت والے با اختیار خداوند کو چھوڑ کر دوسروں کی پوجا کرتے ہو، یا حشر کا انکار کرتے ہو جو اس کے نزدیک ادنیٰ بات ہے، [6] جو اللہ تعالیٰ کے شریک بتلاتے ہیں یا اس کے لیے اولاد ثابت کرتے ہیں، [7] الگ ہو جاتا دوسرے خدا کے قبضہ نہ دیتا، [8] جیسے بادشاہوں کی عادت ہے، [9] نہ اس کا کوئی شریک ہو سکتا ہے نہ بیٹا، [10] اس کی بھی عبادت نذر و نیاز منت مانتے یا اس کو حاجت روا سمجھتے، [11] شرک کمبخت کی دلیل کہاں سے آئے، [12] کبھی ان کی مراد پوری نہ ہو گی، [13] ان کافروں نے اپنے ہاتھوں سے ان کو تراشا اور بنایا ہے، [14] خاص اپنے برے بھلے کا بھی اختیار نہیں رکھتے تو دوسروں کی برائی یا بھلائی کیا کر سکیں گے۔

[10] اس کی شان اس سے بہت بلند ہے کہ جن کو یہ مشرک اس کا شریک کہتے ہیں وہ اس کے شریک ہوں کہاں خدا اور کہاں بندہ۔

لَا يَضُرُّهُمْ ۗ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ ظَهِيرًا ﴿٥٥﴾
(الفرقان پ۱۹ ع ۵)
۶۹- فَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتَكُونَ مِنَ
الْمُعَذَّبِينَ ﴿٢١٣﴾ (الشعراء پ۱۹ ع ۱۱)
۷۰- ءَآللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٥٩﴾ أَمَّنْ خَلَقَ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ
مَاءً فَأَنْبَتْنَا بِهِ حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا
كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْبِتُوا شَجَرَهَا ۗ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ ۚ
بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعْدِلُونَ ﴿٦٠﴾ أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ
قَرَارًا وَجَعَلَ خِلَالَهَا أَنْهَارًا وَجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ
وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ ۚ
بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٦١﴾ أَمَّنْ يُجِيبُ
الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَ
يَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ ۚ
قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾ أَمَّنْ يَهْدِيكُمْ
فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ
بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ ۚ
تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٦٣﴾ أَمَّنْ يَبْدَأُ
الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَمَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ

میں اور نہ بُرا۔ اور کافر تو اپنے مالک کا دشمن بن بیٹھا ہے۔

(تو اے پیغمبر) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو (مشرکوں کی طرح مت پکار پھر عذاب میں پڑ جائے۔[1]

بھلا کیا اللہ تعالیٰ اچھا ہے[2] یا وہ جن کو وہ اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہیں بھلا کس نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے تمہارے لیے پانی برسایا (ہم ہی نے برسایا) پھر ہم ہی نے اس سے رونق دار باغ اُگائے تم سے تو اس کے درخت اُگانا (بھی) نہ ہو سکتا کیا (اب بھی یہ کہو گے) اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور بھی کوئی خدا ہے (نہیں ہرگز نہیں) ہوا یہ ہے کہ یہ لوگ سیدھی راہ[3] سے مڑ جاتے ہیں بھلا کس نے زمین کو رہنے کے لائق[4] بنایا اور اس کے بیچ میں ندی اور نالے بنائے اور اس کو وزن دار کرنے کیلئے اس میں پہاڑ پیدا کئے اور دو دریاؤں میں آڑ رکھی (ایک میٹھا ایک کھاری) کیا (ایسی قدرتیں دیکھ کر اب بھی یہی کہو گے) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی ہے (نہیں ہرگز نہیں) بات یہ ہے کہ ان میں اکثر لوگ نادان[5] ہیں بھلا مصیبت کا مارا (شخص) بیقراری میں جب اس کو پکارے تو کون اس کی دعا قبول کرتا ہے اور تکلیف دفع کرتا ہے اور کون تم کو زمین میں ایک دوسرے کا جانشین[6] بناتا ہے کیا اب بھی (یہی کہو گے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور کوئی خدا ہے تم بہت کم سوچتے[7] ہو بھلا خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں کون تم کو رستہ دکھاتا ہے[8] اور اپنی رحمت (مینہ) کے آگے (بارش کی) خوشخبری کے لیے ہوائیں کون چلاتا ہے کیا (اب بھی یہ کہو گے) اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور کوئی خدا بھی ہے (نہیں ہرگز نہیں) جن کو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں اللہ تعالیٰ کی شان ان سے (بہت) بڑی ہے[9] بھلا کون ہے (جو تمام چیزوں کو)

---

[1] ابن عباس رض نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈراتا ہے کہ باوجودیکہ تم ساری خلقت میں میرے نزدیک عزت دار ہو پر اگر تم بھی شرک کرو تو عذاب میں گرفتار ہو گے۔ گو پیغمبر شرک نہیں کر سکتے اور اس آیت سے امت کو ڈرانا مقصود ہے۔ [2] اس کا یہ مطلب نہیں کہ بت بھی کسی قدر اچھے ہیں۔ گو اللہ تعالیٰ سے کم سہی بتوں میں تو اچھائی کا نام تک نہیں ہے، بلکہ یہ عرب کا محاورہ ہے جیسے کہتے ہیں بھلا بتلاؤ محنت مزدوری کر کے عزت سے روٹی کھانا اچھا ہے یا چوری ڈاکہ کرنا، [3] سیدھی راہ توحید کی ہے اس کو چھوڑ کر ٹیڑھے رستے پر یعنے شرک میں جاتے ہیں۔
[4] اس کو پھیلا کر برابر کر کے اور پانی جو چاروں طرف سے اس کو گھیرے ہوئے تھا اس کو ہٹا کر، [5] ایسی موٹی بات بھی نہیں سمجھتے، [6] یا کون تم کو زمین کا حاکم بناتا ہے ایک دوسرے کا جانشین بنانے سے یہ مطلب ہے کہ ایک قرن گذر جاتا ہے دوسرے قرن کے لوگ آتے ہیں وہ ان کے قائم مقام بنتے ہیں، [7] کوتہ اندیش ہو یا بالکل نہیں سوچتے، [8] اس نے ستارے بنائے ہیں جن سے راستہ معلوم ہوتا ہے، [9] کہاں سے جھوٹے معبود کہاں اللہ تعالیٰ جو سب کا مالک ہے، [10] اللہ تعالیٰ کی یہ سب قدرتیں دیکھتے ہوئے مشرکوں سے پوچھا گیا الخ۔

السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۚ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٦٤﴾ (النمل پ۲۰ ع۵)

برسے سے بناتا ہے پھر اس کو دوہراتا ہے (مار کر جلاتا ہے[۵۱]) اور کون ہے جو آسمان اور زمین سے تم کو روزی دیتا ہے[۵۲] کیا (اب بھی یوں کہو گے) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی دوسرا خدا بھی ہے (نہیں ہرگز نہیں اے پیغمبر) کہدے اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل[۵۳] لاؤ۔

۱- اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ۡ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩١﴾ (النمل پ۲۰ ع۷)

(اے پیغمبر ان لوگوں سے کہدے) مجھے تو یہ حکم ہوا ہے کہ شہر (مکے) کے مالک کو پوجوں جس نے اس کو عزت دی[۵۴] اور سب چیزیں اسی کی ہیں (اسی نے بنایا) اور مجھے یہ (بھی) حکم ہوا ہے کہ میں (اس کا) تابعدار رہوں (مسلمان فرمانبردار)۔

۲- وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٨٧﴾ (القصص پ۲۰ ع۹)

اور ایسا نہ ہو اللہ تعالیٰ کی آیتیں تجھ پر اترے بعد یہ کافر ان (پر چلنے) سے (یا ان کو پڑھ کر سنانے سے) تجھ کو روک دیں اور تو (لوگوں کو) اپنے مالک کی طرف بلاتا رہ (دین کی دعوت کرتا رہ) اور مشرکوں میں شریک نہ ہو[۵۵]۔

۳- وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۚ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٨﴾ (القصص پ۲۰ ع۹)

اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے خدا کو مت پکار اس کے سوا کوئی خدا ہی نہیں ہے (سب اس کے بندے اور غلام ہیں) سب چیزیں فنا ہونے والی ہیں مگر اس (پاک) ذات[۵۶] اسی کی حکومت ہے اور تم کو اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے[۵۷]۔

۴- اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿١٧﴾ (العنکبوت پ۲۰ ع۲)

جن دیوتاؤں کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو وہ تم کو روزی دینے کا کچھ اختیار نہیں رکھتے (اگر تم کو روزی مانگنا ہے) تو اللہ تعالیٰ سے روزی مانگو اور اسی کو پوجو اور اسی کا شکر کرو اور اسی کی طرف تم کو لوٹ جانا ہے۔

۵- يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾ (العنکبوت پ۲۱ ع۶)

میرے ایماندار بندو میری زمین کشادہ ہے تو کہیں بھی رہ کر میری پوجا کرتے رہو[۵۸]۔

۶- فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ

پھر یہ (مشرک) لوگ جب جہاز میں سوار ہوتے ہیں تو خدا کو پکارتے ہیں خالص اسی کا

---

۵۱ حالانکہ کافر حشر کے قائل نہ تھے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو یوں قائل کیا کہ آخر شروع میں تم کو کس نے بنایا جس نے شروع میں تم کو پیدا کیا اس کے نزدیک دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے، ۵۲ آسمان سے مینہ برساتا ہے زمین سے پھل اور میوے اگاتا ہے، ۵۳ شرک کی کوئی سند پیش کرو، ۵۴ وہاں جو کوئی چلا جائے اس کو امن ہے وہاں کے جانور کو کوئی ستا نہیں سکتا نہ وہاں کے درخت اکھیڑ سکتا ہے، ۵۵ پیغمبر شرک نہیں کر سکتے اس سے مقصود امت کے لوگوں کو جتلانا ہے کہ مشرکوں کی صحبت سے پرہیز رکھیں ان کی باتوں میں نہ آجائیں، ۵۶ وہ ہمیشہ قائم ہے اس کو نہ کبھی فنا ہے نہ تغیر۔ اب بھی ویسا ہی ہے جیسا ازل میں تھا۔ حدیث میں ہے جب یہ آیت اتری تو فرشتے کہنے لگے زمین اور آسمان کے لوگ فنا ہوں گے آٹھ چیزیں اور بھی ہیں جو قیامت میں فنا نہ ہوں گی۔ عرش اور کرسی اور بہشت اور دوزخ اور روح اور ریڑھ کی ہڈی اور لوح محفوظ اور قلم واللہ اعلم، ۵۷ وہی ہر ایک کو اس کے اعمال کا بدلہ دے گا، ۵۸ یہ آیت مکہ کے ان مسلمانوں کے باب میں اتری جو کافروں کے ڈر سے اللہ کی عبادت نہیں کر سکتے تھے جس ملک میں اللہ تعالیٰ کی عبادت آزادی کے ساتھ نہ ہو سکے وہاں سے نکل جانا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ ہے کچھ تنگ نہیں ہے ہر ایک ملک میں اللہ رازق ہے وہ ہر طرح روزی پہنچائے گا، ایک حدیث میں ہے کہ جو کوئی اپنا دین بچانے کو ایک ملک سے دوسرے ملک کو جائے اس کے لیے جنت واجب ہو گئی گو ایک ہی بالشت سفر کرے۔

الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٥﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾

(العنکبوت پ۲۱ ع۲۶)

پوجا کرتے ہیں پھر خدا تعالیٰ (اپنے فضل سے) ان کو بچا کے خشکی میں لاتا ہے تو خشکی میں آتے ہی شرک کرنے لگتے ہیں[1] ان کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے جو ان کو (دریا سے نجات) دی اس کی ناشکری کریں اور مزے اڑائیں خیر آگے چل کر ان کو معلوم ہو جائے گا[2]

۷۷- وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٤﴾ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿٣٥﴾

(الروم پ۲۱ ع۴)

اور (لوگوں کا یہ حال ہے ان کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے مالک کی طرف رجوع ہو کر اس کو پکارتے ہیں پھر جب وہ (اپنی مہربانی کا مزہ) ان کو چکھاتا ہے تو ایک گروہ ان میں کا اسی وقت شرک کرنے لگتا ہے ان کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے جو (نعمت) ان کو دی (شرک کر کے) اُن کی ناشکری کریں خیر (چند روز دنیا کا) مزہ اٹھالو آگے چل کر تم کو معلوم ہو جائے گا[3] کیا ہم نے ان پر کوئی سند اتاری ہے وہ ان کو شرک کرنا بتلا رہی ہے[4]۔

۷۸- اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ شُرَكَاۗىِٕكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٤٠﴾

(الروم پ۲۱ ع۴)

لوگو اللہ تعالیٰ ہی نے تم کو پیدا کیا ہے پھر تم کو روزی دی پھر تم کو مارے گا پھر تم کو جلائے گا کیا جن کو تم نے (خدا کا) شریک سمجھا ہے وہ ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکتے ہیں[5] یہ لوگ جو شرک کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے کہیں پاک اور برتر ہے۔

۷۹- وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿١٣﴾

(لقمان پ۲۱ ع۲)

اور (اے پیغمبرؐ وہ وقت یاد کر) جب لقمانؑ نے اپنے بیٹے[6] سے کہا بیٹا اللہ تعالیٰ کا شریک کسی کو مت بنانا کیوں کہ شرک بڑا سخت[7] گناہ ہے۔

۸۰- وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى

اور جب (سمندر میں) سائبانوں کی طرح ان کو (دریا کی) موج ڈھانک لیتی ہے (اور ڈوبنے کا ڈر ہوتا ہے) تو اس وقت سچے دل سے اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی کر کے

[1] وہاں بتوں کو اور جھوٹے معبودوں کو بھول جاتے ہیں سمجھتے ہیں کہ اس آفت سے بچانے والا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں ہے، [2] بتوں پر جا کر ان کی نذر و نیاز چڑھاتے ہیں یہ عرب کے مشرکوں کا حال تھا ہمارے زمانہ کے مشرک ان سے بھی کئی درجے سے بڑھ چڑھ کر ہیں یہ مردود جہاز میں بھی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتے ہیں کوئی کہتا ہے یا مولا علی کوئی کہتا ہے یا غوث کوئی کہتا ہے یا خواجہ خضر کوئی کہتا ہے یا شیخ عدروس یعنی لاحول ولا قوۃ، [3] قیامت میں ایسی مار کھائیں گے کہ خدا کی پناہ جو لوگ خاص خدا کو پکارنے والے ہیں وہ مزے میں رہیں گے [4] اس شرک اور ناشکری کی سخت سزا ملے گی، [5] وہ سند یہ کہتے کہ شرک کرنا اچھا کام ہے۔ کمبخت شرک کی سند کہاں سے آئی ہے [6] پیدا کر سکتے ہیں یا روزی دے سکتے ہیں یا کسی کو مار یا جلا سکتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ یہ باتیں خاص اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور جو کوئی کسی اور کی نسبت یہ سمجھے کہ ان باتوں میں سے کوئی بات کر سکتا ہے تو وہ مشرک ہے، [7] ثاران یا شکم یا الکم یا ماتان، [8] اس کے برابر کوئی گناہ نہیں وہ اللہ تعالیٰ سے بغاوت ہے اور باغیوں پہ بادشاہ کبھی رحم نہیں کرتا۔

الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾ (لقمان پ۲۱ ع۴)

اسی کو پکارتے ہیں پھر جب وہ ان کو بچا کر خشکی میں لے آتا ہے تو کوئی تو انصاف پر قائم رہتا ہے[1] اور ہماری نشانیوں کا وہی انکار کرتے ہیں جو دغا باز ناشکر ہیں[2]۔

۸۱- قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْۗءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۭ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ (الاحزاب پ۲۱ ع۲)

(اے پیغمبرؐ کہہ دے بھلا اگر خدا تمہارے ساتھ برائی کرنا چاہے تو تم کو اس (اس کے ہاتھ) سے کون بچا سکتا ہے یا اگر تم پر رحم کرنا چاہے (تو تم کو کون برائی پہنچا سکتا ہے) اور اللہ تعالیٰ کے سوا نہ تو وہ کسی کو اپنا حمایتی پائیں گے نہ مددگار۔

۸۲- قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿۲۲﴾ (السباء پ۲۲ ع۳)

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دے تم جن کو خدا کے سوا (معبود) سمجھتے ہو بھلا ان کو پکارو (تو سہی[3]) ان کو تو ایک ذرے برابر بھی اختیار نہیں نہ آسمان میں نہ زمین میں اور نہ آسمان اور زمین (کے بنانے) میں ان کا کوئی حصہ ہے اور نہ ان میں سے کوئی خدا کا مددگار ہے۔

۸۳- قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾ (السباء پ۲۲ ع۳)

(اے پیغمبرؐ) کہہ دے تم کو آسمان اور زمین میں سے کون روزی دیتا ہے (وہ کیا جواب دیں گے) تو ہی کہہ دے اللہ تعالیٰ اور (کون) بے شک ہم یا تم (دونوں میں سے ایک ضرور) ہدایت پر ہوگا اور دوسرا کھلی گمراہی پر[4]۔

۸۴- قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَاۗءَ كَلَّا ۭ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ (السباء پ۲۲ ع۳)

کہہ دے جن لوگوں کو تم نے خدا کا ساجھی بنا کر اس سے ملا دیا ہے ان کو (ذرا) مجھے تو دکھاؤ (بس) (ایسی لغو باتوں سے باز آؤ) بات یہ ہے کہ وہی اللہ (اکیلا خدا) ہے زبردست حکمت والا۔

۸۵- هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ﴿۳﴾ (فاطر پ۲۲ ع۱۴)

بھلا اس کے سوا کوئی اور بھی پیدا کرنے والا ہے جو آسمان اور زمین سے تم کو روزی دے[5] کوئی سچا خدا نہیں اس کے سوا[6]۔

۸۶- وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ

اور (اے مشرکو) جن کو تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ ان کو گٹھلی کے چھلکے برابر بھی

---

[1] توحید پر جم جاتا ہے شرک نہیں کرتا سمجھتا ہے کہ ایسے گاڑھے وقت میں خدا نے بچایا اب اسی کی بندگی کرنا چاہیے اور کوئی ایسا بے انصاف نالوچی ہوتا ہے۔ کہ خشکی میں آتے ہی پھر اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہے اور جھوٹے دیوتاؤں کی پرستش اور نذر و نیاز میں مشغول ہو جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ عکرمہ بن ابی جہل سمندر میں سوار تھے طوفان آیا ڈوبنے لگے انہوں نے یہ منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بچایا تو میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر لوں گا اللہ تعالیٰ نے ان کو بچا دیا انہوں نے اپنا اقرار پورا کیا اور صدق دل سے مسلمان ہو گئے یہ آیت انہی کے بارے میں اتری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
[2] اپنے قول و اقرار کا بھی خیال نہیں رکھتے۔ بندۂ غرض ہیں جب غرض نکل گئی پھر خدا کو بھی نہیں پوچھتے معاذ اللہ۔ [3] وہ قحط میں کچھ کام آتے ہیں۔ [4] یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ہم دونوں ہدایت پر ہوں یا دونوں گمراہی پر تو اب یہی صورت رہ گئی کہ ایک فرقہ ہدایت پر ہے ایک گمراہی پر اور تم سمجھ سکتے ہو کہ گمراہی پر وہی فرقہ ہوگا جو سچی قدرت والے خدا کو چھوڑ کر ان لوگوں کو معبود بنائے جن کو نہ کچھ اختیار ہے نہ وہ کسی کو روزی دے سکتے ہیں۔ اس پر بھی گر حق بات کا فیصلہ نہ کرو اور حق بات کو اختیار نہ کرو تو تم جانو تمہارا کام۔ [5] آسمان سے پانی برسائے زمین سے اگائے۔ [6] اس نے اپنی ذات سے اکیلے کے بلا کسی کے مدد کی سب چیزوں کو بنایا ہے اس کو کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔

مِنْ قِطْمِيرٍ ﴿١٣﴾ إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ﴿١٤﴾
(فاطر پ۲۲ ۲۶)

اختیار نہیں[1] ہے اگر تم ان کو پکارو تو (اول تو) وہ تمہارا پکارنا سنیں گے نہیں اور (جو) بالفرض، سُن بھی لیں تو تمہارا کام نہیں[2] نکال سکتے اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک کو بُرا کہیں[3] گے اور تم کو (اللہ) خبر رکھنے والے کے برابر کون بتا سکتا ہے[4]۔

۸۷۔ قُلْ أَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَاوَاتِ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا فَهُمْ عَلَىٰ بَيِّنَتٍ مِنْهُ ۚ بَلْ إِنْ يَعِدُ الظَّالِمُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا ﴿٤٠﴾ (فاطر پ۲۲ ع ۵)

(اے پیغمبر ان کافروں سے کہہ دو) بتاؤ تو سہی تمہارے دیوتا جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجتے ہو مجھ کو دکھاؤ انہوں نے زمین میں کون سی چیز بنائی ہے یا آسمانوں کے بنانے میں ان کا کچھ ساجھا ہے یا ہم نے ان کو کتاب دی ہے جس کی وہ سند[5] رکھتے ہیں بلکہ یہ ظالم اور کچھ نہیں ایک دوسرے کو فریب[6] دے کر مٹھار لیتے ہیں[7]۔

۸۸۔ وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَعَلَّهُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٧٤﴾ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُحْضَرُونَ ﴿٧٥﴾ (یٰس پ۲۳ ع ۵)

اور ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا جو دوسروں کو معبود بنا یا تو اس امید سے کہ ان کو مدد ملے تو ان کی (کچھ بھی) مدد نہیں کر سکتے بلکہ (قیامت کے دن ان کی) فوج بن کر پکڑے آئیں[8] گے۔

۸۹۔ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ﴿٢﴾ أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ ۚ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ

تو (اے پیغمبر) اللہ کو پوجتا رہ خالص اس کی بندگی کر[9] سن لے خالص اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی کرنی چاہیے اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو اپنا حمایتی بنایا ہے (وہ کہتے ہیں ہم ان کو خدا سمجھ کر نہیں پوجتے) ہم ان کو بس اس لیے

[1] قطمیر کہتے ہیں کھجور کی گٹھلی پر باریک چھلکا ہوتا ہے یا اس کے شگاف کو یعنی ایک رتی برابر بھی ان کو اختیار نہیں، [2] کیونکہ وہ بت بے جان ہیں پھر وہ اپنے تئیں خود نہیں بچا سکتے تو دوسروں کی کیا سنیں گے بعضوں نے کہا اس آیت میں بت اور فرشتے اور جن سب داخل ہیں، [3] یا تمہارے شرک سے مکر بیٹھیں گے وہ کہیں گے کہ ہم نہیں جانتے تم کون بلا ہو اگر آیت میں صرف بت مراد ہوں تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کو زندہ کر دے گا۔ ان میں جان ڈال دے گا وہ مشرکوں سے بیزار ہوں گے اور ان کے شرک پر لعنت ملامت کریں گے جیسے اوپر گذر چکا ہے، [4] جب وہی فرماتا ہے کہ یہ معبود سب جھوٹے اور غلط ہیں تو ان کے غلط ہونے میں کیا شک ہے۔ اس کے برابر کسی کو نہ علم ہے نہ خبر، [5] اس کتاب میں شرک کی تعلیم ہے یہ کوئی بات نہیں، [6] ان کے وعدے وعید سب دھوکے کی ٹٹیاں ہیں، [7] آسمان اور زمین بنانے میں ساجھا تو بڑی بات ہے بنے بعد آسمانوں الخ، [8] یعنی یہ بت پرستوں کی فوج میں شامل ہو کر خدا کے سامنے جواب دہی کے لیے حاضر کئے جائیں گے، [9] اس کے سوا کسی کی بندگی نہ کر یعنی شرک سے بچا رہ معلوم ہوا اللہ کی عبادت اسی وقت کام آئے گی جب توحید کے ساتھ ہو اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور دوسروں کو بھی پوجا کرے تو اس کی عبادت محض بیکار، [10] تو دین خالص وہی ہے جس میں شرک نہ ہو نہ شرک کا شائبہ ہو نری توحید ہو اور یہ اسلام کا دین ہے جس میں شرک کا نام نہیں افسوس ان نام کے مسلمانوں پر جنہوں نے ایسے پاک صاف دین کو بدنام کر دیا ہے اور اللہ کے سوا کہیں قبروں کا کہیں شدوں کا کہیں علموں کا پوجا کرنے لگے ہیں، [11] خدا کے قرب کا درجہ ہم کو ان کے وسیلے سے حاصل ہو قتادہؒ نے کہا یعنی خدا کے پاس ہماری سفارش کریں معاذ اللہ ہمارے زمانہ میں بھی اکثر نام کے مسلمان یہی اعتقاد رکھتے ہیں کہ خدا تو ایک ہے لیکن ہم بزرگوں اور اولیاء اللہ کی پوجا اس لیے کرتے ہیں ان کی نذر و نیاز منت اس لیے مانتے ہیں کہ خدا تک ہماری رسائی دشوار ہے ان کے وسیلے سے رسائی حاصل ہوگی اور ہمارا مطلب پورا ہوگا اے بیٹے منہ اس اعتقاد پر اللہ تعالیٰ نے اگلے کافروں کو مشرک قرار دیا وہ بھی یہی کہتے تھے کہ ہم فرشتوں یا بتوں یا عیسیٰؑ کو اس لیے پوجتے ہیں کہ ان کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کریں اور اللہ تعالیٰ کو جس طرح تم ایک سمجھتے ہو وہ بھی ایک سمجھتے تھے صرف اللہ تعالیٰ کے ایک سمجھنے سے آدمی مسلمان نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو پوجا نہ کرنا مسلمان کے لیے ضروری ہے

إِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ③

(الزمر پ ۲۳ ع ۱)

پوجتے ہیں کہ ہم کو خدا کے نزدیک کر دیں[1]. بیشک یہ لوگ جن باتوں میں اختلاف کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) ان کا فیصلہ کر دے گا۔

۹۰۔ لَوْ أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ④ (الزمر پ ۲۳ ع ۱)

اگر خدا کسی کو اولاد بنانا چاہتا تو اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا چن لیتا۔

۹۱۔ قُلْ إِنِّيْ أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ ⑪

وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ ⑫ (الزمر پ ۲۳ ع ۲)

(اے پیغمبر) کہہ دے مجھے تو حکم ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پوجوں خالص اسی کی بندگی کروں اور مجھ کو یہ حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے (اللہ تعالیٰ کا) تابعدار بنوں[1].

۹۲۔ قُلِ اللّٰهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُ دِينِيْ ⑭ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ⑮ (الزمر پ ۲۳ ع ۲)

کہہ دے میں تو اللہ تعالیٰ کو پوجتا ہوں خالص اس کی بندگی کرتا ہوں تم اس کے سوا جس کو چاہو پوجو۔

۹۳۔ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ㊱ (الزمر پ ۲۳ ع ۴)

اور یہ لوگ تجھ کو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کا ڈر بتلاتے ہیں[2].

۹۴۔ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ قُلْ أَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ أَوْ أَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ۚ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۚ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ㊳

(الزمر پ ۲۴ ع ۴)

اور (اے پیغمبر) اگر تو ان کافروں سے پوچھے آسمان اور زمین کو کس نے بنایا تو بیشک یہی کہیں گے اللہ تعالیٰ نے بنایا (اب ان سے) کہہ بھلا بتلاؤ تو سہی اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو جن کو تم خدا تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو وہ اسکی (بھیجی ہوئی) تکلیف دور کر سکتے ہیں یا اللہ اگر مجھ پر فضل کرنا چاہے تو یہ (جھوٹے دیوتا) اس کے فضل کو روک سکتے ہیں (ہرگز نہیں) کہہ دے اللہ تعالیٰ مجھ کو بس کرتا ہے اسی پر بھروسا کرنے والے بھروسا کرتے ہیں[3].

۹۵۔ أَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ۚ قُلْ أَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ㊸

(الزمر پ ۲۴ ع ۵)

کیا ان کافروں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں کو (اپنا) سفارشی (بنا رکھا ہے) (اے پیغمبر) کہہ دے اگر یہ سفارشی ذرا بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ ان کو عقل ہو۔

۹۶۔ قُلْ أَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَأْمُرُوْٓنِّيْٓ أَعْبُدُ أَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ㊹ وَلَقَدْ أُوْحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ

(اے پیغمبر ان کافروں سے) کہہ جاہلو نادانو تم مجھ سے یہ کہتے ہو کہ اللہ کے سوا اور کسی کو میں پوجوں[4] اور تیری طرف اور تجھ سے پہلے جو پیغمبر گزر گئے ان کی طرف (بھی) یہ حکم بھیجا جا

---

[1] سب سے پہلے آنحضرتؐ کا ہی اسلام تھا آپؐ نے اس وقت خدا کی بندگی اختیار کی جب کہ دنیا سب خدا کے دشمن آپ کو گھیرے ہوئے تھے اور اپنی جان اور عزت کی کچھ پرواہ نہ کی قیامت تک جتنے بندے مسلمان گذریں گے سب کا ثواب آنحضرتؐ کو ملتا جاتا ہے، [2] کافر کہتے تھے تم ہمارے دیوتاؤں کو برا نہ کہو ورنہ وہ تم کو دیوانہ کر دیں گے، [3] اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو قائل کیا کہ تم جن دیوتاؤں کو پوجتے ہو نہ انہوں نے آسمان زمین بنایا نہ ان کو کوئی اختیار ہے نفع یا نقصان پہنچانے کا پھر کیا سمجھ کر ان کی پوجا کرتے ہو، جب بھی تم ان کو اپنا سفارشی سمجھتے جاؤ گے اس سے مراد بت ہیں وہ محض بے جان ہیں ان میں نہ قدرت ہے نہ عقل ہے ایسوں کو سفارشی سمجھنا محض نادانی ہے۔ جو لوگ فرشتوں یا پیغمبروں یا بزرگوں کو اس طور سے اپنا سفارشی سمجھیں کہ وہ ہر طرح ہم کو بچا لیں گے اللہ تعالیٰ کا حکم ہو یا نہ ہو وہ بھی انہی مشرکوں میں داخل ہیں، [4] قریش کے کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ صلاح دی کہ تم بتوں کی پوجا کرلو تو ہم سب تمہارے شریک ہو جائیں گے اور سب سے زیادہ تم کو روپیہ دیں گے اور جس عورت سے چاہو نکاح کر دیں گے اس وقت یہ آیت اتری،

أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ
الْخٰسِرِينَ ﴿٦٥﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ
الشّٰكِرِينَ ﴿٦٦﴾ (الزمر پ ۲۴ ع ۷)

چکا ہے (ہر ایک پیغمبر سے ہم نے کہہ دیا ہے) اگر تونے (اللہ تعالیٰ کے ساتھ) شرک کی تو تیرا کیا کرایا (سب) اکارت اور تو ٹوٹے میں پڑ گیا (تو کافروں کا کہنا ہرگز نہ مان) بلکہ اللہ ہی کو پوجتا رہ اور (اسی کا) شکر کیے جا رہ۔

٩٧۔ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ
الْكٰفِرُونَ ﴿١٤﴾ (المومن پ ۲۴ ع ۲)

تو (مسلمانو) خالص خدا ہی کی بندگی کر کے اس کو پکارو اگرچہ کافر (اس خلوص) پر برا مانیں[۲]۔

٩٨۔ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَقْضُونَ
بِشَيْءٍ ﴿٢٠﴾ (المومن پ ۲۴ ع ۲)

اور جن (دیوتاؤں) کو یہ کافر اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ بھی فیصلہ نہیں کر سکتے (اُن میں جان ہی کہاں ہے)

٩٩۔ هُوَ الْحَيُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ط
الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿٦٥﴾ (المومن پ ۲۴ ع ۷)

وہ ہمیشہ زندہ ہے اس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں خالص اسی کی بندگی کر کے اس کو پکارو اصل تعریف اللہ ہی کو سجتی ہے جو سارے جہان کا مالک ہے۔

١٠٠۔ قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ
دُونِ اللّٰهِ لَمَّا جَاءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّي وَأُمِرْتُ
أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿٦٦﴾ (المومن پ ۲۴ ع ۷)

(اے پیغمبر) کہہ دے جب میرے پاس میرے مالک کی طرف سے کھلی نشانیاں آ چکیں تو مجھ کو اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کا پوجنا جن کو تم پکارتے (پوجتے) ہو منع ہوا اور مجھے یہ حکم ہوا کہ اللہ ہی کے سامنے گردن جھکاؤں جو سارے جہان کا مالک ہے۔

١٠١۔ ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُونَ ﴿٧٣﴾ مِنْ
دُونِ اللّٰهِ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوا
مِنْ قَبْلُ شَيْئًا كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِينَ ﴿٧٤﴾
ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ
وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُونَ ﴿٧٥﴾ اُدْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِينَ
فِيهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٧٦﴾ (المومن پ ۲۴ ع ۸)

پھر ان سے کہا جائے گا وہ لوگ کہاں گئے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا شریک سمجھے[۳] تھے وہ کہیں گے وہ ہمارے پاس سے غائب ہو گئے (معلوم نہیں کدھر چل دیئے) گویا ہم اس سے پہلے کسی کو پکارتے ہی نہ تھے[۴] اللہ تعالیٰ کافروں کو ایسا ہی بھٹکا دیتا ہے[۵] (ان سے کہا جائے گا) یہ اس کی سزا ہے جو تم دنیا میں ناحق اتراتے تھے[۶] اور اس کی جو تم دھند مچاتے تھے (اب) دوزخ کے دروازوں میں گھسو ہمیشہ اسی میں رہو غرور کرنے والوں کا کیا برا ٹھکانا ہے۔

١٠٢۔ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلّٰهِ
الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿٣٧﴾

سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو (وہ تو تمہاری طرح ایک مخلوق ہیں) اگر تم خالص اللہ تعالیٰ کو پوجنا چاہتے ہو تو اس خدا کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا ہے[۷]۔

---

[۱] اللہ اکبر شرک کتنا بڑا گناہ ہے اللہ تعالیٰ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتا ہے اگر تو بھی شرک کرے تو تیرا کیا کرایا سب اکارت ہو جائے گا حالانکہ پیغمبروں سے شرک نہیں ہو سکتا مگر امت کو ڈرانے کے لیے یوں فرمایا مراد یہ ہے کہ شرک پر خاتمہ ہوا اور توبہ نہ کرے، [۲] پڑے برا مانا کریں کمبخت اپنے غصہ میں آپ مرا کریں تم توحید پر جمے رہو [۳] ان کی پوجا کیا کرتے تھے مشکل کے وقت ان کو پکارا کیا کرتے تھے ان سے مدد چاہتے تھے [۴] یعنی وہ ہم سے ایسے الگ ہو گئے گویا ہم نے دنیا میں ان کو پکارا ہی نہیں نہ ان کی پوجا کی، [۵] ان کے حواس جاتے رہتے ہیں جیسے ان دوزخیوں کے حواس جاتے رہیں گے پہلے تو یہ کہہ بیٹھے کہ ہمارے وہ شریک غائب غلہ ہو گئے ہم کو چھوڑ بیٹھے اور شرک کو تسلیم کیا پھر یہ کہنے لگے کہ ہم شرک ہی نہیں کرتے تھے ہم نے خدا کے سوا کسی کو نہیں پوجا، [۶] اپنے مال و دولت پر پھول کر اللہ تعالیٰ کو بھول گئے تھے [۷] اس مقام پر سجدہ ہے ابن مسعودؓ سے ایسا ہی منقول ہے اور ابن عباسؓ وهم لا يسأمون پر سجدہ کرتے تھے (اس آیت میں سجدے سے مراد عبادت کا سجدہ وہ سوا خدا کے کسی کو کرنا شرک ہے بالاتفاق)

فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ
بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ (حٰم السجدۃ پ۲۴ ع۵)

پھر اگر یہ لوگ غرور کریں[۱] تو خدا کے پاس جو فرشتے ہیں وہ رات اور دن اس کی پاکی بیان کرتے رہتے ہیں اور وہ (کبھی) تھکتے ہی نہیں[۲]۔

۱۰۳۔ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ
مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۴۸﴾ (حٰم السجدۃ پ۲۴ ع۶)

اور پہلے (دنیا میں) یہ لوگ جن (دیوتاؤں) کو (اللہ تعالیٰ کے سوا) پکارا کرتے تھے وہ (سب) غائب غلہ[۳] ہو جائیں گے اور (اس وقت) سمجھ لیں گے (اب) بھاگنے کی کوئی صورت نہیں۔

۱۰۴۔ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ
يُحْيِ الْمَوْتٰى ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۹﴾
(الشوریٰ پ۲۵ ع۱)

کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا (دوسروں کو) سرپرست بنا یا تو سرپرست اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور وہی مردوں کو جلائے گا اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

۱۰۵۔ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ
بِهِ اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ
لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ (الشوریٰ پ۲۵ ع۳)

کیا ان لوگوں نے (خدا کے) شریک بنا رکھے ہیں جو ان کو دین کا وہ رستہ بتلاتے ہیں جس کا خدا نے حکم نہیں[۴] دیا اور اگر (چکی ہوئی بات نہ ہوتی[۵] تو ان کا فیصلہ ہو چکا ہوتا اور گنہگاروں کو بیشک تکلیف کا عذاب (ایک دن ضرور) ہونا ہے۔

۱۰۶۔ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ ؕ ﴿۴۶﴾ (الشوریٰ پ۲۵ ع۶)

اور خدا کے سوا (وہاں) کوئی ان کے حمایتی نہ ہوں گے جو ان کی مدد کریں۔

۱۰۷۔ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾
وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ
وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي
الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾
(الزخرف پ۲۵ ع۲)

کیا خدا نے آپ کو جو پیدا کیا اس میں بیٹیاں (اپنے لیے) لے لیں اور تم کو چن کر بیٹے دئیے[۶] اور (ان کافروں میں سے جب کسی کو اس چیز کے (پیدا) ہونے کی خبر دی جائے جس کو وہ خدا کے لیے بیان کرتا ہے (یعنی بیٹی پیدا ہونے کی) تو اس کا منہ کالا پڑ جاتا ہے اور اندر ہی اندر (غصہ[۷] سے گھٹتا رہتا[۸] ہے کیا جو گہنے پاتے میں پلتی ہے اور لڑائی جھگڑے میں وہ برابر بات نہیں کر سکتی[۹]

۱۰۸۔ وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَاۤ ق
اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾
(الزخرف پ۲۵ ع۴)

اور (اے پیغمبر) تجھ سے پہلے جو ہم پیغمبر بھیج چکے ہیں ان سے پوچھ لے کیا ہم نے خدا تعالیٰ کے سوا دوسرے دیوتا ٹھہرائے تھے جن کو لوگ[۱۰] پوجیں[۱۱]۔

[۱] خدا کے یہاں پوجا کرنے والوں کی کمی نہیں، [۲] اکتاتے ہی نہیں کیونکہ تسبیح اور تقدیس الٰہی فرشتوں کی زندگی ہے جیسے ہوا ہم لوگوں کی زندگی ہے، [۳] ان کا کہیں پتا ہی نہ ہوگا، [۴] یا بلکہ اس کی برائی بیان کی جیسے شرک اور کفر اور گناہ کی باتیں، [۵] خدا کا وہ وعدہ کہ ان کا فیصلہ قیامت کے دن ہوگا [۶] بیٹی کو اپنا بُرا سمجھتا پھر گدھا بے وقوف جس چیز کو اتنا برا سمجھتا ہے اس کو خدا کے لیے تجویز کرتا ہے۔ جس کو سب طرح کی قدرت ہے، [۷] خدا کے لیے بیٹی تجویز کرتے ہو، [۸] بچاری لڑائی جھگڑے کے نام سے کانپ جاتی ہے، [۹] یعنی ان پر جو کتابیں اتری تھیں ان کو دیکھ لے یا ان کی امت کے لوگوں سے پوچھ لے، [۱۰] اس آیت سے غرض یہ ہے کہ قریش کے کافروں کو الزام دیا جائے کہ جتنے پیغمبر دنیا میں آئے سب شرک کے مخالف اور توحید کے حامی تھے۔ ع بڑی تعجب کی بات ہے اچھی چیز تم کو دی اور بری اپنے لیے رکھ لی حالانکہ اسی نے سب کو پیدا کیا۔

۱۰۹۔ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ
مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۴﴾ (الزخرف پ ۲۵ ع ۶)

بیشک اللہ تعالیٰ وہی میرا مالک ہے اور تمہارا بھی مالک ہے اسی کو پوجتے رہو یہی (توحید کا) سیدھا رستہ ہے۔

۱۱۰۔ قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ
الْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ (الزخرف پ ۲۵ ع ۷)

(اے پیغمبرؐ) کہہ دے اگر (بالفرض) خدا کی کوئی اولاد ہوتی تو (سب سے[1]) پہلے میں اس کی پوجا کرتا۔

۱۱۱۔ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ
اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾
(الزخرف پ ۲۶ ع ۱)

اور یہ کافر خدا کے سوا جن کو پکارتے ہیں وہ تو سفارش نہیں کر سکتے۔ (بچانا تو کجا) البتہ جنہوں نے حق بات (توحید) کی یقین رکھ کر گواہی دی[2]۔

۱۱۲۔ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا
خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ؕ
اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴﴾ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۵﴾ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ
كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۶﴾
(الاحقاف پ ۲۶ ع ۱)

کہہ دے بھلا دیکھو تو سہی جن (دیوتاؤں) کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو مجھے دکھلاؤ تو انہوں نے زمین میں کیا بنایا یا آسمانوں (کے بنانے) میں ان کا ساجھا ہے اگر تم سچے ہو تو اس (قرآن) سے پہلے کی کوئی آسمانی کتاب یا اگلی کوئی علمی روایت اپنی بات کے ثبوت[3] میں لے کر آؤ اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے سوا ایسوں کو پکارے جو قیامت تک اس کے پکارنے پر جواب نہ دیں اور (جواب دینا تو کیا) وہ ان کا پکارنا سنتے تک نہیں[4] اور جب (قیامت کے دن) لوگ اکٹھا کئے جائیں گے وہ (بت خدا کی قدرت سے زندہ ہو کر) ان کے دشمن بن جائیں گے اور کہیں گے تم نے ہم کو نہیں پوجا[5]۔

۱۱۳۔ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا
اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا
يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾ (الاحقاف پ ۲۶ ع ۴)

پھر جن دیوتاؤں کو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اس کی نزدیکی حاصل کرنے کے لیے خدا بنا رکھا تھا انہوں نے ان کی مدد کیوں[6] نہ کی (مدد کیا خاک کرتے) وہ تو ان سے غائب[7] ہو گئے اور ان کے جھوٹ اور طوفان کا جو جوڑا کرتے تھے یہ حال ہوا[8]۔

۱۱۴۔ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا
اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ ﴿۱۱﴾ (الفتح پ ۲۶ ع ۲)

کہہ دے (اس بہانے سے کیا فائدہ) بھلا اگر اللہ تعالیٰ تم کو کوئی فائدہ پہنچانا چاہے یا کچھ نقصان دینا چاہے تو اس کے مقابلے میں تمہارے لیے کسی کا کچھ چل سکتا ہے[9]،

[1] کیونکہ میں خدا کا بندہ ہوں اور اس کا تابعدار ہوں، [2] وہ سفارش کر سکتے ہیں جیسے حضرت عیسٰی یا حضرت عزیرؑ یا اللہ تعالیٰ کے نیک بندے یا فرشتے یہ سفارش کریں گے مگر خدا کے حکم اور مرضی سے باقی بت جھنڈے شدے وغیرہ جن کو مشرک پوجتے ہیں تو وہ خود دوزخ کے ایندھن بنیں گے سفارش کیا خاک کر سکتے ہیں اپنے تئیں تو بچا نہ سکیں گے۔ [3] اگلی علمی روایت سے یہ مراد ہے کہ کسی اگلے پیغمبر کی حدیث پیش کر دیا اگلے پیغمبر کا کچھ لکھا ہوا۔ [4] مراد بت ہیں جو محض بے جان ان سے تو آدمی اور جانور کئی درجے بہتر ہیں۔ ایک مشرک کے بچے نے اپنے باپ کے دیوتاؤں کو چوہے کے بل میں گھسیڑ دیا۔ باپ خفا ہوا بیٹے نے کہا واہ اگر اس دیوتا سے اتنا بھی کام نہیں نکلتا کہ چوہے کو روکے رہے تو پھر اس کو پوجنے سے کیا فائدہ باپ یہ سن کر نہایت شرمندہ ہوا۔ [5] بلکہ اپنی خواہش سے پوجتے رہے۔ [6] عین وقت پر یعنی عذاب اترنے پر ان کی مدد، [7] یعنی عذاب اترتے ہی گم ہو گئے [8] وقت پر جھوٹے معبود سب ہوا ہو گئے کسی ایک نے جھوٹوں بھی نہ پوچھا۔ [9] تم جو ڈر کر گھروں میں بیٹھ رہے کیا اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ سکتے ہو۔

۱۱۵- وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ ۖ إِنِّي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ
مُّبِينٌ (۵۱) (الذاریات پ۲۷ ع ۳)

اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی خدا مت بناؤ میں اس کی طرف سے تم کو کھول کر ڈراتا ہوں[۱].

۱۱۶- أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُونَ (۳۹) (الطور پ۲۷ ع ۲)

کیا (اے مشرکو) خدا کی تو بیٹیاں ہیں اور تمہارے لیے بیٹے ہیں۔

۱۱۷- أَمْ لَهُمْ إِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۚ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ (۴۳)
(الطور پ۲۷ ع ۲)

یا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور ان کا خدا ہے اللہ تعالیٰ تو ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے[۲].

۱۱۸- أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ (۱۹) وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ (۲۰)
أَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْأُنثَىٰ (۲۱) تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ
ضِيزَىٰ (۲۲) إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَ
آبَاؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ ۚ (۲۳)
(النجم پ۲۷ ع ۶)

(مشرکو) بھلا بتلاؤ تو سہی لات اور عزیٰ اور تیسرا اور ایک بت منات (یہ کس کام کے ہیں) تم کو مرد دیئے (بیٹے ملے) اور پروردگار کو عورتیں (بیٹیاں) یہ تو اگر ہو تو ایک بھونڈی تقسیم ہے[۳] یہ بت تو نرے نام ہی کے نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے (اپنے دل سے) تراش لیے ہیں اللہ تعالیٰ نے تو ان کے (معبود ہونے کی) کوئی سند نہیں اتاری۔

۱۱۹- مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ ۗ (۱۱)
(التغابن پ۲۸ ع ۲)

جو مصیبت آتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم ہی سے آتی ہے[۵]

۱۲۰- أَمَّنْ هٰذَا الَّذِي هُوَ جُندٌ لَّكُمْ يَنصُرُكُم مِّن
دُونِ الرَّحْمٰنِ ۚ إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ (۲۰) أَمَّنْ
هٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۚ بَل لَّجُّوا فِي
عُتُوٍّ وَنُفُورٍ (۲۱) (الملک پ۲۹ ع ۲)

بھلا اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کیا کوئی لشکر ہے جو (مصیبت کے وقت) تمہاری مدد کرے گا کافر نرے دھوکے میں ہیں (شیطان کے فریب میں آگئے ہیں) بھلا اگر خدا تعالیٰ اپنی روزی اتارنا روک لے (بارش موقوف کر دے) تو تم کو کون روزی دے گا بات یہ ہے کہ کافر شرارت اور (حق بات سے) بھاگنے پر اڑے ہوئے ہیں۔

۱۲۱- قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَن مَّعِيَ أَوْ رَحِمَنَا
فَمَن يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ (۲۸) قُلْ
هُوَ الرَّحْمٰنُ آمَنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ
مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (۱۹) قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ
أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَن يَأْتِيكُم بِمَاءٍ

(اے پیغمبر کہہ دے بتلاؤ تو سہی اللہ تعالیٰ مجھ کو اور میرے ساتھ والوں (مسلمانوں) کو تباہ کر دے یا ہم پر رحم فرمائے[۶] یہ کافروں کو تکلیف کے عذاب سے کون بچائیگا[۷] (اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہہ دے وہی خدا بڑا رحم کرنے والا ہے اُس پر ایمان لائے اور اسی پر ہمارا بھروسا ہے تم اب (قریب ہیں جب عذاب اتریگا) جان لوگے کون کھلی گمراہی میں تھا (اے پیغمبر) کہہ دے (تم خدا کو نہیں مانتے) بھلا بتلاؤ تو سہی اگر تمہارا پانی (جو تم پیتے ہو اور پلاتے ہو) زمین کی تہ میں اتر

[۱] کہ شرک بری بلا ہے تم تباہ ہو جاؤ گے، [۲] مثلاً کہتے ہیں فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں یا حضرت مسیحؑ خدا کے بیٹے ہیں اللہ تعالیٰ تو بیٹا بیٹی دونوں سے پاک ہے۔
[۳] مشرک فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہتے یا ان تینوں بتوں کو جو مؤنث گنے جاتے اللہ تعالیٰ کا شریک بتلاتے، [۴] کہ جو سب کا مالک اور سب کا بادشاہ ہے اس کا حصہ بُرا ہوا اور تمہارا حصہ اچھا، [۵] بے اس کے حکم کے کوئی مصیبت آدمی پر نہیں آ سکتی یہ آیت اس وقت اتری جب کافروں نے کہا اگر مسلمانوں کا دین سچا ہوتا تو دنیا کی مصیبتیں ان پر کیوں آتیں، [۶] اور بچا لے دونوں صورتوں میں ہمارا جو ہونا ہے وہ ہوگا پر کافروں کو الخ، [۷] کافر اور پیغمبر اور مسلمانوں کی نسبت زمانے کی گردش کا انتظار کرتے تھے اور ان کی تباہی کے خواہاں تھے۔ ارشاد ہوا ان سے کہو ہم تباہ ہوں یا بچیں مگر تم تو آخرت کے سخت عذاب میں ضرور پھنسو گے تم کو کون بچائے گا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ ہم تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہیں ایمان کے ساتھ اس کے عذاب سے بھی ڈرتے ہیں تم اپنی کہو کافر ہو کر تم کو عذاب سے کیونکر بچاؤ ہوگا،

مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾　　(　　پ ۲۹ ع ۲)

جائے (جذب ہو جائے) تو پھر (خدا کے سوا) کون ہے جو تم کو ستھرا صاف پاک یا بہتا ہوا پانی لا کر دے[1]

۱۲۲- اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۴۱﴾　(القلم پ ۲۹ ع ۲)

یا انہوں نے (خدا تعالیٰ کے) شریک بنا رکھے ہیں پھر اگر سچے ہیں تو ان شریکوں کو (سامنے) لائیں[2]۔

۱۲۳- وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾　(الجن پ ۲۹ ع ۲)

اور مسجدیں اللہ تعالیٰ ہی کی (عبادت) کے لیے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کا پوجا نہ کرو[3]۔

۱۲۴- قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾ قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِسٰلٰتِهٖ ﴿۲۳﴾　(الجن پ ۲۹ ع ۲)

(اے پیغمبرؐ) کہہ دے میں تو بس اپنے مالک کا پوجا کرتا ہوں (خدائے واحد کا) اور کسی کو اس کا شریک نہیں بنایا (اے پیغمبرؐ) کہہ دے میں تمہارے نقصان یا نفع کا اختیار نہیں رکھتا (اے پیغمبرؐ) کہہ دے مجھ کو اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے کوئی نہیں بچا سکتا (وہی بچائے تو بچائے) اور اس کے سوا کہیں مجھ کو پناہ نہیں مل سکتی میرا کچھ اختیار نہیں صرف اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کے پیغام پہنچانا میرا کام ہے اور یہی میرے اختیار میں ہے۔

۱۲۵- وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ﴿۵﴾　(البینة پ ۳۰ ع ۱)

حالانکہ اہل کتاب کو (خود ان کی کتابوں میں) یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ کو پوجیں ایک طرف کے ہو کر خالص اُسی کی بندگی کریں اور نماز کو درستی سے ادا کریں اور زکوٰۃ دیا کریں۔ اور یہی دین ٹھیک ہے[5]۔

۱۲۶- قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱﴾ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲﴾ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿۳﴾ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ﴿۴﴾ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿۵﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿۶﴾　(الکفرون پ ۳۰ ع ۱)

(اے پیغمبرؐ ان مکہ کے کافروں سے) کہہ دے کافرو میں ان (بتوں) کو نہیں پوجتا جن کو تم پوجتے ہو اور نہ میں جس (خدا) کو پوجتا ہوں اس کو تم پوجتے ہو[6] اور نہ میں آیندہ ان (بتوں) کو پوجوں گا جن کو تم نے پوجا اور نہ تم آیندہ اُس (خدا) کو پوجو گے جس کو میں پوجتا ہوں[7] تم کو تمہارا دین (پسند) مجھ کو میرا دین۔

[1] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے پھر کون تمہارے لیے پانی کی سوتیں لا بہائے گا تفسیر جلالین میں ہے کہ اس آیت کے پڑھنے والے کو یہ کہنا مستحب ہے اللہ رب العالمین جیسے حدیث میں وارد ہے ایک مغرور شخص نے یہ آیت سنی تو کہنے لگا پکا سین اور شبا میں (یعنی کدال اور پھاوڑے) پانی نکال کر دیں گے اس کی آنکھوں کا پانی خشک ہو گیا اندھا بن گیا اللہ تعالیٰ کی آیتوں کی بے ادبی کرنے کی یہی سزا ہے، مترجم کہتا ہے اب اس مردود سے کہنا چاہیے تھا کہ اب اپنی آنکھوں کا پانی بیل اور پھاوڑے سے نکالے، [2] جو اس بات کے ذمہ دار ہیں، [3] وہ کہیں کہ ہم ذمہ دار ہیں، [4] جیسے مشرک کیا کرتے تھے یا نصاریٰ وہ جب اپنے گرجا میں جاتے تھے تو عیسیٰؑ مسیح کو خداوند کہہ کے پکارتے ہیں ایک حدیث میں ہے کہ مسجدیں اللہ تعالیٰ کی یاد اور انصاف کا حکم دینے کے لیے بنائی گئی ہیں، [5] اخیر زمانہ کے پیغمبر بھی ان کو اسی دین کی تعلیم دیتے تھے جو اگلے سب پیغمبروں کے وقت سے چلا آتا ہے کوئی نئی بات نہیں پھر نہ ماننے کی کیا وجہ ہے یہی ضد اور نفسانیت اس کا کیا علاج ہے، [6] کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ فرمایش کی کہ ایک سال آپ ہمارے بتوں کو پوجیں تو ہم آپ کے خدا کو ایک سال تک پوجیں گے ایسا کیجئے تو ہم میں آپ میں کو جھگڑا نہیں رہے گا اس وقت یہ آیت اتری،

[7] یہ آپ کو وحی سے معلوم ہوا کہ یہ کافر کبھی ایمان لانے والے نہیں،

صِفَاتُ اللّٰہِ الثُّبُوتِیَّۃُ وَالسَّلْبِیَّۃُ وَاَسْمَآءُہٗ

باب اللہ تعالیٰ کے صفات ثبوتی اور سلبی اور اللہ تعالیٰ کے نام

۱۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۲﴾ (الفاتحہ پ ۱ ع ۱)

بڑا مہربان رحم والا۔

۲۔ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۳﴾ (الفاتحہ پ ۱ ع ۱)

انصاف کے دن کا مالک۔

۳۔ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰۤی اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۲۹﴾ (البقرہ پ ۱ ع ۳)

وہی خدا ہے جس نے تمہارے لیے سب کچھ جو زمین میں ہے بنایا[۱] پھر آسمان کی طرف چڑھ گیا اور سات آسمان ہموار بنائے۔ اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

۴۔ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴿۱۰۷﴾ (البقرہ پ ۱ ع ۱۳)

کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں اور خدا تعالیٰ کے سوا مسلمانو نہ تمہارا کوئی حمایتی ہے نہ مددگار[۲]۔

۵۔ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ (البقرہ پ ۱ ع ۱۴)

نیا نکالنے والا (یعنے ایجاد کرنے والا) آسمانوں اور زمین[۳] کا جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو فرماتا ہے ہوجاؤ وہ ہوجاتا ہے۔

۶۔ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ (البقرہ پ ۱ ع ۱۶)

(مسلمانو کہو) اللہ تعالیٰ نے ہم کو رنگ دیا اور اللہ تعالیٰ کے رنگ[۴] سے کس کا رنگ بہتر ہے اور ہم اُسی کا پوجا کرتے ہیں۔

---

[۱] تمہارے لیے یعنی تمہارے فائدے اور استعمال کے لیے بعضوں نے اس آیت سے دلیل لی ہے کہ مٹی کھانا حرام ہے کیوں کہ زمین کی چیزوں میں وہ داخل نہیں ہے اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے کیونکہ زمین کی سب چیزیں اس کے لیے بنائی گئی ہے اس آیت سے یہ بھی نکلتا ہے کہ پہلے زمین بنائی گئی پھر آسمان لیکن سورہ النازعات میں فرمایا والارض بعد ذلک دحٰھا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پہلے بنا ہے اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ پہلے حق سبحانہ نے آسمان کا مادہ تیار کیا پھر زمین کو بنایا اور اس کو پھیلایا اور اس کی سب چیزیں پیدا کیں پھر دوبارہ آسمان کی طرف چڑھا اور اس کو سات طبقوں پر مرتب کیا حدیث میں ہے کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پانسو برس کی راہ ہے، ابن عباسؓ اور مجاہدؒ نے استوی کے معنی ارتفع اور علا کے لیے ہیں۔ یعنی چڑھ گیا اور بلند ہوا شاہ عبدالقادر صاحبؒ نے بھی استویٰ کا ترجمہ چڑھ گیا کیا ہے۔

[۲] جب وہ بادشاہ ہے تو بادشاہ کو ہر طرح کا اختیار ہوتا ہے ایک حکم جاری کرتا ہے پھر جب زمانہ ایسا آتا ہے کہ دوسرا حکم دینا مناسب ہوتا ہے تو ویسا حکم دیتا ہے۔

[۳] نیا نکالنے والا بدیع کا ترجمہ ہے یعنے پہلے اس کی کوئی مثال اور نظیر نہ تھی۔

[۴] اللہ تعالیٰ کے رنگ سے مراد ایمان ہے۔

۷۔ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۚ (۱۸۶)

(البقرہ پ ۲ ع ۲۳)

(اے پیغمبر) جب میرے بندے تجھ سے میرا حال پوچھیں (کہ میں کہاں ہوں[۱]) تو کہہ دے میں نزدیک ہوں۔

۸۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ (۲۵۵)

(البقرہ پ ۳ ع ۳۴)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا خدا نہیں وہ زندہ ہے[۲] سب کا سنبھالنے والا نہ اونگھتا ہے نہ سوتا ہے[۳] اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے[۴]۔ بے اس کے حکم کے کون اس کے پاس سفارش کر سکتا ہے[۵] جو اُن کے (یعنی لوگوں کے) پہلے گذرا اور جو ان کے بعد ہوگا وہ سب جانتا ہے[۶] اور وہ اُس کے علم میں سے کسی چیز کو نہیں جانتے مگر جتنا وہ چاہتا ہے اُس کی کرسی کے اندر آسمان اور زمین سب آگئے ہیں[۷] اور ان کا تھامنا اس کو بھاری نہیں ہے اور وہ اونچا ہے بڑا[۸]۔

۹۔ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ

اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے[۹] اور تم اپنے دل کی بات کھولو یا اس کو چھپاؤ اللہ تعالیٰ اس کا حساب تم سے لے گا پھر

---

[۱] یعنی گو ذات میری عرش مقدس کے اوپر ہے اور عرش سارے آسمانوں کے اوپر اور ہر ایک آسمان تک پانسو برس کی راہ ہے لیکن باوجود اس کے دعا کرنے والوں سے قریب رکھتا ہوں، [۲] یعنی اس کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں زندہ ہے یعنی ہمیشہ رہے گا اس کو کبھی فنا نہیں ہمیشہ ایک حال میں ہے۔ بہرحال حیٰوۃ اس کی صفت ہے اور صفت بھی کیسی ذاتی وہ مر نہیں سکتا سب کا سنبھالنے والا یہ ترجمہ ہے قیوم کا یعنی کل کارخانہ عالم کا چلانے والا،

[۳] نیند سے پہلے اونگھ آتی ہے یعنی سستی اللہ تعالیٰ اونگھ اور نیند دونوں سے پاک ہے۔ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالےٰ کبھی نہیں سوتا اور سونا اس کی ذات پاک کے لائق نہیں، [۴] یعنی اسی کی ملک ہے اور اسی کی مخلوق اللہ تعالےٰ کے سب بندے ہیں اور غلام کیا بڑے کیا چھوٹے، [۵] اس آیت سے پہلی آیت کا مطلب کھل گیا جس میں فرمایا تھا کہ اس دن سفارش نہ ہوگی یعنی بے حکم اور اجازت کے کسی کو مجال نہ ہوگی کہ اس کی جناب میں سفارش کرے البتہ اس کی مرضی پاکر جس کو وہ بچانا چاہے گا نیک بندے اس کی سفارش کریں گے، [۶] اپنے بعضے بندوں کو بتا دیتا ہے جیسے پیغمبروں کو کبھی کوئی بات غیب کی اللہ کے بتلانے سے معلوم ہو جاتی ہے مگر خود ان کو بے اللہ تعالےٰ کے بتلائے غیب کی کوئی بات معلوم نہیں ہو سکتی، [۷] ایک حدیث میں ہے کہ کرسی پر اللہ تعالےٰ کے مبارک قدم ہیں اور عرش کرسی سے بھی بڑا ہے اس کا اندازہ سوا اللہ تعالےٰ کے کوئی نہیں کر سکتا دوسری حدیث میں ہے کہ ساتوں آسمان کرسی کے سامنے ایسے ہیں جیسے ایک چھلا ایک میدان میں پڑا ہو اور عرش کرسی سے اتنا بڑا ہے جیسے میدان چھلے سے،

[۸] کیوں کہ اس کی ذات مقدس عرش کے بھی اوپر ہے بعضوں نے کہا اس کی شان بلند ہے اور اس کا مرتبہ بڑا ہے، امام ابن قیمؒ نے کہا جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کے اوپر عرش نہیں ہے اور یہ کہ عرش و فرش سب اس کی نسبت برابر ہیں تو وہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ غلط گمان کرتا ہے اور اس کا خیال آیات اور احادیث کے برخلاف ہے اسی طرح جو یہ سمجھے جو اللہ تعالےٰ کے بے حکم اور بے اجازت بھی کوئی سفارش کر سکتا ہے یا اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے بیچ میں کچھ لوگ درمیانے ہیں جن سے دعا اور حاجت مانگنا ہو سکتا ہے تو وہ غلطی پر ہے اور اس کا خیال بہت بُرا ہے۔

[۹] یعنی سب اس کی ملک ہے اور آسمان اور زمین والے سب اس کے بندے اور غلام ہیں۔

اللّٰہُ ؕ فَیَغۡفِرُ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ
وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۲۸۴﴾ (البقرہ پ ۳ ع ۴-۷)

جس کو وہ چاہے گا بخش دے گا اور جس کو چاہے گا عذاب کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے[۱]۔

۱۰- الٓـمّٓ ﴿۱﴾ اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۙ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ﴿۲﴾
(آل عمران پ ۳ ع ۱)

اللہ تعالیٰ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ زندہ ہے سب کا سنبھالنے والا۔

۱۱- اِنَّ اللّٰہَ لَا یَخۡفٰی عَلَیۡہِ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ﴿۵﴾
ہُوَ الَّذِیۡ یُصَوِّرُکُمۡ فِی الۡاَرۡحَامِ کَیۡفَ یَشَآءُ ؕ لَاۤ اِلٰہَ
اِلَّا ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۶﴾ (آل عمران پ ۳ ع ۱)

بیشک اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز چھپی نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں[۲] وہی ماں کے پیٹ میں جس طرح چاہتا تمہاری تصویر بناتا ہے[۳] اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں زبردست ہے حکمت والا۔

۱۲- قُلۡ اِنۡ تُخۡفُوۡا مَا فِیۡ صُدُوۡرِکُمۡ اَوۡ تُبۡدُوۡہُ یَعۡلَمۡہُ
اللّٰہُ ؕ وَیَعۡلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ
وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۲۹﴾ (آل عمران پ ۳ ع ۳)

کہہ دے جو کچھ تمہارے جی میں ہے اس کو چھپاؤ یا کھولو اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے[۴] اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے[۵]۔

۱۳- وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ یَغۡفِرُ
لِمَنۡ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ
رَّحِیۡمٌ ﴿۱۲۹﴾ (آل عمران پ ۴ ع ۳)

اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے[۶] اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سب کاموں کی انتہا ہے[۷]۔

اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے[۸] جس کو چاہے بخش دے اور جس کو چاہے عذاب کرے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۴- وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَاِلَی
اللّٰہِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ ﴿۱۰۹﴾ (آل عمران پ ۴ ع ۱۱)

۱۵- بَلِ اللّٰہُ مَوۡلٰىکُمۡ ۚ وَہُوَ خَیۡرُ النّٰصِرِیۡنَ ﴿۱۵۰﴾
(آل عمران پ ۴ ع ۱۶)

بلکہ اللہ تعالیٰ تمہارا کارساز ہے اور اس کی مدد سب سے بہتر ہے[۹]۔

۱۶- ذٰلِکَ بِمَا قَدَّمَتۡ اَیۡدِیۡکُمۡ وَاَنَّ اللّٰہَ لَیۡسَ

یہ (عذاب) اُن کاموں کا بدلہ ہے جن کو تم نے اپنے ہاتھوں سے کر کے آگے

[۱] بعضوں نے کہا کہ دل کی بات پر مواخذہ نہ ہوگا مگر گواہی کے چھپانے پر مواخذہ ہوگا۔ اور دل کی بات سے اس آیت میں وہی مراد ہے بعضوں نے کہا یہ آیت منسوخ ہے صحیح یہ ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے پہلے ایسا ہی ہوا تھا کہ دل میں جو بات آوے اس کی پرسش ہوگی تو صحابہ بہت گھبرائے اور آنحضرت صلعم سے عرض کیا کہ دل ہمارے اختیار میں نہیں ہیں آپ نے فرمایا کہو ہم نے سنا اور مانا اور پھر یہ آیت اتری امن الرسول اخیر تک اور دل کی بات معاف ہوگئی، [۲] حالانکہ وہ اپنے عرش معلی پر ہے مگر اس کا سمع اور بصرہ ہر جگہ کام دیتا ہے ایک ذرہ بھر بھی اس سے پوشیدہ نہیں، [۳] یعنی ہر ایک آدمی کا ایک نیا نقشا اور نئی صورت ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نشانی ہے کہ باوجودیکہ دنیا میں کروڑوں آدمی ہیں مگر ہر ایک کا نیا روپ اور نئی شکل ہے کوئی گورا کوئی کالا کوئی گندمی کوئی سانولا کوئی لمبا کوئی بونا کسی کا چہرہ کتابی کسی کا گول ہے۔ [۴] یعنی کافروں سے اگر دلی محبت رکھو گے اور ظاہر میں کہو گے کہ دنیا داری کرتے ہیں تو کچھ فائدہ نہ ہوگا اللہ تعالیٰ کو دل کی بات معلوم ہے بعضوں نے کہا یہ کافروں سے خطاب ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دشمنی دل میں رکھو یا کھول کر دشمنی کرو ہر حال میں اللہ تعالیٰ جانتا ہے، [۵] اس کے علم اور قدرت دونوں وسیع ہیں، تو اس سے ڈرنا چاہئے کیونکہ ایسے حاکم سے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں نکل سکتی، [۶] یعنی اسی کی ملک ہے تو وہ ظلم کیوں کرنا چاہے گا کیونکہ اس کو سب اختیار ہے، [۷] یعنی سب اسی کے سامنے آخر میں پیش ہوں گے اور وہ ہر ایک کو اس کا واجبی بدلہ دے گا۔ [۸] اسی کا ملک ہے اسی کا اختیار ہے [۹] تو اللہ تعالیٰ کا حکم مانو اور کافروں کی بات مت سنو۔

لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ (١٨٢) (آل عمران پ ۴ ع ۱۹)

بھیجا یعنے بطور توشہ آخرت کے اور اس وجہ سے کہ اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا ١۔

۱۷۔ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (١٨٩) (آل عمران پ ۴ ع ۱۹)

اور اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں اور اللہ تعالےٰ سب کچھ کر سکتا ہے ٢۔

۱۸۔ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۖ وَإِن تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِن لَّدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا (٤٠) (النساء پ ۵ ع ۴)

اللہ تعالیٰ کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا بلکہ اگر کوئی نیکی ہو تو اُس کو دونا کر دیتا ہے اور (اس کے علاوہ) اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتا ہے ٣۔

۱۹۔ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا (١٢٦) (النساء پ ۵ ع ۱۹)

اور اللہ تعالیٰ ہی کا ہے ٤ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور ہر چیز اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے ٥۔

۲۰۔ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ (١٣١) (النساء پ ۵ ع ۱۹)

اور اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے۔

۲۱۔ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا (١٣٢) إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ وَيَأْتِ بِآخَرِينَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا (١٣٣) (النساء پ ۵ ع ۱۹)

اور اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ تعالےٰ بس ہے کام بنانے والا لوگو اگر وہ چاہے تو (دم بھر میں) تم کو فنا اور (تمہارے بدل) دوسروں کو پیدا کر دے اور اللہ تعالیٰ ایسا کر سکتا ہے ٦۔

۲۲۔ إِن تُبْدُوا خَيْرًا أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُوا عَن سُوءٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا (١٤٩) (النساء پ ۶ ع ۲)

اگر تم (لوگوں کے ساتھ) کھلم کھلا بھلائی کر دیا چھپا کر کر دیا کوئی قصور معاف کر دو تو اللہ تعالیٰ بھی (سب طرح کی) قدرت رکھ کر معاف کرتا ہے ٧۔

۲۳۔ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا (١٦٤) (النساء پ ۶ ع ۲۳)

اور موسیٰ سے تو اللہ تعالیٰ نے بول کر باتیں کیں ٨

۲۴۔ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (١٧) (المائدہ پ ۶ ع ۳)

اور اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین اور اُن کے بیچ میں وہ جو چاہتا ہے بناتا ہے ٩ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے۔

۲۵۔ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَإِلَيْهِ

اور اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں اور ان کے

---

١ تم کو عذاب کرنا سزا ہے تمہارے اعمال کی تو یہ ظلم نہ ہوگا۔ ٢ تو عذاب کرنا اس کو کیا مشکل ہے۔ ٣ ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا یعنی ذری بھی نیکی کو جو خالص نیت سے کی جائے ضائع اور بے ثواب نہیں کرے گا دونا کر دیتا ہے یعنی اس کا ثواب دوگنا کر دیتا ہے۔ ٤ یعنی اس کی ملک ہے۔ ٥ اس کا دائرہ علم سب کو گھیرے ہوئے ہے ٦ کہ اپنی مخلوقات میں سے جن کو چاہے دم کے دم میں دنیا سے اٹھا لیوے اور ان کے بدلے دوسروں کو لا کر وہاں بسا دے وہ تو ایسا قادر مطلق ہے کہ اگر چاہے تو لاکھوں کروڑوں ایسے عالم یعنی آسمان وزمین دم بھر میں پیدا کر دے اور دم بھر میں فنا کر دے اس کی بے نیازی معلوم ہوتی ہے ابن عباسؓ نے کہا یہ خطاب ہے مشرک اور منافق لوگوں کو۔ ٧ یعنی اس کو سب قدرت ہے جو چاہے سو کرے پھر بھی گناہ کی سزا جلد نہیں دیتا معاف کر دیتا ہے۔ ٨ یعنی خود اللہ تعالیٰ نے کلام کیا جن کو حضرت موسیٰؑ نے سنا تو جو آواز حضرت موسیٰؑ نے سنی وہ اللہ تعالیٰ کی آواز تھی اس سے رد ہوا جہمیہ اور معتزلہ اور منکرین صفات کا جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے خود بات نہیں کی تھی بلکہ درخت میں بات کرنے کی طاقت پیدا کر دی تھی یا کسی فرشتے نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بات کی تھی ان بیوقوفوں کو اتنا معلوم نہیں کہ جو درخت میں بات کرنے کی قوت پیدا کر سکتا ہے وہ خود بات کرنے سے عاجز ہو سکتا ہے اور اگر درخت یا فرشتے نے بات کی ہوتی تو وہ یہ کیسے کہہ سکتا تھا اس کی کیا مجال تھی انی انا رب العالمین اور پھر خاص حضرت موسیٰؑ کو کلیم اللہ کا لقب کیوں دیا جاتا کیونکہ فرشتے کے ذریعے سے تو اللہ تعالیٰ نے تمام پیغمبروں سے بات کی۔ ٩ اس نے آدم کو بن باپ کے پیدا کر دیا تو عیسیٰؑ کو بن باپ کے پیدا کرنا کیا مشکل ہے

الْمَصِيرُ ⑱ (المائدہ پ ۶ ع ۳)
بیچ میں اور (سب کو) اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

۲۶۔ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ⑳ (المائدہ پ ۶ ع ۶)
کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں وہ جس کو چاہے عذاب دیتا ہے اور جس کو چاہے معاف کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے۔

۲۷۔ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ ⓺⓸ (المائدہ پ ۶ ع ۹)
نہیں اُس کے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں[۳] جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔

۲۸۔ اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ وَأَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ⑼⑻ (المائدہ پ ۶ ع ۱۳)
جانتے رہو کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب سخت ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان (بھی) ہے[۴]۔

۲۹۔ لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ⑫⓪ (المائدہ پ ۶ ع ۱۶)
آسمانوں اور زمین اور ان کے بیچ میں اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہت ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے[۶]۔

۳۰۔ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ ③ (الانعام پ ۷ ع ۱)
تمہاری چھپی اور کھلی باتوں کو جانتا ہے اور تمہارے کام (بھی) جانتا ہے[۷]۔

۳۱۔ قُلْ لِمَنْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ قُلْ لِلَّهِ ۚ
(اے پیغمبر) کہہ دے[۸] آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب کس کا ہے کہہ دے اللہ تعالیٰ ہی

[۱] یہود حضرت عزیرؑ کو اور نصاریٰ حضرت مسیحؑ کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہتے تھے بڑھتے بڑھتے اپنے تئیں بھی اللہ تعالیٰ کا بیٹا اور پیارا کہنے لگے انجیل کی بعض آیتوں میں خدا کو باپ کہا ہے اس سے یہ سمجھے کہ ہم اس کے بیٹے ہیں۔ [۲] فتح البیان میں ہے کہ یہ خطاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے اور مراد سب لوگ ہیں یا ہر شخص کی طرف خطاب ہے۔ [۳] حدیث میں ہے کہ اس کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں یعنی اور مخلوقات کی طرح یہ نہیں ہے کہ بایاں ہاتھ داہنے ہاتھ سے کمزور ہو بلکہ اس کے دونوں ہاتھ یکساں طاقت اور برکت والے ہیں اس آیت سے رد ہوتا ہے ان لوگوں کا جو ید کے معنی نعمت یا قدرت کے لیتے ہیں کیونکہ اگر نعمت یا قدرت مراد ہوتی تو تثنیہ یعنی دونوں ہاتھوں کے معنی نہیں بنتے اور اگر اللہ تعالیٰ ید سے پاک ہوتا جیسے جہمیہ اور معتزلہ اور پچھلے متکلمین کا قول ہے تو یہود کو یوں جواب دیا جاتا کہ تم کیا بکتے ہو وہ تو ید سے پاک ہے جیسے سورہ انعام کے بارہویں رکوع میں فرمایا کہ وہ بیٹے اور بیٹیوں سے پاک ہے دوسری آیت میں فرمایا آدم میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا اگر ہاتھ سے قدرت مراد ہو تو پھر آدم کی فضیلت نہیں نکلتی کیونکہ قدرت سے سب بنتے ہیں۔ اسی طرح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے توریت شریف کو اپنے ہاتھ سے لکھا اور جنۃ العدن کے جھاڑ اپنے ہاتھ سے لگائے غرض اہل حدیث ان سب آیتوں کو اور حدیثوں کو تسلیم کرتے ہیں اور ان کے ظاہر معنوں پر ایمان لاتے ہیں ان میں تاویل اور تحریف نہیں کرتے۔ [۴] تو ایمان یہی ہے کہ خدا کے عذاب سے ڈرتا اور لرزتا رہے اور اس کی رحمت اور کرم کا امیدوار بھی رہے خوف و رجا دونوں قائم رہیں۔ [۵] تو وہی اکیلا سچا خدا ہے اور عیسیٰ اور اس کی ماں اور روح القدس یہ سب اس کے بندے ہیں۔ [۶] یعنی گو پروردگار عالم آسمانوں کے اوپر اپنے عرش پر ہے مگر عرش پر رہ کر وہ زمین کی رتی رتی دیکھ رہا ہے اور زمین والوں کے ہر ایک کام میں سے واقف ہے جیسے امام شافعیؒ اور امام مالکؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے لیکن اس کا حکم ہر جگہ ہے اور امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے نہ زمین میں اور امام احمدؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے اور تمام علماء سلف اور اکابر اہلسنت اور صحابہ اور تابعین سب کا اعتقاد یہی تھا کہ ذات الٰہی فوق العرش ہے اور نہیں خلاف کیا اس کا مگر جہمیہ اور معتزلہ اور منکرین صفات نے خذلہم اللہ تعالیٰ بہر حال ائمہ اہلسنت میں سے اس کا کوئی قائل نہیں ہوا کہ ذات الٰہی ہر جگہ ہے یا ذات الٰہی عالم کے اندر زمین میں بھی ہے جیسے ہمارے زمانہ کے بعض گمراہوں کا اعتقاد ہے۔ [۷] یعنی اس سے پوچھ۔ [۸] یعنی کس نے پیدا کیا اور کس کی ملک ہے پھر آپ ہی جواب میں کہہ دے۔

كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ ﴿۱۲﴾ (الانعام پ ۷ ر ۳)

کا[1] اس نے آپ ہی (بندوں پر) مہربانی اپنے اوپر لازم کر لی[2]۔

۳۲۔ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳﴾ (الانعام پ ۷ ر ۲)

اور جتنی چیزیں رات اور دن میں بستی ہیں[3] وہ (سب) اُسی خدا کی ہیں اور وہ[4] سنتا ہے (اُن کے حالوں کو) جانتا ہے۔

۳۳۔ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ﴿۱۴﴾ (الانعام پ ۷ ر ۲)

آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ (خدا سب کو) کھلاتا ہے اور اُس کو کوئی نہیں کھلاتا[5]۔

۳۴۔ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۸﴾ (الانعام پ ۷ ر ۲)

اور وہ اپنے بندوں پر زبردست[6] ہے۔ اور وہ حکمت والا خبردار[7] ہے۔

۳۵۔ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۹﴾ (الانعام پ ۷ ر ۴)

جس کو چاہے اللہ تعالےٰ گمراہ کرے اور جس کو چاہے سیدھی راہ پر لگا دے۔

۳۶۔ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۹﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۰﴾ (الانعام پ ۷ ر ۷)

اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جن کو اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا[8] اور جو کچھ خشکی اور سمندر میں ہے اُس کو (بھی وہی) جانتا ہے اور ایک پتہ نہیں گرتا مگر اُس کو معلوم رہتا ہے[9] اور نہ کوئی دانہ زمین کے اندھیروں میں[10] اور نہ کوئی ہرا نہ کوئی سوکھا جو کھلی کتاب (لوح محفوظ میں) نہ ہو[11] اور وہی خدا ہے جو رات کو تم کو سلا دیتا ہے[12] اور دن میں جو (کام) تم کر چکے تھے اس کو جانتا ہے پھر سونے سے تم کو ایک مقرر مدت پوری ہونے کے لیے جگاتا ہے پھر اُسی کی طرف تم کو لوٹ جانا ہے پھر جو کچھ تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے، وہ تم کو جتلا دے گا۔

۳۷۔ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ

اور وہ زبردست ہے، اپنے بندوں کے اوپر (عرش معلی پر) اور تم پر چوکید ار

[1] کیونکہ کافر بھی اس کو مانتے ہیں کہ یہ سارا کارخانہ اللہ ہی کا پیدا کیا ہوا ہے وہی مالک ہے جب سب کارخانہ اللہ ہی کا ہے وہی اس دنیا کو چلاتا ہے تو معلوم ہوا کہ اس میں بڑی قدرت اور طاقت ہے پھر تمہارا تباہ کر دینا یا تم پر عذاب اتارنا اس کو کیا مشکل ہے، [2] یعنی محض اپنے فضل و کرم اور عنایت اور پرورش سے رحمت کا وعدہ کر لیا ہے یہ نہیں کہ اس پر کسی کا ذور ہے اور جب چاہے اس وعدے کو توڑ ڈالے اور اپنا غضب نازل کرے اس کو پورا اختیار ہے۔ کسی کی کچھ پرواہ نہیں، [3] یعنی زمین پر رہتی ہیں یا ٹھہرتی اور چلتی ہیں، [4] ان کی باتوں کو، [5] کیوں کہ وہ کھانے کا محتاج نہیں ہے ایسی باتوں سے پاک ہے، [6] عرش معلےٰ پر جو تمام مخلوقات سے بلند تر ہے، [7] اہل حدیث نے اللہ تعالیٰ کو فوق الفوق اور فوق المخلوقات کہا ہے اور حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے اوپر ہے اور اس کا عرش اس کے آسمان کے اوپر ہے، [8] اس آیت سے صاف نکلا کہ منجم اور پنڈت اور رمال اور جفار یہ سب جھوٹے ٹھگ ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو آئندہ کی بات معلوم نہیں اور نہ یہ کوئی جانتا ہے کہ کل کو کیا ہوگا صحیح حدیث میں ہے کہ جو کوئی نجومی یا پنڈت کے پاس جائے اس نے قرآن کا انکار کیا ابن مسعودؓ نے کہا تمہارے پیغمبر کو سب باتیں ملیں مگر غیب کا علم نہیں دیا گیا، [9] یعنی درخت کا پتہ بعضوں نے پتہ گرنے سے آدمی کا کچا بچہ مراد لیا ہے، [10] یعنی زمین کے اندر یا تاریک، مقاموں میں، [11] یعنی اللہ تعالیٰ کے علم میں ہر چیز رتی رتی بڑی یا چھوٹی سب موجود ہے اس سے رد ہوا ان بیوقوف حکیموں کا جو معاذ اللہ کہتے کہ اللہ جل شانہ کلیات کو جانتا ہے جزئیات کو نہیں جانتا ہرے سوکھے میں دنیا کی سب چیزیں آگئیں زندے ہرے ہیں مردے اور جمادات سوکھے ہیں اور نباتات اور حیوانات بھی سوکھے ہیں یا ہرے ہیں، [12] یا تمہاری جان اٹھا لیتا ہے۔

حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ
رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿۶۱﴾ ثُمَّ رُدُّوْۤا اِلَى
اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۟ وَهُوَ اَسْرَعُ
الْحٰسِبِيْنَ ﴿۶۲﴾　(الانعام پ ۷ ع ۸)

(فرشتے) مقرر کرتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے اس کی جان اٹھا لیتے ہیں اور وہ (حکم میں) کوتاہی نہیں کرتے[1] پھر یہ سب بندے خدا تعالیٰ کی طرف لوٹائے جاتے ہیں[2] جو ان کا حقیقی مالک[3] ہے سن لو اسی کا حکم چلتا ہے اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے[4]۔

۳۸- قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰۤى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ
فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّ
يُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ
الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ
وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۶۶﴾ لِكُلِّ
نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ؗ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾
(الانعام پ ۷ ع ۸)

(اے پیغمبرؐ کہہ دے) اسی کو یہ قدرت ہے کہ اوپر سے تم پر عذاب بھیجے[5] یا تمہارے پاؤں کے تلے سے[6] یا تم میں پھوٹ ڈال کر (کئی گروہ کر دے) اور ایک کو دوسرے کی لڑائی کا مزہ چکھائے[7] دیکھ ہم کس طرح پھیر پھیر کر آیتوں کو بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھیں[8] اور قرآن کو تیری قوم (قریش) نے جھٹلایا[9] اور وہ سچ ہے۔ (اے پیغمبرؐ کہہ دے) میں تم پر داروغہ نہیں ہوں[10]۔ ہر خبر کا ایک ٹھہرا ہوا وقت ہے[11] اور اب تم کو معلوم ہو جائے گا۔

۳۹- وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۷۳﴾ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَ
لَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ
وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۷۳﴾　(الانعام پ ۷ ع ۸)

اور جس دن[12] فرمائے گا ہو جا وہ ہو جائے گی[13] اس کی بات سچی ہے اور جس دن صور (بگل) پھونکا جائے گا[14] اس دن اسی کی بادشاہت ہوگی وہ غائب اور حاضر (سب) کا جاننے والا ہے اور وہ حکمت والا خبردار ہے۔

۴۰- اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ

بیشک اللہ تعالیٰ ہی دانے اور گٹھلی کا پھاڑنے والا ہے[15] زندے کو مردے سے نکالتا

[1] حکم پر ایک کی جان قبض کرتے ہیں نہ اس سے پہلے نہ اس کے بعد [2] جس کے پاس سے پہلے دنیا میں آئے تھے، [3] مراد حشر کے دن لوٹائے جانا ہے یا مرنے کے بعد روح اللہ تعالیٰ کے پاس جاتی ہے جیسے صحیح حدیث میں ہے کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو فرشتے اس کی جان کو لیے ہوئے پہلے آسمان پر جاتے ہیں اگر وہ نیک آدمی ہوتا ہے تو دروازہ کھل جاتا ہے وہاں سے دوسرے آسمان پر لے جاتے ہیں اسی طرح اس آسمان تک لیجاتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ ہے یعنی عرش مقدس تک پھر اس کی روح کو علیین میں جگہ ملتی ہے اور اگر وہ آدمی برا ہوتا ہے تو پہلے آسمان ہی سے اس کو لوٹا دیتے ہیں اور دروازہ نہیں کھلتا اس آیت سے اور نیز اگلی آیت سے اور حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اللہ جل جلالہ جنت نوں میں اپنے عرش پر ہے اور اہلحدیث کا قدیماً و حدیثاً یہی مذہب ہے، [4] اس کو سوچنے اور ضرب اور تقسیم کی ضرورت نہیں ہے [5] جیسے سخت بارش طوفان بجلی اولے پتھر آندھی انگارہ [6] جیسے دھنسا زلزلہ وغیرہ، [7] آپس میں ایک دوسرے سے لڑیں، [8] اور غور کریں اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے رہیں اس کو ہر طرح کی قدرت ہے۔ [9] یا اللہ کے عذاب کو، [10] یعنی تمہارے اعمال کا جواب دہ اور محافظ نہیں ہوں کہ تم کو بدلہ دوں میں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے صرف ڈرانے والا ہوں باقی اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے، [11] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہر کام کا ایک مقرر بدلہ ہے آنحضرتؐ نے خبر دی تھی کہ قریش کے کافر ذلیل ہوں گے اور مارے جاویں گے کافر اس پر ہنستے تھے اور کہتے تھے یہ خبر کہاں سچ ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابھی اس کا وقت نہیں آیا آخر اللہ تعالیٰ کا فرمانا سچ ہوا اور بدر کے دن یہ کافر مارے گئے قید ہوئے ذلیل و خوار ہوئے، [12] یعنی حشر کے دن خلقت کو دوبارہ پیدا کرنا چاہے گا [13] یعنی دفعۃً پھر سب موجود ہو جائیں گے، [14] دنیا کا کوئی بادشاہ باقی نہ رہے گا ایک بار صور پھونکا جاوے گا تو ساری خلقت فنا ہو جاوے گی پھر دوبارہ صور پھونکا جاوے گا تو سب پھر موجود ہو جاوے گی، [15] یعنی بندوں کی نظر سے جو غائب ہے اور جو ان کے سامنے حاضر ہے خدا سب کو جانتا ہے اس کے سامنے تو کوئی چیز غائب نہیں سب حاضر ہی حاضر ہے، [16] جب وہ زمین میں بوئے جاتے ہیں اور اس میں سے کھیت اور درخت اگاتا ہے،

مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۚ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ
فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۹۵﴾ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ
الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۚ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ
الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۹۶﴾ (الانعام پ ۷ ع ۱۲)

ہے[1] اور مردے کو زندے سے نکالنے[2] والا یہی تو تمہارا خدا ہے پھر تم کیسے پھرے جاتے ہو[3] صبح کی روشنی (لو) پھوڑنے والا اور رات کو اس نے آرام کے لیے اور سورج اور چاند کو حساب کے لیے بنایا[4] یہ زبردست علم والے خدا کا باندھا ہوا اندازہ ہے۔

۴۱- بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ ﴿۱۰۱﴾ خَالِقُ كُلِّ
شَيْءٍ ﴿۱۰۲﴾ (الانعام پ ۷ ع ۱۳)

وہ آسمانوں اور زمین کا[5] انوکھا پیدا کرنے والا ہے وہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔

۴۲- لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۡ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ
اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۰۳﴾ (الانعام پ ۷ ع ۱۳)

آنکھیں اس کو نہیں دیکھ سکتیں اور وہ آنکھوں کو دیکھتا ہے۔ اور وہ مہربان ہے[6] خبردار[7]۔

۴۳- وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ
لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۵﴾ (الانعام پ ۸ ع ۱۴)

اور تیرے مالک کا فرمانا سچائی اور انصاف کے ساتھ پورا ہوا[8] اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور وہ سنتا جانتا ہے۔

۴۴- اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ
اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ (الانعام پ ۸ ع ۱۴)

بیشک تیرا مالک جو کوئی اس کی راہ سے بھٹک گیا اس کو خوب جانتا ہے اور وہ راہ پانے والوں کو (بھی) خوب جانتا ہے۔

۴۵- فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ
وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا
يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ۭ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى
الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ (الانعام پ ۸ ع ۱۵)

تو جس شخص کو اللہ تعالیٰ راہ لگانا چاہتا ہے اسلام قبول کرنے کے لیے اس کا سینہ کھول دیتا ہے (وہ خوشی سے مسلمان ہو جاتا ہے) اور جس شخص کو گمراہ کرنا چاہتا ہے اس کا سینہ تنگ بہت تنگ کر دیتا ہے۔ گویا وہ آسمان پر چڑھ رہا ہے[9]۔ جو لوگ ایمان نہیں لاتے اللہ تعالیٰ اسی طرح ان پر عذاب بھیجتا ہے[10]۔

۴۶- ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا

یہ (پیغمبروں کا بھیجنا) اس وجہ سے ہے کہ تیرا مالک بستیوں کو ظلم سے اجاڑنا

---

۱ دانہ اور گٹھلی مردے ہوتے ہیں اس میں سے تر و تازہ جیتا درخت نکلتا ہے انڈے اور نطفہ میں سے جو مردہ ہیں زندہ جانور نکلتا ہے، ۲ مثلاً دانہ اور گٹھلی درخت سے اور انڈہ اور نطفہ جانور سے، ۳ سچے خدائے قادر کریم کو چھوڑ کر اوروں کو معبود بناتے ہو بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے پھر تم کیسے جھٹلاتے ہو، ۴ یا حساب سے بنایا پہلے ترجمہ کا یہ مطلب ہے کہ چاند اور سورج سے لوگوں کو دن مہینہ سنہ معلوم ہوتا ہے انہیں سے ہر چیز کا حساب کرتے ہیں اور دوسرے ترجمہ کا مطلب یہ ہے کہ چاند اور سورج برابر معیّن وقتوں پر دورہ کرتے ہیں حساب سے چلتے ہیں یہ نہیں کہ کبھی دیر میں چلیں کبھی جلدی جو نشانیاں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی یہاں بیان کی ہیں۔ ان میں سے ایک نشانی بھی عقلمند آدمی کو خدا تعالیٰ کے پہچاننے کے لیے کافی ہے، ۵ یعنی پہلے ان کا کوئی نمونہ نہ تھا اسی نے ان کو ایجاد کیا، ۶ یا لطیف ہے کثیف نہیں، ۷ آنکھیں اس کو نہیں دیکھ سکتیں یعنی دنیا میں کیونکہ آخرت میں جو مومنوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا وہ صحیح صحیح حدیثوں سے ثابت ہے یا مراد یہ ہے کہ سب آنکھیں اس کو نہیں دیکھ سکتیں یعنی کافر اس کو دیکھ نہیں سکتے، ۸ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تیرے مالک کے فرمودے سچائی اور انصاف کے ساتھ پورے ہوئے یعنی اس نے اپنا وعدہ اور وعید دونوں کو پورا کر دیا حق کھل گیا باطل مٹ گیا، ۹ یا زور سے آسمان پر چڑھنا چاہتا ہے آسمان پر چڑھنا تو محال ہے اسی طرح اس کا ایمان لانا بھی مشکل ہے، ۱۰ یا شیطان کو ان پر مسلط کرتا ہے یا دنیا میں لعنت کرتا ہے آخرت میں عذاب۔

غَافِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا
رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو
الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ
بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ
اٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ
بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ (الانعام پ ۶ ۱۶)

نہیں چاہتا جب وہاں کے لوگ دبے چارے بے خبر ہوں[1]، اور ہر ایک[2] کے درجے ہیں[3] اپنے اپنے عملوں کے موافق اور تیرا مالک اُن کے کاموں سے بے خبر نہیں[4] ہے۔ اور تیرا مالک بے پرواہ ہے رحم والا۔ اگر چاہے تو تم کو[5] اٹھا لے اور تمہارے بعد جس کو چاہے[6] تمہارا جانشین (قائم مقام) بنائے جیسے دوسرے لوگوں کی نسل سے تم کو پیدا کیا[7] جس چیز کا تم سے وعدہ ہے (یعنی قیامت) وہ ضرور آنے والی ہے اور تم اس کو روک نہیں سکتے[8]۔

۴۷ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ
اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ (الانعام پ ۸ ۱۸)

(اے پیغمبرؐ) کہہ دے اللہ تعالیٰ ہی دلیل زبردست ہے پھر اگر وہ چاہتا تو تم سب کو راہ پر لگا لیتا[9]۔

۴۸ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ
سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يُغْشِي الَّيْلَ
النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ
مُسَخَّرٰتٍۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ
اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۴﴾ (الاعراف پ ۸ ۱۴)

بے شک تمہارا مالک اللہ تعالیٰ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں[10] بنائے پھر[11] تخت پر چڑھا[12] رات سے دن کو ڈھانپتا ہے[13] رات دن کے پیچھے لگی دوڑی آ رہی ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا وہ حکم کے تابعدار ہیں[14]۔ سُن لو اُسی نے سب کچھ بنایا اسی کی حکومت ہے اللہ تعالیٰ کی بڑی برکت ہے جو سارے جہان کا مالک[15] ہے۔

[1] دین کی باتیں بالکل نہ جانتے ہوں کوئی پیغمبر یا پیغمبر کے نائب عالم اور مولوی ان تک نہ پہنچے ہوں قرآن اور شریعت کی کتابیں ان کو نہ ملی ہوں ایسے لوگ معذور ہیں جیسے دوسری آیت میں فرمایا وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا، [2] جنوں اور آدمیوں میں یا مومنوں یا کافروں میں۔ [3] بہشت یا دوزخ میں سے، [4] اس آیت سے یہ نکلا کہ جنوں میں بھی نیک جن بہشت میں جاویں گے اور بدکار جن دوزخ میں [5] اے گنہگارو دنیا سے، [6] اپنے نیک اور مطیع بندوں میں سے، [7] اور ان کا قائم مقام تم کو کیا ایسا ہی تم کو تباہ کر کے دوسروں کو تمہاری جگہ دے سکتا ہے اس کا رحم یہ ہے کہ جلدی عذاب نہیں کرتا بے پرواہی یہ ہے کہ بڑی بڑی آباد بستیوں اور ہوشیار قوموں کو دم بھر میں فنا کر دیتا ہے، [8] یا اس سے بچ نہیں سکتے یا بھاگ نہیں سکتے، [9] لیکن اس کی مشیت یہی ہے کہ کچھ لوگ ہدایت پر رہیں کچھ گمراہی پر اور بہشت اور دوزخ دونوں آباد ہوں اس کی حکمت اور مصلحت بھی وہی جانتا ہے زبردست دلیل سے امر تو اللہ تعالیٰ کی کتابیں اور اللہ کے رسول اور معجزے ہیں [10] دن سے مراد اس قدر وقت ہے جو دنیا کے دن میں ہوتا ہے یعنی بارہ گھنٹے بعضوں نے کہا ہر دن ہزار برس کا تھا تو اتوار کے دن شروع کیا اور جمعہ کے دن ختم کیا اللہ تعالیٰ اگر چاہتا تو ایک لحظہ میں یہ سب آسمان اور زمین بنا دیتا مگر اپنے بندوں کو آہستگی کے ساتھ کام کرنے کی تعلیم منظور تھی، [11] زمین اور آسمان بنانے کے بعد، [12] تمام انتظام کرنے کو تو وہ مالک اپنے تخت (عرش) پر رہ کر ساری دنیا ایک ایک رتی کو دیکھ رہا ہے اور ہر چیز کی خبر رکھتا ہے، ایک ایک چیونٹی کی سُن رہا ہے اہلحدیث نے استویٰ کے یہی معنی لیے ہیں کہ عرش پر بلند ہوا یا چڑھ گیا یا جما اور معتزلہ اور جہمیہ نے اس کی تاویل کی ہے کہ استویٰ سے مراد یہ ہے کہ عرش پر غالب ہوا اور یہ ان کی نافہمی ہے غالب تو وہ پہلے سے تھا اور ہر وقت ہر چیز پر غالب ہے پھر ثم کا لفظ جو اس آیت میں ہے اس کے معنی نہ بنیں گے اور تفصیل اس مسئلہ کی ہم نے کتاب الانتہائی الاستویٰ میں کی ہے اور حاصل یہ ہے کہ استویٰ اس پروردگار عالم کی ایک صفت ہے جیسے سمع اور بصر وغیرہ اور اس سے ظاہری معنی بلا تاویل مراد ہے البتہ اس کی کیفیت مجہول ہے اور یہی اعتقاد ہے ائمہ اربعہ اور تمام ائمہ حدیث کا رضوان اللہ علیہم اجمعین [13] اور دن کو رات سے، [14] خود کچھ نہیں کر سکتے اس سے ان لوگوں کا خیال غلط ہوا جو کہتے ہیں تاروں کی گردش سے دنیا میں سب کام ہوتے ہیں،
[15] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اللہ تعالیٰ بڑا ہے یا اللہ بلند ہے جو سارے جہان کا مالک ہے۔

۴۹۔ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾ (الاعراف پ ۹ ع ۲۲)

جس کو اللہ تعالیٰ راہ پر لگائے وہی راہ پاتا ہے اور جن کو وہ گمراہ کرے وہ تباہ ہوئے[1]

۵۰۔ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۠ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ۭ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ (الاعراف پ ۹ ع ۲۲)

اور اللہ تعالیٰ کے اچھے (خاص) نام ہیں اُس کو انہی ناموں سے پکارو[2] اور جو لوگ اُس کے ناموں میں بے دینی کرتے ہیں اُن کو چھوڑ دو اپنے کئے کا بدلہ قریب پائیں گے[3]۔

۵۱۔ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۭ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ (الاعراف پ ۹ ع ۲۳)

جس کو خدا گمراہ کرے اُس کو کوئی راہ پر لگانے والا نہیں اور وہ ان کافروں کو اپنی شرارت میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دیتا ہے۔

۵۲۔ اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ښ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹۶﴾ (الاعراف پ ۹ ع ۲۴)

میرا تو سنبھالنے والا اللہ تعالیٰ ہے جس نے قرآن مجید کو اُتارا اور وہی نیک بندوں کا حامی ہے۔

۵۳۔ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰي قَوْمٍ حَتّٰي يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۳﴾ (الانفال پ ۱۰ ع ۷)

یہ[4] اس لیے کہ اللہ تعالیٰ جو نعمت کسی قوم کو دیتا ہے[5] تو پھر اس کو بدلتا نہیں جب تک وہی قوم اپنے دل کی حالت کو نہیں بدلتی[6] اور اس لیے کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا جانتا ہے[7]۔

۵۴۔ فَاَجِرْهُ حَتّٰي يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ﴿۶﴾ (التوبۃ پ ۱۰ ع ۱)

تو اس کو پناہ دے جب تک وہ اللہ تعالیٰ کا کلام سن لے۔

۵۵۔ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۷۸﴾ (التوبہ پ ۱۰ ع ۱۰)

کیا ان کو یہ بھی معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ تو ان کے بھید ان کی کانا پھوسی (سب) جانتا ہے، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ غیب کی باتوں سے بھی خوب واقف ہے[8]۔

۵۶۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ﴿۱۰۰﴾ (التوبہ پ ۱۱ ع ۱۳ مجادلہ پ ۲۸ ع ۳)

اللہ تعالیٰ تو اُن سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے[9]۔

---

[1] ان کو کوئی راہ پر نہیں لا سکتا حدیث میں ہے کہ آپ نے خطبہ سنایا تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا جس کو اللہ راہ پر لگا دے اس کو کوئی نہیں بہکا سکتا اور سب سے سچی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور سب سے اچھا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور سب سے برے وہ کام ہیں جو دین میں نئے نکالے جائیں اور ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جائے گی، [2] حدیث میں یہ نام بیان ہوئے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو کوئی ان کو یاد کرے وہ بہشت میں جائے گا، [3] اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے بے دینی یہ ہے جیسے مشرک کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے کچھ کچھ ٹکڑے تراش کر اپنے بتوں کے نام رکھ لیتے جیسے اللہ تعالیٰ سے لات اور عزیز سے عزیٰ اور منان سے منات یا اپنے دل سے اللہ کے نام بڑھا لیتے، [4] جو عذاب ان لوگوں کو دیا گیا تو [5] عزت یا حکومت یا دولت، [6] یعنی اللہ تعالیٰ کی عادت اور سنت یوں جاری ہے کہ وہ کسی قوم پر جو اپنا احسان کرتا ہے تو پھر اس احسان میں اس وقت تک رد و بدل نہیں کرتا جب تک وہ قوم خود اپنے اعتقاد اور نیت یا اپنے اعمال اور اخلاق کو نہیں بدلتی جب وہ قوم اپنی نیت خراب کر لیتی ہے مثلاً بندگان خدا پر ظلم کی نیت کرتی ہے یا اپنے اعتقاد اور اعمال بدل ڈالتی ہے مثلاً ایمان کے بدل کفر اور نیکی کے بدل گناہ کرنے لگتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اپنا احسان اس قوم سے اٹھا لیتا ہے اور ان پر عذاب نازل کرتا ہے فرعون کی قوم اور اسی طرح قریش کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی نعمتیں دی تھیں لیکن جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کو جھٹلایا اس کے حکموں کو نہ مانا تو یہ سب نعمتیں چھن گئیں، [7] تو اس کے بندے جیسے کام کرتے ہیں ویسا ہی ان کو بدلہ بھی ملتا ہے، [8] کانا پھوسی سے مراد منافقوں کی وہ چپکی چپکی صلاحیں اور مشورے ہیں جو پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی برائی میں اور اسلام پر عیب لگانے کی غرض سے کئے جاتے تھے، [9] خدا تعالیٰ ان سے خوش اور وہ خدا تعالیٰ سے خوش۔

۵۷۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۱۶﴾ (التوبہ پ۱۱ ع ۱۴)

اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ کسی قوم کو راہ دکھانے کے بعد پھر گمراہ کردے[1] یہاں تک کہ اُن کو وہ باتیں نہ بتا دے جن سے وہ بچتے رہیں[2] بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔ بیشک آسمان اور زمین کی بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا (اے مسلمانو) کوئی نہ حمایتی ہے نہ مددگار۔

۵۸۔ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَي الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ (یونس پ۱۱ ع ۱)

(لوگو) بیشک تمہارا مالک اللہ تعالیٰ ہے جس نے چھ دن میں آسمان اور زمین کو بنایا پھر (اپنے) تخت پر چڑھا[3] دنیا کا انتظام کر رہا ہے (اس کی درگاہ میں) کوئی سفارشی نہیں ہو سکتا جب تک اس کا حکم نہ ہو یہی اللہ تعالیٰ تو تمہارا مالک ہے تو اُسی کا پوجا کرو کیا تم غور نہیں کرتے[4]

۵۹۔ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ۭ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾ (یونس پ۱۱ ع ۳)

اور اللہ تعالیٰ (لوگوں کو) اس گھر کی طرف بلاتا ہے جو بچا ہوا ہے[6] اور جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ پر لگا دیتا ہے[7]۔

۶۰۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـــًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَھُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ (یونس پ۱۱ ع ۵)

اللہ تعالیٰ تو لوگوں پر ظلم نہیں کرتا وہ خود اپنے اوپر آپ ظلم کیا کرتے ہیں[9]۔

۶۱۔ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَھُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ ھُوَ يُـحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۶﴾ (یونس پ۱۱ ع ۶)

سن لو اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے[5] سن لو اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچ ہے[10] مگر اکثر لوگ[11] نہیں جانتے[12] وہی جلاتا اور مارتا ہے اور اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے (قیامت کے دن)

۶۲۔ وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ

اور (اے پیغمبر) تو کسی حال میں ہو (کوئی کام کرتا ہو) اور قرآن میں سے کچھ بھی پڑھ کر سناوے اور (اے لوگو) تم کوئی بھی کام کرو جب تم اس میں لگے رہتے ہو ہم تم کو دیکھتے رہتے ہیں اور تیرے مالک سے چیونٹی برابر کوئی چیز چھپی نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں اور نہ چیونٹی سے کم

---

[1] اور ان سے مواخذہ کرے، [2] مطلب یہ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی توفیق دی اب اگر وہ نادانستہ کوئی ایسا کام کرے جو بُرا ہے لیکن اس کی ممانعت اللہ سبحانہ تعالیٰ نہیں اتاری یا ممانعت کی اس کو خبر نہ تھی تو اس کو گمراہ نہیں کہہ سکتے نہ اس سے مواخذہ ہوگا، [3] اس کی تفسیر سورۂ اعراف کے ساتویں رکوع میں گذر چکی ہے، [4] ایسے قدرت اور اختیار والے مالک کو چھوڑ کر ان بیجان چیزوں کو پوجتے ہو جو تم سے بھی بدتر ہیں، [5] ہلاکت اور تباہی سے، [6] دنیا کی طرح وہ فانی نہیں ہے یا جس میں اس کا چرچا ہے، [7] دار السلام سے مراد جنت ہے، کیونکہ وہ سلامتی کا گھر ہے، یا وہاں فرشتے جنت والوں کو سلام کریں گے یا سلام اللہ تعالیٰ کا نام ہے یعنی اللہ کا گھر، بعضوں نے کہا جنت کے سات طبقے ہیں دار السلام۔ دار الجلال۔ جنۃ العدن۔ جنۃ الماویٰ۔ جنۃ الخلد۔ جنۃ الفردوس۔ جنۃ النعیم، [8] اللہ تعالیٰ نے ان کو اور بندوں کی طرح کان آنکھ سب دیا لیکن انہوں نے تعصب اور عناد کو پسند کیا تب وہ اندھوں اور بہروں کی طرح ہو گئے، [9] کو کسی کو عذاب کرنا ظلم نہیں ہو سکتا کیونکہ سب اس کی ملک ہیں، [10] عذاب یا قیامت آنے کا، [11] اور جہالت سے اپنے تئیں تباہ کرتے ہیں شرک اور کفر میں پڑ جاتے ہیں، [12] اپنی بہتری کی باتیں،

ذٰلِكَ وَلَآ أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتٰبٍ مُّبِينٍ ﴿٦١﴾ (یونس پ ۱۱ ع ۷)

اس سے بڑی کوئی چیز ہے جو کھلی کتاب (لوح محفوظ) میں نہ ہو[1]۔

۶۲- أَلَآ إِنَّ لِلّٰهِ مَن فِي السَّمٰوٰتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ ۗ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿٦٦﴾

(یونس پ ۱۱ ع ۷)

سن رکھو جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں سب اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں[2] اور جن لوگوں کی (یہ مشرک) پیروی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا ان کو پکارتے ہیں وہ شریک نہیں[3] (یہ مشرک) اور کچھ نہیں صرف گمان[4] کی پیروی کرتے ہیں اور کچھ نہیں مگر خیال دوڑاتے ہیں[3]۔

۶۴- وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَن فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا ۚ أَفَأَنتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٩٩﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَن تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ﴿١٠٠﴾ (یونس پ ۱۱ ع ۱۰)

اور اگر تیرا مالک چاہتا تو زمین میں جتنے لوگ ہیں[4] سب ایمان لے آتے کیا تو لوگوں کو زبردستی مومن بنائے گا[5] اور کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے بے حکم ایمان نہیں لا سکتا اور اللہ تعالیٰ انہی لوگوں پر گندگی[6] ڈالتا ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے[7]۔

۶۵- أَلَآ إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ ۚ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٥﴾ وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُّبِينٍ ﴿٦﴾

(ھود پ ۱۱،۱۲ ع ۱)

(اے پیغمبر) سن رکھ یہ کافر اللہ تعالیٰ سے (اپنا حال) چھپانے کے لیے اپنے سینوں کو موڑ لیتے ہیں سن لے یہ جس وقت اپنے کپڑے اوڑھ لیتے ہیں[8] اس وقت بھی جو کام یہ چھپا کر کرتے ہیں یا کھلم کھلا اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے وہ تو دلوں تک کے بھید جانتا ہے[9] اور زمین پر جو جانور چلتا پھرتا ہے اس کی روزی اللہ تعالیٰ پر ہے اور وہی جانتا ہے کہ کہاں رہے گا۔ اور کہاں مرے گا[10] سب کھلی کتاب (لوح محفوظ) میں موجود ہے۔

۶۶- وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِن ظَلَمُوٓا أَنفُسَهُمْ ۖ فَمَآ أَغْنَتْ عَنْهُمْ آلِهَتُهُمُ الَّتِي يَدْعُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ مِن شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَمَا زَادُوهُمْ غَيْرَ تَتْبِيبٍ ﴿١٠١﴾

(ھود پ ۱۲ ع ۹)

اور ہم نے ان لوگوں پر ظلم نہیں کیا[11] لیکن انہوں نے خود اپنے اوپر آپ ظلم کیا[12] پھر جب تیرے مالک کا عذاب آیا اُن کے وہ (جھوٹے) معبود جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے تھے کچھ ان کے کام نہ آئے بلکہ اور زیادہ تباہی کے باعث ہوئے۔

۶۷- وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّأَهْلُهَا

اور تیرا مالک ایسا نہیں کہ ظلم سے بستیوں کو تباہ کر دے اور وہاں کے رہنے

---

[1] معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش مقدس پر رہ کر دنیا کی رتی رتی سب چیزوں کو دیکھ رہا ہے اور اسی طرح ہر شخص کے ہر ایک کام اور ہر ایک حال کو جانتا ہے اور باطل ہوا ان بیوقوفوں فلاسفہ کا قول جو معاذ اللہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ صرف کلیات کو جانتا ہے، [2] بلکہ ان لوگوں نے ان کو خدا کا شریک سمجھ لیا ہے حقیقت میں ان کا وجود ہی نہیں ہے یا ہے تو وہ بھی اوروں کی طرح اللہ تعالیٰ کے بندے اور غلام ہیں، [3] خیالی پلاؤ پکاتے ہیں دلیل اور برہان کو نہیں دیکھتے اگر دلیل میں غور کرتے تو ان کو صاف معلوم ہوتا کہ خدا برحق واحد اور اکیلا ہے اس کا کوئی شریک اور ساتھی نہیں ہو سکتا، [4] آدمی اور شیطان اور جن، [5] آنحضرت صلعم کو شفقت کی راہ سے یہ خواہش تھی کہ اللہ کے سب بندے ایماندار بن جاویں حکم ہوا کہ یہ ہونے والی بات نہیں تم کاہے کو رنج کرتے ہو، [6] شرک اور کفر کی، [7] غور نہیں کرتے بس اپنے باپ دادا کی تقلید پر مرتے ہیں، [8] اپنا سارا بدن چھپا لیتے ہیں، [9] کافر کہتے تھے جب ہم اپنے کپڑے اوڑھ لیں اور دروازے بند کر لیں اور سینہ کو دہرا کر کے اس میں آنحضرت کی دشمنی رکھیں تو ہمارے حال سے کون واقف ہوگا اس وقت یہ آیت اتری، [10] یہ کہاں پیدا ہوگا کہاں مرے گا، [11] بے قصور ہلاک نہیں کیا، [12] بُرے کام کئے اس کی سزا ملی، [13] اسی کی ملک میں جب یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی ملک میں ہوئے تو یہ حیوانات یا نباتات یا جمادات بھی اسی کی ملک ہوں گے، [14] اٹکل پچو باتوں۔

مُصْلِحُوْنَ ﴿١١٧﴾ (ھود پ۱۲ ع ۱۰)

والے نیک ہوں[1]۔

۶۸- وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ
لَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿١١٨﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَ
لِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ ﴿١١٩﴾

اور اگر تیرا مالک چاہتا ہے تو سب لوگوں کو ایک ہی راہ پر لگا دیتا[2] لیکن وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے[3] مگر جن پر تیرا مالک فضل کرے اور اسی لیے[5] ان کو پیدا کیا۔

۶۹- وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ
الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ
عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٣﴾ (ھود پ۱۲ ع ۱۰)

اور آسمان اور زمین میں جو کچھ غیب کی (چھپی ہوئی) باتیں ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کو معلوم ہیں اور آخر ہر کام کی انتہا اسی کی طرف ہے[6] تو اسی کی پوجا کر[7] اور اسی پر بھروسا رکھ[8] اور تیرا مالک ان کے کاموں سے غافل نہیں ہے[9]۔

۷۰- اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ
وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ﴿٨﴾ عٰلِمُ
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ﴿٩﴾ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ
اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّيْلِ
وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ﴿١٠﴾ (الرعد پ۱۳ ع ۲)

اللہ تعالیٰ جانتا ہے ہر مادہ جو اپنے پیٹ میں اٹھائے ہوئے ہے[11] اور پیٹ جو گھٹتے بڑھتے ہیں[12] اور اس نے ہر چیز کا اندازہ باندھ رکھا ہے چھپی اور کھلی[13] جانتا ہے اور وہ (سب سے) بڑا ہے بلند[14] تم میں جو کوئی چپکے سے بات کہے (دونوں اس کے نزدیک برابر[15] اور (اسی طرح) جو کوئی (اندھیری) رات میں چھپ رہا ہو اور جو دن دہاڑے کھلا پھرتا ہو[16]۔

۷۱- اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ
وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ

بیشک اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا[17] جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں اور جب اللہ کسی قوم کو تباہ کرنا چاہے تو کوئی اس کو ٹال نہیں سکتا،

---

[1] حالانکہ اگر نیکیوں کو بھی وہ تباہ کر دے تو اس کو ظلم نہیں کہہ سکتے کیونکہ ظلم یہ ہے کہ دوسرے کے ملک میں زبردستی تصرف کرے اللہ کے تو سب ملک ہیں مگر بظاہر ظلم معلوم ہوتا ہے تو فرمایا کہ اللہ ایسا بھی نہیں کرتا وہ بڑا رحیم اور کریم ہے، [2] سب کی ایک ہی امت کر دیتا سب مومن اور موحد ہو جاتے یا سب کافر اور مشرک رہتے۔ [3] طرح طرح کے دین طرح طرح کے مذہب اور خیالات اس میں اللہ تعالیٰ کی کچھ حکمت ہے دوزخ اور بہشت دونوں کو آباد رکھنا منظور ہے، [4] وہ اختلاف نہیں کریں گے سب مل کر حق بات کا اختیار کریں گے، [5] اختلاف یا فضل وکرم کے لیے، [6] سب کو اسی کے پاس جانا ہے [7] اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ اگر کوئی خدا کا پوجا کرے مگر اس پر بھروسہ نہ رکھے دوسرے لوگوں کو بھی نفع اور نقصان کا مالک سمجھے تو ایسی عبادت کچھ کام نہ آوے گی بغیر توحید اور توکل کے صرف خدا تعالیٰ کا پوجا کر لینے سے آدمی مومن نہیں ہوتا، [8] وہ تیرا ہر مطلب پورا کر سکتا ہے وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے؛ جسے تم مانگتے ہو ولیا دے سے، [9] یا تمہارے کاموں سے،

[10] اس صورت میں اللہ تعالیٰ نے عجیب برکت رکھی ہے جو کوئی اس کو دل لگا کر پڑھے تو اس کا دل نرم ہو جائے، [11] ایک بچہ ہے یا دو یا زیادہ بچہ نر ہے یا مادہ پورا ہے یا ادھورا خوبصورت ہے یا بدصورت نیک بخت یا بدبخت کیا ہے یا ٹھگنا دبلا، [12] کوئی بچہ ناقص پیدا ہوتا ہے کسی بچہ میں معمول سے زیادہ کوئی عضو بڑھ جاتا ہے کبھی حمل کی مدت معمول سے گھٹ جاتی ہے کبھی بڑھ جاتی ہے کبھی بچوں کی تعداد میں کمی ہوتی کبھی زیادتی یا کبھی بچہ موٹا تازہ طاقتور ہوتا ہے کبھی تھتڑا سوکھا۔ [13] دونوں طرح کی چیزوں کو،

[14] کیونکہ اس کا عرش ساری مخلوقات کے اوپر ہے اور اس کی ذات مقدس عرش پر ہے تو وہ سب سے اونچا ہوا اور سب سے بلند اہلحدیث کا یہی قول ہے، [15] وہ ہر ایک بات سن لیتا ہے [16] وہ بھی اس سے نزدیک برابر ہیں وہ دونوں کو یکساں دیکھ رہا ہے مطلب یہ ہے کہ اس کے علم اور سمع اور بصر سے کوئی چیز بچ نہیں سکتی،

[17] یا کسی قوم پر سے اپنی نعمت اٹھا نہیں لیتا۔

دُوْنِہٖ مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾ (الرعد پ۱۳ ع ۲) اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اُن کا والی نہیں[1]۔

۷۔ اَللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ﴿۲۶﴾ (الرعد پ۱۳ ع ۳) اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے فراغت سے روزی دیتا ہے (اور جس کو چاہتا ہے اس کو تنگی سے دیتا ہے۔

۳۔ قُلْ اِنَّ اللّٰہَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ اَنَابَ ﴿۲۷﴾ (الرعد پ۱۳ ع ۴) کہہ دے اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع ہوتے ہیں ان کو اپنی راہ بتاتا ہے[2]۔

۴۔ اَفَلَمْ یَایْئَسِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰہُ لَھَدَی النَّاسَ جَمِیْعًا ﴿۳۱﴾ (الرعد پ۱۳ ع ۴) کیا (ابھی تک مسلمان یہ نہیں سمجھے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا تو سب لوگوں کو راہ پر لگا دیتا (کچھ نشانی کی بھی حاجت نہ رہتی)۔

۵۔ یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَہٗٓ اُمُّ الْکِتٰبِ ﴿۳۹﴾ (الرعد پ۱۳ ع ۶) پھر جو تقدیر اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھی ہے اس میں سے جو اللہ چاہتا ہے[3] میٹ دیتا ہے اور جو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے اور اصل کتاب (لوح محفوظ) اس کے پاس ہے۔

۶۔ وَاللّٰہُ یَحْکُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُکْمِہٖ ۭ وَھُوَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾ (الرعد پ۱۳ ع ۶) اور اللہ تعالیٰ (جو چاہتا ہے وہ) حکم دیتا ہے اُس کے حکم کا کوئی ٹالنے والا نہیں[4] اور وہ جلدی حساب لینے والا ہے۔

۷۔ فَیُضِلُّ اللّٰہُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ﴿۴﴾ (ابراھیم پ۱۳ ع ۱) اس پر بھی اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہ پر لگاتا ہے۔

۸۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنْ یَّشَاْ یُذْھِبْکُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۱۹﴾ وَّمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ ﴿۲۰﴾ (ابراھیم پ۱۳ ع ۳) (اے پیغمبر) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو حکمت کے ساتھ بنایا ہے وہ اگر چاہے تو (ابھی) تم کو میٹ دے اور نئی خلقت لا کر بسائے اور اللہ تعالیٰ کو یہ مشکل نہیں ہے[5]۔

۹۔ وَیَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ ﴿۲۷﴾ (ابراھیم پ۱۳ ع ۴) اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے[6]۔

۱۰۔ اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِہٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّکُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَکُمُ الْفُلْکَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِہٖ ۚ وَسَخَّرَ لَکُمُ الْاَنْھٰرَ ﴿۳۲﴾ وَسَخَّرَ لَکُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَیْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَکُمُ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ ﴿۳۳﴾ وَاٰتٰکُمْ مِّنْ کُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْہُ ۭ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے پانی برسایا پھر تمہارے کھانے کے لیے اُس پانی سے میوے نکالے۔ اور کشتیوں کو تمہارے اختیار میں دیا کہ اس کے حکم سے سمندر میں چلیں اور ندیاں تمہارے اختیار میں دیں[7] اور سورج اور چاند تمہارے کام میں لگا یا وہ دونوں اپنے دستور پر چل رہے ہیں اور رات اور دن کو (بھی) تمہارے کام میں لگایا اور جو تم نے اُس (خدا) سے مانگا وہ سب اُس نے تم کو دیا[8] اور اگر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گنو تو پورا گن نہ سکو گے

[1] جو تباہی سے ان کو بچائے۔ [2] یعنی نشانی اترنے سے کچھ نہیں ہوتا اگلے پیغمبروں کو کھلی کھلی نشانیاں دی گئیں مگر جس کی قسمت میں ایمان نہ تھا وہ کسی طرح یقین نہ لائے۔ [3] چوں چرا کرنے کی مجال نہیں۔ [4] جس کے سمجھنے میں آدمی کی عقل حیران ہے۔ [5] ایسے کروڑ عالم وہ دم بھر میں میٹ سکتا ہے اور دم بھر میں بنا سکتا ہے۔ [6] کسی کی مجال نہیں کہ چوں چرا کرے۔ [7] تم ان کا پانی جہاں چاہتے ہو لے جاتے ہو ان میں کشتیاں چلاتے ہو ایک ملک سے دوسرے ملک پہنچتے ہو۔ [8] یا جو تم نے اس سے مانگا اس کی ہر قسم میں سے کچھ تم کو دیا۔ [9] جب اس کی نعمتوں کا شمار نہیں ہو سکتا تو شکر کیوں کر ہو سکے گا۔

إِنَّ الْإِنسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ﴿٣٤﴾ (ابراھیم پ۱۳ ع ۵)

بے شک آدمی بڑا بے[1] انصاف بڑا ناشکرا ہے[2]۔

۸۱۔ وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِن شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ﴿٣٨﴾ (ابراھیم پ۱۳ ع ۶)

اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز چھپی نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں[3]۔

۸۲۔ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ﴿٤٧﴾ (ابراھیم پ۱۳ ع ۷)

تو اے پیغمبر! یہ مت سمجھ کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ اپنے پیغمبروں سے کیا ہے[4] وہ اس کے خلاف کرے گا[5] بیشک وہ زبردست ہے بدلہ لینے والا[6]۔

۸۳۔ وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ ﴿١٦﴾ وَحَفِظْنَاهَا مِن كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ﴿١٧﴾ إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِينٌ ﴿١٨﴾ وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُونٍ ﴿١٩﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَن لَّسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ ﴿٢٠﴾ وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا عِندَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ ﴿٢١﴾ وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ ﴿٢٢﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ ﴿٢٣﴾ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ

اور ہم نے آسمان میں برج بنائے اور دیکھنے والوں کے لیے آسمان کو ستاروں[7] سے آراستہ کیا[8] اور ہم نے آسمان کو ہر ایک شیطان مردود کے (وہاں جانے) سے بچا رکھا ہے[9] مگر جو کوئی چوری چھپے کوئی بات سن بھاگے تو اس کے پیچھے کھلا (چمکتا ہوا) شعلہ لگتا ہے[10] اور ہم نے زمین کو پھیلایا اور اس میں بوجھل پہاڑ رکھے اور ہر چیز اس میں (یا پہاڑوں میں) اندازے کے ساتھ اگائی (یا پیدا کی) اور[11] زمین میں ہم نے تمہارے گزر کے سامان بنائے (کھانے پہننے رہنے کے) اور ان کے جن کو تم روزی نہیں دیتے اور کوئی چیز ایسی نہیں جس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں[12] اور ہم ایک ٹھہرے ہوئے اندازے سے اس کو اتارتے ہیں اور ہم نے پانی بھری ہوائیں چلائیں پھر ہم نے آسمان سے پانی برسایا اور تم کو وہ پانی پلایا اور تم تو اس کو روک کر رکھ بھی نہیں سکتے اور ہم ہی جلاتے ہیں اور مارتے ہیں اور ہم ہی (سب کے) وارث ہیں۔ اور ہم جانتے ہیں جو تم میں پہلے گزر رہے

[1] یا بڑا بے انصاف، [2] ہر آن اور ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کے ہزاروں احسان اس پر ہو رہے ہیں اور پھر ذرا سی تکلیف میں ناشکری کرنے لگتا ہے یا اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں کی شکر گزاری کرتا ہے ظلوم سے مراد ہے، [3] حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مطلب اس پہلی دعا سے یہ تھا کہ اگر کھول کر ہم تجھ سے یہ بیان کرتے ہیں کہ اسمٰعیلؑ کو یہاں لا کر بسانے سے تیرے گھر کا آباد کرنا منظور ہے مگر دل میں جو اسمٰعیلؑ کی جدائی کا رنج ہے وہ بھی تو خوب جانتا ہے، [4] کہ دنیا اور آخرت میں ان کی مدد کروں گا، [5] اس کو وعدہ پورا کرنا کچھ مشکل نہیں، [6] وہ اپنے دوستوں کا بدلہ اپنے دشمنوں سے ضرور لے گا۔ [7] برج کیا ہیں کئی تارے اکٹھے ہو گئے ہیں جو دور سے ایک مورت کی طرح معلوم ہوتے ہیں برج بارہ ہیں۔ حمل[1]، ثور[2]، جوزا[3]، سرطان[4]، اسد[5]، سنبلہ[6]، میزان[7]، عقرب[8]۔ قوس[9]، جدی[10]، دلو[11]، حوت[12]۔ ساتوں سیارے انہی برجوں میں پھرتے ہیں، آفتاب ان بارہ برجوں کو ایک برس میں اور چاند ایک مہینہ میں طے کرتا ہے، [8] فرشتے چوکیداری کرتے ہیں، [9] فرشتے اس شیطان کو مارتے ہیں جو جاسوسی کے لیے آتا ہے پھر وہ مر جاتا ہے یا جل جاتا ہے یا زخمی ہوتا ہے صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں جب کوئی حکم صادر فرماتا ہے تو فرشتے اللہ کا کلام سن کر اپنے بازو پھڑ پھڑانے لگتے ہیں عاجزی سے اور اللہ تعالیٰ کے کلام کی آواز ایسی ہوتی ہے جیسے کوئی ایک زنجیر کسی پاٹ پتھر پر چلا دے جب فرشتوں کے دل سے خوف جاتا رہتا ہے تو آپس میں کہتے ہیں پروردگار نے کیا فرمایا وہ کہتے ہیں جو فرمایا حق فرمایا اور وہ بلند ہے بڑا اس وقت بات چرانے والے شیطان کوئی بات چرا کر سن سنا گئے ہیں اور اپنے دوست نجومی یا کاہن کے کان میں سو جھوٹ ملا کر پھونک دیتے ہیں پھر وہی بات سچ نکلتی ہے جو آسمان سے سنی گئی تھی (باقی سب باتیں جھوٹ نکلتی ہیں، [10] زمین میں ہر چیز اندازے سے پیدا کی ہے یعنی ہر ایک ملک میں جن جن چیزوں کی ضرورت تھی حق تعالیٰ نے اسی قسم کی چیز وہ بھی اعتدال کے ساتھ پیدا کی، [11] یعنی ہر چیز افراط سے موجود ہے[12] لوگوں کو اور تمام جانداروں کو،

مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِيْنَ ﴿۲۴﴾ (الحجر پ ۱۴ ع ۲)

اور ہم جانتے ہیں جو بعد کو (قیامت تک) پیدا ہوں گے[1]

۸۴۔ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا اِلَّا بِالْحَقِّ ط وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿۸۵﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۶﴾ (الحجر پ ۱۴ ع ۶)

اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان میں ہے (بڑی) حکمت کے ساتھ بنایا ہے[2] اور قیامت ضرور آئے گی تو (اے پیغمبر) کافروں اور مشرکوں سے اچھی طرح درگذر کر[3] بے شک تیرا مالک سب کا بنانے والا ہے جاننے والا[4]۔

۸۵۔ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ط تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۳﴾ (النحل پ ۱۴ ع ۱)

اس نے آسمان اور زمین کو حکمت سے پیدا کیا وہ ان کے شرک سے برتر ہے[5]۔

۸۶۔ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ط وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹﴾ (النحل پ ۱۴ ع ۱)

اور سیدھی راہ اللہ ہی پر ہے[6] اور کوئی راہ (کفر اور گمراہی کی) ٹیڑھی بھی ہے اور جو خدا چاہتا تو ہم سب کو (سیدھی) راہ پر لگا دیتا۔

۸۷۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾ (النحل پ ۱۴ ع ۲)

اور خدا تو جو تم چھپاتے ہو اور جو تم کھولتے ہو (سب) جانتا ہے[7]

۸۸۔ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ (النحل پ ۱۴ ع ۳)

سچی بات تو یہ ہے کہ جو کچھ چھپاتے ہیں اور جو کچھ کھولتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے (تو ان کو ضرور بدلہ دے گا) وہ غروروالوں کو پسند نہیں کرتا۔

۸۹۔ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ (النحل پ ۱۴ ع ۵)

اگر تجھ کو ان کے راہ پر لانے کی حرص ہے (تو تیری حرص کرنے سے کچھ نہ ہوگا) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جن کو گمراہ کرنا چاہا ہے وہ راہ پر نہیں آسکتے[8] اور نہ کوئی انکی مدد کرسکتا

۹۰۔ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۰﴾ (النحل پ ۱۴ ع ۵)

ہم تو جب کچھ کرنا چاہتے ہیں تو ہمارا کہنا یہی ہوتا ہے کہتے ہیں ہوجا وہ ہوجاتا ہے[9]

۹۱۔ وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا

اور اسی کا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اور اسی کی عبادت ہمیشہ قائم ہے[10]

---

[1] بعضوں نے کہا پہلوں سے اور امتیں مراد ہیں اور پچھلوں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت، ابن عباسؓ نے کہا کہ ایک خوبصورت عورت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تو بعضے لوگ آگے کی صف میں ہو جاتے تاکہ نماز میں اس پر نظر نہ پڑے اور بعضے قصداً پیچھے رہتے کہ رکوع کے وقت بغلوں کے تلے سے اس کو دیکھیں تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ابن کثیر نے کہا یہ روایت ہے بعضوں نے کہا جہاد کی صفیں مراد ہیں، [2] بے کار نہیں بنایا ہر ایک میں ایک مصلحت رکھی ہے، [3] مطلب یہ ہے کہ قیامت برحق ہے ان کافروں اور مشرکوں سے ان کی شرارتوں کا بدلہ اللہ تعالیٰ ضرور دے گا تو ان کی شرارتوں کا بدلہ لینے کی فکر نہ کر معاف کر دے مجاہد نے کہا یہ آیت جہاد فرض ہونے سے پہلے اتری، عکرمہؓ نے کہا یہ منسوخ ہے جہاد کی آیت سے، [4] تو وہ ان کو دوبارہ پیدا کرسکتا ہے اور ان کے اعمال کا بدلہ دے سکتا ہے، [5] اس کا کوئی شریک نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ سب کا خالق ہے اور سب اس کے مخلوق ہیں مخلوق خالق کے برابر کیونکر ہوسکے گا، [6] یعنی اس کا بیان کر دینا اور کھول دینا یا سیدھا راستہ اللہ تک پہنچتا ہے، [7] یہ نہیں کہ خدا کو تمہارے حال کی خبر نہیں اس وجہ سے وہ تم سے مواخذہ نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ تو جو تم الخ [8] یا جن کی قسمت میں اللہ تعالیٰ نے گمراہی لکھ دی ہے ان کو اللہ تعالیٰ راہ پر نہیں لاتا، [9] جس کی ایسی قدرت ہو وہ کیا کچھ نہیں کرسکتا جو چاہے وہ کرسکتا ہے، [10] یا اس کی فرمانبرداری لازم ہے، اور جان بوجھ کر پھر اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے اور درگذر کرتا ہے،

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾ (النحل پ۱۴ ع ۷)

کیا تم خدا کے سوا اور دوسرے کسی سے ڈرتے ہو[1]

۹۳- وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ﴿۷۷﴾ (النحل پ۱۴ ع۱۶)

اور آسمان اور زمین میں غیب کی باتیں اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہیں۔

۹۴- وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ
مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْئَلُنَّ عَمَّا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ (النحل پ۱۴ ع۱۳)

اور اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو تم (سب) کو ایک ہی امت بنا دیتا[2] مگر وہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہ پر لاتا ہے اور تم جو دنیا میں کر رہے ہو تم سے اس کی ضرور بازپرس ہوگی۔

۹۵- رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ
فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾

۹۶- (بنی اسرائیل پ۱۵ ع۳)

تمہارا مالک خوب جانتا ہے جو تمہارے جی میں ہے[3] اگر تم (دل سے) نیک[4] ہو تو اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو بخش دیتا ہے[5]

۹۷- اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ
بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۳۰﴾ (بنی اسرائیل پ۱۵ ع ۳)

تیرا مالک جس کو چاہتا ہے فراغت کے ساتھ روزی دیتا ہے اور تنگی سے (دیتا ہے) وہی اپنے بندوں کو جانتا دیکھتا ہے۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَ
اِذْ هُمْ نَجْوٰۤى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا
مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا
فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۴۸﴾
(بنی اسرائیل پ۱۵ ع۵)

ہم خوب جانتے ہیں جس لیے وہ قرآن کو سنتے ہیں[6] جب وہ تیری طرف کان لگاتے ہیں اور (ہم خوب جانتے ہیں) جب وہ کانا پھوسی کرتے ہیں جس وقت (یہ ظالم ایک دوسرے سے) کہتے ہیں تم تو اُس مرد کے کہنے پر چلتے ہو جس پر کسی نے جادو کر دیا ہے[7] (اے پیغمبر) دیکھ تو سہی تجھ پر کیا کیا باتیں لگاتے ہیں وہ (خود) بہک گئے ہیں (ٹھیک) رستے پر نہیں آسکتے[8]

۹۸- رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ؕ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ
يُعَذِّبْكُمْ ؕ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۵۴﴾ وَ
رَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ﴿۵۵﴾
(بنی اسرائیل پ۱۵ ع۶)

تمہارا مالک تم کو خوب جانتا ہے[9] اگر چاہے تم پر رحم کرے یا اگر چاہے تم کو عذاب دے اور ہم نے (اے پیغمبر) تجھ کو ان کا ذمہ دار نہیں بنایا اور تیرا مالک (ان مشرکوں کو تو کیا) سارے آسمان اور زمین میں جو لوگ ہیں ان سب کو خوب جانتا ہے۔

[1] یہ تمہاری حماقت اور نادانی ہے سب ملک اس کا سب چیزیں اس کی سب حکم اس کا پھر اس کے سوا ڈر کس کا [2] سب کا دین اور مذہب ایک ہی ہوتا [3] ماں باپ کی اطاعت کریں گے یا نافرمانی [4] اور ماں باپ کی اطاعت اور تابعداری کرنا چاہتے ہو لیکن تم سے کوئی قصور ہو گیا [5] یعنی جب تمہارے دل میں بدی اور نافرمانی کی نیت نہیں اور کوئی قصور ان کی خدمت گذاری میں ہو گیا جس سے تم نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا [6] اس پر ٹھٹھا اڑانے اور جھٹلانے کو [7] اس کی عقل میں فرق آگیا ہے دیوانہ ہو گیا ہے یا وہ تمہاری طرح پیٹ رکھتا ہے کھاتا ہے پیتا ہے [8] کبھی کہتے ہیں شاعر ہے کبھی کاہن کبھی ساحر کبھی دیوانہ [9] جو ہدایت کا رستہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اکیلا وحدہ لاشریک لہ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا پیغمبر سمجھیں [10] کہ تمہارا انجام کیا ہوگا دوزخ میں جاؤ گے یا بہشت میں [11] قریش کے لوگ اس امر پر تعجب کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اتنا بڑا بادشاہ اس کو تمام لوگوں میں حضرت محمد صلعم پسند آئے جو یتیم تھے اور ابوطالب اپنے چچا کی پرورش میں تھے پھر ان کے اصحاب بھی وہ لوگ ہوئے جو تمام زمانہ کے محتاج ننگے بھوکے اس پر یہ آیت اتری ان بیوقوفوں نے اتنا غور نہیں کیا کہ دنیا کا مال و اسباب محض ایک بے حقیقت چیز ہے شرافت نفس اور شرافت جوہر اس کو مالداری سے کیا علاقہ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت اسی طرح دکھلاتا ہے کہ جس کو لوگ حقیر سمجھتے ہیں خداوند کریم اسی کو عزت دے کر سب کا سرتاج بناتا ہے جیسے انجیل مقدس میں ہے کہ جس پتھر کو معماروں نے خراب دیکھ کر پھینک دیا وہی محل کے کونے کا صدر نشین ہوا۔

۹۹- وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلْنَا
الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ
فِي الْقُرْاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا
كَبِيْرًا ﴿۶۰﴾　(بنی اسرائیل پ ۱۵ ع ۶)

اور جب ہم نے تجھ سے کہا کہ تیرے مالک نے لوگوں کو گھیر لیا ہے[1] اور جو دکھاوا ہم نے تجھ کو دکھایا وہ صرف اسی لیے کہ لوگوں کی جانچ ہو[2] اور (اسی طرح) وہ درخت جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے[3] اور ہم ان (کافروں) کو ڈراتے ہیں[4] لیکن ہمارے ڈرانے سے کچھ فایدہ نہیں ہوتا ان کی سخت شرارت اور بڑھ جاتی ہے۔

۱۰۰- قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ
هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿۸۴﴾　(بنی اسرائیل پ ۱۵ ع ۹)

(اے پیغمبر) کہہ دے ہر کوئی اپنے طریق پر عمل کرتا ہے[5] پھر جو کوئی تم میں سے سیدھے رستے پر ہے اس کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے[6]۔

۱۰۱- وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ
رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۵﴾
(بنی اسرائیل پ ۱۵ ع ۱۰)

اور تجھ سے پوچھتے ہیں روح کیا ہے[7] کہہ دے روح میرے مالک کا حکم ہے[8] اور تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم میں سے کچھ نہیں ملا مگر تھوڑا[9]۔

۱۰۲- وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ
تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ
مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ
سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا
بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا
ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۹۸﴾ اَوَلَمْ
يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

اور جس کو اللہ تعالیٰ راہ دکھلا دے وہی راہ پائے گا اور جس کو وہ بہکائے تو (اے پیغمبر) خدا کے سوا اور کوئی لوگ اس کے دوست نہ ہوں گے (اور جو اس کو راہ پر لائیں) اور ہم قیامت کے دن ان کو منہ کے بل اندھے اور گونگے اور بہرے[10] اٹھائیں گے (آخر ان کا ٹھکانا دوزخ ہے ہر بار جب بجھنے لگی (ذرا شعلہ کم ہوگا) تو ہم اور زیادہ اُن پر بھڑکا دیں گے یہ سزا ان کو اس لیے ملے گی کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو نہ مانا اور کہنے لگے کیا جب ہم (مرے پیچھے) ہڈیاں اور چورا ہو جائیں گے تو پھر نئے سرے سے کیا ہم پیدا ہو کر اٹھا کھڑے کئے جائیں گے کیا ان لوگوں نے یہ نہیں جانا کہ اللہ تعالیٰ جس نے آسمان پیدا کئے اور زمین (اتنی

---

[1] سب اس کے قبضہ قدرت اور احاطہ علم میں ہیں۔ [2] کون اس پر یقین کرتا ہے اور کون جھٹلاتا ہے مراد معراج کا قصہ ہے اور دکھلا دینے سے آنکھ سے دکھلانا، جب آنحضرت صلعم نے معراج کا حال لوگوں سے بیان فرمایا تو کئی لوگ جھوٹ سمجھے اور اسلام سے پھر گئے۔ [3] اس کو لوگوں کی جانچ کے لیے بنایا مراد زقوم کا درخت ہے یعنی تھوریا ناگ پھنی جو دوزخیوں کا کھانا ہے آزمائش یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں یہ فرمایا کہ یہ درخت جہنم میں اگتا ہے اس پر کئی لوگوں نے نہ مانا اور کہا کہ ہرا درخت آگ میں کیونکر اگ سکتا ہے ان کو اللہ تعالیٰ کی قدرت میں شک ہوا اور کافر ہو گئے کہتے ہیں دنیا میں ایسی چیزیں موجود ہیں جن کو آگ ضرر نہیں کرتی سمندر میں ایک جانور ہے جو آگ میں عیش کرتا ہے شتر مرغ انگارے کھا جاتا ہے اس کا منہ نہیں جلتا بعضے درختوں سے خود آگ نکلتی ہے تو آگ میں درخت کا پیدا ہونا اس کی قدرت کے سامنے کیا مشکل ہے۔ [4] اپنی قدرت کی نشانیوں سے۔ [5] اپنے دین اور مذہب یا اپنے خاندان اور ملک اور طبیعت کے موافق۔ [6] اس آیت سے مشرکوں اور ڈرانا منظور ہے کہ یہ جو ظلم کر رہے ہو کر واب بدلے کا دن آنے والا ہے اور ہر اچھے اور برے کا بدلہ ملنے والا ہے۔ [7] یعنی جان جس کی وجہ سے آدمی زندہ ہے۔ [8] اس کی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اس نے اپنے بندوں کو نہیں بتلائی حکیموں نے روح کے باب میں بہت غور کیا مگر اس کی حقیقت اب تک نہیں کھلی اور ہر ایک نے اپنے اپنے خیال سے ایک ایک بات کہی یہاں تک کہ اٹھارہ سو قول روح کے باب میں ہو گئے ہیں۔ [9] اللہ تعالیٰ کا علم بہت وسیع ہے۔ [10] یعنی منہ کے بل چلیں گے جیسے دنیا میں پاؤں کے بل چلتے ہیں۔ صحیح حدیث میں اس کی صراحت ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں۔

قَادِرٌ عَلٰٓی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَیْبَ فِیْهِ ؕ فَاَبَی الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّیْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْیَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿۱۰۰﴾ (بنی اسرائیل پ ۱۵ ع ۱۲)

بڑی بڑی چیزیں) وہ ان کے سے آدمی بھی (دوبارہ) پیدا کر سکتا ہے[۱] اور اسی نے ان لوگوں کے (دوبارہ پیدا ہونے کی) ایک میعاد مقرر کر رکھی ہے جس میں کچھ شک نہیں[۲] اس پر بھی ظالم انکار کے سوا کچھ نہیں مانتے ان لوگوں سے) کہہ دے اگر میرے مالک کی رحمت کے خزانے تمہارے ہاتھ میں ہوتے تو تم خرچ ہو جانے کے ڈر سے بخیلی کرتے اور آدمی بخیل ہے[۳]۔

۱۰۴۔ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا ﴿۱۱۰﴾ (بنی اسرائیل پ ۱۵ ع ۱۲)

(ان لوگوں سے) کہہ دے تم اللہ تعالیٰ کہہ کر خدا کو پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو جس نام سے پکارو اُس کے تو (سب) نام اچھے ہیں[۴] اور اپنی نماز نہ چلّا کر پڑھ[۵] اور نہ ایسی آہستہ (کہ مقتدی بھی نہ سنیں) اور بیچ بیچ میں ایک راہ اختیار کر لے[۶]۔

۱۰۴۔ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ ؗ وَّلَا یُشْرِكُ فِیْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ (الکہف پ ۱۵ ع ۶)

(سبحان اللہ) کیسا دیکھنے والا اور سننے والا ہے اس کے سوا ان کا کوئی کام بنانے والا نہیں اور وہ اپنے فرمان میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔

۱۰۵۔ وَلَا یَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿۴۹﴾ (الکہف پ ۱۵ ع ۶)

اور تیرا مالک کسی پر ظلم نہیں کرتا[۷]۔

۱۰۶۔ وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ یُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ یَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ﴿۵۸﴾ (الکہف پ ۱۵ ع ۸)

اور (اے پیغمبرؐ) تیرا مالک بڑا بخشنے والا مہربان ہے اگر ان کے گناہوں پر ان کو پکڑنا چاہے تو جلدی (دنیا ہی میں) ان کو عذاب دے مگر بات یہ ہے کہ اس نے ان کے (عذاب کے) لیے ایک وعدہ مقرر کر رکھا ہے جس کو چھوڑ کر کوئی بچاؤ ان کو نہ ملے گا[۸]۔

۱۰۷۔ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾ (الکہف پ ۱۶ ع ۱۲)

(اے پیغمبرؐ) کہہ دے اگر میرے مالک کی باتیں[۹] لکھنے کے لیے سمندر کی سیاہی ہو[۱۰] تو میرے مالک کی باتیں تمام ہونے سے پہلے سمندر تمام ہو گو اتنا ہی ایک سمندر ہم اس کی مدد کو لائیں[۱۱]۔

---

[۱] بلکہ دوبارہ پیدا کرنا پہلی بار پیدا کرنے سے بہت آسان ہے، [۲] یعنی قیامت کا دن، [۳] یہ آیت مشرکوں کے باب میں اتری، [۴] اور یہ دونو نام بھی انہیں اچھے ناموں میں سے ہیں کہتے ہیں آنحضرت صلعم نے دعا میں فرمایا اللہ یا رحمٰن تو مشرک طعنہ دینے لگے کہ ہم کو تو وہ خدا کے پکارنے سے منع کرتا ہے اور آپ دو خدا کو پکارتا ہے اس وقت یہ آیت اتری حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ کے نوے پر نو نام وارد ہوئے جو مشہور ہیں اور ان کے سوا بھی بہت سے نام جو قرآن یا دوسری حدیثوں میں آئے ہیں وہ بھی اسماء حسنیٰ میں داخل ہیں، [۵] ایسے زور کی آواز سے کہ باہر والے سب سنیں، [۶] یہ حکم ہجرت سے پہلے کا ہے آپ جب قرآن زور سے پڑھتے تو مشرک سنکر قرآن کو بُرا کہتے اس وقت یہ آیت اتری بعضوں نے کہا نماز سے اس آیت میں دعا مراد ہے صحیحین میں حضرت عائشہ رضؓ سے یہی منقول ہے، [۷] کہ بے قصور کسی کو سزا دے اور اگر وہ ایسا کرے تب بھی ظلم نہیں ہے کیونکہ سب بندے اس کے ملک ہیں وہ جو چاہے کرے اس سے کوئی پوچھنے والا نہیں حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن لوگ تین بار سامنے لائے جائیں گے، دو بار بحث ہوگی اور عذرات پیش ہوں گے اور تیسری بار کتابیں ہاتھوں میں اُڑ پڑیں گی کسی کے داہنے ہاتھ میں اور کسی کے بائیں ہاتھ میں، [۸] یا جس دن وہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کہیں پناہ نہیں پائیں گے، [۹] علم اور حکمت کی اور اس کی قدرت کے عجائبات، [۱۰] سارا سمندر کا پانی روشنائی ہو اور لکھنا شروع کیا جائے، [۱۱] سمندر کتنا ہی بڑا ہو آخر اس کی ایک حد ہے اللہ تعالیٰ کی باتیں اور اس کی قدرتیں بے حد ہیں جو بے حد ہو وہ حد والے سے پوری نہیں ہو سکتی، کہتے ہیں یہ آیت اس وقت اتری جب یہود نے یہ آیت وما اوتیتم من العلم الا قلیلا سن کر کہا ہم کو توریت ملی ہے اس میں بہت سا علم ہے۔

۱۰۸۔ إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ﴿۴۰﴾ (مریم پ۱۶ ع ۲)

(کیا ان کو اتنی سمجھ نہیں) کہ ہم زمین کے وارث ہوں گے[1] اور ان لوگوں کے جو زمین پر بستے ہیں اور ہماری ہی طرف ان کو لوٹ کر آنا ہے۔

۱۰۹۔ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَٰلِكَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿۶۴﴾ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا ﴿۶۵﴾ (مریم پ۱۶ ع ۴)

جو ہمارے آگے ہے جو ہمارے پیچھے ہے اور جو ان کے بیچ میں ہے سب اسی کا ہے اور تیرا مالک (کسی چیز کو) بھولنے والا نہیں[2] وہ آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے اُس کا بھی مالک ہے تو اسی کا پوجا کر اور اس کے پوجے پر جما رہ[3] کیا تو اس کے جوڑ کا اور کوئی بھی سمجھتا ہے۔[4]

۱۱۰۔ لَقَدْ أَحْصَاهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿۹۴﴾ (مریم پ۱۶ ع ۶)

اس نے اُن سب کو (اپنے علم اور قدرت سے) گھیر رکھا ہے اور پوری طرح گن لیا ہے۔

۱۱۱۔ الرَّحْمَٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ ﴿۵﴾ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَىٰ ﴿۶﴾ وَإِن تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى ﴿۷﴾ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ﴿۸﴾ (طٰہٰ پ۱۶ ع ۱)

وہ بڑے رحم والا تخت پر چڑھا اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور جو ان دونوں کے بیچ میں اور جو سیلی زمین کے تلے ہے[5]۔ اور اگر تو پکار کر بات کرے (تو اُس کو تیرے پکارنے کی احتیاج نہیں) وہ تو بھید کو جانتا ہے اور اس سے زیادہ چھپے ہوئے کو[6] وہی اللہ تعالےٰ ہے۔ اس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں اس کے پیارے نام ہیں[7]۔

۱۱۲۔ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ﴿۱۱۱﴾ (طٰہٰ پ۱۶ ع ۶)

وہ سب جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور لوگوں کا علم اُس کو گھیر نہیں سکتا[8] اور (قیامت کے دن) اُس زندہ ہمیشہ رہنے والے خدا کے سامنے (سب لوگوں کے منہ) جھک جائیں گے۔

۱۱۳۔ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ﴿۱۱۴﴾ (طٰہٰ پ۱۶ ع ۶)

تو اللہ تعالیٰ کی شان بلند ہے جو سچا بادشاہ ہے (وہی مالک حقیقی ہے)

۱۱۴۔ قَالَ رَبِّي يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۴﴾ (الانبیاء پ۱۷ ع ۱)

کہا[9] میرے مالک کو تو آسمان اور زمین میں کوئی بات کہی جائے (چپکے سے یا پکار کر) اُس کو معلوم ہے اور وہ (سب) سنتا جانتا ہے۔

۱۱۵۔ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ ﴿۱۶﴾ لَوْ أَرَدْنَا أَن نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنَاهُ

اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو اُن کے بیچ میں ہے کھیل (بیکار) نہیں بنایا[10] اگر ہم کو دل بہلاوا منظور ہوتا (جورو یا اولاد) اور ہم ایسا کرنا چاہتے تو اپنے

[1] اخیر میں کوئی اور مالک باقی نہ رہے گا، [2] جیسے مشرک بیوقوفی سے بکنے لگے کہ اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلعم کو چھوڑ گیا جب تو ایک مدت وحی نہیں اتری صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو اپنی کتاب میں حلال کیا ہے وہ حلال ہے جو حرام کیا وہ حرام ہے جس سے سکوت کیا وہ معاف ہے تو اس کی معافی منظور کرو کیونکہ اللہ تعالےٰ کسی چیز کو بھولنے والا نہیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وما کان ربک نسیا۔ [3] اس کے پوجے میں جو مصیبت آوے اس پر صبر کئے رہ، [4] یعنی اخفیٰ کو بھید کو تو وہ ہے جو ایک آدمی دوسرے آدمی سے کہے اور چھپانے کے لیے بھی حکم دے اور اخفیٰ وہ ہے جو اپنے دل میں ہی رکھے کسی سے ظاہر نہ کرے، [5] ننانوے نام مشہور ہیں جو صحیح حدیث میں وارد ہیں اور ان کے سوا بھی بہت ہیں [6] اس کی ذات اور صفات کو یا اس کی مخلوقات کو کوئی اچھے طور سے معلوم نہیں کر سکتا، [7] چپکے چپکے باتیں کرنے سے کیا فایدہ، [8] بلکہ ان کے پیدا کرنے میں طرح طرح کی حکمتیں اور مصلحتیں ہیں، [9] کوئی اس کا سا نہیں جب اس کا کوئی شریک نہیں تو سوا اس کے اور کسی کا پوجا نہیں کرنا چاہیے۔

مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿١٧﴾ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۚ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾ وَلَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ﴿١٩﴾ (الانبیاء پ ۱۷ ع ۲)

پاس سے اس کو بنا سکتے تھے[1] بات یہ ہے کہ ہم سچ کو (پتھر کی طرح) جھوٹ پر پھینک مارتے ہیں وہ اس کو کچل ڈالتا ہے پھر وہ (یعنے جھوٹ) اسی دم فنا ہو جاتا ہے اور جو باتیں تم بناتے ہو اُن سے خراب ہو گئے[2] اور آسمانوں اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب اس کی ملک ہیں۔

۱۱۶۔ لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ﴿٢٣﴾ (الانبیاء پ ۱۷ ع ۲)

وہ جو کرے اُس سے کوئی پوچھ نہیں سکتا (کیا مجال) اور بندوں سے پوچھ ہوگی۔

۱۱۷۔ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿٢٨﴾ (الانبیاء پ ۱۷ ع ۲)

اس کو معلوم ہے جو ان کے آگے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ فرشتے کسی کی سفارش نہیں کر سکتے مگر جس کے لیے خدا تعالےٰ کی مرضی ہو[3][4] اور وہ اُس کی ہیبت سے کانپ رہے ہیں[5]۔

۱۱۸۔ اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۠ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿٣١﴾ وَجَعَلْنَا السَّمَاۗءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ښ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿٣٢﴾ (الانبیاء پ ۱۷ ع ۳)

کیا کافروں نے اس بات پر غور نہیں کیا (پہلے) آسمان اور زمین دونوں ملے جلے (چپیاں) تھے پھر ہم نے ان کو الگ الگ کیا اور ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے بنایا[6] (اس پر بھی) وہ ایمان نہیں لاتے۔ اور ہم نے زمین میں گڑے ہوئے (یا بھاری) پہاڑ رکھے (ایسا نہ ہو) وہ ان کو لے کر جھک پڑے[7] اور ہم نے ان پہاڑوں میں کھلے رستے رکھے[8] اس لیے کہ ان کو راہ ملے[9] اور ہم نے آسمان کو مضبوط چھت بنایا اور یہ لوگ آسمان کی نشانیوں پر دھیان نہیں کرتے[10]۔

۱۱۹۔ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا

اور جو رائی کے دانے برابر (کسی کا عمل) ہوگا تو ہم اُس کو بھی (تولنے کے

---

[1] یہ نصاریٰ کا رد ہے جو معاذ اللہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو سب کنواریوں میں پسند کیا اور ان کے پیٹ سے خدا کے اکلوتے بیٹے حضرت مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے پروردگار قادر مطلق کی شان اس سے بہت عالی ہے کہ وہ کسی عورت کو اپنی بی بی بنائے یا کسی انسان کو اپنا بیٹا اگر اس کو جورو بیٹا بنانا منظور ہوتا تو فرشتے اور حوریں ایک سے ایک حسین اور خوبصورت موجود ہیں ان کو چھوڑ کر وہ ایک آدمی زاد کو کیوں پسند فرماتا جو بالکل عاجز اور ناتواں ہے اور پلیدی اور نجاست اس کے پیٹ میں ہر وقت بھری ہوئی ہے، [2] سخت عذاب میں گرفتار ہو گے یہ باتیں کہ معاذ اللہ اللہ تعالےٰ کا بیٹا یا بیٹی یا جورو ہے تمہاری خرابی کے لچھن ہیں، [3] یعنے وہ چاہے کہ اس کی سفارش کریں تو اس وقت اس کی سفارش کرتے ہیں مراد اہل توحید ہیں جو لا الہ الا اللہ کہتے ہیں، صحیح حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن فرشتے ان کی سفارش کریں گے [4] یا اس کے جلال سے ڈر رہے ہیں، [5] جن چیزوں میں جان ہے جیسے درخت اور حیوان وہ سب پانی سے زندہ رہتے ہیں، [6] اگر پہاڑ نہ ہوتے اور زمین کا وزن ہلکا ہوتا تو گھومنے میں وہ جھکولے کھاتی اور لوگوں کو سخت تکلیف ہوتی مکان تو ایک بھی نہ ٹھہرتا، [7] ورنہ پہاڑ کے اس پار جانا مشکل ہوتا اور ایک ملک سے دوسرے ملک کو رستہ نہ ملتا، [8] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم نے زمین میں چوڑے رستے بنائے اس لیے کہ لوگ اپنے اپنے ٹھکانے پہنچ جائیں، [9] وہاں جو ہماری قدرت کی نشانیاں ہیں مثلاً چاند سورج تارے وغیرہ، [10] وہ زمین پر نہیں گرتا یا محفوظ چھت شیطان وہاں جانے نہیں پاتے۔

وَكَفَىٰ بِنَا حَاسِبِينَ ﴿٤٧﴾ (الانبیاء پ ۱۷ ع ۴)

لئے) حاضر کریں گے اور ہم حساب کرنے کے لیے بس ہیں لہ۔

۱۲۰۔ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُونَ ﴿١١٠﴾ (الانبیاء پ ۱۷ ع ۷)

بے شک وہ خدا اس بات کو بھی جانتا ہے جو پکار کر کہی جائے اور اس کو بھی جانتا ہے جس کو تم چھپاتے ہو۔

۱۲۱۔ قُلْ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ۗ وَرَبُّنَا الرَّحْمَٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿١١٢﴾ (الانبیاء پ ۱۷ ع ۷)

پیغمبر نے دعا کی مالک میرے انصاف سے فیصلہ کر دے ٹے اور ہم تمہاری (بیجا باتوں پر) اُسی کی مدد چاہتے ہیں۔

۱۲۲۔ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَأَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٦﴾ (الحج پ ۱۷ ع ۱)

یہ سب اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ وہی حق ہے سے اور وہی مُردوں کو (قیامت کے دن) جِلائے گا اور وہی سب کچھ کر سکتا ہے۔

۱۲۳۔ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ﴿١٠﴾ (الحج پ ۱۷ ع ۱)

اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا ہے۔

۱۲۴۔ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ ۖ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۗ وَمَنْ يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُكْرِمٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۩ ﴿١٨﴾ (الحج پ ۱۷ ع ۲)

کیا تو نہیں دیکھتا کہ (فرشتوں اور مخلوق سے) جو آسمان اور زمین میں ہے اللہ تعالیٰ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور سورج اور چاند اور تارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے آدمی (بھی جو موحد ہیں) اور بہت سے آدمی ایسے ہیں جن پر عذاب آنا لازم ہو گیا ہے (مراد کافر اور مشرک ہیں) جس کو اللہ تعالیٰ ذلیل کرے اسے کوئی (اور دوسرا) عزت نہیں دے سکتا اللہ تعالیٰ جو چاہے وہ کرتا ہے۔

۱۲۵۔ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ۗ وَلَيَنْصُرَنَّ

اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک دوسرے پر سے نہ ہٹاتا رہتا (مشرکوں کا غلبہ نہ روکتا) تو خانقاہیں شہ اور گرجے اور (یہودیوں کے) عبادت خانے اور مسجدیں جن میں اللہ تعالیٰ کا نام بہت لیا جاتا ہے (سب کی سب) گرادی جاتیں ۹ہ

لہ ہم کو کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہے حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے کئی غلام ہیں جو میری چوری اور نافرمانی کرتے ہیں ان کو گالیاں دیتا ہوں مارتا ہوں پھر میرا کیا حال ہونا ہے آپ نے فرمایا اگر تیری سزا ان کے قصور سے کم ہو تو اجر ملے گا نہ عذاب اور جو قصور سے زیادہ ہے تو قیامت کے دن زیادہ کا بدلہ تجھ سے لیا جائے گا یہ سن کر وہ شخص چلا کر رونے لگا آپ نے فرمایا کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا ونضع الموازین القسط خیر تک وہ بولا یا رسول اللہ اب میرے اور ان کے لیے یہی بہتر ہے کہ جدا ہو جائیں میں آپ کو گواہ کرتا ہوں وہ آزاد ہیں، ٢ہ اگر وہ جھوٹے ہیں تو ان پر عذاب اتار یہ دعا قبول ہوئی بدر کے دن یہ کافر مارے گئے اور ذلیل اور خوار ہوئے ۳ہ یعنی قائم اور دائم سب اسی کے تصرفات ۴ہ بلکہ نیک کو ثواب دینا اور بدکار نابکار کو عذاب کرنا عین عدل ہے ظالم تعصب بدکار کو چھوڑ دیتے ہیں اور نیک کی قدر نہیں کرتے ۵ہ صحیح حدیث میں ہے کہ سورج جب ڈوبتا ہے تو سجدہ کرتا ہے پھر اس کا حکم ہوتا ہے آگے بڑھنے کا اور قیامت کے قریب یہ ہوگا کہ یہیں سے لوٹ جا تو وہ پچھم سے نکل دے گا ایک حدیث میں ہے کہ جانوروں کی پیٹھ کو منبر مت بناؤ یعنی ہر وقت ان پر چڑھے نہ رہو بعض جانور اپنے سوار سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے۔

٦ہ اس مقام پر سجدہ ہے پڑھنے والے اور سننے والے پر اور یہ پہلا سجدہ ہے اس سورت کا ٧ہ وہ مسلمان اور نصاریٰ اور یہودی سب پر غالب ہو جاتے ٨ہ جن میں راہب یعنی تارک الدنیا نصاریٰ رہا کرتے ہیں، ٩ہ یعنی اللہ نے مشرکوں کے غلبہ کو روکا ان سے بچایا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ والوں یہودیوں کو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نصاریٰ کو ان کے شر سے محفوظ رکھا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسلمانوں کو ان کے غلبہ سے بچائیگا اگر اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرتا تو ہر زمانہ میں مشرک ہی غالب ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کا کوئی مقام باقی نہ چھوڑتے سب کو گرا کر برباد کر دیتے۔

اللّٰہُ مَنۡ یَّنۡصُرُہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیۡزٌ ﴿۴۰﴾ (الحج پ ۱۷ ع ۶)

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی مدد کرے[1] اللہ تعالیٰ بے شک اُس کی مدد کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ زبردست ہے عزت والا (یا غالب)

۱۲۶- ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ یُوۡلِجُ الَّیۡلَ فِی النَّہَارِ وَ یُوۡلِجُ النَّہَارَ فِی الَّیۡلِ وَ اَنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌۢ بَصِیۡرٌ ﴿۶۱﴾ (الحج پ ۱۷ ع ۸)

کیوں کہ اللہ تعالیٰ تو رات کو دن میں گھسیڑ دیتا ہے[3] اور دن کو رات میں گھسیڑ دیتا ہے اور (دوسرے) یہ کہ اللہ تعالیٰ (سب کچھ) سنتا دیکھتا ہے[4]

۱۲۷- لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَ اِنَّ اللّٰہَ لَہُوَ الۡغَنِیُّ الۡحَمِیۡدُ ﴿۶۴﴾ (الحج پ ۱۷ ع ۸)

اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ ہی بے نیاز تعریف کے سزاوار ہے۔

۱۲۸- اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰہَ یَعۡلَمُ مَا فِی السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ اِنَّ ذٰلِکَ فِیۡ کِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیۡرٌ ﴿۷۰﴾ (الحج پ ۱۷ ع ۹)

(اے پیغمبر) کیا تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ بے شک یہ (سب) ایک کتاب (لوح محفوظ) میں لکھا ہوا ہے بے شک یہ اللہ تعالیٰ پر آسان ہے۔

۱۲۹- یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَ مَا خَلۡفَہُمۡ ؕ وَ اِلَی اللّٰہِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ ﴿۷۶﴾ (الحج پ ۱۷ ع ۱۰)

وہ جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے[5] جانتا ہے اور سب کاموں کو اللہ تعالیٰ تک پہنچنا ہے[6]

۱۳۰- وَ لَا نُکَلِّفُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا وَ لَدَیۡنَا کِتٰبٌ یَّنۡطِقُ بِالۡحَقِّ وَ ہُمۡ لَا یُظۡلَمُوۡنَ ﴿۶۲﴾ (المومنون پ ۱۸ ع ۴)

اور ہم کسی شخص پر اُس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے[7] جو سچ سچ[8] بتلاتی ہے اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

۱۳۱- وَ اِنَّا عَلٰۤی اَنۡ نُّرِیَکَ مَا نَعِدُہُمۡ لَقٰدِرُوۡنَ ﴿۹۵﴾ (المومنون پ ۱۸ ع ۶)

اور ہم یہ کر سکتے ہیں کہ جس عذاب کا کافروں سے وعدہ کر رہے ہیں وہ تجھ کو دکھا دیں۔[9]

۱۳۲- فَتَعٰلَی اللّٰہُ الۡمَلِکُ الۡحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡکَرِیۡمِ ﴿۱۱۶﴾ (المومنون پ ۱۸ ع ۶)

بلند ہے اللہ تعالیٰ جو سچا بادشاہ ہے[10] اس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں وہ عزت کے تخت کا صاحب ہے[11]

۱۳۳- اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ﴿۳۵﴾ (النور پ ۱۸ ع ۵)

اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے[12]

۱۳۴- اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یُسَبِّحُ لَہٗ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ

کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ آسمان اور زمین میں جتنے ہیں[13] اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے

---

[1] اس کے دشمنوں سے لڑے، [2] اللہ تعالیٰ کو سب قدرت ہے اس کو مظلوم کی مدد کرنا کیا مشکل ہے، [3] کبھی دن بڑا ہو جاتا ہے کبھی رات بڑی ہو جاتی ہے، [4] تو وہ ظالم کے ظلم سے غافل نہیں ہے، [5] یعنی اگلے پچھلے گذشتہ اور آئندہ سب حالات، [6] وہی مالک وہی خالق اسی کا سب اختیار ہے جس کو چاہتا ہے اپنی پیغمبری کے لیے منتخب کرتا ہے تم پوچھنے والے کون، [7] لوح محفوظ ان کا نامہ اعمال، [8] ان کے کاموں کو جتنا انہوں نے کیا ہے، [9] تیری زندگی میں تاریں بعضوں نے کہا یہ عذاب بدر کے دن ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھلایا، [10] بھلا اس کے کام کھیل بے فایدہ ہو سکتے ہیں، [11] یعنی عرش عظیم پر جلوہ گر ہے جو ساری مخلوقات سے بلند ہے ابن مسعودؓ نے یہ آیت ایک آسیب زدہ کے کان میں پڑھی وہ اچھا ہو گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تو نے کیا پڑھا انہوں نے بیان کیا آپ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر یقین والا شخص اس آیت کو کسی پہاڑ پر پڑھے تو وہ سرک جائے، [12] آسمان اور زمین اور جو ان میں ہے سب کا وجود اسی کے وجود سے ہے اگر خدا نہ ہوتا تو کچھ نہ ہوتا، [13] آدمی اور جن اور فرشتے اور جھاڑ پہاڑ وغیرہ سب چیزیں،

وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾

(النور پ۱۸ ع ۶)

ہیں[1] اور پرندے بھی بازو پھیلائے ہوئے[2] ہر ایک کو اپنی بندگی اور اللہ کی یاد کا ڈھنگ معلوم[3] اور جو یہ کیا کرتے ہیں وہ اللہ تعالےٰ کو معلوم ہے[4] اور آسمان اور زمین دونوں میں اللہ تعالےٰ ہی کی بادشاہت ہے[5] اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس (سب کو) لوٹ جانا ہے۔

۱۳۵- اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۴﴾

(النور پ۱۸ ع ۹)

سن لو اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے تم جس حال میں ہو وہ (خوب) جانتا ہے[6]۔ اور جس دن (قیامت میں) اس کی طرف لوٹائے جائیں گے تو وہ اُن کو بتلا دے گا جو وہ (دنیا میں) کرتے تھے (اُن کے اعمال کی سزا دے گا) اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے[7]۔

۱۳۶- اَلَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَىْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ﴿۲﴾ (الفرقان پ۱۸ ع ۱)

وہ خدا تعالیٰ ایسا ہے جس کی آسمان اور زمین میں بادشاہت ہے اور کوئی بیٹا نہیں رکھتا (بلکہ سب اس کے بندے اور غلام ہیں) اور نہ بادشاہت میں کوئی اس کا ساجھی ہے اور اُس نے ہر چیز کو بنایا پھر ایک اندازے سے اُس کو درست کیا[8]۔

۱۳۷- يَعْلَمُ السِّرَّ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ﴿۶﴾ (الفرقان پ۱۸ ع ۱)

آسمان اور زمین کی چھپی بات (غیب کی بات) جانتا ہے۔

۱۳۸- اَلَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴿۹﴾

(الفرقان پ۱۹ ع ۵)

جس نے آسمان اور زمین اور جو ان کے بیچ میں ہے چھ دن میں بنائے پھر (انتظام کرنے کو) تخت پر جا بیٹھا وہ بہت رحم والا ہے تو جو کوئی ان باتوں کو جانتا ہو اُس سے پوچھ۔

۱۳۹- وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۹﴾ (الشعراء پ۱۹ ع ۱)

اور بیشک تیرا مالک زبردست ہے رحم والا۔

۱۴۰- قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۶۵﴾

(النمل پ۲۰ ع ۵)

(اے پیغمبر) کہہ دے جتنے لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں (آدمی ہوں یا فرشتے یا جن) کسی کو غیب کا علم نہیں بجز خدا کے اور اُن کو یہ بھی خبر نہیں وہ کب جی کر (قبروں سے) اٹھیں گے۔

۱۴۱- وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ

اور (اے پیغمبر) بیشک تیرا مالک لوگوں پر فضل کرتا ہے (گناہ پر فوراً عذاب

---

[1] مگر جانوروں کی اور جھاڑ پہاڑ وغیرہ کی تسبیح ہم نہیں سمجھتے، [2] جو آسمان اور زمین کے بیچ میں اکثر اڑتے رہتے ہیں، [3] یا ہر ایک کی بندگی اور تسبیح کا ڈھنگ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے یا ہر ایک کو نمازی کی نماز اور تسبیح پڑھنے والے کی تسبیح کا علم ہے، [4] اس پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں نہ کلی نہ جزدی، [5] دونوں جگہ اسی کا حکم چلتا ہے، [6] کہ تمہارے دلوں میں نفاق ہے یا اخلاص، [7] حسن حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت کو پڑھتے تھے اور اپنی دونوں انگلیاں دونوں آنکھوں پر رکھتے تھے فرماتے تھے وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے تمام ہوئی سورۂ نور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے، [8] مثلاً آدمی ہی کو دیکھو ماں کے پیٹ میں ایک مقرر مدت تک بچہ رہتا ہے پھر ایک مقرر مدت تک جوان رہتا ہے، اسی طرح دن اور رات کی مدتیں مقرر ہیں ہر ایک درخت اور جاندار کے بڑھنے اور زندہ رہنے کی ایک ایک مدت ہے، [9] یعنی قریش کے کافر یہ باتیں کیا جانیں اہل کتاب کے عالموں سے پوچھو وہ اس کی تصدیق کریں گے، [10] وہی جانتا ہے کہ کل کیا ہوگا، صحیحین میں حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے جس نے یہ گمان کیا کہ وہ کل کی ہونے والی بات لوگوں کو بتلا سکتا ہے اس نے اللہ تعالیٰ پر بڑا طوفان جوڑا پھر یہ آیت پڑھی،

أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٤﴾ وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ﴿٧٥﴾

(النمل پ۲۰ ع۶)

نہیں کرتا، مگر اکثر لوگ (اس فضل وکرم کا) شکر نہیں کرتے اور تیرا مالک جانتا ہے جو اُن کے دلوں میں چھپا ہوا ہے اور جو وہ علانیہ (کھول کر) کرتے ہیں[1] اور آسمان اور زمین بھر میں کوئی چھپی بات ایسی نہیں جو لوحِ محفوظ میں نہ لکھی ہو[2]۔

۱۴۱- إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ﴿٧٨﴾

(النمل پ۲۰ ع۶)

(اے پیغمبرؐ) تیرا مالک (قیامت کے دن) اپنا حکم دے کر ان لوگوں کا فیصلہ کر دے گا اور وہ زبردست ہے سب جاننے والا[3]۔

۱۴۲- وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ ﴿٥٩﴾

(القصص پ۲۰ ع۶)

اور (اے پیغمبرؐ) تیرا مالک بستیوں اُس وقت تک تباہ نہیں کرتا جبتک وہاں کی بڑی بستی میں (اُن بستیوں کے صدر مقام میں) ایک پیغمبر نہ بھیج لے جو ہماری آیتیں اُن کو پڑھ کر سنائے (اور ہمارے حکم پہنچائے) اور ہم ان بستیوں کو اُس وقت تباہ کرتے ہیں جب وہاں کے رہنے والے ظالم (بدکار) ہوتے ہیں[4]۔

۱۴۳- وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٦٨﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٦٩﴾

(القصص پ۲۰ ع۷)

اور (اے پیغمبرؐ) اصل بات تو یہ ہے، تیرا مالک جو چاہتا ہے وہ پیدا کرتا ہے[5] اور جس کو چاہتا ہے (پیغمبری کے لیے) چن لیتا ہے[6] بندوں کو کوئی مستقل اختیار نہیں ہے[7] یہ جن جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے اللہ تعالیٰ ان سے کہیں پاک اور برتر ہے[8] اور (اے پیغمبرؐ) جو باتیں یہ اپنے دل میں چھپاتے ہیں اور جو کھولتے ہیں تیرا مالک ان سب کو جانتا ہے[9]۔

[1] مطلب یہ ہے کہ تیرا مالک جو بندوں کو گناہ کرنے پر فوراً عذاب نہیں کرتا یہ اس کا فضل اور کرم ہے یہ بات نہیں ہے کہ اس کو بندوں کے گناہ معلوم نہیں ہوتے وہ چھپ کر کیا کرتے ہیں کیونکہ وہ تو چھپا اور کھلا سب جانتا ہے، [2] عذاب کا وقت بھی اس میں لکھا ہے جو لوگوں سے پوشیدہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے، [3] بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ دنیا ہی میں اپنا حکم یعنی قرآن اتار کر ان کا فیصلہ کر دے گا، [4] کسی طرح پیغمبروں کا کہنا نہیں مانتے گناہ نہیں چھوڑتے مکہ کو ام القریٰ کہتے ہیں یعنی بستیوں کی ماں کیونکہ عرب کے آس پاس کی بستیوں میں وہ بڑی بستی ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تیرے مالک کی تقدیر یوں قرار پائی ہے کہ دنیا کی بستی کو اس وقت تک تباہ نہ کرے (یعنی قیامت اس وقت تک نہ آئے) جب تک ام القریٰ یعنی مکہ میں ایک پیغمبر نہ بھیجے جو لوگوں کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائے اخیر تک مطلب یہ ہے کہ دنیا کا تمام ہونا اس وقت لکھا ہے جب اخیر زمانہ کے پیغمبر یعنی ہمارے پیغمبر علیہ وسلم دنیا میں آئیں اور سارے دنیا والوں کو اللہ کا کلام پہنچ جائے اس کے بعد وہ نافرمانی اور ظلم پر کمر باندھیں، [5] اچھے اور برے سب کو اسی نے پیدا کیا ہے، [6] یا جو چاہتا ہے وہ اختیار کرتا ہے، [7] کہ بغیر خدا کے حکم کے وہ کچھ کر سکیں، بلکہ خود بندے اور ان کے کام سب خدا تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے ہیں البتہ ظاہر میں بندوں کو ایک اختیار معلوم ہوتا ہے جس پر عذاب اور ثواب کا مدار ہے لیکن فی الحقیقت یہ اختیار نہیں اس لیے کہ قضا و قدر کے سامنے مجبور ہیں اور اہل حدیث کا مذہب یہی ہے نہ وہ جبری ہیں کہ بندے کو بالکل مجبور کہیں نہ قدری ہیں کہ بندے کو بالکل مختار کہیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مسئلہ میں بحث کرنے کی ممانعت فرمادی ہے اور پہلی بدعت جو مسلمانوں میں ظاہر ہوئی اسی مسئلہ میں بحث تھی، [8] یعنی پیدا بھی وہی کرتا ہے اور اختیار بھی اسی کا ہے اس کے سوا نہ کوئی پیدا کر سکتا ہے اور نہ کسی کو اختیار ہے جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا معلوم ہوا کہ کسی نبی ولی کو اپنے کارخانے میں اختیار نہیں دیا ہے بلکہ کل اختیارات اپنے ہاتھ میں رکھے ہیں تفسیر کبیر وفوائد سلفیہ، [9] مطلب یہ ہے کہ اگر یہ دل میں شرک و کفر کا اعتقاد رکھیں اور ظاہر میں مسلمان ہو جائیں تو ان کو کچھ فایدہ نہ ہوگا اللہ تعالیٰ چھپی اور کھلی باتیں سب جانتا ہے۔

۱۴۵۔ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَشَاءُ وَإِلَيْهِ تُقْلَبُونَ (۲۱) وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ (۲۲) (العنکبوت پ۲۰ ع۲)

جس کو چاہے گا عذاب کرے گا اور جس پر چاہے گا رحم کرے گا اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور تم خدا تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے نہ زمین میں (رہ کر) نہ آسمان میں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی تمہارا سرپرست (حمایتی) نہیں نہ مددگار۔

۱۴۶۔ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (۴۲) (العنکبوت پ۲۰ ع۴)

جن چیزوں کو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو (خوب) جانتا ہے اور وہی زبردست ہے حکمت والا۔

۱۴۷۔ قُلْ كَفَى بِاللَّهِ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ شَهِيدًا يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ (۵۲) (العنکبوت پ۲۱ ع۶)

(اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہہ دے اللہ تعالیٰ بس ہے گواہ مجھ میں اور تم میں[1] وہ آسمانوں اور زمین کی (سب) چیزیں جانتا ہے۔

۱۴۸۔ وَكَأَيِّنْ مِنْ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (۶۰) (العنکبوت پ۲۱ ع۶)

اور (دنیا میں) کتنے جانور ایسے ہیں جو اپنی روزی لادے نہیں پھرتے[2] اللہ تعالیٰ ان کو روزی دیتا ہے اور تم کو بھی (وہی دیتا ہے) اور وہ سب کچھ سنتا جانتا ہے[3]۔

۱۴۹۔ اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (۶۲) (العنکبوت پ۲۱ ع۶)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے فراغت کے ساتھ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے تنگی سے دیتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے[4]۔

۱۵۰۔ لِلَّهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ (۴) بِنَصْرِ اللَّهِ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ (۵) وَعْدَ اللَّهِ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (۶) (الروم پ۲۱ ع۱)

اللہ تعالیٰ ہی کا اختیار تھا پہلے بھی (جب وہ مغلوب ہوئے) اور بعد بھی[5] اور اس دن (جب رومی غالب ہوں گے) مسلمان اللہ تعالیٰ کی مدد پر خوش ہو جائیں گے (جیسے آج مشرک خوش ہیں) وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور وہ زبردست ہے رحم والا یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا مگر اکثر لوگ (یہ بات) نہیں جانتے[6]۔

۱۵۱۔ اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (۱۱) (الروم پ۲۱ ع۲)

اللہ تعالیٰ ہی شروع میں پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ پیدا کرے گا پھر تم سب اس کے پاس لوٹ جاؤ گے۔

---

[1] کہ میں اس کا سچا پیغمبر ہوں اور قرآن اس کا کلام ہے۔ [2] نہ اکٹھا کرتے ہیں نہ کل کے لیے کچھ رکھ چھوڑتے ہیں۔ [3] حسن حدیث میں ہے کہ اگر تم جیسا چاہئے ویسا اللہ پر بھروسا کرو تو پرند جانوروں کی طرح تم کو روزی دے وہ صبح کو بھوکے اٹھتے ہیں پھر شام کو پیٹ بھرے (اپنے گھونسلوں میں) جاتے ہیں ایک حدیث میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کے ایک باغ میں گئے اور کھجوریں چن چن کر کھانے لگے فرمایا میں نے تین دن سے کچھ نہیں کھایا اور اگر میں اللہ تعالیٰ سے مانگوں تو کسریٰ اور قیصر کے برابر مجھ کو عطا فرمائے اے ابن عمرؓ کیا حال ہوگا جب تو ایسے لوگوں میں رہ جائے گا جو سال بھر روزی کو جمع کر رکھیں گے چھپا کر اور ان کو اللہ تعالیٰ پر پورا یقین نہ ہوگا تھوڑی دیر میں یہ آیت اتری۔ [4] وہ ہر ایک کی مصلحت سے واقف ہے کس کے حق میں روزی فراغت سے دینا بہتر ہے کس کے حق میں تنگی کے ساتھ۔ [5] جب وہ غالب ہوں گے اسی کا اختیار ہے یعنی فتح اور شکست اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اس میں کسی کا بس نہیں چلتا وہ جس قوم کو چاہتا ہے غالب کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے مغلوب کر دیتا ہے۔ [6] کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ خلاف نہیں ہوتا یا ان کو یقین ہی نہیں کہ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔

۱۵۲۔ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ وَكَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿١٩﴾

(الروم پ ۲۱)

وہ زندے کو مُردے[1] سے نکالتا ہے اور مردے کو زندے[2] سے اور زمین کو مرے پیچھے (پانی برسا کر) زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم بھی[3] (مرے پیچھے قبر سے) نکالے جاؤ گے[4]۔

۱۵۳۔ وَلَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ كُلٌّ لَهُ قَانِتُونَ ﴿٢٦﴾ (الروم پ ۲۱)

اور جتنے لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کے حکم میں ہیں[5]۔

۱۵۴۔ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۖ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَفْعَلُ مِنْ ذَٰلِكُمْ مِنْ شَيْءٍ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٤٠﴾

(الروم پ ۲۱)

(لوگو) اللہ تعالیٰ ہی نے تم کو پیدا کیا ہے پھر تم کو روزی دی پھر تم کو مارے گا پھر تم کو جلائے گا کیا جن کو تم نے (خدا کا) شریک سمجھا ہے وہ ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکتے ہیں[6]۔ یہ لوگ جو شرک کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن سے (کہیں) پاک اور برتر ہے۔

۱۵۵۔ اللَّهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَيَجْعَلُهُ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ ۖ فَإِذَا أَصَابَ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٤٨﴾ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمُبْلِسِينَ ﴿٤٩﴾

(الروم پ ۲۱)

اللہ تعالیٰ ہی ہواؤں کو بھیجتا ہے وہ بادل کو اُبھارتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ اُس بادل کو (سارے) آسمان میں پھیلا دیتا ہے جس طرح سے چاہتا ہے (کبھی ہلکا کبھی گہرا) اور کبھی اس کو ٹکڑے کر دیتا ہے پھر تو دیکھتا ہے اس میں سے مینہ (چھن کر) نکلتا ہے جب اپنے بندوں میں سے جن پر وہ چاہتا ہے یہ مینہ برساتا ہے تو وہ اسی وقت خوش ہو جاتے ہیں حالانکہ برسات پڑنے سے پہلے اُس سے (ذرا) اول ہی یہ لوگ برسات سے ناامید ہو چکے تھے[8]۔

۱۵۶۔ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ ﴿٥٤﴾

(الروم پ ۲۱)

اللہ ہی نے تم کو کمزوری میں بنایا (یعنے بچپنے میں) پھر کمزوری کے بعد (جوانی کا) زور دیا پھر زور کے بعد کمزوری دی اور بوڑھا کر دیا (بال سفید ہو گئے) وہ جو چاہتا ہے بناتا ہے اور وہ (آدمی کی تمام مصلحتیں) جانتا ہے قدرت والا ہے[9]۔

[1] آدمی اور جانوروں کو نطفے اور انڈے سے، [2] جیسے نطفہ اور انڈا آدمی اور جانور سے [3] جیسے زندہ مردے سے نکلتا ہے مردہ زندہ سے تم بھی، [4] زمین سے پھر زندہ ہو کر تمہارا نکلنا کون سی تعجب کی بات ہے ہر روز یہی کارخانہ جاری ہے یا تو زمین ایسی مردہ ہوتی ہے کہ اس میں ہریالی کا نام نہیں نہ کوئی جاندار ہوتا ہے پانی برستے ہی طرح طرح کی سبزیاں اُگ آتی ہیں ہزاروں قسم کے جانور پیدا ہو جاتے ہیں ایسے قادر مطلق کے سامنے دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے، [5] اس کا حکم سب پر چلتا ہے جس کو چاہے جلائے جس کو چاہے مارے [6] پیدا کر سکتے ہیں یا روزی دے سکتے ہیں یا کسی کو مار یا جلا سکتے ہیں معلوم ہوا کہ یہ باتیں خاص اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور جو کوئی کسی اور کی نسبت یہ سمجھے کہ ان باتوں میں سے کوئی بات کر سکتا ہے تو وہ مشرک ہے، [7] کہتے ہیں اب خدا کی رحمت غلہ خوب پیدا ہوگا ارزانی ہوگی [8] اور ملول و مغموم تھے لیکن برسات پڑتے ہی فوراً خوشیاں منانے لگتے ہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت معلوم ہوتی ہے کہ ایک طرفۃ العین میں کیا سے کیا ہو گیا سب کے چہرے اترے ہوئے تھے یا ہر طرف رنگ رلیاں ہو رہی ہیں خوشی منائی جا رہی ہے، [9] ایک حکیم نے کہا ہے آدمی پیدائش سے لیکر تیس برس تک بچہ ہے اور تیس سے چالیس تک جوان ہے اور چالیس سے ساٹھ سال تک آدمی ہے (یعنی جس کو آدمی ہونا چاہئیے اس عمر میں عقل اور سمجھ پوری ہوتی ہے) اور ساٹھ سے اسّی تک بوڑھا ہے اور اسّی کے بعد پھر بے کار ہو جاتا ہے جو اس میں فرق آجاتا ہے عقل بھی کم ہو جاتی ہے

۱۵۷- خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۰﴾ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِىْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۱﴾

(لقمان پ۲۱ ع۲)

اسی اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو بنایا جیسے تم دیکھتے ہو بن ستون کے (اُن کو کھڑا کیا) اور اُسی نے زمین میں بھاری بھرکم پہاڑ رکھے ایسا نہ ہو وہ (چلنے میں) ادہر اُدہر جھُکے (ہچکولے کھائے) اور ہر قسم کے جانور اُس میں پھیلائے[1] اور ہم نے آسمان سے پانی برسایا پھر (اُس پانی سے) زمین میں ہر قسم کی عمدہ چیزیں اُگائیں (اے پیغمبر) ان کافروں سے کہہ دے اللہ تعالیٰ کی تو پیدا کی ہوئیں یہ چیزیں ہیں اب اس کے سوا دوسرے لوگوں[2] نے کیا پیدا کیا ہے مجھ کو دکھاؤ[3] بات یہ ہے کہ یہ ظالم (کافر) کھلی گمراہی میں ہیں۔

۱۵۸- يٰبُنَىَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِىْ صَخْرَةٍ اَوْ فِى السَّمٰوٰتِ اَوْ فِى الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۶﴾

(لقمان پ۲۱ ع۲)

بیٹا اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر ہو پھر (فرض کرو کہ) وہ (ساتوں زمینوں کے تلے) ایک پتھر پر ہو یا آسمان اور زمین میں (کہیں) ہو تو اللہ تعالےٰ (قیامت کے دن) اس کو (حساب لینے کے لیے) حاضر کرے گا بے شک اللہ تعالیٰ (بڑی) باریک نظر والا خبردار ہے[4]۔

۱۵۹- لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِىُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ اَنَّمَا فِى الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾

(لقمان پ۲۱ ع۳)

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے (سب اسی کی ملک ہے) بے شک اللہ تعالیٰ ہی بے نیاز اور تعریف کا سزاوار[5] ہے اور اگر زمین میں ہر درخت کے قلم بنائے جائیں اور سمندر سیاہی ہو اس کے بعد سات اور (ایسے سمندر سیاہی بنیں) جب بھی اللہ تعالیٰ کی باتیں[6] ختم نہ ہوں بے شک اللہ تعالیٰ زبردست ہے حکمت والا۔

۱۶۰- ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِىُّ الْكَبِيْرُ ﴿۳۰﴾

(لقمان پ۲۱ ع۳)

اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی سچا (خدا) ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو (یہ مشرک) پکارتے ہیں وہ (سب) جھوٹے (معبود) ہیں[7] اور (دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی (سب سے) بلند اور (سب سے) بڑا ہے[8]۔

۱۶۱- اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ مَّاذَا

اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے کہ قیامت کب (آئے گی) اور وہی پانی برساتا ہے اور وہی جانتا ہے ماں کے پیٹ میں کیا ہے (لڑکا یا لڑکی) اور کسی کو معلوم نہیں

[1] چرند اور پرند اور زمین کے اندر رہنے والے اور پانی میں رہنے والے، [2] جن کو تم معبود سمجھتے ہو، [3] کچھ ایک چیز بھی انہوں نے نہیں پیدا کی، [4] اس سے کوئی چیز چھپ یا چھٹ نہیں سکتی گو کتنی ہی چھوٹی ہو اور کتنی ہی دور ہو کتنی ہی پوشیدہ مقام حتیٰ کہ تحت الثریٰ میں ہو، [5] اللہ تعالیٰ کے سوا سب محتاج اور عاجز بندے ہیں ایک نہ ایک عیب ان میں موجود ہے ہر عیب سے پاک ہونا اور ہر ایک تعریف کے لائق ہونا یہ اسی پروردگار کا خاصہ ہے، [6] اس کی قدرت کے کام اور عجائبات جو لکھے جائیں، [7] کیونکہ اللہ تعالیٰ کی باتیں اور اس کے کام اور عجائبات بے انتہا ہیں اور دنیا کے تمام درختوں کے قلم اور ساتوں سمندر انتہا رکھتے ہیں اور جو چیز بے انتہا ہو وہ انتہا والی سے ختم نہیں ہو سکتی گو انتہا والی چیز کتنی ہی بڑی ہو کہتے ہیں یہود کے عالموں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تم یہ کہتے ہو کہ ہم کو تھوڑا علم ملا ہے حالانکہ ہم کو تورات ملی اس میں ہر چیز کا بیان ہے اس وقت یہ آیت اتری [8] ان سے خاک کچھ نہیں ہو سکتا یہ سب قدرتیں اللہ تعالیٰ کی ہیں، [9] اس کی ذات مقدس سب کے اوپر یعنی عرش عظیم پر ہے اور اس کی شان نہایت بڑی ہے۔

تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ؕ
إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿۳۴﴾ (لقمٰن پ ۲۱ ع ۴)

کل وہ کیا کرے گا (اچھے کام یا بُرے کام) اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا وہ کس ملک (کس سرزمین) میں مرے گا بیشک (یہ باتیں) اللہ تو ہی جانتا ہے اُس کو خبر ہے۔

۱۲۲- اَللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَا
بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ
مَا لَكُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ ؕ أَفَلَا
تَتَذَكَّرُونَ ﴿۴﴾ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى
الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ
أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ﴿۵﴾ ذٰلِكَ عَالِمُ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۶﴾ الَّذِي أَحْسَنَ
كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ﴿۷﴾ (السجدہ پ ۲۱ ع ۱۶)

اللہ تعالیٰ وہی ہے جس نے آسمان اور زمین اور جو ان کے بیچ میں ہے چھ دن میں بنائے پھر عرش پر چڑھا اس کے سوا نہ کوئی تمہارا سرپرست ہے نہ سفارشی کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے وہ آسمان سے لے کر زمین تک سب کام چلاتا ہے۔ پھر یہ سب کام اُس دن میں جو تمہارے حساب سے ہزار برس کا ہوگا اللہ تعالیٰ تک چڑھ جائیں گے یہی تو وہ خدا ہے جو (چھپی اور کھلی (سب باتیں) جانتا ہے۔ زبردست رحم والا جس نے ہر چیز کو بہت خوب صورتی سے بنایا۔

۱۲۳- وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰهَا ﴿۱۳﴾
(السجدہ پ ۲۱ ع ۲۶)

اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت کرتے۔

۱۲۴- وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ﴿۵۳﴾ (الاحزاب پ ۲۲ ع ۴)

اور اللہ تعالیٰ کو تو سچ بات کہنے میں کوئی شرم نہیں۔

۱۲۵- إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ

اگر تم کسی چیز کو کھول کر کہو (یا دل میں) اس کو چھپاؤ تو اللہ تعالیٰ تو ہر چیز

۱؎ صحیحین میں ہے کہ غیب کی پانچ کنجیاں ہیں ان کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے پھر بیان کیا ان پانچوں باتوں کو کہتے ہیں حارث نے آنحضرت صلعم سے پوچھا میری بی بی حاملہ ہے بتلایئے اس کو لڑکا ہوگا یا لڑکی اور میرے ملک میں قحط ہے فرمایئے پانی کب برسے گا اور مجھے معلوم ہے جہاں میں پیدا ہوا لیکن یہ فرمایئے کہ کہاں مروں گا اس وقت یہ آیت اتری حضرت عائشہؓ نے جو یہ سمجھتے ہیں کہ آنحضرتؐ غیب کی کنجیاں جانتے ہیں اس نے بڑا بہتان کیا جب پیغمبروں کو یہ باتیں معلوم نہ ہوں تو ان سڑی دھوتی باندھنے والے پنڈتوں اور نجومیوں کو یہ باتیں کہاں سے معلوم ہو سکتی ہیں، ۲؎ اس کی تفسیر اوپر کئی بار گذر چکی ہے اہل حدیث کا یہی اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے جدا اپنے تخت یعنی عرش پر جلوہ گر ہے امام ابن قیم نے اعلام الموقعین میں فرمایا کہ اس کا انکار نہیں کیا مگر جہمیہ نے اور معتزلہ نے بھی جہمیہ کی پیروی کی شاہ ولی اللہ صاحب نے فرمایا کہ جہمیہ اور معتزلہ اور پچھلے اہل کلام والوں نے اہل حدیث پر زبان درازی کی اور ان کو مجسمہ اور مشتبہ قرار دیا حالانکہ عقلاً اور نقلاً وہ خود خطا پر ہیں، ۳؎ اللہ تعالیٰ سفارشی نہیں ہو سکتا کیونکہ سفارش اس سے کی جاتی ہے جو اپنے سے زیادہ قدرت رکھتا ہو اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی قدرت نہیں رکھتا سب اس کے غلام اور اس کے سامنے محض عاجز ہیں تو سفارشی سے مددگار مراد ہے، ۴؎ یا اس کا حکم آسمان سے لیکر زمین تک چلتا ہے، ۵؎ اس کے حضور میں دنیا کے تمام معاملات اس وقت پیش ہوں گے ایک آیت میں یوں ہے کہ وہ دن پچاس ہزار برس کا ہوگا۔ مراد قیامت کا دن ہے اور یہ آیت اس کے خلاف نہیں ہے کیوں کہ معاملات کی پیشی اس دن کے ایک حصے میں ہوگی جو ہزار برس کا ہوگا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے کام اس تک چڑھائے جاتے ہیں یعنی فرشتے ایک دن میں اس تک پہنچ جاتے ہیں اگر آدمی لے کر چڑھے تو ہزار برس میں پہنچے کیوں کہ آسمان تک زمین سے پانسو برس کی راہ ہے پھر آسمان کا دل پانسو برس کی راہ ہے، ۶؎ یہ آیت اس وقت اتری جب حضرت زینبؓ کے ولیمہ میں آپ نے صحابہؓ کو بلایا وہ کھانا کھا چکے لیکن باتیں کرتے ہوئے وہیں بیٹھے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شرم سے کچھ نہ فرما سکے، یہاں تک کہ آپ اُٹھ کر باہر تشریف لے گئے پھر آئے تو دیکھا وہ لوگ بیٹھے ہیں پھر تشریف لے گئے اور دریافت کرایا جب وہ لوگ اُٹھ گئے تو آپ تشریف لائے اور حضرت زینبؓ سے صحبت کی۔

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (۵۵) (الاحزاب پ ۲۲ ع ۷)

کو جانتا ہے۔[1]

۱۷۶۔ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۚ وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ (۲) (السبا پ ۲۲ ع ۱)

وہ جانتا ہے جو زمین کے اندر رہتا ہے[2] اور جو زمین سے نکلتا ہے[3] اور جو آسمان سے اُترتا ہے[4] اور جو آسمان میں چڑھ جاتا ہے[5]۔ اور وہی مہربان ہے بخشنے والا۔

۱۷۷۔ عَالِمِ الْغَيْبِ ۖ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ (۳) (السبا پ ۲۲ ع ۱)

غیب کی باتیں جانتا ہے اس سے ذرہ برابر کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں نہ آسمان میں اور نہ زمین میں اور نہ ذرے سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر وہ کھلی کتاب (لوح محفوظ) میں لکھی ہوئی ہے۔

۱۷۸۔ قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (۳۶) (السبا پ ۲۲ ع ۴)

(اے پیغمبر) کہہ دے میرا مالک جس کو چاہتا ہے فراغت کے ساتھ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے تنگی سے دیتا ہے لیکن اکثر لوگ (اس مصلحت کو) نہیں جانتے[6]۔

۱۷۹۔ قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ ۚ وَمَا أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ (۳۹) (السبا پ ۲۲ ع ۵)

(اے پیغمبر) کہہ دے میرا مالک جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے فراغت کے ساتھ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اس کے لیے روزی تنگ کر دیتا ہے اور تم لوگ (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) جو کچھ خرچ کرو وہ اس کا بدلہ دے گا[7] اور وہ (سب) روزی دینے والوں میں اچھا روزی دینے والا ہے۔

۱۸۰۔ قُلْ إِنَّ رَبِّي يَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَّامُ الْغُيُوبِ (۴۸) (السبا پ ۲۲ ع ۶)

کہہ دے میرا مالک حق بات (پیغمبروں کے دل میں) ڈالتا چلا جاتا ہے، غیب کی باتوں کو وہ خوب جانتا ہے۔

۱۸۱۔ مَّا يَفْتَحِ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِن رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۖ وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِن بَعْدِهِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (۲) (فاطر پ ۲۲ ع ۱)

اللہ تعالیٰ اپنی رحمت جو لوگوں پر کھول دے تو اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو روک رکھے تو اس کا کوئی کھولنے والا نہیں اور وہی زبردست ہے حکمت والا[8]۔

۱۸۲۔ فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۖ (۸) (فاطر پ ۲۲ ع ۲)

اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھے رستے پر لگاتا ہے۔

---

[1] جب پردے کا حکم اترا تو ایک شخص کہنے لگا آپ ہم کو اپنی چچا زاد بہنوں سے ملنے کو روکتے ہیں ہم آپ کے بعد ان سے نکاح کر لیں گے تب یہ آیت اتری، [2] مثلاً بیج خزانہ وغیرہ، [3] مثلاً درخت جانور وغیرہ، [4] مثلاً پانی اور رزق اور فرشتہ وغیرہ، [5] مثلاً فرشتہ یا آدمی کا عمل یا دعا وغیرہ، [6] تو روزی فراغت سے ملنا اس کی دلیل نہیں ہو سکتی کہ اللہ تعالیٰ راضی ہے اس میں جو حکمت ہے وہ اسی کو معلوم ہے بہتوں کو روزی فراغت سے اس لیے دی جاتی ہے کہ وہ اور زیادہ شرارت کریں خدا سے غافل ہو جائیں پھر آخرت میں سخت عذاب میں گرفتار ہوں، [7] حدیث میں ہے کہ بندہ جو خرچ کرے اللہ تعالیٰ اس کا عوض دے گا مگر جو گناہ میں خرچ کرے، ایک حدیث میں ہے صبح کو ایک فرشتہ دعا کرتا ہے یا اللہ خرچ کرنے والے کو بدلہ دے یا اللہ رکھ چھوڑنے والے کا مال تلف کر دے ایک حدیث میں ہر دن میں ایک نحوست ہے تو صدقہ سے اس کی نحوست دفع کر دے، [8] رحمت سے مراد پانی رزق روزی ہے، ابن عباسؓ نے کہا توبہ کا دروازہ ہے،

۱۶۳۔ وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ۭ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ۭ ۝۱۰

(فاطر پ۲۲ ع۲)

اور اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے ہوائیں چلائیں وہ ہوائیں بادل کو ابھارتی ہیں پھر اس بادل کو ہم مردہ شہر کی طرف ہانک لے جاتے ہیں[1] پھر اس کی وجہ سے ہم زمین کو مرے بعد جلاتے ہیں[2]۔ اسی طرح جی اٹھنا ہے[3]۔ جو شخص عزت چاہتا ہو تو عزت ساری اللہ تعالیٰ ہی کی ہے[4]۔ پاکیزہ کلمہ (لا الٰہ الا اللہ) اس تک چڑھ جاتا ہے اور نیک کام اس کو چڑھاتا ہے[5]۔

۱۶۴۔ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ۭ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝۱۱

(فاطر پ۲۲ ع۲)

اور اللہ تعالیٰ نے تم کو (پہلے) مٹی سے پیدا کیا پھر (تمہاری نسل) نطفے سے پھر تم کو جوڑا جوڑا بنایا (ایک مرد ایک عورت) اور کسی عورت کو پیٹ نہیں رہتا اور نہ وہ جنتی ہے مگر خدا کو معلوم ہے اور نہ کسی عمر والے کو زیادہ عمر ملتی ہے اور نہ کسی کی عمر کم کی جاتی ہے مگر (یہ سب) لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے[6]۔ بیشک اللہ تعالیٰ پر یہ (عمر کا گھٹانا بڑھانا) آسان ہے۔

۱۶۵۔ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ڮ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ ۝۱۳

(فاطر پ۲۲ ع۲)

وہ رات (کے ایک حصے) کو دن میں شریک کر دیتا ہے اور دن (کے ایک حصے) کو رات میں شریک کر دیتا ہے اور سورج اور چاند کو اسی نے کام میں لگا دیا ہے دونوں ایک مقرر وقت پر چل رہے ہیں یہی اللہ تعالیٰ تمہارا مالک ہے۔ اسی کی بادشاہت ہے۔

۱۶۶۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝۱۵ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝۱۶ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝۱۷

(فاطر پ۲۲ ع۳)

(لوگو) تم اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو[7] اور اللہ تعالیٰ ہی بے پرواہ ہے خوبیوں والا اگر وہ چاہے تو تم کو (ابھی ابھی) فنا کر دے اور (تمہارے بدلے) نئی خلقت پیدا کر دے[8] اور اللہ تعالیٰ پر یہ بات کچھ مشکل نہیں۔

۱۶۷۔ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ

بیشک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اس کو (حق بات) سن لینے کی توفیق

---

[1] جہاں کی زمین مردہ ہوتی ہے نہ وہاں گھاس نہ سبزہ بالکل سوکھی، [2] طرح طرح کی سبزیاں اور بیل اس میں سے نکلتے ہیں، [3] ابن مسعودؓ نے کہا پہلے ایک فرشتہ آسمان اور زمین کے بیچ میں کھڑا ہو کر صور پھونکے گا ساری خلقت مرجائے گی مگر جس کو اللہ تعالیٰ چاہے وہ نہ مرے گا پھر عرش کے تلے سے ایک پانی برسے گا منی کی طرح اور سب لوگ زندہ ہو جائیں گے ان کے گوشت اور جسم اگ آئیں گے [4] اسی سے عزت مانگنا چاہیے قتادہ نے کہا معنی یہ ہے اس کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر کے عزت حاصل کرے، [5] یعنی کلمہ نیک عمل کی وجہ سے چڑھتا ہے اگر اعمال اچھے نہ ہوں تو یہ کلمہ خداوند کریم کی بارگاہ تک چڑھنے نہیں پاتا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور نیک عمل کو خدا کی بارگاہ تک کلمہ طیبہ چڑھاتا ہے یعنی اگر ایمان نہ ہو تو نیک عمل کچھ کام نہیں آتے، [6] یا اللہ تعالیٰ اس کا فیصلہ ازل میں کر چکا ہے اس فیصلے کے مطابق ہر شخص کی عمر کم و بیش ہوتی ہے کہتے ہیں عمر کا کم زیادہ ہونا اسباب سے اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے موافق ہوتا ہے، [7] ہر بات میں ہر وقت ہم کو اللہ تعالیٰ کی احتیاج ہے یہاں تک کہ ہمارا وجود اور بقا بھی اس کا محتاج ہے، [8] جو اس کی اطاعت کرے اور نافرمانی سے باز رہے۔

مَّن فِي الْقُبُورِ ﴿٢٢﴾ (فاطر پ۲۲ ع ۳)

دیتا ہے اور تو ان لوگوں کو نہیں سنا سکتا ہے جو قبروں میں ہیں[1]۔

۱۷۸- إِنَّ اللَّهَ عَالِمُ غَيْبِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٣٨﴾ (فاطر پ۲۲ ع ۵)

بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں جانتا ہے وہ تو دلوں کی بات بھی جانتا ہے۔

۱۷۹- إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَن تَزُولَا ۚ وَلَئِن زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِّن بَعْدِهِ ۚ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ﴿٤١﴾ (فاطر پ۲۲ ع ۵)

آسمانوں اور زمین کو بیشک اللہ تعالیٰ ہی تھامے ہوئے ہے وہ ٹل نہیں سکتے اور جو ٹلیں، ٹل جائیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی ایسا نہیں جو اُن کو تھام سکے[2] بیشک اللہ تعالیٰ تحمل والا ہے بخشنے والا[3]۔

۱۸۰- وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِن شَيْءٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ﴿٤٤﴾ (فاطر پ۲۲ ع ۵)

اور اللہ تعالیٰ کچھ ایسا نہیں ہے جو آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز بھی اس کو تھکا سکے وہ (سب) جانتا ہے اور (ہر طرح کی) قدرت رکھتا ہے[4]۔

۱۸۱- إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿١٢﴾ (یٰسٓ پ۲۲ ع ۱)

بے شک ہم ہی مردوں کو جلائیں گے اور جو (نیک) کام وہ آگے بھیج چکے اور نشانیاں ہم اُن کو لکھ لیتے ہیں اور ہم نے ہر چیز ایک روشن کتاب (لوح محفوظ)[5] جوڑ لی ہے[6]۔

۱۸۲- وَمَن نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۖ أَفَلَا يَعْقِلُونَ ﴿٦٨﴾ (یٰسٓ ع ۵)

اور جسے ہم (زیادہ) عمر دیتے ہیں اُس کی بناوٹ الٹ دیتے[7] ہیں کیا اُن کو عقل نہیں ہے[8]۔

۱۸۳- بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿٨١﴾ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٨٢﴾ (یٰسٓ پ۲۳ ع ۵)

کیوں نہیں وہ بڑا پیدا کرنے والا بڑے علم والا ہے اُس کی تو یہ شان ہے جب کوئی چیز (بنانا) چاہتا ہے تو اُسے فرما دیتا ہے ہو جا وہ ہو جاتی ہے[9]۔

۱۸۴- رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَ

جو آسمانوں اور زمین کا اور جو ان کے بیچ میں ہے اُن کا مالک اور سورج

---

[1] مردوں سے مراد وہ کافر ہیں جو اپنے کفر اور شرارت پر جمے ہوئے ہیں ان کو مردوں کی تشبیہ دی جیسے مردوں پر زندوں کی بات کا کوئی اثر معلوم نہیں ہوتا اسی طرح ان کافروں کو پیغمبر کا سمجھانا اثر نہیں کرتا اس آیت سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو کہتے ہیں مردے نہیں سنتے اہلحدیث یہ جواب دیتے ہیں کہ اس میں اسماع کی نفی ہے (سماع کی یعنی مردوں سے جواب لینا اور ان کو کوئی بات قبول کرا دینا یہ انسان کے اختیار میں نہیں ہے اور اوپر اس مسئلہ کی بحث گذر چکی ہے۔ [2] کہتے ہیں حضرت موسیٰؑ کے دل میں یہ آیا کہ اللہ جل جلالہ آرام فرماتا ہے یا نہیں اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ ان کے پاس بھیجا اس نے تین دن تک حضرت موسیٰ کو سونے نہ دیا پھر چوتھے دن ان کے دونوں ہاتھوں میں دو شیشیاں دیں اور ان سے کہا کہ ان کو تھامے رہنا وہ اونگھنے لگے یہاں تک کہ سو گئے اور شیشیاں ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گئیں، تب اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ اگر میں سوتا تو آسمان اور زمین کو کون تھامتا، صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نہیں سوتا اور نہ سونا اس کی شان کے لائق ہے[3] ہزاروں گناہ دیکھتا ہے پر جلدی مواخذہ نہیں کرتا[4] کسی کی کیا طاقت جو رتی برابر اس کے حکم سے باہر نکل سکے، [5] نشانیوں سے یہ مراد ہے کہ آدمی کوئی ایسی نیکی کر جائے جس کا ثواب مرے بعد بھی پہنچتا رہے جیسے علم دین کی کتاب چھوڑ جائے جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے رہیں[6] کوئی چیز نہیں چھوڑی، [7] بڑھاپے میں ہر ایک قوت کم ہونے لگتی ہے ہاتھ پاؤں دماغ طاقتیں سب میں ضعف آ جاتا ہے یہاں تک کہ بہت بوڑھا ہو کر آدمی ویسا ہی کمزور ہو جاتا ہے جیسے بچپنے میں تھا، [8] جو ایسے ایسے انقلاب کرتا ہے بچپنے سے جوانی جوانی سے بڑھاپا وہ مردوں کو بھی جلا سکتا ہے، [9] اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ ہر چیز دنیا میں موجود ہونے سے پہلے بھی ایک طرح کا وجود یعنی وجود علمی رکھتی تھی جب تو اس کو شئے فرمایا کیونکہ معدوم کو شئے نہیں کہہ سکتے۔

رَبُّ الْمَشَارِقِ ⑤ (الصّٰفّٰت پ ۲۳ ع ۱)

جہاں جہاں سے نکلتا ہے ان کا مالک[1]۔

۱۸۵- اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ۣالْكَوَاكِبِ ⑥ (الصّٰفّٰت پ ۲۳ ع ۱)

ہم نے نزدیک والے (پہلے) آسمان کو آراستہ کیا ستاروں سے جوبن دی[2]۔

۱۸۶- وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ
ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ
النَّارِ ㉗ (صٓ پ ۲۳ ع ۳)

اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو ان دونوں کے بیچ میں ہے اُس کو بیکار (بے فائدہ) نہیں بنایا یہ کافروں کا خیال[3] ہے تو کافروں کی دوزخ سے خرابی ہونے والی ہے[4]۔

۱۸۷- رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ
الْغَفَّارُ ㊅ (صٓ پ ۲۳ ع ۵)

وہ آسمان اور زمین کا اور جو اُن دونوں کے بیچ میں ہے اُس کا مالک ہے زبردست بہت بخشنے والا[5]۔

۱۸۸- اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ③ (الزمر پ ۲۳ ع ۱)

بے شک جو شخص جھوٹا ناشکرا ہے اللہ تعالےٰ اُس کو راہ پر نہیں لگاتا۔

۱۸۹- خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ
عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا
هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ⑤ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ
جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ
ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ
خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ
اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى

اُس نے آسمان اور زمین حکمت کے ساتھ بنائے رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے اور اُسی نے سورج اور چاند کو کام پر لگا دیا ایک ٹھہری ہوئی مدت (قیامت) تک سب چل رہے ہیں سن لو وہی زبردست ہے بڑا بخشنے[6] والا اس نے تم (سب) کو ایک شخص سے بنایا[7] پھر اُسی میں سے اُن کا جوڑا نکالا[8] اور تمہارے لیے آٹھ طرح کے چوپائے جانور اتارے[9] وہی تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں ایک طرح کے بعد دوسری طرح سے بناتا ہے تین تین اندھیروں میں[10] یہی اللہ تعالیٰ تمہارا مالک ہے اُسی کی بادشاہت ہے (وہی حاکم ہے) اُس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں

[1] سورج سال بھر تک ہر روز ایک نئے مقام سے نکلتا ہے اور ہر ایک کو مشرق کہتے ہیں گویا تین سو پینسٹھ مشرقین ہوئیں اسی طرح سورج ڈوبنے کے مقام کو مغرب کہتے ہیں وہ بھی تین سو پینسٹھ ہیں اور مغرب کا ذکر نہیں کیا کیونکہ جو مشرق کا مالک ہے وہی مغرب کا بھی مالک ہوگا دوسرے یہ کہ مشرق اشرف ہے کیونکہ وہاں سے نور پھیلتا ہے اس لیے اسی کو بیان کیا، [2] تارے ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے سبز ریشمی زمرد میں ہیرے جڑے ہوئے ہوں، [3] یعنی مکہ کے کافروں کا جن کا اعتقاد یہ تھا کہ ہم لوگ خود بخود پیدا ہوگئے ہیں یا خدا نے ہم کو بیفائدہ بنایا ہے آخرت اور عذاب ثواب کوئی چیز نہیں ہے یونان کے حکیموں میں بھی بعضوں کا اعتقاد یہ تھا کہ معاذ اللہ خدا نے ایک مدت راحت اور آرام میں صرف کی پھر بیکاری کا دھندا یہ عالم پیدا کیا لوگ یوں ہی مرتے ہیں دوسرے پیدا ہوتے ہیں پروردگار ان کا تماشا دیکھتا ہے عذاب وثواب کوئی بات نہیں ہے، [4] مرنے کے بعد جب دوزخ میں پڑیں گے اس وقت معلوم ہوگا کہ ہم بیکار پیدا ہوئے تھے یا کسی کام کے لیے، [5] قہاری اور غفاری دونوں اس کی صفتیں ہیں مومنین کے لیے غفار ہے اور کافروں کے لیے قہار اور گنہگاروں کے لیے ستار سبحان اللہ، [6] اگلی آیت میں اپنے تئیں قہار فرمایا اس میں غفار دونوں اس کی صفتیں ہیں، [7] یعنی آدم کی نسل سے، [8] یعنی حضرت حوا کو جو آدم کی بائیں پسلی سے نکلیں، [9] جن کا ذکر سورۂ انعام میں گذر چکا ہے دو اونٹ میں سے نر اور مادہ اور دو گائے بیل اور دو بکری بکرا اور دو بھیڑ بھیڑی، [10] پیٹ کا اندھیرا رحم کا اندھیرا جھلی کا اندھیرا جو بچے پر لپٹی ہوتی ہے بعضوں نے کہا جھلی کا اندھیرا رحم کا اندھیرا رات کا اندھیرا بعضوں نے کہا باپ کی پشت کا اندھیرا عورت کے پیٹ کا اندھیرا رحم کا اندھیرا ایک طرح کے بعد دوسری طرح سے یعنی پہلے نطفہ ہوتا ہے پھر خون کی پھٹکی پھر گوشت کا مچھ جس میں ہڈیاں وغیرہ بنتی ہیں۔

تُصْرَفُونَ (٦) (الزمر پ٢٣ ع١)

اس پر بھی تم کہاں پھرے جا رہے ہو[1]۔

١٩٠- إِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنكُمْ ۖ وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۖ وَإِن تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ (٧) (الزمر پ٢٣ ع١)

اگر تم ناشکری کرو تو اللہ تعالیٰ کو تمہاری کچھ پرواہ نہیں[2] اور وہ اپنے بندوں کے لیے ناشکری پسند نہیں کرتا[3] اور جو تم (اس کا) شکر کرو تو وہ اُس کو تمہارے لیے پسند کرتا ہے۔

١٩١- وَعْدَ اللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْمِيعَادَ (٢٠) (الزمر پ٢٣ ع٢)

یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اللہ تعالیٰ (اپنا) وعدہ خلاف نہیں کرتا۔

١٩٢- ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ (٢٣) (الزمر پ٢٣ ع٢)

یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے جس کو چاہتا ہے اس (کے ذریعے) سے رستہ دکھلاتا ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ بھٹکا دے اُس کو کوئی راہ پر لانے والا نہیں۔

١٩٣- أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ (٣٦) (الزمر پ٢٣ ع٤)

کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے (محمدؐ) کے لیے کافی نہیں ہے[4]۔

١٩٤- وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ (٣٦) وَمَن يَهْدِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن مُّضِلٍّ ۗ أَلَيْسَ اللَّهُ بِعَزِيزٍ ذِي انتِقَامٍ (٣٧) (الزمر پ٢٤ ع٤)

اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اُس کو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جس کو اللہ تعالیٰ راہ لگائے اُس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا کیا اللہ تعالیٰ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے[5]۔

١٩٥- حَسْبِيَ اللَّهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ (٣٨) (الزمر پ٢٤ ع٤)

اللہ تعالیٰ مجھ کو بس کرتا ہے اُسی پر بھروسا کرنے والے بھروسا کرتے ہیں[6]۔

١٩٦- اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا (٤٢) (الزمر پ٢٤ ع٥)

اللہ تعالیٰ جانوں کو مرتے وقت (اپنے پاس) اٹھا لیتا ہے۔ آخر آیت تک

١٩٧- لَّهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (٤٤) (الزمر پ٢٤ ع٥)

آسمان اور زمین (سب) میں اسی کا راج ہے پھر (مرنے کے بعد بھی) تم کو اُسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے[7]۔

١٩٨- أَوَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (٥٢) (الزمر پ٢٤ ع٥)

کیا ان کو یہ نہیں معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے فراغت کے ساتھ روزی دیتا ہے اور (جس کو چاہتا ہے) تنگی سے دیتا ہے[8] بیشک اس میں ایمان دار لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں[9]۔

---

[1] اس کو چھوڑ کر دوسروں کی پوجا کرتے ہو، [2] تمہاری ناشکری سے اس کا کوئی نقصان ہو گا تم ہی تباہ ہو گے، [3] گو ہر کام اس کی تقدیر اور اس کے ارادے سے ہوتا ہے بعضوں نے کہا بندوں سے اچھے بندے مراد ہیں، [4] قریش کے کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈرایا کہ تم اس نصیحت سے باز آؤ ورنہ ہمارے ہاتھوں سے تم کو سخت تکلیف پہنچے گی اس وقت یہ آیت اتری یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندے پیغمبر کا حامی ہے اس کی حمایت کافی ہے، [5] وہ سب سے زبردست ہے آپ کے دشمنوں سے ایک دن ضرور بدلہ لے گا، [6] اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو قائل کیا تم جن دیوتاؤں کو پوجتے ہو انہوں نے آسمان زمین بنایا نہ ان کو کوئی اختیار ہے نفع یا نقصان پہنچانے کا پھر کیا سمجھ کر ان کا پوجا کرتے ہو، [7] یعنی اس کے بے حکم کوئی کسی کی سفارش نہیں کر سکتا اور نہ اس کی سفارش کچھ کام آ سکتی ہے اور اس کا حکم ہونے کے بعد سفارش کرنا یہ اور بات ہے گویا یہ سفارش ہی نہیں ہے بلکہ حکم کی تعمیل ہے جیسے کوئی غلام اپنے مالک کی مرضی پا کر اس کے اشارے سے کسی کی سفارش کرے وہ بھی ڈرتے ڈرتے بے انتہا عاجزی کے ساتھ، [8] یعنی روزی کی کمی بیشی میں، [9] روزی کا معاملہ عجب معاملہ ہے نہ اس میں علم اور عقل پر مدار ہے نہ کوشش اور محنت کو دخل ہے بہت سے عقلمند لوگ رات دن فکر تلاش میں مصروف رہتے ہیں مگر پھر بھی ان کو دولت نہیں ملتی اور بہت سے نادان بے فکر لوگ ہزارہا روپیہ کے مالک ہیں صاف پروردگار کی قدرت اس معاملہ میں معلوم ہوتی ہے۔

۱۹۹۔ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (۵۳) (الزمر پ ۲۴ ع ۶)	اللہ تعالیٰ سب گناہوں کو بخش دیتا ہے[1]۔ بے شک وہی (بڑا) بخشنے والا مہربان ہے۔
۲۰۰۔ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ (۶۲) لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ (۶۳) (الزمر پ ۲۴ ع ۶)	ہر چیز کا پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے اور ہر چیز اُسی کے سپرد ہے[2]۔ آسمان اور زمین کے خزانوں کی کنجیاں اُسی کے پاس ہیں[3]۔
۲۰۱۔ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ (۶۷) (الزمر پ ۲۴ ع ۷)	اوران کافروں نے اللہ تعالیٰ کا جیسا مرتبہ تھا ویسا مرتبہ نہیں سمجھا اور وہاں تو یہ حال ہے، کہ قیامت کے دن ساری زمینیں اُس کی ایک مٹھی میں ہوں گی[4] اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ پر لپٹے ہوں گے[5] یہ لوگ جن کو اُس کا شریک بتاتے ہیں اُس کی ذات اُن سے (کہیں) پاک اور برتر ہے۔
۲۰۲۔ غَافِرِ الذَّنبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ (۳) (المؤمن پ ۲۴ ع ۱)	گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا سخت سزا دینے والا بڑا افضل کرنے والا[6] اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے۔ اُسی کی طرف[7] لوٹ کر جانا ہے۔
۲۰۳۔ رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ (۱۵) (المؤمن پ ۲۴ ع ۲)	بلند درجے والا ہے[8]، عرش کا مالک وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے اختیار سے وحی بھیجتا ہے۔
۲۰۴۔ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ (۱۹) (المؤمن پ ۲۴ ع ۲)	اللہ تعالیٰ تو آنکھوں کی چوری (تک[9]) اور جو باتیں دل میں چھپاتے ہیں[10] جانتا ہے۔

[1] کہتے ہیں جب اسلام کا غلبہ ہوگیا تو بعضے کافر جنہوں نے بڑے بڑے قصور کئے تھے ڈرے کہ اگر ہم مسلمان بھی ہوں تو کیا فائدہ ہمارا قصور معاف ہونا مشکل ہے اس وقت یہ آیت اتری بعضوں نے کہا وحشی قاتل حمزہ کے باب میں اتری بعضوں نے کہا ان لوگوں کے باب میں جو اسلام سے مرتد ہو گئے تھے۔ [2] وہ جس طرح سے چاہے اس میں تصرف کرتا ہے اس آیت سے اہلحدیث کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ برائی بھلائی سب کا خالق اللہ ہی ہے۔ [3] یا آسمان اور زمین کے خزانے اس کے پاس ہیں آسمان کے خزانے بارش اور زمین کے خزانے پیداوار اور بعضوں نے کہا خزانوں سے یہ کلمے مراد ہیں سبحان اللہ وبحمدہ والحمد للہ واللہ اکبر ولا الٰہ الا اللہ واستغفر اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ایک حدیث میں ایسا ہی وارد ہے۔ [4] ابن عباسؓ سے بسند صحیح منقول ہے کہ زمینیں سات ہیں جیسے اوپر گذر چکا ہے ایک صحیح حدیث میں ہے جو کوئی بالشت بھر زمین ظلم سے چھین لے گا قیامت کے دن اس کو ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔ [5] صحیحین میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو مٹھی میں لے لے گا اور آسمان کو داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں اب زمین کے بادشاہ کہاں گئے ابن عمرؓ کی روایت میں ہے اب کہاں ہیں زبردست بادشاہ کہاں ہیں تکبر کرنے والے کہاں ہیں زمین کے بادشاہ۔ [6] مسلمانوں کے گناہ بخشتا ہے جو کوئی توبہ کرے اس کی توبہ قبول کرتا ہے کافروں اور مشرکوں کو سخت سزا دیتا ہے بعضوں نے ذی الطول کا یوں معنے کیا ہے بڑی گنجائش والا۔ [7] حدیث میں ہے کہ جو کوئی صبح کو حٰم تنزیل الکتاب سے الیہ المصیر تک اور آیت الکرسی پڑھ لے وہ شام تک ہر بلا سے محفوظ رہے گا اور جو کوئی شام کو پڑھ لے وہ صبح تک محفوظ رہے گا۔ [8] یا فرشتوں اور پیغمبروں اور مومنین کے درجے بلند کرنے والا۔ [9] یعنی زد دیدہ نگاہ تک کو پہچانتا ہے بعضوں نے کہا آنکھ کی چوری سے یہ مراد ہے کہ کسی مسلمان پر اس کا عیب کرنے کے لیے آنکھ مارنا یا آنکھ سے کوئی اشارہ کرنا، ابن عباسؓ نے کہا مراد یہ ہے کہ نامحرم عورت کو اس وقت دیکھنا جب لوگ اپنی نگاہ اور طرف کئے ہوں اور جب اس کی طرف نگاہ ہو تو ان کے دکھانے کے لیے آنکھ نیچی رکھنا۔ [10] دل میں جو گناہ کا وسوسہ آتا ہے۔

۲۰۰- وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝۲۰ (المؤمن پ ۲۴ ع ۲)

اور اللہ تعالےٰ سچا فیصلہ کرتا ہے اور جن (دیوتاؤں) کو یہ کافر اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ بھی فیصلہ نہیں کر سکتے (اُن میں جان ہی کہاں ہے) بے شک اللہ ہی ہے جو (سب) سنتا ہے دیکھتا ہے۔

۲۰۵- اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝۲۸ (المؤمن پ ۲۴ ع ۴)

بے شک جو بے لحاظ (حد سے بڑھ جانے والا) جھوٹا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو کبھی راہ پر نہیں لاتا[۱]۔

۲۰۶- وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝۳۱ (المؤمن پ ۲۴ ع ۴)

اور اللہ تعالےٰ بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا[۲]۔

۲۰۷- وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝۳۳ (المؤمن پ ۲۴ ع ۴)

اور جس کو اللہ تعالیٰ بھٹکا دے اُس کو کوئی راہ پر نہیں لا سکتا۔

۲۰۸- كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ ۝۳۴ (المؤمن پ ۲۴ ع ۴)

جو لوگ حد سے بڑھ گئے ہیں اور شک میں پڑے ہیں ان کو اللہ اسی طرح بھٹکا دیتا ہے۔

۲۱۰- كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝۳۵ (المؤمن پ ۲۴ ع ۴)

جو کوئی غرور والا اینٹھو ہے اللہ تعالےٰ اُس کے دل پر اسی طرح مہر لگا دیتا ہے[۳]۔

۲۱۱- اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝۵۱ (المؤمن پ ۲۴ ع ۶)

اور کچھ نہیں ہم تو دنیا کی زندگی میں (بھی) اپنے پیغمبروں اور ایمانداروں کی مدد کرتے ہیں[۴] اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے (اُس دن بھی اُن کی مدد کریں گے)[۵]

۲۱۲- اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَي النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝۶۱ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۡ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝۶۲ (المؤمن پ ۲۴ ع ۷)

اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے رات کو تمہارے آرام کے لیے اور دن کو (ہر چیز کا) دکھلانے والا[۶] بنایا ہے وہ لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے پر اکثر لوگ (اس کے فضل کا) شکر نہیں کرتے (لوگو) یہی تو اللہ تعالےٰ ہے تمہارا مالک ہر چیز کا پیدا کرنے والا اُس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے پھر تم کدھر بہکے جا رہے ہو۔

۲۱۳- اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَاۗءَ بِنَاۗءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ

اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو رہنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنایا اور اُسی نے تمہاری شکلیں بنائیں[۸] اور (کیسی) اچھی شکلیں بنائیں اور ستھرا

---

[۱] اس کا کام اور مقصد اللہ پورا نہیں ہونے دیتا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر موسیٰ جھوٹا ہے تو خود بخود اس کا جھوٹ کھل جائے گا ناحق خون کرنے سے کیا فائدہ اور جو وہ سچا ہے تم تباہ ہو گے اور موسیٰ کا ضرور غلبہ ہوگا، [۲] کہ بے قصوروں کو تباہ کر دے بلکہ وہ قصور پر قصور کئے جاتے ہیں اور پروردگار درگذر کرتا جاتا ہے جب حد سے بڑھ جاتے ہیں اس وقت عذاب اترتا ہے، [۳] یہ اشارہ ہے فرعون کی طرف وہ بھی مغرور اینٹھو تھا مہر لگا دینے سے یہ مطلب ہے کہ حق بات اس کے دل پر اثر نہیں کرتی، [۴] اخیر میں وہ کافروں پر وہ غالب ہوتے ہیں، [۵] اس کی روشنی میں ہر چیز سوجھ پڑتی ہے، [۶] فضل تو وہ کرے اور یہ کمبخت بتوں کا احسان مانتے ہیں جن کو کچھ اختیار نہیں ہے، [۷] کوئی جانور آدمی سے بہتر نہیں ہے سارے جانور منہ لگا کر کھانا کھاتے ہیں آدمی ہاتھ سے اٹھا کر کھاتا ہے اسکا قد سیدھا ہے دو پاؤں پر جیسے بعضے جانور چار پاؤں پہ چلتے ہیں، [۸] یعنی قیامت کے دن پیغمبر اور فرشتے اور مسلمان دوسری امتوں پر گواہی دیں گے دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں کی مدد کرتا ہے اخیر میں انہی کا غلبہ ہوتا ہے اور ان کے دشمن تباہ ہوتے ہیں جیسے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن تباہ ہوئے اور جو لوگ پیغمبروں کو شہید کرتے ہیں ان سے بدلا لیا جاتا ہے حضرت یحییٰ بن زکریا کے خون کے بدلے اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار یہودیوں کو قتل کرایا اور امام حسین علیہ السلام کے خون کے بدل ایک لاکھ چالیس ہزار خارجیوں کو قتل کرایا۔

الطَّیِّبٰتِ ؕ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ ۚۖ فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۴﴾ (المؤمن پ۲۴ ع۷)

چیزیں تم کو کھانے کو دیں[۱] یہی اللہ تعالیٰ ہے جو تمہارا مالک ہے وہ بڑی برکت والا ہے سارے جہان کا پالنے والا۔

۲۱۴۔ کَذٰلِکَ یُضِلُّ اللّٰہُ الْکٰفِرِیْنَ ﴿۷۴﴾ (المؤمن پ۲۴ ع۸)

اللہ تعالیٰ کافروں کو ایسا ہی بھٹکا دیتا ہے[۲]۔

۲۱۵۔ اَللّٰہُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْکَبُوْا مِنْہَا وَ مِنْہَا تَاْکُلُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَکُمْ فِیْہَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَیْہَا حَاجَۃً فِیْ صُدُوْرِکُمْ وَعَلَیْہَا وَعَلَی الْفُلْکِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾ (المؤمن پ۲۴ ع۹)

اللہ تعالیٰ وہی ہے جس نے تمہارے لیے چوپائے جانور بنائے اس لیے کہ تم اُن میں سے کسی پر سواری کرو[۳] اور کسی کو کھاؤ[۴] اور تم کو ان جانوروں میں فائدے ہیں اور اس لیے کہ تم ان جانوروں پر (چڑھ کر) تمہارے دل میں جو مطلب ہے[۵] اُس تک پہنچ جاؤ اور تم ان جانوروں پر (خشکی میں) اور جہاز پر لد کر پھرتے ہو۔

۲۱۶۔ اِلَیْہِ یُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَۃِ ؕ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَکْمَامِہَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰی وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِہٖ ؕ وَیَوْمَ یُنَادِیْہِمْ اَیْنَ شُرَکَآءِیْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰکَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَہِیْدٍ ﴿۴۷﴾ (حٰمٓ السجدۃ پ۲۵ ع۶)

قیامت (کب آئے گی اس) کا علم خدا ہی کے حوالے ہے[۶] اور کوئی پھل اپنے گابھوں (غلافوں) میں سے نہیں نکلتے اور (اسی طرح کسی مادہ کو پیٹ نہیں رہتا نہ وہ جنتی ہے مگر اُس کو خبر ہے اور (اے پیغمبر) وہ دن یاد کر) جس دن (اللہ تعالیٰ مشرکوں کو پکارے گا وہ (تمہارے دیوتا) کہاں گئے جن کو تم میرا شریک سمجھتے تھے وہ کہیں گے ہم تو عرض کر چکے ہم میں کوئی اس کا قائل نہیں[۷]۔

۲۱۷۔ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَہُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۴﴾ (الشوریٰ پ۲۵ ع۱)

اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور وہی (سب) سے اونچا بڑا ہے

۲۱۸۔ وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَجَعَلَہُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّلٰکِنْ یُّدْخِلُ مَنْ یَّشَآءُ فِیْ رَحْمَتِہٖ ؕ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَہُمْ مِّنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴿۸﴾ (الشوریٰ پ۲۵ ع۱)

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو سب لوگوں کا ایک ہی دین کر دیتا لیکن وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور گنہگاروں (نافرمانوں) کا تو (اس دن) کوئی حمائتی نہ ہوگا اور نہ مددگار[۸]

۲۱۹۔ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْہِ مِنْ شَیْءٍ فَحُکْمُہٗٓ اِلَی اللّٰہِ

اور جس بات میں تم اختلاف کرو تو اس کا (آخیر) فیصلہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے[۹]

---

[۱] کیسی کیسی خوش مزہ، [۲] ان کے حواس جاتے رہتے ہیں جیسے ان دوزخیوں کے حواس جاتے رہیں گے پہلی تو یہ کہہ بیٹھے کہ ہمارے وہ شریک غائب غلہ ہو گئے تو ہم کو چھوڑ بیٹھے اور شرک کو تسلیم کیا پھر یہ کہنے لگے کہ ہم شرک ہی نہیں کرتے تھے ہم نے خدا تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں پوجا، [۳] جیسے اونٹ گھوڑا وغیرہ، [۴] جیسے گائے بکری بھیڑ وغیرہ، [۵] کہیں سوداگری کو جانا یا دشمن پر حملہ کرنا، [۶] مشرکوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر تم سچے ہو تو بتاؤ قیامت کب آئے گی اس وقت یہ آیت اتری یعنی قیامت کا علم اللہ ہی پر رکھا جاتا ہے وہی جانتا ہے کسی بندے کو اس کی خبر نہیں ہے صحیح حدیث میں ہے کہ جس سے پوچھتے ہو وہ پوچھنے والے سے بڑھ کر نہیں جانتا، [۷] یعنی کوئی شرک کا معتقد نہیں یا ہم میں کوئی ان دیوتاؤں کا واقف نہیں خدا کا عذاب دیکھ کر اب شرک کا انکار کریں گے اور اپنے تئیں موحد بتلائیں گے، [۸] مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کفر اور ایمان دونوں رکھے ہیں بہشت اور دوزخ دونوں کا آباد کرنا منظور ہے اس سے یہ کوئی نہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبوری تھی نہیں اس کی خوشی اس میں کچھ حکمت ہے، وہ اگر چاہتا تو سب لوگ مومن ہوتے یا سب کافر اور مشرک ہوتے، [۹] وہی قیامت کے دن فیصلہ کرے گا کہ کون حق پر تھا اور کون ناحق پر بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب تم کسی بات میں اختلاف کرو تو اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی قرآن مجید کی طرف رجوع ہو اور قرآن کی ہدایت کے موافق عمل کرو قرآن میں خود ہدایت ہے کہ جو پیغمبر حکم دے اس پر عمل کرو لہٰذا جھگڑے کا فیصلہ قرآن اور حدیث سے کرنا چاہیے، اور قرآن اور حدیث کے خلاف کسی کی بات نہ سننا چاہیے خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا۔

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ⑩
فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ
اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ
يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ۭ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ
السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ⑪ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ
اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ⑫ (الشوریٰ پ۲۵-۲۶)

(لوگو) یہی تو اللہ تعالیٰ ہے میرا مالک[1] اسی پر میرا بھروسا ہے اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا اسی نے (تمہاری جنس کے) جوڑے بنائے اور چوپایوں میں بھی (انہی کی جنس کے) جوڑے بنائے[2] وہ تم کو زمین میں (چاروں طرف) بکھیرتا ہے[3] اس کی سی دنیا میں کوئی چیز نہیں[4] اور وہ سنتا[5] جانتا ہے۔ آسمان اور زمین کے خزانے اُسی کے پاس ہیں وہ جس کو چاہتا ہے فراغت کے ساتھ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اُس کی روزی تنگ کرتا ہے بے شک وہ سب کچھ جانتا ہے۔

۲۱۹- اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ
مَنْ يُّنِيْبُ ⑬ (الشوریٰ پ۲۵ ع۲)

اللہ تعالیٰ جس بندے کو چاہتا ہے (پیغمبری کے لیے) اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوتا ہے اُس کو اللہ تعالیٰ رستہ دکھلاتا ہے[6]۔

۲۲۰- اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ
وَالْمِيْزَانَ ⑰ (الشوریٰ پ۲۵ ع۲)

اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے سچائی کے ساتھ کتاب اتاری[7] اور (انصاف) کی ترازو[8]۔

۲۲۱- اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَهُوَ
الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ⑲ (الشوریٰ پ۲۵-ع۲)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے جس کو جتنی چاہتا ہے (اتنی) روزی دیتا ہے (کسی کو بہت کسی کو کم) اور وہ زور والا ہے زبردست۔

۲۲۲- وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي
الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ
خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ㉗ (الشوریٰ پ۲۵ ۳۲)

اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کو فراغت سے (روزی دے) تو ملک میں فساد مچا دیں[9] لیکن وہ اندازے سے جتنی چاہتا ہے (اتنی روزی) اتارتا ہے بیشک وہ اپنے بندوں کی خبر رکھتا ہے (ان کو) دیکھ رہا ہے۔

۲۲۳- وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ

اور (لوگو) جو تم پر مصیبت آتی ہے تو تمہارے ہاتھوں نے جو کیا ہے اس کی سزا میں[10]

[1] جو قیامت کے دن سب جھگڑوں کے فیصل کریگا، [2] یعنی عورتیں جو آدمی ہیں، [3] تمہاری نسل زمین کے ہر قطعے میں پھیلا تا جاتا ہے، [4] مخلوق کو خالق سے کیا مناسبت پروردگار کی ذات ایسی ہے کہ کسی چیز سے اس کو مشابہت نہیں دے سکتے، [5] یعنی کوئی چیز اس کی سی نہیں اس کا یہ مطلب ہے کہ اس کی ذات اور صفات سے مشابہت نہیں دے سکتے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو صفتیں اس نے اپنے لیے ثابت کی ہیں مثلاً سننا دیکھنا ہم ان کی نفی کریں کیونکہ ان صفات کا ثابت کرنا مشابہت کرنا نہیں ہے امام ترمذیؒ فرماتے ہیں جب ہم یوں کہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہیں یا اللہ تعالیٰ سنتا ہے یا دیکھتا ہے تو یہ تشبیہ نہیں ہے تشبیہ یہ ہے کہ ہم یوں کہیں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہمارے ہاتھ کی طرح ہے یا اس کا سننا ہمارے سننے کی طرح ہے یا اس کا دیکھنا ہمارے دیکھنے کی طرح ہے، [6] اپنے قرب کا یا اس کو نیک عمل کی توفیق دیتا ہے معلوم ہوا دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونا ضرور ہے جو بندہ یا بندہ پہ اللہ تعالیٰ ضرور دستگیری کرے گا، [7] یعنی قرآن یا ہر ایک الٰہی کتاب، [8] یعنی عدل اور انصاف کرنے کا اس نے حکم دیا بعضوں نے کہا تولنے کی ترازو مراد ہے حضرت نوحؑ کے زمانہ میں اتری تھی، [9] کوئی کسی کی نہ سنے اللہ تعالیٰ کی بڑی رحمت یہ ہے کہ دنیا میں ایک کو ایک کا محتاج بنایا غریب امیروں سے روزی کماتے ہیں اور امیر غریبوں سے کام لیتے ہیں، [10] یعنی تمہارے اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے لوگ گناہ کرتے ہیں اس کی سزا میں طرح طرح کے عذاب پھیلتے ہیں قحط آتا ہے طاعون آتا ہے وبا آتی ہے علماء نے کہا قرآن پڑھ کر بھول جانا بڑی مصیبت ہے، علماء نے کہا اسی طرح حدیث شریف کا بھلا دینا یا رائے اور قیاس کو حدیث پر مقدم رکھنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا میں تم کو سب سے زیادہ افضل آیت بتلاؤں جس کی تفسیر آنحضرت صلعم نے بیان فرمائی پھر یہی آیت پڑھی آنحضرتؐ نے فرمایا تم پر جو بیماری یا مصیبت آتی ہے وہ تمہارے اعمال کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بڑی ہے کہ وہ پھر آخرت میں دوبارہ تم کو عذاب کرے، اور جو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں معاف کر دیا پھر اس کی سزا دے۔

وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ ﴿٣٠﴾ (الشوریٰ پ ۲۵ ع ۴)

اور بہت سے قصور معاف کر دیتا ہے[1]۔

۲۲۴۔ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ وَلِيٍّ مِنْ بَعْدِهِ ﴿٤٤﴾ (الشوریٰ پ ۲۵ ع ۵)

اور جس کو خدا بھٹکا دے تو پھر اُس کا کوئی مددگار نہیں (جو اسس کو راہ پر لا دے)

۲۲۵۔ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ سَبِيلٍ ﴿٤٦﴾ (الشوریٰ پ ۲۵ ع ۵)

اور جس کو خدا بھٹکا دے اُس کے لیے (ہدایت کا) رستہ ہی نہیں ہے۔

۲۲۶۔ لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ ﴿٤٩﴾ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ﴿٥٠﴾ (الشوریٰ پ ۲۵ ع ۵)

آسمان اور زمین کی بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے (نری) بیٹیاں عنایت فرماتا ہے[2] اور جس کو چاہتا ہے (نرے) بیٹے دیتا ہے[3] یا (جن کو چاہتا ہے) بیٹے بیٹیاں (دونوں) ملا کر دیتا ہے[4] اور جس کو چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے[5] بے شک وہ (اپنے بندوں کی مصلحت) کو خوب جانتا ہے قدرت والا۔

۲۲۷۔ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ﴿٥١﴾ (الشوریٰ پ ۲۵ ع ۵)

اور آدمی کا یہ حوصلہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے بات کرے[6] مگر وحی کے ذریعے سے[7] یا پردہ کی آڑ سے[8]۔

۲۲۸۔ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٠﴾ وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَنْشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا كَذَلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿١١﴾ وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ﴿١٢﴾ لِتَسْتَوُوا عَلَى ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ

جس نے زمین کو تمہارا بچھونا بنایا اور اُس میں تمہارے (چلنے پھرنے کے) لیے رستے نکالے اس لیے کہ تم (جہاں جانا چاہو وہاں) پہنچ جاؤ اور جس نے اندازے سے آسمان سے پانی برسایا[9]۔ پھر مرے ہوئے شہر کو ہم نے اُس پانی سے جلا اٹھایا اور اسی طرح تم بھی (قبروں سے) نکالے جاؤ گے[10] اور جس نے ہر قسم کے جوڑے پیدا کئے[11] اور تمہارے لیے کشتیاں اور چوپائے جانور بنائے جن پر تم چڑھے پھرتے ہو اس لیے کہ تم اُن کی پیٹھ پر سواری کرو پھر جب جم کر بیٹھ جاؤ تو اپنے مالک کا احسان یاد کرو اور کہو

---

[1] نہ دنیا میں ان کی سزا دیتا ہے نہ آخرت میں دے گا بلکہ بالکل درگذر کرتا ہے یہ اس کی کریمی اور رحیمی ہے ورنہ ایک گھونٹ پانی بھی ہم کو نہ ملتا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں مصیبت ڈال کر بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے جیسے حدیث میں ہے کہ مومن کو جب کوئی مصیبت اس کے جسم میں پہنچتی ہے تو اس کے گناہ اتر جاتے ہیں، [2] حضرت شعیبؑ اور حضرت لوطؑ کی نری بیٹیاں تھیں اور حضرت ابراہیمؑ کے نرے بیٹے تھے، [3] حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تین بیٹے تھے قاسم اور عبداللہ اور ابراہیم اور چار بیٹیاں زینب اور رقیہ اور ام کلثوم اور فاطمہ زہرا رضوان اللہ علیہم اجمعین، [4] اس کی اولاد ہی نہیں ہوئی، [5] یعنی دوبدو ہو کر بے حجاب اور بے پردہ کہتے ہیں یہودیوں نے آنحضرتؐ سے کہا جب تم اللہ کے پیغمبر ہو تو اللہ تعالیٰ سے باتیں کیوں نہیں کرتے اور اس کو دیکھتے کیوں نہیں جیسے موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے باتیں کیں اور اس کو دیکھا، [6] وحی کے کئی طریقے ہیں ایک تو بیداری میں دل پر القاء ہونا، دوسرے خواب میں کچھ معلوم ہونا، [7] جیسے حضرت موسیٰؑ سے اللہ تعالیٰ نے باتیں کی تھیں حضرت موسیٰؑ آواز سنتے تھے لیکن اللہ کو نہیں دیکھتے تھے حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار پردوں کی آڑ میں ہے، [8] اگر بے انداز پانی برساتا تو ساری زمین ڈوب جاتی نہ کھیتی ہوتی نہ باڑی، [9] زندہ ہو کر اٹھائے جاؤ گے، [10] آدمی کے جوڑے جانوروں کے درختوں کے جوڑے۔

عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحٰنَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ⑬ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ⑭ (الزخرف پ۲۵ ع۱)

کیا پاک ذات ہے وہ (خدا تعالیٰ) جس نے ان چیزوں کو ہمارے بس میں کر دیا اور (اگر وہ ہمارے بس میں نہ کرتا تو) ہم میں اتنی طاقت نہ تھی کہ ان کو اپنے قابو میں لاتے[۱] اور ہم تو بیشک اپنے مالک کے پاس لوٹ جانے والے ہیں۔

۲۲۹- فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ⑳ (الزخرف پ۲۵ ع۲)

آخر ہم نے اُن سے بدلہ لیا (سب کو تباہ کر دیا) تو (اے پیغمبر) دیکھ تو سہی (پیغمبروں کو) جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔

۲۳۰- بَلْ مَتَّعْتُ هٰؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتّٰى جَاءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُولٌ مُبِينٌ ㉙ (الزخرف پ۲۵ ع۳)

لیکن ہوا یہ کہ میں نے ان مکہ کے کافروں اور ان کے باپ دادا کو (دنیا میں) بسنے دیا[۲] یہاں تک کہ ان کے پاس سچا قرآن اور کھول کر بیان کرنے والا پیغمبر پہنچا[۳]

۲۳۱- نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ ㉜ وَلَوْلَا أَنْ يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَجَعَلْنَا لِمَنْ يَكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِنْ فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ㉝ وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَابًا وَسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِئُونَ ㉞ وَزُخْرُفًا ۚ ㉟ (الزخرف پ۲۵ ع۳)

ہم نے دنیا کی زندگی میں ان کی روزی بانٹ دی ہے۔ اور ان میں ایک کو دوسرے سے کئی درجے[۴] بڑھا کر رکھا ہے اس سے یہ غرض ہے کہ ان میں ایک دوسرے سے تابعداری کرائے[۵] اور (جو مال متاع) یہ لوگ اکٹھا کر رہے ہیں تیرے مالک کی مہربانی اس سے (کہیں) بہتر[۶] ہے اور اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ سب ایک طریق پر (کفر پر) ہو جائیں گے تو ہم جو کوئی خدا کو نہیں مانتے اُن کے گھروں کی چھتیں چاندی کی کر دیتے اور (چاندی) سیڑھیاں بھی جن پر چڑھتے (اترتے) رہتے اور ان کے گھروں کے دروازے بھی (چاندی کے) کر دیتے اور (چاندی ہی کے) تخت جن پر تکیہ لگاتے اور (چاندی نہیں بلکہ سونے کے)[۷]

۲۳۲- فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُمْ مُنْتَقِمُونَ ㊶ أَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِي وَعَدْنٰهُمْ فَإِنَّا عَلَيْهِمْ

پھر اگر ہم تجھ کو (دنیا سے) اٹھا لیں تب بھی ہم ان (کافروں سے) بدلہ لیں گے[۸] یا جس (عذاب) کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں وہ تجھ کو

---

[۱] ایک ایک جانور اتنا بڑا ہے کہ اگر سرکشی پر آوے تو دس آدمی بھی اس کو نہیں تھام سکتے حدیث میں ہے کہ آپ جب اپنی اونٹنی پر سوار ہوتے تو تین بار تکبیر کہتے پھر فرماتے سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون کہتے اگر جانور پر سوار ہوئے بعد یہ پڑھ لے اسی طرح کشتی پر سوار ہوئے بعد یہ دعا بسم اللہ مجریہا ومرسہا ان ربی لغفور رحیم تو اس کو کوئی صدمہ نہ پہنچے گا، [۲] وہ دنیا کے دھندوں میں پڑ کر اپنے دادا ابراہیمؑ کے طریق کو بھول گئے اور شرک کرنے لگے، [۳] مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ نے اسی دین کو تازہ کیا جس کی بنا حضرت ابراہیمؑ نے قائم کی تھی، [۴] مالداری اور ریاست اور حسن وجمال علم وعقل میں، [۵] اس کو بیگار سے اپنا خادم اور نوکر بنائے مالدار لوگ غریبوں سے اور زور آور کمزوروں سے حاکم رعیت سے عقلمند بیوقوفوں سے عالم والے جاہلوں سے طرح طرح سے کام اور خدمتیں لیتے ہیں اگر دنیا میں سب آدمی مال دولت عقل فہم وفراست میں برابر ہوتے تو یہ کارخانہ بگڑ جاتا کوئی کسی کی خدمت اور تابعداری نہ کرتا سب کی زندگی دوبھر ہو جاتی، [۶] کیونکہ دنیا کا مال ومتاع فنا ہونے والا ہے اس کا کوئی بھروسہ نہیں اللہ تعالیٰ کی مہربانی دو جہان میں کام آوے گی اس سے رد ہوا ان کافروں کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ولید یا عروہ سے درجہ میں کم جانتے تھے، [۷] مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا نہایت حقیر ہے دنیادار کی خدا کے پاس کوئی عزت نہیں ہے اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ سب لوگ دنیا میں کافر ہی بن جائیں گے تو کافروں کو دنیا کی دولت بے حد ملتی صحیح حدیث میں ہے اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر ہوتی کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ نہ ملتا، [۸] یعنی اگر عذاب آنے سے پہلے تیری وفات ہو گئی جب بھی کافروں پر عذاب ضرور آئے گا، [۹] تیری زندگی ہی میں عذاب آ جاوے، [۱۰] جب انہوں نے کسی طرح نہ مانا ہم نے ان سے الخ.

مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾ (الزخرف پ۲۵ ع۴)

دکھلادیں[1] بیشک ہم کو (ہر طرح) ان پر قدرت ہے۔

۲۳۳۔ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِیْنَ ﴿۷﴾ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۸﴾ (الدخان پ۲۵ ع۱)

آسمان اور زمین کا اور جو ان کے بیچ میں اُس کا مالک اگر تم (اس بات[2] کا) یقین کرو اُس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے تمہارا مالک اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا مالک۔

۲۳۴۔ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا لٰعِبِیْنَ ﴿۳۸﴾ مَا خَلَقْنٰهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ (الدخان پ۲۵ ع۲)

اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو اُن کے بیچ میں ہے کھیل نہیں بنایا[3] ہم نے ان کو حکمت کے لیے پیدا کیا ہے (بڑی مصلحت کے لیے) لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے[4]۔

۲۳۵۔ اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾ (الجاثیۃ پ۲۵ ع۱)

اللہ تعالیٰ ہی تو ہے جس نے سمندر کو تمہارے بس میں کر دیا اس لیے کہ اس کے حکم سے اُس میں جہاز چلیں اور اس لئے کہ تم اس کا فضل ڈھونڈو[5] اور اس لئے کہ تم (اُس کے احسان کا) شکر کرو[6] اور جتنی چیزیں آسمان میں ہیں اور جتنی چیزیں زمین میں ان سب کو اُس نے اپنی طرف سے تمہارے کام میں لگا دیا ہے بیشک سوچنے والوں کے لئے تو اس میں (قدرت کی) نشانیاں ہیں[7]۔

۲۳۶۔ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ (الجاثیۃ پ۲۵ ع۳)

اور اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین حکمت سے بنائے ہیں اور مطلب یہ ہے کہ ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ ملے اور اُن پر ظلم نہ ہوگا۔

۲۳۷۔ قُلِ اللّٰهُ یُحْیِیْكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یَجْمَعُكُمْ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا رَیْبَ فِیْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

(اے پیغمبر! ان کافروں سے) کہہ دے اللہ تعالیٰ ہی تم کو جلاتا ہے[8] پھر وہی تم کو مارے گا پھر وہی قیامت کے دن جس میں کوئی شبہ نہیں تم کو (جلا کر) اکٹھا کرے گا مگر اکثر

---

[1] ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کی زندگی ہی میں بدر کے دن کافروں پر عذاب اتارا۔ [2] تو یہ بھی سمجھ جاؤ گے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے پیغمبروں کو بھیجا ہے اور کتابیں اتاری ہیں مطلب یہ ہے کہ جب خدا کی ربوبیت کا تم کو پورا یقین پیدا ہو گا تو تم نبوت اور رسالت کی مصلحت کو بھی سمجھ لو گے، [3] یعنی اس کی خلقت بیفائدہ اور لغو نہیں ہے۔ ان کافروں کے اعتقاد پر جو قیامت اور جزا اور سزا کے قائل نہیں ہیں یہ لازم آتا ہے کہ آسمان اور زمین اور انسان کی پیدائش لغو ہو کس لئے کہ اچھے اور بُرے سب ان کے نزدیک یکساں ہیں، [4] یہ خیال کرتے ہیں کہ آسمان اور انسان کی پیدائش سے کوئی مقصد نہیں ہے بعضے خیال کرتے ہیں کہ آسمان اور زمین ان سب کا وجود خیالی اور وہمی ہے اور در حقیقت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی چیز موجود نہیں ہے ہم کہتے ہیں کہ موجود نہ ہونے سے کیا مراد ہے اگر یہ مراد ہے کہ ان کا وجود مستقل نہیں ہے تو صحیح ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا جتنی چیزیں موجود ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے وجود سے قائم ہیں اور ہر آن ہر لحظہ اپنے وجود اور بقا میں اس کی محتاج ہیں اگر یہ مطلب ہے کہ ان چیزوں کا کسی طرح کا وجود نہیں ہے جیسے بعضے صوفیا کا اعتقاد ہے الاعیان ماشمت رائحۃ الوجود تو قرآن اور حدیث سے اس کے خلاف ثابت ہوتا ہے، [5] اگر فرض کرو کہ پانی سب جسموں سے ہلکا ہوتا تو ہر چیز اس میں ڈوب جاتی پھر جہاز کیونکر چلتے، [6] سوداگری کر کے روٹی کماؤ، [7] ایک شخص عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کے پاس آیا اور پوچھا تمام مخلوقات کس چیز سے بنی ہے انہوں نے کہا پانی اور تاریکی اور روشنی اور مٹی سے اس نے پوچھا یہ چیزیں کس سے بنیں انہوں نے کہا میں نہیں جانتا پھر عبداللہ بن زبیرؓ کے پاس آیا انہوں نے بھی یہی کہا پھر عبداللہ بن عباسؓ کے پاس آیا انہوں نے یہ آیت پڑھی، [8] جب تک چاہتا ہے زمانہ گیا کر سکتا ہے۔

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ (الجاثیۃ پ۲۵ ع۳)

لوگ یہ بات نہیں سمجھتے[1]

۲۳۸۔ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَىِٕذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٢٧﴾ (الجاثیۃ پ۲۵ ع۴)

اور آسمان اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور جس دن قیامت بپا ہوگی اُس دن جھوٹوں (یا جھٹلانے والوں) کی خرابی ہے۔

۲۳۹۔ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ﴿٣﴾ (الاحقاف پ۲۶ ع۱)

ہم نے آسمان اور زمین اور جو ان کے بیچ میں ہے ان کو مصلحت ہی سے ایک مقررہ وعدے (قیامت) تک کے لئے بنایا ہے اور کافروں کو جس چیز سے ڈرایا جاتا ہے[2] وہ اس کی پرواہ ہی نہیں کرتے۔

۲۴۰۔ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يُّـحْيِۦ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓي اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٣٣﴾ (الاحقاف پ۲۶ ع۴)

کیا ان لوگوں نے اتنا نہیں سمجھا کہ جس خدا نے آسمان اور زمین بنا دیئے اور ان کے بنانے میں وہ (ذرا) بھی نہیں تھکا وہ مردوں کو نہیں جلا سکتا بے شک (جلا سکتا ہے) وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

۲۴۱۔ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ﴿١١﴾ (محمد پ۲۶ ع۱)

اس کی وجہ یہ ہے کہ ایمان والوں کا اللہ تعالیٰ حامی ہے اور کافروں کا کوئی حامی نہیں[3]

۲۴۲۔ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ﴿٣٨﴾ (محمد پ۲۶ ع۴)

اور اللہ تو بے پرواہ ہے[4] اور تم ہی محتاج ہو اور (اے عرب کے لوگو) اگر تم (پیغمبر کا کہنا) نہ مانو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے سوا دوسرے لوگوں کو بدل کر (تمہاری جگہ) لے آئے گا پھر وہ تمہاری طرح (نافرمان) نہ ہوں گے[5]

۲۴۳۔ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ ﴿٤﴾ (الفتح پ۲۶ ع۱)

اور آسمان اور زمین کی فوجیں (سب) اللہ ہی کی ہیں۔

۲۴۴۔ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٤﴾ (الفتح پ۲۶ ع۲)

اور آسمان اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور جس (بندے) کو چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جس (بندے) کو چاہتا ہے سزا دیتا ہے[6] اور وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

۲۴۵۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى

لوگو ہم نے تم (سب) کو ایک مرد (آدم) اور ایک عورت (حوا) سے بنایا

[1] وہ اتنا غور نہیں کرتے کہ پہلے بھی ہم کچھ نہ تھے اللہ تعالیٰ نے پانی اور مٹی سے درخت پیدا کئے وہ درخت آدمی نے کھائے اس سے نطفہ بنا نطفے سے ہم پیدا ہوئے کیا ایسا قدرت والا خدا ہم کو دوبارہ نہیں جلا سکتا دوبارہ جلانا تو پہلی بار پیدا کرنے سے بہت آسان ہے۔ [2] جیسے حساب کتاب حشر نشر وغیرہ۔ [3] انہوں نے جو جھوٹے دیوتا بنا رکھے ہیں وہ خاک کچھ نہیں کر سکتے۔ [4] اس کو کسی چیز کی احتیاج نہیں۔ [5] جب یہ آیت اتری تو لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا وہ دوسرے لوگ کون ہیں آپ نے سلمان فارسی کے مونڈھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا وہ اس کی قوم کے لوگ ہیں یعنی فارس (ایران) والے۔ ایک روایت میں ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا پر لٹکا ہوتا تو بھی فارس کے لوگ لے لیتے۔ شریح نے کہا مراد اس کے لوگ ہیں بعضوں نے کہا انصار کے لوگ ہیں، بعضوں نے کہا فرشتے، بعضوں نے کہا تابعین۔ مترجم کہتا ہے اس حدیث سے فارس کے لوگوں کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اور ہمارے دین کے بڑے امام جیسے بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ابوداؤد ہیں، فارس کے لوگوں میں سے گذرے ہیں۔ [6] باوجودیکہ اس کو ہر طرح کا اختیار ہے۔ [7] سب آدم کی اولاد میں پھر نسب اور حسب پر فخر کرنا اور دوسرے اللہ تعالیٰ کے بندوں کو ذلیل جاننا سخت نادانی ہے یہ آیت اس وقت اتری جب حضرت بلالؓ اذان دینے کے لیے کعبے کی چھت پر چڑھے لوگوں نے کہا دیکھو ایک حبشی کعبے کی چھت پر چڑھتا ہے، بعضوں نے کہا آنحضرتؐ نے بنی بیاضہ کو حکم دیا کہ اپنے قبیلے کی ایک عورت سے ابوہند کا نکاح کر دیں جو غلام تھا انہوں نے اس کو برا جانا اس وقت یہ آیت اتری۔

وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ⑬ (الحجرات پ۲۶ ۲۶)

اور ذاتیں اور برادریاں اس لیے ٹھہرائیں کہ تم پہچانے جاؤ[1] اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں وہی زیادہ عزت دار ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے[2]۔ بے شک اللہ تعالیٰ جاننے والا خبردار ہے۔

۲۴۷۔ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ⑯ (الحجرات پ۲۶ ۲۶)

(اے پیغمبر ان گنواروں سے) کہہ دے کیا تم اللہ تعالیٰ سے اپنی دینداری جتلاتے ہو اللہ تعالیٰ تو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو سب کچھ[3] معلوم ہے۔

۲۴۸۔ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑱ (الحجرات پ۲۶ ۲۶)

بیشک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی غیب کی باتیں جانتا ہے اور جو تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اُس کو دیکھ رہا ہے[4]۔

۲۴۹۔ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ④ (ق پ۲۶ ۱۶)

ہم تو جتنا ان کو زمین کھاتی جاتی ہے وہ جانتے ہیں[5] اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس میں سب کچھ موجود ہے[6]۔

۲۵۰۔ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۖۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ⑯ (ق پ۲۶ ۲)

اور بیشک ہم نے ہی آدمی کو بنایا اور ہم اس کے دل میں جو خیال آتے ہیں اُن تک کو جانتے ہیں اور ہم گردن کی (شہ) رگ سے بھی زیادہ اُس کے نزدیک ہیں[7]۔

۲۵۱۔ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ㉙ (ق پ۲۶ ۲)

دیکھو میرے پاس جو بات (ٹھہر چکی) ہے وہ بدل نہیں سکتی[8] اور میں بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں۔

۲۵۲۔ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ㊳ (ق پ۲۶ ۳)

اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو ان دونوں کے بیچ میں ہے (سب) چھ دن میں بنا دیا اور ہم کو ذرا بھی تھکن نہ ہوئی[9]۔

۲۵۳۔ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ㊸ (ق پ۲۶ ۳)

بیشک ہم ہی (سب کو) جلاتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہمارے ہی پاس سب کو لوٹ کر آنا ہے۔

۲۵۴۔ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ㊺ (ق پ۲۶ ۳)

ہم خوب جانتے ہیں جو یہ کافر بکتے ہیں[10] اور تیرا کام اُن پر زور کرنے کا نہیں[11]۔

[1] کیونکہ اکثر نام ایک ہوتا ہے لیکن قومیت اور خاندان اور باپ دادے کے نام سے شناخت ہو جاتی ہے مطلب یہ ہے کہ قومیت اور خاندان کو اللہ نے صرف شناخت کیلئے بنایا ہے نہ فخر کرنے کیلئے، [2] اللہ کے نزدیک شرافت اور فضیلت تقویٰ اور پرہیزگاری ہے گورے اور کالے سے کچھ نہیں ہوتا حضرت عمرؓ نے فرمایا اتقکم سے یہ مراد ہے کہ جو تم میں شرک سے زیادہ بچتا ہے، [3] تمہارا حال اس پر کیونکر چھپا رہ سکتا ہے [4] اس لیے سوچ سمجھ کر بات کیا کرو، [5] ایک ایک ذرہ ان کے بدن کا ہم کو معلوم ہے پھر ان ذروں کو ایک جگہ جمع کر دینا اور ان کو زندہ کر دینا ہم کو کیا مشکل ہے، [6] یعنی لوح محفوظ، [7] شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا شہ رگ میں جان پھرتی ہے دل دماغ تک اس کے کٹنے سے موت ہے، [8] اللہ تعالیٰ اندر سے نزدیک ہے اور رگ آخر جان سے باہر ہے تو اللہ تعالیٰ اس رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہوا، جامع البیان میں ہے کہ مراد علم سے نزدیک ہونا ہے نہ ذات سے نزدیک ہونا کیونکہ ذات الٰہی تو عرش پر ہے یا اس کے فرشتوں کا نزدیک ہونا مراد ہے سید علامہ نے کہا مراد قرب علمی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا علم ہر جگہ ہے [9] کافروں کو ضرور عذاب ہوتا ہے، [10] ابن عباسؓ نے کہا آیت اس وقت اتری ہے جب یہود مردود کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے ہفتہ کے دن آرام لیا اور عرش پر چت ہو کر لیٹ رہا قصہ اوپر بھی گذر چکا ہے، [11] تجھ کو جھٹلاتے ہیں قیامت کا انکار کرتے ہیں، [12] کہ زبردستی ان کو مسلمان بنا دے بلکہ تیرا کام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ان کو پہنچا دے اب ان کی خوشی کہتے ہیں یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے۔

۲۵۴۔ وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ
الْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْ كُلِّ
شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾
(الذاریات پ۲۷ ع۳)

اور ہم نے آسمان کو اپنی قوت سے بنایا اور ہم (بہت) طاقت رکھتے ہیں[۱] اور ہم نے زمین کو (فرش کی طرح) بچھایا ہم کیسے اچھے بچھانے والے ہیں اور ہر چیز کا (یا ہر جانور کا) ہم نے جوڑا پیدا کیا ہے اس لیے کہ تم (خدا تعالیٰ کو) سمجھو[۲]۔

۲۵۵۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾
مَاۤ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾
اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿۵۸﴾ (الذریات پ۲۷ ع۳)

اور میں نے جن اور آدمی اسی لئے پیدا کیے ہیں کہ وہ میرا لوجا کریں[۳] میں اُن سے روزی نہیں چاہتا اور نہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھ کو (کماکر) کھلائیں[۴] کیونکہ روزی دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے جو زور والا مضبوط ہے[۵]۔

۲۵۶۔ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ (النجم پ۲۷ ع۱)

آخرت اور دنیا دونوں اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں[۶]۔

۲۵۷۔ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ
اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿۳۰﴾ (النجم پ۲۷ ع۲)

بے شک تیرا مالک خوب جانتا ہے کہ کون اُس کی (سچی) راہ سے بھٹک گیا ہے اور وہ (یہ بھی) خوب جانتا ہے کہ کون (سچی) راہ پر آگیا ہے[۷]۔

۲۵۹۔ وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ لِيَجْزِیَ
الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِیَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا
بِالْحُسْنٰى ﴿۳۱﴾ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ
الْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ
مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ﴿۳۲﴾
(النجم پ۲۷ ع۲)

اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے (اُسی نے آدمیوں کو بھی بنایا) اس لیے کہ بروں کو ان کے کئے کا (برا) اور اچھوں کو اچھا بدلہ دے (اچھے لوگ وہ ہیں) جو بڑے بڑے گناہوں اور بے شرمی کے کاموں سے بچتے رہیں[۸] مگر چھوٹا قصور (اُن سے ہو جاتا ہے)[۹]۔ بیشک (اے پیغمبر) تیرا مالک بڑا بخشنے والا ہے[۱۰] وہ تم کو اُس وقت سے خوب جانتا ہے جب سے اُس نے تم کو زمین سے نکالا[۱۱] اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے۔

۲۶۰۔ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَ
اَبْكٰى ﴿۴۳﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿۴۴﴾ وَاَنَّهٗ

اور یہ کہ اخیر (سب کو) تیرے مالک کے پاس جانا ہے اور یہ کہ وہی (جس کو چاہتا ہے) ہنساتا ہے (اور جس کو چاہتا ہے) رلاتا ہے[۱۲] اور یہ کہ وہی مارتا ہے اور

[۱] اگر چاہیں تو دم بھر میں اور ایسے لاکھوں آسمان بنادیں [۲] ایک خدا ہی بے جوڑ ہے باقی ہر جانور میں نر مادہ جوڑا جوڑا ہیں اور دوسری چیزیں بھی جوڑ جوڑ ہیں جیسے زمین اس کا جوڑ آسمان، سورج اس کا جوڑ چاند رات اس کا جوڑ دن، زندگی اس کا جوڑ موت، ایمان اس کا جوڑ کفر، نور اس کا جوڑ تاریکی، گرمی اس کا جوڑ سردی، تری اس کا جوڑ خشکی، خوشی اس کا جوڑ رنج، سیاہی اس کا جوڑ سفیدی، اور اسی طرح اور چیزیں، [۳] یعنی وہ جن اور آدمی جن کی قسمت میں ایمان لکھا ہے کیونکہ کافر اور مشرک تو دوزخ میں جلنے کیلیے پیدا کئے گئے ہیں جیسے اس آیت میں ہے ولقد ذرانا لجہنم کثیرا من الجن والانس اخیر تک اور ابی بن کعب اور ابن مسعودؓ نے اس آیت کو یوں پڑھا ہے ما خلقت الجن والانس من المؤمنین الا لیعبدون، [۴] جیسے دنیا کے مالک لوگ اپنے اپنے غلاموں کی کمائی کھاتے ہیں اور کمائی کیلئے غلام خریدتے ہیں [۵] وہی سب کو کھلاتا ہے اور خود نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے تو وہ بندوں کو اس لیے کیوں پیدا کرنے لگا کہ اس کو کھلائیں حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے، نہ سوتا ہے، [۶] ہماری آرزو کرنے سے کیا ہوتا ہے وہ جو چاہیگا وہی ہوگا۔ [۷] وہ دونوں کے حال سے اچھی طرح واقف ہے اور ہر ایک کو پورا بدلہ دیگا تو رنج نہ کر [۸] اچھا بدلہ بہشت ہے، [۹] یعنی کبیرہ گناہوں سے ان کا بیان اوپر گذر چکا ہے۔ [۱۰] یا کبھی کوئی شاذ و نادر کوئی بڑا گناہ ان سے ہوتا ہے اکثر علما کا قول یہ ہے کہ الا اللمم سے صغیرہ یعنی چھوٹے گناہ مراد ہیں جیسے کسی غیر عورت کی طرف بری نظر سے دیکھنا یا اس کا بوسہ لینا یا اس قسم کا جھوٹ جس سے کسی کو نقصان پہنچے نہ ایسا جس سے حد لازم ہو، [۱۱] جو صغیرہ بخش دیتا ہے اگر کبیرہ سے بچا رہے، [۱۲] تمہارے دادا آدم علیہ السلام کو بنایا، [۱۳] راحت اور مصیبت اور خوشی اور رنج اور لذت اور تکلیف دونوں کا خالق اور دونوں کا مسبب الاسباب وہی ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور کہا ہے

خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۴۵﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۶﴾ (النجم پ ۲۷ ع ۳)

وہی جلاتا ہے[1] اور اسی نے دہر جانور کے) جوڑے نر اور مادہ نطفے سے بنائے جب وہ (مادہ کے) پیٹ میں جاتا ہے۔

۲۶۱۔ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿۴۸﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾ (النجم پ ۲۷ ع ۳)

اور یہ کہ وہی (کسی کو) مال دار کرتا ہے اور (کسی کو) محتاج بناتا ہے[1] اور یہ کہ وہی شعریٰ ستارے کا مالک ہے۔

۲۶۲۔ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾ (القمر پ ۲۷ ع ۳)

اور ہمارا کام ایک دم کی بات ہے جیسے آنکھ کی جھپک[2]۔

۲۶۳۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿۴﴾ (الرحمٰن پ ۲۷ ع ۱)

اسی نے آدم کو پیدا کیا اس کو بولنا (بات کرنا) سکھایا۔

۲۶۴۔ وَخَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿۱۴﴾ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿۱۵﴾ (الرحمٰن پ ۲۷ ع ۱)

اسی نے آدمی کو ٹھیکری کی طرح کھنکھناتی مٹی سے بنایا[3] اور جنوں کو (یا ابلیس کو) آگ کی لو سے (شعلہ سے)

۲۶۵۔ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿۱۷﴾ (الرحمٰن پ ۲۷ ع ۱)

وہی دونو پورب اور دونو پچھم کا مالک ہے[4]۔

۲۶۶۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾ يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾ (الرحمٰن پ ۲۷ ع ۲)

(اے پیغمبر) زمین پر جتنی چیزیں ہیں سب فنا ہونے والی ہیں اور تیرے مالک کی ذات باقی رہے گی جو عزت اور بزرگی والی ہے[5]۔ آسمان اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب اسی سے (اپنی مراد) مانگتے ہیں[6] وہ ہر روز (ہر وقت) ایک کام میں لگا ہے[7]۔

۲۶۷۔ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾ (الرحمٰن پ ۲۷ ع ۲)

اے جنوں اور آدمیو اب ہم تمہارے (حساب کتاب کی) طرف عنقریب[8] متوجہ ہوتے ہیں۔

۲۶۸۔ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ (الواقعۃ پ ۲۷ ع ۳)

اور ہم تم سے زیادہ اس (بیمار) کے قریب ہوتے ہیں[9] لیکن تم نہیں جانتے۔

۲۶۹۔ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲﴾ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ

اسی کی بادشاہت ہے آسمان اور زمین میں وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور سب کچھ کر سکتا ہے۔ وہی پہلا ہے اور پچھلا[10] اور باہر اور

---

[1] یا کسی کو صاحب جائیداد کرتا ہے یا کسی کو غلام لونڈیاں خدمت کیلئے دیتا ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور یہ کہ وہی مالدار رہتا ہے اور خوش کرتا ہے [2] اس میں کچھ دیر نہیں لگتی اسی طرح کلمۂ کن سے ہر چیز پیدا ہو جاتی ہے، [3] کہیں یوں فرمایا مٹی سے بنایا کہیں فرمایا لیس دار مٹی سے کہیں فرمایا سڑے کیچڑ سے یہ کوئی اختلاف نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے آدم کی خلقت مٹی سے شروع کی پھر اس میں پانی ملایا تو وہ لیسدار ہو گئی پھر چند روز تر رہ کر سڑ گئی کالی پڑ گئی پھر سوکھ کر ٹھیکری کی طرح بجنے لگی آواز دینے لگی، [4] ایک پورب وہ جہاں سے گرمی کے دنوں میں سورج نکلتا ہے دوسری وہ جہاں سے سردی کے دنوں میں نکلتا ہے اسی طرح ایک پچھم وہ جہاں پر گرمی کے دنوں میں سورج ڈوبتا ہے دوسری وہ جہاں پر سردی کے دنوں میں ڈوبتا ہے، [5] حدیث میں ہے یہ دعا اپنے اوپر لازم کرلو یا ذوالجلال والاکرام، [6] فرشتے مغفرت اور ترقی درجات چاہتے ہیں آدمی اور جن روٹی اور رزق مغفرت سب مانگتے ہیں، [7] کسی کو مارتا ہے کسی کو جلاتا ہے کسی کو مالدار کرتا ہے کسی کو محتاج بناتا ہے کسی کو عزت دیتا ہے کسی کو ذلت دیتا ہے کسی کو بیمار کرتا ہے کسی کو چنگا کرتا ہے کسی پر رحم کرتا ہے کسی پر غضب اتارتا ہے غرض ہر وقت ہر آن ایک نہ ایک کام میں مصروف ہے حدیث میں ہے صحابہ نے پوچھا کون سے کام میں پروردگار لگا ہوا ہے آپ نے فرمایا کسی کا گناہ بخشتا ہے کسی کو مصیبت دور کرتا ہے ایک قوم کی ترقی کرتا ہے ایک قوم کا تنزل کرتا ہے کسی کی دعا قبول کرتا ہے اس آیت سے ان کافروں کا رد ہوا جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین پیدا کر کے ان کا انتظام دوسروں کے سپرد کر دیا ہے آپ آرام سے بیکار بیٹھا ہے، [8] اس سے جنوں اور آدمیوں کو ڈرانا منظور ہے کہ ان کے اعمال سے محاسبہ کا وقت قریب ہے، [9] یعنی علم اور قدرت یا ہمارے فرشتے تم سے زیادہ اس کے نزدیک ہوتے ہیں۔ [10] یعنی سب موجودات سے پہلے خدا ہی تھا اور سب کے فنا ہونے کے بعد بھی وہی قائم رہے گا،

وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٣﴾ (الحدید پ ۲۷ ع ۱۶)

اندر ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔

۲۶- هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۖ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٤﴾ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٥﴾ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٦﴾

(الحدید پ ۲۷ ع ۱۶)

وہی خدا ہے جس نے چھ دن میں آسمان اور زمین بنائے پھر عرش پر چڑھ گیا[1] جو زمین میں گھستا ہے[2] اور جو زمین سے نکلتا ہے[3]۔ اور جو آسمان سے اترتا ہے[4] اور جو آسمان پر چڑھتا ہے وہ ان سب کو جانتا ہے اور وہ (عرش پر رہ کر) تم جہاں رہو اپنے علم اور قدرت سے (تمہارے) ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو دیکھ (بھی) رہا ہے[5]۔ آسمان اور زمین کی بادشاہت اسی کی ہے اور سب کام لوٹ کر اللہ تعالیٰ ہی کے پاس جاتے ہیں[6] وہ (گرمی کے موسم میں) رات کو (گھٹا کر) دن میں گھسیڑ دیتا ہے اور (سردی کے موسم میں) دن کو (گھٹا کر) رات میں گھسیڑ دیتا ہے اور وہ تو دلوں کے خیال (بھی) جانتا ہے[7]۔

۲۷- قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا

(اے پیغمبر) اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سن لی[8] جو اپنے خاوند کے باب میں تجھ سے تکرار کر

---

[1] حدیث میں ان الفاظ کی تفسیر یوں آئی ہے تو ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں (کیونکہ تو عرش پر ہے اور عرش ساری مخلوقات کے اوپر ہے) اور تو ہی باطن ہے تیرے لگ بھگ کوئی چیز نہیں تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں تو آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں، [2] اگر وہ چاہتا تو دم بھر میں بنا دیتا ان آسمانوں اور زمین کی کیا حقیقت ہے میرا مالک شہنشاہ قادر مطلق ایسی قدرت والا ہے کہ کروڑوں آسمان اور زمین دم بھر میں بنا دے اور پھر جب چاہے دم بھر میں سب کو فنا کر دے، [3] ابو داؤد اور ترمذی نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے نکالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات آسمان ہیں ایک کے بعد ایک پھر ساتوں کے اوپر ایک دریا ہے اس کے اوپر آٹھ جنگلی بکریاں ہیں ان کے کھر اور گھٹنوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے بیچ میں (یہ فرشتے ہیں بصورت بکریوں کے) ان کی پیٹھ پر عرش ہے عرش کا دل اتنا ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرا آسمان اور عرش کے اوپر اللہ جل جلالہ ہے اور آدمیوں کے کوئی کام اس سے چھپے ہوئے نہیں، [4] جیسے پانی بیج خزانہ مردہ وغیرہ، [5] نباتات حیوانات معدنیات، [6] فرشتے رحمت عذاب وغیرہ، [7] اس کی بصر بھی ہر جگہ ہے جیسے اس کا علم اور اس کی قدرت، [8] بے اس کے حکم اور ارادے کے ایک پتہ ہل نہیں سکتا ایک ذرہ حرکت نہیں کر سکتا، شاہ عبدالقادر صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی تک سب کام پہنچتے ہیں، [9] کام کرنا تو بڑی چیز ہے دل میں جو وسوسہ گذرے اس سے بھی اللہ تعالیٰ واقف ہے، [10] یہ عورت خولہ بنت ثعلبہ تھی یا خولہ بنت خویلد یا خولہ بنت حکیم بعضوں نے کہا جمیلہ ہوا یہ کہ اس میں اور اس کے خاوند اوس بن صامت میں ناموافقت تھی، ایک بار اوس نے اس سے کہا تو مجھ پر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ شرع میں اسی کو ظہار کہتے ہیں جاہلیت کے زمانہ میں یہ طلاق گنا جاتا تھا پھر اوس شرمندہ ہوا اور خولہ مسئلہ پوچھنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے فرمایا تو اس پر حرام ہو گئی خولہ نے کہا یا رسول اللہ اس نے مجھ کو طلاق نہیں دی اور آسمان کی طرف منہ کر کے کہنے لگی یا میرے رب اب میں کیا کروں میرے چھوٹے چھوٹے بچے اگر اوس کو دے دوں تو وہ ہلاک ہو جائیں گے نہ دوں تو کھلاؤں کہاں سے غرض اسی طرح روتی پیٹتی اور کہتی جاتی تھی میری جوانی تو اوس کے پاس گذری اب بڑھاپا لے کر کہاں جاؤں گی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اس کی باتیں سن رہے تھے اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ آیتیں لے کر آئے اور خولہ کی برکت سے دنیا کی تمام عورتوں کا بھلا ہو گیا۔ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی خلافت میں راستے سے سوار جا رہے تھے، خولہ نے ان کی سواری روک لی لوگوں نے کہا آپ ایک بڑھیا کے لیے رک گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم کیا جانو یہ کون ہے یہ خولہ بنت ثعلبہ ہے جس کی فریاد اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں پر سے سنی بھلا عمر رضی اللہ عنہ کی کیا مجال ہے کہ اس بات نہ سنے سبحان اللہ خلافت کا زیب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات سے تھا رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ ﷺ وَاللَّهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ① (المجادلہ پ۲۸ ع۱)

رہی تھی اور خدا تعالیٰ کے سامنے جھینک رہی تھی (شکایت کر رہی تھی) اور اللہ تعالیٰ تم دونوں کی بات چیت سنتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ (سب کچھ) سنتا ہے دیکھتا۔

۲۷۲- أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَىٰ مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا ۖ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ⑦ (المجادلہ پ۲۸ ع۲)

(اے پیغمبر) کیا تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ تعالےٰ سب کو جانتا ہے جب تین آدمی (مل کر) کچھ کانا پھوسی (چپکی چپکی باتیں) کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کا چوتھا ہوتا ہے اور جب پانچ آدمی کچھ کانا پھوسی (صلاح مشورہ) کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کا چھٹا ہوتا ہے اسی طرح اس سے کم آدمی ہوں یا زیادہ اللہ تعالےٰ (اپنے علم سے) ضرور اُن کے ساتھ ہوگا وہ کہیں ہوں (اگرچہ سات کوٹھڑیوں کے اندر ہوں) پھر قیامت کے اندر جو کام انہوں نے کئے ہیں ان کو جتلا دے گا بیشک اللہ تعالےٰ سب کچھ جانتا ہے۔

۲۷۳- كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ㉑ (المجادلہ پ۲۸ ع۳)

اللہ تعالیٰ (لوح محفوظ یا اگلی کتابوں میں) یہ لکھ چکا ہے کہ (آخر کار) میں غالب ہونگا اور میرے پیغمبر (تلوار سے یا دلیل سے) غالب ہوں گے، بیشک اللہ تعالیٰ زور آور ہے زبردست۔

۲۷۴- هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۖ هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ㉒ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ㉓ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ ۖ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ ㉔ (الحشر پ۲۸ ع۳)

وہ اللہ تعالیٰ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں چھپی اور کھلی (سب) باتیں جاننے والا ہے وہی بہت رحم والا مہربان ہے وہ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں وہی (سارے جہان کا) بادشاہ ہے تمام برائیوں سے پاک (تمام عیبوں سے چنگا) (اپنے بندوں کو) امن دینے والا اپنے وعدے کو سچ کرنے والا ہر چیز کی نگہبانی کرنے والا زبردست بڑے دباؤ والا بڑائی والا اللہ تعالےٰ ان مشرکوں کے شرک سے کہیں پاک ہے وہی اللہ (ہر چیز کا) بنانے والا پیدا کرنے والا نقشہ کھینچنے والا اُس کے کیا کیا پیارے نام ہیں۔

۲۷۵- وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنتُمْ ① (الممتحنہ پ۲۸ ع۱)

اور (یہ نہیں جانتے) کہ میں تمہاری چھپی اور کھلی (دونوں) باتوں سے خوب آگاہ ہوں۔

۲۷۶- ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ④ (الجمعۃ پ۲۸ ع۱)

یہ پیغمبری اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جس (بندے) کو چاہتا ہے سرفراز فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

۲۷۷- وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ⑦ (المنافقون پ۲۸ ع۱۳)

آسمان اور زمین کے خزانے اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہیں۔[3]

۲۷۸- خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ

اُسی نے آسمان اور زمین حکمت (اور مصلحت) سے بنائے اور تمہاری شکلیں بنائیں

[1] وہ سب سنتا ہے اور اپنے علم سے حاضر ہے۔ [2] ہر نام پر بے اختیار تصدق ہونے کو جی چاہتا ہے، حدیث میں ہے کہ اللہ تعالےٰ کے ننانوے نام ہیں جو کوئی ان کو یاد کرے وہ بہشت میں جائے گا۔ [3] اگر بالفرض مدینہ کے لوگ ان مہاجرین کی خبر گیری نہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو کھلانے والا ہے وہ اور کہیں سے دے گا دنیا میں کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہم فلاں شخص کو کھلاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سب کو کھلاتا ہے رزق اسی کے ہاتھ میں ہے مثل مشہور ہے ایک در بند تو سو در کھلے۔

فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ③ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ④ (التغابن پ ۲۸ ع ۱)

اور اچھی شکلیں بنائیں اور اُسی کی طرف (تم سب کو) لوٹ کر جانا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ (سب) جانتا ہے اور جو تم چھپاتے ہو، اور جو کھولتے ہو اس کو بھی جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ تو دلوں تک کی بات جانتا ہے۔

۲۷۹۔ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ⑰ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ⑱ (التغابن پ ۲۸ ع ۲)

اور اللہ تعالیٰ بڑا قدردان تحمل والا ہے (جلدی عذاب نہیں کرتا) چھپے اور کھلے کا جاننے والا زبردست حکمت والا ہے۔

۲۸۰۔ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ③ (الطلاق پ ۲۸ ع ۱)

اللہ تو اپنا کام ضرور پورا کرنے والا ہے[۲]۔

۲۸۱۔ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ڏ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ⑫ (الطلاق پ ۲۸ ع ۱)

اللہ تو وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور اتنی ہی (یعنے سات) زمینیں بنائیں[۳]، ان ساتوں آسمانوں اور زمینوں میں اللہ تعالیٰ کے حکم اترتے رہتے ہیں۔ اس لیے کہ تم سمجھ لو اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے[۴]۔

۲۸۲۔ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ② الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ③ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ④ (الملک پ ۲۹ ع ۱)

جس نے موت اور زندگی (دونوں کو) اس لیے پیدا کیا کہ تم کو آزما کر دیکھے کون تم میں اچھے کام کرتا ہے (اور کون برے) اور وہ زبردست ہے بخشنے والا[۵] جس نے تہ بر تہ سات آسمان بنائے (اے پیغمبر) تو اللہ تعالیٰ کی پیدائش میں کچھ خلل نہیں[۶] پاتا تو پھر دوبارہ دیکھ (آسمان میں) کوئی دراڑ معلوم ہوتی ہے (کہیں پھٹا ٹوٹا ہے) پھر بار بار دیکھ ہو گا یہ کہ تیری نگاہ (آخر) کھسیانی ہو کر تھک کر تیری طرف اُلٹی آئے گی[۷]۔

---

[۱] حدیث قدسی میں ہے میں نے اپنے بندے سے قرض مانگا اس نے نہ دیا وہ مجھ کو بُرا کہتا ہے ہائے زمانہ، زمانہ تو میں ہوں خرچ کرنے سے ہر قسم کا صدقہ مراد ہے فرض ہو یا نفل بعضوں نے کہا جہاد میں خرچ کرنا مراد ہے، [۲] کوئی بھروسہ کرے یا نہ کرے ہر حال میں جو تقدیر میں ہے وہ ضرور پورا ہو گا پھر توکل کا ثواب کیوں کھوئیں، [۳] جدا جدا آسمانوں کی طرح یا سات طبقے ایک ایک ملے ہوئے حدیث میں ہے جو کوئی بالشت بھر زمین ظلم سے چھین لے اس کو قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا ایک دعا میں یوں ہے یا اللہ سات آسمانوں کے مالک اور سات زمینوں کے مالک، ابن عباسؓ نے کہا سات زمینیں ہیں ہر زمین میں ایک پیغمبر ہے تمہارے پیغمبر کی طرح اور ایک آدم ہے تمہارے آدم کی طرح ایک نوح ہے تمہارے نوحؑ کی طرح ایک ابراہیم ہے تمہارے ابراہیم کی طرح ایک عیسیٰ ہے تمہارے عیسیٰؑ کی طرح بیہقی نے کہا اس کی اسناد صحیح ہے مگر یہ شاذ ہے ابوالضحیٰ کے سوا اس کو کسی اور نے روایت نہیں کیا دوسری روایت میں ہے ابن عباسؓ نے کہا تمام آسمانوں میں افضل وہ آسمان ہے جس پر عرش ہے اور تمام زمینوں میں افضل وہ ہے جس پر ہم رہتے ہیں، ابن کثیر نے کہا اس قسم کے اقوال جب تک پیغمبر تک ان کی سند صحیح نہ ہو ماننے کے لائق نہیں اور طلائی نے کہا اسناد کے صحیح ہونے سے حدیث کا صحیح ہونا لازم نہیں آتا، سید علامہ نے کہا یہ اثر اگر صحیح بھی ہو تو موقوف اور شاذ ہے اور اس سے حجت نہیں لے سکتے، [۴] گو اس کی ذات مقدس عرش پر ہے مگر ساتوں زمین تک بھی ایک ایک رتی کا حال وہ جانتا ہے اور ہر چیز کا حال دیکھ رہا ہے، [۵] موت بھی اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے جیسے زندگی، ایک حدیث کا یہی قول ہے اور معتزلہ کہتے ہیں موت نام ہے زندگی نہ ہونے کا، [۶] کہ ٹیڑھا یا بدنما ہو ایک بار میں دیکھنے میں معلوم نہ ہو تو پھر دوبارہ الخ، [۷] دیکھتے دیکھتے نگاہ تھک جائے گی آسمان میں کوئی عیب نہیں نکلنے کا۔

٢٨٣- وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١٣﴾ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ﴿١٤﴾ (الملک پ ٢٩ ع ١)

اور (لوگو) تم اپنی بات چپکے سے کہو یا پکار کر کہو وہ تو دلوں تک کے خیال جانتا ہے[1] بھلا یہ کیوں کر ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی بنائی ہوئی چیزوں کو نہ جانے اور وہ تو بڑا باریک بین خبردار ہے[2]۔

٢٨٤- ءَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ ﴿١٦﴾ (الملک پ ٢٩ ع ٢)

کیا تم اُس (خدا تعالیٰ) سے بے ڈر ہو گئے جو آسمان پر ہے۔

٢٨٥- إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٧﴾ (القلم پ ٢٩ ع ١)

بے شک تیرا مالک خوب جانتا ہے کون اُس کے رستے سے (یعنی دین سے) بھٹک گیا ہے اور جو لوگ راہ پائے ہوئے ہیں ان کو بھی خوب جانتا ہے۔

٢٨٦- سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٤﴾ وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴿٤٥﴾ (القلم پ ٢٩ ع ٢)

ہم آہستہ آہستہ ان کو (ڈھیل دے کر دوزخ میں) لے جائیں گے ان کو خبر ہی نہیں ہو گی[3] اور میں ان کو (دنیا میں) مہلت دوں گا (جلدی عذاب نہیں کرنے کا) کیونکہ میرا داؤں پکا ہے۔

٢٨٧- تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ﴿٤﴾ (المعارج پ ٢٩ ع ١)

فرشتے اور روح (یعنے جبرائیل یا اور کوئی فرشتہ) اُس تک ایک دن میں چڑھتے ہیں (اگر اور کوئی وہاں تک چڑھنا چاہے تو) اُس کا انداز پچاس ہزار برس ہیں[4]۔

٢٨٨- إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّمَّا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ إِنَّا لَقَادِرُونَ ﴿٤٠﴾ عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿٤١﴾ (المعارج پ ٢٩ ع ٢)

وہ جانتے ہیں جس چیز سے ہم نے ان کو بنایا[5]، تو میں پوربوں اور پچھموں کے مالک کی (یعنے اپنی) قسم کھاتا ہوں ہم یہ کر سکتے ہیں کہ ان کے بدل (دوسری مخلوق) ان سے بہتر لا کر بسائیں۔ اور ہم عاجز نہیں ہیں[6]۔

٢٨٩- عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ﴿٢٦﴾ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِن

غیب کا علم اُسی کو ہے وہ اپنے غیب کو کسی پر نہیں کھولتا مگر جس پیغمبر کو وہ چاہتا ہے (اُس کو کوئی بات بتا دیتا ہے تو اس کے بھی آگے اور

[1] بات تو پھر سینے نکلتی ہے، [2] اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے ان بیوقوف حکیموں کا رد کیا جو سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کلیات کو جانتا ہے جزئیات کو نہیں جانتا کہو جزئیات کس نے بنائیں بنانیوالا اپنی بنائی ہوئی چیزوں کو خوب جانتا ہے اس آیت میں یہ بھی اشارہ ہے کہ بندوں کے اقوال اسی طرح افعال سب خدا کے مخلوق ہیں جیسے اہل حدیث اعتقاد ہے، [3] یعنی دنیا میں ان کو طرح طرح کے مزے اور آرام دیں گے تاکہ وہ اور زیادہ غافل ہو جائیں اور غفلت ہی میں مریں مرتے ہی جہنم میں داخل یہ اللہ تعالیٰ کا استدراج اور مکر ہے خدا کی پناہ ایک حدیث میں ہے، جب کوئی بندہ گناہ کرتا جائے اور پروردگار اس کو دنیا زیادہ دیتا جائے تو سمجھ لو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا استدراج ہے۔ [4] یعنی پچاس ہزار برس میں اس مقام تک پہنچے گا یہاں تک یہ فرشتے ایک دن میں چڑھ جاتے ہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے یہ عذاب اس دن ہو گا جس کا اندازہ پچاس ہزار برس کے برابر ہے یعنی قیامت کا دن جو حدیث میں ہے کہ یہ قیامت کا دن مومن پر ایسا ہلکا گذرے گا جیسے ایک فرض نماز کا وقت دوسری آیت میں جو سورۂ الم سجدہ میں گذری دن کا انداز ہزار برس کا مذکور ہے، ابن عباسؓ نے کہا دنیا میں جو فرشتے ایک دن میں چڑھا کرتے ہیں یہ اس کی مقدار ہے اور پچاس ہزار برس قیامت کے دن کی مقدار ہے، بعضوں نے کہا ہماری زمین سے عرش تک پچاس ہزار برس کی راہ ہے اور پہلے آسمان تک ہزار برس کی واللہ اعلم، [5] ایک بے حقیقت قطرے سے اس پر یہ دماغ گویا بہشت کو اپنی خالہ جی کا گھر سمجھ لیا ہے، [6] پورب کئی ہیں کیونکہ ہر روز آفتاب ایک نئی جگہ سے نکلتا ہے اسی طرح پچھم کیونکہ ہر روز ایک نئی جگہ ڈوبتا ہے اور پر اس کی تفسیر گذر چکی ہے ان سے بہتر دوسری مخلوق اللہ تعالےٰ نے یعنی مسلمانوں کو حکومت دی اور مشرکوں کی سلطنت خاک میں ملا دی۔

بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾ لِیَعْلَمَ اَنْ
قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّھِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَیْھِمْ وَ
اَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾
(الجن پ ۲۹ ع ۲)

پیچھے (فرشتوں کا) پہرا لگا دیتا ہے[۱] اس لیے کہ وہ (یعنے پیغمبر) جان لے کہ فرشتوں نے اپنے مالک کا پیغام پہنچا دیا اور اللہ تعالیٰ نے تو جو کچھ ان کے پاس ہے سب کو (اپنے علم سے) گھیر لیا ہے اور ہر چیز کی گنتی تک اُس کو معلوم ہے[۲]۔

۲۸۹۔ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ
وَکِیْلًا ﴿۹﴾　　　(المزمل پ ۲۹ ع ۱)

وہ پورب اور پچھم (دونو) کا مالک ہے اُس کے سوا کوئی پوجا کے لائق نہیں اس لیے سب کام اُسی کو سونپ دے[۳]۔

۲۹۰۔ وَاللہُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ ﴿۲۰﴾ (المزمل پ ۲۹ ع ۲)

اور ٹھیک اندازہ رات اور دن کا اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے[۴]۔

۲۹۱۔ کَذٰلِکَ یُضِلُّ اللہُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ط
وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّکَ اِلَّا ھُوَ ط وَمَا ھِیَ اِلَّا ذِکْرٰی لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾
(المدثر پ ۲۹ ع ۱)

اللہ اسی طرح جس کو چاہتا ہے بھٹکا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہ پر لاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لشکر اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا[۵] اور یہ باتیں تو بس لوگوں کی نصیحت کے لئے بیان کی گئی ہیں (نہ اور کسی غرض سے)

۲۹۳۔ وَمَا یَذْکُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللہُ ھُوَ اَھْلُ التَّقْوٰی
وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ ﴿۵۶﴾　　　(المدثر پ ۲۹ ع ۱۲)

اور وہ جب ہی مانیں گے جب اللہ چاہے گا اسی سے ڈرنا چاہئے اور (جو ڈرے اس کے گناہوں کا) بخشنا بھی اُسی کو سزاوار ہے[۶]۔

۲۹۴۔ اِنَّا ھَدَیْنٰہُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاکِرًا وَّاِمَّا کَفُوْرًا ﴿۳﴾
(الدھر پ ۲۹ ع ۱۲)

ہم ہی نے اُس کو رستہ دکھلایا تو وہ شکر گذار ہے (مومن) یا ناشکرا (کافر)

۲۹۵۔ نَحْنُ خَلَقْنٰھُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَھُمْ ج وَاِذَا شِئْنَا
بَدَّلْنَآ اَمْثَالَھُمْ تَبْدِیْلًا ﴿۲۸﴾　　　(الدھر پ ۲۹ ع ۱)

ہم ہی نے تو ان کو بنایا اور ہم ہی نے ان کے جوڑ بند مضبوط کئے اور ہم جب چاہیں (ان کو میٹ کر) ان کے بدل انہی کی طرح دوسرے آدمیوں کو لاکر بسائیں۔

۲۹۶۔ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللہُ ط اِنَّ اللہَ

اور تم (کوئی بات) چاہ بھی نہیں سکتے جب تک اللہ نہ چاہے بیشک اللہ تعالیٰ جاننے والا

---

[۱] اس لیے کہ کہیں شیطان غیب کی بات جو اس نے اپنے پیغمبر سے کہلا بھیجی ہے سن نہ لیں یا کہیں شیطان فرشتہ کی صورت بن کر پیغمبر کو بہکا نہ دے اس آیت سے صاف نکلتا ہے کہ نجومی اور پنڈت اور کاہن جو غیب کی بات تبلاتے ہیں بالکل جھوٹے ہیں پیغمبروں کو بھی غیب کا علم نہیں تو ان دھوتی بندوں کو کہاں سے ہوگا، [۲] دریا میں ہو یا خشکی میں سبحان اللہ اس کا علم، [۳] اسی پر بھروسہ کر اسی کو کارساز سمجھ وہ خدا خود میر سامان ست ارباب توکل را۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ بالکل اسباب کو چھوڑ دے دنیا عالم اسباب ہے، بغیر جورو کئے لڑکا نہیں ہو سکتا بلکہ مطلب یہ ہے کہ بے دلی سے اسباب میں کوشش کرے دل مسبب الاسباب سے لگائے اور یہ سمجھ لے کہ اسباب سے کچھ نہیں ہو سکتا مسبب الاسباب چاہے گا تو اسباب اثر کریں گے اختیار اسی کا ہے، [۴] اسی کو خوب معلوم تم کتنی رات سوتے ہو اور کتنی رات عبادت کرتے ہو اس وقت لوگوں کے پاس گھڑیاں نہ تھیں بعضے صحابہؓ اس خیال سے کہ معلوم نہیں کتنی رات گذری اور کتنی باقی ہے ساری رات نماز میں کھڑے رہتے یہاں تک کہ ان کے پاؤں سوج گئے ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی مبارک پاؤں سوج گئے تب اللہ تعالیٰ کی مہربانی جوش میں آئی اور یہ حکم اترا، [۵] بے حد اور بے حساب اس کی فوجیں ہیں قریش کے کافروں کا کیا بساط ہے، [۶] ایمان کی توفیق دینے والا وہی ہے، [۷] امام ترمذی نے نکالا انسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی پھر کہا تمہارا مالک فرماتا ہے میں ہی اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈریں میرے سوا دوسرے کسی کو معبود نہ بنائیں پھر جو کوئی مجھ سے ڈرے گا میرے سوا اور کسی کو معبود نہ بنائے گا تو میں اس کا بخشنے والا ہوں ابن عدی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے، [۸] پھر عقل دی عقل سے خدا رسول کو پہچانا پھر رسول اللہ کے سکھانے سے دین کی ساری باتیں معلوم ہوئیں۔

كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٣٠﴾ يُدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٣١﴾

(الدھر پ۲۹ ع ۲)

حکمت والا ہے جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں لے جاتا ہے (یعنے بہشت میں) اور ظالموں (مشرکوں) کے لیے اُس نے تکلیف کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۲۹۷-رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾

(النبا پ۳۰ ع ۲)

وہ جو آسمانوں اور زمین اور اُن کے بیچ میں جو کچھ ہے اُن کا مالک ہے بڑے رحم والا (قیامت کے دن مارے ہیبت کے) اُس سے بات نہ کر سکیں گے[۱]

۲۹۸-وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٩﴾

(التکویر پ۳۰ ع ۱)

اور تم کچھ چاہ بھی نہیں سکتے جب تک اللہ نہ چاہے جو سارے جہان کا مالک ہے[۲]

۲۹۹-اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴿١٢﴾ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ﴿١٣﴾ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿١٤﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿١٥﴾ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿١٦﴾

(البروج پ۳۰ ع ۱)

(اے پیغمبر) تیرے مالک کی پکڑ (بہت) سخت ہے وہی شروع میں (سب کو) پیدا کرتا ہے اور وہی (آخرت میں) دوبارہ پیدا کرے گا اور وہی (گنہگاروں کو) بخشنے والا (نیکوں سے) محبت کرنے والا ہے۔ تخت کا مالک بزرگی والا جو چاہے وہ کرنے والا[۳]

۳۰۰-اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ﴿٨﴾

(الطارق پ۳۰ ع ۱)

بے شک وہ اس کو دوبارہ بھی پیدا کر سکتا ہے[۴]

۳۰۱-الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿٢﴾ وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ﴿٣﴾ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿٤﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ﴿٥﴾

(الاعلیٰ پ۳۰ ع ۱)

جس نے (سب چیزوں کو) بنایا اور عمدگی سے بنایا اور جس نے (سب کچھ) ٹھہرایا پھر (اسی طرح) چلایا[۵] اور جس نے (جانوروں کے لیے) چارہ نکالا پھر اُس کو (سکھا کر) کوڑا بنا دیا کالا کر دیا[۶]

۳۰۲-اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ﴿٧﴾ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ﴿٨﴾

(الاعلیٰ پ۳۰ ع ۱)

بے شک وہ کھلا اور چھپا جانتا ہے[۷] اور ہم تجھ کو آسان طریقے پر لے چلیں گے[۸]

۳۰۳-اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿١٤﴾

(الفجر پ۳۰ ع ۱)

بے شک تیرا مالک تو (بدکاروں کی) تاک میں لگا ہے[۹]

۳۰۴-اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ﴿١٢﴾ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ

بیشک سچا راستہ بتانا ہمارا کام ہے[۱۰] اور آخرت اور دنیا ہمارے ہی

---

[۱] قیامت کے دن وہ ارحم الرحمین جلال میں ہوگا بڑے بڑے پیغمبر بھی اس کے سامنے جانے اور کچھ عرض کرنے سے تھرائیں گے جیسے اوپر شفاعت کی حدیث میں گذر چکا ہے۔ [۲] وہی اگر چاہیگا تو تم میں یہ خیال پیدا ہوگا کہ ہم سیدھے راستے پر چلیں بغیر اللہ کی توفیق کے کچھ نہیں ہو سکتا کہتے ہیں جب اگلی آیت اتری تو مشرک کہنے لگے بس ہمارا اختیار ہے ہم چاہیں تو سیدھے رستے پر چلیں چاہیں نہ چلیں اس وقت یہ آیت اتری۔ [۳] تو سارا اختیار اسی کا ہے اس کے عذاب سے ڈرو۔ [۴] کسی بات سے عاجز نہیں ہے نہ کوئی اس کے ارادے اور تقدیر کو روک سکتا ہے اس آیت سے ان بیوقوف فلسفیوں کا مذہب رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ سے یہ سب چیزیں خود بخود و بلا ارادہ صادر ہو گئیں۔ [۵] مترجم کہتا ہے اگر کسی کو کثرت احتلام سے تکلیف ہو تو سوتے وقت سورۂ والطارق پڑھ کر سویا کرے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بیماری سے نجات پائیگا اسکا تجربہ ہو چکا ہے۔ [۶] نر مادہ جنتی کیلئے بنائے پھر نر کو سکھا دیا کیونکر جفتی کرے یا سعادت اور شقاوت پہلے سے ٹھہرا دی پھر ہر ایک کو اس کی توفیق دی جو اسکے لیے ٹھہرایا تھا۔ [۶] ابن عباسؓ نے کہا یہ دنیا کی مثال ہے ظاہر میں ترو تازہ خوشنما نظر آتی ہے مگر انجام اس کا خرابی ہے۔ [۷] یا وہ تیار پکار کر اور آہستہ پڑھنا دونوں جانتا ہے۔ [۸] کہ بے تکلیف تجھ کو قرآن یاد ہو جاوے یا ہم تجھ کو آسان اور سہل شریعت پر چلائیں گے یا ہم نیک اعمال کو تیرے لیے آسان کر دیں گے یعنی شریعت پر چلنا تجھ پر ایسا سہل ہو جائے گا کہ تو بے تکلیف اس پر چلتا رہے گا۔ [۹] ان کو دیکھ رہا ہے جو وقت ان کی ہلاکت کا اس نے ٹھہرا دیا ہے اس کا انتظار ہے۔ [۱۰] پیغمبروں کو بھیج کر اچھے برے کام بیان کر دینا ہمارے ذمہ ہے کیونکہ ہم نے خلقت کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔

وَالْاُوْلٰى ﴿١٣﴾ (الليل پ ٣٠ ع ١)

ہیں[۱]

۳۰۵۔ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٨﴾ (التين پ ٣٠ ع ١)

کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم (اور قدرت والا) نہیں ہے۔

۳۰۶۔ اَلَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ﴿٤﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ﴿٥﴾ (العلق پ ٣٠ ع ١)

اُسی نے آدمی کو قلم کے ذریعے سے دلکھنا، سکھایا آدمی کو وہ باتیں سکھائیں جن کو وہ نہیں جانتا تھا[۲]

۳۰۷۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ﴿٨﴾ (البينه پ ٣٠ ع ١)

اللہ تعالیٰ اُن سے خوش اور وہ اللہ تعالیٰ سے خوش۔

۳۰۸۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿١﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ﴿٣﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿٤﴾ (الاخلاص پ ٣٠ ع ١)

(اے پیغمبر ان لوگوں سے جو خدا کا حال پوچھتے ہیں یوں) کہہ دے وہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے[۳] نہ اُس نے کسی کو جنا رکوئی اُس کی اولاد نہیں[۴] نہ اُس کو کسی نے جنا رنہ وہ کسی کی اولاد ہے) اور اس کے برابر والا دجوڑ کا) کوئی نہیں ہے[۵]

ثَنَاءُ اللّٰهِ تَعَالٰى (۵)

باب ۵، اللہ تعالیٰ کی تعریف اور ثنار

۱۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١﴾ (الفاتحة پ ١ ع ١)

اصل تعریف اللہ تعالیٰ ہی کو سزاوار ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے[۶]

۲۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۬ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿١﴾ (الانعام پ ٧ ع ١)

اصل تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا، اور اندھیرا اور اُجالا بنایا پھر بھی کافر اپنے مالک سے شرک کرتے ہیں[۷]

۳۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۬ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِىَ لَوْلَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ﴿٤٣﴾ (الاعراف پ ٨ ع ٥)

خدا کا شکر جس نے ہم کو یہ رستہ دکھلایا[۸] اور اگر اللہ تعالیٰ ہم کو راہ پر نہ لگاتا تو ہم (جنت کی) راہ نہ جاتے[۹]

۴۔ سُبْحٰنَ الَّذِىْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِىْ

وہ (خداوند ہر عیب سے) پاک ہے جو اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو راتوں رات ادب والی مسجد (خانہ کعبہ) سے دور کی مسجد (بیت المقدس) میں لے گیا[۱۰]

---

۱ دونوں ہمارے اختیار میں ہیں جو کوئی جیسا چاہیگا ویسا اسکو دینگے، ۲ تو اسکا کرم تجھ پر یہ ہوگا کہ تو قرآن کو اچھی طرح پڑھنے لگے گا اور خدا تجھ کو علم لدنی عطا فرمائیگا جیسے دوسروں کو اس نے کتابی اور قلمی علم عطا فرمایا ہے، ۳ اسکو کھانے پینے اور سونے کسی چیز کی احتیاج نہیں، ۴ اس سے نصاریٰ اور مشرکوں کا رد ہوا نصاریٰ کہتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں مشرک کہتے ہیں فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں، ۵ حدیث میں ہے کہ ایک آدمی نے مجھ کو جھٹلایا اور اسکو لائق یہ نہ تھا اور اس نے مجھ کو گالی دی اسکو یہ نہیں چاہیے تھا جھٹلانا تو یہ کہ وہ کہتا ہے اللہ قیامت کے دن دوبارہ پیدا کرنے سے مجھ پر آسان نہیں ہے، گالی دینا یہ کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے حالانکہ میں اکیلا ہوں بے نیاز ہوں نہ میں نے کسی کو جنا ہے نہ میں کسی سے جنا گیا ہوں اور میری جوڑ کا کوئی نہیں یہ امام بخاری نے نکالا، ۶ عالم سوا خدا کے جتنی چیزیں ہیں انکو کہتے ہیں اور یہی صحیح ہے، ۷ یا اپنے جھوٹے معبودوں کو اللہ تعالیٰ کے برابر کرتے ہیں یا پھر بھی اپنے رب کا انکار کرنے والے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتے ہیں، ۸ ایمان اور نیک اعمال کا، ۹ جس کے بدلے میں یہ ہمیشہ کا عیش ملا، ۱۰ حدیث میں ہے کہ دوزخی اپنا ٹھکانا جو جنت میں ہوگا دیکھ دیکھ کر افسوس کرے گا اور بہشتی دوزخ میں اپنا ٹھکانا دیکھ دیکھ کر خدا کا شکر کریگا اور ہر ایک شخص کیلئے دو ٹھکانے تیار رہوتے ہیں ایک جنت میں اور ایک دوزخ میں، ۱۱ یعنی جاگتے میں بدن کے ساتھ اہلحدیث کا یہی مذہب ہے اور مسجد اقصیٰ مسجد حرام سے ایک مہینے دس دن کی راہ ہے مگر اللہ تعالیٰ کو ایک لحظہ میں اس سے بھی زیادہ تر لیجانا کچھ مشکل نہیں ہے یہ قصہ معراج کا ہے جو صحیحین اور دوسری حدیث کی کتابوں میں تفصیل سے مذکور ہے ہجرت سے ایک سال پہلے معراج ہوا پہلے خواب میں ہوا تھا پھر بیداری میں ۲۷ ربیع الاول کو اسید علامہ نے کہا صحیح حدیثوں سے یہی ثابت ہے کہ آپ کا معراج مکہ سے بیت المقدس تک پھر وہاں سے آسمانوں تک عالم بیداری میں بدن کے ساتھ تھا اور اکثر علماء سلف اور خلف اسی طرف گئے ہیں۔

عکسی

بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ① (بنی اسرائیل پ ۱۵ ع ۱)

جس کے گرد ہم نے برکت کر رکھی ہے[۱] اس لیے کہ ہم محمدؐ کو اپنی نشانیاں[۲] دکھائیں بیشک وہی خدا ہے[۳] جو سنتا اور دیکھتا ہے۔

۵. تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ㊹ (بنی اسرائیل پ ۱۵ ع ۵)

ساتوں آسمان اور زمین اور جو اُن میں ہیں (فرشتے اور جن اور آدمی سب اُس کی پاکی بیان کرتے ہیں[۴] اور کوئی چیز[۵] ایسی نہیں جو اللہ تعالیٰ کی تعریف پاکی کے ساتھ نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے بے شک وہ تحمل والا بخشنے والا ہے[۶]۔

۶. وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ⑪ (بنی اسرائیل پ ۱۵ ع ۱۲)

اور کہہ سب تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جس نے اولاد نہیں رکھی[۷] اور نہ کوئی سلطنت میں اُس کا ساجھی ہے اور نہ اُس کو ذلت سے بچنے کے لیے کسی حمایتی کی ضرورت ہے[۸] اور اُس کی بڑائی کر تا رہ پوری بڑائی[۹]

۷. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰي عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ① قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ② مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ③ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ④ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَاۗىِٕهِمْ ۭ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۭ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ⑤ (الکہف پ ۱۵ ع ۱)

ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جس نے اپنے بندے محمدؐ پر قرآن اتارا اور اُس میں کسی طرح کی کسر نہیں[۱۰] رکھی، سیدھا صاف[۱۱] اس لیے کہ کافروں کو اس سخت عذاب سے ڈرائے جو اُس کی طرف سے آنے والا ہے اور مسلمانوں کو خوشخبری دے جو نیک کام کرتے ہیں کہ ان کو اچھی مزدوری (بہشت) ملے گی جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان لوگوں کو بھی ڈرائے جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اولاد رکھتا ہے[۱۲] نہ اُن کے پاس اس آیت کی کوئی سند ہے نہ اُن کے باپ دادا پاس تھی[۱۳] بڑی (سخت) بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے (معاذ اللہ کہ اللہ تعالیٰ اولاد رکھتا ہے) بالکل جھوٹ کہتے ہیں[۱۴]۔

[۱] دنیا اور دین کی نعمتیں وہاں موجود ہیں، [۲] آسمان کے عجائبات جنت اور دوزخ وغیرہ دوسرے پیغمبر، [۳] ہر بات کو اور ہر چیز کو، [۴] حدیث میں ہے کہ معراج کی رات میں آنحضرتؐ آسمان پر تسبیح کی سبحان اللہ العلی الاعلیٰ سبحانہ تعالیٰ دوسری حدیث میں ہے کہ آسمان چرچرا رہا ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے آسمان میں بالشت بھر بھی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں کوئی فرشتہ سجدے میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح نہ کر رہا ہو، [۵] حیوان ہو یا نباتات یا جمادات، [۶] تمہاری خطائیں دیکھتا ہے اور قدرت رکھ کر درگذر کرتا ہے اور فوراً عذاب نہیں اتارتا حدیث سے ہری ٹہنی کی تسبیح کہنا اور قرآن سے پہاڑوں کی تسبیح کہنا ثابت ہے ایک حدیث میں ہے کہ صحابہ کھانے کی تسبیح سنتے ایک حدیث میں ہے کہ مکہ میں ایک پتھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتا کنکریوں نے آپ کے ہاتھ میں تسبیح کہی، حدیث میں ہے کہ سبحان اللہ وہ کلمہ ہے جس سے خلق کو روزی ملتی ہے ایک حدیث میں ہے کہ مینڈک مت مارو وہ تسبیح کرتا ہے، [۷] اس کا کوئی بیٹا بیٹی نہیں، [۸] بعضے مشرک یہ سمجھتے تھے کہ اوتار اور فرشتے وغیرہ دنیا کے بادشاہوں کی طرح اس کی مدد کرتے ہیں ورنہ اس کی سلطنت سنبھالنا دشوار ہو جائے اللہ تعالیٰ نے ان کا رد فرمایا، [۹] قتادہ نے کہا میں نے سنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت اپنے گھر والوں کو سکھاتے تھے، [۱۰] نہ لفظوں میں کوئی عیب ہے نہ معنے میں کوئی قصور ہے الفاظ اور معانی دونوں عمدہ، [۱۱] نہ اس میں افراط ہے نہ تفریط یا اگلی کتابوں کو قائم رکھنے والا ان کی تصدیق کرنے والی، [۱۲] مثلاً مشرکین جو فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہتے تھے اور نصاریٰ جو حضرت مسیحؑ کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں، [۱۳] بلکہ نادانی سے ان کے باپ دادا نے یہ بات نکالی اور ان کی تقلید کی سب کے سب گمراہی میں پڑ گئے، [۱۴] سفید جھوٹ جس میں سچائی کا نام نہیں۔

۸۔ تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۝۱ (الفرقان پ۱۸ ۱)

بڑی برکت والا ہے وہ خدا جس نے اپنے بندے (حضرت محمدؐ پر) قرآن اتارا اس لیے کہ وہ سارے جہان کو ڈرانے والا ہو[۱]۔

۹۔ تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝۱۰ (الفرقان پ۱۸ ۲)

وہ خدا اگر چاہے (تو ایک باغ یا محل کی کیا حقیقت ہے) تجھ کو اس سے بڑھ کر عنایت فرمائے ایسے ایسے باغ دے جس کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں اور کئی محل تیرے لیے بنا دے[۲]۔

۱۰۔ تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ۝۶۱ (الفرقان پ۱۹ ۶)

بڑی برکت والا ہے وہ خداوند جس نے آسمان میں برج بنائے اور ان میں ایک چراغ (یعنے سورج) رکھا اور چاند روشنی دینے والا[۳]۔

۱۱۔ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ۝۵۹ (النمل پ۱۹ ۵)

(اے پیغمبر) کہہ دے شکر خدا کا (گنہگار تباہ ہوئے) اور خدا کی طرف سے اُن بندوں پر سلام جن کو اُس نے چن لیا[۴]۔

۱۲۔ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝۹۳ (النمل پ۱۹ ۷)

اور (اے پیغمبر) کہہ دے شکر خدا کا آگے چل کر وہ اپنی (قدرت کی) نشانیاں تم کو دکھائیگا تم ان کو پہچان لوگے[۵] اور تیرا مالک (لوگو، تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں[۶]۔

۱۳۔ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۷۰ (القصص پ۲۰ ۷)

اور وہی اللہ تعالیٰ ہے جس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں دنیا اور آخرت میں اسی کو تعریف سجتی ہے اُسی کی حکومت ہے اور اُسی کے پاس تم کو لوٹ جانا ہے۔

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝۱۷ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝۱۸ (الروم پ۲۱ ۲)

تو شام اور صبح اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے رہو اور وہی تعریف کے لائق ہے آسمان اور زمین میں[۸] اور اُس کی پاکی بیان کرو تیسرے پہر اور دوپہر کو[۹]۔

[۱] خدا کے عذاب سے دنیا کے تمام آدمیوں اور جنوں کو ڈرانے اس آیت سے صاف نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کی طرف بھیجے گئے تھے اور کوئی پیغمبر دنیا میں ایسا نہیں آیا، [۲] حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تم کو دنیا کے خزانے عطا فرمائے اور ایسی دولت دے جو تم سے پہلے کسی پیغمبر کو نہ ملی ہو نہ تمہارے بعد کسی کو ملے اور پھر آخرت میں بھی جو تم کو ملنے والا ہے وہ کم نہ ہوگا۔ آپ نے فرمایا نہیں میرے لیے سب آخرت میں اکٹھا رکھا جائے تب یہ آیت اتری، [۳] برجوں کا بیان اوپر گذر چکا ہے، [۴] ان میں اگلے پچھلے سب امتوں کے نیک بندے داخل ہیں [۵] ان نعمتوں پر جو اس نے مجھ کو عنایت فرمائیں، [۶] کہ یہی وہ نشان ہیں جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ اور رسول نے کیا تھا لیکن اس وقت کا پہچاننا کوئی فائدہ نہ دے گا مراد یہ ہے کہ مرتے وقت یا آخرت میں جو عذاب دیکھیں گے بعضوں نے کہا دنیا کا عذاب مراد ہے، جیسے قریش کے کافروں پر قحط پڑا جنگ بدر میں مارے گئے اس وقت سمجھے کہ پیغمبر صاحب کا فرمانا صحیح تھا، بعضوں نے کہا یہ ایمانداروں سے خطاب ہے آدمی غیب پر ایمان لاتا ہے لیکن اس کو گھبرانا نہ چاہئے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہے خود بخود اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی مدد ہوگی اور ایسی نشانیاں اس پر کھلیں گی جن سے ان کے دل میں کوئی شبہ باقی نہ رہے گا، [۷] اس کو رتی رتی سب معلوم ہے مگر یہ اس کی رحمت ہے کہ فوراً عذاب نہیں کرتا، [۸] آسمان اور زمین والوں کو اس کی تعریف کرنی چاہئے، [۹] کہتے ہیں اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے پانچوں نماز کا ذکر فرمایا ہے صبح سے فجر کی نماز مراد ہے اور شام سے مغرب اور عشا کی اور تیسرے پہر سے عصر کی اور دوپہر سے ظہر کی بعضوں نے کہا اللہ تعالیٰ کی یاد مراد ہے ان وقتوں میں ایک حدیث میں تم جانتے ہو ابراہیم اللہ تعالیٰ کے خلیل کیوں بنے وہ صبح اور شام یوں کہتے سبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد فی السموٰت والارض وعشیا وحین تظہرون ۔

۱۵۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی
الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِیْمُ
الْخَبِیْرُ ① (السبا پ ۲۲ ع ۱)

اصل تعریف اللہ تعالیٰ ہی کو سزاوار ہے اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں اور آخرت میں (بھی دنیا کی طرح) اُسی کی تعریف ہو گی[۱] اور وہی حکمت والا خبردار ہے،

۱۶۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ
الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ
یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ ① (فاطر پ ۲۲ ع ۱)

اصل تعریف اللہ تعالیٰ ہی کو سزاوار ہے جس نے آسمان اور زمین نئے سرے سے بنائے[۲] فرشتوں کو پیغام پہنچانے کے لیے مقرر کیا جن کے دُو دُو اور تین تین اور چار چار بازو ہیں وہ جتنے چاہے (فرشتوں میں) اور (بازو) زیادہ پیدا کر سکتا ہے[۳] بیشک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

۱۷۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ㉞ (فاطر پ ۲۲ ع ۴)

شکر اللہ تعالیٰ کا جس نے ہم سے (ہر طرح کا) رنج دفع کر دیا۔

۱۸۔ سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا
تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ㊱
(یٰسٓ پ ۲۲ ع ۳)

پاک ہے وہ خدا جس نے قسم قسم کی سب چیزیں بنائیں کچھ تو زمین سے اُگتی ہیں اور کچھ خود اُن میں سے پیدا ہوتی ہیں (مرد اور عورت) اور کچھ ایسی ہیں جن کو وہ نہیں جانتے[۴]

۱۹۔ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ
تُرْجَعُوْنَ ㊸ (یٰسٓ پ ۲۲ ع ۵)

تو پاک ہے وہ خدا جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت ہے اور تم (سب) کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے[۵]

۲۰۔ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ㊾ (الصفت پ ۲۳ ع ۵)

اللہ تعالیٰ اُن باتوں سے پاک ہے جو یہ بناتے ہیں۔

۲۱۔ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ⑱⓪ وَ
سَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ⑱① وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ ⑱② (الصفت پ ۲۳ ع ۵)

(اے پیغمبر) تیرا مالک جو عزت والا ہے ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بناتے ہیں اور سلام ہے پیغمبروں پر اور ساری تعریف اُسی اللہ کی ہے جو سارے جہان کا مالک ہے[۶]

۲۲۔ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ
مُقْرِنِیْنَ ⑬ (الزخرف پ ۲۵ ع ۱)

کیا پاک ذات ہے وہ (خدا) جس نے ان چیزوں کو ہمارے بس میں کر دیا اور (اگر وہ ہمارے بس میں نہ کرتا تو) ہم میں اتنی طاقت نہ تھی کہ ان کو قابو میں لاتے[۷]

---

[۱] اس کے نیک بندے اس کی تعریف کرتے ہوئے بہشت میں داخل ہوں گے، [۲] ان کو ایجاد کیا پہلے وہ کچھ نہ تھے یعنی نیست سے ہست کیا یہ خاص صفت اللہ جل جلالہ کی ہے کوئی بندہ نیست کو ہست نہیں کر سکتا نہ ہست کو نیست کر سکتا ہے، [۳] جیسے حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں حضرت جبرائیل کو دیکھا ان کے چھ سو بازو تھے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ وہ اپنی مخلوق میں (فرشتے ہوں یا اور کوئی) جو چاہے بڑھا سکتا ہے، [۴] مطلب یہ ہے کہ دنیا میں جتنی نوعیں اللہ تعالیٰ نے بنائی ہیں ان میں سے کچھ تو آدمی کو معلوم ہیں جیسے وہ چیزیں جو زمین میں اگتی ہیں یا جو خود ان میں سے پیدا ہوتی ہیں اور کچھ وہ ہیں جو آدمی کو معلوم نہیں ہیں مثلاً اللہ تعالیٰ کی دوسری مخلوقات جو دریا اور جنگل میں یا آسمان پر ہیں، [۵] وہی سزا اور جزا دے گا الحمد للہ، [۶] ایک ایک جانور اتنا بڑا ہے کہ اگر سرکشی پر آوے تو دس آدمی بھی اس کو نہیں تھام سکتے حدیث میں ہے کہ آپ جب اپنی اونٹنی پر سوار ہوتے تو تین بار تکبیر کہتے پھر پڑھتے سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون کہتے ہیں اگر جانور پر سوار ہوتے بعد میں یہ دعا پڑھ لے اسی طرح کشتی پر سوار ہوتے بعد میں یہ دعا بسم اللہ مجرہا ومرسہا ان ربی لغفور الرحیم تو اس کو کوئی صدمہ نہ پہنچے گا، [۷] حدیث میں ہے کہ جس کو بھرپور ماپ سے ثواب لینا منظور ہو وہ یہ آیتیں پڑھے ہر مجلس میں سبحان ربک سے اخیر تک ایک حدیث میں ہے جس نے ہر نماز کے بعد تین بار ان کو پڑھا وہ ثواب کمائے گا بھرپور ماپ سے۔

۲۳- سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ (٨٢) (الزخرف پ ۲۵ ع ۷)

وہ آسمان اور زمین کا مالک اور تخت (عرش) کا مالک اُن باتوں سے جو یہ بناتے ہیں پاک ہے[1]۔

۲۴- وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (٨٥) (الزخرف پ ۲۵ ع ۷)

اور بڑی برکت والا ہے وہ (خدا) جس کا راج آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اور ان دونوں کے بیچ میں[2] اور وہی جانتا ہے قیامت کب آئے گی اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے۔

۲۵- فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (٣٦) وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۪ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (٣٧) (الجاثیہ پ ۲۵ ع ۲۶)

تو اصل تعریف اللہ تعالیٰ ہی کو سزاوار ہے جو آسمان کا مالک اور زمین کا مالک سارے جہان کا مالک ہے اور آسمان اور زمین میں اسی کی بڑائی ہے[3] اور وہی زبردست ہے حکمت والا[4]۔

۲۶- تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ (٧٨) (الرحمٰن پ ۲۷ ع ۱۳)

(اے پیغمبرؐ) تیرے مالک کا نام بڑی برکت کا ہے جو عزت اور بزرگی والا ہے[5]۔

۲۷- سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (١) (الحدید پ ۲۷ ع ۱۶)

آسمان اور زمین میں جتنی چیزیں ہیں (سب) اللہ کی پاکی بیان کر رہی ہیں[6] اور وہ زبردست ہے حکمت والا۔

۲۸- سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (١) (الحشر پ ۲۸ ع ۱۶)

جتنی چیزیں آسمان میں ہیں اور جتنی زمین میں (سب) اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہیں اور وہ زبردست ہے حکمت والا[7]۔

۲۹- يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (١) (الصف پ ۲۸ ع ۱۶)

آسمان اور زمین میں جتنی چیزیں ہیں سب اُس کی پاکی بیان کر رہی ہیں (اُس کی خدائی کا اقرار کر رہی ہیں) اور وہ زبردست ہے حکمت والا۔

۳۰- يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ (١) (الجمعۃ پ ۲۸ ع ۱۶)

جتنی چیزیں آسمان میں ہیں اور جتنی زمین میں (سب) اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کر رہی ہیں جو (سارے جہان کا بادشاہ) پاک ذات زبردست حکمت والا ہے

---

[1] اس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ اولاد ہو سکتی ہے، [2] سب جگہ اسی کی بادشاہت ہے، [3] وہ سب سے بڑا ہے کوئی اس کے برابر والا نہیں، [4] حدیث میں ہے کہ بڑائی میری چادر ہے اور بزرگی میری ازار ہے جو کوئی ان میں سے کچھ لینا چاہے میں اس کو دوزخ میں ڈالوں گا، [5] سبحان اللہ اس کے نام میں عجب برکت اور عجب لذت ہے کیسی ہی تکلیف میں اس کو یاد کرو ساری تکلیف کافور ہو جاتی ہے اور دل میں ایک وسعت اور کشادگی اور خوشی پیدا ہوتی ہے جب اس کے نام میں یہ تاثیر ہے تو اس کی ذات مقدس میں کیسی کچھ برکت ہوگی، حدیث میں ہے کہ آپ جب نماز سے سلام پھیرتے تو اتنا ہی بیٹھتے کہ ایک بار یوں فرماتے اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یاذا الجلال والاکرام، [6] جمادات نباتات حیوانات اور اس تسبیح کی تفسیر گذر چکی ہے [7] حدیث میں ہے کہ آپ نے ایک شخص کو سوتے وقت سورۂ حشر کی آخری آیتیں پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا تو شہید مرے گا اگر مرے گا ابن مردویہ نے نکالا کہ جو شخص شیطان سے تین بار پناہ مانگے پھر سورۂ حشر کی آخری آیتیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ ستر فرشتے اس پر مقرر کر دے گا جو شیطانوں کو اس پر سے دفع کرتے رہیں گے جن کے شیطان ہوں یا آدمی کے اگر رات کو پڑھے گا تو صبح تک اور جو دن کو پڑھے گا تو شام تک، ترمذی اور بیہقی نے نکالا جو شخص صبح کو تین بار اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے پھر سورۂ حشر کی اخیر کی تین آیتیں پڑھے تو ستر ہزار فرشتے اس پر تعینات کئے جاویں گے جو شام تک اس کے لیے دعا کرتے رہیں گے اگر وہ اس دن مر جائے تو شہید مرے گا اور جو شام کو ایسا کرے گا وہ صبح تک اسی حال میں ہوگا بیہقیؒ نے نکالا جو شخص سورہ حشر کی آخری آیتیں رات یا دن میں پڑھے پھر اس دن یا اس رات مر جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے بہشت واجب کر دے گا۔

۳۲- يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ① (التغابن پ۲۸ ۱۴)

جتنی چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جتنی زمین میں سب اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کررہی ہیں اُسی کی (سارے جہان میں) بادشاہت ہے اور اسی کو تعریف سجتی ہے اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے۔

۳۳- تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۨ ① (تبارک الذی پ۲۹ ۱۴)

بڑی برکت والا ہے وہ (خدا) جس کے ہاتھ میں (سارے جہان کی) بادشاہت ہے اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے۔

۳۴- فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۵۵ (الحاقۃ پ۲۹ ۳۶)

(تو اے پیغمبر) اپنے بڑائی والے پروردگار کی پاکی بیان کرتا رہ[1]۔

اِبْتِلَاءُ اللّٰهِ تعالیٰ (۶)

باب ۶ اللہ تعالیٰ کی آزمائش

۱- وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۗ ۵۵ (البقرہ پ۲ ۱۹۴)

اور البتہ ہم تم کو کچھ ڈر کچھ بھوک کچھ جان کچھ پیداوار (یا اولاد) کے نقصان سے آزمائیں گے۔

۲- اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ۭ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاۗءُ وَالضَّرَّاۗءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۲۱۴ (البقرہ پ۲ ۲۶)

(مسلمانو) کیا تم سمجھتے ہو جنت میں چل دو گے اور ابھی تک تو تمہاری وہ حالت نہیں ہوئی جو اگلے لوگوں کی ہوئی تھی مصیبت اور تکلیف ان کو لگ گئی (یعنے مفلسی اور بیماری نے گھیر لیا) اور اتنا جھڑجھڑائے گئے[2] کہ آخر خود پیغمبر اور اُن کے ساتھ کے ایمان والے (گھبرا کر) بول اُٹھے (بھائی) اللہ تعالیٰ کی مدد کب آوئے گی[3] سن لو اللہ کی مدد نزدیک ہے۔

۳- اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ۱۴۲ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۠ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۱۴۳ (آل عمران پ۴ ۱۴۲)

کیا تم یہ سمجھے کہ جنت میں چل دو گے اور ابھی اللہ تعالیٰ نے[4] نہیں دیکھا کہ کون تم میں جہاد کرتے ہیں۔ اور نہ یہ دیکھا ہے کہ کون ثابت قدم رہتے ہیں[5] اور تم خود موت آنے سے پیشتر اس کی آرزو کیا کرتے تھے اب تو تم نے آنکھوں سے اس کو دیکھ لیا۔

۴- ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ ۱۵۲ (آل عمران پ۴ ۱۶۶)

پھر خدا نے تم کو آزمانے کے لیے[6] کافروں کی طرف سے پھیر دیا[7]

---

[1] سبحان اللہ ربی العظیم کہتا رہ یا سبحان اللہ العظیم۔ [2] بے کھٹکے اور بے تکلیف اٹھائے، [3] کافروں نے طرح طرح کی ایذائیں دیں اور جھر جھرا بنا دیا، [4] یہ آیت جنگ احزاب میں اتری کافر چار طرف سے مسلمانوں پر چڑھ آئے اور وہ ایک خندق میں گھر گئے خود مدینہ میں بدامنی ہو گئی تب بعضے لوگ کہنے لگے کہ پیغمبر صاحب تو ہم کو روم اور ایران کی فتح ہونے کی خوشخبری دیتے تھے یا اب یہ حال ہے کہ اپنے بال بچوں میں بھی جانا محال ہے بعض کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے جب مدینہ منورہ میں ہجرت کی تو اکثر مفلس اور نادار ہو گئے، [5] اور زیادہ صبر کی طاقت ان میں نہ رہی تب خدا نے رحم کیا اور ارشاد فرمایا، [6] یعنی ابھی اللہ تعالیٰ نے اپنے علم میں جو تھا اس کو ظاہر نہیں کیا اور کھول کر دکھا نہیں دیا کہ کون لوگ جہاد کرتے ہیں اور لڑائی میں صبر کرتے ہیں اور اس سے پیشتر بھی تم کو جنت مل جاوے گی مطلب یہ ہے کہ جنت بغیر اللہ کی آزمائش کے کیوں کر مل سکتی ہے، [7] کہ مصیبت کے وقت تمہاری کیا حالت ہوتی ہے یا تم میں کون سچا ہے کون جھوٹا، [8] یعنی تم بھاگے اور تمہاری شکست ہوئی۔

۵- وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِي صُدُوْرِكُمْ (۱۵۴)

(آل عمران پ ۴ ۱۵۴)

اور (اس شکست میں ایک حکمت یہ تھی) کہ جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے اس کو (تمہاری دل کی باتوں کو) آزمائے[۱]

۶- مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ص فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ (۱۷۹)

(آل عمران پ ۴ ۱۷۹)

اللہ تعالیٰ تو مسلمانوں کو جس حالت پر تم ہو[۲] چھوڑنے والا نہیں جب تک ناپاک (منافق) کو پاک (مومن) سے جدا نہ کر دے[۳] اور اللہ تعالیٰ تم کو غیب کی بات بتلانے والا نہیں[۴] لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے[۵] چن لیتا ہے[۶] تو اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لاؤ[۷] اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور (شرک و نفاق سے) پرہیز کرو گے تو تم کو بڑا ثواب ملے گا۔

۷- لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ قف وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ (۱۸۶)

(آل عمران پ ۴ ۱۸۶)

(مسلمانو) البتہ تم اپنی جان اور مال سے آزمائے جاؤ گے[۸] اور البتہ تم سے پہلے جن کو کتاب دی گئی ہے (یعنی یہود و نصاریٰ) ان سے اور (مکہ کے) مشرکوں سے تم کو بہت سی تکلیف کی باتیں سننا پڑے گا[۹] اور اگر تم صبر کئے رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تو بیشک یہ ہمت کا کام ہے۔

۸- وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ (۴۸)

(المائدہ پ ۶ ۴۸)

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تم (تینوں) کو ایک ہی امت[۱۰] کر دیتا مگر تم کو جو مختلف احکام دیے اس سے تمہارا آزمانا منظور ہے[۱۱]۔

۹- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (۹۴)

(المائدہ پ ۶ ۹۴)

مسلمانو البتہ خدا تم کو شکاری جانور کے باب میں جس کو تم اپنے ہاتھوں اور برچھوں سے پکڑا کرتے ہو آزمائے گا[۱۲] تاکہ اللہ تعالیٰ یہ کھول دے[۱۳] کہ کون اس سے بن دیکھے ڈرتا ہے[۱۴] پھر جو کوئی اس کے بعد[۱۵] زیادتی کرے (شکار مارے) تو اس کو تکلیف کا عذاب ہوگا[۱۶]

---

[۱] مومن اور منافق سب ملے جلے ہیں، [۲] یعنی وحی بھیج کر اپنے پیغمبر کو بتلا دے کہ فلاں مومن ہے فلاں منافق یا ایسے احکام اتار کر جن پر چلنے اور نہ چلنے سے مومن اور منافق کی تمیز ہو جاوے جیسے جنگ احد میں ایسے واقعے ہوئے کہ لوگ منافقوں کو تاڑ گئے خود ان کی باتوں سے اور ان کی کارروائی سے، [۳] یہ قریش کافروں اور منافقوں سے خطاب ہے وہ کہتے تھے اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے پیغمبر ہیں تو نام لے لے کر ہم کو کیوں نہیں بتلا دیتے کہ فلاں مومن ہے فلاں منافق، [۴] غیب کی بات بتلانے کے لیے، [۵] اور اس کو کوئی کوئی بات بتلا دیتا ہے، [۶] اور غیب کے پیچھے مت پڑو، [۷] جیسے جہاد میں جان اور مال دونوں کا نقصان ہوتا ہے اور بیماری میں جان کا اور زکوٰۃ اور صدقہ میں مال کا، [۸] وہ تمہارے پیغمبر اور تمہارے دین کی برائی کریں گے تمہاری عورتوں پر عشقیہ غزلیں کہیں گے جیسے کعب بن اشرف یہودی کیا کرتا تھا، [۹] قصور سے زیادہ سزا دو، [۱۰] ایک ہی دین ایک ہی شریعت، [۱۱] کون اللہ تعالیٰ کے نئے نئے حکموں کو مانتا ہے کون نہیں مانتا، [۱۲] یعنی چھوٹے بچوں کو ہاتھ ہی سے گرفتار کر سکتے ہو اور بڑے جانوروں کو برچھا مار کر، [۱۳] یعنی سب کو معلوم ہو جائے، [۱۴] یعنی اللہ کو نہیں دیکھتا یا اس سے عذاب کو لیکن اس سے ڈرتا ہے، [۱۵] یعنی اس جتلانے کے بعد کہ اللہ تعالیٰ تمہاری آزمائش کرنے والا ہے کچھ شکار کا موقع دے کر، [۱۶] عرب لوگوں کی جان شکار ہے ان کے ملک میں غلہ اور اناج کی پیداوار کم ہوتی ہے اکثر شکار مار کر گذران کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کو یوں آزمایا کہ احرام میں شکار مارنا حرام کر دیا پھر یہ آزمائش جس کا ذکر اس آیت میں ہے اس وقت ہوئی جب مسلمان حدیبیہ میں تھے عمرہ کا احرام باندھے ہوئے اور ان کے سامنے سے جنگلی جانور چھوٹے اور بڑے جا رہے تھے، عــہ لوگوں پر کھول دے کہ کون سچے مسلمان ہیں اور منافق بدخواہ۔

۱۰۔ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُولُوٓا أَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ۗ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَعْلَمَ بِالشّٰكِرِينَ ﴿٥٣﴾ (الانعام پ ۷ ع ۶)

اور اسی طرح ہم نے ایک کو دوسرے سے آزمایا[1] ہے اس لیے کہ[2] یہ لوگ کہیں کیا انہیں لوگوں پر[3] اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے چن کر احسان کیا کیا اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو اچھی طرح نہیں جانتا۔

۱۱۔ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَآ اٰتٰكُمْ ﴿١٦٥﴾ (الانعام پ ۸ ع ۲۰)

اور وہی خدا ہے جس نے تم کو زمین میں نائب بنایا[4] اور تم میں سے ایک کے درجے دوسرے پر بلند کئے[5] اس لیے کہ تم کو جو دیا ہے اس میں تم کو آزمائے[6]

۱۲۔ وَالَّذِينَ كَفَرُوٓا إِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ﴿٣٦﴾ لِيَمِيزَ اللّٰهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ﴿٣٧﴾ (الانفال پ ۹ ع ۴)

اور جو کافر ہیں وہ (قیامت کے دن) دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے تاکہ اللہ ناپاک کو[7] پاک[8] سے جدا کر دے۔

۱۳۔ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِينَ جٰهَدُوا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلَا رَسُولِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً ۚ وَاللّٰهُ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٦﴾ (التوبہ پ ۱۰ ع ۲)

(مسلمانو) کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم[9] (یونہی) چھوٹ جاؤ گے اور ابھی تک اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو نہیں کھولا جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سوا کسی کو اپنا راز دار نہیں بنایا اور اللہ تعالیٰ کو جو تم کرتے ہو اس کی خبر ہے[10]۔

۱۴۔ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ﴿٧﴾ (ھود پ ۱۲ ع ۱)

کہ تم کو آزمائے کون تم میں اچھے کام کرتا ہے۔

۱۵۔ إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ﴿٧﴾ (الکھف پ ۱۵ ع ۱)

ہم نے جو کچھ زمین پر بنایا اس کی رونق کے لئے بنایا اس لیے کہ ہم لوگوں کو جانچیں ان میں کون اچھے کام کرتا ہے[11]۔

۱۶۔ وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۗ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ﴿٣٥﴾

اور ہم تم کو بُرائی اور بھلائی پہنچا کر آزماتے ہیں[13] اور تم کو ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے[14]

۱۷۔ الٓمّٓ ﴿١﴾ أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوٓا أَنْ يَقُولُوٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ﴿٢﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا

کیا لوگوں[15] نے یہ سمجھ لیا ہے (زبان سے) ہم کہہ دیں گے ایمان لائے تو چھوڑ دیئے جائیں گے اور اُن کی جانچ نہ ہوگی[16] اور ہم ان سے پہلے اگلے

[1] یعنی شریف کو رزالے اور مالدار کو مفلس سے، [2] یعنی اقرع اور عینیہ اور قریش کے کافر جو اپنی شرافت اور مالداری پر مغرور ہیں، [3] یعنی صہیبؓ اور بلالؓ اور سعدؓ اور ابن مسعودؓ اور عمارؓ اور مقدادؓ اور دوسرے غریب اور بے کس مسلمانوں پر، [4] اپنا یا اگلی امتوں کا ایک امت فنا ہو جاتی ہے اور دوسری اس جگہ پر قائم ہوتی ہے تو گویا اس کی نائب ٹھہری، [5] کوئی امیر ہے کوئی غریب کوئی پہلوان ہے کوئی کمزور کوئی عقلمند ہے کوئی بیوقوف، [6] کہ امیر امیری کا شکر کرتا ہے یا نہیں اور فقیر فقیری میں صبر کرتا ہے یا نہیں، [7] بدبخت شخص کو یا شیطان کی راہ میں جو مال خرچ ہوا ہے اس کو پاک سے، [8] نیک بخت شخص سے یا اس مال سے جو اللہ کی راہ میں خرچ ہوا ہے، [9] بے جانچے پرتالے، [10] یعنی اللہ تعالیٰ تم لوگوں کا امتحان لے گا اور آزمائش کی کسوٹی پر کسے گا اور یہ ظاہر کر دے گا کہ کون سچا اور مخلص تھا اور کون جھوٹا بناوٹی اور جو امتحان میں کامیاب ہوگا اس کو آخرت میں بڑے بڑے درجے ملیں گے تمہارا یہ سمجھنا کہ بے محنت یہ بات حاصل ہوگی غلط ہے، [11] مثلاً باغ مکانات کھیتی باڑی وغیرہ، [12] خدا کو یاد رکھتا ہے اور کون دنیا کی رونق میں غرق ہو کر خدا کو بھول جاتا ہے، [13] کہ کون برائی پہ صبر کرتا ہے اور کون بے صبر ہے اور کون بھلائی پر شکر کرتا ہے، [14] مرنے کے بعد اسی کے پاس جانا ہے، [15] اسکی تفسیر اوپر گذر چکی ہے، [16] ان کی آزمائش نہ ہوگی کہ وہ سچے دل سے مسلمان ہیں یا نہیں اگر ایسا ہو تو بہت سستے چھوٹ گئے نہیں اللہ تعالیٰ ان کا طرح طرح سے امتحان لے گا آیت

اَلَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ③ (العنکبوت پ ۲۰ ع ۱)

(ایمان دار لوگوں کو آزما چکے ہیں) تو (اسی طرح) اللہ تعالیٰ سچوں کو ضرور الگ کرے گا اور جھوٹوں کو الگ[۱]۔

۱۸- وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ⑩ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ⑪ (العنکبوت پ ۲۰ ع ۱)

اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے پھر جب ان کو[۲] اللہ تعالیٰ کی راہ میں (مال یا جسم یا عزت کی) کچھ تکلیف پہنچی ہے تو لوگوں کے ستانے کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرح سمجھ لیتے ہیں[۳] اور اگر تیرے مالک کی طرف سے مسلمانوں کو کوئی مدد (آن پہنچی) تو ایسے لوگ ضرور یوں کہیں گے ہم تو تمہارے ساتھ تھے (ہم کو بھی لوٹ میں شریک کرو، بھلا) یہ لوگ کیا سمجھتے ہیں) اللہ کو سارے جہان کے دلوں کا حال معلوم نہیں ہے، اور اللہ تعالیٰ تو ایمان والوں کو ضرور جدا کرے گا اور منافقوں کو جدا (ہر ایک کا حال کھول دے گا)

۱۹- هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ⑪ (الاحزاب پ ۲۱ ع ۲)

وہاں (اس موقع پر) مسلمان جانچے گئے اور زور سے جھڑجھڑائے گئے[۴]

۲۰- وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ④ (محمد پ ۲۶ ع ۱)

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو (بغیر تمہارے لڑے) کافروں سے بدلہ لے لیتا مگر اس کو یہ منظور ہے کہ تم کو ایک دوسرے سے (لڑا کر) جانچے[۵]

۲۱- وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ③① (محمد پ ۲۶ ع ۴)

اور ہم تو (اے مسلمانو) تم کو ضرور آزمائیں گے یہاں تک کہ ہم کھول دیں گے تم میں سے کون لوگ جہاد کرتے ہیں اور (کافروں کی ایذا دہی پر) صبر کرتے ہیں اور تمہارے حالات ہم جانچیں گے۔

۲۲- اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ

تمہارے مال اور اولاد اور کچھ نہیں (اللہ تعالیٰ کی) جانچ[۶] ہے اور (جو کوئی مال اور اولاد

(حاشیہ صفحہ ۱۰۴) اس وقت اتری جب کچھ آدمیوں نے اپنے ملک میں رہ کر مسلمانوں کو لکھا کہ ہم بھی مسلمان ہیں مسلمانوں نے انکو جواب لکھا کہ تمہارا اسلام اس وقت تک قبول نہ ہو گا جب تک ہجرت نہ کرو وہ اپنے ملک سے چلے پھر کافران کو لوٹا لے گئے جب ان کو اس آیت کی خبر ہوئی تو دوبارہ نکلے کافر ان کے پیچھے پڑے انہوں نے کہا ہم ماریں گے اور مریں گے آخر کچھ کافروں کے ہاتھ سے مارے گئے کچھ بچ کر مسلمانوں میں آملے اس وقت یہ آیت اتری ثم ان ربک للذین ہاجروا من بعد ما فتنوا ثم جاہدوا وصبروا ان ربک من بعدہا لغفور رحیم۔ [۱] کوئی آگ میں ڈالا گیا کوئی آرے سے چیرا گیا، [۲] لفظی ترجمہ یوں ہے اللہ تعالیٰ ضرور معلوم کریگا سچے کون ہیں اور جھوٹے کون جس کا مطلب یہی ہے کہ جدا کر کے دکھلائے گا کیونکہ اس کو تو سب کا حال پہلے ہی سے معلوم ہے، [۳] کافروں اور بدعتیوں کی طرف سے[۴] اور جھوٹے کافر اور بدعتیوں کا کہنا مان لیتے ہیں اور حق بات کو چھوڑ بیٹھتے ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایسا ستایا گیا کہ کوئی اتنا نہیں ستایا گیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام مخلوقات سے زیادہ اللہ جل جلالہ کو محبوب ہیں یوں ستائے جائیں اور صبر کریں تو ہم کون ہیں جو یہ خیال کریں کہ ہم کو تکلیف نہ پہنچے نہیں اللہ تعالیٰ کی راہ اور اس کی شریعت کی پیروی میں تکلیف پہنچنا پیغمبروں کی میراث ہے مبارک ہیں وہ بندے جو اپنے مالک کی خوشی کیلئے ستائے جائیں عزت جائے روپیہ جائے مار کھائیں یہ سب ان کیلئے فخر ہے سو گزشتار قدم یار گرامی تکم وجو ہر جان بجیکار دگرم باز آید [۵] انکا خوب امتحان لیا گیا کہ ایسے سخت وقت میں ایمان پر مضبوط رہتے ہیں یا نہیں اور اللہ تعالیٰ کے وعدے پر انکا یقین قائم رہتا ہے یا نہیں، [۶] کون جہاد میں قائم رہتا ہے کون بھاگ جاتا ہے تم کو شہادت اور جہاد کا ثواب دینا اور کافروں کو تمہارے ہاتھ سے عذاب منظور ہے، [۷] اللہ تعالیٰ نے تم کو دے کر تمہاری آزمائش کی ہے دیکھے تم اللہ کی یاد رکھتے ہو یا مال اولاد میں مشغول ہو کر اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہو، بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تمہارے مال اور اولاد اور کچھ نہیں (جان کے) جنجال ہیں حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے۔ اتنے میں امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما لال کرتے پہنے ہوئے گرتے پڑتے آئے آپ منبر پر سے اتر کر ایک کو ایک طرف اٹھا لیا اور دوسرے کو دوسری طرف پھر منبر پر چڑھے اور اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا انما اموالکم واولادکم فتنۃ میں نے ان دونوں بچوں کو گرتے پڑتے دیکھا مجھ سے نہ رہا گیا میں نے خطبہ موقوف کیا اور ان کے لیے اترا حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

أَجْرٌ عَظِيمٌ (۱۵) (التغابن پ۲۸ ع ۲)
۲۳- خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ
عَمَلًا (۲) (الملك پ۲۹ ع ۱)
۲۴- إِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ إِذْ
أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ (۱۷) وَلَا
يَسْتَثْنُونَ (۱۸) فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ
وَهُمْ نَائِمُونَ (۱۹) فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ (۲۰)
فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ (۲۱) أَنِ اغْدُوا عَلَىٰ حَرْثِكُمْ
إِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِينَ (۲۲) فَانْطَلَقُوا وَهُمْ
يَتَخَافَتُونَ (۲۳) أَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ
مِّسْكِينٌ (۲۴) وَغَدَوْا عَلَىٰ حَرْدٍ قٰدِرِينَ (۲۵)
فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا لَضَالُّونَ (۲۶) بَلْ نَحْنُ
مَحْرُومُونَ (۲۷) قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُلْ
لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ (۲۸) قَالُوا سُبْحٰنَ رَبِّنَا إِنَّا
كُنَّا ظٰلِمِينَ (۲۹) فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ
بَعْضٍ يَتَلَاوَمُونَ (۳۰) قَالُوا يٰوَيْلَنَا إِنَّا
كُنَّا طٰغِينَ (۳۱) عَسَىٰ رَبُّنَا أَنْ يُبْدِلَنَا

رکھ کر اللہ تعالیٰ کو نہ بھولے تو) اللہ تعالیٰ کے پاس (اس کے لیے) بڑا ثواب ہے۔

موت اور زندگی (دونوں کو) اس لیے پیدا کیا کہ تم کو آزما کر دیکھے کون تم میں اچھے کام کرتا ہے (اور کون بُرے)

ہم نے ان مکہ کے کافروں کو اس طرح جانچا ہے جیسے ایک باغ والوں کو جانچا تھا جب وہ باغ والے قسم کھا بیٹھے تھے کہ صبح ہوتے ہی اس کا میوہ توڑ ڈالیں گے اور انشاء اللہ نہ کہا[۱] تو وہ سو ہی رہے تھے کہ تیرے مالک کی طرف سے ایک پھیرا کرنے والی (بلا) باغ میں پھیرا کر گئی[۲] پھر (سارا) باغ ایسا ہو گیا جیسے کوئی (سب میوہ) کاٹ کر لے گیا[۳] صبح ہوتے ہی (باغ والے) ایک دوسرے کو پکارنے لگے چلو (بھائی) سویرے ہی اپنے کھیت پر چلیں اگر تم کو کاٹنا ہے پھر چپکے چپکے آپس میں یوں کہتے ہوئے چلے دیکھتے رہو آج کوئی فقیر تم تک نہ آ جائے اور صبح سویرے ہی خوب بندوبست کر کے روانہ ہوئے سمجھے اب کیا ہے (سارا میوہ) ہاتھ کر لیا[۴] جب انہوں نے باغ کو دیکھا تو (پہلے دیکھتے ہی) کہنے لگے ہم راستہ بھول گئے[۵] نہیں بلکہ ہماری قسمت پھوٹ گئی[۶] ان میں جو زیادہ عقلمند تھا (اچھا آدمی تھا) وہ کہنے لگا میں نے تم سے نہیں کہا تھا تم انشاء اللہ کیوں نہیں کہتے کہنے لگے ہمارا مالک پاک بیشک ہم گنہگار تھے[۷] پھر ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے لگے اولاہنا دینے[۸] (آخر کار سب) کہہ اٹھے ہائے ہماری کم بختی ہم خود حد سے بڑھ گئے تھے[۹]

[۱] مکہ کے کافروں پر آنحضرت کی بد دعا سے ایسا سخت قحط آیا کہ مردار اور ہڈی تک کھا گئے یہ باغ والے ثقیف کے کچھ لوگ ایماندار تھے ان کا باپ جو باغ کے میوے میں سے ایک حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیا کرتا تھا مر گیا بیٹوں نے بخیلی کی اور یہ چاہا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کچھ نہ دیں صبح سویرے ہی فقیروں کو خبر بھی نہ ہو آن کر اس کا میوہ توڑ ڈالیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی نیت کی خرابی پر ایسی آفت بھیجی کہ سارا باغ ہی خراب ہو گیا بعضوں نے کہا یہ باغ صروان میں تھا اور صروان صنعا سے چند کوس کے فاصلے پر ہے ابن عباسؓ نے کہا یہ باغ والے حبش کے ملک میں تھے ان کا باپ مسکینوں کو باغ میں سے دیا کرتا تھا جب وہ مر گیا تو بیٹے کہنے لگے ہمارا باپ بیوقوف تھا جو اتنا میوہ فقیروں میں خرچ کر دیتا تھا اور بخیلی پر کمر باندھی نتیجہ یہ ہوا کہ باغ پر تباہی آئی کل میوہ برباد ہو گیا، [۳] اس سرے سے اس سرے تک سارا باغ تباہ ہو گیا حدیث میں ہے کہ گناہ سے بچو بعضا گناہ ایسا ہوتا ہے کہ اس کی شامت سے آدمی علم کا دروازہ بھول جاتا ہے بعضے گناہ سے رات کی عبادت قضا ہو جاتی ہے بعضے گناہ سے رزق میں کمی آتی ہے جو اس کے لیے تیار کیا گیا تھا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اس آیت سے یہ بھی نکلتا ہے کہ جب کسی بُرے کام کا مصمم عزم ہو جائے تو اس پر مواخذہ ہوتا ہے، [۴] میوے کا نام نہ رہا، [۵] یہ باغ ہمارا نہیں کسی اور کا باغ ہے پھر سوچے تو کہنے لگے نہیں بلکہ الخ، [۶] ہم لوٹ گئے ڈوب گئے یہ ہمارا ہی باغ ہے ہائے ہماری بدنیتی کا یہ ثمرہ ملا کیسا عمدہ پھولا پھلا باغ اجاڑ ہو گیا، [۷] خطاوار تھے اول تو انشاء اللہ نہیں کہا دوسرے اللہ ہی کا سب کچھ دیا ہوا ہے اسی کی راہ میں دینے سے دل چرایا، [۸] طعنہ مارتے وہ کہتا تو نے بری صلاح دی یہ کہتا تو نے، [۹] اللہ تعالیٰ کا خیال ہم نے چھوڑ دیا تھا لیکن تھے مسلمان شرمندہ ہوئے اور کہنے لگے کیا عجب ہے۔

خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ (القلم پ ۲۹ ع ۱)

کیا عجب ہے ہمارا مالک اس سے بہتر باغ ہم کو دے ہم اپنے مالک سے (یہی) امید رکھتے ہیں [1]

۲۵- وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۙ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ (الجن پ ۲۹ ع ۱)

اور (اے پیغمبر لوگوں سے کہہ) اگر وہ (ایمان کے) سیدھے رستے پر جمے رہتے تو ہم ان کو آزمانے کے لیے خوب پانی دیتے [2]

اَلْاِفْتِرَآءُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَالتَّكْذِيْبُ

باب اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا

۱- وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ (الانعام پ ۷ ع ۱)

اور جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان لگائے یا اُس کی آیتوں کو جھٹلائے [3] اُس سے بڑھ کر اور کون ظالم ہوگا [4] بیشک ظالموں کی بھلائی نہیں ہوسکتی [5]۔

۲- وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ (الانعام پ ۷ ع ۱۱)

اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے [6] یا یوں کہے کہ مجھ پر وحی آئی [7] اور اُس پر کوئی وحی نہ آئی ہو [8] اور جو [9] کہے میں بھی ایسا ہی (قرآن) اتاروں گا [10] جیسے اللہ تعالیٰ نے اتارا۔

۳- فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ (الانعام پ ۸ ع ۷)

پھر جو کوئی اللہ تعالیٰ پر بے جانے بوجھے لوگوں کو بہکانے کے لیے جھوٹ باندھے اُس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا بیشک اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہ پر نہیں لاتا۔

۴- فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ؕ سَنَجْزِى الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ (الانعام پ ۸ ع ۷)

پھر اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلائے اور ان سے الگ ہوجائے [11] جو لوگ ہماری آیتوں سے الگ ہوجاتے ہیں [12] ان کو ہم الگ ہوجانے [13] کے بدل بڑی مار کی سزا دیں گے۔

۵- فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ

تو اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے ایسے لوگوں کے لیے جو حصہ قرآن میں لکھا گیا ہے

---

[1] کہتے ہیں جب وہ اپنی نیت پر شرمندہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوئے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر باغ ان کو عنایت فرمایا انگور وہاں ایسے ہونے لگے کہ ایک خوشہ ایک خچر اٹھاتا تا۔ [2] بہت پانی برساتے غلہ خوب اگاتے ان پر قحط نہ پڑتا آزمانا یہ کہ دیکھیں وہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں یا نہیں۔ [3] جیسے یہود اور نصاریٰ اور مشرک کرتے تھے۔ [4] پھر یہ کوئی جو دو نو کام کرے وہ تو اور زیادہ ظالم ہوگا نضر بن عبدالدار ایک مشرک تھا وہ کہنے لگا قیامت کے دن لات اور عزیٰ دو بت تھے میری سفارش کریں گے اس وقت یہ آیت اتری۔ [5] تو جو ظالم سے بھی بڑھ کر سخت ظالم ہوگا اس کی بھلائی کیونکر ہوگی۔ [6] پیغمبر نہ ہو اور پیغمبری کا دعویٰ کرے۔ [7] اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ [8] جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں مسیلمہ کذاب نے جھوٹا دعویٰ کیا تھا کہ میں پیغمبر ہوں اور اسی طرح اسود عنسی اور سجاح نے۔ [9] اسی طرح اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا۔ [10] کافر کہتے تھے لو نشاء لقلنا مثل ہذا اگر ہم چاہیں تو ہم بھی ایسا ہی قرآن بنا دیں مگر کہنے کو تو سب کہتے تھے لیکن ایک چھوٹی سورت بھی نہ بنا سکے۔ [11] یا لوگوں کو ان پر ایمان لانے سے روکے۔ [12] یا لوگوں کو ان پر ایمان لانے سے روکتے ہیں۔ [13] یا لوگوں کو ایمان لانے سے روکنے۔ [14] شاہ عبدالقادر صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے، اور سویرے چلے لپکے اور شاہ رفیع الدین صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے اور سویرے گئے اوپر بخیلی کے اندازہ کر کے، بعضوں نے یوں کہا ہے اور بخل پر مضبوط ہوتے سویرے ہی چل دئے، بعضوں نے یوں کیا ہے اور صبح سویرے ہی بڑے غصے سے چلے سمجھے اب محتاجوں کے ہاتھ سے بچ گئے، بعضوں نے یوں کیا ہے اور صبح سویرے ہی اکیلے اکیلے یہ سمجھ کر روانہ ہوئے کہ اب جاتے ہی میوہ ہاتھ کرلیں گے۔

الْكِتٰبِ ؕ (٣٧) (الاعراف پ ع ۴)

وہ اُن کو پہنچے گا[1]

۶- فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ
بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ (١٧) (یونس پ ۱۱ ع ۲)

تو اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو گا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے بے شک (ایسے) گنہگار مراد کو پہنچنے والے نہیں[2]

۷- قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا
يُفْلِحُوْنَ ؕ (٦٩) مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ
ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا
يَكْفُرُوْنَ (٧٠) (یونس پ ۱۱ ع ۷)

(اے پیغمبر) کہہ دے جو لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ چھٹنے والے نہیں ہیں (ان کو کبھی فلاح نہ ہوگی)[3] دنیا میں تھوڑا سا مزہ اڑا لیں[4] پھر ہمارے پاس (ان کو) آخر لوٹ کر آنا ہے پھر ہم ان کو اُن کے کفر کی سزائیں سخت عذاب (کا مزہ) چکھائیں گے۔

۸- وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ
يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ
الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ (١٨)
الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا
عِوَجًا ؕ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ (١٩)
اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَا
كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ
لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ
السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ (٢٠) اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ (٢١)
لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ (٢٢)
(هود پ ۱۲ ع ۲)

اور جو خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھے[5] اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا یہ لوگ اپنے مالک کے سامنے لائے جائیں گے اور گواہ گواہی دیں[6] گے انہیں لوگوں نے اپنے مالک پر جھوٹ بولا تھا سُن لو ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی پھٹکار[7] ہے جو خدا کی راہ سے (لوگوں کو) روکتے ہیں اور اس میں کجی (عیب) نکالنا چاہتے ہیں اور وہی ہیں جو آخرت کو بھی نہیں مانتے. یہ[8] لوگ دنیا میں خدا کو تھکا نہیں سکتے[9] اور (قیامت کے دن) بھی خدا کے سوا کوئی ان کا حمایتی نہ ہو گا ان کو (اوروں سے) دونا عذاب ہو گا[10] نہ (سچی بات) سُن سکتے تھے[11] اور نہ (سیدھا رستہ) دیکھ سکتے تھے[12] یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو تباہ کیا اور (دنیا میں) جو جھوٹی باتیں بناتے تھے وہ سب ہوا ہو گئیں ضرور یہی لوگ آخرت میں سب سے زیادہ گھاٹے میں پڑیں گے۔

[1] یعنی قیامت کے دن ان کے منہ کالے ہوں گے یا جو ان کی تقدیر میں برائی یا بھلائی لکھی ہے وہ پوری ہوگی یا جو روزی رزق ان کا دنیا میں لکھا جا چکا ہے وہاں کو ملے گا۔ [2] یعنی جو تم سمجھتے ہو کہ یہ قرآن میں نے بنا لیا ہے اگر ایسا ہو تو میں نے خدا پر جھوٹ باندھا جس کے برابر کوئی گناہ نہیں اور اگر یہ خدا کی طرف سے ہے تو تم نے اس کی آیتوں کو جھٹلایا یا تم سے زیادہ کوئی گنہگار نہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے گناہ گاروں کو کامیاب نہیں کرنے کا، [3] آخرت میں نجات نہیں ملنے کی، [4] اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھ کر کچھ دنیا کما لیں، [5] کہے قرآن اللہ کا کلام نہیں ہے بتوں کو اللہ کا شریک بتا دے فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہے [6] ان کے پیغمبر یا فرشتے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لوگ [7] صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن کو ڈھانپ لے گا پھر اس سے فرماوے گا تو نے فلانا گناہ کیا تھا وہ عرض کرے گا بیشک قصوروار ہوں اور اپنے دل میں سمجھے گا اب میں تباہ ہوا پروردگار فرمائے گا جا میں نے دنیا میں تیرا گناہ پوشیدہ رکھا آج میں اس کو بخش دیتا ہوں اور نیکیوں کی کتاب اس کے ہاتھ میں دی جاوے گی لیکن کافر اور منافق لوگوں کے گناہ سب کے سامنے کھولے جاویں گے اور پکار کر کہہ دیا جاوے گا ان ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہے [8] بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جن کو یہ اپنا حمایتی سمجھتے ہیں یعنی بت خود نہ سن سکتے ہیں نہ دیکھ سکتے ہیں وہ تو ان کی حمایت کیا کریں گے بقول شخصے ۔ او خویشتن گم است کرا رہبری کند [9] اگر وہ ان کو عذاب کرنا چاہے [10] کیونکہ وہ دنیا میں [11] کفر اور حسد میں غرق تھے [12] ایسے اندھے بن گئے تھے۔

۹۔ اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ (النحل پ۱۴ ۱۲۶)

جھوٹ تو وہ لوگ بنتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں ہوتا[1] اور وہی جھوٹے ہوتے ہیں۔

۱۰۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ (النحل پ۱۴ ۱۵۶)

بے شک جو لوگ خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ کبھی بامراد نہ ہوں گے[2]۔

۱۱۔ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿۶۱﴾ (طٰہٰ پ۱۶ ۳۶)

اور دیکھو جس نے خدائے تعالیٰ پر جھوٹ باندھا وہ تباہ ہو چکا[3]۔

۱۲۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ۗ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾ (العنکبوت پ۲۱ ۷۶)

اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے (اس کا شریک ٹھہرائے) یا جب سچی بات (اللہ تعالیٰ کی کتاب اس تک) پہنچے تو اس کو جھٹلائے کیا ایسے کافروں کا ٹھکانا دوزخ نہیں ہے[4]۔

۱۳۔ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ۗ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ (الزمر پ۲۴ ۴۶)

پھر اُس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا اور سچی بات (قرآن) کو جب وہ اس کے پاس پہنچ گئی جھٹلایا کیا ایسے کافروں کا ٹھکانا دوزخ میں نہیں ہے (ضرور وہیں ان کا ٹھکانا ہے)۔

۱۴۔ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾ (الشوریٰ پ۲۵ ۳۶)

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھ لیا[5] اللہ تعالیٰ تو اگر چاہے تیرے دل پر مہر لگا دے[6] اور اللہ تو جھوٹ کو میٹ دیتا ہے اور اپنے کلام سے حق بات (اسلام) کو جماتا ہے بے شک وہ تو دلوں تک کی بات جانتا ہے[7]۔

۱۵۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷﴾ (الصف پ۲۸ ۱۶)

اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جس کو اسلام لانے کے لیے بلایا جائے وہ اللہ پر (اُلٹا) جھوٹا طوفان باندھے[8] اور اللہ تعالیٰ بے انصاف لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا۔

---

[1] پیغمبر تو تمام ایمان والوں کا سردار ہے دوسرے پیغمبری سے پہلے کبھی اس نے جھوٹ نہیں بولا ایسا شخص اللہ تعالیٰ پر کیوں جھوٹ باندھنے لگا، [2] جس مطلب کے لیے خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں، [3] اس کے کام کو فروغ نہیں ہو سکتا سچے پیغمبر کی یہ ایک بڑی نشانی ہے کہ حق تعالیٰ کی مدد اس کے ساتھ ہوتی ہے اور روز بروز اس کے دین کو ترقی ہوتی جاتی ہے کسی دشمن کے مٹائے وہ دین نہیں مٹتا اور جھوٹے آدمی کے کام کو بقا نہیں، [4] دوزخ انھی کے لیے بنی ہے وہ اس میں ضرور جاویں گے، [5] پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کیا اور قرآن کو اللہ تعالیٰ کا کلام جھوٹ کہہ دیا، [6] تجھے ایک مضمون بھی نہ سوجھے تو قرآن کیونکر بنا سکتا ہے، [7] مطلب یہ ہے کہ اگر پیغمبر جھوٹا ہوتا تو قرآن کو اس نے اپنے دل سے تراش کر اللہ تعالیٰ کا کلام کہا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کے ارادے میں ہرگز برکت نہ دیتا بلکہ اس کے دل پر ایسی مہر لگا دیتا کہ ایک بات بھی نہ کر سکتا قرآن بنانا تو کجا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو سب طرح کی قدرت ہے اور وہ ہر ایک بات سے واقف ہے یہاں تک کہ دل کا خیال بھی جانتا ہے پھر وہ اپنے نیک بندوں کو گمراہ کیوں ہونے دے گا وہ تو حق کو حق کرتا ہے اور غلط کو آخر کار بالکل میٹ دیتا ہے، دیکھو آنحضرت کے زمانہ میں مسیلمہ اور اسود عنسی اور سجاح نے بھی پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کیا اور بہت سے نادان لوگ ان کے بہلانے میں بھی آ گئے آخر کیا ہوا ان کا جھوٹ کھل گیا اور ان کا مکر و فریب حرف غلط کی طرح بالکل مٹ گیا اور اسلام کا دین جس کے ہزاروں ہی دشمن تھے کسی کے مٹائے نہ مٹ سکا، ساری دنیا میں پھیل گیا اس سے زیادہ سچائی کا ثبوت اور کیا ہوگا، [8] اسلام لانا تو اپنے دین اور دنیا کو بنانا ہے وہ بدبخت اور اپنے تئیں تباہ کرے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یعنی شرک اور کفر کرے۔

عَذَابُ اللّٰہِ تَعَالٰی (۸)

باب اللہ تعالیٰ کا عذاب

۱۔ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا مَاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٠﴾ أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنْتُمْ بِهِ ۚ آلْآنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٥٢﴾ وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ ۖ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ ۖ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿٥٣﴾ وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ ۗ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۖ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۚ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٥٤﴾ (یونس پ ۱۱ ع ۶)

(اے پیغمبرؐ) کہہ دے بھلا بتاؤ تو سہی اگر خدا کا عذاب تم پر رات کو یا دن کو آن پڑے[1] گنہ گار لوگ کیسی (ہولناک) چیز کی جلدی مچا رہے ہیں[2]۔ کیا پھر جب عذاب آن ہی پڑے گا تب اس پر یقین کرو گے[3] اب تم کو یقین آیا اور تم تو[4] اس کی جلدی مچا رہے تھے پھر اس کے بعد (قیامت کے دن) گناہ گاروں سے کہیں گے ہمیشہ کے عذاب (کا مزہ) چکھو جیسا تم (دنیا میں) کرتے تھے اس کا بدلہ تم کو مل رہا ہے اور (یہ کافر) تجھ سے دریافت کرتے ہیں کیا[5] یہ سچ ہے کہہ دے ہاں ہاں بیشک میرے مالک کی قسم یہ سچ ہے اور تم ہم کو تھکا نہیں سکتے[6] اور جس جس شخص نے شرک کیا اگر اس کے پاس جتنا کچھ[7] زمین میں ہے سب ہو تو بھی وہ اس کو اپنی چھڑائی میں دے ڈالے اور جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو دل ہی دل میں شرمندہ ہوں گے[8] اور انصاف سے اُن کا فیصلہ کیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہو گا۔

۲۔ وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ لَيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ ۗ أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٨﴾ (ھود پ ۱۲ ع ۱)

اور اگر ہم گنتی کے چند روز ان پر عذاب اتارنے میں دیر کریں تو کہیں گے (کیا ہوا) عذاب کیوں رُک گیا سن رے جس دن عذاب اُن پر آ پہنچے گا پھر وہ ان سے ٹل نہیں سکتا اور جس (عذاب) کا ٹھٹھا اڑاتے تھے وہی ان کو گھیر لے گا۔

۳۔ وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۚ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ ﴿١٠٢﴾ (ھود پ ۱۲ ع ۹)

اور تیرا مالک جب ظالم بستی والوں کو پکڑتا ہے تو اُسی طرح[9] اس کی پکڑ ہوا کرتی ہے۔ بے شک اُس کی پکڑ تکلیف کی سخت ہے[10]۔

۴۔ أَفَأَمِنُوا أَنْ تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَهُمْ لَا

کیا ان لوگوں کو اس کا ڈر نہیں رہا کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ان پر ایسا آئے جو چھا جائے[11] یا ایک ہی ایکا قیامت ان پر آ پہنچے اور ان کو خبر نہ

[1] تو ہر حال میں عذاب ہی ہے [2] یعنی عذاب ایسی چیز نہیں ہے کہ کوئی اس کی جلدی مچا دے بلکہ ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ عذاب میں جہاں تک دیر ہو وہیں تک بہتر ہے مگر یہ گنہگار لوگ کچھ عجیب لوگ ہیں کہ عذاب جلد آنا چاہتے ہیں، [3] اس وقت تو تم سے یہ کہا جاوے گا، [4] عذاب آنے سے پہلے اس کو غلط سمجھ کر، [5] عذاب یا قیامت کا ہونا [6] ہمارے ہاتھ سے بھاگ کر کہیں بچ نہیں سکتے، [7] مال واسباب اور قیمتی سامان، [8] یعنی شرمندگی کو چھپالیں گے ایسا نہ کر دکہ دوسرے کا فر جوان کے تابعدار تھے ان کو ملامت کریں یا عذاب کی سختی ایسی ہو گی کہ شرمندگی کی بات زبان سے نکال نہ سکیں گے، [9] ان بستیوں کو پکڑا، [10] حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیلا چھوڑ دیتا ہے جب پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ سے وہ بھاگ سکتا یہ آیت ہر زمانہ میں ہر ظالم کو شامل ہے ایک بزرگ نے کہا ہے کافر کی سلطنت رہتی ہے مگر ظالم کی نہیں رہتی، [11] یعنی عذاب آئے جیسے وبا زلزلہ طاعون وغیرہ۔

يَشْعُرُونَ ﴿١٠٧﴾ (یوسف پ ۱۳ ع ۱۲)

ہو[1]

۵۔ وَأَنذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ
الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ
نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۗ أَوَلَمْ تَكُونُوا
أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ ﴿٤٤﴾ وَ
سَكَنتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ
لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ ﴿٤٥﴾
(ابراہیم پ ۱۳ ع ۷)

اور لوگوں کو اُس دن سے (قیامت کے دن سے) ڈرا جب ان پر عذاب آ لگے گا تب ظالم (یعنے مشرک) کہیں گے مالک ہمارے ہم کو تھوڑی سی اور مہلت دے[2] ہم تیرے بلاوے کو مان[3] لیں گے اور پیغمبروں کی راہ پر چلیں گے (اللہ تعالیٰ فرماوے گا) کہ تم نے (دنیا میں) یہ قسم نہیں کھائی تھی کہ ہم مٹ نہیں سکتے[4] اور تم انہیں لوگوں کی بستیوں میں رہے جنہوں نے اپنی جانوں پر ستم کیا اور تم پر کھل گیا جو ہم نے اُن کے ساتھ کیا[5] اور ہم نے تمہاری (عبرت کے) لیے کئی مثالیں بیان کیں[6]۔

۶۔ أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَن يَخْسِفَ
اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ
لَا يَشْعُرُونَ ﴿٤٥﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُم
بِمُعْجِزِينَ ﴿٤٦﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ تَخَوُّفٍ فَإِنَّ
رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٤٧﴾ (النحل پ ۱۴ ع ۶)

کیا جو لوگ بڑے بڑے بُرے مکر کر رہے ہیں[7] ان کو یہ ڈر نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو زمین میں دھنسا مارے (جیسے قارون کو دھنسا مارا) یا جدھر سے اُن کو خیال بھی نہ ہو ادھر سے ان پر (اللہ تعالیٰ کا) عذاب آ دھمکے[8] یا چلتے پھرتے[9] اُن کو دھر پکڑے پھر وہ (خدا کو) ہرا نہیں سکتے[10] اُن کو کھٹکا ہو اس وقت دھر پکڑے[11] تو (اے لوگو) تمہارا مالک شفقت والا مہربان ہے[12]۔

۷۔ وَإِذَا أَرَدْنَا أَن نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا
فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا
تَدْمِيرًا ﴿١٦﴾ (بنی اسرائیل پ ۱۵ ع ۲)

اور جب ہم کسی بستی کو برباد کرنا چاہتے ہیں تو وہاں کے چین اڑانے والوں[13] کو حکم دیتے ہیں[14] پھر وہ اس بستی میں بدکاریاں کرنے لگتے ہیں[15] آخر وہ بستی عذاب کے لائق ہوتی ہے[16] تب اس کو اکھاڑ کر ہم پھینک دیتے ہیں[17]۔

۸۔ وَإِن مِّن قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ
الْقِيَامَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا ۚ كَانَ
ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ﴿٥٨﴾ (بنی اسرائیل پ ۱۵ ع ۶)

اور (نافرمان لوگوں کی) کوئی بستی ایسی نہیں ہے جس کو ہم قیامت سے پہلے ہی[18] تباہ نہ کریں یا اس پر سخت عذاب نہ اتاریں یہ بات کتاب (لوح محفوظ) میں لکھ لی گئی ہے۔

۹۔ أَفَأَمِنتُمْ أَن يَخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ

کیا تم کو اُس کا ڈر نہیں کہ وہ (اگر وہ چاہے) خشکی کا کنارہ تم پر دھسا دے

[1] اس وقت شرک کا کیا جواب دیں گے۔ [2] ایک بار اور دنیا میں بھجوا دے۔ [3] جو تو پیغمبروں کے ذریعہ سے لوگوں کو توحید کی طرف بلاتا ہے۔ [4] ہماری دولت اور حکومت ہمیشہ قائم رہے گی یا ہم کو دنیا سے آخرت کو جانا نہیں ہے۔ [5] ان پر جو جو عذاب اترے وہ تم کو معلوم ہو گئے پر جب بھی تم شرارت سے باز نہ آئے۔ [6] لیکن جب بھی تم کو عبرت نہ ہوئی۔ [7] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچانا چاہتے ہیں۔ [8] مجاہد نے کہا ان لوگوں سے مراد نمرود بادشاہ اور اس کی قوم ہے اور اکثر لوگوں نے کہا ہے کہ مکہ کے مشرک مراد ہیں۔ [9] اپنے کام کاج میں مصروف رہتے وقت یا کھیل کود میں غفلت کے وقت۔ [10] اس کی پکڑ سے کہیں بھاگ نہیں سکتے۔ [11] یعنی غفلت کی حالت نہ ہو بلکہ عذاب کا خوف ہو اس وقت عذاب آئے۔ [12] وہ عذاب اتارنے میں جلدی نہیں کرتا۔ [13] یعنی امیر اور مالداروں عیاش مزاجوں کو۔ [14] یعنی ان کو متوجہ کر دیتے ہیں۔ ان کے دل میں ڈال دیتے ہیں۔ [15] لواطت شراب خوری وغیرہ۔ [16] اللہ تعالیٰ کا قول اس پر ثابت ہو جاتا ہے۔ [17] جڑ پیڑ سے تباہ اور برباد کر دیتے ہیں کہ اس کا نام نشان تک نہیں رہتا۔ [18] قیامت میں تو سب ہی ہوں گے۔

يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ وَكِيلًا ﴿٦٨﴾ أَمْ أَمِنتُمْ أَن يُعِيدَكُمْ فِيهِ تَارَةً أُخْرَىٰ فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيحِ فَيُغْرِقَكُم بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهِ تَبِيعًا ﴿٦٩﴾

(بنی اسرائیل پ ۱۵ ع ۷)

آندھی کا پتھراؤ کرے دیا اولے برسائے، پھر اس کے عذاب سے بچانے والا کسی کو تم نہ پاؤ کیا تم کو یہ ڈر بھی نہیں رہا کہ اللہ تعالیٰ تم کو دوبارہ سمندر میں لے جائے پھر ہوا کا ایک جھکڑ بھیجے اور تمہاری ناشکری کی سزا میں تم کو ڈبو دے اور تم کو کوئی حمایتی نہ ملے جو اس بات کو ہم سے پوچھے (ہم پر دعویٰ کرے)[1]

۱۰۔ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ وَيَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿٥٥﴾

(الکہف پ ۱۵ ع ۸)

اور جب ان لوگوں کے پاس ہدایت آگئی (قرآن اور پیغمبر) تو اب ان کو ایمان لانے اور اپنے مالک کی بخشش چاہنے سے اور کسی بات نے نہیں روکا مگر (غدر کی تقدیر نے یہ کہ) اگلے لوگوں کا سا حال ان کا بھی ہو (کہ جب ایمان نہ لائے تو ہلاک کئے گئے)[2] یا ان کے سامنے عذاب آن موجود ہو (یا طرح طرح کے عذاب ان پر آ جائیں)۔

۱۱۔ حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضْعَفُ جُندًا ﴿٧٥﴾

(مریم پ ۱۶ ع ۵)

جب وہ اس کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ ہے (دنیا کا) عذاب[3] یا قیامت اُس وقت (رجپہ) جان لیں گے کس کا مکان برا ہے (مومنوں کا یا ان کا) اور کس کا جتھا کمزور ہے۔

۱۲۔ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَأَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿٢٩﴾

(مریم پ ۱۶ ع ۸)

اور (اے پیغمبر) اگر تیرے مالک نے ایک بات نہ فرمائی ہوتی اور (عذاب کے لیے) ایک میعاد نہ ٹھہرائی ہوتی تو ان پر ضرور (ابھی فوراً) عذاب اُتر آتا[4]۔

۱۳۔ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَإِنَّ يَوْمًا عِندَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ﴿٤٧﴾

(الحج پ ۱۷ ع ۶)

اور (اے پیغمبر) یہ لوگ تجھ سے عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں[5] اور اللہ اپنا وعدہ کبھی خلاف نہیں کرنے کا اور (اصل بات یہ ہے) کہ تیرے مالک کے نزدیک ایک دن تمہارے شمار سے ہزار برس کے برابر ہے[6]

۱۴۔ وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ ﴿٧٦﴾ حَتَّىٰ إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ إِذَا هُمْ

اور ہم ان کافروں[7] کو عذاب میں دبوچ چکے ہیں جب بھی وہ اپنے مالک کے سامنے نہ جھکے اور نہ عاجزی کی[8] یہاں تک کہ جب ہم اُن پر سخت عذاب کا دروازہ کھول دیں گے تو وہاں آس توڑ کر بیٹھ

---

[1] یا ہمارا پیچھا کرے اس بات پر اللہ تعالیٰ سے کس کی مجال ہے پوچھنے کی وہ اگر چاہے تو ساری دنیا کو دم بھر میں فنا کر دے کوئی چوں نہیں کر سکتا۔ [2] یعنی ان کی قسمت میں اگلے کافروں کی طرح تباہی لکھی ہوئی ہے، یہی ان کو ایمان لانے سے مانع ہوئی۔ [3] قید ہونا قتل ہونا جیسے جنگ بدر میں ہوا۔ [4] میعاد معین سے مراد قیامت کا دن ہے یا بدر کا دن بات سے مراد وہ وعدہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے فرمایا ہے کہ ان کا عذاب آخرت پر رکھا گیا ہے۔ [5] ان کو یہ معلوم نہیں کہ عذاب ایک دن ضرور آئے گا۔ [6] تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت بہت نزدیک ہے اور تم کو بہت دور معلوم ہوتی ہے ابن عباسؓ نے کہا جن چھ دنوں میں اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ان میں بھی ایک دن ایک ایک ہزار برس کے برابر تھا عذاب سے قیامت کا دن مراد ہے وہ اس کی جلدی مچاتے تھے اور آنحضرت صلعم سے بار بار پوچھتے تھے اچھا یہ کہو قیامت کب آئے گی آتی کیوں نہیں۔ [7] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم نے ان کافروں کو یعنی قریش کے کافروں کو عذاب میں گانٹھا لیکن وہ اپنے مالک کے سامنے نہ جھکے نہ عاجزی کی مراد وہ عذاب ہے جو قریش کے لوگوں پر قحط آیا تھا یہاں تک کہ ابوسفیان آنحضرت صلعم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد تم کو اللہ اور ناتے کی قسم دیتا ہوں ہم تو خون بال ملا کر بھی کھا گئے اس وقت یہ آیت اتری۔ [8] ان کے باپ دادا اگلے کافروں کو۔

فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿٧٧﴾ (المؤمنون پ ۱۸ ع ۴)

رہیں گے۔

۱۵- أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿٢٠٤﴾ أَفَرَأَيْتَ إِن مَّتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ ﴿٢٠٥﴾ ثُمَّ جَاءَهُم مَّا كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٢٠٦﴾ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يُمَتَّعُونَ ﴿٢٠٧﴾ (الشعراء پ ۱۹ ع ۱۱)

کیا یہ لوگ (دنیا میں) ہمارے عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں[۱] (اے پیغمبر) بھلا بتلا اگر چند برس ہم ان کو دنیا کا مزہ بھی اٹھانے دیں پھر جس عذاب کا ان سے وعدہ ہے وہ (سر پر) آن کھڑا ہو تو یہ مزے جو انہوں نے اٹھائے ہیں کس کام آئیں گے[۲]

۱۶- وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ ۚ وَلَوْلَا أَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاءَهُمُ الْعَذَابُ وَلَيَأْتِيَنَّهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٥٣﴾ يَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ﴿٥٤﴾ يَوْمَ يَغْشَاهُمُ الْعَذَابُ مِن فَوْقِهِمْ وَمِن تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ وَيَقُولُ ذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٥٥﴾ (العنکبوت پ ۲۱ ع ۶)

اور (اے پیغمبر) یہ لوگ تجھ سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں اور اگر (اللہ تعالیٰ کے پاس عذاب کی) ایک ٹھہری ہوئی مدت نہ ہوتی تو (کب کا) ان پر عذاب آ چکتا اور (ایک نہ ایک دن) ایک ہی ایکا ان پہ عذاب آ جائے گا اور وہ بے خبر ہوں گے[۳] (عجب حال ہے یہ لوگ تجھ سے) عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں اور دوزخ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے (یعنی عنقریب گھیر لے گی) جس دن (سب طرف) اوپر سے اور ان کے پاؤں تلے سے (دوزخ کا) عذاب ان کو ڈھانک لے گا اور (اللہ تعالیٰ) فرمائیگا اپنے اعمال کا جو تم کرتے رہے مزہ چکھو (یعنی سزا)[۴]

۱۷- وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢١﴾ (السجدہ پ ۲۱ ع ۲)

اور ہم ان (فاسقوں) کو بڑے عذاب (آخرت کے عذاب) سے ادہر ہی ایک چھوٹے عذاب کا مزہ چکھائیں گے تاکہ یہ (اپنے گناہوں سے) پھریں[۵]۔

۱۸- أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿١٧٦﴾ فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنذَرِينَ ﴿١٧٧﴾ (الصٰفٰت پ ۲۳ ع ۵)

کیا وہ ہمارے عذاب (آنے) کی جلدی مچا رہے ہیں[۶] جب اُن کے آنگن (انگنائے صحن) میں عذاب اترے گا تو جن لوگوں کو ڈرایا گیا تھا ان کی صبح بڑی (منحوس) ٹھہرے گی[۷]

۱۹- فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ﴿١٠﴾ يَغْشَى النَّاسَ ۖ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١١﴾ رَّبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ﴿١٢﴾ أَنَّىٰ

تو (اے پیغمبر) اس دن کا انتظار کر جب آسمان سے ایک کھلا دھواں اُٹھے گا لوگوں پر چھا جائے گا (کہیں گے) یہ تو تکلیف کا عذاب[۸] ہے مالک ہمارے یہ عذاب ہم پر سے ٹال دے ہم ایمان لائیں گے ان کو کہاں نصیحت ہو گی اور اُن کے پاس

---

۱ اور جب عذاب آئے گا تو اس وقت مہلت چاہیں گے کہتے ہیں جب یہ آیت اتری لا یومنون بہ حتی یروا العذاب الالیم تو مشرک کہنے لگے وہ عذاب کہاں ہے اس وقت یہ آیت اتری۔

۲ کچھ کام نہیں آئیں گے بلکہ یہ معلوم ہو گا کہ کبھی مزہ اٹھایا ہی نہ تھا دنیا میں اگر لاکھ برس چین کرو تو بھی بے فایدہ آخر ایک روز فنا ہے۔ ۳ مراد بدر کا عذاب ہے جو ایک ہی ایکا ان پر آ لگا ان کو اس کا گمان بھی نہ تھا مارے گئے اور قید ہو گئے۔ ۴ معلوم ہو دنیا کی آگ میں اور دوزخ کی آگ میں فرق ہے دنیا کی آگ اوپر سے تلے نہیں اترتی لیکن دوزخ کی آگ اوپر سے تلے اترے گی اور اس پر پاؤں رکھنے سے بجھے گی نہیں

۵ اور توبہ کریں چھوٹے عذاب سے مراد بدر کا عذاب ہے یا اس قحط کا جو قریش پر آیا تھا بعضوں نے کہا چھوٹے عذاب سے وہ مراد ہے جو قبر میں کافروں پر ہو گا۔ ۶ کہتے ہیں جب اوپر کی آیت اتری تو مشرک کہنے لگے وہ وقت کب آئیگا جب ہماری ذلت ہو گی اس وقت یہ آیت اتری۔ ۷ اکثر عرب میں لوٹ مار سویرے کیا کرتے تھے اور بلا کے اترنے کا وہی وقت ہوا کرتا تھا اس وجہ سے فرمایا کہ ان کی صبح بری ہو گی۔ ۸ یہ دھواں دن قیامت کی ایک نشانی ہے جو چالیس دن تک زمین پر کھڑا رہیگا بعضوں نے کہا وہ قحط مراد ہے جو قریش کے لوگوں پر آنحضرتؐ کی بددعا سے آیا تھا دیکھنے میں ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے آسمان تک ایک دھواں بھر گیا ہے

لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ﴿۱۵﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۱۶﴾ (الدخان پ۲۵ ع۱)

ایک پیغمبر آچکا جس نے کھول کر (کچا چٹھا) سُنا دیا اس پر بھی انہوں نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا اور کہنے لگے یہ تو (کسی کا) سکھایا ہوا باولا ہے[۱] (لوگو) ہم چند روز کے لیے یہ عذاب ہٹا دیں گے (مگر) تم پھر وہی (شرک اور کفر) کرو گے[۲] جس دن ہم ان کو بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے ہم بدلہ لیں گے[۳]

۲۰- قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾ (الانعام پ۷ ع۵)

(اے پیغمبرؐ کہہ دے بھلا بتلاؤ اگر اللہ تعالیٰ کا عذاب ایک ہی ایکا یا جتا کر (یا رات کو یا دن کو) تم پر اتر آئے تو کون تباہ ہوگا وہی ناحق مشرک ہیں[۴]

۲۱- اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ﴿۸﴾ (الطور پ۲۷ ع۱)

بے شک تیرے مالک کا عذاب[۵] ضرور پڑے گا کوئی اُس کو ٹال نہیں سکتا[۶]

۲۲- وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ﴿۳﴾ (الحشر پ۲۸ ع۱)

اور اگر اللہ تعالیٰ نے (ان کی قسمت میں) جلا وطن ہونا نہ لکھ دیا ہوتا تو دنیا میں ان پر (اور کوئی دوسرا) عذاب[۷] آتا اور آخرت میں تو اُن کو (بہرصورت) دوزخ کا عذاب ہونا ہے۔

۲۳- كَذٰلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ (القلم پ۲۹ ع۱)

(دنیا کا) عذاب ایسا ہی ہوا کرتا ہے[۸] اور آخرت کا عذاب تو بہت بڑا ہے (معاذ اللہ) کاش یہ لوگ جانتے ہوتے۔

۲۴- سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۱﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ﴿۲﴾ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ﴿۳﴾ (المعارج پ۲۹ ع۱)

ایک مانگنے والے نے (جلدی کرکے) وہ عذاب مانگا جو (بلند درجے والے اللہ کی طرف سے کافروں کو (ضرور) ہونے والا ہے کوئی اُس کو روک نہیں سکتا[۹]

۲۵- اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾ (المعارج پ۲۹ ع۱)

بے شک اُن کے مالک کا عذاب ڈرنے کے لائق ہے۔

اَلتَّذْكِيْرُ بِاٰلَآءِ اللّٰهِ (۹)

باب۹ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا بیان

۱- اَلَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ

جس نے زمین کو تمہارا بچھونا بنایا اور آسمان کو چھت اور آسمان سے پانی برسا کر میوے نکالے تمہارے

[۱] سکھایا ہوا پڑھایا ہوا یعنی جیسے مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے کہ فلاں شخص ان کو قرآن سکھا جاتا ہے اور کبھی یوں کہتے باولے دیوانے ہیں یا کوئی یوں کہتا کوئی یوں کہتا۔ [۲] کہتے ہیں قیامت کے قریب چالیس دن کے بعد یہ دھواں کھل جائے گا تو پھر اپنے اقرار سے منحرف ہو جائیں گے اور ایمان نہ لائیں گے [۳] یعنی قیامت کے دن یا بدر کے دن۔ [۴] اور موحد نیک بندوں کو اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی صورت سے بچائے گا اگر دنیا میں ہلاک بھی ہو جائیں تو وہ تباہ نہیں ہو سکتے ان کے لیے آخرت میں بہشت تیار ہے وہاں مزے سے چین کریں گے۔ [۵] اس شخص پر جو عذاب کے لائق ہے۔ [۶] حدیث میں ہے کہ آپ اس آیت کو ساری رات پڑھتے رہے اور روتے جاتے تھے۔ [۷] قتل ہوتے یا قید ہوتے یا بیماری سے ہلاک ہوتے۔ [۸] جیسے مکہ کے کافروں پر اترا یا باغ والوں پر۔ [۹] یہ مانگنے والا ایک شخص تھا نضر بن حارث یا ابوجہل اس نے یوں دعا کی یا اللہ اگر یہ قرآن سچا ہے تیری طرف سے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا اور کوئی تکلیف کا عذاب ہم پر اتار کہتے ہیں یہ نضر بدر کے دن مارا گیا اسی طرح ابوجہل بھی بدر کے دن فی النار ہوا۔

رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٢﴾

کھانے کو تو جان بوجھ کر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے برابر کسی کو مت بناؤ۱؎

۲- يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ﴿٤٠﴾ (البقرہ پ ۵۶)

اے اسرائیل (حضرت یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم) کی اولاد میرا وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کیا اور اپنا وہ اقرار پورا کرو جو تم نے مجھ سے کیا ہے میں بھی اپنا اقرار جو تم سے کیا ہے پورا کروں گا اور میرا ہی ڈر رکھو۲؎

۳- يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٤٧﴾ وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٤٨﴾ (البقرہ پ ۶۶)

اسرائیل کے بیٹو میرے اس احسان کو یاد کرو جو میں تم پر کر چکا۔ اور وہ جو میں نے تم کو۳؎ سارے جہان کے لوگوں پر بزرگی دی تھی، اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ کام نہ آوے گا۔ نہ اس کی سفارش سنی جاوے گی نہ بدلہ (یعنے روپیہ وغیرہ بطور فدیہ کے) منظور ہوگا نہ مدد ملے گی۴؎

۴- يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿١٢٢﴾ وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿١٢٣﴾ (البقرۃ پ ۱۵۶)

اسرائیل کی اولاد! میرا وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کیا اور وہ جو میں نے سارے جہان میں تم کو بڑا کیا۵؎ اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ کام نہ آئے گا نہ اس کی طرف سے بدلہ منظور کیا جائے گا۔ نہ سفارش کچھ فائدہ دے گی۔ نہ مدد ملے گی۶؎

۵- الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ﴿٣﴾ (المائدہ پ ۶ ۱)

آج میں نے تمہارا دین پورا کر دیا اور تم پر احسان تمام کیا اور دین اسلام کو تمہارے لیے پسند کیا۷؎

۱؎ یعنی اللہ تعالیٰ کی قدرتیں ایسی ظاہر ہیں جیسے اتنی بڑی زمین جس پر ہم بستے ہیں آرام کرتے ہیں اتنا بڑا آسمان اس میں اتنے بہت تارے چمکتے ہوئے گھومتے ہوئے پھر آسمان سے پانی کا اتارنا جس سے زمین میں جان آتی ہے اور ہماری اور کل جانوروں کی روزی اسی پانی پر موقوف ہے۔ پھر ہزارہا طرح کے پھل اور میوے اور جڑی بوٹیاں جو غذا بھی ہیں اور دوا بھی ان قدرتوں میں کوئی ذرہ سا بھی غور کرے تو معلوم کر لیتا ہے کہ اس جہان کا پیدا کرنیوالا اور سارا انتظام چلانے والا ایسا زبردست قادر مطلق ہے کہ اس کے جوڑ والا کوئی نہیں ہے کہ اس کے سامنے سب عاجز بندے ہیں یہ جان کر بھی اگر انسان خداوند کریم کے ساتھ شرک کرے اوروں کو اس کا برابر والا کسی درجہ کا سمجھے تو اس سے زیادہ بیوقوف اور گدھا کون ہوگا، ۲؎ اسرائیل کے معنی عبداللہ یہ لقب ہے حضرت یعقوب علیہ السلام کا بنی اسرائیل سے مراد یہودیوں کی قوم ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے باپ دادوں پر بڑے بڑے احسان کئے تھے ۳؎ یعنی تمہارے باپ دادوں کو۔ ۴؎ یہود کہتے تھے کہ ہم کیسے ہی گناہ کریں کچھ فکر نہیں ہمارے باپ دادے پیغمبر تھے وہ ہم کو چھڑا لیں گے اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کیا اور فرمایا کہ قیامت کا دن ایسا ہولناک ہوگا کہ ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی ہوگی اگر ایک بھائی مومن بھی ہو تو وہ کافر کے کچھ کام نہ آئیگا اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ کافر کے لیے سفارش منظور نہ ہوگی اور وہ مسلمان گنہگاروں کے لیے تو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اور شہداء سفارش کریں گے مگر اللہ جل جلالہ کے حکم اور مرضی سے ۵؎ اس آیت کی تفسیر پہلے گذر چکی ہے ۶؎ اس کی بھی تفسیر پہلے گذر چکی ہے اور مطلب مکرر لانے سے یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے جو حال بیان کئے جاتے تھے اب وہ ختم ہوتے ہیں تو آخر کلام پر پھر انکو تنبیہ کر دی گئی تاکہ خواب غفلت سے بیدار ہوں اور اپنے کاموں پر غور کریں، ۷؎ ابن عباسؓ نے کہا اس آیت کے اترنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکاسی دن اور زندہ رہے اور جس دن یہ آیت اتری اس دن پانچ عیدیں تھیں جمعہ کا دن (جو عید ہے مسلمانوں کی) اور عرفہ کا دن (وہ بھی عید ہے)، اور یہود کی بھی اس دن عید تھی اور نصاریٰ اور مجوس کی بھی اس دن عید تھی اور اتنی عیدیں اس سے پہلے کبھی ایک ہی دن میں نہیں اکٹھی ہوئیں ۸؎ دین کو پورا کر دیا یعنی اس کے ارکان اور فرائض اور سنن اور حدود اور احکام سب بیان کر دیے اور احسان تمام کیا یعنی مکہ کو فتح کر دیا یا کافروں کو مغلوب کر دیا۔

عکسی

۶۔ وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑦ (المائدہ پ ۶ ع ۲)

اور اللہ تعالیٰ نے جو احسان تم پر کیا ہے[1] اس کو اور اُس اقرار کو جو پکا کر کے تم سے لیا یاد کرو[2] جب تم نے کہا تھا ہم نے سُنا اور مانا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو (اپنا اقرار نہ توڑو) کیونکہ اللہ تعالیٰ دلوں کی بات جانتا ہے (تو کھلی بات کیونکر نہ جانے گا)

۷۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ⑪ (المائدہ پ ۶ ع ۲)

مسلمانو! اللہ تعالےٰ کا وہ احسان تم پر یاد کرو جب کچھ لوگوں نے تم پر ہاتھ چلانا چاہا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کا ہاتھ تم سے روک دیا۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مسلمانوں کو اللہ تعالےٰ ہی پر بھروسا رکھنا چاہیے[3]

۸۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَاۗءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ڰ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ⑳ (المائدہ پ ۶ ع ۴)

جب موسےٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا بھائیو اللہ تعالیٰ نے جو تم پر احسان کیا اس کو یاد کرو اس نے تم میں کئی نبی پیدا کئے[4] اور تم کو (غلامی سے) بادشاہ بنا دیا[5] اور تم کو وہ دیا جو دنیا میں جہان میں کسی کو نہیں دیا[6]

۹۔ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ⑩ (الاعراف پ ۸ ع ۱)

(آدمیو) ہم نے تم کو زمین میں جگہ دی[7] اور اس میں تمہاری گزران کے سامان بنائے[8] تم بہت کم شکر کرتے ہو۔

۱۰۔ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ

(آدمیو) ہم نے تم پر کپڑا اُتارا[9] جو تمہاری شرم گاہ کو چھپاتا

---

[1] تم کو اسلام کی توفیق دی کافروں پر غالب کیا، [2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے عقبہ کی رات میں کہ ہم خوشی اور رنج ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کریں گے بعضوں نے کہا وہ اقرار مراد ہے جو آدم علیہ السلام کی اولاد سے لیا گیا تھا بعضوں نے کہا یہ خطاب ہے یہود سے اور وہ اقرار مراد ہے جو ان سے لیا گیا تھا کہ حضرت محمدؐ آئیں تو ان کی اطاعت کرنا، [3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ نے ایک لڑائی میں نماز کا قصد کیا دشمنوں نے یہ صلاح کی کہ جب آپ نماز میں مصروف ہوں تو ایکبارگی گر کر سب مسلمانوں کو قتل کر ڈالیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو ان کے منصوبے سے خبردار کر دیا اور خوف کی نماز کی تدبیر بتائی بعضوں نے کہا آپؐ ایک لڑائی میں تشریف لے گئے تھے ایک میدان میں اترے صحابہؓ سب الگ الگ درختوں کے سائے میں ٹھہرے آپؐ بھی ایک جنگلی درخت کے تلے سو رہے اور تلوار درخت سے لٹکا دی ایک گنوار آیا اور تلوار کو سونت کر آپ سے کہنے لگا اب میرے ہاتھ سے آپ کو کون بچائے گا آپؐ نے فرمایا اللہ پھر اس گنوار نے یہی کہا آپؐ نے وہی جواب دیا آخر اس گنوار نے تلوار نیام میں کر لی پھر آپؐ نے اپنے اصحابؓ کو بلایا اور گنوار کا قصہ سنایا وہ گنوار آپؐ کے پاس بیٹھا رہا آپؐ نے اسکو کوئی سزا نہ دی، [4] جن کو حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھ کوہ طور پر لے گئے تھے وہ سب نبی تھے یا اللہ تعالےٰ نے حضرت موسےٰ کو آئندہ کی خبر کر دی کہ ان کے بعد بنی اسرائیل میں لگاتار پیغمبر آتے رہیں گے ایسا ہی ہوا حضرت عیسےٰ علیہ السلام تک برابر ایک کے بعد ایک بلکہ دو دو تین تین پیمبر ایک ساتھ بنی اسرائیل میں آتے رہے اگرچہ اور قوموں میں بھی اللہ تعالےٰ نے پیمبر بھیجے مگر بنی اسرائیل میں بہت بھیجے، [5] فرعون کے وقت میں جب بنی اسرائیل مصر میں تھے بڑی ذلت اور خواری سے عمر بسر کرتے اور غلاموں کی طرح فرعون کی قوم یعنی قبطیوں کی خدمت گاری بجا لاتے، [6] سمندر پھٹا من سلویٰ اترنا تمہارے دشمنوں کو دم بھر میں تباہ کر دینا، [7] تم کو مالک اور متصرف بنایا، [8] کھانا پینا کمانا، [9] یعنے کپڑا پیدا کیا یا آسمان سے پانی اترتا ہے روئی پیدا ہوتی ہے اس سے کپڑا بنتا ہے تو گویا کپڑا بھی آسمان ہی سے اترتا ہے۔

سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾

(الاعراف پ ۸ ع ۱۳۴)

چھپے[۱] اور بناؤ[۲] کا سامان[۳] اور پرہیزگاری کا لباس یہ ان سب سے بہتر ہے[۴] یہ اللہ تعالیٰ[۵] کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے ہے تاکہ وہ نصیحت لیں[۶]۔

۱۱۔ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِى الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

(الانفال پ ۹ ع ۱۳۶)

اور وہ وقت یاد کرو جب تم زمین (مکہ) میں تھوڑے سے تھے کمزور (یعنی ہجرت سے پہلے تم ڈرتے تھے کہیں کافر) لوگ تم کو اچک نہ لے جائیں پھر اللہ تعالیٰ نے تم کو جگہ دی اور (بدر کے دن) اپنی مدد سے تم کو زور دیا اور تم کو حلال چیزیں کھانے کو دیں[۸] اس لئے کہ تم شکر کرو۔

۱۲۔ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ﴿۳۴﴾ (ابراہیم پ ۱۳ ع ۵)

اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گنو تو پورا گن نہ سکو گے[۹]۔

۱۳۔ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۵﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ﴿۶﴾ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷﴾ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ؕ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸﴾

(النحل پ ۱۴ ع ۱)

اور اس نے چوپایہ جانوروں کو پیدا کیا ان میں تمہاری جڑاول[۱۰] ہے اور کئی طرح کے فائدے ہیں[۱۱] اور ان ہی (کے گوشت) کو کھاتے ہو[۱۲] اور تم کو ان سے رونق ہوتی ہے جب شام کو (چرا کر) لاتے ہو اور جب صبح کو (چرانے) لے جاتے ہو[۱۳] اور یہ جانور تمہارے بوجھ ایسے (دور) شہر کو اٹھا کر لے جاتے ہیں کہ تم وہاں پہنچ ہی نہ سکتے مگر جان توڑ کر[۱۴] بیشک تمہارا مالک بڑی شفقت والا مہربان ہے اور اسی نے تمہاری اور رونق کے لیے گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کو پیدا کیا[۱۵] اور وہ چیزیں پیدا کرتا رہتا ہے جن کو تم نہیں جانتے۔

۱۴۔ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸﴾

(النحل پ ۱۴ ع ۲۶)

اور اگر خدا تعالیٰ کی نعمتیں گننا چاہو تو ان کو پورا گن نہ سکو گے بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے[۱۶]۔

۱۵۔ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ

اور اللہ تعالیٰ ہی نے آسمان سے پانی برسایا پھر زمین کو مرے بعد اس پانی

---

[۱] تو آدمؑ اور حوا کی طرح اب پتے لپیٹنے کی ضرورت نہیں ہے، [۲] زیب و زینت و سجاوٹ، [۳] اتارا یا مال و اسباب، [۴] پرہیزگاری کا لباس خدا کے گناہوں سے بچنا یا خدا کا خوف یا حیا یا اسلام یا نیک عمل یا موٹا چھوٹا کپڑا یا زرہ اور خود جو جہاد کے لیے پہنا جائے [۵] لباس کا پیدا کرنا [۶] اور ستر کھولنے سے باز رہیں کیونکہ ستر کھولنا حرام یا گناہ ہے اور آدمؑ کے وقت سے اب تک معیوب ہے، [۷] یعنی ایک دم تباہ نہ کریں، [۸] جیسے لوٹ کا مال جو تم سے پہلے کسی امت کو درست نہ تھا، [۹] جب اس کی نعمتوں کا شمار نہیں ہو سکتا تو شکر کیوں کر ہو سکے گا، [۱۰] ان کو سردی میں تم پہن کر اپنے تئیں گرم رکھتے ہو، [۱۱] ان کا دودھ پیتے ہو پٹھوں اور رگوں اور سینگوں سے طرح طرح کے سامان بناتے ہو چمڑے سے جوتے اور تسمے اور سینکڑوں چیزیں تیار کرتے ہو، [۱۲] روز کا اکثر کھانا ان ہی کا گوشت ہے باقی پرند اور شکاری جانور تو کبھی کبھی کھانے میں آتے ہیں، [۱۳] شام کو زیادہ بہار ہوتی ہے جب کوکھ بھرے خوب کھا کر واپس آتے ہیں اس لیے اس کو پہلے بیان کیا، [۱۴] بڑی مصیبت اور تکلیف سے پہنچتے تو پہنچتے [۱۵] بعضوں نے اسی آیت سے ان تینوں جانوروں کا گوشت حرام رکھا ہے کیونکہ یہ سواری کے لیے پیدا ہوئے ہیں نہ کھانے کے لیے اور اکثر علماء کا قول ہے کہ گھوڑا حلال ہے اور یہی صحیح ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک گدھا بھی حلال ہے اسی طرح خچر، [۱۶] اس کی مہربانی ہے کہ تم کو لاکھوں نعمتیں دی ہیں اور تم ناشکری کئے جاتے ہو پر وہ جلدی عذاب نہیں کرتا اور معاف کئے جاتا ہے [۱۷] پہلے مردے کی طرح خشک تھی پانی برسنے سے تر و تازہ اور زندہ ہوئی اس میں غلہ اور میوہ اور چارہ پیدا ہوا، [۱۸] گائے بکری اونٹ۔

الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ
يَسْمَعُونَ ﴿٦٥﴾ وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ
نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهِ مِن بَيْنِ فَرْثٍ وَ
دَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِّلشَّارِبِينَ ﴿٦٦﴾ وَمِن
ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ
سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً
لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾ وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ
أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ
وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ﴿٦٨﴾ ثُمَّ كُلِي مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ
فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۚ يَخْرُجُ مِن بُطُونِهَا
شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ ۗ
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٦٩﴾ وَاللَّهُ
خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّاكُمْ ۚ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ
أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ إِنَّ
اللَّهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ﴿٧٠﴾ وَاللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ
عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا

سے جلایا[1] جو لوگ (دل لگا کر) سُنتے ہیں اُن کے لیے اس میں (خدا تعالیٰ کی قدرت کی) نشانی ہے اور (لوگو) تم کو چوپائے جانوروں میں[2] بھی سوچنے کا موقع ہے ان کے پیٹوں میں جو چیزیں گوبر اور خون ہیں سے ہم تم کو خالص (دالوٹ) دودھ پلاتے ہیں[3] پینے والے اُس کو مزے سے (غٹ غٹ) پی جاتے ہیں اور (اسی طرح) کھجور اور انگور کے پھلوں سے تم شراب بناتے ہو[4] اور عمدہ کھانا[5] جو لوگ عقل رکھتے ہیں ان کے لیے اس میں (خدا کی قدرت کی) نشانی ہے اور (اے پیغمبرؐ) تیرے مالک نے شہد کی مکھی کو سکھلایا کہ پہاڑوں اور درختوں اور چھتوں میں گھر بنا (یعنے چھتے لگا)[6] پھر ہر قسم کے پھل (اور پھول) چوستی رہ پھر (لوٹ کر) اپنے مالک کے آسان رستوں میں چلی جا اور (چھتے میں داخل ہو جا) اس کے پیٹ سے ایک پینے کی چیز نکلتی ہے (یعنے شہد) کئی طرح کے رنگ کی[7] اُس میں لوگوں کی تندرستی (شفا)[8] ہے جو لوگ غور کرتے ہیں ان کے لیے اس میں (خدا کی قدرت کی) نشانی ہے اور (لوگو) اللہ تعالیٰ ہی نے تم کو پیدا کیا پھر وہی تمہاری جان نکالتا ہے اور تم میں سے کوئی نکمی (خراب) عمر کو پہنچ جاتا ہے[9] اس لئے کہ بہت کچھ جاننے کے بعد پھر کچھ نہ جانے[10] بیشک اللہ تعالیٰ جانتا ہے قدرت والا (سب کچھ کر سکتا ہے)، اور اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایک کو دوسرے سے زیادہ روزی دی ہے پھر جن کو زیادہ روزی

[1] اس میں نہ خون کا رنگ ہے نہ گوبر کی بو ہے، [2] جب یہ آیت اتری اُس وقت شراب حرام نہیں ہوا تھا، [3] ان کے پھل میوے کی طرح کھائے جاتے ہیں سرکہ اور شکر بھی ان میں سے نکالتے ہیں [4] شہد کی مکھیاں عجیب عجیب کام کرتی ہیں تو اول تو اپنا گھر مسدس شکل پر بناتی ہیں اس کے سب اضلاع برابر ہوتے ہیں اگر گول یا مثلث یا مربع بناتیں تو بیچ میں خالی جگہیں بیکار رہ جاتیں دوسرے سب مکھیاں مل کر ایک کو اپنا بادشاہ کرتی ہیں اس کو عربی زبان میں یعسوب کہتے ہیں سب اس کی اطاعت کرتی ہیں تیسرے چھتے کے دروازوں پر دربان اور چوکیدار مقرر کرتی ہیں جو اور مکھیوں اور کیڑوں کو اندر نہیں آنے دیتیں، چوتھے رس چوسنے کے لیے دور دور جاتی ہیں پھر راستہ نہیں بھولتیں پھر اپنے چھتے کی مکھیاں دوسرے چھتے پر نہیں جاتیں، [5] کوئی شہد زرد ہوتا ہے کوئی سپیدی مائل کوئی سرخی مائل [6] حدیث میں ہے کہ تندرستیوں کو اپنے اوپر لازم کر لو قرآن اور شہد کو۔ ابن مسعودؓ نے کہا شہد ہی ہر بیماری کی دوا ہے اور قرآن پاک دلوں کی دوا ہے، [7] بہت بڑھاپے کو ساٹھ یا پینسٹھ یا پچھتر یا انسی برس کے بعد [8] اور بچوں کی طرح بن جائے اکثر بہت بوڑھا آدمی سٹھیا جاتا ہے اور دیوانوں کی سی حرکتیں کرنے لگتا ہے، عکرمہؓ نے کہا جو کوئی قرآن پڑھتا رہے وہ نکمی عمر کو نہ پہنچے گا، طاؤس نے کہا عالم کی عقل بڑھاپے سے نہیں جاتی، اور صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکمی عمر سے پناہ مانگی ہے، مولانا نذیر حسین صاحب محدث دہلویؒ بھی سو سال تک پہنچ گئے تھے لیکن حدیث شریف اب تک پڑھاتے تھے اور رجب ۱۳۲۰ھ میں ان کی وفات بمقام دہلی ہوئی، ہندوستان میں علم حدیث ان ہی کی برکت سے پھیلا اکثر بزرگوں نے تجربہ سے لکھا ہے کہ جو کوئی علم حدیث کے درس اور تدریس اور تعلیم اور اشاعت میں مصروف رہے اس کی عمر طویل ہوتی ہے اور یہ حدیث شریف کے ادنیٰ برکات میں سے ہے، یا اللہ ہم کو جیتے تک قرآن و حدیث میں مشغول رکھ آمین یا رب العالمین

بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ
فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَ
اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ
لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ
مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ
اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۲﴾

ملی ہے وہ اپنی روزی اپنے غلاموں کو دینے والے اور غلاموں کو (مال و دولت میں) اپنے برابر کرنے والے نہیں[1] کیا یہ لوگ اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کے منکر ہیں[2] اور اللہ تعالےٰ نے تم ہی میں سے تمہاری بی بیوں کو بنایا[3] اور تمہاری بی بیوں سے تمہارے بیٹے اور پوتے نواسے پیدا کئے (یا بیٹیاں یا سسرالی رشتہ دار) اور تم کو مزے دار چیزیں کھانے کو دیں یہ لوگ جھوٹ کو (بتوں کو) مانتے ہیں[4] اور اللہ تعالیٰ کے احسان کو نہیں مانتے[5]

(النحل پ۱۴ ۸۶-۹-۱۰)

۱۱-وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا
تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ
وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَلَمْ يَرَوْا
اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ
اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ
سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا
تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ
وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَاۤ اَثَاثًا
وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۸۰﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا
خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ
الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ

اور (لوگو) اللہ تعالیٰ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا اس وقت (تم کچھ نہیں جانتے تھے[6] اور تم کو (سُننے کے لئے) کان دیئے اور (دیکھنے کو) آنکھیں دیں اور (سوچنے کو) دل دیئے اس لئے کہ تم شکر کرو کیا ان لوگوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا وہ ادھر (بیچ آسمان میں حکم کے تابعدار ہیں (اڑ رہے ہیں) اللہ تعالیٰ ہی ان کو سنبھالتا ہے[7] بیشک جو ایمان دار ہیں اُن کے لیے اس میں (ایک قدرت کی) نشانی ہے اور اللہ تعالےٰ نے تمہارے گھروں کو تمہارے لئے ٹھکانا بنایا[8] اور چوپائے جانوروں کی کھالوں سے تمہارے لیے ڈیرے بنائے[9] جب تم (سفر میں) کوچ کرتے ہو۔ اور جب ٹھہرتے ہو تو ان کو ہلکا پھلکا پاتے ہو[10] اور اُن کی اُون اور روئیں اور بالوں سے کئی طرح کے سامان اور کام کی چیزیں ایک وقت تک[11] اور اللہ تعالےٰ[12] نے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں[13] سے تمہارے لئے سائے بنائے اور پہاڑوں میں چھت رہنے کی غار[14] تمہارے لیے (کپڑے کے)

[1] جب غلام کو برابر کا حصہ دینا ان کو پسند نہیں تو پھر پروردگار کے غلاموں کو پروردگار کے برابر کیسے کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو اس مثال سے قائل کیا، [2] جب تو اللہ تعالےٰ کی نمک حرامی کر کے اللہ تعالےٰ کے ساتھ شرک کرتے ہیں، [3] یعنی وہ بھی آدمی ہیں بعضوں نے کہا حوا کی پیدائش مراد ہے وہ آدم کی پسلی سے نکلی تھیں، [4] ان کا پوجا کرتے ہیں حالانکہ وہ جھوٹے معبود ہیں، [5] جو سچا معبود ہے اور در حقیقت اس کے لاکھوں احسان ہیں، [6] بلکہ دیکھنے اور سننے پر بھی اچھی طرح قادر نہ تھے پیدا ہوتے وقت بچے کی نہ آنکھ ٹھہرتی ہے نہ کان جمتا ہے پھر دو تین روز کے بعد بچہ کی آنکھ ٹھہرنے لگتی ہے اور کان سے اچھی طرح سننے لگتا ہے، [7] اس کا جس نے یہ سب نعمتیں دیں اور اس کے سوا کسی کو نہ پوجو، [8] اُن کے پر اور بازو ایسے بنائے ہیں کہ ہوا ان کا بوجھ اٹھا لیتی ہے گرنے نہیں دیتی، [9] کام کاج کر کے ان میں آرام لیتے ہو، [10] عرب لوگ اکثر چمڑے کے خیمے بناتے اور ان میں رہتے ہیں، [11] اس وجہ سے سفر میں ساتھ لے جاتے ہیں، [12] کہتے ہیں اون بھیڑ کے بال اور روئیں اونٹ کے بال اور بکری کے بال ایک وقت اس سے یہ مراد ہے کہ جب تک پھٹیں پرانے ہوں یا جب تک مرو یا قیامت آئے، [13] ان گھروں کے سوا جو لوگ بالکل مقدور نہیں رکھتے ان کی آسائش کے لئے، [14] جیسے جھاڑ پہاڑ وغیرہ، [15] یا تراشے ہوئے مکان،

سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَأْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۲﴾ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۳﴾ (النحل پ۱۴ ع ۱۱)

کرتے بنائے جو تم کو گرمی (اور سردی) سے بچاتے ہیں اور (لوہے کے) کرتے جو[1] لڑائی میں تم کو تمہاری مار سے بچاتے ہیں[2] اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنا[3] احسان تم پر پورا کرتا ہے اس لئے کہ تم اس کا حکم مانو[4] پھر اگر یہ لوگ (اتنا سمجھانے پر بھی) نہ مانیں تو تیرے ذمے کھول کر اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچا دینا ہے[5] یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو (خوب) پہچانتے ہیں[6] پھر ان کو نہیں مانتے[7] اور ان میں اکثر ناشکرے ہیں[8]۔

۱۷- اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۶۳﴾ (الحج پ۱۷ ع ۸)

(اے دیکھنے والے) کیا تو نے نہیں دیکھا (زمین سوکھی مردہ پڑی ہے) اللہ نے آسمان سے پانی برسایا تو پھر (زمین زندہ ہو کر) سرسبز ہو جاتی ہے بیشک اللہ مہربان (باریک بین) ہے خبردار[9]۔

۱۸- اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۵﴾ (الحج پ۱۸ ع ۹)

کیا تو نے (اے دیکھنے والے) نہیں دیکھا کہ اللہ نے زمین میں جتنی چیزیں ہیں تم لوگوں کے بس میں کر دی ہیں[10] اور کشتی کو بھی (تمہارے بس میں کر دیا ہے) جو اللہ کے حکم سے سمندر میں چلتی ہے اور آسمان کو زمین پر گر پڑنے سے بھی وہی روکتا ہے مگر جب حکم ہو تو وہ اور بات ہے[11] بیشک اللہ لوگوں پر دیا رکھتا ہے (شفقت رکھتا ہے) مہربان ہے[12]۔

۱۹- وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِی الْاَرْضِ ۖ

اور ہم نے تمہارے اوپر سات رستے (یعنی سات آسمان) بنائے[13] اور ہم نے جو چیزیں بنائیں ہم ان سے بے خبر نہیں ہیں[14] اور ہم نے ایک انداز کے ساتھ آسمان سے پانی برسایا پھر زمین میں اس کو ٹھہرا رکھا اور ہم اس پانی کو اڑا لے جائیں تو ہو سکتا ہے

[1] زرہیں جوشن وغیرہ، [2] یعنی ایک دوسرے پر جب وار کرتے ہیں، [3] مسلمان ہو جاؤ یا تم زخمی ہونے سے محفوظ رہو، عطا نے کہا قرآن شریف عرب کے لوگوں کے عادات اور علم کے موافق اترا ہے عرب کا ملک گرم ہے وہاں لباس پہننے سے اکثر گرمی سے بچنا منظور رہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے صرف گرمی کا ہی ذکر کیا بر خلاف سرد ملکوں کے وہاں لباس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ سردی سے بچیں، [4] جیسے یہ سب نعمتیں تم کو دیں، [5] ان کے نہ ماننے سے تیرا کوئی نقصان نہ ہوگا، [6] اور یہ بھی جانتے ہیں کہ سب اللہ کی دی ہوئی ہیں، [7] شرک کرتے ہیں یا اللہ تعالیٰ کی نعمت کو گناہ اور نافرمانی میں صرف کرتے ہیں، [8] مجاہدؒ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گنوار کو یہ آیت سنائی واللہ جعل لکم من بیوتکم سکنا وہ کہنے لگا بیشک اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اقرار کیا جب یہ آیت سنائی کذلک یتم نعمتہ علیکم لعلکم تسلمون تو پیٹھ موڑ کر بھاگا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری، [9] چھوٹی سے چھوٹی چیز تک بھی اس کا علم پہنچتا ہے، [10] آدمی سب پر حکومت کرتا ہے، [11] اس وقت یہ گر پڑے گا یعنی قیامت کے قریب، [12] اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے آسمان کو ایسا بنایا ہے کہ دوسرا آسمان اس کو کھینچے ہوئے ہے اور تارے ایک دوسرے کو کھینچے ہوئے ہیں کوئی کسی پر نہیں گرتا بلکہ اپنے چکر کی لکیر سے تل برابر نہ ادھر ہٹتا ہے نہ اُدھر ہٹتا ہے جب وقت پورا ہوگا اس وقت خدا کے حکم سے یہ کارخانہ بگڑ جائے گا ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے، [13] آسمانوں میں فرشتے چلتے رہتے ہیں اس لیے ان کو رستہ فرمایا، [14] بلکہ رتی رتی ہر چیز ہمارے سامنے ہے مطلب یہ ہے کہ یہ سات آسمان ہمارے اور تمہارے بیچ میں ایسے حائل نہیں ہیں کہ ہم سب کو تمہاری خبر نہ ہو گو ہم عرش کے اوپر ہیں مگر ہماری نظر ہر جگہ یہاں تک کہ تحت الثریٰ میں بھی کام کر رہی ہے حدیث میں ہے اس سے ایک آسمان دوسرے آسمان کو چھپا نہیں سکتا اور نہ پہاڑ اپنی تہ میں جو ہے نہ زمین، [15] اگر بے انداز برستا تو سب ڈوب جاتے یا بالکل کم برستا جو کھیتی کو کافی نہ ہوتا پیاس سے مر جاتے۔

وَإِنَّا عَلَىٰ ذَهَابٍ بِهِ لَقَادِرُونَ ﴿١٨﴾ فَأَنشَأْنَا لَكُم بِهِ جَنَّاتٍ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ لَّكُمْ فِيهَا فَوَاكِهُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿١٩﴾ وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِن طُورِ سَيْنَاءَ تَنبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْآكِلِينَ ﴿٢٠﴾ وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهَا وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿٢١﴾ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ﴿٢٢﴾ (المومنون پ۱۸ ع۱)

پھر اس پانی سے ہم نے تمہارے لیے کھجور اور انگور کے باغ اٹھائے تم کو ان باغوں میں سے بہت سے میوے ملتے ہیں اور ان ہی پر تمہاری گزر ہے[۱] اور وہ درخت جو طور سینا (پہاڑ) میں بہت نکلتا ہے تیل لے کر اگتا ہے اور کھانے والوں کے لیے سالن (اس کے تیل میں روٹی ڈبو کر کھاتے ہیں) اور (لوگو) تم کو چوپائے جانوروں میں غور کرنا چاہیے (ان کے پیٹوں میں سے تم کو پلاتے ہیں[۲] اور ان سے تم کو (اور بھی) بہت سے فائدے ہیں اور (ان فائدوں میں سے ایک یہ ہے) کہ ان میں سے[۳] کھاتے ہو اور ان پر اور کشتیوں پہ لدے پھرتے ہو[۴]۔

۲۰- أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا اللَّيْلَ لِيَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٨٦﴾ (النمل پ۲۰ ع۷)

کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا (نہیں سمجھا) ہم نے رات ان کے آرام کے لئے بنائی اور دن کو سوجھانے والا بنایا (اس کی روشنی میں ہر چیز سوجھ پڑتی ہے) بیشک جو لوگ ایمان دار ہیں ان کے لئے دن اور رات میں نشانیاں ہیں[۵]۔

۲۱- أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَكْفُرُونَ ﴿٦٧﴾ (العنکبوت پ۲۱ ع۷)

کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے (ان کا شہر مکہ) امن والا حرم بنایا اور اُن کے آس پاس (حرم کے باہر) لوگ لٹ جاتے ہیں کیا لوگ جھوٹی بات کا تو یقین کرتے ہیں اور اللہ (سچی) نعمت (آنحضرتؐ کی نبوت) کو نہیں مانتے۔

۲۲- أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللَّهِ لِيُرِيَكُم مِّنْ آيَاتِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿٣١﴾ (لقمان پ۲۱ ع۴)

(دیکھنے والے) کیا تو نہیں دیکھتا کہ سمندر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاز چلتے ہیں اس سے مطلب یہ ہے کہ تم کو اپنی (قدرت کی[۷]) نشانیاں دکھلائے بیشک اس میں ہر صبر اور شکر کرنے والے کے لیے نشانیاں ہیں[۸]۔

۲۳- أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنفُسُهُمْ ۖ أَفَلَا يُبْصِرُونَ ﴿٢٧﴾ (السجدہ پ۲۱ ع۳)

کیا ان لوگوں نے اُس پر نظر نہیں کی کہ ہم پانی (کے ابر) کو اجاڑ چٹیل زمین کی طرف ہانک لے جاتے ہیں پھر اس میں سے کھیتی نکالتے ہیں جس میں سے ان کے جانور اور وہ خود بھی کھاتے ہیں کیا ان لوگوں کو آنکھ نہیں (اللہ تعالیٰ کی قدرت نہیں دیکھتے)

۲۴- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ

مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے جو تم پر احسان کیا اُس کو یاد کرو جب (چار طرف

---

۱ انہی کی پیداوار میں سے کھا کر بسر کرتے ہو، ۲ یعنی دودھ یا ان کے پیٹوں میں جو الم غلم چیزیں ہیں مثلاً گھاس پھونس چارہ لید گوبر وغیرہ بھرے ہیں اس میں سے ہم صاف دودھ نکال کر تم کو پلاتے ہیں، ۳ یعنی ان کا گوشت اڑاتے ہو یا ان میں سے بعضوں کو کھاتے ہو، ۴ حالانکہ چوپائے جانوروں میں اور بہت سے فائدے ہیں جیسے ان کے بالوں سے اون نکلتا ہے چمڑے سے سینکڑوں کام کی چیزیں بنتی ہیں کھیتی کا کام ان سے لیا جاتا ہے مگر یہ دو بڑے فائدے ہیں ان کا گوشت اور دودھ آدمی کی غذا ہے اور ان کی پیٹھ سواری ہے انہی دو کو بیان کیا، ۵ وہ سمجھ سکتے ہیں کہ جو خدا ایسا قادر مطلق ہے کہ روشنی سے اندھیرا اور اندھیرے سے روشنی کر دیتا ہے وہ موت کے بعد پھر حیات بھی کر سکتا ہے، ۶ وہاں کوئی اُن کو ستا نہیں سکتا، ۷ اگر پانی ہوا کی طرح ہلکا ہوتا تو ہر چیز اس میں ڈوب جاتی نہ کشتی چل سکتی نہ جہاز، ۸ [illegible] مومن کے لیے جو گناہ سے صبر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر کرتا ہے۔

إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿٩﴾ (الاحزاب پ ۲۱ ع ۲)

کافروں کے لشکر تم پر ٹوٹ پڑے پھر ہم نے ان پر آندھی بھیجی[1] اور وہ فرشتوں کے لشکر بھیجے جن کو تم نے نہیں دیکھا اور اللہ تعالٰے تمہارے کاموں کو دیکھ رہا تھا[2]

۲۵- يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ ۚ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿٣﴾ (فاطر پ ۲۲ ع ۱)

لوگو! اللہ تعالیٰ کا جو احسان تم پر ہے اس کو یاد کرو بھلا اس کے سوا کوئی اور بھی پیدا کرنے والا ہے جو آسمان اور زمین سے تم کو روزی[3] دے کوئی سچا خدا نہیں اس کے سوا پھر کدھر الٹے جا رہے ہو[4]۔

۲۶- أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا ۚ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ ﴿٢٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَٰلِكَ ﴿٢٨﴾ (فاطر پ ۲۲ ع ۱۴)

(اے دیکھنے والے) کیا تو نے نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس پانی سے کئی رنگ کے پھل اگائے اور اسی طرح پہاڑوں میں گھاٹیاں بنائیں (یا طبقے) کچھ تو اُن میں سفید ہیں اور سُرخ کئی رنگ[5] کے اور کچھ کالے بھجنگ اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور چارپاؤں میں بھی طرح طرح کے رنگ ہیں۔

۲۷- وَآيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ﴿٣٣﴾ وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ﴿٣٤﴾ لِيَأْكُلُوا مِن ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٣٥﴾ (یٰس پ ۲۲ ع ۳)

اور ان کے لیے مردہ زمین نشانی ہے ہم نے (پانی برسا کر) اس کو جلایا اور اس میں سے اناج نکالا یہ لوگ اسی میں سے کھاتے ہیں[6] اور زمین میں ہم نے کھجور اور انگور کے باغ لگائے اور اُس میں (پانی کے) چشمے بہائے اس لئے کہ یہ لوگ اس کا میوہ کھائیں اور میوہ انہوں نے اپنے ہاتھوں سے نہیں بنایا کیا یہ لوگ شکر نہیں کرتے۔

۲۸- وَآيَةٌ لَّهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿٤١﴾ وَخَلَقْنَا لَهُم مِّن مِّثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ ﴿٤٢﴾ وَإِن نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنقَذُونَ ﴿٤٣﴾ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا

اور ایک نشانی ان کے لئے یہ ہے کہ ہم نے اُن کی نسل کو بھری ہوئی کشتی میں لاد[7] دیا اور ہم نے اُن کے لئے کشتی کی طرح ایک اور چیز بنائی ہے جس پر وہ سوار ہوتے ہیں[8] اور[9] اگر ہم ان کو ڈبو دیں تو کوئی اُن کی فریاد سننے والا نہیں اور نہ اُن کو بچانے والا مگر ہماری ہی مہربانی ہو اور ایک وقت تک ہم اُن کو

---

[1] ان کے ڈیرے اکھڑ گئے آنکھوں میں خاک پڑ گئی۔ [2] یہ غزوہ خندق کا ذکر ہے جس میں ابوسفیان قریش کے لوگوں کے علاوہ اور بہت سے کافروں کو مدینہ طیبہ پر چڑھا لایا تھا ادھر مدینہ والوں میں سے بنی قریظہ اور بنی نضیر نے بھی دغا بازی کی تھی یہ وقت مسلمانوں پر نہایت تنگ تھا اللہ تعالٰے نے ہوا کو حکم دیا اس نے کافروں کے ڈیرے وغیرہ سب سامان اڑا دیے ایک ہزار فرشتے مدد کے لیے اترے انہوں نے کافروں کے گھوڑے کھول دیئے چراغ بجھا دیے ہانڈیوں کو الٹ دیا آخر گھبرا کر سب بھاگ گئے۔ [3] آسمان سے پانی برسائے زمین سے اگائے۔ [4] اس سچے خدا کو چھوڑ کر تم نے جھوٹے معبود اور دیوتا بنا رکھے ہیں۔ [5] بعضے رنگ بہت سفید اور تیز سُرخ بعضے ہلکے سفید گلابی۔ [6] ایسے ہی ہم مردوں کو بھی جلا دیں گے۔ [7] کہتے ہیں اس سے نوحؑ کی کشتی مراد ہے وہ تمام قسم کے جانوروں اور سامان سے بھری ہوئی تھی اور ہر ایک کشتی بھی مراد ہو سکتی ہے اس میں آدمی کی اولاد سوار ہو کر سفر کرتی ہے۔ [8] اس سے اونٹ مراد ہے یا ہر جانور۔ [9] تو یہ اور بات ہے، وہ ڈوبنے سے بچ سکتے ہیں۔ [10] وہ پانی ایک جگہ سے بہتا ہوا دوسری جگہ گیا۔ [11] کوئی زرد کوئی سبز کوئی سُرخ کوئی سفید۔ [12] اس ریل گاڑی کی طرف اشارہ ہے جو آخیر زمانے میں ایجاد ہوئی یا دخانی کشتیوں کی طرف۔

إِلَىٰ حِينٍ ﴿٤٤﴾ (یٰسٓ پ ۲۳ ع ۱۶)

دنیا کے مزے اٹھاتے دیں[۱]۔

۲۹- أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٢١﴾ (الزمر پ ۲۳ ع ۲)

(اے دیکھنے والے) کیا تو نہیں دیکھتا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا پھر زمین میں اس کے لئے چلا دیے چشمے[۲] پھر اس پانی سے رنگ برنگ کھیتی نکالتا ہے پھر جب وہ پک جاتی ہے تو اس کو دیکھتا ہے زرد ہوگئی پھر اللہ تعالیٰ اس کو (سکھا کر) چورہ چورہ کر دیتا ہے ان باتوں میں عقلمندوں کے لئے (بڑی نصیحت ہے)[۳]

۳۰- وَمِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿٣٢﴾ إِن يَشَأْ يُسْكِنِ الرِّيحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلَىٰ ظَهْرِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿٣٣﴾ أَوْ يُوبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوا وَيَعْفُ عَن كَثِيرٍ ﴿٣٤﴾ وَيَعْلَمَ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِنَا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ﴿٣٥﴾ (الشوریٰ پ ۲۵ ع ۴)

اور اس کی نشانیوں میں سے جہاز ہیں[۴] جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں اگر وہ چاہے تو ہوا کو تھما دے پھر یہ (بادی) جہاز سمندر کی پیٹھ پر کھڑے رہ جائیں بیشک ان (جہازوں) میں ہر صبر اور شکر کرنے والے (بندے) کے لئے نشانیاں ہیں[۵] یا اگر وہ چاہے تو (جہاز والوں کے اعمال کی سزا میں) ان کو تباہ کر دے[۶] اور بہتوں کو معاف کر دے (بچا دے) اور اس لئے کہ وہ لوگ جو ہماری نشانیوں میں جھگڑتے ہیں یہ جان لیں کہ (اب) بھاگنے کا ان کو کوئی راستہ نہیں۔

۳۱- فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ ﴿٥٥﴾ (النجم پ ۲۷ ع ۴)

پھر (اے آدمی تو) اپنے پروردگار کی کس کس نعمت میں شبہ کرے گا۔

۳۲- فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٣﴾ (احدیٰ وثلثون مرۃ) (الرحمٰن پ ۲۷ ع ۱)

تو (جنو اور آدمیو) تم دونوں اپنے مالک کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے[۷]

۳۳- أَفَرَأَيْتُم مَّا تُمْنُونَ ﴿٥٨﴾ أَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ﴿٥٩﴾ (الواقعۃ پ ۲۷ ع ۲)

بھلا دیکھو تو جو نطفہ تم میں سے نکلتا ہے[۸] تم نے اس کو بنایا یا ہم نے بنایا[۹]

۳۴- أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ﴿٦٣﴾ أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ﴿٦٤﴾ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿٦٥﴾ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ﴿٦٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٦٧﴾ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي

بھلا دیکھو تو سہی تم جو (اناج وغیرہ) بوتے ہو کیا تم اس کو اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں[۱۰] اگر ہم چاہیں تو (اناج پکنے سے پیشتر ہی) اس کو چورا چورا کر دیں پھر تم یہ باتیں بناتے رہ جاؤ (ہائے) ہم تو ڈوب گئے (ہمارا پیسہ برباد ہوگیا) نہیں ہماری قسمت ہی پھوٹی ہے[۱۱] بھلا دیکھو تو سہی جو پانی تم

---

[۱] یہی حال آدمی کا بھی ہے بچہ ہوتا ہے پھر جوان ہوتا ہے پھر یک کر ضعیف ہو جاتا ہے پھر بوڑھا پھونس ہو کر مر جاتا ہے اور دنیا کی بھی یہی حالت ہے اس میں کسی بات کو قرار نہیں ایک قوم اوج کمال کو پہنچتی ہے پھر تباہ ہونے لگتی ہے اخیر میں بالکل مٹ جاتی ہے اب دوسری قوم اٹھنے لگتی ہے۔ [۲] جہاز میں جب کوئی مصیبت آتی ہے تو صبر کرتے ہیں اور جب خوشی آتی ہے تو شکر کرتے ہیں مسلمانوں کو جہاز میں صبر اور شکر کا بہت موقع ملتا ہے۔ [۳] ان سے بدلہ لینے کے لیے بہتوں کو ڈبو دے۔ [۴] کس کس نعمت کا انکار کرو گے ایک نعمت ہو یا دو ہوں تو کوئی کر سکتا ہے، ہزاروں نعمتوں کا کون انکار کر سکتا ہے یہ آیت اکتیس بار اس سورہ میں آئی ہے سننے والے پر مستحب ہے کہ جب پڑھنے والا یہ آیت پڑھے تو یوں کہتا جائے لا بشیٔ من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد[۵] اور ماں کے پیٹ میں جا کر بچہ بنتا ہے تم تو نطفہ بنا سکتے ہو نہ نطفہ کا بچہ کر سکتے ہو۔ [۶] زرع کے معنے اگانے کے ہیں حدیث میں ہے کوئی یوں نہ کہے میں نے زرع کیا بلکہ جوت کیا یعنی بویا۔ [۸] اللہ تعالیٰ نے ہماری قسمت میں روزی نہیں دی گا

تَشْرَبُونَ (۶۸) ءَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ
الْمُنزِلُونَ (۶۹) لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا
تَشْكُرُونَ (۷۰) أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي
تُورُونَ (۷۱) ءَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ
الْمُنشِئُونَ (۷۲) نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا
لِّلْمُقْوِينَ (۷۳) (الواقعۃ پ ۲۷ ع ۲)

۱۵- وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَ
مَنَافِعُ لِلنَّاسِ (۲۵) (الحدید پ ۲۷ ع ۳)

۱۶- فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ (۲۴) أَنَّا صَبَبْنَا
الْمَاءَ صَبًّا (۲۵) ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا (۲۶)
فَأَنبَتْنَا فِيهَا حَبًّا (۲۷) وَعِنَبًا وَقَضْبًا (۲۸) وَزَيْتُونًا
وَنَخْلًا (۲۹) وَحَدَائِقَ غُلْبًا (۳۰) وَفَاكِهَةً وَأَبًّا (۳۱)
مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ (۳۲) (عبس پ ۳۰ ع ۱)

پیتے ہو کیا تم نے اس کو ابر (بادل) سے اتارا یا ہم نے اتارا ہم چاہتے ہیں تو اس کو ایسا کھاری کر دیتے جو زبان پر بھی نہ رکھا جاتا پھر تم (ہمارے احسان کا) شکر کیوں نہیں کرتے[1] بھلا دیکھو تو سہی آگ جس کو تم سلگاتے ہو کیا تم نے اُس کا درخت بنایا[2] یا ہم نے بنایا ہم نے دنیا کی آگ کو (دوزخ کی آگ) یاد دلانے اور مسافروں کے فائدے کے لئے بنایا ہے[3]

اور ہم ہی نے لوہا پیدا کیا[4] اس سے تو بڑی لڑائی کا سامان بنتا ہے[5] اور لوگوں کو (بہت) فائدے ہوتے ہیں[6]

آدمی کو چاہیئے (اگر اپنی حقیقت پر غور نہیں کرتا تو) اپنے کھانے ہی پر نظر ڈالے (پہلے) ہم نے (اوپر سے) پانی برسایا پھر ہم نے (بیج کو طاقت دے کر) زمین کو پھاڑ ڈالا پھر ہم ہی نے اُس میں (غلہ کے) دانے اور انگور اُگائے اور ترکاریاں اور زیتون اور کھجور اور گھنے گھنے باغ اور میوے اور چارہ تمہارے اور تمہارے جانوروں کے فائدے کے لیے۔

اَلْبَابُ كِبْرِيَاءُ آيَاتِ اللهِ تعالیٰ وَالْأُمَمِ الْمَاضِيَةِ

باب اللہ تعالیٰ کی نشانیوں اور اگلی امتوں کی تباہی کا بیان

۱- إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ
اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ
بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ
مِن مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ
بَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ
الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

بیشک عقل مندوں کے لیے آسمان اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے ہیر پھیر میں[7] اور کشتیوں میں جو لوگوں کے فائدہ کا سامان لے کر سمندر میں چلتی ہیں اور (مینہ میں جس کو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے برسایا پھر مرے پیچھے زمین کو اس سے جلایا (یعنی تر و تازہ کیا) اور سب قسم کے جانوروں کو اس میں پھیلایا۔ اور ہواؤں کے پھیرنے میں اور بادل (ابر) میں جو آسمان اور زمین کے درمیان حکم کا تابع ہے (خداوند تعالیٰ کی

---

[1] الٹی ناشکری کرتے ہو ہماری قدرت کا انکار کرتے ہو۔ [2] کہتے ہیں عرب میں خصوصًا ملک مغرب اور شام میں دو درخت ایسے ہیں جن کا نام مرخ اور عفار ہے ان کی ٹہنیاں رگڑنے سے آگ نکلتی ہے۔ [3] اگرچہ آگ کی ضرورت مقیم اور مسافر دونوں کو ہے مگر مسافروں کو اس کی بہت ضرورت پڑتی ہے سردی سے بچنے اور درندوں کو بھگانے اور رات کو اجالا کرنے کے لیے۔ [4] یا اتارا جیسے ابن عباس رضؓ نے کہا ہے کہ حضرت آدمؑ کے ساتھ جنت سے سندان اور سنی اور ہتھوڑا اترا تھا۔ [5] جیسے تلوار بندوق توپ وغیرہ۔ [6] چاقو قینچی استرا نشتر سینکڑوں طرح کے آلات اس سے بناتے ہو۔ [7] یعنی ادل بدل میں ایک کے بعد دوسرا ہے۔

لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿١٦٤﴾ (البقرۃ پ۲ ع۴ ۲۰)

قدرت کی نشانیاں ہیں۔

۲۔ قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأُخْرَىٰ كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُمْ مِثْلَيْهِمْ رَأْيَ الْعَيْنِ وَاللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَنْ يَشَاءُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِأُولِي الْأَبْصَارِ ﴿١٣﴾ (آل عمران پ۳ ۲۶)

تمہارے (سمجھنے کے) لیے ایک بڑی نشانی (خدا کی قدرت کی) اُن دونوجوں میں ہوچکی ہے جو (بدر کے دن) بھڑ گئی تھیں ایک فوج تو اللہ کی راہ میں لڑتی تھی اور دوسری منکروں کی تھی وہ آنکھوں سے اُن کو اپنے سے (یا ان سے) دونا دیکھتے تھے [۳] اور اللہ جس کو چاہے اپنی مدد سے زور دیتا ہے جو لوگ عقل کی آنکھ رکھتے ہیں اُن کو اس میں (یعنے اس واقعہ میں) بیشک بڑی عبرت ہوگی[۴]

۳۔ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿١٣٧﴾ (آل عمران پ۴ ع۱)

تم سے پہلے بہت سے واقعے گزر چکے ہیں تو زمین کی سیر کر دو دیکھو جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا[۵]۔

۴۔ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿١٩٠﴾ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ﴿١٩١﴾

بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدایش اور رات کے آنے جانے میں عقلمندوں کے لئے (اس کی قدرت کی) نشانیاں ہیں جو اللہ تعالےٰ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے (ہر حالت میں) یاد کرتے ہیں[۶] اور آسمانوں اور زمین کی پیدایش میں غور کرتے ہیں[۷]۔

۵۔ أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَكُمْ وَأَرْسَلْنَا

کیا ان لوگوں نے (یعنے مکہ کے کافروں نے) یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی امتوں کو تباہ کر دیا[۸] ہم نے ان کو زمین میں ایسا جمایا تھا کہ ویسا تم کو

---

[۱] جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کی صفت بیان کی تو مشرک کہنے لگے اچھا اگر وہ خدا ایک ہی خدا ہے اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں تو ہم کو کوئی نشانی دکھلاؤ تب یہ آیت اتری اس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی آٹھ نشانیاں بڑی بڑی بتلائی گئیں ہیں اگر کوئی شخص ذرا بھی اپنی عقل سے کام لے اور غور کرے تو وہ بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ اس عالم کا بنانیوالا اور یہ سارا کارخانہ چلانے والا بجز اس سچے اور برحق خدا کے کوئی اور نہیں اور وہی پوجا پاٹ کے لائق ہے رات دن کا ہیر پھیر یعنی رات ہوتی ہے تو دن رخصت ہوتا ہے دن آتا ہے تو رات رخصت ہوتی ہے اگر ہمیشہ دن رہتا یا ہمیشہ رات رہتی تو زندگی دوبھر ہوجاتی ہواؤں کا پھیرنا کبھی پچھواڑ چلتی ہے کبھی پوربی کبھی دکھن کبھی اتر۔ [۲] اس کی رضامندی کے لیے۔ [۳] یعنی باوجودیکہ جنگ بدر میں مسلمان تین سو تیرہ تھے اور کافر ایک ہزار کے قریب تھے مگر اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت سے کافروں کی آنکھوں میں یہ دکھلایا کہ مسلمان اُن سے یعنی کافروں سے دوچند ہیں یعنی دو ہزار کے قریب ہیں یا جتنے مسلمان تھے اس سے دوچند ہیں یعنی چھ سو چھبیس ۶۲۶ ہیں جو تین سو تیرہ کا دونا ہے [۴] اور وہ سمجھیں گے کہ فتح اور شکست اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے لشکر کے زیادہ اور کم ہونے سے کچھ نہیں ہوتا۔ [۵] بیچ میں سود کا بیان آگیا تھا کیونکہ وہ بھی ایک لڑائی ہے اللہ اور رسول ؐ سے اب پھر جہاد کا بیان ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مسلمانو! تم کو جو جنگ احد میں شکست ہوئی تو رنج مت کرو اور ہمت نہ ہارو اگر تم ملکوں میں پھرو تو تم کو معلوم ہوجائے گا کہ تم سے پہلے بڑے بڑے واقعات گزرے ہیں اور پیغمبر اور ان کے ساتھی ایمان لانے والوں نے اپنے دشمنوں سے سخت سخت تکلیفیں اٹھائی ہیں لیکن آخر میں تم یہ ہوا کہ ایمان والے غالب ہوئے اور پیغمبر کے مخالف اور جھٹلانے والے مغلوب اور تباہ ہوگئے اب بھی ایسا ہی ہوگا اور انجام کار یہ مشرک اور کافر مغلوب ہوں گے گو ایک آدھ لڑائی میں وہ غالب ہوگئے اس آیت میں جو حکم ہے کہ زمین کی سیر کرو یہ بطور استحباب کے ہے نہ وجوب کے اور بہت سے بزرگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدرتیں دیکھنے کے لیے دنیا میں سیر و سیاحت کی ہے۔ [۶] مراد ذکر الٰہی ہے جو مومنوں کا ورد ہے ہر حال میں کیونکہ انسان اکثر ان تین حالتوں میں رہتا ہے یا کھڑا ہوگا یا بیٹھا یا لیٹا۔ [۷] جہاں تک انسانی علم پہنچ سکتا ہے خدا کی قدرتوں کو سمجھتے ہیں اور یہ کہتے ہیں ربنا ما خلقت الآیہ۔ [۸] جیسے نوحؑ کی قوم عاد کی قوم ثمود کی قوم۔

السَّمَآءَ عَلَيْهِم مِّدْرَارًا وَّجَعَلْنَا الْأَنْهٰرَ تَجْرِي مِنْ
تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنٰهُم بِذُنُوبِهِمْ وَأَنْشَأْنَا مِنْۢ
بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۶﴾ (الانعام پ ۷ ع ۱)

نہیں جمایا[1] اور آسمان سے ان پر موسلا دھار مینہ برسایا اور اُن کے نیچے نہریں بہادیں[2] آخر ان کے گناہوں کی سزا میں ہم نے ان کو غارت کر دیا اور ان کے بعد دوسری امت پیدا کی[3]

۱۰. قُلْ سِيْرُوْا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۱﴾ (الانعام پ ۷ ع ۲)

(اے پیغمبر) کہہ دے زمین میں تو پھرو[4] پھر (آنکھ سے) دیکھ لو (یا سمجھ لو) پیغمبروں کو جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا[5]۔

۱۱. وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَأْسُنَا بَيَاتًا
أَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ﴿۴﴾ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ إِذْ
جَآءَهُمْ بَأْسُنَآ إِلَّآ أَنْ قَالُوْٓا إِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵﴾
(الاعراف پ ۸ ع ۱)

اور کتنی بستیاں جب ہم نے ان کو کھپانا (تباہ) کرنا چاہا تو ہمارا عذاب[6] آن پہنچا وہ رات کو یا دن کو پڑے سو رہے[7] تھے تو جس وقت ہمارا عذاب اُن پر آن پہنچا کچھ نہ کہہ سکے مگر یہی کہنے لگے بے شک ہم گنہگار تھے[8]

۱۲. أَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ
وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ وَّأَنْ عَسٰٓى أَنْ يَّكُوْنَ
قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ فَبِأَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهُ
يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ (الاعراف پ ۹ ع ۲۳)

کیا انہوں نے آسمان اور زمین کی بادشاہت (یا انتظام) میں اور اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں پیدا کی ہیں ان میں غور نہیں کیا اور نہ اس میں کہ شاید اُن کی موت آ لگی[9] ہو تو مرے بعد پھر کس بات پر ایمان لائیں گے۔

۱۳. أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ
وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ وَقَوْمِ إِبْرٰهِيْمَ وَأَصْحٰبِ مَدْيَنَ
وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ۭ أَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا
كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾
(التوبة پ ۱۰ ع ۹)

کیا ان (منافقوں) کو ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں نوحؑ کی قوم اور عاد اور ثمود اور ابراہیمؑ کی قوم[10] اور مدین والے (شعیبؑ کی قوم) اور الٹی بستیوں والے[11] (لوطؑ کی قوم) ان کے پاس ان کے پیغمبر کھلی نشانیاں لے کر آئے پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم[12] نہیں کیا لیکن یہ لوگ (خود) اپنے پر آپ ظلم کرنے تھے[13]

[1] یعنی ان کو تم سے زیادہ قوت اور طاقت دی تھی، [2] یعنی پانی کی ان کے ملک میں بہت افراط تھی بارش بھی اچھی ہوتی تھی اور زمین میں بھی نہریں اور چشمے جاری تھے [3] اللہ جل جلالہ کا قاعدہ دنیا میں یہی ہے کہ ایک قوم کو بڑھاتا ہے خوب آباد کرتا ہے مال دولت دیتا ہے پھر جب اس میں غرور اور تکبر پیدا ہوتا ہے اور وہ اللہ کے حکموں کو چھوڑ دیتی ہے تو اس کو تباہ و برباد کرکے دوسری قوم کو حکومت دیتا ہے پھر ان کے اعمال دیکھتا رہتا ہے اسی طرح قیامت تک ہوتا رہے گا، [4] یعنی ذرا ملکوں کی سیر تو کرو یا عقل کا گھوڑا دوڑاؤ سوچو، [5] کیسے تباہ و برباد ہوگئے کہ نام و نشان باقی نہ رہا، [6] ان بستی والوں پر، [7] یعنی غفلت میں ایک ہی ایکا ایکی اللہ کا عذاب آپہنچا یہ بہت سخت اور ہولناک ہوتا ہے کافروں کو ڈرانا منظور ہے کہ امن اور چین پر مغرور نہ ہوں اللہ تعالیٰ کا عذاب آنے کا کوئی مقررہ وقت ان کو معلوم نہیں ہے۔ [8] یعنی گھبرا کر کچھ کرتے دھرتے بن نہ پڑی سوا اس کے کہ اپنے قصور کا اقرار کرنے لگے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے رونے پیٹنے لگے اب دوسرے معبودوں کو بالکل بھول گئے مگر اس وقت کا اقرار کیا کام آتا ہے۔ [9] کیونکہ موت کا مقرری وقت کسی کو معلوم نہیں ہے زندگی کا کیا بھروسہ انسان کو کم سے کم یہی سمجھ کر نیکی میں کوشش کرنا چاہیے۔ [10] کلدانی جس کا بادشاہ نمرود تھا۔ [11] یعنی جو بستیاں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے الٹ دی گئیں [12] بے قصور عذاب نہیں کیا، [13] پیغمبروں کو جھٹلاتے تھے ان کو ستاتے تھے آخر اللہ کا عذاب اترا تھا یہ سب قصے اوپر بیان ہو چکے ہیں،،

۱۰- وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا ۙ
وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا ۚ
كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ﴿۱۳﴾
ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ
لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ﴿۱۴﴾ (یونس پ۱۱ ع ۲)

اور تم سے پہلے ہم نے کتنی قوموں کو جب وہ ظالم بن گئے غارت کر دیا اور ان کے پیغمبر ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے اور وہ ایمان لانے والے نہ تھے[۱] ہم گنہگار لوگوں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں پھر (ان کے تباہ ہونے کے) بعد ہم نے تم کو اُن کا جانشین بنایا اس لیے کہ ہم دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو[۲]

۱۱- قُلِ انْظُرُوا مَاذَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَا
تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱۰۱﴾
(یونس پ۱۱ ع ۱۰)

(اے پیغمبرؐ) ان لوگوں سے کہہ (ذرا) دیکھو تو آسمان اور زمین میں کیا کیا نشانیاں ہیں، اور جن کی قسمت میں ایمان نہیں اُن کو نہ نشانیوں سے کچھ فائدہ ہوتا ہے نہ ڈرانے والوں سے۔

۱۲- فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ أُولُو بَقِيَّةٍ
يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّنْ
أَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۗ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا
فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿۱۱۶﴾ (ھود پ۱۲ ع ۱۰)

تو ان قوموں میں جو تم سے پہلے گزر چکیں[۳] ایسے اچھے لوگ کیوں نہ پیدا ہوئے جو ملک میں فساد مچانے سے منع کرتے[۴] رہتے مگر تھوڑے سے[۵] ان کو ہم نے بچا دیا اور ظالم لوگوں نے تو وہی (دنیا کے) مزے اختیار کئے جن میں مست ہو رہے تھے اور وہ بدکار (قصوروار) تھے[۶]

۱۳- وَكَأَيِّنْ مِنْ آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ
عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ ﴿۱۰۵﴾
(یوسف پ۱۳ ع ۱۲)

اور آسمان اور زمین میں بہتیری نشانیاں ایسی ہیں جن پر یہ لوگ (کافر) گزرتے رہتے ہیں (اُن کو دیکھتے رہتے ہیں) اور ادھر خیال بھی نہیں کرتے۔

۱۴- أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ﴿۱۰۹﴾ (یوسف پ۱۳ ع ۱۲)

کیا یہ لوگ (کافر) ملک میں نہیں پھرے (اگر پھرتے تو آنکھ سے) دیکھ لیتے کہ اگلے لوگوں کا[۷] انجام کیسا ہوا۔

۱۵- أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ
أَطْرَافِهَا ﴿۴۱﴾ (الرعد پ۱۳ ع ۶)

کیا یہ (مکہ کے) کافر نہیں دیکھتے کہ ہم (کفر کی) زمین سب طرف سے کم کرتے چلے آرہے ہیں۔

۱۶- أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ
وَعَادٍ وَثَمُودَ ۛ وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ
إِلَّا اللَّهُ ۚ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا

کیا تم کو اُن لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں نوحؑ کی قوم اور عاد اور ثمود اور اُن کے بعد والے جن کو اللہ ہی جانتا ہے[۸] اُن کے پاس اُن کے پیغمبر نشانیاں لے کر آئے تو انہوں نے اپنے ہاتھوں کو اپنے

---

[۱] اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی تھی۔ [۲] اگر تم بھی ان ہی کی طرح ظلم اور گناہ پر کمر باندھو گے تو تمہاری بھی تباہی رکھی ہوئی ہے۔ [۳] اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ہلاک ہوئیں۔ [۴] شرک اور کفر اور گناہ پھیلانے سے۔ [۵] جو ایسے لوگ ان میں ہوتے تھے۔ [۶] عذاب آتے وقت۔ [۷] اور (آخرت کا خیال تک نہ کیا)۔ [۸] یعنی مزے بھی وہ اختیار کئے جو گناہ اور منع تھے آخر ان پر عذاب اترا اس آیت سے نکلتا ہے کہ جس قوم میں اچھے لوگ کثرت سے ہوں اور بُروں کو بُرائی اور گناہ سے روکتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے سب محفوظ رہتے ہیں۔ [۹] جنہوں نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا تھا۔ [۱۰] ان کے تمام حالات سے وہی واقف ہے، ابن مسعودؓ نے کہا جو لوگ حضرت آدم علیہ السلام تک نسبت لگاتے ہیں وہ جھوٹے ہیں، عروہ نے کہا معد بن عدنان کے پرے کوئی نہیں جانتا کون لوگ تھے۔ [۱۱] لگے غصے کے مارے ہاتھ کاٹنے جیسے جاہلوں کا دستور ہوتا ہے

أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ﴿٩﴾ (ابراھیم پ۱۳ ع۲)

منہ تک پہنچایا[1] اور کہنے لگے ہم تو جو تم دے کر بھیجے گئے ہو اُس کو نہیں مانتے اور جس دین کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو اُس میں ہم کو ایسا شک ہے جس سے دل ہی نہیں جمتا۔[2]

۱۷۔ وَمَا أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُومٌ ﴿٤﴾ مَّا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ﴿٥﴾ (الحجر پ۱۴ ع۱)

اور ہم نے جس بستی کو تباہ کیا اُس کی مدت لکھی ہوئی ہے[3] کوئی قوم اپنی میعاد سے (جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کر رکھی ہے) نہ آگے بڑھ سکتی ہے نہ پیچھے رہ سکتی ہے۔[4]

۱۸۔ قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللَّهُ بُنْيَانَهُم مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِن فَوْقِهِمْ وَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٦﴾ (النحل پ۱۴ ع۴)

ان سے پہلے جو کافر گزر گئے انہوں نے بھی داؤں کیا اللہ تعالیٰ اُن کے داؤں کی (عمارت کی جڑ سے خبر لی اور (دھڑ دھڑا کر) اوپر سے چھت آ رہی (گر کی ساری عمارت بیٹھ گئی) اور جدھر سے ان کو خیال (بھی) نہ تھا اُدھر سے عذاب آن پہنچا۔

۱۹۔ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِّلَّهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ ﴿٤٨﴾ (النحل پ۱۴ ع۶)

کیا ان لوگوں نے اُن چیزوں کو نہیں دیکھا جو اللہ نے پیدا کی ہیں، اُن کے سائے کبھی داہنی طرف کبھی بائیں طرف ڈھلتے ہیں[5] اللہ تعالیٰ کو عاجزی کے ساتھ سجدہ کر رہے ہیں۔[6]

۲۰۔ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا ﴿١٢﴾ (بنی اسرائیل پ۱۵ ع۲)

اور ہم نے رات اور دن کے دو نمونے بنائے پھر رات کا نمونہ تاریک رکھا اور دن کا نمونہ روشن رکھا[7] اس لئے کہ تم (دن میں) اپنے مالک کا فضل چاہو (یعنے کمائی کرو) اور اس لیے کہ تم برسوں کی گنتی اور حساب جان لو[8] اور ہر چیز کو ہم نے کھول کر بیان کر دیا ہے[9]

۲۱۔ وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُونِ مِن بَعْدِ نُوحٍ ۗ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ﴿١٧﴾ (بنی اسرائیل پ۱۵ ع۲)

اور ہم نے نوح علیہ السلام کے بعد کتنی امتوں کو تباہ کر ڈالا[10] اور (اے پیغمبرؐ) تیرا مالک اپنے بندوں کے گناہوں کو جاننے اور دیکھنے کے لیے بس ہے۔[11]

---

[1] یا شک در شک ہے یعنی بہت شک یعضوں نے کہا ان میں دو فرقے ہو گئے تھے، ایک تو وہ جو یقیناً پیغمبروں کو جھوٹا جانتا تھا دوسرا وہ جو شک اور تردد میں تھا اور دونوں کافر تھے۔ [2] اللہ تعالیٰ کے پاس مقرر تھی جب مدت آن پہنچی اس وقت تباہ کی۔ [3] یعنی وقت مقرر سے پیشتر ہلاک نہیں ہو سکتی اور وقت آ جانے کے بعد بچ نہیں سکتی۔ [4] یا صبح کو داہنی طرف سایہ پڑتا ہے شام کو بائیں طرف [5] ہر چیز کا سایہ سجدے میں مصروف ہے[6] اکثر بزرگوں نے کہا ہے کہ جب سورج ڈھلتا ہے تو ہر چیز اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتی ہے اور داہنی طرف سے آسمان کا پورب اور بائیں طرف[7] آسمان کا پچھم مراد ہے صبح کو سایہ پچھم کی طرف ڈھلنے لگتا ہے پھر شام کو پورب کی طرف۔ [8] دکھانے والا یا اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے اگر رات دن کی طرح روشن ہوتی تو نیند میں خلل آتا۔ [9] اگر رات اور دن نہ ہوتے ہمیشہ یکساں آسمان رہتا تو سال اور مہینہ کچھ معلوم نہ ہو سکتا۔ [10] یا ہر چیز کو ہم نے دوسری چیز سے الگ کیا ہے جیسے ایک آدمی دوسرے آدمی سے ہر بات میں نہیں ملتا کچھ نہ کچھ فرق ضرور ہوتا ہے ایسے ہی جانوروں میں بھی ہر ایک جانور دوسرے جانور سے فرق رکھتا ہے گو دیکھنے میں ہم کو بعضے جانور سب یکساں معلوم ہوتے ہیں۔ [11] جیسے عاد اور ثمود اور مدین والے، [12] اس پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں قریش کے کافروں کو اس سے ڈرانا منظور رہے۔

۲۲- وَمَا مَنَعَنَآ أَن نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ إِلَّآ أَن كَذَّبَ بِهَا الْأَوَّلُونَ ۚ وَاٰتَيْنَا ثَمُودَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوا بِهَا ۚ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ إِلَّا تَخْوِيفًا ﴿٥٩﴾ (بنی اسرائیل پ ۱۵ ع ۶)

اور ہم نے جو نشانیاں بھیجنا موقوف رکھا تو اس وجہ سے کہ اگلے لوگوں نے اُن کو جھٹلایا اور ہم نے ثمود کو اونٹنی دی کھلم کھلا معجزہ انہوں نے اُس پر ظلم کیا[۱] اور ہم جو نشانیاں بھیجتے ہیں تو صرف (لوگوں کو) ڈرانے کے لئے[۲]

۲۳- وَتِلْكَ الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِم مَّوْعِدًا ﴿٥٩﴾ (الکہف پ ۱۵ ع ۸)

اور ان بستیوں کو ہم نے[۳] (دنیا میں) تباہ کر دیا جب انہوں نے شرارت کی اور ان کی ہلاکت کا (آخرت میں بھی) ہم نے ایک وعدہ مقرر کیا ہے[۴]

۲۴- وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثًا وَرِئْيًا ﴿٧٤﴾ (مریم پ ۱۶ ع ۵)

اور ہم نے تو اُن سے پہلے کتنے جتھوں کو تباہ کر دیا جو ان سے اچھا سامان اور ان سے اچھی نمود رکھتے تھے[۵]

۲۵- وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُم مِّنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾ (مریم پ ۱۶ ع ۶)

اور (ان لوگوں کی حقیقت ہی کیا ہے) ہم تو ان سے پہلے کتنی جماعتوں کو تباہ کر چکے ہیں بھلا تو اُن میں سے کسی کو دیکھتا ہے یا ان کی بھنک بھی کہیں سنتا ہے[۶]

۲۶- طٰهٰ ﴿١﴾ مَآ أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقَىٰٓ ﴿٢﴾ إِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَن يَخْشَىٰ ﴿٣﴾ تَنزِيلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلَى ﴿٤﴾ (طٰہٰ پ ۱۶ ع ۱)

ہم نے (اے پیغمبرؐ) قرآن تجھ پر اس لئے نہیں اتارا کہ تکلیف اٹھائے[۷] مگر (ہم نے تو قرآن اس لئے اتارا کہ وہ) ڈرنے والے کے لئے نصیحت ہو[۸] (یہ قرآن) اس کا اتارا ہوا ہے جس نے زمین کو اور اونچے آسمان کو بنایا۔

۲۷- كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ ﴿٩٩﴾ (طٰہٰ پ ۱۶ ع ۵)

(اے پیغمبرؐ) یوں ہم تجھ کو اگلے گزرے ہوئے حال سناتے ہیں۔

۲۸- أَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ الْقُرُونِ

کیا ان کو خبر نہیں ہوئی کہ ہم نے اُن سے پہلے کتنی قومیں تباہ کر دیں

---

[۱] اونٹنی کو ستایا آخر مار ڈالا یا اپنے اوپر ظلم کیا اس کو ستایا [۲] تاکہ لوگ آخر کے عذاب سے ڈریں اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاویں مطلب یہ ہے کہ ہدایت اللہ تعالیٰ کی توفیق پر منحصر ہے جس کی قسمت میں ایمان ہوتا ہے اس کو کسی فرمائشی نشانی کی ضرورت نہیں پڑتی تو خود بخود اس کا دل اللہ کی طرف رجوع ہو جاتا ہے اور پیغمبر کی صورت دیکھ کر یا قرآن سنکر اس کے دل میں ایمان درج جاتا ہے اور جس کی تقدیر میں ایمان نہیں ہوتا وہ لاکھ نشانیاں دیکھے مگر اس کے دل کا شبہ نہیں جاتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے معجزے دکھائے مگر ابوجہل اور ابولہب وغیرہ کافروں نے کسی طرح نہ مانا اور آپ کو جادوگر اور کاہن اور شاعر سمجھتے رہے، [۳] یعنی عاد اور ثمود اور لوط کی بستیوں کو [۴] قریش کے کافر ڈر و ایسا نہ ہو تمہارا بھی وہی حال ہو جو ثمود کا ہوا دنیا میں بھی تباہ ہوئے اور آخرت کا عذاب الگ رہا [۵] تو وہ کس شمار اور قطار میں ہیں اُن سے زیادہ مال دار اور شاندار قوم دم بھر میں تباہ ہو گئیں دنیا کے جاہ و جلال پر پھولنا اور مسلمانوں کو اپنے سے حقیر جاننا صریح نادانی اور خدا تعالیٰ کے غضب کی نشانی ہے، [۶] ان کا نام نشان تک باقی نہ رہا ایسے ہی یہ جھگڑالو کافر بھی اگر نہ مانیں گے تو تباہ ہوں گے [۷] اپنے تئیں بالکل تھکا ڈالے ہوا یہ کہ شروع میں جب قرآن اترنے لگا تو آنحضرتؐ اور صحابہؓ نے بہت عبادت اختیار کی رات رات بھر قرآن پڑھتے اور نماز میں کھڑے رہتے، مشرک کہنے لگے، اے محمدؐ قرآن تم کیا اترا کہ تم مصیبت میں پڑ گئے اس وقت یہ آیت اتری، [۸] جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے قرآن سے نصیحت لے۔

يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾ (طٰہٰ پ ۱۶ ع ۷)

یہ تو ان کے گھروں میں (بستیوں میں) آتے جاتے رہتے ہیں[1] بیشک اس میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں[2]۔

۲۹۔ مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾ (الانبیاء ع پ ۱۷ ۱)

(فرمائشی نشانی دیکھنے پر) ان سے پہلے کوئی بستی والے ایمان نہیں لائے جن کو ہم نے تباہ کر دیا یہ (بھلا) کیا ایمان لائیں گے[3]۔

۳۰۔ وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۱۱﴾ فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ يَرْكُضُوْنَ ﴿۱۲﴾ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔـلُوْنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴﴾ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ﴿۱۵﴾ (الانبیاء پ ۱۷ ع ۲)

اور بہت سی بستیاں جہاں کے لوگ شریر تھے ہم نے توڑ پھوڑ ڈالیں (تباہ کر دیں) اور ان کے بعد دوسرے لوگ پیدا کئے[4] جب انہوں نے ہمارے عذاب کی آہٹ پائی تو لگے وہاں سے جلدی بھاگنے[5] (ان کو فرشتوں نے آواز دی) بھاگو نہیں اور جہاں تم مزے کرتے تھے (چین اڑاتے تھے) ان مقاموں میں اور اپنے گھروں میں لوٹ جاؤ وہاں شاید کوئی تم کو پوچھے[6] کہنے لگے ہائے ہماری خرابی ہم (خود) قصوروار تھے بے شک[7] پھر وہ یہی کہتے رہے ہائے ہائے (اپنے قصور کا اقرار کرتے رہے) یہاں تک کہ ہم نے ان کو (کھیت کی طرح) کاٹ کر (آگ کی طرح بجھا دیا یعنی مار ڈالا)

۳۱۔ وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾ (الانبیاء پ ۱۷ ع ۷)

اور جن بستی والوں کو ہم نے کھپا دیا (تباہ کر دیا) ان کا پھر (دنیا میں) آنا حرام (ناممکن) ہے[8]۔

۳۲۔ فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِىَ ظَالِمَةٌ فَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿۴۵﴾ (الحج پ ۱۷ ع ۶)

اور بہت سی بستیاں جو نافرمان تھیں[9] ہم نے ان کو تباہ کر دیا اب وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں[10] اور (بہت سے) کنوئیں جو بے کار پڑے ہیں اور (بہت سے) عالی شان محل (خالی پڑے ہیں)[11]

---

[1] جب شام کے ملک کو جاتے ہیں تو ثمود اور لوط کی بستیاں راہ میں پڑتی ہیں، [2] وہ سمجھ سکتے ہیں کہ جب اتنی بڑی بڑی قوموں کو اللہ تعالےٰ نے دم بھر میں تباہ کر دیا تو ہماری کیا بساط ہے، [3] جس شخص کی قسمت میں ایمان نہیں ہے وہ نشانیاں اور معجزے دیکھنے کے بعد بھی ایمان نہیں لاتا، [4] ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالےٰ نے حمیر کی قوم میں ایک پیغمبر بھیجا ان کا نام شعیبؑ تھا اور یہ وہ شعیب نہیں جو مدین کی طرف بھیجے گئے تھے یہ شعیب بن مہدم تھے ان کی قبر یمن میں ہے (حنین پہاڑ پر) پھر ایک غلام نے ان کو لٹھ سے مار ڈالا اللہ تعالےٰ نے بخت نصر (ظالم بادشاہ کو) ان پر مسلط کیا اس نے حمیر کا ایک آدمی نہ چھوڑا سب کو مار ڈالا اسی باب میں یہ آیت اتری، [5] اپنے جانوروں کو ایڑ مارتے ہوئے دوڑاتے ہوئے وہاں سے چاہا نکل بھاگیں مگر اللہ تعالیٰ کا عذاب کہاں چھوڑنے والا تھا انہوں نے ایک آواز سنی بھاگو نہیں اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ یہ سنکر وہ لوٹ آئے اس وقت ایک اور آواز آئی پیغمبر کے خون کا بدلہ اور بخت نصر بادشاہ کا لشکر ان پر ٹوٹ پڑا سب کے سب مارے گئے، [6] تمہارا مال دولت دیکھ کر کوئی تم پر رحم کرے یہ فرشتوں نے ٹھٹھے کے طور پر ان سے کہا، [7] جب عذاب آن پہنچا تو اس وقت شرمندہ ہوئے لیکن فائدہ کیا، [8] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور جس بستی کو ہم نے تباہ کر دیا اس بستی والوں کو (قیامت کے دن ہمارے سامنے لوٹ کر آنا ضرور ہے، [9] یعنی وہاں کے رہنے والے نافرمان تھے، [10] جیسے اکثر قاعدہ ہے پہلے چھت گرتی ہے پھر دیواریں اس پر آرہتی ہیں، [11] کوئی ان میں سے پانی نکالنے والا نہیں، [12] ان میں چراغ تک نہیں جلتا ؎ تار تنیاں می تند بر بام کسریٰ عنکبوت ؞ چغد نوبت می زند بر گنبد افراسیاب ؞ دنیا کا یہی حال ہے ہر ایک ملک اور ولایت جاؤ تو اگلے لوگوں کے بڑے بڑے ویران محل اور مکان دیکھنے میں آئیں گے۔

۳۳- وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتُهَا وَإِلَيَّ الْمَصِيرُ ﴿٤٨﴾ (الحج پ۱۷ ع۶)

اور بہت سی بستیوں کو میں نے (چند روز کی) مہلت دی پھر (جب خوب غافل ہو گئے تو) میں نے ان کو ایک ہی ایکا دھر پکڑا اور میرے ہی پاس (سب کو) لوٹ کر آنا ہے۔

۳۴- أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مِن جِبَالٍ فِيهَا مِن بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ مَن يَشَاءُ وَيَصْرِفُهُ عَن مَّن يَشَاءُ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ ﴿٤٣﴾ يُقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ﴿٤٤﴾ وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِّن مَّاءٍ فَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ بَطْنِهِ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ رِجْلَيْنِ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ أَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٤٥﴾ (النور پ۱۸ ع۶)

کیا تو نے یہ نہیں دیکھا کہ اللہ ہی بادل کو ہانک لے جاتا ہے پھر اس کو جوڑتا ہے[1]، پھر اس کو تہ بر تہ جماتا ہے (تاکہ غلیظ ہو) پھر اس کے سوراخوں میں سے تو دیکھتا ہے مینہ نکلتا ہے[2] اور اولوں کے جو پہاڑ آسمان میں ہیں وہی ان میں سے اولے برساتا ہے پھر جس (آدمی) پر چاہتا ہے اولے گراتا ہے اور جس پر سے چاہتا ہے وہ اولے ہٹا دیتا ہے[3] بادل کی بجلی کی چمک (ایسا معلوم ہوتا ہے) گویا آنکھوں کی روشنی اب اچک لے جائے گی[4] اللہ تعالیٰ رات اور دن کو الٹ پلٹ کرتا ہے[5] جو لوگ عقل رکھتے ہیں ان کو ان باتوں میں فکر کرنا چاہیئے[6] اور اللہ تعالیٰ ہی نے ہر جانور کو پانی (نطفہ سے) پیدا کیا[7] بعضے جانور تو پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعضے دو پاؤں پر چلتے ہیں اور بعضے چار پاؤں پر چلتے ہیں (بعضے چار سے بھی زیادہ بہت سے پاؤں پر) اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے بناتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے۔

۳۵- أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ﴿٤٥﴾ ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا ﴿٤٦﴾ (الفرقان پ۱۹ ع۵)

(اے پیغمبرؐ) کیا تو نے اپنے مالک کی قدرت نہیں دیکھی اس نے سایہ کیونکر پھیلایا[8] اور اگر وہ چاہتا تو سایہ ٹھہرا رکھتا (کبھی دھوپ نہ نکلتی) پھر ہم نے سورج کو (نکال کر) سائے کی پہچان کی[9] پھر سائے کو ہم نے دھیرے دھیرے اپنی طرف سمیٹ لیا[10]

---

[1] اس کے ٹکڑوں کو ملا کر ایک ساں کرتا ہے، [2] ابر گویا چھلنی کی طرح ہے کہ ہلکے ہلکے پانی اس میں چھن کر بوند بوند برستا ہے اگر ابر نہ ہوتا اور ایک دم سے پرنالے کی طرح پانی آسمان سے برپڑتا تو ساری زمین میں گڈھے پڑ جاتے درخت تباہ ہو جاتے کھیتی برباد ہو جاتی، [3] اولے گرتے ہیں لیکن وہ بچ جاتا ہے، [4] آنکھیں اس کی چمک سے اندھے ہونے کے قریب ہو جاتی ہیں سبحان اللہ کیا قدرت ہے ایک چیز سے پانی اور آگ اور روشنی اور تاریکی سب نکالتا ہے، [5] پہلے دن پھر رات پھر دن پھر رات کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ دن کے بعد پھر دوسرا دن آجائے رات چٹ ہو یا رات کے بعد پھر دوسری رات دن چٹ ہو صحیح حدیث میں ہے آدمی زمانہ کو برا کہتا ہے زمانہ تو میرے ہاتھ میں ہے میں ہی رات اور دن کو الٹتا پلٹتا رہتا ہوں بعضوں نے کہا الٹنے پلٹنے سے مراد یہ ہے کہ دن گھٹتا ہے اور رات بڑھتی ہے رات گھٹتی ہے تو دن بڑھتا ہے، [6] اگر خدا نہ ہوتا تو یہ سب انتظام کیونکر چلتے، [7] بعضوں نے کہا اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ عالم کی خلقت پانی سے شروع ہوئی پہلے پانی ہی پانی تھا پھر اس کے بخار سے ہوا پیدا ہوئی اور ہوا کے باہم تموج سے آگ پیدا ہوئی پانی کی تہ میں جو چیز جمی غلیظ ہوتی گئی وہ مٹی ہو گئی تو پانی ساری خلقت کی اصل ہے، [8] جب صبح کی روشنی ہوتی ہے تو سورج نکلنے تک سایہ ہی سایہ رہتا ہے، [9] اگر سورج کبھی نہ نکلتا تو سایہ کی بھی شناخت نہ ہوتی۔ کیونکہ ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے دھوپ سائے سے سایہ دھوپ سے گرمی سردی سے سردی گرمی سے، [10] یعنی محو کر دیا جوں جوں سورج بلند ہوتا جاتا ہے سایہ پچھم کی طرف سے کم ہو جاتا ہے یہاں تک کہ بعض ملکوں میں جہاں سورج سر پر آجاتا ہے ٹھیک دوپہر کا سایہ معدوم ہو جاتا ہے معدوم ہو جانے کو فرمایا کہ اپنی طرف سمیٹ لیا۔

۳۶۔ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝۷ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۸ (الشعراء پ ۱۹ ع ۱)

کیا ان لوگوں نے زمین کو نہیں دیکھا اس میں ہم نے کیسی عمدہ عمدہ قسم کی چیزیں اگائی ہیں[1] بیشک اس میں (خدا کی قدرت کی) نشانی ہے اور (تو بھی) ان میں کے بہت لوگ نہیں مانتے (اکثر کافر ہیں یا مشرک)

۳۷۔ وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ۝۲۰۸ ذِكْرٰى ڕ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝۲۰۹ (الشعراء پ ۱۹ ع ۱۱)

اور ہم نے کوئی بستی اُس وقت تک تباہ نہیں کی جب تک اس کے یاد دلانے کو ڈرانے والے (پیغمبر) نہیں بھیجے اور ہم ظالم نہیں ہیں[2]

۳۸۔ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝۶۹ (النمل پ ۲۰ ع ۶)

(اے پیغمبرؐ) کہہ دے (ذرا) ملک میں (چلو) پھر تو دیکھو گناہ گاروں کا انجام کیسا (خراب) ہوا۔

۳۹۔ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۭ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ۝۵۸ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ۝۵۹ (القصص پ ۲۰ ع ۶)

اور انہوں نے اس پر غور نہیں کیا کہ ہم نے بہت سی ایسی بستیاں کھپا دیں جو اپنی معاش پر اترا رہی تھیں[3] تو دیکھو اُن کے گھر اُن کے اجڑے پیچھے پھر نہیں بسے مگر کوئی کوئی[4] اور (آخر ہم ہی اُن کے) گھر بار مال متاع کے وارث ہوئے (کیونکہ ان کا کوئی وارث بھی نہ رہا) اور (اے پیغمبرؐ) تیرا مالک بستیوں کو اُس وقت تک تباہ نہیں کرتا جب تک وہاں کی بڑی بستی میں (ان بستیوں کے صدر مقام میں) ایک پیغمبر نہ بھیج لے جو ہماری آیتیں پڑھ کر ان کو سنا دے اور ہمارے حکم پہنچا دے اور ہم ان بستیوں کو اُس وقت تباہ کرتے ہیں جب وہاں کے رہنے والے ظالم (بدکار) ہوتے ہیں۔

۴۰۔ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَاۗءٍ ۭ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ۝۷۱ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝۷۲

(اے پیغمبرؐ ان لوگوں سے) پوچھ بھلا بتلاؤ تو سہی اگر اللہ تعالیٰ ہمیشہ قیامت تک تم پر رات کئے رہے (کبھی سورج نہ نکلے برابر اندھیرا رہے) تو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرا کون خدا ہے جو تم پر روشنی لے کر آئے (دن نکالے) کیا تم (دل لگا کر یہ بات) نہیں سنتے[5] (اے پیغمبرؐ ان لوگوں سے) پوچھ بھلا بتلاؤ تو سہی اگر اللہ تعالیٰ ہمیشہ قیامت تک دن کئے رہے (رات نہ آئے سورج نہ ڈوبے) تو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرا کون خدا ہے جو تم پر رات لے کر آئے جس میں تم آرام کرو کیا تم (ایسی کھلی بات بھی) نہیں دیکھتے[6]

---

[1] جو جانداروں کی غذا اور دوا ہیں صدہا طرح کے میوے خوش ذائقہ، [2] ناحق کسی بستی کو تباہ کر دیں بلکہ ہر بستی میں پیغمبر بھیجے انہوں نے بستی والوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم یاد دلائے اور اس کے عذاب سے ڈرایا جب انہوں نے کسی طرح نہ مانا اور شرارت پر قائم رہے تو اس وقت عذاب اتارا گو اللہ تعالیٰ کا کوئی فعل ظلم نہیں ہو سکتا کیونکہ سب اس کی ملک ہیں مگر بظاہر ظلم معلوم ہوتا ہے کہ بے قصور کسی کو تباہ کرے تو فرمایا کہ ہم ایسا بھی نہیں کرتے، [3] جہاں کے لوگ حد سے زیادہ کھا پی کر مال دولت میں مست ہو رہے تھے [4] یا کبھی کبھی تھوڑی دیر کے لیے کوئی مسافر وہاں اترا، [5] تمہارے وہ جھوٹے دیوتا اور معبود کچھ کر سکتے ہیں سورج نکالنا تو بہت بڑی بات ہے ایک مکھی کو مار کر جلا دیں یا ایک مکھی کو بالکل فنا کر دیں۔

[6] تمہارے وہ جھوٹے دیوتا اور معبود کچھ کر سکتے ہیں رات لانا اور سورج ڈبونا تو بڑی بات ہے ایک چیونٹی کو تو مار کر جلا دیں یا ایک چیونٹی کو بالکل فنا کر دیں۔

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ (القصص پ ۲۰ ع ۷)

اور اُسی خدا کی مہربانی ہے کہ رات تمہارے آرام کے لئے بنائی اور دن اس لئے بنایا کہ اُس کا فضل (روزی رزق) ڈھونڈھو اور اس کا شکر کرو۔[1]

۴۱- اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۹﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ (العنکبوت پ ۲۰ ع ۲)

کیا ان لوگوں نے یہ نہیں سمجھا کہ اللہ تعالیٰ شروع میں کیونکر پیدا کرتا ہے پھر جس نے شروع میں پیدا کیا، وہی دوبارہ بھی پیدا کرے گا اللہ کے نزدیک یہ دونوں آسان ہیں (اے پیغمبر) کہہ دے (ذرا) زمین میں تو پھرو اور دیکھو اللہ نے پیدائش کیونکر شروع کی پھر وہی اللہ (قیامت کے دن) پچھلا اٹھان بھی اٹھائے گا (آخری پیدائش بھی وہی کرے گا) بیشک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔[2]

۴۲- خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ (العنکبوت پ ۲۱ ع ۴)

اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین حکمت سے بنائے ہیں بے شک ایمانداروں کے لیے اس میں نشانی ہے۔[3]

۴۳- وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ (العنکبوت پ ۲۱ ع ۶)

اور (اے پیغمبر) اگر تو ان (کافروں) سے پوچھے کس نے آسمان اور زمین پیدا کئے اور سورج اور چاند کو کام میں لگایا تو ضرور یہی کہیں گے اللہ تعالیٰ نے، پھر کہاں بہکے جا رہے ہیں۔[4]

۴۴- وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ (العنکبوت پ ۲۱ ع ۶)

اور اگر تو اُن سے پوچھے آسمان سے پانی کس نے برسایا پھر زمین کو مرے پیچھے پانی برسا کر کس نے جلایا تو ضرور یہی کہیں گے اللہ تعالیٰ نے (اے پیغمبر) کہہ دے شکر ہے اللہ کا (ابھی تک تم یہ اقرار کرتے ہو) بات یہ ہے کہ (ان کافروں میں) اکثر بے عقل ہیں۔[5]

۴۵- اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۣ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ

کیا ان لوگوں نے اپنے دلوں میں سوچا نہیں اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین اور جو ان کے بیچ میں ہے حکمت ہی کے ساتھ اور ایک ٹھہری ہوئی مدت کے لیے بنائے ہیں اور بہت سے آدمی تو اپنے مالک سے ملنے کو بھی نہیں مانتے[6] کیا ان لوگوں نے ملکوں کی سیر نہیں کی (اگر کرتے، تو اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیتے اگلے لوگوں کا کیا انجام ہوا جو زور میں ان سے (دکھیں) زیادہ

[1] معلوم ہوا کہ فطرت یہی ہے کہ انسان رات کو آرام کرتے اور دن کو کام کاج محنت مزدوری اور جو کوئی اس کا الٹا کرے یعنی دن کو آرام کرے اور رات کو کام کاج وہ الٹی کھوپری کا آدمی ہے [2] مطلب یہ ہے کہ پہلی پیدائش کیا کم عجیب ہے زمین پر پانی برستا ہے اس میں سے پھل اور میوے پیدا ہوتے ہیں ان کو آدمی کھاتا ہے پیٹ میں جا کر وہ منی بنتے ہیں پھر منی ماں کے پیٹ میں جا کر نطفہ ہوتی ہے پھر خون پھر گوشت کا ٹکڑا پھر اعضا بن جاتے ہیں اور جان بھی پڑ جاتی ہے یہی سلسلہ اداگون کا جاری ہے جو پروردگار ایسے عجیب کام کرتا ہے اس کو دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے [3] اس کی قدرت کی اور اس بات کی دلیل ہے کہ عبادت اور پوجنے کے لائق اسی کی ذات ہے [4] ایسی قدرت والے مالک کو چھوڑ کر دوسروں کی پوجا کر رہے ہیں [5] اگر عقل رکھتے ہوتے تو خدا تعالیٰ کے سوا کسی کو نہ پوجتے [6] قیامت ہی کے سرے سے منکر ہیں۔

مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَأَثَارُوا
الْأَرْضَ وَعَمَرُوهَا أَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوهَا وَجَاءَتْهُمْ
رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ۖ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ
وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٩﴾

تھے انہوں نے زمین کو جوتا اور جتنا انہوں نے آباد کیا ہے اس سے زیادہ آباد کیا اور اُن کے پیغمبر ان کے پاس نشانیاں لے کر آئے[۱] تو اللہ تعالیٰ ایسا نہیں جو ان پر ظلم کرتا لیکن وہ خود اپنی جانوں پر شرک اور کفر اور گناہ کر کے ظلم کرتے تھے۔

(الروم پ ۲۱ ع ۱۲)

۴۶- وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ إِذَا أَنْتُمْ
بَشَرٌ تَنْتَشِرُونَ ﴿٢٠﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ
مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ
بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ
لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ
وَأَلْوَانِكُمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْعَالِمِينَ ﴿٢٢﴾
وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُمْ
مِنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ
يَسْمَعُونَ ﴿٢٣﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ يُرِيكُمُ الْبَرْقَ
خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
فَيُحْيِي بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٢٤﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ
تَقُومَ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ بِأَمْرِهِ ۚ ثُمَّ
إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖ مِنَ الْأَرْضِ إِذَا

اور اُس کی (قدرت) کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر اب تم آدمی ہو کر (ساری زمین میں) پھیل پڑے ہو۔ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تمہاری بی بیاں تم ہی میں سے (یعنے آدمیوں میں سے) بنائیں اس لیے کہ تم ان کے پاس چین کرو اور تم (میاں بی بی) میں الفت اور محبت رکھی[۲] بیشک ان باتوں میں اُن لوگوں کے لیے جو سوچتے ہیں نشانیاں[۳] ہیں اور اس کی (قدرت) کی نشانیوں میں سے آسمان اور زمین کا بنانا ہے اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا الگ الگ ہونا[۴] بے شک ان باتوں میں علم والوں کے لیے نشانیاں ہیں[۵] اور اُس کی (قدرت) کی نشانیوں میں سے یہ ہے جو رات اور دن کو تم سو جاتے ہو[۶] اور (جاگ کر) اس کا فضل تلاش کرتے ہو (رزق روزی) بیشک اُس میں اُن لوگوں کے لیے جو (دل لگا کر) سنتے ہیں اُس کی نشانیاں اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے وہ تم کو ڈرانے اور (بارش کی) امید دلانے کے لیے بجلی (چمک) دکھلاتا ہے اور آسمان سے پانی برساتا ہے پھر اُس پانی سے زمین کو مرے پیچھے زندہ کرتا ہے بیشک ان باتوں میں اُن لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں اس کی (قدرت کی) نشانیاں ہیں[۷] اور اس کی (قدرت) کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آسمان اور زمین اُس کے حکم سے (بے ستون) تھمے ہوئے ہیں[۸] پھر جب

[۱] معجزے پر انہوں نے نہ مانا آخر اپنے کئے کی سزا پائی۔ [۲] حالانکہ میاں بی بی میں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بالکل تعارف اور شناسائی تک نہیں ہوتی مگر نکاح کے بعد ایسی محبت ہو جاتی ہے کہ ایک دوسرے پر جان فدا کرتا ہے۔ [۳] ساری دنیا میں سات سو سے زیادہ زبانیں بولی جاتی ہیں اور کوئی قوم کالی ہے کوئی گوری کوئی گندم گوں کوئی سانولی یہ اس کی قدرت نہیں تو کیا ہے اگر سب کی زبان ایک ہی اور رنگ بھی ایک ہی ہوتا تو بڑی مشکل پڑتی بات کرنے میں ہر ایک اس کا مطلب سمجھ لیتا اور پہچاننا دشوار پڑ جاتا۔ [۴] علم والے یہ سمجھ سکتے ہیں کہ باپ ایک ماں ایک ملک ایک مادہ ایک پھر یہ قسم قسم کے رنگ اور روپ کہاں سے آئے اس سے حق تعالیٰ کا وجود ثابت ہوتا ہے۔ [۵] سونے سے تمہاری ساری تھکاوٹ مٹ جاتی ہے۔ [۶] بارش اور بجلی کی طرح سے ہوتی ہیں کہیں زیادہ کہیں کم اور ایک ہی وقت میں سب جگہ نہیں ہوتی جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے وہاں بارش ہوتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ برسوں بارش نہیں ہوتی اگر یہ مادے کا کھیل ہوتا تو ہر جگہ یکساں ہوتا تھا۔ [۷] اس نے ایسی کشش رکھی ہے کہ ایک جسم دوسرے جسم کو کھینچے ہوئے ہے لیکن اس سارے عالم کو کون کھینچے ہوئے ہے وہی خدا کریم قادر مطلق ہے۔

أَنتُمْ تَخْرُجُونَ ﴿٢٥﴾ (الروم پ۲۱ ع۳)

قیامت کے دن وہ تم کو ایک بارگی زمین سے پکاریگا تم (سب) اسی وقت نکل پڑو گے۔

۴۷۔ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٣٧﴾

(الروم پ۲۱ ع۴)

کیا ان لوگوں نے اس پر نظر نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے فراغت کے ساتھ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے تنگی سے دیتا ہے بیشک جو لوگ ایماندار ہیں اُن کے لیے اس معاملہ میں (خدا کی قدرت کی) نشانیاں ہیں۔

۴۸۔ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلُ ۚ كَانَ أَكْثَرُهُم مُّشْرِكِينَ ﴿٤٢﴾

(الروم پ۲۱ ع۵)

اے پیغمبر (ﷺ) کہہ دے ذرا ملکوں کی سیر کرو اور دیکھو اگلے لوگوں کا کیا انجام ہوا اُن میں مشرک تھے۔

۴۹۔ وَمِنْ آيَاتِهِ أَن يُرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ وَلِيُذِيقَكُم مِّن رَّحْمَتِهِ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٤٦﴾

(الروم پ۲۱ ع۵)

اور اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ ہے کہ (بارش کی) خوشخبری دینے والی ہوائیں (بارش سے پہلے) بھیجتا ہے اور اس سے مطلب یہ ہے کہ اپنی مہربانی کا مزہ تم کو چکھائے[1] اور اس کے حکم سے (دریاؤں میں) جہاز چلیں اور اس لیے کہ (دریا کا سفر کر کے) تم اُس کا فضل ڈھونڈو (روپیہ کماؤ) اور اس لیے کہ تم (اُس کے احسانوں کا) شکر کرو

۵۰۔ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً ﴿٢٠﴾

(لقمان پ۲۱ ع۳)

کیا تم لوگوں نے اس پر نظر نہیں ڈالی کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے سب کو تمہارے کام میں لگایا[2] اور تم پر اپنی کھلی اور چھپی نعمتیں پوری کر دیں[3]۔

۵۱۔ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٥﴾

(لقمان پ۲۱ ع۳)

اور (اے پیغمبر) اگر تو ان (کافروں) سے پوچھے آسمان اور زمین کس نے بنائے ہیں تو ضرور یہی کہیں گے اللہ نے (بنائے ہیں اور کس نے) کہہ دے شکر خدا کا بات یہ ہے کہ ان کافروں میں اکثر بے علم (جاہل لٹھ) ہیں[4]۔

۵۲۔ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَ

کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ تعالیٰ رات کو دن میں شریک کر دیتا ہے اور دن کو رات میں شریک کر دیتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا

---

[1] بارش سے میوے اور اناج پیدا ہوں تم کھاؤ۔ [2] ابر و باد و ماہ و خورشید و فلک در کارند ؛ تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری۔ [3] کھلی نعمتیں جو محسوس ہوتی ہیں جیسے کھانا پانی وغیرہ اور چھپی نعمتیں عقل اور حواس وغیرہ۔ [4] اس سے زیادہ جہالت کیا ہوگی جانتے ہیں کہ آسمان اور زمین اور سب چیزیں بنانے والا اللہ ہے پھر اس کو چھوڑ کر دوسروں کی پوجا پاٹ کرتے ہیں ان پر لعنت خدا کہتے کیا ہیں اس تک رسائی ہماری نہیں ہوتی اس لیے دوسرے دیوتاؤں اور بزرگوں کا وسیلہ بناتے ہیں جیسے دنیا کے بادشاہوں تک پہنچنے کے لیے اس کے امراء اور مصاحبوں سے ملتے ہیں بیوقوف کہیں کے یہ نہ سمجھے کہ دنیا کے بادشاہ دل کے بودے کان کے کچے آنکھ کے اندھے ہیں ان کا یہ دل اور دماغ کہاں کہ سب کام خود کریں ہر ایک کی فریاد خود سنیں اللہ تعالیٰ دنیا کے بادشاہوں کی طرح نہیں ہے اس کو کسی کا ڈر نہیں نہ اس کو کسی امیر یا وزیر کی ضرورت ہے نہ اس کو کسی کی پرواہ ہے وہ سارے کام خود کرتا ہے ایک ایک چیونٹی کی فریاد سنتا ہے رتی رتی سب چیزیں اس کی نظر میں ہیں جو کوئی بندہ کہیں کسی وقت اس کو پکارے وہ سن لیتا ہے پھر ایسے شہنشاہ با اقتدار کو چھوڑ کر ہم اس کے چیلے چاپڑوں کو پکاریں اور اپنے شہنشاہ کو ناراض کریں یہ کونسی عقل ہے

ربنا انت ولینا ندعوک ولا ندعوا غیرک نؤمن بک ولا نستعین باحد سواک فانصرنا وانت خیر الناصرین واحفظنا وانت خیر الحافظین وارزقنا وانت خیر الرازقین۔

الْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى وَأَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٩﴾ (لقمٰن پ۲۱ ۳۶)

سے ہر ایک ٹھہری ہوئی مدت تک چلتے رہیں گے (یعنے قیامت تک) اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے کاموں کی (سب) خبر ہے[1]۔

۵۳- أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ أَفَلَا يَسْمَعُونَ ﴿٢٦﴾ (السجدہ پ۲۱ ۳۶)

کیا ان (مکہ کے) کافروں پر (اب تک) یہ نہیں کھلا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں تباہ کر دیں یہ لوگ (ابھی تک) اُن کے مکانوں میں جایا کرتے ہیں[2] بیشک اس میں نشانیاں ہیں کیا ان لوگوں کو کان نہیں[3]۔

۵۴- أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنْ نَشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِنَ السَّمَاءِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِكُلِّ عَبْدٍ مُنِيبٍ ﴿٩﴾ (السبا پ۲۲ ۱۶)

کیا ان لوگوں نے جو ان کے سامنے اور پیچھے آسمان اور زمین ہے اُس کو نہیں دیکھا[4] اگر ہم چاہیں تو (دم بھر میں) ان کو زمین میں دھنسا دیں یا آسمان کا ایک ٹکڑا ان پر گرا دیں[5] جس بندے کو خدا تعالےٰ کا خیال ہے اُس کو تو اُس میں ضرور (خدا کی قدرت) کا (پتہ) ملتا ہے[6]۔

۵۵- أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ﴿٤٤﴾ (فاطر پ۲۲ ۵۶)

کیا ان لوگوں نے ملکوں کی سیر نہیں کی (اگر کرتے) تو دیکھ لیتے اگلے لوگوں (کافروں) کا انجام کیسا ہوا اور وہ زور قوت میں اُن سے بڑھ کر تھے۔

۵۶- أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿٣١﴾ وَإِنْ كُلٌّ لَمَّا جَمِيعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٣٢﴾ (یٰس پ۲۳ ۲۶)

کیا ان لوگوں نے اس پر نظر نہیں ڈالی کہ ہم نے ان سے آگے کتنی قوموں کو تباہ کر دیا وہ اب اُن کے پاس لوٹ کر آنے والے نہیں البتہ یہ سب لوگ (قیامت کے دن) ہمارے پاس حاضر ہوں گے۔

۵۷- وَآيَةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُمْ مُظْلِمُونَ ﴿٣٧﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٣٨﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ﴿٣٩﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ

اور رات (بھی) ان کے لیے نشانی ہے ہم دن کو اُس میں سے سونت لیتے ہیں پھر وہ ایک ہی ایکا اندھیرے میں آجاتے ہیں[7] اور سورج اپنے ٹھہرنے کے وقت تک چل رہا ہے[8] یہ (کارخانہ) اس زبردست اور علم والے خدا کا باندھا ہوا ہے اور چاند کی ہم نے منزلیں مقرر کر دی ہیں[9] یہاں تک کہ (اخیر منزل میں) پھر پرانی ٹہنی کی طرح (باریک) رہ جاتا ہے نہ سورج سے یہ ہوسکتا ہے کہ چاند کو پکڑ پائے[10] اور نہ رات دن سے آگے بڑھ سکتی ہے[11] اور سب[12]

[1] بعضوں نے اس آیت سے یہ نکالا ہے کہ رات دن میں سورج حرکت کرتا ہے اور زمین ٹھہری ہوئی ہے جیسے اگلے حکیموں کا قول تھا، [2] راہ میں ان کے اجڑے گھر دیکھتے رہتے ہیں [3] نصیحت کی بات نہیں سنتے [4] کہ اس پر غور نہیں کیا کہ وہ چاروں طرف سے ان کو گھیرے ہے [5] ایک درہ کچل کر رہ جائیں، [6] کہ اس کی عنایت اور فضل سے ہم بچے ہوئے ہیں ورنہ ایک دم وہ ہم کو ہلاک کر سکتا ہے کیونکہ آسمان ہم کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں بھاگ کر کہیں جا نہیں سکتے، [7] معلوم ہوا کہ رات دن سے پہلے ہے کیونکہ رات میں سے دن کھینچ کر نکالا جاتا ہے اور پھر اس میں ڈالا جاتا ہے گویا رات غلاف ہے اور دن تلوار یا دن سانپ ہے اور رات اس کی کینچلی، [8] یعنی قیامت تک قیامت کے قریب وہ ٹھہر جائے گا اور لوٹا دیا جائے گا ٹھہرنے کے مقام تک جیسے کہ حدیث میں ہے کہ اس کے ٹھہرنے کا مقام عرش کے تلے ہے، [9] ہر منزل میں وہ ایک رات رہتا ہے [10] دونوں ایک منزل میں آجائیں [11] کہ مدت تک دن نہ نکلے رات ہی رہے [12] کیا سورج کیا چاند کیا تارے،

فِیْ فَلَکٍ یَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾ (یٰسٓ پ ۲۳ ع ۳)

ایک ایک گھیرے میں تیر رہے ہیں[1]

۵۸۔ وَمَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ﴿۴۶﴾ (یٰسٓ پ ۲۳ ع ۳)

اور ان کے پاس ان کے مالک کی نشانیوں میں سے جب کوئی نشانی آتی ہے تو اُس پر دھیان ہی نہیں کرتے۔

۵۹۔ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَیْدِیْنَاۤ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا یَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَلَهُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ (یٰسٓ پ ۲۳ ع ۵)

کیا ان لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنا کر[2] ان کے لیے چوپائے جانور پیدا کر دیئے اب وہ ان کے مالک بن بیٹھے ہیں[3] اور ہم نے ان جانوروں کو اُن کے بس میں کر دیا ہے بعضوں پر وہ سوار ہوتے ہیں اور بعضوں کو کھاتے ہیں اور ان جانوروں میں ان کو اور بھی فائدے ہیں[3] اور پینے کی چیزیں[4] ہیں کیا یہ لوگ شکر نہیں کرتے۔

۶۰۔ اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ﴿۷۷﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ ﴿۷۸﴾ قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْۤ اَنْشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمُۨ ﴿۷۹﴾ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَاۤ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

کیا آدمی نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو نطفے سے بنایا پھر (اتنا بڑا ہوکر) وہ (ہم ہی سے) کھلم کھلا جھگڑنے لگا[5] اور ہم ہی سے باتیں بنانے لگا اور اپنی پیدائش بھول گیا کہتا کیا ہے بھلا ان گلی (کھوکھل) ہڈیوں کو کون جلا سکتا ہے[6] (اے پیغمبر) کہہ دے ان ہڈیوں کو وہی (خدا تعالیٰ) جلائے گا جس نے پہلی بار ان کو پیدا کیا تھا[7] اور وہ ہر چیز کا پیدا کرنا خوب جانتا ہے۔ جس نے سبز (کچے) درخت سے تمہارے لیے آگ نکالی[8] پھر تم اُس سے سلگاتے ہو۔ کیا جس اللہ تعالےٰ نے اتنے بڑے بڑے آسمان پیدا کر دیئے اور زمین اس میں اتنی قدرت نہیں کہ

[1] اس آیت سے کئی باتیں نکلتی ہیں ایک یہ کہ سورج پھر رہا ہے اور آسمان زمین ساکن ہیں دوسرے یہ کہ آسمان گول کرہ ہے زمین بھی کرہ ہے اس پر سب کا اتفاق ہے ابن عباس رضؓ نے کہا سب ایک چرخ میں پھر رہے ہیں جیسے چرخے کا دورہ ہوتا ہے ابن عربی نے کہا آسمان ساکن ہیں اور سورج اور چاند اور تارے سب پھر رہے ہیں، تیسرے یہ کہ آسمان ایسا جسم ہے کہ سورج اور چاند اس میں تیرتے چلے جاتے ہیں اور وہ ان کا مزاحم نہیں ہوتا اور وہ بعینہ ایسا ہے جیسے لوہے میں سے صاف تیر کر نکل جاتی ہے اور لوہا اس کو صدمہ نہیں دیتا بہرحال ان سیاروں کے گھومنے سے لازم نہیں آتا کہ آسمان کا وجود نہ ہو جیسے بعضے بے دین ملحد خیال کرتے ہیں کیونکہ آسمان کا وجود مشاہدے اور قرآن اور حدیث سے ثابت ہے اس کا انکار کرنا کفر اور قرآن اور حدیث کو جھٹلانا ہے، [2] بنائے ہوئے تو اللہ کے اور وہ کہتے ہیں ہماری ملک ہیں سب چیزیں اللہ ہی کی بنائی ہوئی ہیں جانور بھی اسی کے بنائے ہوئے ہیں یہ جو فرمایا اپنے ہاتھوں سے اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے بنانے میں کوئی ہمارا شریک نہیں ہے، [3] ان کی کھال اور چربی اور سینگ سے سینکڑوں چیزیں بنتی ہیں، [4] دودھ یا پینے کے گھاٹ ان کے تھے، [5] وہ اپنی حقیقت بھول گیا ایک قطرہ ناپاک اور ایک مشت خاک اور لگا اس شہنشاہ مالک الملک کی قدرت میں جھگڑنے کہتے ہیں عاص بن وائل ایک گلی سڑی ہڈی اٹھا کر لایا اور ہاتھ سے مل کر اس کو چورا کر دی پھر کہنے لگا اے محمدؐ کیا اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس کو جلائے گا آپ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ اس کو جلائیگا اور تجھے بھی مارے گا پھر جلائیگا دوزخ میں بھجوائے گا اس وقت یہ آیت اتری، [6] کون ان میں پھر روح پھونک سکتا ہے اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ جو اجزا ہمارے جسم کے ہیں اللہ تعالیٰ انہی اجزا کو اکٹھا کر کے قیامت کے دن ہم کو زندہ کھڑا کر دیگا، [7] اس وقت نطفہ میں ہڈی کہاں تھی، [8] کہتے ہیں بانس یا مرخ یا عفار یا چیڑ کا درخت سبز رہتا ہے اور اس کو رگڑو تو اس میں سے آگ نکلتی ہے ہمارے دکن کے ملک میں ایک لکڑی ہے جس کو کوروح کہتے ہیں جورات کو تیل کی بتی کی طرح جلتی ہے اس میں اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت سے تیل رکھا ہے۔

بِقَادِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ (۸۱) (یٰسٓ پ ۲۳ ع ۵)

ان جیسے (آدمی دوبارہ) پیدا کر دے۔

۶۱- كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ
حِيْنَ مَنَاصٍ (۳) (صٓ پ ۲۳ ع ۱)

ان کافروں سے پہلے ہم نے کتنی قومیں تباہ دیں (جب عذاب آن پہنچا) اُس وقت چلا اٹھے اور وہ چھٹکارے کا وقت نہ تھا۔

۶۲- اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ
قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِى الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ
وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ (۲۱) ذٰلِكَ
بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا
فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِىٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (۲۲)
(المؤمن پ ۲۴ ع ۳)

کیا ان (مکہ کے) کافروں نے ملک کی سیر نہیں کی (سیر کرتے) تو دیکھ لیتے ان سے پہلے جو (کافر ہو گزرے ہیں ان کا انجام کیسا ہوا وہ بل بوتے زور قوت میں) اور جو نشان (عمارتیں قلعے) زمین پر چھوڑ گئے ان میں بھی ان سے (کہیں) بڑھ کر تھے پھر ان کے گناہوں کی سزا میں اللہ نے اُن کو دھر پکڑا اور اللہ (کے غضب) سے کوئی اُن کو نہ بچا سکا اس کی وجہ یہ ہوئی کہ اُن کے پیغمبر اُن کو معجزے دکھاتے رہے جب بھی انہوں نے نہ مانا آخر اللہ تعالیٰ نے ان کو دھر پکڑا بیشک وہ زوردار سخت عذاب والا ہے۔

۶۳- لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (۵۷) (المؤمن پ ۲۴ ع ۶)

البتہ آسمان اور زمین کا پیدا کرنا آدمیوں کے پیدا کرنے سے (کہیں) بڑا کام ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے[۱]

۶۴- وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَىَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ (۸۱)
اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ
وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِى الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ
مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (۸۲) فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَ
حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ (۸۳)
فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ
وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ (۸۴) فَلَمْ
يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ

اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے تو تم اللہ تعالیٰ کی کونسی نشانی نہیں مانتے کے[۲] کیا ان کافروں نے ملک کی سیر نہیں کی (اگر کرتے) تو دیکھ لیتے ان سے پہلے جو (کافر) گزر چکے ہیں ان کا کیسا انجام ہوا وہ ان کافروں سے زیادہ تھے اور بل بوتے اور زمین میں نشانیاں چھوڑ جانے میں بھی بڑھ کر تھے پھر انکی کمائی کچھ ان کے کام نہ آئی[۳] پھر جب اُن کے پیغمبر اُن کے پاس نشانیاں (معجزے) لے کر آئے تو وہ لگے اپنے علم (اور لیاقت پر) پھولنے[۴] اور جس (عذاب) کا ٹھٹھا اڑاتے تھے وہی اُن پر الٹ پڑا، اور جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو (اس وقت) کہنے لگے ہم اکیلے خدا پر ایمان لائے اور جن کو ہم خدا کا شریک سمجھتے تھے اب ان کو چھوڑا لیکن جب انہوں نے ہمارا عذاب (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیا تو ان کا ایمان کچھ ان کے کام نہیں آسکتا تھا[۵]

---

[۱] اس سے اُن کافروں کا رد کرنا منظور ہے جو حشر کے منکر تھے جس خدا نے اتنے اتنے بڑے آسمان زمین پیدا کر دیئے اس کے نزدیک آدمیوں کو دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے، [۲] یعنی تم کو کس نشانی میں شک ہے اس کی نشانیاں تو ہزاروں ہیں کہاں تک نہیں ماننے کے آخر ماننا ہی پڑے گا۔ [۳] جب خدا کا عذاب آیا تو نہ اُن کی کثرت کچھ بچا سکی نہ اُن کا مال دولت کچھ کام آیا، [۴] اور پیغمبروں کو دیوانہ اور ان کے تابعداروں کو نادان اور جاہل بتانے لگے علم سے مراد یہاں دنیا کے علم ہیں جیسے تجارت زراعت وغیرہ یا فلسفہ کے علم جیسے حکیم سقراط یا افلاطون سے منقول ہے اس کو جب حضرت موسیٰ کے دین کی طرف بلایا گیا تو کہنے لگا ہم لوگ خود راہ پائے ہوئے ہیں ہم کو راہ بتلانے کی حاجت نہیں، [۵] کیونکہ ایمان وہی فائدہ دیتا ہے جو غیب پر ہو اور عذاب دکھائی دینے پر تو ہر شخص ایمان لاتا ہے۔

سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ
هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ (المومن پ ۲۴ ع ۹)

اللہ تعالیٰ کا یہی قانون ہے جو اس کے بندوں پر چلتا رہا ہے۔ اور عذاب اترے بعد کافر (ضرور) تباہ ہوئے ہیں۔

۶۵- وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿٣٧﴾
(حم السجدہ پ ۲۴ ع ۵)

اور خدا کی نشانیوں میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند ہیں[1]۔

۶۶- وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ
اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۭ اِنَّ الَّذِيْٓ
اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٣٩﴾
(حم السجدہ پ ۲۴ ع ۵)

اور (اے پیغمبرؐ) اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تو زمین کو دیکھتا ہے دبی ہوئی (سوکھی) جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو لہلہانے لگتی ہے اور ابھر آتی ہے بیشک جس (خدا) نے اس زمین کو جلایا وہی مُردوں کو بھی جلائے گا بیشک وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

۶۷- سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ
حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۭ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ
اَنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿٥٣﴾ (حم السجدہ پ ۲۵ ع ۶)

ہم ان لوگوں کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں ملکوں میں اور خود اُن کی ذات میں عنقریب دکھلائیں گے یہاں تک کہ اُن کو کھل جائیگا کہ قرآن برحق (اللہ کا کلام[2]) ہے کیا (تیری سچائی کی یہ دلیل) کافی نہیں ہے کہ تیرے مالک کے سامنے ہر چیز حاضر[3] ہے۔

۶۸- وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَاۗبَّةٍ ۭ وَهُوَ عَلٰي جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَاۗءُ
قَدِيْرٌ ﴿٢٩﴾ (الشوریٰ پ ۲۵ ع ۳)

اور اسی کی نشانیوں میں سے آسمان اور زمین کی پیدائش ہے اور ان دونوں میں جو جان دار پیدا کئے ہیں[4] اور جب وہ چاہے گا (یعنی قیامت کے دن) ان کو اکٹھا کر سکتا ہے۔

۶۹- وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٧﴾
فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨﴾
(الزخرف پ ۲۵ ع ۶)

اور جب ان کے پاس کوئی پیغمبر آتا تو (وہ تیری قوم کی طرح) اس کا ٹھٹھا اڑاتے پھر ہم نے ان مکہ کے کافروں سے کہیں زیادہ زوردار لوگوں کو تباہ کر دیا اور ان اگلے لوگوں کا حال (قرآن میں) بیان ہو چکا ہے۔

۷۰- اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ ۭ اَهْلَكْنٰهُمْ ۡ اِنَّهُمْ كَانُوْا

(کوئی ان سے پوچھے) یہ قریش کے کافر بل بوتے میں اچھے ہیں یا تبع کی قوم والے[5] اور (جو لوگ اُن سے پہلے گزر چکے[6]) ہم نے اُن (سب) کو تباہ کر دیا

[1] اس آیت سے اُن مشرکین کا رد منظور ہے جو سورج اور چاند اور تاروں کی پرستش کرتے ہیں اور رات دن کی تو کوئی پرستش نہیں کرتا مگر سورج کا اثر دن اور چاند کا اثر رات ہے اس لیے ان کو بیان کیا بعضوں نے کہا اس میں یہ اشارہ ہے کہ جیسے رات اور دن اپنی ذات سے قائم نہیں ہیں ایسے ہی چاند اور سورج بھی اپنی ذات سے قائم نہیں ہیں، اولیاء اللہ کا اس پر اتفاق ہے عالم کی ساری چیزیں عرض ہیں جو ذات الٰہی سے قائم ہیں اور وہی قیوم یعنے سب کو قائم رکھنے والا ہے اگر قیومیت کا سایہ اٹھا لے تو ایک دم میں سارا عالم فنا ہو جائے۔ [2] یعنے قرآن میں جو خبریں دوسرے ملکوں میں اسلام پھیلنے کی اور خود ان قریش کے کافروں کی تباہی کی دی گئی ہیں وہ خبریں عنقریب پوری ہوں اس وقت اس کو معلوم ہو جائے گا کہ قرآن سچ اللہ تعالیٰ کا کلام تھا۔ [3] اگر پیغمبرؐ نے قرآن جھوٹ بنا لیا ہوتا تو اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کو دیکھ رہا ہے وہ کبھی جھوٹ کو پھیلنے نہیں دیتا۔ [4] مراد فرشتے ہیں وہ بھی جان رکھتے ہیں۔ [5] تبع حمیری یمن کا بادشاہ تھا جس نے دنیا فتح کر لی تھی سمرقند بھی اس نے بنایا تھا وہ اپنی ذات سے ایماندار تھا لیکن اس کی قوم والے کافر تھے اور تبع لقب ہے یمن کے بادشاہ کا جیسے کسریٰ شاہان ایران کا اور قیصر اور سلطان شاہان روم کا اور (الگزنڈر) زار شاہان روس کا اور فرعون اور خدیو شاہان مصر کا اور نجاشی شاہان حبش کا اور خاقان شاہان چین کا حدیث میں ہے تبع کو برا د کہو وہ مسلمان ہو گیا تھا کہتے ہیں وہ حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں تھا۔

مُجْرِمِيْنَ ﴿۳۷﴾ (الدخان پ ۲۶ ع ۲) — کیونکہ وہ قصوروار تھے[1]

۷۱- اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾
وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ
يُّوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ
لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۵﴾ (الجاثیہ پ ۲۵ ع ۱)

بیشک آسمانوں میں اور زمین میں ایمانداروں کے لیے نشانیاں ہیں اور تمہاری پیدائش میں اور جو جانور وہ زمین میں پھیلاتا ہے ان کی پیدائش میں اُن لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو (قیامت پر) یقین رکھتے ہیں اور رات اور دن کے آگے پیچھے آنے میں اور آسمان سے جو اللہ تعالےٰ نے پانی اتارا پھر زمین کو مرے پیچھے اُس پانی نے جلا یا اس میں اور ہواؤں کے رُخ بدلنے میں عقلمند لوگوں کے لیے (اللہ تعالےٰ کی قدرت کی) نشانیاں ہیں۔

۷۲- وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا
الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾ (الاحقاف پ ۲۶ ع ۴)

اور ہم تمہارے اُس پاس کی (کئی) بستیاں تباہ کر چکے ہیں[2] اور نشانیوں کو بار بار بیان کر چکے ہیں اس لیے کہ وہ (کفر سے کسی طرح تو) باز آئیں۔

۷۳- اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۫ وَلِلْكٰفِرِيْنَ
اَمْثَالُهَا ﴿۱۰﴾ (محمد پ ۲۶ ع ۱)

کیاان لوگوں نے ملک کی سیر نہیں کی (اگر کرتے) تو دیکھ لیتے اگلے (کافر) لوگوں کا انجام کیسا ہوا اللہ نے اُن کو جڑ پیڑ سے اکھیڑ ڈالا (بالکل تباہ کر دیا) اور ان (قریش کے) کافروں کو بھی اسی قسم کی سزائیں ہوں گی۔

۷۴- وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ
الَّتِيْ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿۱۳﴾

اور کئی بستیاں اس بستی (یعنی مکہ) سے کہیں زبردست تھیں جس نے تجھ کو نکال باہر کیا ہم نے ان کو تباہ کر دیا اور کسی نے اُن کی مدد نہ کی[3]

(محمد پ ۲۶ ع ۲)

۷۵- اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ
بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ﴿۶﴾ وَ
الْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا
فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ﴿۷﴾ تَبْصِرَةً وَّ
ذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿۸﴾ وَنَزَّلْنَا مِنَ
السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ
جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ﴿۹﴾ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ

کیا ان کافروں نے (اتنا بڑا) آسمان نہیں دیکھا جو ان کے اوپر ہے ہم نے اس کو کس خوبی سے بنایا اور (اس کو کیسا آراستہ کیا اور اُس میں کہیں درز نہیں اور زمین کو ہم نے (فرش کی طرح) پھیلایا اور (اس میں بھاری بھرکم پہاڑ ڈالے اور سب قسم کی خوشنما (رونق دار چیزیں) اُس میں اُگائیں[4] اس لیے کہ جو بندہ ہماری طرف رجوع ہونے والا ہے وہ ان کو دیکھے اور (ہماری قدرت) سمجھے اور ہم نے برکت والا پانی آسمان سے اُتارا اُس سے بندوں کے کھانے کے لیے باغ اگائے اور اناج کے کھیت اور لمبی لمبی کھجور کے درخت جن

---

[1] جیسے عاد اور ثمود اور نمرود اور شداد اور فرعون کی قوم والے۔ [2] ان قریش کے کافروں کی طرح وہ بھی اپنے پیغمبروں کو ستاتے تھے کٹ حجتیاں کرتے تھے کہتے اگر دنیا ہی میں تمہارے باپ دادے پھر زندہ ہو کر آجائیں تو قیامت سے پہلے قیامت ہو جائے حالانکہ قیامت کا وقت اللہ تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے اس سے پہلے کیونکر زندہ ہو سکتے ہیں۔ [3] جیسے ثمود اور لوط کی بستیاں۔ [4] بستیوں سے مراد بستی والے ہیں جیسے عاد اور ثمود وغیرہ مطلب یہ ہے کہ ان قریش کے کافروں کی کیا ہستی ہے اللہ تعالیٰ نے ان سے کہیں بل بوتے میں بڑھ چڑھ کر بستی والوں کو دم بھر میں غارت کر دیا ہے۔ [5] پھل پھول غلہ ترکاری وغیرہ۔

لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيدٌ ﴿١٠﴾ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۖ وَأَحْيَيْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذَٰلِكَ الْخُرُوجُ ﴿١١﴾

(قٓ پ۲۶ ع ۱)

کی گیلیں (خوشے) گتھی ہوئی ہیں۔ اور اسی پانی سے ہم نے مری ہوئی (اجاڑ) بستی کو زندہ کیا اسی طرح (لوگ بھی قبروں سے) نکل اٹھیں گے۔[۱]

۷۶- وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُم بَطْشًا فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِن مَّحِيصٍ ﴿٣٦﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ﴿٣٧﴾

(قٓ پ۲۶ ع ۳)

۔۔۔اور ہم نے ان (مکہ کے کافروں) سے پہلے کتنی قومیں تباہ کر دیں جو بل بوتے میں ان سے (کہیں) بڑھ کر تھیں (ہمارا عذاب اترتے وقت) وہ لوگ شہروں کو چھانتے پھرے (موت سے بھاگتے پھرے) کہیں ان کو پناہ ملے[۲] جو شخص عقل رکھتا ہے یا کان لگا کر دل سے سنتا ہے اس کے لیے تو ان (قصوں) میں نصیحت ہے۔[۳]

۷۷- وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ ﴿٢٠﴾ وَفِي أَنفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٢١﴾ وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ﴿٢٢﴾

(الذّاریات پ۲۶ ع ۱)

اور جو لوگ (اللہ تعالیٰ پر) یقین رکھتے ہیں ان کے لیے زمین میں (بہت سی) نشانیاں ہیں[۴] اور خود تم میں کیا تم (غور سے) نہیں دیکھتے[۵] اور آسمان ہی میں تمہاری روزی ہے[۶] اور جس چیز کا تم سے وعدہ ہے۔[۷]

۷۸- وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾

(القمر پ۲۷ ع ۳)

اور ہم (تم سے پہلے) تمہاری ذات والوں (کافروں) کو ہلاک کر چکے ہیں تو کوئی ہے نصیحت لینے والا۔[۸]

۷۹- الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿٥﴾ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ﴿٦﴾ وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ﴿٧﴾

(الرحمٰن پ۲۷ ع ۱)

سورج اور چاند حساب سے گھوم رہے ہیں[۹] اور بیل اور درخت (یا ستارے اور درخت) دونوں (اسی کو) سجدہ کر رہے ہیں[۱۰] اور اسی نے آسمان کو اونچا کیا اور ترازو کو نیچا کیا[۱۱] (زمین پر رکھا)

۸۰- وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ﴿١٠﴾ فِيهَا فَاكِهَةٌ

اور اسی نے زمین کو خلقت کے (فائدے کے) لیے بچھایا اس میں (ہر قسم

---

[۱] یہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے تعجب کو رفع کیا جو وہ حشر کی نسبت کرتے تھے کہ ایک شہر مردہ ہوتا ہے جہاں سبزی کا نام نہیں ہوتا پھر پانی پڑتے ہی سارا تختہ زمردین
بن جاتا ہے ایسی ہی اگر وہ زندگی کا پانی برسا کر مردوں کو بھی جلا دے تو کون سی تعجب کی بات ہے، [۲] مگر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کہاں پناہ مل سکتی ہے جہاں گئے وہیں ہلاک
[۳] وہ تو سمجھ جائے گا اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا نہ مانیں گے تو اگلی امتوں کی طرح ہم بھی تباہ ہوں گے [۴] جن کو دیکھ کر وہ اللہ تعالیٰ کو پہچان لیتے ہیں اور یقین پر یقین بڑھتا ہے،
[۵] آدمی ایک چھوٹا مجموعہ ہے بڑی دنیا کی سب چیزیں اس کے اندر موجود ہیں پانی اور ہوا اور آگ اور مٹی۔ آدمی کا معدہ ایک چکی ہے جو رات دن گھوم رہی ہے اندر چھلنی بھی ہے جس میں
سے غذا چھن کر جگر میں جاتی ہے اور چھانتے والی اور دفع کرنے والی اور کھینچنے والی اور صاف کرنے والی کلیں اس کے جسم میں چل رہی ہیں اور اتنی باریک باریک نلیاں ہیں جو
بغیر خوردبین ان کا جوف نظر نہیں آتا سب سے زیادہ باریک آنکھ کے طبقے اور جھلیاں ہیں جو ایسی لطافت کے ساتھ بنائی گئی ہیں کہ اگر ذرا سا بھی صدمہ پہنچ جاتا ہے تو بینائی
میں فتور آجاتا ہے فسبحان الخالق البدیع، [۶] زمین سے پانی برستا ہے تو غلہ پیدا ہوتا ہے، [۷] یعنی بہشت اور دوزخ ثواب اور عذاب، [۸] جو ان اگلے کافروں کی تباہی
سے عبرت لے، [۹] اپنے معین وقت پر دورہ کرتے ہیں ایک پلک بھی کبھی آگے پیچھے نہیں چلتے یا سارا حساب اور شمار اوقات کا چاند اور سورج کی وجہ
سے ہے، [۱۰] اس کے حکم کے تابع ہیں اس کی بارگاہ میں سربسجود ہیں۔ [۱۱] ترازو سے مراد عدل و انصاف ہے زمین پر رکھنے سے یہ مراد ہے کہ زمین والوں کو
عدل اور انصاف کرنے کا حکم دیا ہے۔

وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ﴿۱۱﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ﴿۱۲﴾

(الرحمٰن پ ۲۷ ع ۱)

کے میوے ہیں اور غلاف چڑھے ہوئے کھجور اور طرح طرح کے اناج بھوسے اور دانے والے ۔[۱]

۸۱۔ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ﴿۱۹﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ
لَّا يَبْغِيَانِ ﴿۲۰﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۱﴾
وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿۲۲﴾

(الرحمٰن پ ۲۷ ع ۱)

اسی نے دو دریا میٹھے اور کھاری، چھوڑ دیے ہیں دونوں دیکھنے میں مل کر چلتے ہیں (پر) سکتے نہیں، اُن کے بیچ میں ایک آڑ ہے ایک دوسرے پر بڑھ نہیں سکتے[۲] دونوں دریاؤں میں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں[۳] اور جہاز جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح ہیں اسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں ۔

۸۲۔ أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ
فَذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۵﴾
ذَٰلِكَ بِأَنَّهُ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ
فَقَالُوا أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا فَكَفَرُوا وَتَوَلَّوا
وَّاسْتَغْنَى اللَّهُ ۚ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿۶﴾

(التغابن پ ۲۸ ع ۱)

(لوگو) کیا تم اگلے کافروں کی خبر نہیں پہنچی (انہوں نے بُرے کام کئے پھر اپنے کام کا وبال چکھا (دنیا میں مصیبت ہوئی) اور (آخرت میں الگ) اُن کو تکلیف کا عذاب ہوگا اس کی وجہ ہوئی کہ اُن کے پیغمبر اُن کے پاس نشانیاں لے کر آتے رہے اور یہ لوگ یُوں کہتے رہے کیا ہم جیسے آدمی ہم کو راہ بتانے لگے[۴] آخر اُنہوں نے (کسی طرح) نہ مانا اور منہ پھیر لیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی کچھ پرواہ نہ کی (کہ خواہ مخواہ وہ ایمان لائیں) اور اللہ بے پرواہ ہے خوبیوں والا[۵]۔

۸۳۔ وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا
وَرُسُلِهِ فَحَاسَبْنَاهَا حِسَابًا شَدِيدًا وَ
عَذَّبْنَاهَا عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸﴾ فَذَاقَتْ وَبَالَ
أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا ﴿۹﴾ أَعَدَّ
اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ﴿۱۰﴾

(الطلاق پ ۲۸ ع ۱)

اور کتنی بستیاں ایسی گزر چکی ہیں جنہوں نے (یعنے وہاں کے رہنے والوں نے) اپنے پروردگار اور اس کے پیغمبروں کے حکم کو نہ مانا (سرکشی کی) تو ہم نے سختی سے ان کا حساب لیا (بازپُرس کی) اور ان کو بڑی آفت میں پھنسا دیا (بیماری قحط وغیرہ) آخر اُنہوں نے اپنے اعمال کا وبال چکھا اور ان کے (بُرے کام کا انجام یہ ہوا کہ تباہ ہو گئے ان لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے (قیامت کے دن) سخت عذاب تیار کر رکھا ہے ۔

۸۴۔ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا
رُجُومًا لِّلشَّيَاطِينِ ۖ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ ﴿۵﴾

(الملک پ ۲۹ ع ۱)

اور ہم نے نزدیک والے (یعنی پہلے) آسمان کو چراغوں سے (ستاروں سے) جوبن دی (سجایا) اور اُن چراغوں کو شیطانوں کے لیے مار بھی بنایا[۶] اور (آخرت میں) ان شیطانوں کے لیے ہم نے دوزخ کا عذاب تیار کر رکھا ہے ۔

[۱] تو بھوسا جانوروں کی غذا ہے اور دانہ آدمیوں کی [۲] سورہ فرقان میں اس کی تفسیر گزر چکی ہے مراد بحر روم اور بحر فارس ہے بعضوں نے کہا زمین کے اوپر کا سمندر اور نیچے کا سمندر مراد ہے اوپر کا تو کھاری اور زمین کے اندر کا میٹھا بیچ میں اللہ تعالیٰ نے آڑ رکھی ہے یہ خدا کی قدرت ہے سمندر کے کنارے زمین میں کنواں کھودو تو اندر سے میٹھا پانی نکلتا ہے [۳] حالانکہ موتی اور مونگا کھاری سمندر سے نکلتا ہے مگر جب دونوں کھاری اور میٹھا ایک مقام پر مل گئے ہیں تو گویا دونوں میں سے نکلے، [۴] انہوں نے خیال کیا کہ پیغمبر آدمی نہیں ہوسکتا فرشتہ ہو یا جن یہ ضرور ہے حالانکہ یہ ان کی نادانی تھی آدمی کو سمجھانے اور راہ پر لانے کے لیے آدمی ہی ہونا ضرور ہے یہانتک کہ اپنی ہی قوم اور اپنے ہی ملک کا آدمی ہو تو اور زیادہ فائدہ ہوتا ہے [۵] ان میں سے شعلے نکلتے ہیں جو شیطانوں پر پھینکے جاتے ہیں، [۶] یہ آگ کے شعلے جو آسمان سے برسائے جاتے ہیں یہ دنیا میں ان کی سزا ہے جو بات چرا کر لے بھاگنے پر دی جاتی ہے اس کا بیان اوپر گزر گیا ہے، [۵] وہ کسی کی عبادت کا محتاج نہیں ۔

۸۵- وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿١٨﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ﴿١٩﴾ (الملک پ ۲۹ ع ۲)

اوران سے (یعنے مکہ کے کافروں سے) پہلے جو (کافر گزر) چکے ہیں انہوں نے بھی (ہمارے پیغمبروں کو) جھٹلایا پھر میرا عذاب (ان پہ) کیسا ہوا کیا ہوا پر انہوں نے اڑتے جانوروں کو نہیں دیکھا وہ ان کے اوپر پر پھیلائے (ہوا میں) پھرتے ہیں اور (کبھی) پر سمیٹ لیتے ہیں ان کو خدا کے سوا اور کون (ہوا میں) تھامے رہتا ہے بیشک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے[۱]۔

۸۶- أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ﴿١٥﴾ (نوح پ ۲۹ ع ۱)

کیا تم نہیں دیکھتے اللہ تعالےٰ نے سات آسمان تہ بر تہ (ایک کے اوپر ایک) بنائے ہیں

۸۷- أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِنْ مَنِيٍّ يُمْنَىٰ ﴿٣٧﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوَّىٰ ﴿٣٨﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَىٰ ﴿٣٩﴾ أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ ﴿٤٠﴾ (القیمۃ پ ۲۹ ع ۲)

کیا وہ (پہلے) منی کا ایک قطرہ نہ تھا پھر (خون کی) پھٹکی ہوا پھر (خدا تعالیٰ نے) اس کو بنایا اور ٹھیک کیا[۲]۔ پھر اس کی دو قسمیں کیں نر اور مادہ کیا جس (خدا) نے یہ سب کیا وہ (قیامت میں) مردوں کو نہیں جلا سکتا[۳]۔

۸۸- أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ ﴿١٧﴾ كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ﴿١٨﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿١٩﴾ أَلَمْ نَخْلُقْكُمْ مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ ﴿٢٠﴾ فَجَعَلْنَاهُ فِي قَرَارٍ مَكِينٍ ﴿٢١﴾ إِلَىٰ قَدَرٍ مَعْلُومٍ ﴿٢٢﴾ فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُونَ ﴿٢٣﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٢٤﴾ أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا ﴿٢٥﴾ أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا ﴿٢٦﴾ وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ شَامِخَاتٍ وَأَسْقَيْنَاكُمْ مَاءً فُرَاتًا ﴿٢٧﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٢٨﴾ (المرسلات پ ۲۹ ع ۱)

کیا ہم نے اگلے کافروں کو نہیں کھپایا پھر اسی طرح، ہم پچھلے کافروں کو بھی ان کے پیچھے لگا دیں گے (ان کو بھی کھپا دیں گے[۴]) ہم گنہگاروں سے ایسا ہی (برتاؤ) کرتے ہیں (رہی قیامت تو) اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے (لوگو) کیا ہم نے تم کو ایک بے حقیقت پانی (منی) سے نہیں بنایا پھر ہم نے اس کو ایک مقرر وقت (نو مہینے یا کم یا زیادہ) تک ایک محفوظ جگہ (عورت کے رحم) میں رکھا یہ اندازہ ہم نے مقرر کیا اور ہم کیسے اچھے اندازہ ٹھہرانے والے ہیں اُس دن (یعنی قیامت کے دن) جھٹلانے والوں کی خرابی ہوگی، کیا ہم نے زمین کو زندوں اور مردوں کے سمیٹنے والی نہیں بنایا[۵] اور اس میں اونچے اونچے اٹل پہاڑ رکھ دیئے اور تم لوگوں کو (مینہ برسا کر اور نہروں اور کنوں سے) میٹھا پانی پلایا اس دن (یعنی قیامت کے دن) جھٹلانے والوں کی خرابی ہوگی۔

[۱] اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے مچھلی کو پانی سے اور پرندے کو جب وہ پر پھیلائے ہوا سے ہلکا بنایا ہے اس لیے مچھلی پانی پر تیرتی رہتی ہے اور پرندہ ہوا میں معلق رہتا ہے جب پرندہ اپنے پر سمیٹ لیتا ہے تو ہوا سے بھاری ہو جاتا ہے ہوا اس کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی اس لیے نیچے اُتر آتا ہے، انجیل شریف میں ہے دیکھو تمہارا خدا ان چڑیوں سے بھی غافل نہیں ہے جو بازار میں پیسہ کی دو دو بکتی ہیں کیا تم کو اے نادانوں وہ بھلا دے گا۔ [۲] اس کے سب اعضا بنائے اس میں روح پھونکی، [۳] حدیث میں ہے کہ آپ جب اس آیت پر پہنچتے تو فرماتے سبحانک اللھم (بلے ایک روایت میں یوں ہے سبحانک ربی (بلی ایک روایت میں ہے بلی وانا علی ذلک من الشاہدین اہل حدیث کا بھی یہی مذہب ہے کہ اس آیت کے بعد ان میں سے کوئی کلمہ کہے گو نماز میں ہو امام کہے اور مقتدی کے واسطے ثابت نہیں، [۴] پچھلے کافروں سے مراد مکہ کے کافر ہیں، [۵] جو مرتا ہے زمین میں چلا جاتا ہے، [۶] دریں ورطہ کشتی فرو شد ہزار کہ پیدا نہ شد تختہ بر کنار۔

۸۹- اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ﴿۶﴾ وَّ الْجِبَالَ اَوْتَادًا ﴿۷﴾
وَّ خَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ﴿۸﴾ وَّ جَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿۹﴾
وَّ جَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ﴿۱۰﴾ وَّ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿۱۱﴾
وَّ بَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ﴿۱۲﴾ وَّ جَعَلْنَا
سِرَاجًا وَّهَّاجًا ﴿۱۳﴾ وَّ اَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً
ثَجَّاجًا ﴿۱۴﴾ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّ نَبَاتًا ﴿۱۵﴾ وَّ
جَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿۱۶﴾

(النبا پ ۳۰ ع ۱)

کیا ہم نے زمین کو (تمہارا) بچھونا نہیں بنایا اور پہاڑوں کو (زمین کی) میخیں نہیں کیں اور ہم نے تم کو جوڑا جوڑا (نر مادہ) بنایا اور ہم نے نیند کو تمہارے لیے آرام رکھا اور ہم نے رات کو تمہارا اوڑھنا مقرر کیا[1] (پردہ پوش) اور ہم نے دن کو تمہارے روٹی کمانے کا وقت ٹھہرایا[2] اور ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے[3] اور ہم نے ایک چمکتا چراغ (سورج) بنایا اور ہم نے بادلوں (یا ہواؤں) سے زور کا مینہ برسایا اس لیے کہ اس کے ذریعہ سے غلہ اور چارہ اُگائیں اور گھنے باغ نکالیں۔

۹۰- ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ۚ بَنٰهَا ﴿۲۷﴾ رَفَعَ
سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾ وَ اَغْطَشَ لَيْلَهَا وَ اَخْرَجَ
ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾ وَ الْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾
اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَ مَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾ وَ الْجِبَالَ
اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾

(النازعات پ ۳۰ ع ۲)

(بھلا تم اتنا نہیں سوچتے) تمہارا (دوبارہ) پیدا کرنا مشکل ہے یا آسمان کا اللہ نے اس کو بنایا پھر اس کا دل اونچا رکھا پھر اس کو برابر (ہموار) کیا اور اس کی رات کو تاریک کیا اور دن کو اس کی دھوپ نکالی[3] اور اُس کے بعد زمین کو (جو آسمان سے پہلے پیدا ہو چکی تھی) پھیلا یا (یا بچھایا)[4] اُس میں سے اُس کا چارہ اور پانی نکالا[5] اور پہاڑوں کو اس میں گاڑ دیا (یہ سب کام) تمہارے اور تمہارے جانوروں کے فائدے کے لیے کئے[6]۔

۹۱- لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾ (الانشقاق پ ۳۰ ع ۱)

(لوگو) تم کو ایک درجے سے دوسرے درجے پر چڑھنا ہے[7]۔

۹۲- اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿۱۷﴾

کیا یہ لوگ اونٹوں کو نہیں دیکھتے وہ کیسے (عجیب) بنائے گئے ہیں[8]۔

---

[1] کیونکہ اس میں روشنی ہوتی ہے، [2] جو کبھی خراب نہیں ہوتے ہزاروں برس گزر جاتے ہیں، [3] رات اور دن کو آسمان کی طرف منسوب کیا کیونکہ دونوں آفتاب کے چھپنے اور کھلنے سے پیدا ہوتے ہیں اور آفتاب آسمان میں ہے، [4] تو زمین کا پھیلانا آسمان کی پیدائش کے بعد ہوا لیکن اس کی پیدائش آسمان سے پہلے ہوئی جیسے سورۂ فصلت میں گزرا ثم استوی الی السماء مگر اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ سورۂ فصلت میں صاف یہ مذکور ہے کہ زمین میں پہاڑ رکھے اور اس میں کھانے کی چیزیں چار دن میں پیدا کیں پھر آسمان کی طرف چڑھا جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ زمین کا پھیلانا بھی آسمان کی پیدائش سے پہلے ہو چکا تھا اور صحابہ کی کلام سے بھی یہی نکلتا ہے کہ زمین اتوار یا پیر کو بنائی گئی اور پہاڑ ٹیلے منگل یا چارشنبہ کو اور آسمان پنج شنبہ یا جمعہ کو بنایا گیا تو بہتر یہ ہے کہ اس آیت کا ترجمہ یوں کیا جائے اس کے بعد زمین کا ذکر کر اس کو پھیلایا یا اس کے علاوہ زمین کو پھیلایا، [5] زمین پر نہریں اور چشمے بہنے لگے کھانے کے لیے درخت اور میوے اگائے جانوروں کے لیے گھاس نکالی اور چارہ اُگایا، [6] اگر زمین ہلتی رہتی پہاڑوں کا لنگر نہ دیا جاتا یا اس میں کچھ پیدا نہ ہوتا تو نہ آدمی جیتا نہ جانور، [7] ایک حال سے دوسرے حال پر بدلنا پہلے نطفہ تھے پھر پھٹکی ہوئے پھر مضغہ ہوئے پھر زندہ ہوئے پھر مرو گے پھر اٹھائے جاؤ گے یا بچہ تھے پھر جوان ہوئے پھر بوڑھے ہوئے پھر مرو گے اسی طرح وجود اور ہستی کے مرتبوں کو طے کرتے رہو گے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے (اے محمدؐ تو ایک آسمان سے دوسرے آسمان پر چڑھے گا۔ شب معراج میں)، [8] اس کے اعضا عجب طرح کے ہیں گردن نہایت لمبی ہے کانٹے وغیرہ کھا لیتا ہے اُس کا دودھ گوشت حلال ہے کام میں آتا ہے دس دس دن تک پیاس میں صبر کرتا ہے ہاتھی بھی گو عجیب ہے مگر وہ عرب کے ملک میں کارآمد نہ تھا دوسرے اس کا گوشت حرام ہے اس لیے اس کا ذکر نہیں فرمایا۔

وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٨﴾ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾

(الغاشیة پ ۳۰ ع ۱۶)

اور آسمان کو وہ کیسا اونچا رکھا گیا ہے[1]۔ اور پہاڑوں کو وہ کیونکر جمائے گئے (کھڑے کئے گئے) ہیں اور زمین کو وہ کیوں کر بچھائی گئی ہے[2]۔

۹۲- أَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ عَيْنَيْنِ ﴿٨﴾ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ﴿٩﴾ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ﴿١٠﴾

(البلد پ ۳۰ ع ۱)

کیا (وہ ہم کو بھی بھول گیا) ہم نے اس کو دو آنکھیں دیں اور ایک زبان دی اور دو ہونٹ دیئے اور اس کو (اچھے اور برے) دونوں رستے دکھلا دیئے۔

اَلْمَلٰٓئِكَةُ (۱۱)

باب ۱۱ فرشتوں کا بیان

۱- قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٩٧﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ ﴿٩٨﴾

(البقرة پ ۱ ع ۱۲)

(اے محمد) کہہ دے جو کوئی جبرئیل (فرشتے) کا دشمن ہو (تو یہ اس کی بے وقوفی ہے دشمنی کی کوئی وجہ نہیں اس نے تو خدا کے حکم سے قرآن کو تیرے دل پر اتارا ہے وہ اگلی کتابوں کو سچا بتاتا ہے اور مسلمانوں کو ٹھیک رستہ سوجھاتا ہے اور خوشخبری[3] دیتا ہے[4]، جو شخص اللہ اور اس کے فرشتوں اور رسولوں اور جبرئیل اور میکائیل کا دشمن ہو تو اللہ بھی کافروں کا دشمن ہے[5]۔

۲- وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ﴿٦١﴾

(الانعام پ ۷ ع ۸)

اور تم پر چوکیدار (فرشتے) مقرر کرتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے اس کی جان اٹھا لیتے ہیں اور وہ (حکم میں) کوتاہی نہیں کرتے[6]۔

۳- إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ ﴿٢٠٦﴾

(الاعراف پ ۹ ع ۲۴)

جو لوگ تیرے مالک کے پاس ہیں[7] وہ اس کے پوجے (بندگی) سے سر نہیں پھیرتے اور اس کی پاکی بولتے رہتے ہیں، اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔

[1] اللہ تعالیٰ کی قدرت سے معلق کھڑا ہے اس کے طول وعرض کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے زمین سے ہزاروں لاکھوں حصے بڑے بڑے ستارے اس میں گھوم رہے ہیں، [2] اس میں زندے اور مُردے اور درندے اور ہر قسم کے حیوانات رہتے ہیں [3] یہودیوں میں سے عبداللہ بن صوریا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت عمرؓ سے پوچھا یہ وحی کونسا فرشتہ لاتا ہے انہوں نے کہا جبرائیلؑ اس نے کہا وہ تو ہمارا دشمن ہے ہمیشہ عذاب لایا گیا اور کئی بار ہمارے دشمنوں کو ہم پر غالب کر گیا میکائیل ہوتا تو ہم مان لیتے اس پر یہ آیت اتری کہ جبرائیلؑ سے کیا دشمنی فرشتے کوئی کام اللہ تعالیٰ کے بے حکم نہیں کرتے اور جبرائیلؑ نے کیا کیا قرآن اتارا اس میں خود تمہاری کتابوں کی تصدیق اور ہدایت اور خوشخبری ہے، [4] جبرائیل اور میکائیلؑ سریانی لفظ ہیں جبر اور میک بندے کو کہتے ہیں اور ایل اللہ کو یعنی اللہ کا بندہ، [5] مراد کل لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کلام کا انکار کرتے ہیں یا یہود، [6] حکم پر ہر ایک کی جان قبض کرتے ہیں نہ اس سے پہلے نہ اس کے بعد، [7] یعنی فرشتے جو اس کے عرش کے قریب ہیں۔

إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ ﴿٢١﴾ (یونس پ ۱۱ ع ۲)

اور ہمارے فرشتے تمہاری چالیں سب لکھتے جاتے ہیں[1]۔

۵۔ لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ﴿١١﴾ (الرعد پ ۱۳ ع ۲)

آدمی کے ساتھ آگے اور پیچھے باری باری سے فرشتے لگے رہتے ہیں جو خدا کے حکم سے اس کو بچاتے ہیں۔

۶۔ مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا مُّنظَرِينَ ﴿٨﴾ (الحجر پ ۱۴ ع ۱)

فرشتوں کو تو ہم عذاب دے کر اتارتے ہیں[2] اور (اگر فرشتے اتریں) اُس وقت اُن کو مہلت نہ ملے گی[3]۔

۷۔ وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِن دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٤٩﴾ يَخَافُونَ رَبَّهُم مِّن فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿٥٠﴾ (النحل پ ۱۴ ع ۶)

اور آسمان اور زمین میں جتنے جاندار ہیں اور فرشتے سب اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں اور وہ (اس کی عبادت سے) غرور نہیں کرتے وہ (یعنی فرشتے) اوپر کی طرف سے اپنے مالک سے ڈرتے ہیں[4] اور ان کو جو حکم ہوتا ہے وہ بجا لاتے ہیں۔

۸۔ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ ﴿٦٤﴾ (مریم پ ۱۶ ع ۴)

اور (اے فرشتو ہمارے پیغمبر سے کہہ دو) ہم نہیں اُترتے مگر تیرے مالک کے حکم سے[5] اور جو جو اس کے پاس ہیں (یعنی فرشتے) اس کے

۹۔ وَمَنْ عِندَهُ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ ﴿١٩﴾ يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ ﴿٢٠﴾ (الانبیاء پ ۱۷ ع ۲)

پوجے میں شیخی نہیں کرتے اور نہ تھکتے ہیں رات اور دن تسبیح کرتے ہیں اور سست نہیں ہوتے[6]۔

۱۰۔ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ ﴿٢٦﴾ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُم بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ ﴿٢٧﴾ (الانبیاء پ ۱۷ ع ۲)

بلکہ سرفراز بندے ہیں (جن کو اس نے عزت دی ہے) وہ اس کے سامنے بڑھ کر بات نہیں کر سکتے۔ اور وہ اس کے حکم پر چلتے ہیں۔

۱۱۔ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ وَهُم مِّنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ ﴿٢٨﴾ وَمَن يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَٰهٌ مِّن دُونِهِ فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ﴿٢٩﴾ (الانبیاء پ ۱۷ ع ۲)

اور وہ (فرشتے) کسی کی سفارش نہیں کر سکتے مگر جس کے لیے خدا کی مرضی ہو[5] اور وہ اس کی ہیبت سے کانپ رہے ہیں[6] اور اُن میں سے جو کہے میں اللہ کے سوا بندگی کے لائق ہوں[7]۔ تو اس کو ہم جہنم کی سزا دیں گے اور شریروں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔

[1] مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا امتحان لینے کے لیے ایک آفت جیسے قحط یا بیماری بھیجتا ہے اُس وقت لوگ گڑگڑاتے ہیں عاجزی کرتے ہیں تو وہ آفت جا کر نعمت آتی ہے مثلاً ارزانی آب وہوا کی صحت جن کی قسمت میں ایمان نہیں ہے وہ اس نعمت کو زمانہ کی گردش کا معمولی اثر سمجھتے ہیں اور کسی طرح بھی اللہ کی طرف رجوع نہیں ہوتے بلکہ اور زیادہ شرارت پر مستعد ہوتے ہیں اور اس کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ دینداروں سے ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں چالیں چلتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کی چال کچھ کام نہیں آنے کی اللہ تعالیٰ کی چال بہت تیز ہے۔ [2] یا جب چکوتا کسی کام کا اخیر فیصلہ کرنا منظور ہوتا ہے۔ [3] کیونکہ وہ اُن کے اوپر اپنے عرش پر ہے، [4] جب اس کا حکم ہوتا ہے تو زمین پر اترتے ہیں بن حکم زمین پر نہیں آ سکتے ہوا یہ کہ جب کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحاب کہف اور ذوالقرنین کا قصہ پوچھا تو وحی اُترنے میں دیر لگی، [5] یعنی وہ چاہے کہ اس کی سفارش کریں تو اس وقت اس کی سفارش کرتے ہیں مراد اہل توحید ہیں جو لا الٰہ الا اللہ کہتے ہیں۔ صحیح حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن فرشتے ان کی سفارش کریں گے، [6] یا اس کی جلالیت سے ڈر رہے ہیں، [7] بلکہ فوراً ہلاک ہوں گے، [8] تسبیح ان کے لیے ایسی ہے جیسے آدمی کے لیے غذا فرق یہ ہے کہ آدمی ہر وقت غذا نہیں کھا سکتا وہ برابر اپنی غذا کھاتے رہتے ہیں، [9] بالفرض فرمایا کیونکہ فرشتے تو کیا شیطان بھی خدائی کا دعویٰ نہیں کرتا۔

۱۲- جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاۗءُ ۭ (۱)
(فاطر پ ۲۲ ع ۱)

فرشتوں کو پیغام پہنچانے کے لیے مقرر کیا جن کے دو دو اور تین تین چار چار بازو ہیں وہ جتنے چاہے (فرشتوں میں) اور (بازو) زیادہ پیدا کر سکتا ہے[۱]۔

۱۳- اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ (۱۵)
(الصفت پ ۲۳ ع ۵)

یا ہم نے فرشتوں کو عورت ذات بنایا اور وہ دیکھ رہے تھے۔

۱۴- وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّاۗفُّوْنَ (۱۶۵) وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ (۱۶۶)
(الصفت پ ۲۳ ع ۵)

اور ہم تو صف[۲] باندھے رہتے ہیں اور ہم (خدا کی) خوبی بیان کرتے رہتے ہیں[۳]۔

۱۵- وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَاۗفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۷۵)
(الزمر پ ۲۴ ع ۸)

اور (اے پیغمبر) تو اس دن (فرشتوں کو دیکھے گا عرش کے گرد گھیرا باندھے کھڑے اپنے مالک کی پاکی تعریف کے ساتھ بیان کر رہے ہیں[۴] اور لوگوں کا فیصلہ انصاف کے ساتھ کر دیا جائے گا[۵] اور (ہر طرف سے) یہی کہا جائے گا[۶] کہ اصل تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جو سارے جہان کا مالک ہے۔

۱۶- اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (۷)
(المؤمن پ ۲۴ ع ۱)

جو (فرشتے) عرش کو اٹھا رہے ہیں اور جو (فرشتے) عرش کے گرد ہیں وہ اپنے مالک کی پاکی تعریف کے ساتھ بیان کرتے ہیں[۷] اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے بخشش مانگتے ہیں[۸]۔

۱۷- فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ (۳۸)
(حم السجدہ پ ۲۴ ع ۵)

تو خدا کے پاس جو فرشتے ہیں وہ رات اور دن اس کی پاکی بیان کرتے رہتے ہیں اور وہ (کبھی) تھکتے ہی نہیں[۹]۔

۱۸- تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (۵) (الشوریٰ پ ۲۵)
(الشوریٰ پ ۲۵ ع ۱)

قریب ہے کہ آسمان (اس کی ہیبت اور جلال کی وجہ سے) اوپر سے پھٹ پڑیں اور فرشتے (اس حال میں ہیں کہ) اپنے مالک کی تعریف کے ساتھ پاکی بیان کر رہے ہیں اور زمین والوں کے لیے (جو ایمان دار ہیں) بخشش کی دعا کر رہے ہیں سن لے بیشک اللہ تعالیٰ ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۹- وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۭ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔــلُوْنَ (۱۹)

اور ان کافروں نے فرشتوں کو جو اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں عورت ذات ٹھہرایا (کوئی ان سے پوچھے) کیا جس وقت فرشتے پیدا ہوئے اس وقت یہ لوگ موجود تھے[۱۰]

---

[۱] جیسے حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں حضرت جبرائیل کو دیکھا ان کے چھ سو بازو تھے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ وہ اپنی مخلوق میں زیادتی کرتا ہے فرشتے ہوں یا اور کوئی جو چاہے وہ بڑھا جا سکتا ہے۔ [۲] اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے صف۔ [۳] یا نماز پڑھتے رہتے ہیں۔ [۴] فرشتوں کی غذا یہی ہے۔ [۵] کچھ بہشت میں جائیں گے کچھ دوزخ میں۔ [۶] فرشتے کہیں گے یا مومنین۔ [۷] سبحان اللہ وبحمدہ کہتے رہتے ہیں۔ [۸] عرش کے اٹھانے والے چار فرشتے ہیں قیامت کے دن چار اور شریک ہوں گے آٹھ ہو جائیں گے۔ [۹] اوکتاتے ہی نہیں کیونکہ تسبیح اور تقدیس الٰہی فرشتوں کی زندگی ہے جیسے ہوا ہم لوگوں کی زندگی ہے۔ [۱۰] انہوں نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ فرشتے عورت ذات پیدا ہوئے۔

(الزخرف پ ۲۵ ع ۲)

خیران کی بات لکھ لی جائے گی اور ان سے پرسش ہوگی[۱]

۲۰- إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ (١٧) مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ (١٨)

جب دو لکھ لینے والے (فرشتے) داہنی اور بائیں طرف بیٹھے ہوئے لکھ لیتے جاتے ہیں[۲] منہ سے بات نکالنے کی دیر ہے اس کے پاس ایک فرشتہ تیار ہے جو راہ دیکھ رہا ہے[۳]

(ق پ ۲۶ ع ۲)

۲۱- عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَى (٥) 　　 (النجم پ ۲۷ ع ۱)

اس کو بڑے زور والے (فرشتے جبریل) نے سکھائی[۴]

۲۲- وَكَمْ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِنْ بَعْدِ أَنْ يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَرْضَى (٢٦)

آسمان کے فرشتے تو کتنے ایسے ہیں کہ اُن کی سفارش کچھ کام نہیں آسکتی مگر ہاں اللہ تعالےٰ جس کے لیے چاہے حکم دے اور اُس کی مرضی ہو (تو یہ اور بات ہے)[۵]

(النجم پ ۲۷ ع ۲)

۲۳- وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ (٤)

اور اگر تم دونوں (ایک دوسرے کے مددگار بن کر) پیغمبر پر زور ڈالنا چاہو گے تو یہ سمجھ رکھو کہ اللہ تعالیٰ اور جبریلؑ اور نیک مسلمان (سب) پیغمبر کے حمایتی ہیں[۶] اور فرشتے الگ اُن کے سوا مدد کو حاضر ہیں۔

(التحریم پ ۲۸ ع ۱)

۲۴- عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ (٦)

وہاں ایسے فرشتے تعینات ہیں جو اکھڑ بے رحم ہیں اللہ جو ان کو حکم دے وہ نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ہوتا ہے وہ (فوراً) بجا لاتے ہیں۔

(التحریم پ ۲۸ ع ۱)

۲۵- إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ (١٩) ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ (٢٠) مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ (٢١)

بیشک یہ قرآن عزت والے زور والے پیغمبرؐ کا پہنچایا ہوا ہے تخت والے خداوند کے پاس اُسکا بڑا درجہ ہے[۷] وہاں اس کی بات مانی جاتی ہے[۸]

---

[۱] تم سے کیا سمجھ کر یہ کہا تھا کہ فرشتے عورت ذات ہیں، [۲] ایک نیکیاں لکھ لیتا ہے دوسرا برائیاں مراد کرام کاتبین فرشتے ہیں مجاہد نے کہا ہر آدمی پر دو فرشتے معین ہیں اس کی زبان ان کا قلم ہے اور اُس کا تھوک ان کی سیاہی ہے، حالانکہ یہ دو فرشتے ہر آدمی پر مقرر ہیں، مگر اللہ تعالیٰ کو اُن کی بھی کوئی احتیاج نہیں ہے وہ خود ہر آدمی سے اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے اُس کے تمام کام بلکہ دل کے خیالات تک ان کو معلوم ہیں، [۳] ادھر بات منہ سے نکالی اُدھر اس نے لکھ لی، [۴] بعضوں نے کہا بڑے زور والے سے پروردگار مراد ہے، [۵] اس صورت میں ان کی سفارش کچھ فائدہ دے گی جب آسمان کے فرشتوں کا یہ حال ہو کہ خدا کے حکم اور مرضی کے بغیر ان کی سفارش کچھ کام نہیں آسکتی حالانکہ یہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے مقرب اور عزت والے بندے ہیں تو تمہارے یہ بے حقیقت دیوتا کیا خاک سفارش کر سکتے ہیں، [۶] بریدہؓ نے کہا نیک مسلمان سے ابوبکرؓ اور عمرؓ مراد ہیں ابن مسعودؓ نے بھی ایسا ہی کہا اسماء بنت عمیسؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نیک مسلمان سے علیؓ مراد ہیں ابن عباسؓ نے کہا میں نے حضرت سے پوچھا وہ دونو بی بیاں کون سی ہیں جن کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تم دونو پیغمبرؐ پر زور ڈالنا چاہو گی انہوں نے کہا عائشہؓ اور حفصہؓ حضرت عمرؓ نے ایک بار اپنی صاحبزادی حضرت حفصہؓ کو خوب دھمکایا اور فرمایا تو عائشہؓ کی برابری نہ کر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مت ستا اور تجھے جو درکار ہو وہ مجھ سے مانگ ایک بار آنحضرتؐ کو آپ کی بی بیوں نے بہت ستایا تھا آپ رنجیدہ بیٹھے تھے حضرت عمرؓ آپ کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ اپنی بی بی کا نام لیا وہ مجھ سے کچھ مانگتی ہے تو میں اس کی گردن ناپتا ہوں یہ سن کر حضرت ہنس پڑے آپ کا رنج جاتا رہا، [۷] ستر پردوں میں وہ بے اذن چلے جاتے ہیں، [۸] فرشتے اس کی اطاعت کرتے ہیں۔

(التکویر پ ۳۰ ع ۱)

۲۶- وَاِنَّ عَلَیۡکُمۡ لَحٰفِظِیۡنَ ﴿۱۰﴾ کِرَامًا کَاتِبِیۡنَ ﴿۱۱﴾ یَعۡلَمُوۡنَ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿۱۲﴾ (الانفطار پ ۳۰ ع ۱)

۲۷- اِنۡ کُلُّ نَفۡسٍ لَّمَّا عَلَیۡهَا حَافِظٌ ﴿۴﴾ (الطارق پ ۳۰ ع ۱)

۲۸- سَنَدۡعُ الزَّبَانِیَةَ ﴿۱۸﴾ (العلق پ ۳۰ ع ۱)

۲۹- تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَةُ وَالرُّوۡحُ فِیۡهَا ﴿۴﴾ (القدر پ ۳۰ ع ۱)

امانت دار ہے۔

حالانکہ تم پر (ہمارے) چوکیدار تعینات ہیں عزت دار لکھنے والے (فرشتے)، جو تم کرتے ہو اُن کو خبر ہے۔

ہر شخص پر (ہماری طرف سے) ایک نگہبان (فرشتہ) مقرر ہے[۱]۔

ہم بھی اب اپنے سخت جلاد فرشتوں کو (اُس کی سزا دینے کے لیے) بلا لیں گے

اس شب میں فرشتے اور جبرئیل اپنے مالک کے حکم سے ہر کام پر اُترتے ہیں[۲]۔

اَلۡجِنُّ وَالشَّیٰطِیۡنُ وَالسِّحۡرُ وَالۡکَهَانَةُ (۱۲)

باب ۱۲ جن اور شیطان اور جادو اور کہانت کا بیان

۱- وَاتَّبَعُوۡا مَا تَتۡلُوا الشَّیٰطِیۡنُ عَلٰی مُلۡکِ سُلَیۡمٰنَ ۚ وَ مَا کَفَرَ سُلَیۡمٰنُ وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیۡنَ کَفَرُوۡا یُعَلِّمُوۡنَ النَّاسَ السِّحۡرَ ٭ وَمَاۤ اُنۡزِلَ عَلَی الۡمَلَکَیۡنِ بِبَابِلَ هَارُوۡتَ وَمَارُوۡتَ ؕ وَمَا یُعَلِّمٰنِ مِنۡ اَحَدٍ حَتّٰی یَقُوۡلَاۤ اِنَّمَا نَحۡنُ فِتۡنَةٌ فَلَا تَکۡفُرۡ ؕ فَیَتَعَلَّمُوۡنَ مِنۡهُمَا مَا یُفَرِّقُوۡنَ بِهٖ بَیۡنَ الۡمَرۡءِ وَزَوۡجِهٖ ؕ وَمَا هُمۡ بِضَآرِّیۡنَ بِهٖ مِنۡ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ وَیَتَعَلَّمُوۡنَ مَا یَضُرُّهُمۡ وَلَا یَنۡفَعُهُمۡ ؕ وَلَقَدۡ

اور سلیمانؑ کی بادشاہت میں شیطان جو پڑھا کرتے تھے اس کی پیروی کرنے لگے حالانکہ سلیمانؑ کافر نہ تھا البتہ شیاطین کافر تھے جو لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور وہ باتیں جو شہر بابل میں[۳] دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اتاری گئی تھیں اور وہ دونوں (یعنی ہاروت اور ماروت) کسی کو (جادو) نہیں سکھاتے جب تک یہ نہیں کہہ لیتے ہم آزمایش ہیں[۴] تو کافر مت بن اس پر بھی[۵] وہ اُن سے ایسی باتیں سیکھتے ہیں جن کی وجہ سے جورو خصم میں جدائی کرا دیں[۶]۔ حالاں کہ بے حکم خدا کے یہ جادو سے کسی کا بگاڑ نہیں کر سکتے[۷] اور ایسی

[۱] جو اس کے افعال اور اقوال سب لکھتا ہے بعضوں نے کہا وہ فرشتہ مراد ہے جو ہر ایک آدمی پر حفاظت کے لیے مقرر ہے شیطانوں اور جن اور سب آفتوں سے اس کو بچاتا رہتا ہے، [۲] اور اس کا انتظام کرتے ہیں روح سے حضرت جبرئیل مراد ہیں کعب احبارؓ نے کہا اس شب میں اتنے فرشتے اترتے ہیں کہ زمین کا کوئی ٹکڑا باقی نہیں رہتا جہاں کوئی فرشتہ نہ ہو اور مومنوں کے لیے دعا کرتے ہیں اور جبرئیلؑ مومنوں سے مصافحہ کرتے ہیں اُن کے مصافحہ کی یہ نشانی ہے کہ رؤیں کھڑے ہو جائیں آنکھوں سے آنسو بہ نکلیں، ایک حدیث میں ہے کہ کنکریوں کے شمار سے زیادہ فرشتے اس شب میں اترتے ہیں، [۳] بابل ایک شہر تھا ملک عراق میں اب اس کے قریب شہر کوفہ آباد ہے، [۴] اس سے صاف نکلتا ہے کہ سحر کا سیکھنا ہی کفر ہے جیسے امام احمد کا مذہب ہے اور صحیح حدیث میں ہے کہ جو کوئی نجومی یا جادوگر کے پاس جائے اور اس کو سچا جانے تو کافر ہو گیا [۵] جو لوگ اپنا ایمان جانا ناپسند کرتے ہیں، [۶] یعنی بغض کا عمل ان سے حاصل کرتے ہیں معلوم ہوا کہ سحر کا یہ بھی اثر ہوتا ہے کہ دو آدمیوں میں دشمنی یا دوستی ہو جائے، [۷] اس سے زیادہ نقصان کیا ہوگا کہ ایمان تشریف سے جاتا ہے اور جادوگر کا ہر شخص دشمن ہو جاتا ہے جہاں جاتا ہے مار کھاتا ہے ولا یفلح الساحر حیث اتی ع ۵ یعنی اللہ تعالٰی نے ہم کو لوگوں کا ایمان آزمانے کے لیے مقرر کیا ہے تو کافر مت بن، ع ۵ حسن نے کہا اللہ تعالٰی نے ایمان والوں پر حضرت جبرئیلؑ کی اطاعت لازم کر دی جیسے زمین والوں پر حضرت محمدؐ کی۔

عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۛ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (١٠٢) (البقرہ پ ١ ع ١٢)

باتیں سیکھتے ہیں جن میں فایدہ کچھ نہیں نقصان ہی نقصان ہے۔ اور البتہ یہودیوں کو یہ معلوم ہے کہ جو کوئی جادو خریدے (ایمان دے کر) وہ آخرت میں بے نصیب ہے۔ بیشک اگر وہ سمجھتے ہوتے تو (بُرا) بدلہ ہے جس کے عوض انہوں نے جانوں کو بیچ ڈالا۔[1]

۲۔ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْۗءِ وَالْفَحْشَاۗءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (١٦٩) (البقرہ پ ٢ ع ٢١)

وہ تو تم کو برائی اور بے شرمی کے کام اور اللہ پر بن سمجھے جھوٹ بولنے کو (یعنی بہتان کرنے کو) کہے گا۔[2]

۳۔ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا (١١٩) يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا (١٢٠) اُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا (١٢١) (النساء پ ٥ ع ١٨)

اور جو کوئی خدا کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے[3] وہ کھلے نقصان میں سرتا پا ڈوب گیا[4] شیطان (نے جیسے کہا تھا اسی طرح) لوگوں کو وعدے دیتا ہے (پورے نہیں کرتا) امیدیں دلاتا ہے (بر نہیں لاتا[5]) اور شیطان جو کچھ ان سے وعدہ کرتا ہے وہ دغا ہی دغا ہے[6] ان لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے[7] وہ وہاں سے کہیں بھاگنے کی جگہ نہ پائیں گے۔

۴۔ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ (١١٢) وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ (١١٣) (الانعام پ ٨ ع ١٤)

اور ہم نے اسی طرح[8] شریر آدمیوں اور جنوں کو ہر پیغمبر کا دشمن بنایا ایک دوسرے کو ملمع دار باتیں فریب کے لیے سکھاتے ہیں[9] اور اگر تیرا مالک چاہتا تو وہ[10] ایسے کام نہ کرتے[11] تو ان کو اور ان کے بہتانوں کو چھوڑ دے[12] اور اس لیے (بھی)[13] کہ جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے[14] ان کے دل ان باتوں پر جھک جائیں اور اس لیے کہ وہ ان باتوں سے خوش ہوں اور اس لیے کہ جو (برے) کام وہ کیا کرتے ہیں یہ بھی کریں۔[15]

[1] پہلے یہ فرمایا کہ یہودیوں کو معلوم ہے پھر فرمایا کانوا یعلمون اگر جانتے ہوتے ان دو لفظوں میں ظاہراً اختلاف معلوم ہوتا ہے لیکن درحقیقت اختلاف نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ علم بغیر عمل کے گویا جہل ہے جب ایک شخص جانتا ہے کہ یہ بات بری ہے اور پھر اس کو کرتا ہے تو گویا وہ نہیں جانتا۔ [2] سوء کہتے ہیں عربی میں بُرے کام کو اور فحشا جو حد سے زیادہ بُرا ہو، [3] اس کا سہارا لے اپنا حمایتی بنا دے اس کا کہا مانے اللہ کی نافرمانی کرے، [4] یعنی اس نے اپنی اصل پونجی بھی گنوا دی نفع کا تو کیا ذکر ہے دنیا کو اختیار کیا اور بہشت کو کھو دیا اس سے بڑھ کر کیا نقصان ہوگا۔ [5] مثلاً کہتا ہے ابھی تمہاری عمر بہت باقی ہے پھر موت دفعتہً آجاتی ہے اس وقت شیطان کی کچھ نہیں چلتی، [6] ظاہر میں شکر اندر میں زہر اس کے ہر وعدے میں دھوکا اور فریب بھرا ہوا ہے۔ [7] جو شیطان کے دغا میں آگئے، [8] اے پیغمبر جس طرح مکہ کے کافر تیرے دشمن ہیں، [9] یعنی دھوکا اور فریب دینے کے لیے ایک کے کان میں ایک چکنی چپڑی باتیں پھونکتے ہیں یعنی جنوں میں جو شیطان اور شریر ہیں وہ آدمیوں کے شیطان اور شریر لوگوں کے کان میں ایک بات پھونک دیتے ہیں جو ظاہر میں بہت اچھی خوشنما معلوم ہوتی ہے اور دراصل بالکل جھوٹ اور فریب ہوتی ہے، [10] کافر یا شیطان، [11] کافر تیری دشمنی نہ کرتے تجھ پر بہتان نہ لگاتے کہ تو پڑھا لکھا ہے یا شیطان دوسرے شیطانوں کو جھوٹی باتیں نہ سکھاتے، [12] جانے دے اللہ ان سے سمجھ لے گا رنج مت کر یہ آیت اس وقت کی ہے جب جہاد کا حکم نہیں اُترا تھا، [13] یہ شیطان ایک دوسرے کو ایسی باتیں پھونکتے رہتے ہیں، [14] نرے بے ایمان اور ملحد ہیں، [15] یعنی پہلے چکنی چپڑی جھوٹی باتیں بنا کر یہ شیطان کافروں کو فریب دیتے ہیں پھر ان کا دل اپنی طرف مائل کر لیتے ہیں پھر وہ کافر ان کی باتوں کو پسند کرتے ہیں پھر انہی کے سے کرتوت خود بھی کرنے لگتے ہیں،

۵۔ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ ۖ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ﴿۱۲۱﴾
(الانعام پ ۸ ع ۱۴)

اور شیطان تو اپنے دوستوں کے دل میں[1] ڈالتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ تم سے (ناحق) کا جھگڑا کریں۔ اور اگر تم ان کا کہا مان لو تو تم بھی مشرک ہو چکے ضرور ہو چکے[2]

۶۔ يَا بَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُم مِّنَ الْجَنَّةِ يَنزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْآتِهِمَا ۗ إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۗ إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۲۷﴾
(الاعراف پ ۸ ع ۲)

آدمیوں (خیال رکھو) شیطان تم کو بہکا نہ دے[3] جیسے اس نے تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکلوایا[4] اُن کے کپڑے اُتروائے اُن کا ستر اُن کو دکھانے کو کیونکہ وہ (شیطان) اور اس کا کنبہ[5] تم کو وہاں سے دیکھ لیتا ہے جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھتے[6] ہم نے شیطانوں کو ان کا دوست بنا دیا ہے جو بے ایمان ہیں (کافر اور مشرک)

۷۔ فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ ۗ إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ اللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ﴿۳۰﴾
(الاعراف پ ۸ ع ۳)

اُسی نے ایک گروہ (مومنوں) کو راہ پر لگایا اور ایک گروہ[7] جن کی تقدیر میں گمراہی لکھ دی گئی تھی انھوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا دوست بنا[8] یا اور (اس پر بھی) وہ سمجھتے ہیں کہ ہم راہ پر ہیں[9]

۸۔ وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۲۰۰﴾ إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ ﴿۲۰۱﴾ وَإِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ ﴿۲۰۲﴾

اور اگر شیطان کا وسوسہ تجھ کو ابھار دے[10] تو اللہ کی پناہ مانگ وہ (سب) سنتا جانتا ہے جو لوگ پرہیز گار ہیں[11] ان کو جہاں شیطان کا وسوسہ آیا چونک پڑتے ہیں[12] اور (بری بات کی) ان کو سوجھ آجاتی ہے[13] اور شیطان کے بھائی (یہ کافر) شیطان ان کو گمراہی میں گھسیٹ کر لے جاتے ہیں[14]

---

[1] وسوسے اور غلط خیالات۔ [2] کیونکہ اللہ تعالیٰ جس چیز کو حلال کرے اور کوئی اس کو حرام کہے یا اللہ جس چیز کو حرام کرے کوئی اس کو حلال کہے وہ مشرکوں کی طرح کافر ہو گیا اس نے خدا کے سوا دوسرے کو حاکم بنایا۔ [3] وہ تمہارا دشمن ہے۔ [4] جہاں ہر طرح کا چین اور آرام تھا کوئی فکر نہ تھی۔ [5] یا اس کا لشکر۔ [6] اور ایسے دشمن سے بہت ڈرنا اور احتیاط کرنا چاہئے جو ہم کو دیکھے پر ہم اس کو نہ دیکھ سکیں اگر شیطان اپنی اصلی صورت کے سوا کسی آدمی یا جانور کی شکل میں مجسم ہو تو دکھلائی دیتا ہے اور بہت لوگوں نے اس کو دیکھا ہے اسی طرح جنوں کا بھی حال ہے اور بہت سے بزرگوں نے بہتوں سے ملاقات کی ہے حدیث میں ہے کہ شیطان آدمی کے بدن میں خون کی مثال دوڑتا ہے اور آدمیوں کے دل اُس کا گھر ہیں اور شیطان آدمیوں کو دیکھتا ہے آدمی اس کو نہیں دیکھتے [7] کافروں کو گمراہ کیا۔ [8] خدا کے حکم جو خلاف گناہ کرنے لگے جو شیطان کو پسند ہے۔ [9] اس آیت سے معتزلہ کا رد ہوا اور یہ نکلا کہ ہدایت اور گمراہی دونوں خدا کی طرف سے ہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جو کافر اپنا دین حق سمجھتا ہے اور جو کافر ناحق سمجھ کر شرارت سے اس کو اختیار کرتا ہے دونوں کفر میں برابر ہیں۔ [10] کہتے ہیں جب اوپر کی آیت اتری تو آنحضرت ؐ نے عرض کیا مالک غصے کو کیا کروں اس وقت یہ آیت اتری یعنی غصے کے وقت اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہہ اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا اور غصہ کھو دے گا۔ [11] گناہوں سے بچے رہتے ہیں۔ [12] اسی وقت توبہ استغفار کرتے ہیں۔ [13] اس سے باز رہتے ہیں یا ٹھیک رستہ دیکھ لیتے ہیں اور غلطی کو چھوڑ دیتے ہیں یا اپنی غلطی معلوم کر لیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے پرہیز گاروں کی کیا عمدہ نشانی بتلائی ہے ہر آدمی سے غلطی ہوتی ہے اس پر کبھی نہ پھولے کہ میں بڑا عالم ہوں یا میرے باپ دادا یا استاد یا قوم کے لوگ بڑے مولوی تھے ان کی تباہی ہوئی راہ غلط نہیں ہو سکتی بلکہ قرآن و حدیث میں خود غور کرے اور دوسرے بھائی مسلمانوں کی تقریر بھی دل لگا کر سُنے اور جہاں یہ معلوم ہو کہ میرا طریقہ یا مذہب غلط تھا اس کو فوراً چھوڑ دے اور حق بات کو اختیار کرے۔ [14] شیطان جو کافروں کے بھائی ہیں کافروں کو گمراہی میں گھسیٹ کر لے جاتے ہیں مطلب دونوں تفسیروں کا ایک ہے۔

پھر کچھ کمی نہیں کرتے[1]

(الاعراف پ۹ ع ۲۴)

۹۔ وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ ۖ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي ۖ فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنْفُسَكُمْ ۖ مَا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۖ إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِنْ قَبْلُ ۗ إِنَّ الظّٰلِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۲۲﴾

(ابراہیم پ۱۳ ع ۴)

اور جب (لوگوں کا فیصلہ ہو چکے گا[2] تو شیطان کہے گا[3] بیشک اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا[4] اور میں نے جو تم سے وعدہ کیا تھا[5] وہ تو خلاف کیا تھا[6] اور میرا کیا کچھ تم پر زور تھا[7] مگر یہی کہ میں نے تم کو (گمراہی کی طرف) بلایا تم نے میرا کہا مان لیا[8] تو مجھ کو الزام نہ دو اپنے آپ کو الزام دو[9] میں تمہاری فریاد کو نہیں پہنچ سکتا اور نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکتے ہو تم جو اس سے پہلے[10] مجھ کو خدا کا شریک بناتے تھے (اب) میں اُس کا انکار کرتا ہوں[11] بیشک نافرمانوں کو تکلیف کا عذاب ہو گا[12]۔

۱۰۔ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيمٍ ﴿۱۷﴾

(الحجر پ۱۴ ع ۲)

اور ہم نے آسمان کو ہر ایک شیطان مردود کے (وہاں جانے) سے بچا رکھا ہے[13]۔

۱۱۔ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُومِ ﴿۲۷﴾

(الحجر پ۱۴ ع ۳)

اور جن کو ہم نے پہلے ہی سے (یعنی آدم سے پہلے) بہت گرم آگ سے پیدا کیا۔

۱۲۔ إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿۹۹﴾ إِنَّمَا سُلْطٰنُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُمْ بِهِ مُشْرِكُونَ ﴿۱۰۰﴾

(النحل پ۱۴ ع ۱۳)

کیوں کہ جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور مالک پر بھروسا کرتے ہیں اُن پر شیطان کا کچھ زور نہیں چلتا[14]۔ شیطان کا زور بس ان ہی پر چلتا ہے جو اُس سے دوستی رکھتے ہیں[15] اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ شرک کرتے ہیں[16]۔

۱۳۔ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِينُ ﴿۲۲۱﴾ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿۲۲۲﴾ يُلْقُونَ السَّمْعَ

(اے پیغمبر[17] ان لوگوں سے کہہ دے) کیا میں تم کو بتلاؤں شیطان کس پر اترتے ہیں ہر جھوٹے (طوفان جوڑنے والے) بدکار پر اُترتے ہیں[18] جو سنی سنائی بات

---

[1] ان کے گمراہ کرنے میں کچھ کسر نہیں رکھ چھوڑتے کوئی کوتاہی نہیں کرتے، [2] دوزخی دوزخ میں اور جنتی جنت میں جا چکیں گے، [3] ان لوگوں سے جو اس کو الزام دیں گے کہ تو ہی نے ہم کو آفت میں پھنسایا، [4] کہ آخرت میں حساب کتاب ہو گا، نیک لوگ بہشت میں اور بُرے دوزخ میں جائیں گے، [5] کہ حساب کتاب کہاں کا آخرت کہاں کی دنیا ہی کی زندگی ہے خوب عیش کر لو، [6] میں نے تو تمہارے بہکانے کے لیے تم سے جھوٹا وعدہ کیا تھا، [7] کہ زبردستی میں نے تم کو شرک اور کفر پر لگا دیا ہو، [8] اور حق تعالےٰ کا فرمان نہ سنا، [9] خود تم نے بیوقوفی کی اور میرا کہا مانا، [10] یعنی دنیا میں، [11] اور کہتا ہوں بے شک خدا وحدہٗ لاشریک ہے، [12] نہ تم عذاب سے بچ سکتے ہو نہ میں بچ سکتا ہوں، [13] فرشتے چوکیداری کرتے ہیں، [14] یعنی جنوں کے باپ یا شیطان ابلیس کو، [15] اعوذ باللہ پڑھتے ہی شیطان بھاگ جاتا ہے، [16] اس کا دم بھرتے ہیں کہا مانتے ہیں، [17] یا شیطان کے سبب سے شرک میں مبتلا ہیں، [18] جیسے مسیلمہ کذاب تھا جس نے پیغمبری کا جھوٹا دعوےٰ کیا تھا یا سطیح کاہن۔

وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ ﴿٢٢٣﴾ (الشعراء پ۱۹ ع۱۱)

(جھوٹے بدکاروں کے کان میں) ڈال دیتے ہیں اور ان میں اکثر جھوٹے ہوتے ہیں[۱]

۱۴- إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا ۚ إِنَّمَا
يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿٦﴾

(فاطر پ۲۲ ع۱)

بے شک شیطان تمہارا (جانی) دشمن ہے تم بھی اُس کے (جانی) دشمن رہو[۲]، وہ اپنے (یار) لوگوں کو اس لیے بلاتا ہے کہ سب (اُس کے ساتھ مل کر) دوزخی بنیں۔

۱۵- وَحِفْظًا مِّن كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ﴿٧﴾ لَّا يَسَّمَّعُونَ إِلَى
الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ مِن كُلِّ جَانِبٍ ﴿٨﴾ دُحُورًا
وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ﴿٩﴾ إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ
فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿١٠﴾

(الصفت پ۲۳ ع۱)

اور ہر ایک شیطان پاجی سے اُس کو محفوظ کیا[۴] وہ فرشتوں (کی باتوں) تک کان نہیں لگا سکتے اور ہر طرف سے (آگ کے کوڑے) مار کر ہانک دیئے جاتے ہیں اور ان کو (آخرت میں) ہمیشہ کا عذاب ہوگا مگر ہاں کوئی کوئی (شیطان کبھی موقع پاکر کوئی بات) اچک لے جاتا ہے[۵] پھر ایک چمکتا انگارا اس کے پیچھے پڑتا ہے[۶]

۱۶- وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ﴿٣٧﴾

(ص پ۲۳ ع۳)

اور شیطانوں کو بھی جتنے ان میں معمار اور غوطہ خور تھے (سب اُس کے اختیار میں کر دیئے[۷]

۱۷- وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ
لَهُ قَرِينٌ ﴿٣٩﴾ (الزخرف پ۲۵ ع۴)

اور جو کوئی خدا کی یاد سے آنکھ چرائے (غفلت کرے) ہم اُس پر ایک شیطان تعینات کر دیتے ہیں وہ (ہر وقت) اس کے ساتھ رہتا ہے[۸]۔

۱۸- وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ
الْقُرْآنَ ﴿٢٩﴾ (الاحقاف پ۲۵ ع۴)

اور (یاد کر) جب ہم کئی جنوں کو تیرے پاس پھیر کر لائے وہ قرآن سننے لگے۔

۱۹- يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَن تَنفُذُوا
مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانفُذُوا ۚ لَا

جنوں اور آدمیوں کے گروہ تم سے اگر ہو سکتا ہے کہ آسمان اور زمین کے کناروں سے ہو کر (کہیں) نکل بھاگو[۹] (اور اللہ تعالیٰ کے اختیار سے باہر ہو جاؤ) تو

[۱] یعنی ان بدکاروں میں یا شیطانوں میں[۲] اپنی طرف سے بہت باتیں ملا دیتے ہیں حدیث میں ہے کہ کاہن لوگ کوئی چیز نہیں ہیں لوگوں نے عرض کیا حضرت بعضی بات تو ان کی سچ نکلتی ہے آپ نے فرمایا یہ بات شیطان چوری سے فرشتوں سے سن آتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں پھونک دیتا ہے وہ اپنی طرف سے سو سے زیادہ جھوٹ اس میں ملا کر لوگوں سے بیان کرتا ہے۔ [۳] اس کی ایک بات نہ مانو مردود جو سمجھائے اُس کے خلاف کرو۔ [۴] یا تاروں کو آسمان کی زینت کے لیے اور آسمان کو شیطان پاجی سے محفوظ رکھنے کے لیے بھی بنایا جب شیطان اوپر جانا چاہتا ہے تو فرشتے ان تاروں سے اس کو مارتے ہیں، [۵] فرشتوں سے سن کر ایک دم بھاگ جاتا ہے، [۶] کبھی تو وہ جل کر خاک ہو جاتا ہے اور کبھی زخمی اور کبھی بچ نکلتا ہے اور اپنے دوستوں کے پاس دنیا میں آکر اس میں سو جھوٹ ملا کر وہ بات ان کے کان میں پھونک دیتا ہے، [۷] معمار تو عمارتیں بناتے اور غوطہ خور موتی اور جواہر دریا میں سے نکالتے۔ [۸] اس کو نیک کام کرنے نہیں دیتا برے کام میں اس کا جی لگاتا ہے کہتے ہیں مشرکوں نے یہ صلاح کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک صحابی پر ایک ایک آدمی تعینات کریں وہ اس کو بہکاتا رہے تو ابوبکرؓ پر طلحہ کو تعینات کیا ابوبکرؓ نے طلحہ سے پوچھا تم مجھ سے کیا چاہتے ہو طلحہ نے کہا لات اور عزیٰ کو پوجو، ابوبکرؓ نے کہا لات کون ہے طلحہ نے کہا اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے ابوبکرؓ نے کہا اس کی ماں کون ہے یہ سنکر طلحہ خاموش ہو رہے اور اپنے لوگوں سے کہا جواب دو وہ بھی جواب نہ دے سکے آخر طلحہ نے کہا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ اور مسلمان ہو گئے، اس وقت یہ آیت اتری، صحیح مسلم میں ہے کہ ہر ایک آدمی کے ساتھ ایک جن ہے اور وہ اس کا رفیق ہے[۹] اور تم میں زور کہاں کہتے ہیں یہ قیامت میں ہوگا آدمی اور جن بھاگنا چاہیں گے فرشتے ان کو سب طرف سے گھیر لیں گے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اگر تم سے ہو سکتا ہے کہ آسمان اور زمین کے کناروں سے نکل کر موت سے بچ جاؤ اچھا بھاگو۔

تَنفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ﴿٣٣﴾ (الرحمٰن پ ۲۷ ع ۲)

(اچھا نکل دیکھو یہ یاد رہے نکلنا جب ہی ہو سکتا ہے جب زور ہو۔

۲۰- يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّن نَّارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنتَصِرَانِ ﴿٣٥﴾ (الرحمٰن پ ۲۷ ع ۲)

تم پر بن دھوئیں کی آگ اور دھوئیں وار چھوڑی جائے گی پھر تم اُس کو روک نہ سکو گے [۱]

۲۱- اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿١٩﴾ (المجادلہ پ ۲۸ ع ۳)

شیطان ان پر چڑھ بیٹھا ہے اور اس نے اللہ کی یاد ان کو بھلا دی یہ لوگ شیطان کے لشکر ہیں (اس کی فوج ہیں) سن رکھو شیطان کے لشکر والے ہی ضرور تباہ ہوں گے۔

۲۲- وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِّلشَّيَاطِينِ ﴿٥﴾ (الملک پ ۲۹ ع ۱)

اور ہم نے نزدیک والے (یعنی پہلے) آسمان کو چراغوں سے (ستاروں سے) جو بن دی (سجایا) اور ان چراغوں کو شیطانوں کے لیے مار بھی بنایا [۲]

۲۳- قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ﴿١﴾ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ ۖ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ﴿٢﴾ وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ﴿٣﴾ وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ﴿٤﴾ وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّن تَقُولَ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ﴿٥﴾ وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا ﴿٦﴾ وَأَنَّهُمْ

(اے پیغمبر اپنے لوگوں سے) کہہ دے مجھے (خدا کی طرف سے) یہ وحی آئی ہے کہ جنات میں سے چند شخصوں نے (تین سے دس تک) قرآن مجید سے سنا [۳] پھر (وہ اپنے لوگوں کے پاس لوٹ گئے اور) کہنے لگے ہم نے ایک عجیب قرآن سنا [۴] جو سچا راستہ بتلاتا ہے ہم تو اس پر ایمان لے آئے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے مالک کا شریک نہ بنائیں گے [۵] اور ہمارے مالک کی شان بلند ہے وہ نہ جورو رکھتا ہے نہ اولاد اور ہم میں کوئی بے وقوف تھا جو اللہ پر جھوٹ لگاتا تھا [۶] اور ہم یہ سمجھتے تھے کہ آدمی اور جن بھلا اللہ پر کیوں جھوٹ باندھنے لگے [۷] اور (ہوا یہ کہ) بعضے آدم زاد لوگ بعضے جن لوگوں کی پناہ لیتے تھے [۸] اس سے اُن کا دماغ اور چڑھ گیا [۹] اور آدمی بھی

---

[۱] اور ہر طرف سے گھیر کر میدان حشر میں حاضر ہو گے [۲] ان میں سے شعلے نکلتے ہیں جو شیطانوں پر پھینکے جاتے ہیں [۳] کہتے ہیں یہ جن سات تھے یا نو اور نصیبین کے رہنے والے تھے اور آنحضرتؐ اپنے اصحاب کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے بطن نخلہ میں انہوں نے آپؐ کو قرآن پڑھتے سنا پھر لوٹ کر اپنے لوگوں کے پاس گئے اور ان سے بیان کیا کہ آسمان پر جانے سے جو جن روکے گئے ہیں اس کا یہی سبب ہے کہ اخیر زمانہ کے پیغمبر ظاہر ہوئے اور ان پر قرآن اترا ہے صحیح حدیث میں ہے کہ آپؐ نے جنوں کو نہیں دیکھا ابن مسعودؓ نے کہا کہ آپ نے ان کو دیکھا اور دونوں روایتوں میں اختلاف نہیں کیونکہ یہ معاملہ کئی بار ہوا اور اس آیت میں جس کا بیان ہے وہ پہلا معاملہ ہے اس کے بعد جن آپ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ کو شہر سے باہر جا کر ان کو تعلیم کرنے کا حکم ہوا سید علامہؒ نے کہا تمام شریعت والے جنوں کے وجود کے قائل ہیں اور قرآن اور حدیث سے ان کا وجود ثابت ہے اور بعض فلسفیوں نے ان کے وجود کا انکار کیا ہے جن کے انکار کا اعتبار نہیں [۴] جس کے الفاظ اور مضامین تعجب کے لائق ہیں [۵] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے یہ جن مشرک تھے [۶] کہتا تھا معاذ اللہ اس کی کوئی جورو ہے یا اولاد ہے بیوقوف سے مراد مشرک جن ہیں حدیث میں ہے کہ بیوقوف سے مراد ابلیس ہے [۷] اور اسی غلط خیال کی وجہ سے ہم نے ان کی بات مان لی تھی اور شرک میں گرفتار ہو گئے تھے اب معلوم ہوا کہ وہ جھوٹے بیوقوف تھے [۸] عرب میں بعضے مشرکوں کا قاعدہ تھا جب سفر کی حالت میں کسی خوفناک مقام پر اُترتے تو پکار کر یوں کہتے ہم اس مقام کے سردار کی پناہ میں آئے ہیں اور سردار سے جن کو مراد لیتے مقاتل نے کہا پہلے یمن والوں نے جنوں کی پناہ لینا شروع کی پھر بنی حنیفہ نے پھر سارے عرب کے لوگوں نے یہی شروع کیا جب اسلام کا زمانہ آیا تو اللہ کی پناہ لینے لگے اور جنوں کی پناہ لینا چھوڑ دی [۹] وہ جن کہنے لگے اب تو ہم آدمیوں کے بھی سردار بن گئے ہماری پناہ لیتے ہیں۔

ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ﴿۷﴾ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ﴿۸﴾ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ﴿۹﴾ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْۤ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ﴿۱۰﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ﴿۱۱﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ﴿۱۲﴾ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ﴿۱۳﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾

(الجن پ ۲۹ ع ۱)

جیسے تم سمجھتے تھے یہ سمجھنے لگے[عہ] کہ اللہ تعالیٰ (مرنے کے بعد) کسی کو (جلا کر) نہیں اٹھائے گا[عہ] اور ہم نے آسمان کو جا کر ٹٹولا دیکھا تو وہ زبردست پہروں اور (آگ کے) شعلوں سے بھرا ہوا ہے[۱] اور پہلے تو یہ تھا کہ (فرشتوں کی باتیں) سننے کے لیے ہم آسمان میں کئی ٹھکانوں میں بیٹھا کرتے تھے اب تو جو کوئی سننے جائے تو ایک شعلہ اپنے لیے تیار پائے[۲] اور ہم کو معلوم نہیں کہ (اس انتظام سے) زمین والوں کی بُرائی منظور ہے یا اُن کا مالک اُن سے بھلائی کرنا چاہتا ہے اور ہم میں کچھ تو نیک ہیں اور کچھ دوسری طرح کے (یعنے کافر بدکار) ہمارے کئی طرح کے گروہ (پہلے سے) چلے آئے ہیں[۳] اور اب تو ہم نے سمجھ لیا کہ زمین میں رہ کر اللہ کو نہیں ہرا سکتے اور نہ کہیں بھاگ کر اُس کو عاجز کر سکتے ہیں[۴] اور ہم نے جب راہ کی (ہدایت کی) بات سنی تو اس کو مان لیا اور جو کوئی اپنے مالک پر ایمان لائے گا اُس کو نہ نقصان کا ڈر ہو گا نہ ظلم کا اور ہم میں بعضے تو (خدا تعالیٰ کے) تابعدار ہیں اور بعضے (کافر) نافرمان پھر جن لوگوں نے (خدا کی) تابعداری کی انھوں نے سیدھے رستہ پر چلنا چاہا اور جنھوں نے نافرمانی کی وہ دوزخ کے کندے بنے[۵]

۲۴- وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾ (الجن پ ۲۹ ع ۱)

اور جس وقت اللہ کا بندہ (محمدؐ) اُس کی عبادت میں کھڑا تھا تو جنات (چار طرف سے گھیر کر) اُس سے چمٹنے ہی کو تھے[۶]

قَدَرُ اللّٰهِ تعالیٰ (۱۳)

باب ۱۳ تقدیر کا بیان

۱- وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ

اور (اے پیغمبرؐ) اگر اُن کو کوئی بھلائی ہوتی ہے[۸] تو کہتے ہیں یہ خدا کی طرف سے

[۱] فرشتے کثرت سے پہرہ دے رہے ہیں آگ کے شعلے ہم پر مارنے کے لیے بے حد تیار ہیں غرض وہاں نیا انتظام ہوا ہے اور چوکی پہرے کا بہت بندوبست ہو گیا ہے جیسا پہلے نہ تھا آخر اس کی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہو گی۔ [۲] گویا شہاب کا گولہ گھات لگائے بیٹھا ہے آسمان پر پہنچے کہ چلا بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے شہاب کا وجود نہ تھا بعضوں نے کہا تھا تو سہی مگر اس کثرت سے نہ تھا اور یہی صحیح ہے، [۳] کوئی مومن کوئی یہودی کوئی نصرانی کوئی مجوسی آدمیوں کی طرح جنوں میں بھی مختلف مذاہب ہیں، [۴] یعنی زمین یا آسمان میں کہیں اس کے اختیار سے باہر نہیں ہو سکتے ہر جگہ اس کی حکومت ہے، [۵] اس آیت سے یہ نکلتا ہے جنات میں سے بھی بعضے دوزخ میں جائیں گے بعضے بہشت میں، [۶] شاید یہ دوسرا واقعہ ہے جب آپ مکہ سے نکل کر جنوں کو تعلیم دینے کے لیے باہر میدان میں گئے تھے اس وقت بارہ ہزار جن جمع ہوئے تھے ابن مسعودؓ کہتے ہیں میں آپ کے ہمراہ تھا آپؐ نے زمین پر ایک لکیر کر دی تھی اور فرمایا تھا جب تک میں تیرے پاس نہ آؤں تو یہیں خاموش بیٹھا رہ اور اگر کچھ دیکھے تو مت ڈرنا ابن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے کالے کالے لوگ دیکھے گویا وہ زط کے لوگ ہیں زط کہتے ہیں سوڈان کے قد آور لوگوں کو، [۷] یعنی منافقوں اور یہودیوں کو، [۸] فائدہ ہوتا ہے مثلاً غلہ کی ارزانی مال اولاد وغیرہ، [عہ] یعنی بھی اے آدمیوں تمہاری طرح سمجھنے لگے، [عہ] یا اللہ تعالیٰ کوئی پیغمبر نہیں بھیجے گا مطلب یہ ہے کہ حشر یا رسالت کے منکر بن گئے۔

عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ۭ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ فَمَالِ هٰٓؤُلَاۗءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿۷۸﴾ مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۡ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ۭ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۷۹﴾

(النساء پ۵ ع ۱۱)

(یہاں تک تو سچ کہتے ہیں) اور اگر کوئی بُرائی (بلا) آتی ہے تو کہنے لگتے ہیں یہ تیری وجہ سے ہے (اے پیغمبر) کہہ دے سب خدا کی طرف سے ہے تو ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے بات سمجھنے کے پاس تک نہیں بھٹکتے (قریب بھی نہیں آتے) اے بندے جو بھلائی تجھ کو پہنچے وہ تو اللہ کی طرف سے ہے اور جو بُرائی تجھ کو پہنچے (وہ بھی اللہ کی طرف سے ہے لیکن) تیرے گناہ کی شامت سے ہے اور (اے پیغمبر) ہم نے تجھ کو اللہ کا پیغام لوگوں کو پہنچانے والا (بناکر) بھیجا اور اللہ تعالیٰ کی گواہی (تیری پیغمبری پر) بس کرتی ہے۔

۲. اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾ (القمر پ۲۷ ع ۳)

ہم نے تو ہر چیز کو تقدیر کے موافق بنایا۔

۳. قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ﴿۳﴾ (الطلاق پ۲۸ ع ۱)

بے شک اللہ ہر چیز کا اندازہ ٹھہرا چکا ہے۔

۴. وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ﴿۳﴾ (الاعلیٰ پ۳۰ ع ۱)

اور جس نے (سب کچھ) ٹھہرا لیا پھر اسی طرح چلایا۔

بابِ۱۴ لوح محفوظ کا بیان

۱. وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾ (القمر پ۲۷ ع ۳)

اور جو بات انہوں نے کی ہے وہ (خدائی) دفتر میں لکھی گئی ہے ہر کام چھوٹا ہو یا بڑا (لوح محفوظ میں ہمارے پاس) لکھا ہوا ہے۔

۲. مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۲۲﴾ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا

(لوگو) جو آفت زمین پر آتی ہے (مثلاً قحط زلزلہ طوفان وغیرہ) اور خود تم پر آتی ہے (مثلاً دکھ بیماری موت وغیرہ) وہ اس کے پیدا کرنے سے پہلے ہی لوح محفوظ میں (لکھی ہوئی) موجود ہے بیشک اللہ کے نزدیک (یہ سب باتیں لکھ لینا) آسان ہے (یہ

لے مثلاً قحط و گرانی مال یا جان کا نقصان، ۲ یعنی پیغمبر اور آپ کے اصحابؓ کو منحوس جان کر بلا کو ان کی نحوست کہتے ہیں یہ بالکل غلط ہے، ۳ یعنی بھلائی اور برائی دونوں اسی کے حکم اور اسی کی تقدیر سے ہوتے ہیں ہر چیز کا پیدا کرنے والا وہی ہے، ۴ بات سے مراد قرآن ہے اگر وہ اُس کو سمجھتے تو یقین کر لیتے کہ ہر چیز اللہ کی طرف سے ہے ۵ یعنی گناہ اس بلا کا سبب ہوا لیکن درحقیقت بلا کا اتارنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے مطلب یہ ہے کہ منافق اور یہود جھوٹے ہیں جو بھلائی کو اللہ کی طرف سے اور برائی کو تیری طرف سے سمجھتے ہیں اگر بھلائی اور برائی کی اصل علت یعنی خالق کو دیکھیں تو دونو کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے اور دونو اس طرف سے ہیں اور اگر فاعل اور سبب اور واسطہ کو دیکھیں تب تو برائی ان کے شامت اعمال کی وجہ سے ہے وہ اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کی سزا میں ان پر برائی اور بلا بھیجتا ہے رہی پیغمبری کی ذات وہ تو مبارک ہے اس کی وجہ سے بلائیں دفع ہوتی ہیں اور رحمت ہے سارے جہان کے لیے جیسے دوسری آیت میں فرمایا (ما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم اور وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین، ۶ قریش کے مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور تقدیر کے باب میں جھگڑنے لگے اس وقت یہ آیت اتری صحیح حدیث میں ہے کہ ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ بے وقوفی اور نادانی، ۷ حدیث میں ہے اگر تم جیسا چاہئے ویسا اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرو تو پرندوں کی طرح تم کو بھی روزی دے وہ صبح کو خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے لوٹتے ہیں، ۸ نر مادہ جفتی کے لیے بنائے پھر نر کو سکھا دیا کیونکر جفتی کرے یا سعادت اور شقاوت پہلے سے ٹھہرائے پھر ہر ایک کو اس کی توفیق دی جو اس کے لیے ٹھہراتا تھا۔

تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿٢٣﴾ (الحدید پ۲۷ ع ۳)

ہم نے تم کو اس لیے بتلادیا) کہ جو چیز تم سے جاتی رہے اُس کا (حد سے زیادہ) غم نہ کھاؤ[1] اور جو نعمت اللہ تعالیٰ تم کو دے اس پر (غرور سے) پھول نہ جاؤ[2] اور اللہ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا۔

۳۔ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ﴿٢٩﴾ (النبا پ۳۰ ع ۱)

اور ہم نے ہر چیز کو اچھی طرح لکھ لیا ہے[3]

۴۔ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ﴿٢١﴾ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ﴿٢٢﴾ (البروج پ۳۰ ع ۱)

یہ قرآن ہے بڑی شان کا لکھا ہوا لوح محفوظ میں[4]

اَلْإِيمَانُ وَالْإِسْلَامُ (۱۵)

باب۱۵ ایمان اور اسلام کا بیان

۱۔ قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٦﴾ (البقرہ پ۱ ع ۱۶)

(مسلمانو) تم کہو ہم تو اللہ پر اور جو ہم پر اترا (قرآن) اور جو ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور ان کی اولاد پر اترا اور جو موسےٰؑ اور عیسےٰؑ اور دوسرے پیغمبروں کو اپنے پروردگار سے ملا سب پر ایمان لائے ہم اُن پیغمبروں میں سے کسی ایک کو بھی الگ نہیں کرتے[4] اور ہم اس کے تابعدار ہیں[5]۔

۲۔ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ ۚ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿٢٨٥﴾ (البقرہ پ۳ ع ۴۰)

یہ پیغمبر (حضرت محمدؐ) اس کتاب پر ایمان لایا جو اس کے مالک کی طرف سے اس پر اتری اور اس کے ساتھ مسلمان بھی سب اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لائے[6] ہم اُس کے کسی پیغمبر کو جدا نہیں[7] سمجھتے اور کہتے ہیں (اے پروردگار) ہم نے تیرا ارشاد سنا اور مان لیا[8] ہمارے گناہ بخش دے[9] مالک ہمارے تیری ہی طرف (ہم کو) لوٹ کر جانا ہے۔

۳۔ قُلْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَالنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ○

(اے پیغمبرؐ) کہہ دے ہم تو ایمان لائے اللہ پر اور جو ہم پر اترا (قرآن) اور جو ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور اس کی اولاد (شعیا اور ارمیا اور داؤد اور تمام بنی اسرائیل کے پیغمبروں پر اُترا) اور اس پر جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور دوسرے پیغمبروں کو اپنے مالک کی طرف سے ملا ہم اُن میں سے کسی ایک کو الگ

---

[1] سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ایسی ہی تھی، [2] اتراؤ نہیں سمجھ لو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا دین ہے ہماری کوشش سے نہیں ملی، [3] کوئی بات نہیں چھوڑی ان کے اعمال بھی لکھے ہوئے ہیں، [4] جیسے یہود کہتے ہیں کہ ایک کو مانتے ہیں دوسرے کو نہیں مانتے، [5] یعنی خدا واحد کے فرمانبردار ہیں اور اس کے سب پیغمبروں کو برحق جانتے ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں میں پہلی رکعت میں یہ آیت قولوا آمنا باللہ آخر تک اور دوسری میں قل یا اہل الکتب تا اشہدوا بانا مسلمون پڑھتے تھے، [6] اس آیت کا شان نزول اوپر گزر چکا جب صحابہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق یوں کہا ہم نے سنا اور مانا تو اللہ تعالیٰ نے مہربانی کی اور یہ آیت اتاری اس میں ان کی تعریف کی اور فرمایا وہ کہتے ہیں، [7] یعنی سب کو مانتے ہیں یہود اور نصاریٰ کی طرح یہ نہیں کرتے کہ بعضوں کو مانیں اور بعضوں کو نہ مانیں، [8] سر اور آنکھوں سے تسلیم کر لیا، [9] یا ہم کو تیری بخشش چاہیے، [10] جہاں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔

نہیں کرتے (سب کو مانتے ہیں اور سچا پیغمبر جانتے ہیں) اور ہم اُسی (ایک خدا) کے تابعدار ہیں۔

(آل عمران پ ۳ ع ۹)

۴۔ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ (آل عمران پ ۳ ع ۹)

اور جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے تو ہرگز اس کی طرف سے قبول نہ ہوگا اور آخرت میں اُس کا خرابہ ہوگا[۱]

۵۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾

(النساء پ ۵ ع ۲۰)

ایمان لانے والو[۲] اللہ پر ایمان لاؤ اور اُس کے رسول (حضرت محمدؐ) پر اور اُس کتاب پر جو اُس نے اپنے رسول (حضرت محمدؐ) پر اتاری اور اُن کتابوں پر (جو قرآن مجید سے) پہلے اس نے اتاریں[۳] اور جو کوئی اللہ اور اس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے پیغمبروں اور پچھلے دن (قیامت) کو نہ مانے وہ پرلے سرے کا گمراہ ہوگیا[۴]

۶۔ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۭ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَـيْــــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾

(الحجرات پ ۲۶)

گنوار لوگ کہتے ہیں ہم ایمان لائے کہہ دے تم (ابھی) مومن نہیں ہوئے البتہ یوں کہو ہم (ڈر کے مارے) مسلمان ہوگئے ابھی تو تمہارے دلوں میں ایمان گھسا تک نہیں[۵] اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانو گے تو تمہارے اچھے اعمال (کے ثواب) میں کچھ کمی نہیں کرنے کا[۶] بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

۷۔ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ۭ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾ (الحجرات پ ۲۶)

(اے پیغمبرؐ) یہ لوگ اسلام لاکر اپنا احسان تجھ پر جتاتے ہیں تو (ان سے) کہہ دے اپنے مسلمان ہونے کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تم کو ایمان کا رستہ دکھلایا اگر تم سچے (مسلمان) ہو[۷]

---

[۱] یعنی جو کوئی سوائے اس طریقے کے جو اللہ نے مشروع کیا ہے کسی اور طریقے پر چلے گا تو وہ طریق اس شخص سے ہرگز قبول نہ ہوگا لیکن آخرت میں وہ ٹوٹا پانے والوں میں سے ہوگا جیسے کہ صحیح میں آیا ہے جس نے عمل کیا ایسا عمل جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ عمل مردود ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول نہیں تو جس نے کوئی عقیدہ یا کوئی نئی عبادت نکالی اور اس کا ثبوت دین سے نہ ہو تو وہ بدعت اور باطل اور مردود ہے جیسا کہ اس زمانے میں بعض لوگ کفنی پر کلمہ وغیرہ لکھتے ہیں اور تیجا دسواں چالیسواں اور برسی عرس مردوں کے کرتے ہیں تو ان لوگوں کے عمل باتفاق سلف ضائع اور مردود ہیں اور بعض لوگوں نے اعتقاد میں نئی باتیں نکالی ہیں جیسا کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نہیں اتریں گے اور بعض امام مہدی کے پیدا ہونے سے انکار کرتے ہیں اور بعض دابۃ الارض اور عرش اور لوح محفوظ سے انکار کرتے ہیں یہ سب باتیں سلف صالحین کے اعتقاد سے برخلاف اور بدعت ہیں، [۲] بعضوں نے کہا یہ اہل کتاب کے مومنین کو خطاب ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلعم ہم آپ پر اور آپ کی کتاب (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور موسیٰ اور توریت اور عزیر پر اس کے سوا ہم کسی کتاب اور کسی پیغمبر پر ایمان نہیں لاتے یا یہود اور نصاریٰ دونوں کو خطاب ہے، [۳] توریت انجیل زبور ہر ایک آسمانی کتاب پر، [۴] اگر ایک پیغمبر یا ایک کتاب کو بھی تم نے نہ مانا تو گویا سب پیغمبروں اور سب کتابوں کا انکار کیا، [۵] یہ آیت چند گنوار منافقوں کے باب میں اتری جنہوں نے قید اور قتل ہونے کے ڈر سے ظاہر میں اسلام قبول کر لیا تھا بعضوں نے کہا یہ لوگ مسلمان تھے منافق نہ تھے مگر ایمان کا مرتبہ اسلام سے اعلیٰ ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ابھی تم لوگ ایمان کے درجے تک نہیں پہنچے ہو اکثر سلف سے ایسا ہی منقول ہے، [۶] بلکہ ہر نیک عمل کا تم کو پورا اجر ملے گا، [۷] عبداللہ بن ابی اوفی ایک شخص تھا اس نے آن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم اپنے بال بچے اور سامان لے کر آپ کے پاس آگئے اور دوسروں کی طرح آپ کا مقابلہ نہ کیا گویا اس نے اپنا احسان جتایا اس وقت یہ آیت اتری۔

۱۰۔ فَأَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٣٥﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٦﴾

(الذاریات پ ۲۷ ع ۲)

آخر اس بستی میں جتنے ایمان دار تھے ان کو تو ہم نے نکال لیا وہاں ایک ہی گھر مسلمانوں کا ہم نے پایا۔[۱]

باب ۱۶ وحی اور پیغمبری کا ثبوت

۱۔ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۖ وَلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ ﴿١١٩﴾

(البقرہ پ ۱ ع ۱۴)

ہم نے تجھ کو (مسلمانوں کو) خوشخبری دینے والا اور (کافروں کو) ڈرانے والا کر کے بھیجا اور دوزخیوں کی پوچھ تجھ سے نہیں ہوگی۔[۲]

۲۔ كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿١٥١﴾

(البقرہ پ ۲ ع ۱۸)

جیسے ہم نے ایک رسول بھیجا تمہاری طرف تمہاری قوم میں سے جو ہماری آیتیں پڑھ کر تم کو سناتا ہے اور تم کو[ع] پاک کرتا ہے اور قرآن اور حدیث سکھلاتا ہے اور وہ باتیں بتلاتا ہے جو تم (اپنی عقل سے) معلوم نہ کر سکتے تھے۔[۳]

۳۔ كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ ۚ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۖ فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ ۗ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٢١٣﴾

(البقرہ پ ۲ ع ۲۶)

(پہلے) لوگ ایک ہی طریق (دین) پر تھے (پھر لگے اختلاف کرنے) تو اللہ نے پیغمبروں کو بھیجا مومنوں کو خوشی سناتے ہوئے اور (کافروں بدکاروں کو) ڈراتے ہوئے اور ان کے ساتھ سچی کتاب اتاری اس لیے کہ جن باتوں میں وہ اختلاف کر رہے ہیں ان کا فیصلہ کر دے[۴] اور صاف صاف حکم پہنچنے کے بعد آپس کی ضد سے انہی لوگوں نے اختلاف کیا جن کو یہ کتاب[۵] دی گئی تھی پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم سے ایمان والوں کو اُن باتوں میں جن میں وہ اختلاف کر رہے تھے سچی بات بتلا دی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ جس کو چاہتا ہے سچی راہ بتلاتا ہے۔[۶]

۴۔ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ وَإِنَّكَ

یہ اللہ تعالیٰ کی سچی آیتیں ہیں (یعنی سب سچ قصے ہیں) جو ہم تجھ کو سناتے

---

[۱] صرف لوطؑ اور ان کی بیٹیوں کا سعید بن جبیر نے کہا کل تیرہ مسلمان تھے، [۲] یعنی تجھ پر کوئی الزام نہ ہوگا کہ مسلمان کیوں نہیں کیا تیرا کام راہ بتانا اور اللہ کا پیام پہنچا دینا ہے اب سچی راہ پر لانا یہ اللہ کا کام ہے اور اللہ کو جنت اور دوزخ دونو بھرنا منظور ہیں بعضوں نے یوں پڑھا ہے ولا تسئل عن اصحاب الجحیم یعنی دوزخیوں کا حال مت دریافت کر عبدالرزاق نے کعب قرظی سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ میرے ماں باپ کا کیا حال ہوا اس وقت یہ آیت اتری سیوطیؒ نے کہا یہ مرسل ہے اور اسناد اس کا ضعیف ہے، [۳] جیسے قبر کے عذاب اور ثواب اور حشر و نشر کی باتیں عقل ان میں کچھ کام نہیں دیتی، [۴] لیکن لوگوں نے اب بھی اختلاف نہ چھوڑا اور لگے اس میں اختلاف کرنے، [۵] اختلاف مٹانے اور دور کرنے کے لیے، [۶] پہلے لوگ ایک طریق پر تھے یعنی آدم علیہ السلام کی اولاد اور بعضوں نے کہا نوح علیہ السلام کی اولاد بعضوں نے کہا عرب لوگ موحد تھے آخر عمرو بن لحی ایک شخص پیدا ہوا جس نے بت پرستی سکھائی اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو بھیجا کہتے ہیں کہ دنیا میں سب ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آئے ان میں تین سو تیرہ صاحب کتاب اور شریعت تھے اور قرآن میں اٹھائیس پیغمبروں کے نام مذکور ہیں، [ع] شرک اور کفر کی نجاست سے یا برے اخلاق اور عادات سے،

لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۵۲﴾ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ
عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ
دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَ
اَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا
اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ
الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَ
مِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۟ وَ
لٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾ (البقرہ پ ۳ ع ۲)

ہیں اور تو بیشک پیغمبروں میں سے ہے (کہ ان پڑھ ہو کر ایسے سچے واقعے بیان کرتا ہے) یہ پیغمبر[1] (جو) یا سب پیغمبر[2] اُن میں ہم نے ایک دوسرے پر بڑائی دی[3] اُن میں سے کسی سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا[4] اور بعضوں کے درجے بلند[5] کئے اور ہم نے مریم[6] کے بیٹے عیسیٰ کو کھلی کھلی نشانیاں دیں[7] اور روح القدس (جبریل) سے اُس کی مدد کی[8] اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو بعد والے لوگ کھلی نشانیاں آجانے پر اختلاف نہ کرتے لیکن (اللہ تعالیٰ نے چاہا) انہوں نے اختلاف کیا کوئی مومن ہوا کوئی کافر اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو یہ پھوٹ نہ پڑتی لیکن اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے[9]۔

۵۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ
اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ
يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْــًٔا ؕ وَسَيَجْزِى
اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ (آل عمران پ ۴ ع ۶)

اور محمدؐ تو صرف رسول ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا بندہ) اُس سے پہلے اور کئی رسول ہوگزرے ہیں کیا اگر وہ مرجائے یا مارا جائے تو تم الٹے پاؤں (اسلام سے کفر کی طرف) پھر جاؤ گے اور جو کوئی الٹے پیروں (کفر کی طرف) پھر جائے تو خدا کا کچھ نہیں بگاڑیگا اور اللہ شکر کرنے والوں کو جلد بدلہ دے گا[10]۔

۶۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا
مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ
الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾ (آل عمران پ ۴ ع ۱۷)

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر بڑا فضل کیا ان میں ایک پیغمبر بھیجا انہی میں کا (یعنی آدمی نہ فرشتہ نہ جن) جو اس کی آیتیں پڑھ کر ان کو سناتا ہے اور (شرک کی گندگی سے) ان کو پاک کرتا ہے اور قرآن اور حدیث ان کو سکھلاتا ہے اور بیشک وہ تو اس (نبی کے آنے) سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے[11]۔

[1] اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ بعض پیغمبر دوسروں سے افضل ہیں اور حدیث میں ہے کہ مجھ کو پیغمبروں پر فضیلت مت دو ایک حدیث میں ہے کہ پیغمبروں میں سے ایک دوسرے پر فضیلت مت دو مطلب یہ ہے کہ اس طرح پر فضیلت دینا منع ہے کہ دوسرے پیغمبر کی تحقیر ہو۔ [2] حضرت موسیٰؑ اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی شب معراج میں اور حضرت آدمؑ سے بھی جیسے ایک حدیث میں ہے۔ [3] مراد ہمارے پیغمبر ہیں اور بعضوں نے کہا ادریس علیہ السلام بعضوں نے کہا ابراہیمؑ بعضوں نے کہا اولوالعزم پیغمبروں کا درجہ اور پیغمبروں سے زیادہ ہے۔ [4] مُردے کو جلا دینا کوڑھی کو اچھا کر دینا اندھے مادرزاد کی آنکھیں روشن کر دینا۔ [5] وہ ہمیشہ ان کے ساتھ رہتے تھے۔ [6] اس کی کچھ حکمت اسی میں ہے کہ دنیا میں ہمیشہ اختلاف قائم رہے اور ایمان اور کفر کی لڑائی باقی رہے بہشت اور دوزخ دونوں آباد ہوں۔ [7] جو اسلام کی نعمت کا احسان مانتے ہیں اور خدا کی راہ میں ثابت قدمی کے ساتھ کافروں سے لڑتے ہیں حضرت علیؓ نے کہا ابو بکر صدیقؓ شکر کرنے والوں کے سردار تھے اور سب سے زیادہ محبوب تھے اللہ تعالیٰ کے وہ آنحضرت صلعم کی زندگی میں کہا کرتے تھے قسم خدا کی ہم کبھی الٹے پاؤں نہ پھریں گے بعد اس کے کہ اللہ نے ہم کو ہدایت کی قسم خدا کی اگر محمدؐ مرجائیں یا مارے جائیں تو میں تو لڑوں گا ان باتوں پر جن کے لیے آپ لڑتے تھے یہاں تک کہ میں بھی مرجاؤں یہ آیت اس وقت اتری جب شیطان نے جنگ احد میں پکار دیا کہ محمدؐ مارے گئے بعضے مسلمانوں نے ہمت ہار دی کوئی کہنے لگا اب لڑائی سے کیا فائدہ ہے یعنی کافر تمہارے بھائی ہیں اب مل جاؤ کوئی کہنے لگا اگر محمدؐ سچے رسول ہوتے تو مارے کیوں جاتے اللہ نے ان کا رد کیا اور فرمایا کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں موت ان کو بھی آئے گی ان کے مرنے یا مارے جانے اسلام کا دین مٹ نہیں سکتا وہ قیامت تک قائم رہے گا۔ [8] بعضوں نے من انفسہم فا کو زبر دے کر پڑھا ہے تو ترجمہ یہ ہوگا کہ ایک پیغمبر بھیجا ان کے شریف ترین خاندان سے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی ہاشم میں سے تھے اور بنی ہاشم تمام قریش میں افضل تھے اور قریش تمام عرب کے خاندانوں میں افضل تھے اور عرب تمام دنیا سے افضل تھے ابو طالب نے جب آنحضرت صلعم کا نکاح حضرت خدیجہ سے کیا ایک خطبہ پڑھا اس میں یہ مضمون تھا (باقی اگلے صفحہ پر)

۷. فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ﴿۴۱﴾ يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ الْأَرْضُ وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا ﴿۴۲﴾

(النساء پ ۵ ع ۶)

۸. وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿۷۹﴾

(النساء پ ۵ ع ۱۱)

۹. وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّت طَّائِفَةٌ مِّنْهُمْ أَن يُضِلُّوكَ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ ۖ وَمَا يَضُرُّونَكَ مِن شَيْءٍ ۚ وَأَنزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ﴿۱۱۲﴾

(النساء پ ۵ ع ۱۷)

۱۰. إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِن بَعْدِهِ ﴿۱۶۳﴾

(النساء پ ۶ ع ۲۳)

۱۱. لَّٰكِنِ اللَّهُ يَشْهَدُ بِمَا أَنزَلَ إِلَيْكَ ۖ أَنزَلَهُ بِعِلْمِهِ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿۱۶۶﴾

پھر اس وقت[۱] کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت[۲] پر ایک گواہ (بناکر) لائیں گے اور تجھ کو اُن لوگوں[۳] پر گواہ (بناکر) لائیں گے اُس دن جن لوگوں نے کفر کیا، اور پیغمبر کی نافرمانی کی وہ آرزو کریں گے کاش وہ زمین[۴] میں سما جائیں اور زمین اُن پر برابر ہو جائے اور اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپا نہ سکیں کے اُن کے ہاتھ پاؤں گواہی دیں گے)

اور اے پیغمبرؐ ہم نے تجھ کو اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں کو پہنچانے والا (بناکر) بھیجا اور اللہ تعالیٰ کی گواہی (تیری پیغمبری پر) بس کرتی ہے۔

اور اے پیغمبرؐ اگر اللہ تعالیٰ کی عنایت اور اس کی رحمت تجھ پر نہ ہوتی تو اُن میں کا ایک گروہ (یعنی طعمہ کی قوم کے لوگ) تجھے بہکا دینے پر مستعد ہو ہی گیا تھا[۵] اور (درحقیقت) وہ اپنے تئیں بہکا رہے[۶] ہیں اور تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے[۷] اور اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کتاب اتاری (قرآن شریف) اور حدیث (شریف[۸]) اور جو تو نہیں جانتا تھا وہ تجھ کو سکھلایا اور اللہ تعالیٰ کا تجھ پر بڑا فضل ہے[۹]۔

بیشک ہم نے تیری طرف اسی طرح وحی بھیجی جیسے ہم نے نوحؑ اور اس کے بعد دوسرے پیغمبروں پر بھیجی۔

لیکن اللہ تعالیٰ جو اُس نے تجھ پر اُتارا اس کی گواہی[۱۰] دیتا ہے اس میں اس کا علم ہے[۱۱] اور فرشتے بھی (اللہ تعالیٰ کے ساتھ گواہی دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی گواہی

(بقیہ حاشیہ) شکر اس خدا کا ہے جس نے ہم کو ابراہیم کی اولاد میں کیا پھر اسمٰعیل کی پھر معد کی پھر مضر کی اور میرا یہ بیٹا محمدؐ اس کے برابر کوئی جوان نہیں ہو سکتا قسم خدا کی آئندہ اس سے کوئی بڑا کام ہونے والا ہے ابوطالب کی یہ پیشین گوئی صحیح نکلی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام کیا اور وہ نام پیدا کیا کہ دنیا میں کسی اور شخص نے نہیں کیا صلی اللہ علیہ وسلم،

[۱] یعنی یہود اور نصاریٰ اور مشرکین اور منافقین کا یا خاص قریش کے کافروں کا، [۲] گواہی دینے کو اس کے پیغمبر علیہ السلام کو، [۳] ان لوگوں سے مراد سب پیغمبر ہیں یعنی ہمارے پیغمبروں کے گواہ بنیں گے کہ انہوں نے اپنی اپنی امت کو اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچا دیا یا تمام امتیں ہیں اگلی اور پچھلی یا منافق یا مشرک یا مومنین آنحضرتؐ نے ابن مسعودؓ سے فرمایا کچھ قرآن سناؤ انہوں نے عرض کیا بھلا میں آپ کے سامنے کیا پڑھوں آپ پر تو قرآن اترا ہے آپ نے فرمایا بیشک مگر مجھے اچھا لگتا ہے کہ کوئی اور پڑھے اور میں سنوں پھر انہوں نے سورۂ نساء شروع کی جب اس آیت پر پہنچے تو آپؐ نے فرمایا بس کرو اور آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے، [۴] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کاش زمین ان پر برابر کر دی جائے مطلب یہ ہے کہ وہ عذاب دیکھ کر یہ آرزو کریں گے کاش پھر وہ زمین میں سما جائیں اور ان کا حشر نہ ہو یا خاک ہو جائیں جیسے دوسری آیت میں ہے کہ کافر آرزو کرے گا کاش میں مٹی ہوتا

[۵] مگر اللہ کے فضل سے ان کے بہکانے کا اثر تجھ پر نہ ہوا، [۶] کیونکہ اس کا وبال انہی پر پڑے گا، [۷] کیونکہ اللہ تیرا نگہبان ہے اس نے ان کی چوری تجھ پر کھول دی۔

[۸] جس میں تمام عقلمندی بھری ہوئی ہے یا تجھ کو سمجھ عطا فرمائی جھوٹ سچ پہچان لینے کی یا فیصلہ کرنے کا ڈھنگ سکھایا، [۹] کیوں کہ نبوت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے وہ حق تعالیٰ نے تجھ کو عنایت فرمائی، [۱۰] یعنی خدا کا علم قرآن میں بھرا ہوا ہے اس کی ذات و صفات اس کی قدرت کی نشانیاں قیامت اور حشر و نشر کے حالات غیب کی باتیں پیشین گوئیاں امر و نہی کے احکام اگلے تاریخی حالات وغیرہ، [۱۱] شریعت کے احکام یا آئندہ کی خبریں منافقوں کے دل کی باتیں، [۱۲] یعنی قرآن کی کہ وہ حق اور اللہ کا کلام ہے۔

(النساء پ ۶ ۲۳)

بس کرتی ہے۔

۱۲- یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷۰﴾

لوگو یہ پیغمبر (یعنے محمدؐ) تمہارے پاس مالک کی طرف سے سچی بات لے کر[1] آیا ہے اس پر ایمان لاؤ یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا[2] اور اگر تم نہ مانو تو (اللہ تعالیٰ کو کیا پرواہ ہے) اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ تعالیٰ جانتا ہے حکمت والا۔

۱۳- یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۶۷﴾

(المائدہ پ ۶ ۱۰)

اے پیغمبر تیرے پروردگار کی طرف سے جو تجھ پر اترا وہ لوگوں کو (بے کھٹکے پہنچا دے) سنا دے اور اگر تو ایسا نہ کرے[3] تو (گویا) تو نے اللہ تعالیٰ کا پیغام (بالکل) نہیں پہنچایا[4] اور اللہ تعالیٰ تجھ کو لوگوں سے بچائے گا[5] کیونکہ اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا[6]۔

۱۴- مَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾

(المائدہ پ ۶ ۱۳)

پیغمبر کے ذمے کچھ نہیں مگر (خدا کا حکم) پہنچا دینا[7] اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم کھولتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو[8]۔

۱۵- وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْ بَلَغَ ﴿۱۹﴾

(الانعام پ ۶ ۱۲)

اور یہ قرآن (اللہ کی طرف سے) مجھ پر اتارا گیا ہے اس لیے کہ میں تم کو اور جن لوگوں کو یہ قرآن پہنچے (قیامت تک) ڈراؤں[9]۔

۱۶- وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓی اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ یَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَیَّنَ لَهُمُ

اور (اے پیغمبر) ہم تجھ سے پہلے کتنی اُمتوں کے پاس پیغمبر بھیج چکے ہیں پھر (جب انہوں نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا) تو ہم نے ان کو سختی اور تکلیف میں[10] اس لیے گرفتار کیا کہ وہ عاجزی کریں[11] پھر جب ہمارا عذاب آیا تو عاجزی کیوں نہ کی[12] مگر ان کے دل سخت ہو گئے تھے[13] اور شیطان نے اُن کے (بُرے) کاموں کو ان کے نزدیک

[1] یعنی قرآن یا دین اسلام [2] یا وہ کام کرو جو تمہارے لیے بہتر ہے۔ [3] کچھ پہنچائے کچھ نہ پہنچائے اور ڈر رہے [4] کیونکہ پیغام میں سے جب کچھ چھپا لیا تو گویا پیام ہی نہیں پہنچایا جیسے کسی نے نماز کا ایک رکن چھوڑ دیا تو گویا نماز ہی نہیں پڑھی اس آیت سے ان بے ایمانوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں آنحضرتؐ نے بہت سی آیتیں قرآن مجید کی عام لوگوں کو نہیں سنائیں اور ان سے پوشیدہ رکھا صحیح حدیث میں ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جو شخص یہ سمجھے کہ حضرت محمدؐ نے وحی میں سے کچھ چھپا لیا وہ جھوٹا ہے [5] جو تیری جان لینا چاہیں [6] اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو خاص اپنی نگہبانی میں لے لیا جب یہ آیت اتری تو آنحضرتؐ نے رات کا چوکی پہرہ موقوف کر دیا آپ بے کھٹکے کافروں کے دین کی برائی بیان کرنے لگے اور ان کے معبودوں کی، [7] اور تجھ پر قابو نہیں پا سکتے فراغت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا حکم سب کو سنا دے یا مطلب یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کا حکم سب کو سنا دے باقی راہ پر لانا یا نہ لانا یہ اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے، [8] لوگوں کو سنا دینا جب پیغمبر نے سنا دیا تو وہ بری ہو گئی اور تم کو کوئی عذر باقی نہ رہا [9] تو اس کے سامنے نفاق نہیں چلنے کا، [10] اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی نافرمانی سے جب یہ اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ تھے آنحضرت کی پیغمبری سے انکار کیا تو قریش کے کافر کہنے لگے اب تمہارا گواہ کون ہے اس وقت یہ آیت اتری حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت اتری تو آپ نے روم اور ایران اور حبش کے بادشاہوں کو خط بھیجے اور ان کو اسلام کی دعوت دی دوسری حدیث میں ہے کہ جس کو یہ قرآن پہنچا گویا اس نے محمدؐ کو دیکھا [11] اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں گڑگڑائیں روئیں دعا کریں اپنی نافرمانی سے توبہ کریں سختی اور تکلیف سے قحط اور بادشاہ کا ظلم مراد ہے یا بھوک یا بیماری یا مفلسی یا بیماری، [12] اگر عاجزی کرتے اور روتے تو ہم عذاب دفع کر دیتے [13] خدا تعالیٰ کی طرف تو ان کو مطلق توجہ نہ تھی۔

الشیطن ما کانوا یعملون ﴿۴۳﴾ فلما نسوا ما ذکروا
بہ فتحنا علیہم ابواب کل شیء حتی اذا فرحوا
بما اوتوا اخذنہم بغتۃ فاذا ہم مبلسون ﴿۴۴﴾
فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب
العلمین ﴿۴۵﴾

(الانعام پ ۵۶)

اچھا کر دکھایا تھا[1] پھر جب وہ اس مصیبت کو بھول بیٹھے جو خبردار کرنے کے لیے ان پر دی آئی تھی[2] ہم نے بھی اُن پر[3] ہر چیز کے دروازے کھول دیئے[4] یہاں تک کہ وہ اُن چیزوں (نعمتوں میں) جو اُن کو ملی تھیں مست ہو گئے[5] اس وقت ایک دم سے ہم نے ان کو پکڑ لیا اور ناامید ہو کر رہ گئے[6] آخر اُن ظالموں کی جڑ کٹ گئی[7] اور شکر ہے خدا کا جو سارے جہان کا مالک ہے۔

۱۷۔ وما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین ﴿۴۸﴾

(الانعام پ ۵۶)

اور ہم پیغمبروں کو اسی لیے بھیجتے ہیں اور کچھ نہیں کہ نیکوں کو خوشخبری سنائیں اور منکروں کو ڈرائیں۔

۱۸۔ یبنی ادم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم
ایتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیہم ولا ہم
یحزنون ﴿۳۵﴾

(الاعراف پ ۴۶)

آدمیو جب تمہارے پاس تم ہی میں سے (یعنی آدمی) پیغمبر آئیں اور میری آیتیں تم کو سنائیں تو جو لوگ (گناہوں سے) بچیں گے اور نیک کام کریں گے اُن کو نہ ڈر ہوگا نہ غم

۱۹۔ وما ارسلنا فی قریۃ من نبی الا اخذنا اہلہا
بالباساء والضراء لعلہم یضرعون ﴿۹۴﴾ ثم بدلنا
مکان السیئۃ الحسنۃ حتی عفوا وقالوا قد
مس اباءنا الضراء والسراء فاخذنہم

اور ہم نے جب کسی بستی میں کوئی پیغمبر بھیجا[8] تو وہاں کے رہنے والوں پر ہم نے محتاجی (مثلاً قحط وغیرہ) اور بیماری (طاعون وغیرہ) بھیجی اس لیے کہ وہ گڑگڑائیں[9] پھر ہم نے مصیبت کی جگہ (اُن کو) آرام[10] دیا یہاں تک کہ وہ بڑھ گئے[11] اور کہنے لگے[12] ہمارے باپ دادا پر بھی رنج اور خوشی (دونوں)

۱؎ وہ اپنے برے کاموں پر قائم رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو بالکل تباہ اور برباد کر دیا ہمارے زمانہ میں بھی نیچریت اور بے دینی ایسی پھیل گئی ہے کہ لوگوں نے خدا کے حضور میں گڑگڑانا اور عاجزی کرنا اور اپنے گناہوں سے توبہ کرنا بالکل چھوڑ دیا ہے ایک مدت سے ہمارے ملک میں اللہ تعالیٰ کے دو عذاب آئے ہوئے ہیں طاعون اور قحط جو واقعی علاج ہے وہ تو نہیں کرتے اپنی عقل پر نازاں ہیں اور اپنی تدبیر پر مغرور ہیں جس سے کچھ نہیں ہوتا رات دن یہ آفتیں بڑھتی جاتی ہیں یہ بھی قیامت کی ایک نشانی ہے کہ لوگ خدا سے غافل ہو جائیں گے اور خال خال جو بندے اللہ کو یاد کرنے والے ہیں رہ جائیں گے اُن پر ہنسیں گے اور ان سے دشمنی کریں گے یا اللہ تو اپنے خالص بندوں پر رحم فرما اور ہر ایک آفت سے محفوظ رکھ، ۲؎ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو آفت اور بلا اُن پر اس لیے بھیجی تھی کہ اُن کو نصیحت ہو اور اپنے گناہوں سے توبہ کریں انہوں نے اس کا خیال ہی نہ کیا اور بدستور اپنی ہٹ پر قائم رہے، ۳؎ ان کو مغالطہ دینے اور عذاب کا سزاوار کرنے کے لیے، ۴؎ یعنی ہر طرح کی نعمتیں ان کو دیں ۵؎ بالکل مغرور بن گئے خدا تعالیٰ کو بھول گئے عیش میں پھول گئے، ۶؎ یعنی دفعۃً ایسا سخت عذاب آیا کہ بچنے کی امید نہ رہی اور اسی یاس اور ناامیدی کی حالت میں تباہ و برباد ہو گئے، ۷؎ یا اُن کا آخری شخص بھی تباہ ہو گیا یعنی کوئی نہ بچا، ۸؎ پھر اس بستی والوں نے اس کا کہنا نہ مانا، ۹؎ عاجزی کریں اور روئیں اور کفر سے توبہ کریں ۱۰؎ یعنی قحط کے بدل خوب ارزانی کی اور بیماری کے بدل تندرستی پھیلائی، ۱۱؎ ان کا شمار بھی زیادہ ہو گیا اور مال و دولت بھی خوب کمائی ۱۲؎ ہم پر جو سختی اور مصیبت آئی تو یہ ہمارے کاموں کی وجہ سے نہیں آئی تھی ۱۳؎ سختی ہوتی ہے تو آرام بھی ہوا ہے، ۱۴؎ یعنی زمانہ کا مقتضی ہے کبھی موسم عمدہ آتا ہے اور ہوا اچھی ہوتی ہے تو ارزانی رہتی ہے اور صحت پھیلتی ہے اور کبھی موسم خراب آتا ہے ہوا بگڑ جاتی ہے تو قحط ہوتا ہے بیماری پھیلتی ہے ہمارے اچھے یا برے اعمال کو اس میں کوئی دخل نہیں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ہمارے باپ دادوں اور اگلے لوگوں پر بھی اسی طرح زمانہ گزرا ہے سختی اور راحت دونو ہوتے ہیں مطلب یہ کہ شیطان نے ان کو ایسا غافل کر دیا کہ کسی طرح بھی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں ہوتے۔

بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٩٥﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى
اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ
وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ﴿٩٦﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ
يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿٩٧﴾ اَوَاَمِنَ
اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ
يَلْعَبُوْنَ ﴿٩٨﴾ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ
مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٩٩﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ
لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ
نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿١٠٠﴾ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ
مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ۚ كَذٰلِكَ
يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٠١﴾ وَمَا وَجَدْنَا
لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ
لَفٰسِقِيْنَ ﴿١٠٢﴾ (الاعراف پ۹ ع۱۲-۱۳)

آتے ہیں آخر ایک ہی ایکا ہم نے ان کو دھر پکڑا اور ان کو خبر نہ تھی اور اگر یہ بستیوں والے ایمان لاتے اور بچے رہتے تو ہم اُن پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے مگر انہوں نے تو جھٹلایا تو ہم نے (بھی) اُن کے کاموں کی سزا میں اُن کو دھر پکڑا کیا یہ بستیوں والے اُس سے نہیں ڈرتے کہ ہمارا عذاب راتوں رات ان پر آ پڑے اور وہ سو رہے ہوں یا یہ بستیوں والے اُس سے نہیں ڈرتے کہ دن دہاڑے ان پر عذاب ہمارا آن پڑے اور وہ کھیل رہے ہوں کیا اللہ تعالیٰ کے داؤں سے نہیں ڈرتے اللہ تعالیٰ کے داؤں سے وہی لوگ نہیں ڈرتے جو تباہ ہونے والے ہیں، کیا جو لوگ ایک ملک والوں کے تباہ ہوئے پیچھے ان کی جگہ لیتے ہیں ان کو یہ معلوم نہیں ہوا کہ اگر ہم چاہیں تو ان کو بھی ان کے گناہوں کے بدل مصیبت میں ڈال دیں اور ہم ان کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں وہ نہیں سنتے (اے پیغمبر) یہ وہ بستیاں ہیں جن کے کچھ حال ہم تجھ کو سناتے ہیں اور بے شک اُن کے پیغمبر ان کے پاس نشانیاں لے کر آ چکے وہ ان باتوں پر ایمان لانے کے لائق نہ ہوئے جن کو پہلے جھٹلا چکے تھے اللہ ایسے ہی کافروں کے دل پر مہر لگا دیتا ہے اور ہم نے ان میں اکثر لوگوں (یا اکثر لوگوں) کو اپنے اقرار پر قائم نہ پایا اور ہم نے ان میں اکثر لوگوں کو نافرمان تو البتہ پایا۔

۲۔ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ
جَمِيْعًا ۨ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ

(اے پیغمبر) کہہ دے میں تو تم سب لوگوں کی طرف (عرب ہوں یا عجم) اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہوں جس کی آسمان اور زمین (سب جگہ) بادشاہت ہے

---

۱ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوتے، ۲ برے کاموں کفر اور شرک سے، ۳ ہمارے پیغمبروں کو، ۴ یعنی دنیا کے دھندوں میں لگے ہوں، ۵ اس کی تدبیر اور اُس کے انتظام سے، ۶ سورہ بقر کے دوسرے رکوع میں گذر چکا ہے کہ عربی زبان میں ایک کام کا جو دوسرے کام کی سزا میں کیا جاتا ہے اُس کا نام رکھ دیتے ہیں مثلاً بُرائی کا بدلہ بُرائی یہ کافر اللہ تعالیٰ سے داؤں اور مکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ جو اس کا بدلہ دے گا اس کو بھی داؤ کہہ دیا قرآن شریف میں یہ محاورہ کئی مقاموں میں ہے جیسے سورہ نساء کے اکیسویں رکوع میں اور اس آیت میں اور مکروا ومکر اللہ وغیرہ، ۷ اور تباہ کر دیں جیسے اگلوں کو تباہ کیا جن کی جگہ انہوں نے لی، ۸ نصیحت کی بات، ۹ آخر اللہ تعالیٰ کا عذاب آتا ہے اور وہ بھی تباہ ہوتے ہیں اب تیسرے لوگ ان کی جگہ بستے ہیں، ۱۰ یعنی نوح اور عاد اور ثمود اور لوطؑ کی بستیاں، ۱۱ تاکہ قریش کے کافروں کو نصیحت ہو اور وہ عبرت لیں، ۱۲ نشانیاں دیکھنے پر بھی، ۱۳ نشانیاں دیکھنے سے، ۱۴ مطلب یہ ہے کہ حشر اور نشر اور دین کی سب باتوں کو جیسے یہ کافر پیغمبر کے آنے سے پہلے یا نشانیاں دیکھنے سے پہلے جھٹلاتے تھے اسی طرح پیغمبر کے آنے یا نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی ان باتوں کو جھٹلاتے رہے اور ان میں اس بات کی صلاحیت ہی پیدا نہیں ہوئی کہ وہ ایمان لاتے کیونکہ کفر اور شرک ان کی سرشت اور خمیر میں پڑ گیا تھا اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی تھی، ۱۵ جیسے ان لوگوں کے دلوں پر مہر تھی، ۱۶ ان میں ایمان کا مادہ ہی نہیں رہتا لاکھ نشانیاں دیکھیں، ۱۷ یعنی اگلی امتوں میں یا ہر زمانہ کے کافروں میں یا زمانہ کے لوگوں میں،

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾
(الاعراف پ ۹ ع ۲۰)

اُس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے تو (لوگو) اللہ تعالیٰ پر اور اس کے ان پڑھ پیغمبر پر جو اللہ تعالیٰ اور اس کے کلاموں پر یقین رکھتا ہے ایمان[1] لاؤ اور اس کی پیروی کرو تاکہ تم راہ پاؤ[2]۔

۲۱- هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ○
(التوبہ پ ۱۰ ع ۵)

وہی خدا ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت کی باتیں اور سچا دین (اسلام)[3] دے کر بھیجا اس لئے کہ اس کو[4] ہر دین پر غالب کرے گو مشرک برا مانیں[5]۔

۲۲- وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۱﴾
(التوبہ پ ۱۰ ع ۸)

اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کو ستاتے ہیں اُن[6] کو تکلیف کا عذاب ہوگا۔

۲۳- لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾
(التوبہ پ ۱۱ ع ۱۶)

(لوگو) تمہارے پاس تم ہی میں کا[7] ایک پیغمبر آ چکا تمہاری تکلیف اُس کو ناگوار ہے[8] تمہاری بھلائی کی اُس کی لو لگی ہے[9] مسلمانوں پر بہت شفقت کرتا ہے مہربان ہے[10]۔

۲۴- اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲﴾
(یونس پ ۱۱ ع ۱)

کیا لوگوں کو (کافروں کو) اس بات سے تعجب ہوا کہ ہم نے اُنہی میں سے[11] ایک مرد کی طرف وحی بھیجی کہ لوگوں کو ڈرا[12] اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا کہ ان کو اُن کے مالک کے پاس سچائی کا مرتبہ ملے گا[13] کافروں نے کہا یہ (پیغمبر) کھلا جادوگر ہے[14]۔

۲۵- وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾
(یونس پ ۱۱ ع ۵)

اور ہر قوم کی طرف ایک پیغمبر بھیجا گیا پھر جب ان کا پیغمبر آیا[15] تو انصاف کے ساتھ ان کا فیصلہ ہو گیا[16] اور ان پر ظلم نہیں ہوتا[17]۔

---

[1] یعنی اس کی کتابوں پر یا آیتوں پر یا عیسیٰ پر یا قرآن مجید پر، [2] اس آیت سے صاف نکلا کہ حدیث شریف پر چلنا واجب ہے اور جو کوئی حدیث پر چلے وہ بموجب نص قرآنی ہدایت پر ہے، [3] معجزے اور شریعت کے احکام، [4] یعنی پیغمبر کو یا اسلام کے دین کو، [5] یہ خوشخبری پوری ہوئی مسلمانوں نے بت پرستوں کو عرب اور ہند میں مغلوب کیا اور یہود کو عرب میں اور نصاریٰ کو شام اور یورپ میں اور مجوس کو ایران میں، [6] آخرت میں یا دنیا اور آخرت دونوں میں، [7] یعنی عربی قرشی، [8] یعنی تم اللہ تعالیٰ کے عذاب میں پڑو یہ اس کو شاق گزرتا ہے، [9] رات دن اس کی یہی کوشش ہے یہی حرص ہے کہ جس طرح سے ہو سکے تم دوزخ سے بچ جاؤ اور دنیا اور آخرت کی بھلائی پاؤ سبحان اللہ ماں باپ سے زیادہ ہمارے پیغمبر ہم پر مہربان ہیں اور ان کا احسان ہم پر تمام جہان سے زیادہ ہے، [10] اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک ناموں میں سے دو نام یعنے رؤف اور رحیم آنحضرتؐ کو دیدیے یہ شرف کسی اور پیغمبر کو عنایت نہیں ہوا، [11] یعنی آدمیوں میں سے [12] قریش کے کافر کہنے لگے بھلا اللہ کو دیکھو اور محمدؐ کو دیکھو اللہ تعالیٰ نے اپنا رسول ایسے شخص کو بنا کر بھیجا جس کے پاس نہ مال ہے نہ دولت نہ حکومت نہ ریاست اُس وقت یہ آیت اُتری، [13] یا سچائی کا مکان یعنی جنت بعضوں نے کہا سچائی کے مرتبہ سے آنحضرتؐ مراد ہیں جو ان کی شفاعت کریں گے بعضوں نے کہا نیک عمل جو انہوں نے آگے بھیجا، [14] یا یہ قرآن کھلا جادو ہے، [15] اور انہوں نے اس کو جھٹلایا، [16] پیغمبر اور اس کے ساتھی بچ گئے جھٹلانے والے تباہ ہو گئے، [17] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا۔ ہر قوم کا ایک پیغمبر ہے جب قیامت میں اُن کا پیغمبر اپنی قوم سمیت اللہ کے پاس حاضر ہوگا تو انصاف کے ساتھ ان کا فیصلہ کیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

٢٦- ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا كَذَٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنجِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾ (یونس پ۱۱ ع۱۰)

پھر ہم اپنے پیغمبروں اور ایمان والوں کو بچا دیتے ہیں ایسے ہی ہمارا ذمہ ہے ہم ایمان والوں کو بچا دیں گے[1]

٢٧- ذَٰلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۖ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ ﴿١٠٢﴾ وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾ وَمَا تَسْأَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿١٠٤﴾ (یوسف پ۱۳ ع۱۱)

یہ غیب کی چند خبریں تھیں جو ہم نے تجھ کو بھیجیں[2] اور تو تو اس وقت ان کے پاس نہ تھا[3] جب انہوں نے مل کر ایک بات ٹھہرا لی تھی[4] اور وہ فریب کر رہے تھے[5] اور اکثر لوگ ایسے ہیں تو کتنی ہی حرص کرے[6] وہ ایمان نہ لائیں گے اور تو ان سے قرآن سنانے پر[7] کچھ بھیک نہیں مانگتا[8] قرآن تو اور کچھ نہیں سارے جہان کے لیے نصیحت ہے۔

٢٨- وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِم مِّنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ ۗ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۗ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ اتَّقَوْا ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٠٩﴾ حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا جَاءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَن نَّشَاءُ ۖ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ﴿١١٠﴾ (یوسف پ۱۳ ع۱۲)

اور ہم نے تجھ سے پہلے جو پیغمبر بھیجے وہ مرد ہی تھے[9] بستیوں کے رہنے والے کیا یہ لوگ (کافر) ملک میں نہیں پھرے (اگر پھرتے) تو (آنکھ سے) دیکھ لیتے کہ اگلے لوگوں کا[10] انجام کیسا ہوا اور اس میں شک نہیں کہ پرہیزگاروں کے لیے[11] آخرت کا گھر بہتر ہے کیا تم کو عقل نہیں ہے[12] یہاں تک کہ جب پیغمبر[13] ناامید ہو گئے اور ان کی قوم کے لوگ یہ سمجھنے لگے کہ پیغمبر جھوٹے ہیں[14] (ایک ہی ایکا) ہماری مدد ان کے پاس آن پہنچی[15] پھر جس کو ہم نے چاہا بچا دیا اور گنہگار لوگوں سے ہمارا عذاب ٹل نہیں سکتا۔

٢٩- إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ ۖ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ﴿٧﴾ (الرعد پ۱۳ ع۱)

تو تو ڈرانے والا ہے[16] اور ہر قوم کو ایک ایک راہ بتانے والا ہے[17]۔

٣٠- كَذَٰلِكَ أَرْسَلْنَاكَ فِي أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهَا أُمَمٌ لِّتَتْلُوَ عَلَيْهِمُ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِالرَّحْمَٰنِ ۚ قُلْ هُوَ

جیسے ہم نے اور پیغمبروں کو بھیجا اسی طرح تجھ کو بھی (ایک گروہ کی طرف) بھیجا جس سے پہلے کئی گروہ گزر چکے ہیں اس لئے کہ تو ان کو وہ (قرآن) پڑھ کر سنا دے جو ہم نے تجھ کو بھیجا حالانکہ وہ رحمٰن (خدا) کو نہیں مانتے[18] اے

---

[1] اور مشرکوں کو تباہ کریں گے، [2] یعنی وحی کے ذریعہ سے اگر تو سچا پیغمبر نہ ہوتا تو یہ باتیں تجھ کو کیسے معلوم ہو سکتیں [3] یوسف کے بھائیوں کے پاس [4] کہ یوسف کو کوئیں میں ڈال دیں [5] کر رہے تھے یہ بکری کا خون لگا کر لائے تھے، [6] کہ وہ ایمان لے آئیں ہوا یہ کہ قریش کے کافروں نے آنحضرتؐ کے امتحان کے لئے یوسفؑ کا قصہ پوچھا جب یہ قصہ آپؐ نے پورا پورا قرآن کے ذریعہ سے بیان فرمایا تو آپؐ کو امید ہوئی کہ اب قریش مسلمان ہو جائیں گے مگر اس کے بعد بھی وہ مسلمان نہیں ہوئے اس وقت یہ آیت آپؐ کی تسلی کے لیے اتری، [7] اللہ کا حکم پہنچانے پر، [8] بلکہ خالص خدا کے لیے سناتا ہے [9] فرشتے یا جن نہ تھے نہ عورتیں، [10] جنہوں نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا تھا، [11] جو شرک سے بچتے ہیں، [12] اس آیت سے قریش کے کافروں کا رد منظور ہے وہ کہتے تھے اگر اللہ تعالیٰ کسی کو اپنی طرف سے بھیجتا تو فرشتے یا جن کو بھیجتا، [13] اپنی قوم کو ایمان لانے سے یا عذاب اترنے سے یا اللہ کی مدد آنے سے، [14] جو ان کو خدا کے عذاب سے ڈراتے ہیں کہاں کا عذاب [15] یعنی پیغمبروں کے پاس یا قوم کے لوگوں کے پاس ہمارا عذاب آن پہنچا، [16] اے پیغمبر صرف خدا کے عذاب سے [17] تم ہی کوئی انوکھے پیغمبر نہیں ہو کہ خواہ مخواہ نشانیاں بتلاؤ تو وہ تمہارا نبی ہونا مانیں نشانیاں تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں، [18] پر اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل کیا کہ پیغمبر کو ان کی ہدایت کے لیے بھیجا کہتے ہیں یہ آیت اس وقت اتری جب قریش کے کافروں کو حکم ہوا رحمٰن کو سجدہ کرو وہ کہنے لگے رحمٰن کون ہے ہم نہیں جانتے،

رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾
(الرعد پ ۱۳ ع ۴)

(پیغمبر) کہہ دے[1] وہ میرا مالک ہے اس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے اسی پر میرا بھروسا ہے اور اسی کی طرف مجھ کو لوٹ کر جانا ہے[2]

۳۱- وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِکَ وَجَعَلْنَا لَھُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّیَّۃً ۭ وَمَا کَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ یَّاْتِیَ بِاٰیَۃٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ ۭ لِکُلِّ اَجَلٍ کِتَابٌ ﴿۳۸﴾
(الرعد پ ۱۳ ع ۶)

اور بے شک ہم نے تجھ سے پہلے کئی پیغمبر[3] بھیجے اور ہم نے ان کو بی بیاں اور اولاد دیں[4] اور کسی پیغمبر سے یہ نہیں ہو سکا کہ کوئی نشانی دکھلائے مگر خدا کے حکم سے ہر چیز کی میعاد لکھی ہے[4]

۳۲- وَاِنْ مَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ وَعَلَیْنَا الْحِسَابُ ﴿۴۰﴾
(الرعد پ ۱۳ ع ۶)

اور جس عذاب کا وعدہ ہم ان کافروں سے کر رہے ہیں اس میں سے کچھ تجھ کو[5] دکھلا دیں یا تجھ کو (عذاب آنے سے پہلے) اٹھا لیں بات یہ ہے کہ تیرا کام صرف پہنچا دینا ہے اور ان سے حساب لینا ہمارا[6] کام ہے

۳۳- وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِہٖ لِیُبَیِّنَ لَھُمْ ۭ فَیُضِلُّ اللّٰہُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۭ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ﴿۴﴾
(ابراہیم پ ۱۳ ع ۱)

اور ہم نے جب کوئی پیغمبر بھیجا تو اس کی قوم کی بولی والا[7] تاکہ ان کو سمجھا سکے[8] اس پر بھی اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہ پر لگاتا ہے اور وہ زبردست ہے حکمت والا۔

۳۴- قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۭ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا کَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۵﴾ قَالَتْ لَھُمْ رُسُلُھُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَمُنُّ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ

وہ لگے کہنے تم تو اور کچھ نہیں ہماری طرح ایک آدمی ہو[9] تم یہ چاہتے ہو کہ ہمارے باپ دادا جن کو پوجتے رہے ان سے ہم کو روک دو اگر تم سچے ہو تو ایک کھلی نشانی (جیسے ہم چاہتے ہیں ہم کو) لا دکھلاؤ[10] ان کے پیغمبروں نے ان سے کہا (یہ تو تم سچ کہتے ہو) بیشک ہم اور کچھ نہیں تمہاری طرح آدمی[11] ہیں مگر خدا تعالیٰ اپنے

[1] رحمٰن اسی خدا کی ایک صفت ہے، [2] یا اسی کی درگاہ میں میں توبہ کرتا ہوں، [3] بعض مشرک یا یہودیوں نے کہا کہ اگر محمدؐ سچے پیغمبر ہوتے تو اتنی بہت بی بیاں کا ہے کو کرتے اس وقت یہ آیت اتری اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم سے پہلے ہم نے کئی پیغمبر ایسے بھیجے ہیں جن کی بہت بی بیاں تھیں چنانچہ حضرت سلیمانؑ کی تین سو بی بیاں اور سات سو لونڈیاں تھیں اور حضرت داؤد کی سو بی بیاں تھیں اور حضرت محمدؐ نے صرف نو بی بیاں کی تھیں اور یہ بھی شہوت رانی کی نیت سے نہیں بلکہ اس میں سینکڑوں دین اور دنیا کے فائدے منظور تھے اگر شہوت رانی کی نیت ہوتی تو عین جوانی میں آنحضرت سالہا سال تک ایک بوڑھی عورت حضرت خدیجہؓ پر کیوں قناعت فرماتے اس زمانے میں بھی بعضے پادری آنحضرتؐ پر یہی اعتراض کرتے ہیں ان کا جواب یہ ہے کہ داؤد علیہ السلام اور سلیمانؑ کی پیغمبری کو تم بھی مانتے ہو پھر انہوں نے اپنی چند بی بیاں کیوں کی تھیں، [4] ہر کام کی مدت مقرر ہے، [5] تیری زندگی ہی میں، [6] ان کے اعمال کا بدلہ دینا، [7] اپنی قوم کی زبان کا، [8] کیونکہ غیر زبان والے کا مطلب سمجھنے میں اکثر لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے اور اچھی طرح سمجھتے بھی نہیں حضرت محمدؐ سے پہلے جتنے پیغمبر آئے وہ ایک ایک قوم کی طرف بھیجے گئے اور ہر قوم کی طرف وہی بھیجا گیا جو انہی میں کا ایک شخص تھا اور انہی کی زبان بولتا تھا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کی طرف بھیجے گئے تھے مگر پہلے آپ نے عرب میں تعلیم شروع کی اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو عرب میں سے پیدا کیا اور مقصود یہ تھا کہ عرب تعلیم پا کر پھر اور قوموں کو تعلیم شروع کریں کیونکہ پیغمبری آپ پر ختم ہو گئی، اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے عالم اور مولوی بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی طرح ہوں گے۔ یعنی قوم کو دین کی باتیں سمجھائیں گے، [9] تو تم پیغمبر ہو اور ہم سب تمہارے تابعدار بنیں یہ نہیں ہو سکتا، [10] حالانکہ ان پیغمبروں نے نشانیاں دکھلائی تھیں مگر ہٹ دھرمی سے ان کو نہ مانا اور یہ کہنے لگے کہ جیسے نشانی کی ہم فرمایش کریں وہ دکھلاؤ۔ [11] فرشتے یا جن نہیں ہیں۔

مِنْ عِبَادِهٖ ۭ ⑪ (ابراہیم پ ۱۳ ع ۲)

بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے احسان کرتا ہے۔[1]

۲۵۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ⑩ (الحجر پ ۱۴ ع ۱)

اور ہم تجھ سے پہلے اگلے کئی فرقوں میں پیغمبر بھیج چکے ہیں۔

۲۶۔ يُنَزِّلُ الْمَلٰۗىِٕكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ② (النحل پ ۱۴ ع ۱)

وہی اپنے حکم سے فرشتوں کو وحی دے کر اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اتارتا ہے (وحی یہ ہے) کہ (لوگوں کو) جتلا دو میرے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے تو مجھ سے ڈرتے رہو۔

۲۷۔ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ۭ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ㊱ (النحل پ ۱۴ ع ۵)

اور ہم تو ہر قوم میں ایک پیغمبر کو یہ حکم دے کر بھیج چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو پوجو اور طاغوت سے بچے رہو[3] تو (پیغمبروں کے سمجھانے سے) کسی کو اللہ تعالیٰ نے راہ پر لگا دیا اور کسی پر گمراہی جم گئی تھی[4] تو (اے قریش کے کافرو) ذرا ملک میں سیر کرو دیکھو تو (پیغمبروں کو) جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا[5]۔

۲۸۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْــَٔـلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ㊸ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۭ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ㊹ (النحل پ ۱۴ ع ۱۶)

ہم نے تجھ سے پہلے (بھی) مردوں ہی کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا ان کو وحی بھیجتے رہے[6] (لوگو) اگر تم نہیں جانتے کتاب والوں[7] (یہود اور نصاریٰ کے عالموں سے) پوچھ لو اور ان پیغمبروں کو معجزے اور کتابیں دے کر بھیجا اور (اسی طرح) ہم نے تجھ پر (بھی) قرآن اتارا اس لیے کہ تو لوگوں کو سمجھائے جو ان کی طرف اترا اور اس لیے کہ وہ (خود بھی) غور کریں[8]۔

---

[1] یعنی نبوت اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے اور اس کو اختیار ہے جس کو چاہتا ہے یہ مرتبہ عطا فرماتا ہے اس میں کسی کا اجارہ نہیں ہے بے شک پیغمبر بھی آدمی ہیں مگر آدمی آدمی میں بڑا فرق ہے ایک چمار کو بادشاہ سے کیا نسبت ہے، سید علامہ نے کہا اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ نبوت اور پیغمبری اللہ تعالیٰ کی دین ہے آدمی کی ریاضت اور محنت سے نہیں حاصل ہو سکتی جیسے بعضے جاہل حکیموں کا خیال ہے، [2] پیغمبری سے سرفراز فرماتا ہے، [3] طاغوت جو اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا جائے، [4] اس کی قسمت میں روز ازل سے گمراہی لکھی تھی پیغمبروں کے سمجھانے کا اس پر کچھ اثر نہیں ہوا، [5] اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ تم ہی کوئی نئے پیغمبر نہیں ہو تم سے پہلے ہر قوم میں پیغمبر آ چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم سنا چکے ہیں جن کی قسمت میں ایمان تھا ان کو اللہ تعالیٰ نے راہ پر لگا دیا جو بد بخت تھے وہ اپنی گمراہی پر قائم رہے مشرکوں کو یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے بالکل غلط ہے اللہ تعالیٰ نے تو پیغمبروں کے ذریعہ سے اپنی رضامندی کا رستہ سب کو بتلا دیا جس نے ان کا کہا مانا اسی سے خدا راضی ہے، [6] یعنی ہمیشہ آدمی ہی پیغمبر بن کر آیا فرشتے کبھی نہیں آئے، اے مشرکو اگر تم کو اس بات میں شک ہے تو کتاب والوں الخ، [7] مکہ کے مشرک اہل کتاب کو علم والا سمجھتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تم کو اس میں شک ہے کہ آدمی اللہ کا پیغمبر ہو سکتا ہے یا نہیں تو جن کو تم علم والا سمجھتے ہو ان سے دریافت کر لو، [8] اور قرآن کا مطلب سمجھیں جو مشکل یا مجمل معلوم ہو وہ تجھ سے پوچھ لیں تو تفصیل سے ان کو سمجھائے قرآن شریف کے اکثر احکام مجمل ہیں مثلاً نماز درستی سے ادا کرو زکوٰۃ دو حج کرو اب اگر حدیث شریف نہ ہو تو کوئی آدمی قرآن پر عمل نہیں کر سکتا نماز کیوں کر پڑھے گا اور کتنی رکعتیں زکوٰۃ کتنی دے گا حج کیونکر کریگا یہ سب باتیں حدیث شریف سے معلوم ہوئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن رکھو مجھ کو قرآن ملا اس کے ساتھ ایک اور قرآن کی طرح یعنی حدیث اور جو کوئی حدیث کو قابل اعتبار نہ سمجھے وہ درحقیقت قرآن کا بھی منکر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کا حکم وہی ہے جو کافروں کا ہے۔

۳۹۔ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓی اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ (النحل پ ۱۴ ع ۸)

قسم اللہ کی[1] ہم تجھ سے پہلے کئی قوموں کی طرف پیغمبر بھیج چکے ہیں پھر شیطان نے جو کام وہ کر رہے[2] تھے وہی اُن کو اچھے کر دکھائے[3] اب آج (دنیا میں) شیطان ہی ان کا رفیق ہے اور اُن کو (آخرت میں) تکلیف کا عذاب[4] ہونے والا[5]

۴۰۔ وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ﴿۸۴﴾ (النحل پ ۱۴ ع ۸)

اور (وہ دن یاد کر) جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اٹھائیں گے[5]۔

۴۱۔ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ﴿۸۹﴾ (النحل پ ۱۴ ع ۱۲)

اور (وہ دن یاد کر) جس دن ہم ہر امت میں انہی میں سے ایک گواہ اٹھائیں گے، اور تجھ کو اُن لوگوں[6] پر گواہ بنا کر لائیں گے[7]۔

۴۲۔ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ (بنی اسرائیل پ ۱۵ ع ۲)

اور ہم اس وقت تک (کسی کو) عذاب کرنے والے نہیں جب تک کوئی پیغمبر نہ بھیجیں[8]۔

۴۳۔ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾ (بنی اسرائیل پ ۱۵ ع ۶)

اور ہم تو ایک پیغمبر کو دوسرے پیغمبر پر بزرگی دے چکے ہیں[9] اور ہم نے داؤد ؑ کو زبور عنایت کی[10]۔

۴۴۔ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓی اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ فِی الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ

اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آچکی (یعنی قرآن) تو ان کو ایمان لانے سے اُسی بات نے روکا کہ وہ کہنے لگے کیا اللہ تعالیٰ نے آدمی کو پیغمبر بنا کر بھیجا[11] کہہ دے اگر زمین میں فرشتے چلتے بستے ہوتے تو بیشک ہم (ان کی ہدایت

[1] یعنی ہم کو اپنی قسم، [2] کفر اور شرک کی باتیں پیغمبروں کو جھٹلانا، [3] وہ سمجھے کہ ہم بہت اچھے کام کر رہے ہیں، [4] یعنی قریش کے کافروں کا آج شیطان ہی مددگار ہے یا مراد وہی کافر ہیں جو گذر گئے، [5] ان کا پیغمبر خدا کے سامنے کھڑا ہوگا اور گواہی دے گا، [6] یعنی آخری زمانہ کی امت پر، [7] حدیث شریف میں ہے کہ آپ جب اس آیت پر پہنچے تو آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے آپ نے خیال فرمایا کہ مجھ کو اپنی امت پر گواہی دینا ہوگا اُن کے اچھے برے کام سب بیان کرنا ہوں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کا خیال اپنی اولاد بلکہ اپنی جان سے بھی زیادہ تھا سبحان اللہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم گناہ گاروں سے اتنی محبت اور الفت ہو تو سخت بے حیائی ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا نہ سنیں، [8] جو ان کو ہدایت کا رستہ تبلائے اور خدا کے حکم سنائے پھر اگر نہ مانیں تو ان کو البتہ عذاب ہو سکتا ہے مراد دنیا اور آخرت دونوں جگہ کا عذاب ہے اور اکثر علما کا یہ قول ہے کہ مراد دنیا کا عذاب ہے اور آخرت کا عذاب کافر کو ہوگا کہ اس کو کسی پیغمبر کا دین نہ پہنچے، [9] اور یہ بزرگی مال اور دولت کی وجہ سے نہیں تھی بلکہ ہر ایک علم اور لیاقت اور اللہ تعالےٰ کے فضل اور مہربانی کی وجہ سے تھی، [10] حالانکہ داؤد اپنے سب بھائیوں میں پست قد اور حقیر تھے اور لوگوں کی نظر میں یہاں تک کہ ان کے باپ کی نظر میں بھی ان کی یہ وقعت نہ تھی مگر اللہ تعالیٰ کی مصلحتیں اور ہی ہیں اور ہر ایک کے دل اور طبیعت اور ذاتی شرافت کو وہ خوب جانتا ہے اس نے داؤد ؑ کو ان کے بھائیوں بلکہ سارے زمانے والوں پر فضیلت دی اور زبور کتاب انہی پر اتاری ایسے ہی اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا تم ان کی فضیلت میں کیوں شک کرتے ہو، [11] ان کو یہ شبہ ہوا کہ آدمی آدمی سب برابر ہیں ایک دوسرے سے کیوں دبتے ہو، اگر اللہ تعالےٰ اپنا پیام کسی کو دے کر بھیجتا تو آدمی کے بدل کسی فرشتے یا جن کو بھیجتا اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں کا شبہ دور کرنے کے لیے کہہ دے،

مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۹۶﴾

(بنی اسرائیل پ۱۵ ع۱۱)

کے لیے (آسمان سے ایک فرشتہ کو پیغمبر بنا کر ان پر اتارتے[۱] (اے پیغمبر) کہہ دے اللہ تعالیٰ کی گواہی مجھ میں اور تم میں بس ہے، بے شک وہ اپنے بندوں (کے حال) سے خبردار ہے اور (اُن کے کاموں کو) دیکھ رہا ہے[۲]۔

۴۵۔ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿۵۶﴾

(الکہف پ۱۵ ع۸)

اور ہم تو پیغمبروں کو صرف اس لیے بھیجتے ہیں کہ (مومنوں کی نجات کی) خوشخبری دیں اور (کافروں کو عذاب سے) ڈرائیں اور کافر لوگ جھوٹی باتیں بنا کر سچ کو میٹ دینے کے لیے (یا اپنی جگہ سے اکھاڑ یا ڈگمگا دینے کے لیے) جھگڑا کرتے ہیں[۳] اور ان لوگوں نے ہماری آیتوں اور ہمارے ڈرانے کو (یا اُن چیزوں کو جن سے وہ ڈرائے گئے) ہنسی کھیل بنا لیا

۴۶۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷﴾ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ﴿۸﴾ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۹﴾

(الانبیاء پ۱۷ ع۱)

اور ہم نے تو تجھ سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے وہ مرد (آدمی) ہی تھے ہم ان پر وحی اتارا کرتے تھے (اے کافرو) اگر تم کو اُس بات کا (علم نہیں تو علم والوں[۴] سے پوچھ لو[۵] اور ہم نے اُن پیغمبروں کے بدن ایسے نہیں بنائے تھے جو کھانا نہ کھائیں[۶] اور نہ وہ (دنیا میں) سدا رہنے والے تھے[۷] پھر جو وعدہ ہم نے کیا تھا اُن کو سچ کر دکھایا[۸] انہیں اور جن کو ہم نے چاہا بچا دیا اور حد سے بڑھ جانے والوں (کافروں) کو تباہ کر دیا۔

۴۷۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾ (الانبیاء پ۱۷ ع۱)

اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اُس پر بھی وحی بھیجتے رہے دیکھو میرے سوا کوئی سچا خدا نہیں تو مجھ ہی کو پوجتے رہنا۔

۴۸۔ قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۡ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿۴۵﴾ (الانبیاء پ۱۷ ع۴)

(اے پیغمبر) کہہ دے میں تم کو وحی سے (خدا کے حکم کے موافق) ڈراتا ہوں اور جو بہرے ہیں وہ تو ڈراتے وقت پکار تک نہیں سنتے (وہ کیا خاک ڈریں گے)[۹]۔

---

[۱] مطلب یہ ہے کہ آدمی کے سمجھانے کو آدمی ہی آتے ہیں چونکہ زمین پر اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کو بسایا ہے تو اُن کی ہدایت کے لیے بھی اللہ تعالیٰ آدمیوں ہی میں سے پیغمبر بنا کر بھیجتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر نوع بلکہ ہر قوم بلکہ ہر ملک والا جیسے اپنے ہم جنس کی بات سمجھتا ہے اور اس سے مانوس ہوتا ہے غیر نوع اور غیر قوم والے سے نہیں ہو سکتا تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ آدمیوں کی ہدایت کے لیے اس نے آدمی کو بھیجا اس میں شبہ کا کوئی موقع نہیں۔ [۲] اگر میں پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہوں تو بھی اللہ تعالیٰ سب دیکھ اور سن رہا ہے وہ کبھی میرے دعوے کو فروغ نہ ہونے دے گا عقلمند ذرا سا غور کرے تو بخوبی سمجھ لے گا کہ جھوٹ جھوٹ ہی ہے اور سچ سچ ہی ہے۔ [۳] مثلاً کہتے ہیں بھلا آدمی اللہ کا رسول کیونکر ہو سکتا ہے، کبھی کہتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا کہ آدمی ہی رسول ہو تو کسی بڑے آدمی کو اپنا رسول کرنا تھا اسی قسم کے شبہے اپنے دل سے تراش کر جھگڑے نکالتے ہیں ان کا مطلب یہ ہے کہ ان جھگڑوں سے جو حق بات ہے، وہ ڈگمگا جائے، [۴] یہود اور نصاریٰ کے عالموں سے، [۵] وہ تم کو اللہ تعالیٰ کی کتابوں سے بتلا دیں گے کہ اگلے پیغمبر سب آدمی ہی گزرے ہیں کوئی فرشتہ آدمیوں کے پاس پیغمبر بن کر نہیں آیا، [۶] فرشتوں کی طرح بن کھائے پیے زندہ رہیں، [۷] مطلب یہ ہے کہ اگلے پیغمبروں میں تین باتیں موجود تھیں جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ فرشتے نہ تھے بلکہ آدمی تھے ایک یہ کہ ان کا بدن آدمیوں کی طرح گوشت اور پوست اور خون سے بنا تھا دوسرے وہ کھاتے پیتے تھے تیسرے فرشتوں کی طرح سدا دنیا میں نہیں رہے بلکہ آدمیوں کی طرح عمر گزار کر گزر گئے، [۸] کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب اترے گا اور تم بچ جاؤ گے [۹] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے (قراءت ولا تسمع کا) تو بہروں کو پکار کر نہیں سنا سکتا ڈراتے وقت۔

وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِينَ ﴿۱۰۷﴾

(الانبیاء پ ۱۷)

اور (اے پیغمبر) ہم نے تو تجھ کو سارے جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے[1]۔

۵۰۔ قُلْ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَآ أَنَا لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿۴۹﴾

(الحج پ ۱۷)

کہہ دے لوگو میں تم کو (خدا کے عذاب سے) کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں اور کوئی بات نہیں[2]۔

۵۱۔ وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَّلَا نَبِيٍّ إِلَّآ
إِذَا تَمَنّٰىٓ أَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِىٓ أُمْنِيَّتِهِۦ فَيَنسَخُ
اللّٰهُ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهِۦ ۗ وَ
اللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿۵۲﴾ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ
فِتْنَةً لِّلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ
قُلُوبُهُمْ ۗ وَإِنَّ الظّٰلِمِينَ لَفِى شِقَاقٍۭ بَعِيدٍ ﴿۵۳﴾
وَّلِيَعْلَمَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن
رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوا بِهِۦ فَتُخْبِتَ لَهُۥ قُلُوبُهُمْ ۗ وَ
إِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِينَ اٰمَنُوٓا إِلٰى صِرٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿۵۴﴾

(الحج پ ۱۷)

اور (ہم نے) تجھ سے پہلے کوئی رسول یا نبی ایسا نہیں بھیجا (مگر اُس کو یہی بات پیش آئی) جب اس نے کوئی خیال باندھا تو شیطان نے (اپنی طرف سے) اُس کے خیال میں کچھ ملا دیا[3] پھر جو شیطان ملا دیتا ہے اس کو اللہ منسوخ کر دیتا ہے اور (اپنی سچی) باتوں کو زور دیتا ہے (قائم رکھتا ہے) اور اللہ تو (سب کچھ) جاننے والا حکمت والا ہے اس سے یہ غرض ہے کہ شیطان جو اپنی طرف سے ملا دیتا ہے اس کی وجہ سے ان لوگوں کو آزمائے جن کے دل میں (شک اور نفاق کی) بیماری ہے اور ان کے دل سخت ہیں اور بیشک یہ ظالم (کافر) پرلے سرے کی ضد (ہٹ دھرمی) میں پڑے ہوئے ہیں[4] اور یہ غرض ہے کہ جو لوگ علم والے ہیں وہ جان لیں کہ وحی برحق ہے (یعنی قرآن شریف) تیرے مالک کی طرف سے پھر اس پر ایمان لائیں اور اُن کے دلوں کو اُس پر اطمینان ہو[5] اور بیشک اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ضرور سیدھا رستہ دکھلائے گا[6]۔

۵۲۔ اَللّٰهُ يَصْطَفِى مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ

اللہ تعالیٰ فرشتوں اور آدمیوں میں سے پیغام پہنچانے والے چھانٹ لیتا

---

[1] نیکوں کے لیے تو آپ کا رحمت مجسم ہونا ظاہر ہے کہ آپؐ کی طفیل سے دنیا کی زندگی اچھی طرح سے گذرتی ہے اور آخرت میں ہمیشہ کا چین ملے گا، اور بدوں کے لیے بھی آپ کی ذات بابرکات رحمت ہے جب آپ دنیا میں تشریف لائے خسف اور مسخ اور عام عذاب آنا موقوف ہو گئے [2] اور میں کسی چیز کا میں دعویٰ نہیں کرتا۔ [3] اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ رسول اور نبی میں فرق ہے کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں خیال آیا کہ ایسی آیتیں نہ اتریں جن میں مشرکوں کے معبودوں کی برائی ہو تو بہتر ہے کیونکہ آپ کو بڑی حرص تھی کہ کسی طرح ان کا دل اسلام کی طرف مائل ہو جائے ایک روز ایسا ہوا کہ آپؐ مشرکوں کی ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے اس وقت سورہ والنجم اُتری آپ یہ سورت لوگوں کو سنانے لگے جب اس مقام پر پہنچے افرأیتم اللات والعزىٰ ومناة الثالثة الاخرىٰ تو شیطان نے آپ کی زبان سے بے اختیار یہ نکلوا دیا تلک الغرانیق العلیٰ وان شفاعتهن لترتجیٰ یہ بڑے بڑے بت ہیں اور ان کی شفاعت قبول ہونے کی امید ہے یہ سنتے ہی قریش کے لوگ خوش ہو گئے اور جب آپ سجدے کی آیت پر پہنچے تو مسلمان اور مشرک سب نے ایک ساتھ سجدہ کیا اور قریش کے لوگوں نے کہنا شروع کیا اب تو محمدؐ ہمارے معبودوں کی تعریف کرنے لگے ہیں آخر حضرت جبرائیلؑ اترے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یہ تم نے کیا پڑھ دیا ہے میں تو اللہ تعالیٰ کے پاس سے یہ نہیں لایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کمال رنجیدہ ہوئے اور بہت ڈرے اس وقت یہ آیت اتری بعض اہل حدیث نے اس قصے کو ضعیف کہا ہے، [4] شیطانی باتوں یا وسوسوں کو اللہ تعالیٰ کا فرمودہ خیال کرتے ہیں اور جب وہ غلط نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ یا پیغمبر صلعم کی نسبت سبے کرتے ہیں، [5] یا اُس کو سن کر اُن کے دل گڑگڑا ئیں عاجزی کریں، [6] وہ سمجھ جائیں گے کہ قرآن شریف میں بتوں کی تعریف ہو یہ ممکن نہیں ضرور یہ شیطان کا دھوکا ہے،

إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ ﴿٧٥﴾ (الحج پ ١٧ ع ١٠)
٥٣۔ ثُمَّ أَنْشَأْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ﴿٣١﴾
فَأَرْسَلْنَا فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا
لَكُمْ مِنْ إِلٰهٍ غَيْرُهُ ۖ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٣٢﴾ وَقَالَ
الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِلِقَاءِ
الْآخِرَةِ وَأَتْرَفْنَاهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مَا هٰذَا
إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ وَ
يَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ ﴿٣٣﴾ وَلَئِنْ أَطَعْتُمْ بَشَرًا
مِثْلَكُمْ إِنَّكُمْ إِذًا لَخَاسِرُونَ ﴿٣٤﴾ أَيَعِدُكُمْ
أَنَّكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَعِظَامًا أَنَّكُمْ
مُخْرَجُونَ ﴿٣٥﴾ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ ﴿٣٦﴾
إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَ
مَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ﴿٣٧﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ
افْتَرَىٰ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ ﴿٣٨﴾
قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ﴿٣٩﴾ قَالَ عَمَّا
قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ ﴿٤٠﴾ فَأَخَذَتْهُمُ
الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنَاهُمْ غُثَاءً ۚ فَبُعْدًا لِلْقَوْمِ
الظَّالِمِينَ ﴿٤١﴾ ثُمَّ أَنْشَأْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُونًا
آخَرِينَ ﴿٤٢﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا
يَسْتَأْخِرُونَ ﴿٤٣﴾ ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۖ كُلَّمَا

ہے[1] کیونکہ اللہ تعالیٰ سنتا دیکھتا ہے۔

پھر نوح کی قوم کے بعد ہم نے ایک اور قوم پیدا کی[2] اور انہی میں سے ایک شخص کو پیغمبر بنا کر اُن کی طرف بھیجا (اور یہ کہلایا) کہ اللہ کو پوجو اُس کے سوا کوئی تمہارا سچا خدا نہیں کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے اور اُس کی قوم کے سردار جنہوں نے (پیغمبر کو) نہ مانا اور قیامت آنے کو جھٹلایا اور دنیا کی زندگی میں ہم نے اُن کو مست کر دیا تھا (خوب چین سے بسر کرتے تھے)۔ یوں کہنے لگے یہ ہے کیا ایک آدمی ہے تم جیسا جو تم کھاتے ہو وہ بھی کھاتا ہے اور جو تم پیتے ہو وہ بھی پیتا ہے[3]۔ اور اگر تم ایک آدمی کے کہنے پر چلے جو تمہاری طرح ہے[4] تو بیشک اس صورت میں تم خراب ہوئے[5] کیا (یہ پیغمبر) تم کو یہ بھڑا دیتا ہے (وعدہ دیتا ہے) جب تم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں رہ گئے پھر (دوبارہ) تم (زمین سے) نکالے جاؤ گے۔ یہ بھڑا جو تم کو دیا جاتا ہے کہیں ہو سکتا ہے بھلا کہیں ہو سکتا ہے (کچھ عقل کی بات ہے) بس یہی ہماری زندگی ہے دنیا کی مرتے ہیں اور جیتے ہیں[6] اور ہم کو پھر (کبھی) جی اٹھنا نہیں ہے اُس مردنے اور کچھ نہیں خدا پر جھوٹ باندھا ہے[7] اور ہم تو اُس کا کہا ماننے والے نہیں[8] پیغمبر (ہود یا صالح یا شعیب) نے کہا یا پروردگار انہوں نے مجھ کو جھٹلایا اس وجہ سے میری مدد کر خدا تعالیٰ نے فرمایا ذرا صبر کر تھوڑی ہی مدت میں (شرمندہ ہوں گے آخر) ایسا ہی ہوا انصاف کے ساتھ ایک چنگھاڑ نے ان کو آ پکڑا[9] پھر ہم نے ان کو کوڑا کچرا دیا (کوڑے کی طرح پامال ہو گئے) اور ظالم لوگ خدا کی رحمت سے دور پڑ گئے پھر ان کے بعد ہم نے دوسری قومیں پیدا کیں (جیسے ابراہیم اور لوط کی قومیں) کوئی قوم اپنی مدت سے نہ آگے بڑھ

[1] جس فرشتے کو چاہتا ہے اور جس آدمی کو چاہتا ہے اپنا پیغمبر بنا تا ہے اور اس میں تمہارا کیا زور ہے یہ آیت اس وقت اتری جب ولید بن مغیرہ قریش کے ایک کافر نے کہا اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو کیسے پسند کیا وہ تو نہ ہماری قوم میں بزرگ ہیں نہ سب سے زیادہ شریف ہیں جھوٹا مردود پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم تمام قریش میں سب سے زیادہ شریف تھے اور بزرگی عقل اور علم سے ہے نہ عمر سے کیونکہ اللہ تعالیٰ سنتا جانتا ہے وہ جس کو چھانٹتا ہے کچھ سمجھ کر چھانٹتا ہے [2] ثمود کی یا عاد اور ثمود دونوں کی یا شعیبؑ کی قوم [3] اس کا کھانا پینا کچھ عیب سے نہیں آتا [4] اور اپنے باپ دادا کا طریق چھوڑ دیا [5] تمہاری عقل میں معلوم ہوتا ہے فتور ہے [6] اگلے مرتے ہیں پچھلے پیدا ہوتے ہیں، پھولوں کی طرح کھلتے ہیں درختوں کی طرح لہلہاتے ہیں اور سوکھ جاتے ہیں یہی کارخانہ جاری ہے [7] جو کہتا ہے میں اس کا بھیجا ہوا ہوں یا تم مر کر پھر جی اٹھو گے [8] اس کی بات کا یقین کرنے والے نہیں [9] جو سزا ان کو دی گئی وہ واجبی تھی اور عین عدل و انصاف تھا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے آخر سچے وعدے کے مطابق ایک چیخ نے ان کو آ دبوچا،

جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا
وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا
يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾
(المومنون پ۱۸ ۳،۲۶)

سکتی ہے نہ پیچھے رہ سکتی ہے[1] پھر ہم اپنے پیغمبر لگاتار بھیجتے رہے اور (ایسا ہوا) کہ جب کسی قوم کے پاس اس کا پیغمبر آیا وہ اس کو جھٹلاتے رہے اور ہم بھی ایک قوم کو دوسری قوم کے بعد ہلاک کرتے گئے اور اُن کو نیست و نابود کرکے) کہانیاں بنا دیا (ان کے قصے رہ گئے) اور بے ایمان لوگ (خدا کی رحمت سے) دور پڑ گئے۔

۵۴۔ تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ
لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ﴿۱﴾ (الفرقان پ۱۸ ۱)

بڑی برکت والا ہے وہ خدا جس نے اپنے بندے (حضرت محمدؐ) پہ قرآن اتارا اس لیے کہ سارے جہان کو ڈرانے والا ہو[2]۔

۵۵۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ
لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ۗ وَ
جَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۗ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَ
كَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿۲۰﴾ (الفرقان پ۱۸ ۲)

اور اے پیغمبر ہم نے تجھ سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے وہ (سب) کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے[3] اور ہم نے تم (سب) کو ایک دوسرے کی جانچ (اور پڑتال) کے لیے بنایا ہے[4] (دیکھیں) تم صبر کرتے ہو یا نہیں اور (اے پیغمبر) تیرا مالک (سب کا حال) دیکھ رہا ہے۔

۵۶۔ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا
هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا
لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ۗ وَكَفٰى بِرَبِّكَ

اور پیغمبر (اس وقت) یہ عرض کرے گا مالک میرے (میں کیا کروں) میری قوم اس قرآن کو چھوڑ بیٹھی[5] اور (جیسے یہ کافر اے پیغمبر تیرے دشمن ہیں) ایسے ہی ہم نے گنہگاروں کو ہر ایک پیغمبر کا دشمن بنایا اور لوگوں کو راہ بتلانے اور (پیغمبروں کی) مدد کرنے

---

[1] جتنی مدت اُس کی اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دی ہے اتنی ہی مدت دنیا میں رہے گی پھر تباہ ہوگی۔ [2] خدا کے عذاب سے دنیا کے تمام آدمیوں اور جنوں کو ڈرانے اس آیت سے صاف نکلتا ہے کہ آنحضرتؐ تمام دنیا کی طرف بھیجے گئے تھے اور کوئی پیغمبر ایسا دنیا میں نہیں آیا۔ [3] بلکہ حضرت عیسیٰؑ تو ہر ایک بازار اور مجمع میں جا کر لوگوں کو سمجھاتے اور نصیحت کرتے یہ ان کے پاس گدھے پن کا جواب ہے جو کہتے تھے یہ شخص تو بازاروں میں پڑا پھرتا ہے اللہ تعالیٰ کا پیغمبر کیونکر ہو سکتا ہے۔ [4] مالداروں کو اس لیے کہ وہ غریبوں کو بنظر حقارت نہ دیکھیں اللہ تعالیٰ کا شکر کریں غریب کو اس لیے کہ وہ صبر کرے اور مالدار پر حسد نہ کرے، مومن اس لیے کہ وہ کافر سے عبرت لے اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرے کافر اس لیے کہ وہ مومن کو بھڑکائے دیکھیں مومن اس کے بھڑکانے میں آتا ہے یا نہیں پیغمبر اس لیے کہ وہ امت کو سمجھائیں اور ان کی ایذا دہی پر صبر کریں امت اس لیے کہ وہ اپنے پیغمبر کو مانتے ہیں یا نہیں، حدیث میں ہے کہ اپنے سے کم کو دیکھو اور اپنے سے بڑے کو مت دیکھو تاکہ تم کو اللہ تعالیٰ کا شکر پیدا ہو اور ناشکری نہ کرو غرض خداوند کریم کا ہر فعل حکمت سے بھرا ہوا ہے۔ [5] اور لگے دوسری باتوں پر عمل کرنے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے میری قوم نے اس قرآن کو بیہودہ بکواس سمجھا اور لگے دوسری کتابیں پڑھنے ہمارے زمانہ میں تو بالکل یہی حال ہے عجب اندھیر مچا یا ہے اسلامی مدرسوں میں صدرہ اور شمس بازغہ تک پڑھ جاتے ہیں مگر قرآن کو ایک بار بھی اول سے اخیر تک سمجھ کر پڑھنا نصیب نہیں ہوتا پہلے بچپنے میں قرآن کے کچھ لفظ طوطے کی طرح پڑھاتے جاتے تھے اب وہ بھی مسلمانوں نے چھوڑ دیا ہے اور بچہ کو ہوش آتے ہی اردو فارسی حکایات اور انگریزی شروع کرا دیتے ہیں ایسے مسلمانوں پر خدا کا غضب نہ اترے تو اور کیا ہوگا تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ بچے کو ہوش آتے ہی قرآن ترجمہ سمیت پڑھائیں اور اس کا مطلب بچہ کے ذہن نشین کرائیں وہ کونسی عمدہ تعلیم ہے جو قرآن میں نہیں۔ اخلاق اس میں موجود ہیں قصص اور تاریخی واقعات اس میں موجود ہیں[6] غرض قرآن کے ساتھ اور کسی اخلاقی کتاب کے پڑھانے کی ضرورت نہیں ہے ہر ایک اسلامی مدرسہ میں قرآن اور صحیح بخاری کی تعلیم لازم کر دینا چاہیے جب بچے ان دونوں کتابوں سے فارغ ہو جائیں تو اب ان کو روٹی پیدا کرنے کے لیے عمدہ ہنر جو زمانہ حال میں کار آمد ہے سکھانا چاہیے جیسے تجارت زراعت حرفت وغیرہ اگر ایسا کریں گے تو ان کے دین اور دنیا درست ہوں گے اور اب جو تعلیم مسلمانوں میں رائج ہے کہ شروع ہی سے منطق پڑھا پڑھا کر بچہ کو کج بحث کر دیتے ہیں اس سے نہ دنیا کا فائدہ ہے نہ دین کا،

هَادِيًا وَّنَصِيرًا ﴿۳۱﴾ (الفرقان پ ۱۹ ع ۳)	کو تیرا مالک بس کرتا ہے۔
۵۷۔ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيرًا ﴿۵۱﴾ (الفرقان پ ۱۹ ع ۵)	اور اگر ہم (تیرے زمانے میں) چاہتے تو ہر بستی میں ایک ڈرانے والا (پیغمبر) بھیجتے[1]
۵۸۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿۵۶﴾ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَنْ شَاءَ أَنْ يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿۵۷﴾ (الفرقان پ ۱۹ ع ۵)	اور اے پیغمبر ہم نے تجھ کو بس اسی لیے بھیجا کر نیکوں کو بہشت کی خوشخبری دے اور (کافروں کو خدا کے عذاب سے) ڈرائے اے پیغمبر کہہ دے میں تم سے اس خوشخبری سنانے اور ڈرانے پر کوئی مزدوری نہیں مانگتا مگر جس کا جی چاہئے وہ اپنے مالک تک پہنچنے کا رستہ کر لے[2]
۵۹۔ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿۴۵﴾ وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ﴿۴۶﴾ (الاحزاب پ ۲۲ ع ۶)	اے پیغمبر ہم نے تجھ کو گواہ بنا کر بھیجا اور (مسلمانوں کو جنت کی) خوشخبری دینے والا اور (کافروں کو خدا کے عذاب سے) ڈرانے والا اور اللہ کے حکم سے (لوگوں کو) اللہ کی طرف بلانے والا اور روشن کرنے والا چراغ۔
۶۰۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۲۸﴾ (السبا پ ۲۲ ع ۳)	اور اے پیغمبر ہم نے تو تجھ کو ساری (دنیا کے) لوگوں کو خوشخبری سنانے اور (عذاب سے) ڈرانے کے لیے بھیجا ہے پر اکثر لوگ نادان ہیں[3]
۶۱۔ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ﴿۳۴﴾ (السبا پ ۲۲ ع ۴)	اور جب ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) بھیجا تو وہاں کے آسودہ لوگ (پیغمبر سے) یہی کہتے رہے تم جو دے کر بھیجے گئے ہو ہم اس کو نہیں مانتے[4]
۶۲۔ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴿۲۴﴾ (فاطر پ ۲۲ ع ۳)	ہم نے تجھ کو سچا خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور کوئی قوم ایسی نہیں ہوئی جس میں (کوئی نہ کوئی) ڈرانے والا (پیغمبر) نہ گزرا ہو[5]
۶۳۔ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۳﴾ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿۴﴾ (یٰس پ ۲۲ ع ۱)	بے شک تو پیغمبروں میں سے (ایک پیغمبر) ہے سیدھے رستے پر[6]

[1] کریم کو اس وقت یہ منظور تھا کہ سارے جہان کی طرف تو ہی بھیجا جائے۔ [2] اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کچھ مال دے تو میں منع نہیں کرتا میری مزدوری یہی ہے کہ لوگ اپنے مالک کا تقرب حاصل کریں جیسے کہتے ہیں میں تمہاری تعلیم کی کوئی مزدوری نہیں چاہتا مگر یہی کہ تم عزت پیدا کرو۔ [3] ان کو معلوم نہیں کہ پیغمبری کیا چیز ہے اور پیغمبر کیوں بھیجے جاتے ہیں، قتادہؒ نے کہا اللہ تعالیٰ نے پیغمبر حضرت محمدؐ کو عرب اور عجم سب قوموں کی طرف بھیجا صحیح حدیث میں ہے کہ پہلے زمانے میں پیغمبر اپنی قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے اور میں تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا۔ [4] یعنی جن باتوں کو تم بیان کرتے ہو کہ ہم خدا کی طرف سے لائے ہیں ہم ان کو نہیں مانتے کہتے ہیں آنحضرت صلعم کے عہد میں ایک شخص تھا اس نے ایک دوسرے شخص کو آپ کا حال دریافت کرنے کے لیے مکہ میں بھیجا اس نے اس کو خط لکھا کہ میں آپ سے ملا اور دیکھا کہ آپ کے پیرو وہی لوگ ہیں جو غریب مسکین ہیں جب یہ خط اس کو پہنچا تو وہ اپنی سوداگری چھوڑ کر مکہ چلا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر کہنے لگا بیشک اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں آپ نے فرمایا تجھ کو کہاں سے معلوم ہوا اس نے کہا جب کوئی پیغمبر دنیا میں آیا تو پہلے پہل غریب مسکین لوگ ان کے ساتھ ہوئے ہیں بعد اس کے یہ آیت اتری آپ نے اس کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی تصدیق اتاری۔ [5] اس آیت سے مطلب یہ نکلتا ہے کہ ہر ملک اور ہر قوم میں اللہ تعالیٰ کے پیغمبر گزر چکے ہیں اور بہت سے پیغمبروں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں نہیں فرمایا۔ [6] جس میں نہ افراط ہے نہ تفریط دین اور دنیا دونوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے رستے پر تھے۔

٦٤- وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٧٢﴾ (الصّٰفّٰت پ۲۳ ع۲)

اور ان کے پاس بھی ہم ڈرانے والے (پیغمبر) بھیج چکے ہیں[1]۔

٦٥- حٰمٓ ﴿١﴾ عٓسٓقٓ ﴿٢﴾ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٣﴾ (الشوریٰ پ۲۵ ع۱)

ایسے ہی (جیسا مضمون اس سورت میں ہے) اللہ تعالے زبردست حکمت والا تجھ پر اور تجھ سے پہلے پیغمبروں پر وحی بھیجتا ہے[2]۔

٦٦- وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿٥١﴾ (الشوریٰ پ۲۵ ع۶)

اور آدمی کا یہ حوصلہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے بات کرے[3] مگر وحی کے ذریعہ[4] یا پردے کی آڑ سے[5] یا وہ ایک پیغام پہنچانے والا (فرشتہ) بھیجا ہے وہ اللہ کے حکم سے جو اس کو منظور ہے پہنچا دیتا ہے[6] بیشک وہ (سب سے) اوپر ہے (اپنے عرش پر) حکمت والا۔

٦٧- اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿٨﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٩﴾ (الفتح پ۲۶ ع۱)

اے پیغمبر ہم نے تجھ کو (تیری امت پر) گواہ اور (ایمان والوں کو) خوشخبری دینے والا اور (کافروں کو) ڈرانے والا بھیجا[7] کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کا ادب کرو اور اس کی تعظیم کرو[8] اور صبح اور شام اللہ کی پاکی بیان کرو[9]۔

٦٨- مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﴿٢٩﴾ (الفتح پ۲۶ ع۴)

محمد اللہ تعالے کا پیغمبر ہے۔

٦٩- مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿٢﴾ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿٣﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿٤﴾ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ﴿٥﴾ ذُوْ مِرَّةٍ ۭ فَاسْتَوٰى ﴿٦﴾

تمہارا ساتھی (یعنی پیغمبر) نہ تو بہکا ہے نہ بھٹکا[10] اور نہ (اپنے) دل کی خواہش سے وہ (کوئی) بات کرتا ہے[11] اس کی جو بات ہے وہ وحی ہے جو اس پر بھیجی جاتی ہے[12] اس کو بڑے زور والے (فرشتے جبریلؑ) نے سکھائی[13] جو بڑے

---

[1] اس کے معنی اللہ ہی کو معلوم ہیں، [2] مطلب یہ ہے کہ اس سورت میں جو مضامین مذکور ہیں وہ تجھ پر اور تجھ سے پہلے پیغمبروں پر بھیجے جا چکے ہیں۔ ابن عباس رضؓ نے کہا کوئی پیغمبر ایسا نہیں گزرا جس پر حٰم عسق کے مضمون نہ بھیجے گئے ہوں، [3] یعنی دوبدو ہو کر بے حجاب اور بے پردہ کہتے ہیں یہودیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جب تم اللہ کے پیغمبر ہو تو اللہ تعالے سے باتیں کیوں نہیں کرتے اور اس کو دیکھتے کیوں نہیں جیسے موسیٰؑ نے اللہ سے باتیں کیں اور اس کو دیکھا، [4] وحی کے کئی طریقے ہیں ایک تو بیداری میں دل پر القا ہونا دوسرے خواب میں کچھ معلوم ہونا، [5] جیسے حضرت موسیٰؑ سے اللہ تعالے نے باتیں کیں حضرت موسیٰؑ آواز سنتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھتے تھے، حدیث میں ہے کہ اللہ تعالے ستر ہزار پردوں کی آڑ میں ہے، [6] یہ بھی وحی کی ایک قسم ہے جو پیغمبروں سے خاص ہے، [7] اے مسلمانوں ہم نے اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لیے بھیجا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ الخ، [8] یا اس کی مدد کرو اور اس کو دشمنوں سے بچاؤ، [9] صبح اور شام تسبیح اور تقدیس کیا کرو مراد فجر اور مغرب کی نماز ہے یا فجر اور عصر کی یا فجر اور ظہر کی، [10] جیسا تم سمجھے ہو، [11] بلکہ جیسا خدا تعالیٰ کا حکم اس کو ہوتا ہے وہ تم کو سنا دیتا ہے، [12] اہل حدیث کے نزدیک حدیث شریف بھی وحی ہے مگر اس میں اور قرآن میں یہ فرق ہے کہ قرآن کی تلاوت نماز میں کی جاتی ہے اور حدیث شریف کی تلاوت نہیں کی جاتی باقی واجب الاتباع ہونے میں دونوں برابر ہیں۔ البتہ جن باتوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تصریح فرما دی ہے کہ یہ میں نے اپنی رائے سے کہیں اور وہ دنیا کے متعلق ہوں جیسے کھجور کا پیوند نہ کرنا وغیرہ تو ان کی پیروی کرنا لازمی نہیں ہے، [13] بعضوں نے کہا بڑے زور والے سے پروردگار مراد ہے، [14] یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سنا کر حضرت جبرائیلؑ آسمان کی طرف چلے گئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جب حضرت جبرئیلؑ آتے تو آدمی کی صورت میں آتے آپ نے ان سے یہ خواہش کی کہ اپنی اصلی صورت دکھلائیں تو انہوں نے دو بارہ دکھلائی ایک بار زمین میں اور ایک آسمان میں اور ہمارے پیغمبرؐ کے اور کسی پیغمبر نے ان کی اصلی صورت میں نہیں دیکھا،

وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ (۷) ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ (۸) فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ (۹) فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ (۱۰) مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ (۱۱) أَفَتُمَارُونَهُ عَلَىٰ مَا يَرَىٰ (۱۲) وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ (۱۳) عِندَ سِدْرَةِ الْمُنتَهَىٰ (۱۳) عِندَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَىٰ (۱۵) إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَىٰ (۱۶) مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ (۱۷) لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ (۱۸) (النجم پ ۲۷)

خوب صورت نے پھر اوپر چڑھ گیا[۱] آسمان کے اونچے کنارے پر[۲] پھر وہ اترا اور (پیغمبر کے) پاس آگیا[۳] اتنے کہ دو کمان کا یا اس سے بھی کم (پیغمبر اور جبریلؑ میں) فاصلہ رہ گیا پھر اُس نے اللہ کے بندے (حضرت محمدؐ) کو جو بتلانا تھا وہ بتلایا[۴] پیغمبرؐ نے جو دیکھا تھا اُس میں دل سے جھوٹ نہیں ملایا کیا پیغمبرؐ نے جو دیکھا تم اس باب اس سے جھگڑتے ہو[۵] حالانکہ پیغمبر تو اس کو (جبریلؑ کو) ایک بار اور دیکھ چکا ہے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اُس کے پاس بہشت ہے جو نیک بندوں کا ٹھکانا ہے جب اس سدرے[۶] پر کچھ چھا رہا تھا پیغمبرؐ کی نگاہ چوکی نہیں نہ حد سے بڑھی بیشک پیغمبرؐ نے اپنے مالک کی بڑی نشانیاں دیکھیں

۱۰۔ هَٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْأُولَىٰ (۵۶) (النجم پ ۲۷)

اگلے ڈرانے والوں میں سے یہ (پیغمبر) بھی ایک ڈرانے والا ہے[۷]۔

۱۱۔ هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ (۹) (الحدید پ ۲۷)

وہی تو اللہ ہے جو اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر صاف صاف آیتیں (قرآن کی) اتارتا ہے۔

۱۲۔ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ (۹) (الصف پ ۲۸)

وہی خدا ہے جس نے اپنے پیغمبر (محمدؐ) کو ہدایت (قرآن) اور سچا دین دے کر بھیجا۔

۱۳۔ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ (۲) (الجمعۃ پ ۲۸)

وہی خدا ہے جس نے عرب کے ان پڑھ لوگوں میں ان ہی میں کا ایک پیغمبر بھیجا[۸]

۱۴۔ قَدْ أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا (۱۰) رَّسُولًا يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ (۱۱) (الطلاق پ ۲۸)

اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس قرآن بھیجا (یا تمہارے سمجھانے کو پیغمبر بھیجا) جو اللہ کی کھلی کھلی آیتیں تم کو پڑھ کر سناتا ہے اس لیے کہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کو (جہالت اور کفر کے) اندھیروں سے نکال کر (ایمان اور نیک اعمال کی) روشنی میں لائے۔

۱۵۔ إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ (۱۵) (المزمل پ ۲۹)

(لوگو) ہم نے تمہارے پاس ایک پیغمبرؐ (یعنے حضرت محمدؐ کو) بھیجا ہے جو (قیامت کے دن) تم پر گواہی دے گا۔

[۱] ابن مسعودؓ نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دو بارہ حضرت جبرئیلؑ کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا ایک حدیث میں ہے میں نے جبرائیل کو سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا ان کے چھ سو پر تھے [۲] مراد وہی جبرائیل ہیں، [۳] یعنی آپ کو وحی سنائی، [۴] یعنے کہتے ہو کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیل کو نہیں دیکھا [۵] یعنے کہتے ہیں جب آپؐ نے معراج کا حال بیان کیا تو مشرک اس کا انکار کرنے لگے اور کہنے لگے اچھا بیت المقدس کیسے ہے بیان کرو آپ نے بیان کر دیا تو وہ حیران ہوئے، [۶] سدرۃ المنتہیٰ ایک بیری کا درخت ہے چھٹے یا ساتویں آسمان پر حضرت جبریلؑ اور دوسرے مقرب فرشتے وہیں تک جا سکتے ہیں اس سے آگے نہیں بڑھ سکتے اس لیے اس کو سدرۃ المنتہیٰ کہتے ہیں، [۷] یعنی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم، [۸] یعنی حضرت محمدؐ جو عربی تھے اور ان پڑھ بھی تھے کہتے ہیں عرب کے جتنے قبیلے تھے آنحضرتؐ کو ان میں سے ہر ایک کے ساتھ کچھ نہ کچھ رشتہ داری تھی جو بنی تغلب جو نصاریٰ تھے۔

صِفَاتُ النَّبِیِّ صلعم وَعَجْزُہٗ عَنِ الْاِتْیَانِ بِالْاٰیٰتِ وَالْھِدَایَۃِ (۱۶)

باب ۱۶ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات اور نشانیاں دکھلانے اور ہدایت سے ان کا عجز

۱۔ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۭ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَھُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ (آل عمران پ ۴ ع ۱۷)

اور پیغمبر کا کام نہیں کہ لوٹ کے مال میں چوری کرے اور جو کوئی چوری کرے وہ قیامت کے دن چرائی چیز لئے ہوئے آئے گا پھر ہر شخص کو اس کے کیے کا پورا بدلہ ملے گا۔ ان کا حق مارا نہ جائے گا۔

۲۔ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَاۗىِٕنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّىْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۭ ﴿۵۰﴾ (الانعام پ ۷ ع ۵)

(اے پیغمبر) کہہ دے میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں[1] اور نہ یہ بھی کہہ دے میں غیب نہیں جانتا[2] اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں[3] میں تو اسی پر چلتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے، مجھ کو حکم ہوتا ہے[4]۔

۳۔ قُلْ اِنِّىْ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ۭ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ۭ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ (الانعام پ ۷ ع ۶)

(اے پیغمبر) کہہ دے میں تو اپنے پروردگار کی طرف سے ایک دلیل پر (قرآن پر) قائم ہوں اور تم اس کو جھٹلاتے ہو جس (عذاب) کی تم جلدی کرتے ہو وہ میرے پاس[5] نہیں ہے اللہ کے سوا کسی کو اختیار نہیں وہ سچی بات بیان کرتا ہے اور وہی سب فیصلہ کرنے والوں میں بہتر (بھی)[6] ہے (اے پیغمبر) کہہ دے اگر تم جس عذاب کی جلدی کرتے ہو وہ میرے پاس (میرے اختیار میں) ہوتا تو میرا تمہارا جھگڑا کب کا فیصلہ ہو چکتا اور اللہ تعالیٰ بے انصافوں کو خوب جانتا ہے۔

۴۔ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ۭ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۷﴾ (الانعام پ ۷ ع ۱۲)

اگر اللہ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے (بلکہ سب ایمان لاتے) اور ہم نے تجھ کو ان پر دارو غہ نہیں کیا اور نہ تو ان کا پاسبان ہے (ان پر تعینات ہے کہ وہ بھٹکنے نہ پائیں)

[1] یعنی اس کی قدرت کے خزانے کہ جو نشانی تم چاہو یا جو چیز تم مانگو میں دے دوں، [2] کہ جو بات آئندہ کی تم پوچھو میں بتلا دوں گا، [3] بلکہ تمہاری طرح ایک آدمی ہوں تو فرشتوں کی طرح آسمان پر چڑھنے کی فرمائش مجھ سے تم کیوں کرتے ہو، [4] اور کہتے ہو اگر یہ سچ ہے تو ہم پر عذاب اترے آسمان سے پتھر برسیں یا اور کوئی تکلیف عذاب آوے [5] یعنی میرے اختیار میں، [6] یعنی عذاب کا لانا یا اور کوئی نشانی یا معجزہ دکھلانا جس کے تم طلب گار ہو میرے اختیار کی بات نہیں اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے وہی جب تک چاہے زبانی نصیحت کرتا ہے اور حق باتیں لوگوں کو سوجھاتا ہے اور جب اس کو فیصلہ کرنا منظور ہوگا تو فیصلہ بھی یعنی تم کو تباہ کر کے سارا قضیہ تمام کر سکتا ہے، [7] اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبر کے کل احکام جو دین اور دنیا میں آپ نے دیئے اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھے اور حدیث پر چلنا اسی طرح ضروری ہے جیسے قرآن پر چلنا ایک حدیث میں ہے خبردار ہو مجھ کو قرآن ملا اور اس کے ساتھ ایک اور چیز ملی اس کے مانند یعنی حدیث،

۵- وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَتْهُمْ آيَةٌ لَيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللَّهِ ۖ وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱۱۰﴾ (الانعام پ۷ ع۱۳)

اور یہ (مکہ کے) کافر سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر تو ان کے پاس ایک نشانی لے کر آئے[1] تو وہ ضرور اس پر ایمان لائیں گے (اے پیغمبر) کہہ دے نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں[2] اور (اے مسلمانو) تم کیا جانو شاید جب یہ نشانیاں آئیں تو یہ ایمان (لائیں یا) نہ لائیں[3]۔

۶- أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا ۗ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِنْ جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿۱۸۴﴾ (الاعراف پ۹ ع۲۳)

کیا ان لوگوں نے سوچا نہیں ان کے ساتھی (محمدؐ) کو کونسا جنون[4] ہے وہ تو کوئی نہیں مگر (اللہ کے عذاب سے) کھلا ڈرانے والا ہے۔

۷- لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿۱۲۸﴾ (التوبہ پ۱۱ ع۱۶)

(لوگو) تمہارے پاس تم ہی میں[5] کا ایک پیغمبر آ چکا تمہاری تکلیف اس کو ناگوار[6] ہے تمہاری بھلائی کی اُس کو لو لگی[7] ہے (مسلمانوں پر بہت شفقت کرتا ہے مہربان[8] ہے۔

۸- وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ﴿۳۸﴾ (الرعد پ۱۳ ع۶)

اور کسی پیغمبر سے یہ نہیں ہو سکا کہ کوئی نشانی دکھائے مگر خدا کے حکم سے۔

۹- إِنْ نَحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ﴿۱۱﴾ (ابراہیم پ۱۳ ع۲)

بے شک ہم اور کچھ نہیں تمہاری طرح آدمی[عہ] ہیں مگر خدا تعالےٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے احسان کرتا ہے[9]۔

۱۰- وَمَا كَانَ لَنَا أَنْ نَأْتِيَكُمْ بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿۱۱﴾ وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا ۚ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَىٰ مَا آذَيْتُمُونَا ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ﴿۱۲﴾ (ابراہیم پ۱۳ ع۲)

اور اب رہی نشانی، نشانی بغیر خدا کے حکم کے ہم تمہارے پاس نہیں لا سکتے (تم کو دکھلا نہیں سکتے) اور ایمانداروں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسا کریں اور ہم کو کیا ہوا جو ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسا نہ کریں حالانکہ وہ ہم کو ہماری (ہدایت کے) رستے بتا چکا اور تم نے جو ہم کو تکلیف[11] دی ہے بیشک ہم اس پر صبر کئے رہیں گے اور بھروسا کرنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسا کرنا چاہیے۔

۱۱- إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ

(دوسرے یہ کہ) تو مردوں کو اپنی بات نہیں سنا سکتا[12] نہ بہروں کو جب

---

۱ جو وہ چاہتے ہیں انھوں نے کہا تھا کہ صفا پہاڑ سونے کا ہو جائے تو ہم ایمان لائیں گے۔ ۲ اسی کے اختیار میں ہیں، ۳ یا یہ ایمان نہ لائیں گے اللہ کو معلوم ہے اس لیے نشانیاں نہیں اتارتا تم کو کیا معلوم بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تم کو کیا معلوم کہ نشانیاں آنے پر یہ لوگ ایمان لائیں گے، ۴ یا کوئی جنون نہیں ہے، ۵ یعنے عربی قرشی، ۶ یعنی تم اللہ تعالیٰ کے عذاب میں پڑو یہ اس کو شاق گذرتا ہے، ۷ رات دن کی یہی کوشش ہے یہی حرص ہے کہ جس طرح سے ہو سکے تم دوزخ سے بچ جاؤ اور دنیا اور آخرت کی بھلائی پاؤ سبحان اللہ ماں باپ سے زیادہ ہمارے پیغمبرؐ ہم پر مہربان ہیں اور ان کا احسان ہم پر تمام جہان سے زیادہ ہے، ۸ اللہ تعالےٰ نے اپنے پاک ناموں میں سے دو نام یعنی رؤف اور رحیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیے یہ شرف اور کسی پیغمبرؐ کو عنایت نہیں ہوا، ۹ پیغمبری سے سرفراز فرماتا ہے ۱۰ اگر تم ہمارے ساتھ دشمنی کرنے پر آمادہ ہو تو ہمارا بھروسا اللہ تعالیٰ ہی پر ہے وہ بچانے والا ہے، ۱۱ ہم کو جھوٹا بنایا طرح طرح سے ستایا، ۱۲ اور کافر بھی مردہ دل ہیں ان پر حق بات کا کوئی اثر نہیں ہوتا مردے کا بھی یہی حال ہے گویا وہ سنتا ہے لیکن جواب نہیں دیتا نہ کچھ فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

عہ فرشتے یا جن نہیں ہیں۔

إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ﴿٨٠﴾ وَمَا أَنتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَن ضَلَالَتِهِمْ ۖ إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ ﴿٨١﴾ (النمل پ۲۰ ع۶)

وہ پیٹھ موڑ کر چل دیں (اپنی) آواز[1] سنا سکتا ہے اور نہ تو اندھوں کو جب وہ بھٹک جائیں رستے پر لگا سکتا ہے تو تو انہی لوگوں کو سنا سکتا ہے جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں پھر ایسے ہی لوگ (تیرا کہنا) مانیں گے۔

۱۲۔ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٥٦﴾ (القصص پ۲۰ ع۶)

(اے پیغمبر) تو جس کو چاہے اس کو راہ پر نہیں لگا سکتا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے وہ جس کو چاہتا ہے راہ پر لاتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے کون راہ پر آنے کے لائق ہے[2]۔

۱۳۔ فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ﴿٥٢﴾ وَمَا أَنتَ بِهَادِ الْعُمْيِ عَن ضَلَالَتِهِمْ ۖ إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ ﴿٥٣﴾ (الروم پ۲۱ ع۵)

تو اے پیغمبر تو مردوں کو اپنی آواز نہیں سنا سکتا[3] اور نہ بہروں کو سنا سکتا ہے جب وہ پیٹھ موڑ کر چل دیں[4] اور نہ اندھوں کو ان کی گمراہی سے (نجات دے کر) راہ سوجھا سکتا ہے تو تو انہی لوگوں کو سنا سکتا ہے جو ہماری آیتوں کا یقین رکھتے ہیں اور (تیری بات) مان لیتے ہیں[5]۔

۱۴۔ النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ۖ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ ﴿٦﴾ (الاحزاب پ۲۱ ع۱)

پیغمبر تو مسلمانوں پر خود ان سے زیادہ مہربان ہے اور پیغمبر کی بی بیاں مسلمانوں کی مائیں ہیں۔

۱۵۔ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ ۖ سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلُ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا ﴿٣٨﴾ الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ﴿٣٩﴾ (الاحزاب پ۲۲ ع۵)

پیغمبر کو اس کام کے کرنے میں جو اللہ نے اس کے لیے ٹھہرا دیا کچھ مضائقہ نہیں ان (پیغمبروں) میں جو پہلے گزر چکے ہیں اللہ تعالیٰ کی یہی عادت رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کا جو کام ہے وہ (روز ازل میں) ٹھہر چکا ہے مقرر ہو چکا ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیغام (لوگوں کو) پہنچاتے رہے اور اللہ تعالیٰ ہی سے ڈرتے رہے اس کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے اور اللہ تعالیٰ بس ہے حساب لینے والا[6]۔

۱۶۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَ

(لوگو) محمد تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں[7] ہے البتہ وہ اللہ تعالیٰ کا پیغمبر

---

[1] بہرا اگر مخاطب ہوا اور دل لگا کر سنے تو شاید کچھ نہ کچھ آواز سن بھی لے لیکن جب پیٹھ موڑ کر بھاگے تو پھر کیا خاک سنے گا ایک تو بہرا اوپر سے پیٹھ موڑ کر بھاگ رہا ہے۔ [2] صحیحین میں ہے یہ آیت اس وقت اتری جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت چاہا کہ کسی طرح ابو طالب مسلمان ہو جائیں ایک ہی بار کلمہ شہادت پڑھ لیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی قسمت میں ایمان نہیں رکھا تھا وہ مرتے وقت یہی کہہ کر مرے کہ میں عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہوں ایک صحیح حدیث میں ہے کہ سب سے زیادہ ہلکا عذاب قیامت کے دن ابو طالب کو ہوگا ان کو آگ کی دو جوتیاں پہنائی جائیں گی جس سے ان کا بھیجا پکنے لگے گا معاذ اللہ۔ [3] یعنی ایسا سنانا جس کا وہ جواب دیں جیسے حضرت عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ان مردوں سے زیادہ نہیں سن سکتے مگر جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔ [4] مراد کافر ہیں ان کو مردوں سے مشابہت دی اور بہروں سے جو پیٹھ موڑ کر بھاگیں وہ کیا خاک سنیں گے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی نے اس آیت سے یہ دلیل لی کہ مردے نہیں سنتے اور اس مسئلہ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ [5] وہ حق کے طالب ہیں اور حق پر چلنا چاہتے ہیں۔ [6] برے بھلے کا بدلہ وہی دے گا اسی سے سابقہ پڑتا ہے پھر جو کام اس نے درست اور حلال رکھا ہے اس میں لوگوں سے ڈرنے کی کیا وجہ۔ [7] آپ کے چاروں صاحبزادے ابراہیم اور قاسم طیب اور طاہر علیہم السلام بچپنے میں گذر گئے۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٤٠﴾ (الاحزاب پ۲۲ ع۵)
۱۰- يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ
اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ
وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ
وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۡ وَامْرَاَةً
مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ
اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۤ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ
اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ
عَلَيْكَ حَرَجٌ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٥٠﴾
تُرْجِيْ مَنْ تَشَاۗءُ مِنْهُنَّ وَتُـــْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ
وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ

ہے اور پیغمبروں کا ختم کرنے والا، اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے[1]۔

(اے پیغمبرؐ) ہم نے تیرے لیے وہ بی بیاں حلال کر دیں جن کا مہر تو نے ادا کر دیا[2] اور جن لونڈیوں کا تو مالک ہوا جو خدا تعالیٰ نے تجھ کو (لڑائی میں) دلوائیں اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور تیری پھوپھی کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تیرے ساتھ (مدینہ میں) ہجرت کی[3] اور کوئی سی مسلمان عورت اگر وہ اپنے تئیں تجھ کو (مفت بے مہر) دے ڈالے بشرطیکہ پیغمبرؐ اس سے نکاح کرنا چاہے یہ حکم خاص تیرے لیے ہے مسلمانوں کے لیے نہیں[4]۔ ہم کو معلوم ہے جو ہم نے مسلمانوں پر ان کی بی بیوں اور لونڈیوں کے باب میں ٹھہرا دیا ہے[5] غرض یہ ہے کہ تجھ کو کوئی تکلیف نہ ہو[6] اور[7] اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے (تجھے یہ بھی اختیار ہے)، تو ان عورتوں میں سے جس کو چاہے پیچھے رکھ دے (اس کی باری ٹال دے) اور جس کو چاہے اپنے پاس جگہ دے (گو اس کی باری نہ ہو[8])

(بقیہ صفحہ سابقہ) اور نانا باپ ہوتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن اور حسینؓ کو اپنا بیٹا فرمایا مگر جس وقت یہ آیت اتری یہ دونو صاحبزادے بھی نابالغ اور کمسن تھے ان کو مرد نہیں کہہ سکتے تھے اس سے مقصود یہ ہے کہ تم حضرتؐ کو زیدؓ کا باپ نہ سمجھو نہ زید کی بی بی کو آپ کی بہو اس سورت کے پہلے رکوع میں جو گذرا کہ پیغمبر صلعم مسلمانوں کے باپ ہیں آپ کی بی بیاں ان کی مائیں یہ اس کے خلاف نہیں ہے کہ باپ سے دینی باپ اور ماں سے دینی ماں مراد ہے۔

[1] جیسے مہر سے خط ختم ہوتا ہے اسی طرح نبوت کے آپ خاتم ہیں یعنی آپ کے بعد دنیا میں نیا پیغمبر آنے والا نہیں اور عیسےٰؑ جو قیامت کے قریب اتریں گے وہ نئے پیغمبر نہیں ہیں پہلے دنیا میں آ چکے ہیں دوسرے جب وہ اتریں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر چلیں گے گویا آپ کی امت میں داخل ہوں گے ابن عباسؓ سے جو منقول ہے کہ دوسری زمینوں میں بھی تمہارے پیغمبر کی طرح ایک ایک پیغمبر ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ ہمارے پیغمبر کے بعد ان زمینوں میں بھیجے گئے ہیں بلکہ ممکن ہے کہ ہمارے پیغمبر صاحب کے پہلے آ گئے ہوں اور ہمارے پیغمبرؐ سب کے آخر میں آئے ہوں بہرحال پیغمبری آپ کی ذات شریف پر ختم ہو گئی اور جو کوئی آپ کے بعد قیامت تک پیغمبری کا دعوےٰ کرے سوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وہ جھوٹا کذاب ہے۔ [2] حالانکہ مہر نکاح کے ساتھ ہی ادا کرنا ضرور نہیں ہے مگر افضل یہی ہے کہ ادا کر دے۔ [3] اور جنہوں نے ہجرت نہیں کی وہ آپ کو درست نہ تھیں بعضوں نے کہا یہ قید اتفاقی ہے۔ [4] کہ اگر کوئی عورت اپنا نفس تجھ کو ہبہ کر دے نہ مہر ٹھہرے نہ گواہ ہوں نہ ولی ہو تو وہ تجھ پر حلال ہے مگر دوسرے مسلمانوں کے لیے یہ حکم نہیں ہے۔ [5] کہ عام مسلمانوں کا نکاح بغیر ولی اور گواہوں اور مہر کے نہیں ہو سکتا یا چار سے زیادہ وہ نکاحی عورتیں نہیں رکھ سکتے [6] اس وجہ سے تیرے لیے ایک خاص حکم رکھا۔ [7] سبحان اللہ جل جلالہ کو اپنے پیغمبرؐ کی کس قدر خاطرداری منظور ہے۔ [8] کہتے ہیں پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اور مسلمانوں کی طرح باری ہر عورت کے پاس رہنا واجب تھا پھر اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا اور آپؐ کو اس آیت سے یہ اختیار مل گیا کہ جس عورت کے پاس چاہیں نہ جائیں گو اس کی باری ہو اور باری ٹال دیں اور جس کی باری نہ ہو اس کے پاس رہیں گو یہ دوسری رعایت ہوئی آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بعضوں نے کہا یہ آیت ان عورتوں کے حق میں ہے جو اپنے تئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بخش دیں۔

ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَ
يَرْضَيْنَ بِمَاۤ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ
قُلُوْبِكُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ﴿۵۱﴾ لَا يَحِلُّ
لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَاۤ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ
مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا
مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
رَّقِيْبًا ﴿۵۲﴾

(الاحزاب پ ۲۲ ع ۶)

اور جن عورتوں کو تو پیچھے ڈال دے اگر ان میں سے (پھر) اسی کو بلالے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں یہ جو اختیار تجھ کو دیا گیا اس سے زیادہ امید ہے کہ اُن کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی[۱] اور ان کو رنج نہ ہوگا اور جو تو ان کو دے گا اس سے وہ سب خوش رہیں گی[۲] اور اللہ جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ علم والا ہے تحمل والا[۳] اے پیغمبرؐ اب سے تجھ کو اور عورتیں درست نہیں[۴] اور نہ یہ ہوسکتا ہے کہ اُن کے بدل دوسری بی بیاں کرلے گو ان کی صورت تجھ کو بھلی لگے البتہ لونڈیاں جن کا تو مالک ہو رکھ سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر نگاہ رکھتا ہے

۱۸- اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۵۷﴾ (الاحزاب پ ۲۲ ع ۷)

اللہ تعالیٰ پیغمبرؐ پر اپنی رحمت اتارتا ہے اور فرشتے پیغمبرؐ پر درود بھیجتے ہیں مسلمانو تم بھی پیغمبرؐ پر درود بھیجو اور سلام بھیجو سلام[۶] جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کو ستاتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں پھٹکار کی اور ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار رکھا ہے[۷]

۱۹- وَمَاۤ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿۲۲﴾ اِنْ اَنْتَ

اور تو ان لوگوں کو نہیں سنا سکتا ہے جو قبروں میں ہیں[۸] تو تو اور کچھ نہیں مگر

---

[۱] وہ جان لیں گی کہ آپ اپنی طرف سے ایسا نہیں کرتے بلکہ خدا نے آپ کو اختیار دیا ہے، [۲] جس پر تو کچھ عنایت کرے گا وہ شکر گذار ہوگی کیونکہ اس کو معلوم ہے کہ تجھ پر یہ واجب نہیں ہے، [۳] یعنی دل آدمی کے اختیار میں نہیں ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک عورت سے زیادہ محبت ہوتی ہے جیسے ایک حدیث میں ہے کہ جہاں تک میرا اختیار ہے میں عورتوں میں برابر تقسیم کرتا ہوں اب جس میں میرا اختیار نہیں ہے اس کو تو بخش دے، [۴] یعنے اب جو نو عورتیں تیرے نکاح میں ہیں حضرت عائشہ رضؓ اور حفصہ اور ام حبیبہ اور سودہ اور ام سلمہ اور صفیہ اور میمونہ اور زینب اور جویریہ رضی اللہ عنہن انہی پر قناعت کر اب نئی عورت سے نکاح نہیں کرسکتا کہتے ہیں یہ حکم اللہ تعالیٰ نے اس وقت دیا جب ان عورتوں نے اللہ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار کیا، [۵] سید علامہؒ نے کہا اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ جس عورت کو نکاح کا پیغام دے اس کی طرف دیکھنا درست ہے یہ مضمون حدیث میں وارد ہے، [۶] یوں کہو اللھم صلے علی محمد وآلہ وسلم اب اختلاف ہے اس میں کہ آپ پر درود بھیجنا واجب ہے یا مستحب لیکن اس میں اتفاق ہے کہ عمر بھر میں ایک بار درود بھیجنا فرض ہے، بعضوں نے کہا جب آپ کا ذکر آئے اس وقت درود بھیجنا واجب ہے، [۷] اللہ تعالےٰ کو ستانا یہ ہے کہ اس کا بیٹا کسی کو قرار دینا یا اس کے ساتھ شرک کرنا یا اس کے اسماء اور صفات کا انکار کرنا اور رسولؐ کا ستانا یہ ہے کہ شریعت کے خلاف کوئی بات کہنا یا کرنا اور آپؐ کی پیروی چھوڑ کر دوسرے لوگوں کی پیروی اختیار کرنا کسی کی رائے یا قیاس کو آپؐ کی حدیث پر مقدم کرنا ابن عباسؓ نے کہا یہ آیت اس وقت اتری جب لوگوں نے حفصہؓ سے نکاح کرنے میں آپ پر طعن کیا بعضوں نے کہا ان لوگوں کے باب میں جنہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کو تہمت لگائی، [۸] مُردے سے مراد وہ کافر ہیں جو اپنے کفر اور شرارت پر جمے ہوئے ہیں ان کو مُردوں سے تشبیہ دی جیسے مُردوں پر نصیحت کی بات کا کوئی اثر معلوم نہیں ہوتا اسی طرح ان کافروں کو پیغمبرؐ کا سمجھانا اثر نہیں کرتا اس آیت سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو لوگ کہتے ہیں مردے نہیں سنتے، اہل حدیث یہ جواب دیتے ہیں کہ اس میں اسماع کی نفی ہے نہ سماع کی یعنی مردے سے جواب لینا اور ان کو کوئی بات قبول کرا دینا یہ انسان کے اختیار میں نہیں ہے اور اوپر اس مسئلہ کی بحث گذر چکی ہے،

إِلَّا نَذِيرٌ ﴿٢٣﴾ (فاطر پ ۲۲ ع ۳)

ایک ڈرانے والا ہے[1]۔

٢٠- مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿٦٩﴾ إِن يُوحَىٰ إِلَيَّ إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٧٠﴾ (ص پ ۲۳ ع ۵)

بھلا اوپر والے[2] لوگ (فرشتے) جب جھگڑنے لگے تو مجھے تو کچھ معلوم نہ تھا[3] مجھ کو تو یہی وحی کی جاتی ہے اور کچھ نہیں میں کھلا ڈرانے والا پیغمبر ہوں۔

٢١- أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ أَفَأَنتَ تُنقِذُ مَن فِي النَّارِ ﴿١٩﴾ (الزمر پ ۲۳ ع ۲)

بھلا جس شخص پر عذاب کا فرمودہ پورا ہوا[4] تو کیا ایسے شخص کو دوزخ سے نکال باہر کر سکتا ہے۔

٢٢- وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ ﴿٧٨﴾ (المومن پ ۲۴ ع ۸)

اور کسی پیغمبر کا یہ مقدور نہیں کہ بے حکم خدا کے کوئی نشانی (معجزہ) دکھلائے[5] پھر جب خدا کا[6] حکم آن پہنچے گا تو (پیغمبروں اور اُن کی امتوں کا) انصاف سے فیصلہ کر دیا جائے گا اور اس وقت جھوٹے بدکار گھاٹے میں پڑ جائیں گے[7]

٢٣- قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ ﴿٦﴾ (حم السجدہ پ ۲۴ ع ۱)

کہہ دے میں اور کچھ نہیں تمہاری طرح ایک آدمی ہوں مجھ پر (خدا کی طرف سے) حکم آتا ہے تمہارا رب کا، خدا ایک ہی خدا ہے سیدھے اسی کی طرف منہ کئے رہو (اسی کو پوجا کرو) اور اس سے (اپنے گناہوں کی) معافی چاہو۔

٢٤- وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٥٢﴾ صِرَاطِ اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ أَلَا إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ ﴿٥٣﴾ (الشوریٰ پ ۲۵ ع ۵)

تو ہی سیدھی راہ (لوگوں کو) دکھلا تا رہتا ہے اس خدا کی راہ جس کا سب کچھ ہے، جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں (سب کا مالک وہی ہے) سن لے اللہ ہی تک سب کام پہنچیں گے[8]

٢٥- أَفَأَنتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ أَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَن كَانَ

تو (اے پیغمبر) کیا تو بہرے کو سنا سکتا ہے یا اندھے کو جو کھلی گمراہی میں ہے

---

[1] اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کو ڈرسنانے والا ہے باقی ہدایت کرنا یہ تیرا کام نہیں۔ [2] اوپر والے لوگوں سے فرشتے مراد ہیں ان کا جھگڑنا یہ تھا جو آدمؑ کی پیدائش کے وقت انہوں نے رائے دی کہ تو آدمؑ کو کیوں بناتا ہے اس کی اولاد زمین میں فساد مچائے گی خون خرابہ کرے گی حسن یا صحیح حدیث میں ہے آنحضرتؐ نے فرمایا رات کو میرا مالک اچھی صورت میں میرے پاس آیا راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں خواب میں اور فرمایا اے محمدؐ تو جانتا ہے اوپر والے کس بات میں جھگڑتے ہیں میں نے عرض کیا نہیں پھر مالک نے اپنا ہاتھ میرے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں رکھ دیا یہاں تک کہ اس کی ٹھنڈک میں نے اپنی دونوں چھاتیوں یا سینے میں پائی اس وقت جو کچھ زمین اور آسمانوں میں تھا مجھ کو معلوم ہو گیا پھر مالک نے فرمایا اے محمدؐ تو جانتا ہے اوپر والے کن باتوں میں جھگڑ رہے ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں (یہ مالک کے ہاتھ رکھنے کی برکت تھی کہ آنحضرتؐ پر آسمان زمین میں جو تھا وہ کھل گیا) وہ کفاروں میں جھگڑ رہے ہیں کفارے کیا ہیں نماز کے بعد دوسری نماز کی انتظار میں مسجدوں میں ٹھہرا رہنا جماعت کے لیے پاؤں سے چل کر جانا سختی کے وقت وضو پورا کرنا۔

[3] جو کچھ مجھے معلوم ہوا وہ وحی سے معلوم ہوا۔ [4] یعنی اللہ تعالیٰ کا وہ کلام کہ میں دوزخ کو شیطان کے تابعداروں سے بھر دوں گا۔

[5] کیونکہ معجزہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو پیغمبر کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے اسی طرح کسی ولی کا یہ مقدور نہیں کہ بے حکم خدا کے کوئی کرامت دکھلائے۔

[6] دنیا کا یا قیامت کا عذاب۔ [7] جو اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں اور اس کی آیتوں کو جھٹلاتے تھے۔

[8] وہی اچھے برے کا فیصلہ کرے گا اور ثواب اور عذاب دے گا۔

كَانَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٠﴾ (الزخرف پ ۲۵ ع ۴)

اس کو رستہ پر لا سکتا ہے۔

۲۶- قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا
يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ۭ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَ
مَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٩﴾
(الاحقاف پ ۲۶ ع ۱)

(اے پیغمبرؐ) کہہ دے میں کوئی نیا پیغمبر تھوڑا ہی ہوں[1] اور مجھے معلوم نہیں (آیندہ دنیا میں) مجھ سے کیا (سلوک) کیا جائے گا[2] اور تم سے کیا (سلوک) کیا جائے گا میں تو اسی پر چلتا ہوں جو مجھ کو (خدا کی طرف سے) حکم ہوتا ہے اور میں کچھ نہیں ایک کھلا ڈرانے والا (بندہ) ہوں[3]۔

۲۷- مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ﴿٢﴾ وَاِنَّ لَكَ
لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿٣﴾ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ
عَظِيْمٍ ﴿٤﴾ (القلم پ ۲۹ ع ۱)

تو اپنے مالک کے فضل سے (خدا نخواستہ) دیوانہ نہیں ہے (جیسے کافر تجھ کو سمجھتے ہیں) اور تجھ کو بے انتہا نیک (اجر) ملے گا اور تو بے شک بڑے خلق والا ہے[4]۔

۲۸- قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ
لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ﴿٢٥﴾ (الجن پ ۲۹ ع ۲)

(اے پیغمبرؐ) کہہ دے میں نہیں جانتا جس (عذاب) کا تم سے وعدہ ہے وہ نزدیک ہے یا ابھی میرا مالک ایک مدت میں اس کو بھیجے گا[6]۔

۲۹- عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ﴿١﴾ اَنْ جَاۗءَهُ الْاَعْمٰى ﴿٢﴾ وَمَا
يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ﴿٣﴾ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ
الذِّكْرٰى ﴿٤﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿٥﴾ فَاَنْتَ

(پیغمبرؐ نے) تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا اس بات پر کہ اندھا اس کے پاس دین کی باتیں پوچھنے کو آیا[7] اور تجھ کو کیا معلوم شاید وہ (دین کی باتیں تجھ سے سیکھ کر) سنور جاتا[8] یا نصیحت مان لیتا اور نصیحت اس کو فایدہ دیتی

[1] مجھ سے پہلے ہزاروں پیغمبر آ چکے ہیں۔ [2] لوگ مجھ کو مار ڈالیں گے یا مکہ سے نکال دیں گے۔ [3] تم پر بھی عذاب اترے گا یا کچھ مدت کے بعد یہ سب غیب کی باتیں ہیں جن کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ مجھ کو معلوم نہیں کہ قیامت میں میرا کیا حال ہونا ہے صحیح بخاری میں ہے جب عثمان بن مظعون مر گئے تو ام العلاء نے کہا اللہ تعالیٰ کے پاس تم عزت دار ہو میں اس کی گواہی دیتی ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ام العلاء تجھ کو یہ کیسے معلوم ہوا اور میں اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ہوں لیکن مجھے یہ معلوم نہیں کہ میرا کیا حال ہونا ہے ام العلاء نے کہا جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا میں کسی کو نہیں کہہ سکتی کہ وہ اچھا ہے۔ [4] خدا کا پیغام پہنچانے اور ان تکلیفوں کے اٹھانے پر بے انتہا نیک اجر۔ [5] کہ کافروں کی ایسی ایسی تکلیفیں اٹھاتا ہے اور صبر کرتا ہے ان کے لیے بددعا نہیں کرتا۔ [6] دوسری آیت میں ہے کہ قیامت قریب ہے اور حدیث میں ہے کہ میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ہیں اور کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی کی طرف آپ نے اشارہ فرمایا پھر یہ کیسے درست ہو سکتا ہے کہ میں نہیں جانتا قیامت نزدیک ہے یا ابھی اس میں ایک مدت باقی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ دونوں باتوں میں کوئی اختلاف نہیں قیامت کے قریب ہونے سے یہ مراد ہے کہ جس قدر زمانہ دنیا کا گذر چکا اس سے اب کم باقی ہے، اسی طرح حدیث کا یہ مطلب ہے کہ مجھ میں اور قیامت کے بیچ میں اب اور کوئی نیا پیغمبر نہیں آنے کا اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ نزدیکی کا تعین مجھ کو معلوم نہیں یعنے کتنے سال قیامت میں باقی ہیں۔ [7] آنحضرت صلعم کے پاس قریش کے سردار جمع ہوئے تھے آپ ان کو سمجھا رہے تھے آپؐ کو خیال تھا کہ اگر یہ لوگ مان لیں گے تو اسلام کو بہت قوت ہو جائے گی اتنے میں عبداللہ بن ام مکتوم جو اندھے تھے آن پہنچے اور آنحضرت صلعم کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا ان کو معلوم نہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے بڑے کام میں مشغول ہیں آپ کو ان کا بیچ میں آ جانا اور قطع کلام کرنا ناگوار ہوا اور آپ نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا اس وقت یہ آیتیں اتریں کہتے ہیں اس کے بعد جب کبھی وہ آنحضرتؐ کے پاس آتے آپؐ فرماتے مرحبا اور اپنی چادر ان کے لیے بچھا دیتے اور فرماتے تم وہ ہو کہ تمہارے لیے میرے مالک نے مجھ پہ عتاب فرمایا آنحضرت صلعم نے تیرہ مرتبہ ان کو مدینہ کا حاکم بنایا جب آپ جہاد کرنے کو باہر تشریف لے گئے وہ مہاجرین اولین میں سے تھے قادسیہ میں شہید ہوئے زرہ پہنے ہوئے لڑائی کا جھنڈا لیے ہوئے رضی اللہ عنہ۔ [8] گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔

لَهٗ تَصَدّٰى ۝۶ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۝۷ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۝۸ وَهُوَ يَخْشٰى ۝۹ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝۱۰

(عبس پ ۳۰ ع ۱)

لیکن تو تو جو بڑا امیر ہے اس کی طرف مخاطب ہوتا ہے اس پر خوب توجہ کرتا ہے حالانکہ اگر وہ نہ سنورے تو تجھ پر کوئی الزام نہیں[۵] اور جو کوئی (بیچارہ خدا سے) ڈر کر تیرے پاس دوڑ کر آتا ہے اس کی طرف تو خیال ہی نہیں کرتا[۶]

۳۰- وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝۲۲ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ۝۲۳ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۝۲۴

(التکویر پ ۳۰ ع ۱)

اور (اے مکہ والو) تمہارا ساتھی (محمدؐ) باولا نہیں ہے (جیسے تم سمجھتے ہو) اور محمدؐ نے اس فرشتے کو آسمان کے صاف کھلے ہوئے کنارے میں دیکھا ہے[۳] اور وہ جو باتیں غیب کی (اس کو معلوم ہوتی ہیں اللہ بتلاتا ہے) ان کے بیان کر دینے میں بخل نہیں کرتا[۴]۔

۳۱- لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۝۲۲ (الغاشیۃ پ ۳۰ ع ۱)

تو ان پر کوئی کڑوڑی (داروغہ) نہیں ہے۔

۳۲- مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝۳ (الضحیٰ پ ۳۰ ع ۱)

(اے پیغمبرؐ) تیرے مالک نے تجھ کو نہ چھوڑا نہ تجھ سے ناراض ہوا۔

۳۳- وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝۵ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝۶ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝۷ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝۸

(الضحیٰ پ ۳۰ ع ۱)

(اے پیغمبرؐ) کیا اس نے تجھ کو یتیم نہیں پایا پھر (تجھ کو) ٹھکانا دیا[۵] اور اس نے تجھ کو بھولا بھٹکا پایا پھر راہ پر لگایا[۶] اور اس نے تجھ کو نادار پایا پھر مال دار کر دیا[۷]

۳۴- اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝۱ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝۲ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝۳ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝۴

(الانشراح پ ۳۰ ع ۱)

(اے پیغمبرؐ) کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھولا اور ہم نے تیرا بوجھ تجھ پر سے اتار دیا جس نے تیری پیٹھ توڑ رکھی تھی اور ہم نے تیرا نام بلند کر دیا (تو گھبراتا کیوں ہے)

۳۵- اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝۱ (الکوثر پ ۳۰ ع ۱)

(اے پیغمبرؐ) ہم نے تجھ کو کوثر دیا[۸]

۳۶- اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝۳ (الکوثر پ ۳۰ ع ۱)

بیشک تیرا دشمن (عاص بن وائل یا کعب بن اشرف یا ابوجہل) وہی نکوڑا ناٹھا ہے (دم کٹا)[۹]

---

[۱] تیرا کام خدا کا حکم پہنچا دینا ہے اگر سارے مالدار امیر لوگ تیرے خلاف رہیں تو تجھے کچھ پرواہ نہیں کرنا چاہیے ان کی ہدایت کے لیے اتنے کد کی کیا ضرورت ہے، [۲] سبحان اللہ وہ سارے کمبخت کافر رئیس عبداللہ بن ام مکتوم کی جوتی برابر بھی نہیں سمجھے گئے اور عبداللہ کو وہ شرف حاصل ہوا جو دنیا میں کسی کو نہیں ملا یعنی پروردگار نے ان کا ذکر قرآن میں اتارا ان کے لیے اپنے حبیب پر خفگی فرمائی، [۳] جیسے اوپر گذر چکا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا میں نے جبرائیلؑ کو ان کی اصلی صورت میں آسمان کے کنارے میں دیکھا ان کے چھ سو پر تھے، [۴] بلکہ جو وحی آتی ہے سب کو دیتے ہیں، [۵] آنحضرت صلعم کے والد ماجد حضرت عبداللہ نے اس وقت انتقال کیا جب آپ پیٹ میں تھے دادا نے پالا جب وہ مر گئے تو چچا ابو طالب نے پالا پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کا نکاح حضرت خدیجہؓ سے کرایا جو بہت مالدار اور خوبصورت تھیں، [۶] جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جوان ہوئے تو اپنی قوم کے طریق اور مذہب سے بیزار ہوئے حق رستے کی فکر میں تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیغمبر بنایا اور دین حق کی تعلیم کی ابن عباسؓ نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو گمراہ لوگوں میں پایا پھر ان کی گمراہی سے آپ کو بچایا، [۷] حضرت خدیجہؓ سے نکاح کرا کر، [۸] صحیح یہ ہے کہ کوثر سے نہر یا حوض کوثر مراد ہے حدیث میں ہے کہ وہ ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے بہشت میں مجھ کو دی ہے میری امت کے لوگ قیامت کے دن وہاں پانی پینے آئیں گے کچھ لوگ وہاں آئیں گے جو ہٹا دئے جائیں گے میں کہوں گا یہ میرے لوگ ہیں جواب ملے گا تم نہیں جانتے انہوں نے جو گن تمہارے بعد کئے اس وقت میں کہوں گا دور ہو دور ہو، [۹] جس کا کوئی نام لیوا نہ رہے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صاحبزادے گذر گئے تو ابوجہل بولا اب محمدؐ کا کوئی نام لیوا نہ رہا اس وقت یہ آیت اتری بعضے کہتے ہیں کعب بن اشرف یہودیوں کا سردار مکہ میں آیا اور قریش سے کہنے لگا تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر ہو تب یہ آیت اتری۔

اِتِّبَاعُ اللّٰہِ وَالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (۱۸)

باب ۱۸ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کا حکم

۱۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ (اٰل عمران پ ۳ ع ۴)

(اے پیغمبرؐ)[1] کہہ دے اگر تم کو اللہ کی محبت ہے تو میری راہ پہ چلو اللہ بھی تم سے محبت رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے[2] (اے پیغمبرؐ) کہہ دے (ہر مقدمہ میں دین کا ہو یا دنیا) اللہ اور اس کے رسول کی بات مانو۔ پھر اگر وہ نہ سنیں تو اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا[3]

۲۔ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ (اٰل عمران پ ۴ ع ۱۴)

اور اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانو اس لیے کہ تم پر (اللہ تعالیٰ کا) رحم ہو[4]

۳۔ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾ (النساء پ ۴ ع ۲)

یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلیں تو اللہ ان کو آخرت میں ایسے باغوں میں لے جائیگا جن کے تلے نہریں بہ رہی ہیں۔ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے[5] اور اس کی حدوں سے بڑھ تو اللہ تعالیٰ اُس کو دوزخ میں لے جائے گا وہ ہمیشہ اس میں رہے گا اور ذلت کی مار کھائے گا[6]

۴۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ

مسلمانوں اللہ تعالیٰ کا حکم مانو اور اُس کے رسول کا حکم مانو اور حکومت والوں کا تم میں سے ہوں[7] پھر اگر تم میں اور حاکم وقت میں کسی مقدمہ میں جھگڑا ہو تو اس کو اللہ تعالیٰ اور رسول کی طرف رجوع[8] اگر تم کو

---

[1] ان مشرکوں یا یہودیوں یا نصاریٰ سے [2] بعض لوگوں نے آنحضرتؐ کے سامنے کہا ہم کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہے تب یہ آیت اتری بعضوں نے کہا یہود کہنے لگے ہم تو اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں تب یہ آیت اتری [3] معلوم ہوا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرنا کفر ہے اور کافروں کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی محبت ہے تو ان کا دشمن ہے [4] تنبیہ ہے ان لوگوں کو جنہوں نے جنگ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف کیا آخر نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کو شکست ہوئی بہت سے مسلمان شہید ہوئے حضرت حمزہؓ آنحضرتؐ کے چچا بھی اسی لڑائی میں شہید ہوئے اس آیت سے یہ نکلا کہ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت خدا کے رحم اور کرم کا باعث ہے ان کی نافرمانی کرے تو رحم جا کر خدا کا غضب اترتا ہے [5] بیٹی کو حصہ نہ دے یا بڑے بیٹے کو زیادہ دے اور چھوٹے کو کم جیسے بعضے جاہلوں میں رواج ہے [6] ضحاک نے کہا نافرمانی سے مراد یہاں شرک ہے ابن عباسؓ نے کہا نافرمانی سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہر وارث کے حصے مقرر دیے اس پر راضی نہ ہو اور اس کے حکم کے خلاف کرے کلبیؒ نے کہا جب اللہ تعالیٰ کے مقرر کئے ہوئے حصوں کا انکار کرے تو وہ کافر ہو گیا اب ہمیشہ دوزخ میں رہے گا حدیث میں ہے کہ فرائض (یعنی ترکہ بانٹنے کا علم) سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ اور ایک زمانہ ایسا آنے گا کہ علم فرائض اٹھ جائے گا دو آدمی ترکہ میں جھگڑا کریں گے اور فیصلہ کرنے والا نہ ملے گا [7] یعنی مسلمان حاکموں اور بادشاہوں کا اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے حاکموں کو حکم کیا کہ انصاف سے فیصلہ کریں اب خلقت کو حکم دیا کہ حاکموں کا حکم مانیں بشرطیکہ حاکم خلاف شرع نہ ہو ورنہ اس کا ماننا ضرور نہیں۔

[8] یعنی قرآن اور حدیث کو دیکھو اور جو اس میں نکلے حاکم اور محکوم دونوں کو اس پہ چلنا چاہیے۔

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا (۵۹)

(النساء پ ۵ ع ۸)

اللہ اور پچھلے دن پر ایمان ہے[۱] (یہ تمہارے حق میں) بہتر ہے اور اس کا انجام بہت اچھا ہے۔

۵۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (۶۳)

(النساء پ ۵ ع ۹)

اور ہم نے جو رسول بھیجا وہ اسی لیے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کا کہا مانا جائے[۲]

۶۔ وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا (۶۶) وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا (۶۷) وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا (۶۸) وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰۗىِٕكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰۗىِٕكَ رَفِيْقًا (۶۹) ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا (۷۰)

(النساء پ ۵ ع ۹)

اور اگر ہم ان کو (یعنی ان منافقوں کو) حکم دیتے کہ اپنے کو آپ مار ڈالو[۳] یا اپنے دیس سے نکل جاؤ[۴] تو ان میں چند لوگوں کے سوا کوئی اس پر عمل نہ کرتا اور اگر یہ لوگ (یعنی منافق) جو ان کو نصیحت کی جاتی ہے[۵] اس پر چلتے تو یہ ان کے حق میں بہتر ہوتا اور دین پر خوب جمے رہتے[۶] اور اس وقت (جب وہ ایسا کرتے) ہم ان کو اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتے اور ان کو سیدھی راہ پر ضرور لگا دیتے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا مانیں، وہ (جنت میں) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے سرفراز کیا، یعنی پیغمبر اور صدیق اور شہید اور نیکوں کے ساتھ اور ان لوگوں کا ساتھ اچھا ساتھ ہے[۷] یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے (کہ کہا ماننے والوں کو بھی بڑے درجے والوں کے ساتھ رکھے گا) اور اللہ کا جاننا بھی کرتا ہے[۸]

۷۔ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا (۸۰) (النساء پ ۵ ع ۱۱)

جو رسولؐ کا کہا مانے اُس نے اللہ کا کہا مانا اور جو کوئی نہ مانے تو ہم نے تجھ کو ان پر سزاول نہیں بنایا۔

۸۔ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ

اور جو کوئی سچی راہ کھل جانے کے بعد[۹] پھر پیغمبرؐ کے خلاف کرے اور مسلمانوں

---

[۱] مطلب یہ ہے کہ اگر تم مومن ہو تو اپنے جھگڑے کو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سے فیصلہ کرو گے اگر ایسا نہ کرو (تم میں ایمان نہیں ہے)
[۲] یعنی اللہ نے حکم فرمایا ہے کہ ہر ایک امت اپنے رسول کی اطاعت کرے اور اس کا کہا مانے۔ [۳] جیسے بنی اسرائیل کو بچھڑا پوجنے کی سزا میں حکم دیا تھا۔ [۴] پردیس کو جیسے بنی اسرائیل کو دیا تھا کہ مصر سے نکل کر شام کے ملک میں جا بسو۔ [۵] کہ دل وجان سے اللہ تعالیٰ کا حکم مانو اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو۔ [۶] کیونکہ سچا مسلمان اپنے دین پر ثابت قدم رہتا ہے [۷] صدیق کے معنی بہت سچا بعضوں نے کہا پیغمبرؐ کے تابعداروں میں جس کا درجہ سب سے بلند ہو بعضوں نے کہا پیغمبرؐ سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور صدیق سے حضرت ابوبکرؓ اور شہید سے حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضوان اللہ علیہم اور نیکوں سے باقی صحابہؓ انسؓ نے کہا ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب آئے گی آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا سامان کیا ہے وہ بولا کچھ نہیں مگر مجھ کو اللہ اور رسولؐ سے محبت ہے، آپ نے فرمایا جس سے تم کو محبت ہے، تو اسی کے ساتھ ہو گا انسؓ نے کہا ہم آپ کے اس فرمانے سے بہت خوش ہوئے انسؓ نے کہا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ سے بہت محبت ہے اور مجھے امید ہے کہ ان کی محبت کی وجہ سے میں ان کے ساتھ ہوں گا گو میرے اعمال ایسے نہیں ہیں۔ [۸] وہ خوب جانتا ہے کہ کون پیغمبرؐ کا کہا مانتا ہے اور کون نہیں مانتا جو کوئی مانتا ہے اس کا اجر ضرور ملے گا۔ [۹] یعنی پیغمبر کی پیغمبری معلوم ہو جانے کے بعد،

الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ﴿١١٥﴾

(النساء پ ۵ ع ۱۷)

کے رستہ کے سوا دوسرا رستہ لے[۱] ہم اس کو اسی راستہ پر چلنے دیں گے اور (آخرت میں) اس کو دوزخ میں لے جا کر ڈال دیں گے اور وہ بُری جگہ ہے جانے کی[۲]

۹- وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰي رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٩٢﴾

(المائدہ پ ۷ ع ۱۲)

اور اللہ تعالیٰ کا کہا مانو اور رسول کا کہا مانو اور بچے[۳] رہو۔ پھر اگر تم نہ مانو تو یہ سمجھ لو[۴] ہمارے رسول کا کام یہی ہے۔ (اللہ کا حکم تم کو) کھول کر پہنچا دینا[۵]

۱۰- اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۡ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَـبٰۗىِٕثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٥٧﴾

(الاعراف پ ۹ ع ۱۹)

یہ لوگ وہ ہیں جو اس پیغمبر ان پڑھ نبی (یعنی حضرت محمدؐ) کی پیروی کرتے ہیں[۶] جس کا ذکر اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں[۷] وہ ان کو اچھے کاموں کا حکم دیتا ہے اور بُرے کاموں سے منع کرتا ہے اور ستھری پاکیزہ چیزیں ان کے لیے حلال کرتا ہے اور پلید (ناپاک چیزیں) ان پر حرام کرتا ہے[۸] اور ان کا بوجھ ہلکا کر دیتا ہے اور وہ پھندے (کھول دیتا ہے) جو ان پر پڑے تھے۔ پھر جو لوگ اس پیغمبرؐ پر ایمان لائے اور اس کی عزت اور اس کی مدد کی اور اس نور پر چلے جو اس کے ساتھ اتارا گیا۔ یہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔

۱۱- فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ

تو لوگو اللہ پر اور اس کے ان پڑھ پیغمبرؐ پر جو اللہ اور اس کے کلاموں

[۱] یعنی دین اسلام کو چھوڑ کر کفر اختیار کرے جیسے طعمہ نے کہا جب حضرتؐ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تو وہ مرتد ہو کر کافروں میں مل گیا مکہ کو بھاگ گیا، [۲] اس آیت سے کم سمجھ لوگ یہ نکالتے ہیں کہ ہر شہر یا بستی میں جو طریق مسلمانوں میں جاری ہے اس کا خلاف کرنا منع ہے اور اہل حدیث پر طعن کرتے ہیں کہ مسلمانوں کا راستہ ہندوستان میں یہ تھا کہ حنفی مذہب کی تقلید کیا کرتے تھے اہل حدیث نے اس طریق کو چھوڑ کر ایک نیا طریق نکالا حالانکہ آیت کا مطلب وہ خود نہیں سمجھتے اس آیت کے شروع میں یہ ہے کہ جو کوئی پیغمبرؐ کا خلاف کرے اہل حدیث تو یہ کہتے ہیں کہ پیغمبرؐ کے فرمانے پر چلو اور آپ کی سنت کے عاشق بن جاؤ تو انہی کا راستہ سچے مسلمانوں کا رستہ ہے، [۳] ان دونوں کی نافرمانی سے، [۴] ہمارا کچھ نہیں بگڑنے کا، [۵] باقی راہ پر لانا یا نہ لانا یہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اس آیت سے صاف نکلتا ہے کہ قرآن کی طرح حدیث بھی واجب الاتباع ہے جیسے قرآن شریف کی مخالفت باعث تباہی اور بربادی آخرت ہے ویسے حدیث کی بھی، [۶] مراد مسلمان میں یا وہ یہود جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے، [۷] حالانکہ انجیل اس وقت تک نہیں اتری تھی مگر اللہ تعالیٰ کو تو معلوم تھا اس واسطے اس کا بھی ذکر کر دیا عبداللہ بن عمرو بن عباسؓ نے کہا توریت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ صفت مذکور ہے اے پیغمبرؐ ہم نے تجھ کو گواہ بنا کر بھیجا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور تو بچاؤ ہے ان پڑھ لوگوں کا تو میرا بندہ اور میرا رسول ہے میں نے تیرا نام متوکل رکھا یعنی اللہ پر بھروسا کرنے والا تو سخت زبان نہیں نہ فحش بکنے والا نہ بازاروں میں گشت کرنے والا تو بُرائی کا بدلہ بُرائی نہیں کرنے کا بلکہ معاف کرے گا اور درگزر کرے گا اللہ تعالیٰ تجھ کو دنیا سے نہ اٹھائے گا یہاں تک کہ تو ایک ٹیڑھے مذہب کو سیدھا نہ کر دے اور لا الٰہ الا اللہ نہ کہلوا دے اور تیرے سبب سے اندھی آنکھیں اور بہرے کان اور غافل دل کھل جائیں گے، [۸] ستھری پاکیزہ چیزیں جیسے اونٹ کا گوشت چربی وغیرہ جو یہودیوں پر ان کے گناہ کی وجہ سے حرام ہو گئی تھیں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے درست کر دیں۔

يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٥٨﴾
(الاعراف پ ۹ ع ۲۰)

پر یقین رکھتا ہے ایمان لاؤ[1] اور اس کی پیروی کرو۔ تاکہ تم راہ پاؤ[2]

۱۲۔ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١﴾
(الانفال پ ۹ ع ۱)

اور اللہ سبحانہ، و تعالیٰ اور اس کے رسول کا کہا مانو۔ اگر تم میں ایمان ہے[3]

۱۳۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿١٣﴾
(الانفال پ ۹ ع ۲)

یہ سزا اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے بیر کیا[4] اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے بیر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو سخت عذاب دینے والا ہے[5]

۱۴۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٢١﴾
(الانفال پ ۹ ع ۳)

مسلمانو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔ اور رسول کا حکم سن کر اس سے منہ نہ پھیرو اور اُن لوگوں کی طرح مت ہو، جو منہ سے کہہ دیتے ہیں، ہم نے سنا، اور وہ سنتے نہیں۔

۱۵۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾
(الانفال پ ۹ ع ۳)

مسلمانو! جب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تم کو ایسے کام کے لیے بلائے جس میں تمہاری زندگی[6] ہے تو اللہ اور رسول کا حکم مانو[7] اور یہ سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ آدمی اور اس کے دل کے بیچ میں آڑ ہو جاتا[8] ہے اور تم کو (آخر) اسی کی طرف جمع ہونا ہے[9]

۱۶۔ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ﴿٤٦﴾ (الانفال پ ۱۰ ع ۲)

اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا کہا مانو۔

۱۷۔ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٣﴾
(التوبہ پ ۱۰ ع ۸)

ان لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے بیر کرے[10] اس کے لیے دوزخ کی آگ (تیار) ہے۔ ہمیشہ اس میں رہے گا، یہ بڑی رسوائی ہے۔

۱۸۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ﴿٥٢﴾
(النور پ ۱۸ ع ۷)

اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم مان لے اور اللہ تعالیٰ سے (اگلے گناہوں پر) ڈرتا رہے اور (آیندہ) اس (کی نافرمانی) سے بچتا رہے تو ایسے ہی لوگ مراد کو پہنچیں گے۔

[1] یعنی اس کی کتابوں پر یا آیتوں پر یا عیسیٰؑ پر یا قرآن حمید پر۔ [2] اس آیت سے صاف نکلا کہ حدیث پر چلنا واجب ہے اور جو کوئی حدیث پر چلے وہ بموجب نص قرآنی ہدایت پر ہے [3] اللہ تعالیٰ نے کہا اللہ اور رسول کا کہا ماننا یہ ہے کہ قرآن اور حدیث کی پیروی کرے اس آیت سے یہ بھی نکلا کہ قرآن اور حدیث پر چلے بغیر آدمی مومن نہیں ہو سکتا اور جو کوئی قرآن یا حدیث کو نہ مانے وہ کافر ہے ملعون لعنہ اللہ تعالیٰ وغضب علیہ واعد لہ عذابا عظیما۔ [4] خلاف کیا اپنا حصہ الگ بنایا۔ [5] تو کافروں کو بھی سخت عذاب ہونے والا ہے یہ دنیا کا عذاب اس کے مقابلہ میں کچھ نہیں ہے جیسے آگے فرمایا [6] یعنی آخرت کا فائدہ حیات ابدی مطلب یہ ہے کہ جب دین کی باتیں سنانے کے لیے رسول بلائیں تو فوراً حاضر ہو اور کہا مانو۔ [7] مومن کو کفر نہیں کرنے دیتا اور کافر کو ایمان نہیں لانے دیتا یا دل میں بھی کوئی خواہش جب تک وہ نہ چاہے پیدا نہیں ہوتی یا دل کا عزم اور ارادہ جب وہ چاہے تو فوراً ٹوٹ جاتا ہے۔ [8] وہ ہر ایک کا بدلہ دے گا۔ [9] ان کی مخالفت پر کمر باندھے۔

۱۹۔ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ۭ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۵۴﴾

(النور پ۱۸ ع [illegible])

اے پیغمبر کہہ دے تعالیٰ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو[1] پھر اگر تم نہ مانو گے تو رسول اللہ کا بوجھ اس پر ہے[2] اور تمہارا بوجھ تم پر ہے[3] اور اگر تم رسول کے کہے پر چلو گے تو سیدھی راہ لگ جاؤ گے ہدایت پاؤ گے اور رسول پر اور کچھ نہیں ہمارا حکم پہنچا دینا ہے[4]۔

۲۰۔ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾

(النور پ۱۸ ع۷)

اور نماز کو درستگی سے ادا کرو اور زکوٰۃ دو اور رسول کا کہا مانو اس لیے کہ تم پر اللہ کا رحم ہو۔

۲۱۔ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾

(النور پ۱۸ ع۹)

پھر جو لوگ پیغمبر کا حکم نہیں مانتے ان کو ڈرنا چاہیے۔ دنیا میں کوئی مصیبت ان پر نہ آن پڑے یا (آخرت میں) کوئی تکلیف کا عذاب ان کو نہ پہنچے[5]۔

۲۲۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾

(الاحزاب پ۲۱ ع۳)

مسلمانو! تم کو اللہ کے رسول کی پیروی کرنی تھی وہ ان لوگوں کے لیے اچھی ہے جو اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن (قیامت) سے ڈرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بہت یاد کرتے ہیں[6]۔

۲۳۔ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿۳۶﴾

(الاحزاب پ۲۲ ع۵)

اور کسی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کے لیے یہ نہیں ہو سکتا کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول کسی بات کا حکم کر دیں تو پھر ان کو اس بات میں کوئی اختیار رہے[7]۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا فرمانا نہ مانے[8] تو وہ کھلا گمراہ ہو چکا[9]۔

[1] یعنی قرآن اور حدیث دونوں پر چلو۔ [2] یعنی خدا کا حکم پہنچا دینا اس کی ذمہ داری رسولؐ پر ہے [3] یعنی رسولؐ کی اطاعت کرنا اس کے ذمہ دار تم ہو۔ [4] اگر تم کو ہدایت نہ ہو تو اس کے ذمہ دار رسول نہیں ہیں انہوں نے اپنا کام کر دیا صاف صاف اللہ تعالیٰ کا حکم تم کو پہنچا دیا یہی ان کا فرض ہے زید بن اسلم نے آنحضرتؐ سے پوچھا اگر ہم پر ایسے حاکم مقرر ہوں جو اپنا حق تو وصول کر لیں لیکن ہمارا حق نہ دیں آپ نے فرمایا تمہارا بوجھ تم پر ہے ان کا بوجھ ان پر ہے۔ [5] جو لوگ پیغمبرؐ کا خلاف کریں ان کو اللہ تعالیٰ نے ڈرایا کہ دنیا میں مصیبت میں مبتلا ہوں گے اور آخرت میں عذاب الیم میں گرفتار ہوں گے جب سے مسلمانوں نے حدیث شریف پر عمل کرنا چھوڑ دیا اسی آفت میں پڑ گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت کرے۔ [6] مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول کا تم کو ساتھ دینا تھا اور جہاد کی تکلیفوں پر صبر کرنا تھا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کیا جنگ احد میں آپؐ کا دندان مبارک شہید ہوا سر زخمی ہوا جنگ خندق میں آپ کو سخت تکلیف پہنچی یہاں تک کہ کئی نمازیں قضا ہو گئیں یہ آیت عام ہے ہر موقع اور ہر محل کے لیے گو خاص جہاد کے باب میں اتری ہے اور اہل حدیث ہر مسئلہ میں اسی آیت پر عمل کرتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی دوسرے تمام جہان کے عالموں اور درویشوں کی پیروی پر مقدم سمجھتے ہیں۔ [7] یہ نہ چاہیے کہ اس حکم پر چلیں چاہے نہ چلیں ایسا نہیں ہو سکتا بلکہ جب اللہ تعالیٰ یا اس کے رسولؐ کا حکم مل جائے تو اب کسی کو کوئی اختیار نہیں رہا اب اپنی رائے کو دخل نہیں دے سکتے فوراً اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے ارشاد پر چلنا چاہیے، [8] اور دوسروں کی راہ پر چلے۔ [9] کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زینب بنت جحش کے پاس گئے اور زید بن حارثہ کا پیغام ان کو دیا انہوں نے تامل کیا اور کہنے لگیں میں سوچ کر کہوں گی اس وقت یہ آیت اتری انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں آپؐ کے حکم کے خلاف نہ کروں گی میں نے زید سے اپنا نکاح کر لیا، عہ یا جواب دو اور حاضر ہو۔

۲۴- وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾ (الاحزاب پ ۲۲ ع ۹)

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے کہے پر چلے اس نے مراد پائی [1]

۲۵- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾ (محمد پ ۲۶ ع ۴)

مسلمانو! اللہ تعالیٰ کا حکم مانو اور پیغمبر کا حکم مانو اور ان کا خلاف کر کے اپنے نیک کام ملیامیٹ نہ کرو [2]

۲۶- وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾ (الفتح پ ۲۶ ع ۲)

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا کہنا مان لے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے باغوں میں لے جائے گا جس کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں اور جو کوئی نہ مانے اس کو تکلیف کا عذاب دے گا۔

۲۷- وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ﴿۱۴﴾ (الحجرات پ ۲۶ ع ۱۴)

اور اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا کہا مانو گے تو تمہارے (اچھے) اعمال (کے ثواب) میں وہ کچھ کمی نہیں کرنے کا [3]

۲۸- فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ﴿۱۳﴾ (المجادلہ پ ۲۸ ع ۲)

تو اتنا تو ضرور کرو کہ نماز کو درستگی کے ساتھ ادا کرتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانتے رہو۔

۲۹- وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۷﴾ (الحشر پ ۲۸ ع ۱)

اور (مسلمانو) جو مال (یا حکم) پیغمبر تم کو دے تو اس کو لے (لو) اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو [4] اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ پیغمبر کا خلاف نہ کرو، بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

۳۰- وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۲﴾ (التغابن پ ۲۸ ع ۲)

اور اللہ تعالیٰ کا کہا مانو اور اُس کے رسول کا کہا مانو [5] پھر اگر (تم نہ مانو، منہ پھیر لو تو) یہ سمجھ رکھو ہمارے پیغمبر کا کام صرف کھول کر تم کو خدا کا حکم پہنچا دینا تھا [6]

۳۱- وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ﴿۲۳﴾ (الجن پ ۲۹ ع ۲)

اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کریں ان کے لیے دوزخ کی آگ (تیار) ہے وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

تسلیۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (۱۹)

باب ۱۹ پیغمبر کی تسلی اور تشفی کا بیان

۱- فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ

(اے پیغمبر) اگر یہ لوگ تجھ کو جھٹلا دیں [7] تو تجھ سے پہلے بہت سے پیغمبر

---

[1] خوب کامیابی حاصل کی سیدھی صحیح بات سے سچی بات مراد ہے یعنی زید کو ان کے باپ حارثہ کا بیٹا کہو یعنی سچ ہے حضرت محمدؐ کا بیٹا نہ کہو یہ غلط ہے بعضوں نے کہا سیدھی صحیح بات سے لا الٰہ الا اللہ مراد ہے، [2] حسن نے کہا یعنی گناہ کر کے اپنی نیکیاں نہ مٹاؤ، [3] بلکہ ہر نیک عمل کا تم کو پورا اجر ملے گا، [4] اس آیت سے صاف یہ نکلتا ہے کہ پیغمبرؐ کا حکم بھی واجب الاتباع ہے جیسے خدا تعالیٰ کا حکم سید علامہ نے کہا گو یہ آیت لوٹ کے مال میں وارد ہے مگر یہ ہر حکم اور نہی کو شامل ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے گودنا لگانے والیوں پر لعنت کی ایک عورت بولی قرآن میں تو کہیں لعنت نہیں آئی ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا تو نے قرآن نہیں پڑھا اگر پڑھتی تو یہ آیت بھی دیکھتی وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا اور آنحضرتؐ نے گودنا لگانے سے منع کیا اور گودنا لگانے والیوں پر لعنت کی اور آنحضرتؐ جن پر لعنت کریں میں ان پر کیوں لعنت نہ کروں [5] اگر تم نہ مانو گے اپنی ہی عاقبت خراب کرو گے، [6] کوئی نئی بات نہیں ہے، [7] حدیث شریف پر عمل کرو جیسے قرآن شریف پر،

جَآءُوْ بِالْبَیِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِیْرِ ﴿۱۸۴﴾

جھٹلائے گئے، جو معجزے اور چھوٹی کتابیں اور چمکتی کتاب لے کر آئے[1]

(اٰل عمران پ۴ ۱۹۶)

۲- یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ لَا یَحْزُنْكَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْكُفْرِ ﴿۴۱﴾ (المائدہ پ۶ ۶۶)

اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) جو لوگ کفر پر دوڑے پڑتے ہیں ان پر رنج نہ کر[2]

۳- وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِیْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۰﴾

اور (اے پیغمبر) تجھ سے پہلے کئی پیغمبروں پر ٹھٹھا اڑ چکا ہے پھر جنہوں نے ان کے ٹھٹھا کیا تھا۔ ان پر وہی جس پر ٹھٹھا مارتے تھے[3] الٹ پڑا[5]

(الانعام پ۷ ۱۲)

۴- قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَیَحْزُنُكَ الَّذِیْ یَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا یُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰی مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰۤی اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۳۴﴾ وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَیْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِیَ نَفَقًا فِی الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِی السَّمَآءِ فَتَاْتِیَهُمْ بِاٰیَةٍ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَی الْهُدٰی فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۳۵﴾

(اے پیغمبر) ہم جانتے ہیں کہ ان کی (کافروں کی) باتوں سے تجھ کو رنج ہوتا ہے (وہ جو تجھ کو جھٹلاتے ہیں) تو وہ تجھ کو (اصل میں) نہیں جھٹلاتے[4] لیکن یہ ظالم اللہ کی آیتوں کا (ظاہر میں) انکار کرتے ہیں[5]۔ اور تجھ سے پہلے بہت سے پیغمبر جھٹلائے جا چکے ہیں پھر انہوں نے جھٹلائے جانے اور ستائے جانے پر صبر کیا یہاں تک کہ ہماری مدد ان کے پاس آ پہنچی اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں[8] اور دوسرے پیغمبروں کے کچھ قصے تو تجھ کو معلوم ہو چکے ہیں[9] اور اگر تجھ پر کافروں کا منہ پھیرنا (ایمان نہ لانا) سخت گزرتا ہے[10] تو اگر تجھ سے ہو سکتا ہے کہ زمین میں ایک سرنگ یا آسمان تک ایک سیڑھی ڈھونڈھ نکالے اور ان کو ایک نشانی[11] لا کر تا ہے اور اگر اللہ تعالےٰ چاہتا تو

[1] چھوٹی کتابوں سے صحیفے مراد ہیں کچھ نصیحت اور اخلاق کی باتیں ہوتی ہیں انجیل اور زبور اور حضرت شعیاؑ اور سلیمانؑ اور دانیالؑ کے صحیفے ایسے ہی ہیں اور چمکتی کتاب سے مراد بڑی جامع کتاب ہے جس میں شریعت کے احکام اور اخلاق اور قصص اور مواعظ سب مذکور ہوں جیسے توریت شریف اور قرآن شریف ہیں اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے پیغمبر صاحبؐ کو تسلی دی کہ ان کافروں کے جھٹلانے سے تم بے دل کیوں ہوتے ہو تم سے پہلے یہ بہت سے پیغمبروں کو جھٹلا چکے ہیں اور سب نے صبر کیا ہے۔ [2] کفر پر دوڑے پڑتے ہیں یعنی موقع ملتے کافر ہو جاتے ہیں یا کافروں کے شریک ہو جاتے ہیں اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ سے یاایہاالرسول کر کے خطاب کیا یہ بڑی عزت کا خطاب ہے جو سارے قرآن میں صرف دو جگہ ہے ایک اس آیت میں دوسرے یاایہاالرسول بلغ ماانزل الیک من ربک میں اور یاایہاالنبی کئی مقاموں میں ہے۔ [3] یعنی پیغمبروں سے۔ [4] یعنی اس کا وبال [5] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے پھر جو لوگ پیغمبروں پر ہنسی اڑاتے تھے تو وہی چیز جس سے ہنسی کرتے تھے ان پر اتری یعنی خدا کا عذاب جس پر ہنستے تھے وہی ان پر آ نازل ہوا۔ [6] کیوں کہ ان کے دلوں میں اس کا یقین ہے کہ تو سچا ہے [7] اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبرؐ کو تسلی دیتا ہے۔ [8] اس نے جو وعدہ کیا ہے وہ ضرور پورا ہو گا اور تو کافروں پر غالب ہو گا۔ [9] یعنی قرآن میں ان کے حالات تم کو پہنچ چکے ہیں انہوں نے اپنی اپنی امتوں سے کیسی کیسی تکلیفیں اٹھائیں آخر اللہ تعالیٰ نے ان کو غلبہ دیا اور پیغمبروں کے دشمن تباہ اور برباد ہوئے۔ [10] آنحضرتؐ جب کافروں کے دل تو ذکر نصیحت کرتے اور وہ نہ مانتے تو آپ کو سخت رنج ہوتا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ تو ضرور ہونے والا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو امر لکھ دیا ہے اس کے خلاف نہیں ہو سکتا اور یہ امر تیری قدرت سے باہر ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو بدل دے۔ اور کافروں کا دل اپنی طرف کر لیوے، [11] تو کر لیکن یہ تو تجھ سے نہیں ہو سکتا پھر رنج کا ہے کو کرتا ہے صبر کر اللہ تعالیٰ کے وعدے کا انتظار کر۔

إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ ۘ وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿٣٦﴾

(الانعام پ۷ع۴)

سب کو راہ پر لگا دیتا (کفر کا نام باقی نہ رہتا) دیکھ تو ہرگز نادانوں میں شریک مت ہو[1] (اے پیغمبر تیری بات) وہی لوگ مانتے ہیں جو سمجھ کر سنتے ہیں اور مردوں[2] کو اللہ تعالےٰ (قیامت کے دن) جلا اٹھائے گا پھر اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے[3]

۵. فَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل رَّبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٤٨﴾

(الانعام پ۸ع۱۸)

اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) اس پر بھی اگر یہود (یا مشرک) تجھ کو جھٹلائیں تو کہہ دے تمہارے مالک کی رحمت بہت کشادہ ہے[4] اور اس کا عذاب (جب آئے گا) تو گنہگاروں سے ٹلنے والا نہیں[5]

۶. وَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۚ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦٥﴾

(یونس پ۱۱ع۷)

اور (اے پیغمبر) تو ان کافروں کی باتوں سے رنجیدہ نہ ہو[6] کیونکہ ساری عزت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے[7] اور وہ سب سنتا جانتا ہے[8]

۷. فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَن يَقُولُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ كَنزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ ۚ إِنَّمَا أَنتَ نَذِيرٌ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ﴿١٢﴾

(ھود پ۱۲ع۲)

تو (اے پیغمبر) کیا تو اس وحی میں سے جو تجھ پر آتی ہے کچھ چھوڑ دینا چاہتا ہے[9] اور کیا تیرا دل اس بات پر خفا ہوتا ہے کہ وہ کہہ اٹھیں[10] تو اس پر ایک خزانہ کیوں نہ اتارا یا ایک فرشتہ اس کے ساتھ کیوں نہ آتا تو تو[11] اور کچھ نہیں صرف ڈرانے والا ہے اور (باقی) سب چیزیں اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہیں[12]

۸. وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ ۚ ﴿١٢٠﴾

(ھود پ۱۲ع۱۰)

اور ہم (اگلے) پیغمبروں کی سب وہ خبریں جن سے ہم تیرا دل مضبوط کرتے ہیں[13] تجھ سے بیان کرتے ہیں۔

۹. وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ

اور (اے پیغمبر) تجھ سے پہلے بھی کئی پیغمبروں پر ٹھٹھا اڑ چکا ہے تو میں نے

---

[1] نادان وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مشیت اور حکمت کے خلاف کسی کام کا خواہ مخواہ ہونا چاہیں پھر اس کے نہ ہونے پر رنج اور بے صبری کریں، [2] یعنی کافروں کو، [3] وہ ہر ایک کو اس کے اعمال کا بدلہ دے گا، اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کو مردوں سے تشبیہ دی ہے مردوں کا یہ حال ہوتا ہے کہ کتنا بھی ان کو پکارو جواب نہیں دیتے جیسے اس کو پکارو جو بات نہیں سمجھتا مثلاً جانور ہے تو کافر کان رکھتے ہیں تیری آواز سنتے ہیں مگر جب اس میں غور نہیں کرتے سمجھ کر نہیں سنتے تو گویا سنتے ہی نہیں، [4] اس کی مہربانی بہت پھیلی ہوئی ہے اس میں بڑی سمائی ہے جب تو تم پر عذاب نہیں اتارتا، [5] مطلب یہ ہے کہ گو اس کی رحمت وسیع ہے پر اس پر مغرور نہ ہو جاؤ اس کے عذاب سے بھی ڈرتے رہو جب عذاب آجائے گا تو پھر ٹلنے والا نہیں سب تباہ ہو جاؤ گے، [6] ان کے شرک اور کفر اور ایذا رسانی سے، [7] اور تو اس کا پیغمبر ہے اس کے بعد تیری عزت ہے یہ اگر تجھ پر طعنہ ماریں تجھ کو جھٹلادیں تو اس سے تیری عزت میں فرق نہیں آسکتا، [8] وہ عنقریب ان کافروں سے سمجھ لے گا۔ [9] جس میں ان کے جھوٹے معبودوں کی برائی یا ان کے دین کا عیب ہو اس ڈر سے کہ کافر تجھ کو برا بھلا کہیں گے، [10] اگر یہ سچا پیغمبر ہوتا، [11] جو اس کی تصدیق کرتا جاتا، [12] ان باتوں کا خیال ہرگز نہ کر اور اللہ تعالیٰ جو وحی بھیجے اس کو بے دھڑک ان کو سنا اور ان کے طعن اور تشنیع سے کوئی اندیشہ نہ کر، [13] وہ اگر چاہے گا تو تمام زمین کے خزانے دیدے گا ایک فرشتہ کیا سینکڑوں فرشتوں کو اتارے گا بہر حال جیسی اس کی حکمت اور مصلحت ہوگی وہ کرے گا تجھے ان باتوں سے کیا غرض تو اس کا حکم جو کچھ آئے وہ بے دھڑک سنادے، [14] تاکہ کافروں کی ایذا دہی پر تجھ کو صبر پیدا ہو اللہ تعالیٰ کی مدد کا زیادہ یقین ہو،

كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾

(الرعد پ ۱۳ ع ۵)

کافروں کو (چند روز تک) ڈھیلا چھوڑ دیا ہے پھر ان کو دھر پکڑا تو میرا عذاب کیسا (سخت) تھا[1]

۱۰۔ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿۹۵﴾ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ
اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ
اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿۹۷﴾

(الحجر پ ۱۴ ع ۶)

ہم نے تیری طرف سے ٹھٹھا مارنے والوں کا کام تمام کر دیا جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے معبود کو شریک کرتے ہیں اب آگے چل کر ان کو (اس ٹھٹھے اور شرک کا جو انجام ہے وہ) معلوم ہو جائے گا اور ہم جانتے ہیں کہ کافر جو باتیں کرتے ہیں اُس سے تیرا دل تنگ ہوتا ہے[2]

۱۱۔ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا
بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ﴿۶﴾ (الکہف پ ۱۵ ع ۱)

تو (اے پیغمبر) اگر یہ (کافر) اس قرآن پر یقین نہ لائیں تو ان کے پیچھے رنج کے مارے شاید تو اپنی جان گنوائے گا (اپنے تئیں ہلاک کرے گا)[3]

۱۲۔ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ
بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۱﴾

(الانبیاء پ ۱۷ ع ۳)

اور تجھ سے پہلے جو پیغمبر ہوئے ان کو (بھی) مسخرہ بنایا آخر جو لوگ ان میں سے ٹھٹھا کرتے تھے ان پر خود ہی الٹ پڑا جس کا ٹھٹھا کرتے تھے[4]

۱۳۔ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ
وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ﴿۴۲﴾ وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ﴿۴۳﴾
وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ
لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۴﴾

(الحج پ ۱۷ ع ۶)

اور اگر یہ کافر تجھ کو جھٹلائیں (تو کچھ رنج کی بات نہیں) ان سے پہلے نوح اور عاد اور ثمود کی قومیں (بھی) اپنے اپنے پیغمبروں کو جھٹلا چکی ہیں اور ابراہیم اور لوط کی قومیں بھی اور مدین والے یعنی شعیب کی قوم (بھی) اور موسیٰ بھی جھٹلایا گیا[5] تو میں نے (چند روز تک) کافروں کو مہلت دی پھر ان کو دھر پکڑا[6] تو (تو نے دیکھا) میرا اُلٹنا کیسا ہوا (کس بلا کا پلٹنا تھا)[7]

۱۴۔ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾

(الشعراء پ ۱۹ ع ۱)

(اے پیغمبر) تو تو ایسا رنجیدہ معلوم ہوتا ہے شاید تو اس بات پر کہ وہ (یعنی مکہ کے کافر) مسلمان کیوں نہ ہوئے اپنے تئیں گھونٹ کر مار ڈالے گا[8]

---

[1] اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کو تسلی دیتا ہے کہ تم کافروں کے ہنسی ٹھٹھے اڑانے سے گھبراؤ نہیں اگلے پیغمبروں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا ہے لیکن چند روز کے بعد اللہ تعالیٰ نے بدلہ لیا اور سارا ہنسی ٹھٹھا ان کی ناک کی راہ نکل گیا ایسا ہی ان کافروں سے بھی قریب بدلہ لے گا۔ [2] تجھ کو رنج ہوتا ہے۔ [3] ہوا یہ کہ عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ابوجہل اور نضر بن حارث اور امیہ بن خلف اور عاص بن وائل اور اسود بن عبد المطلب اور ابو البختری اور قریش کے کئی رئیس اکٹھا ہوئے آنحضرت نے ان کو بڑا سمجھایا کہ اسلام قبول کریں لیکن انہوں نے کسی طرح نہ مانا آپ کو بہت سخت صدمہ ہوا اس وقت یہ آیت اتری کہ تو اپنی جان ان کے پیچھے کیوں ہلاک کرتا ہے۔ [4] یعنی خدا کے عذاب پر ٹھٹھے مارتے تھے اسی عذاب میں پھنس گئے یا ان کا ٹھٹھا خود ان ہی پر الٹ پڑا یعنی اس کے وبال میں گرفتار ہوئے اب دوسرے لوگ ان پر ٹھٹھا لگانے لگے۔ من ضحک وضحک۔ [5] مگر موسیٰ کو ان کی قوم نے نہیں جھٹلایا بلکہ فرعون اور اس کی قوم نے۔ [6] اپنے عذاب میں گرفتار کیا۔ [7] یا تو ایسے آرام اور عزت سے بسر کرتے تھے یا ایسے تباہ ہوئے کہ نام ونشان تک نہ رہا نہ بستی رہی نہ عمارت نہ حکومت نہ بادشاہت نہ کھیتی نہ تجارت۔ [8] شاید سے یہاں شک اور احتمال مراد نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کسی کام میں شک نہیں ہو سکتا بلکہ شاید مہربانی کے لیے ہے یعنی اپنے نفس پر کساتی کر اور اس رنج کو کم کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بڑی آرزو تھی کہ قریش کے لوگ مسلمان ہو جائیں اور ان کے اسلام نہ لانے کا بڑا رنج تھا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی کہ تم اتنا رنج کیوں کرتے ہو کیا اپنے تئیں ہلاک کرو گے۔

۱۵- وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُن فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ﴿٧٠﴾ (النمل پ۲۰ ۶۲)

اور (اے پیغمبرؐ) تو ان کافروں (کے جھٹلانے) کا رنج مت کر اور ان کے داؤں سے جو وہ کرتے ہیں تنگ نہ ہو[1]

۱۶- وَإِن تُكَذِّبُوا فَقَدْ كَذَّبَ أُمَمٌ مِّن قَبْلِكُمْ ۖ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿١٨﴾ (العنکبوت پ۲۰ ۲۲)

اور اگر تم مجھ کو جھٹلاؤ تو تم سے پہلے کئی امتیں (اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا چکی ہیں اور پیغمبرؐ کا کام اور کچھ نہیں کھول کر (اللہ تعالےٰ کا پیغام) پہنچا دینا ہے[2]

۱۷- وَمَن كَفَرَ فَلَا يَحْزُنكَ كُفْرُهُ ۚ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٢٣﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٢٤﴾ (لقمان پ۲۱ ۱۳۶)

اور جو شخص کفر کرے تو (اے پیغمبرؐ) تو اس کے کفر سے رنجیدہ نہ ہو ایسے لوگوں کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے ہم ان کے کام ان کو (سزا دے کر) بتلا دیں گے بیشک اللہ تعالیٰ دلوں کی بات جانتا ہے ہم ان کو تھوڑا سا (دنیا کا) مزہ اٹھانے دیں گے پھر ان کو سخت عذاب میں پکڑے جائیں گے

۱۸- وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٤﴾ (فاطر پ۲۲ ۱۴)

اور (اے پیغمبرؐ) اگر یہ لوگ تجھ کو جھٹلائیں (تو کچھ تعجب کی بات نہیں) تجھ سے پہلے بہت پیغمبر جھٹلائے جا چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی تک سب کاموں کو پہنچنا ہے

۱۹- أَفَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا ۖ فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ﴿٨﴾ (فاطر پ۲۲ ۲۶)

کیا وہ شخص جس کو اس کا برا کام بھلا سوجھایا گیا وہ اس کو بھلا سمجھنے لگا[3] اللہ تعالےٰ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھے رستے پر لگاتا ہے (اے پیغمبرؐ) تو لوگوں پر افسوس کر کر کے اپنی جان مت کھو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو وہ کر رہے ہیں[4]

۲۰- وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٢٦﴾ (فاطر پ۲۲ ۳۶)

اور اگر (اے پیغمبرؐ) یہ کافر تجھ کو جھٹلائیں (تو کچھ رنج نہ کر) ان سے پہلے کافروں نے اُن پیغمبروں کو جھٹلایا جو ان کے پاس کھلی نشانیاں (معجزے) اور صحیفے اور چمکتی کتاب لے کر آئے تھے[5] پھر (جب ان کافروں نے نہ سنا تو) میں نے اُن کافروں کو (عذاب میں) گانٹھ لیا اور کس طرح ان کو تباہ کر دیا،

۲۱- فَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ

تو (اے پیغمبرؐ) تو ان کی باتوں سے رنج مت کر ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے

---

[1] اللہ تعالیٰ تیرا بچانے والا ہے وہ اپنے مکر و فریب کی میں خود گرفتار ہوں گے۔ چاہ کن را چاہ در پیش [2] کوئی مانے یا نہ مانے اس سے کچھ کام نہیں یہ حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام کا کلام ہے بعضوں نے کہا اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور مطلب یہ ہے کہ اگر تم اے مکہ کے کافرو محمدؐ کو جھٹلاؤ تو یہ کوئی نئی بات نہیں تم سے پہلے کئی امتیں جیسے شعیبؑ اور ادریسؑ اور نوحؑ اور صالحؑ اور ہودؑ اور لوطؑ وغیرہ کی امتیں اپنے پیغمبروں کو جھٹلا چکی ہیں۔ [3] اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو بُرے کام کو بُرا سمجھتا ہے ہرگز نہیں بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو الخ [4] اللہ تعالیٰ کو سب معلوم ہے اس نے سب بندوبست کر رکھا ہے جو گمراہ ہیں وہ بھی اس کی تقدیر سے اور جو ہدایت پر ہیں وہ بھی اسی کی توفیق سے۔ [5] صحیفے لکھی ہوئی کتابیں جیسے حضرت ابراہیمؑ پر تیس صحیفے اور حضرت موسیٰؑ پر توریت اترنے سے پہلے دس صحیفے شعیبؑ پر اترے تھے۔ چمکتی کتاب سے توریت اور انجیل مراد ہے۔

وَمَا يَعْلِنُونَ ﴿٧٩﴾ (یس پ ۲۳ ع ۵)

ہیں اور جو کھولتے ہیں۔

۲۲- مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ﴿٤٣﴾ (حم السجدہ پ ۲۴ ع ۶)

(اے پیغمبر) تجھ سے وہی کہا جاتا ہے جو تجھ سے پہلے (اگلے) پیغمبروں سے کہا جا چکا ہے[1]۔ بے شک تیرا مالک بخشنے والا بھی ہے اور (اس کے) ساتھ ہی تکلیف کا عذاب دینے والا بھی ہے۔

اَلْاَنْبِيَاءُ (۲۰)

باب ۲۰ پیغمبروں کا بیان

۱- إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٣٣﴾ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٣٤﴾ (آل عمران پ ۳ ع ۶)

بیشک اللہ تعالیٰ نے سارے جہان کے لوگوں میں آدمؑ اور نوحؑ کو اور ابراہیمؑ اور عمران کی اولاد کو چن لیا ہے (یا پسند کر لیا ہے[2]) ایک خاندان دوسرے خاندان کی نسل سے[3] اور اللہ تعالیٰ سنتا جانتا ہے۔

۲- وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ۚ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۖ قَالُوا أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٨١﴾ فَمَنْ تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٨٢﴾ (آل عمران پ ۳ ع ۹)

اور (اے پیغمبرؐ ان لوگوں کو وہ وقت یاد دلاؤ) جب اللہ تعالیٰ نے (بنی اسرائیل کے) پیغمبروں سے اقرار لیا (یا ہر ایک پیغمبر سے[4]) میں جو تم کو کتاب اور شریعت دیتا ہوں تو اگر کوئی رسول ایسا آئے جو تمہاری کتاب کو سچ بتائے تو اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا[5] اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تم نے یہ اقرار کیا اور میرے اس عہد کو قبول کیا (یہ بوجھ اپنے ذمہ لیا) انہوں نے عرض کیا ہم نے اقرار کر لیا فرمایا (دیکھو) گواہ رہو (ایک دوسرے پر یا فرشتو تم گواہ رہو) میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں پھر اس کے بعد (یعنی اس قدر پکا اقرار ہونے کے بعد) جو کوئی (اپنے عہد سے) پھر جائے تو وہی لوگ نافرمان ہیں

۳- إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ

بے شک ہم نے تیری طرف اسی طرح وحی بھیجی جیسے ہم نے نوحؑ اور اس کے بعد دوسرے پیغمبروں کی طرف بھیجی اور ہم نے حضرت ابراہیمؑ

---

[1] جیسے اگلے پیغمبروں کو ان کی قوم والے جادوگر شاعر دیوانہ اور نہیں معلوم کیا کیا کہتے تھے ویسا ہی تیری قوم کے کافر بھی تجھ کو کہتے ہیں اگلے پیغمبروں نے جیسا صبر کیا ویسے ہی تو بھی صبر کر۔ [2] اگلی آیتوں میں یہ مذکور تھا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو تو اللہ کی محبت تم کو حاصل ہوگی اب یہ بیان ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی انہی خاندانوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہان کے خاندانوں پر فضیلت دی ہے یعنی ابراہیمؑ کی اولاد میں سے ہیں اور عمران حضرت مریمؑ کے والد کا نام تھا۔ [3] مثلاً عمران کا خاندان ابراہیمؑ کی نسل سے تھا ابراہیمؑ کا خاندان نوحؑ کی نسل سے تھا نوحؑ آدمؑ کی اولاد تھے۔ [4] سعید اور قتادہ اور طاؤس اور ایک جماعت مفسرین نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ عہد ہر پیغمبر سے لیا کہ وہ دوسرے پیغمبر کی تصدیق اور اس کی مدد کرے اگر اس کے جیتے تک دوسرا پیغمبر آجائے تو موسیٰؑ سے عہد لیا عیسیٰؑ کی اور عیسیٰؑ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنے کا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں سے عہد لیا جو پیغمبروں کے ساتھ تھے اور ابن مسعودؓ نے جو قرات کی ہے واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتاب وہ اس کی تائید کرتی ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جب اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ میں نے جو کتاب اور شریعت تم کو دی ہے وہ لوگوں کو سکھلانا اور ان سے کہہ دینا کہ اگر کوئی رسول ایسا آوے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے تو اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا۔ بعضوں نے کہا یہ عہد خاص بنی اسرائیل کے پیغمبروں سے لیا گیا تھا۔ [5] بغوی نے کہا یہ عہد اللہ تعالیٰ نے اس وقت لیا تھا جب آدم کی اولاد ان کی پشت سے نکالی تھی۔

وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسٰى وَأَيُّوبَ
وَيُونُسَ وَهٰرُونَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَآتَيْنَا دَاوُدَ
زَبُورًا ﴿١٦٣﴾ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ
قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ اللّٰهُ
مُوسٰى تَكْلِيمًا ﴿١٦٤﴾ رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ
لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ
وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٦٥﴾

(النساء پ ۶ ۲۳)

اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف بھی وحی بھیجی اور ہم نے داؤد کو زبور عنایت کی[1] اور ہم نے کئی پیغمبر بھیجے جن کا حال ہم پہلے تجھ سے بیان کر چکے ہیں اور کئی پیغمبر ایسے بھیجے جن کا حال ہم نے تجھ سے بیان نہیں کیا اور موسیٰ سے تو اللہ تعالیٰ نے بول کر باتیں کیں[2] ہم نے یہ سب پیغمبر جو نیکوں کو خوشی سنانے والے اور بدکاروں کو ڈرانے والے تھے اس لئے بھیجے کہ پیغمبروں کے آجانے کے بعد پھر کوئی عذر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے سامنے باقی نہ رہے[3] اور اللہ زبردست ہے حکمت[4] والا۔

۴- وَوَهَبْنَا لَهٗ إِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ ۚ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ
وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوُدَ
وَسُلَيْمٰنَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسٰى وَ
هٰرُونَ ۚ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٥﴾
وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيسٰى وَإِلْيَاسَ ۚ
كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِينَ ﴿٨٦﴾ وَإِسْمٰعِيلَ وَالْيَسَعَ

اور ہم نے ابراہیم کو (بیٹا) اسحاق اور (پوتا) یعقوب دیئے[5] اور ہر ایک کو راہ پر لگایا[6] اور نوح[7] کو تو ہم پہلے ہی[8] راہ پر لگا چکے تھے، اور ابراہیم (یا نوح) کی اولاد میں سے (ہم نے) داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون[9] کو راہ پر لگایا اور نیکی کرنے والوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اور زکریا[10] اور یحییٰ (ابن زکریا) اور عیسیٰ (ابن مریم بنت عمران) اور الیاس کو یہ سب نیک بختوں میں سے تھے، اور اسماعیل

[1] اس بیان سے یہود کو الزام دینا مقصود ہے کہ ان سب پیغمبروں کی نبوت تم تسلیم کرتے ہو حالانکہ ان پر موسیٰ کی طرح ایک بارگی کوئی کتاب نہیں اتری پھر حضرت محمدؐ پر اگر قرآن اکبارگی نہ اترا تو کیا قباحت ہے، [2] یعنی خود اللہ تعالیٰ نے کلام کیا اس کو حضرت موسیٰ نے سنا تو جو آواز حضرت موسیٰ نے سنی وہ اللہ تعالیٰ کی آواز تھی اس سے رد ہوا جہمیہ اور معتزلہ اور منکرین صفات کا جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے خود بات نہیں کی تھی بلکہ درخت میں بات کرنے کی طاقت پیدا کر دی تھی یا کسی فرشتے نے اللہ کی طرف سے بات کی تھی ان بیوقوفوں کو اتنا معلوم نہیں کہ جو درخت میں بات کرنے کی قوت پیدا کر سکتا ہے وہ خود بات کرنے کی طاقت پیدا کر دی تھی یا کسی فرشتے نے بات کی ہوتی تو وہ کیسے کہہ سکتا تھا اس کی مجال تھی انی انا اللہ رب العالمین اور پھر خاص حضرت موسیٰ کو کلیم اللہ کا لقب کیوں دیا جاتا کیونکہ فرشتے کے ذریعہ سے تو اللہ تعالیٰ نے تمام پیغمبروں سے بات کی ہے، [3] اور وہ یہ نہ کہیں کہ تو نے ہم کو دین کی باتوں سے بے خبر رکھا، [4] صحیحین میں ابن مسعودؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو غیرت نہیں ہے اور اسی وجہ سے اس نے فحش باتوں کو حرام کیا کھلی ہوں یا چھپی اور اللہ سے زیادہ کسی کو اپنی تعریف پسند نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ اس نے آپ اپنی تعریف کی اور اللہ سے زیادہ کوئی عذر پسند نہیں کرتا یہی وجہ ہے کہ اس نے پیغمبروں کو خوشی اور ڈر سنانے کے لیے بھیجا، [5] اگر کتاب والے تیری پیغمبری اور قرآن کو نہ مانیں تو نہ مانیں [6] یعنی اسحاق اور یعقوب دونوں ابراہیم کے طریق پر تھے، [7] آدم اور نوح میں گیارہ سو برس کا فاصلہ تھا اور نوح اور ادریس میں ہزار برس کا فاصلہ تھا نوح کے باپ کا نام لمک تھا ابراہیم آدم کے دو ہزار برس بعد ہوئے ان کی عمر ایک سو پچھتر برس کی ہوئی اور حضرت اسماعیل کی عمر ایک سو تیس برس کی ہوئی اور اسحاق حضرت اسمٰعیل سے چودہ برس چھوٹے تھے اور ایک سو اسّی برس جئے اور یعقوب ایک سو سینتالیس برس اور یوسف ایک سو بیس برس حضرت یوسف اور حضرت موسیٰ میں چار سو برس کا فاصلہ تھا اور حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم میں پانسو پینسٹھ برس کا فاصلہ تھا، [8] یعنی ابراہیم سے پہلے،

[9] یعنی حضرت موسیٰ کے بڑے بھائی تھے [10] یعنی آون بوہر کیا۔

وَيُونُسَ وَلُوطًا ۚ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٨٦﴾
وَمِنْ آبَائِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ ۖ وَاجْتَبَيْنَاهُمْ
وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٨٧﴾ ذَٰلِكَ
هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ
عِبَادِهِ ۚ وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا
يَعْمَلُونَ ﴿٨٨﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ
وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَإِن يَكْفُرْ بِهَا هَٰؤُلَاءِ
فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ ﴿٨٩﴾
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ۖ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ۗ
قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرَىٰ
لِلْعَالَمِينَ ﴿٩٠﴾

(الانعام پ ۷ ۱۰)

(ابن ابراہیمؑ) اور الیسعؑ [۱] اور یونس (بن متی) اور لوطؑ (بن ہارون) کو اور ان سب کو ہم نے سارے جہان پر بزرگی دی [۲] اور ان کے بعضے باپ دادوں اور اولاد اور بھائیوں کو بھی [۳] اور ہم نے ان کو چن لیا [۴] اور ان کو سیدھی راہ بتلائی یہ اللہ تعالےٰ کی ہدایت ہے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے سوجھائے، اور اگر وہ لوگ [۵] شرک کرتے تو ان کا کیا کرایا (سب) اکارت ہوتا [۶]۔ انہی لوگوں کو (پیغمبروں کو) ہم نے کتاب اور شریعت اور پیغمبری دی اگر یہ لوگ [۷] ان چیزوں کو [۸] نہ مانیں (تو کچھ پرواہ نہیں) ہم نے ان (پر ایمان لانے) کے لیے ایسے لوگوں کو تیار کر دیا ہے جو ان کا انکار نہیں کرتے [۹] یہی (اٹھارہ پیغمبرؑ) وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے راہ پر لگایا تو بھی انہی کی راہ پر چل [۱۰] (اے پیغمبرؐ) کہہ دے میں قرآن سنانے پر تم سے کچھ اُجرت (مزدوری) نہیں مانگتا قرآن تو اور کچھ نہیں سارے جہان کے لیے نصیحت ہے [۱۱]۔

۵۔ سُنَّةَ مَن قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِن رُّسُلِنَا ۖ وَ
لَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ﴿٧٧﴾ (بنی اسرآئیل پ ۱۵ ۸)

تجھ سے پہلے جتنے پیغمبرؑ ہم نے بھیجے ان کا یہی قاعدہ رہا ہے [۱۲] اور تو ہمارا قاعدہ بدلتا نہ پائے گا۔

۶۔ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ
النَّبِيِّينَ مِن ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا
مَعَ نُوحٍ وَمِن ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ وَمِمَّنْ
هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۚ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُ
الرَّحْمَٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا ۩ ﴿٥٠﴾

(پیغمبرؑ) وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالےٰ نے فضل کیا آدمؑ کی اولاد میں سے اور ان لوگوں کی (اولاد میں سے) جن کو ہم نے نوحؑ کے ساتھ (کشتی میں) چڑھا لیا تھا اور ابراہیمؑ اور یعقوبؑ کی اولاد میں سے [۱۳] اور (یہ) ان لوگوں میں سے ہیں جن کو ہم نے ہدایت کی (سیدھی راہ بتلائی) اور ان کو (ساری خلقت میں سے پیغمبری کے لیے) چن لیا جب ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی

---

[۱] ابن اخطوب بن عجوز بعضوں نے الیسع الیاسؑ کو سمجھا ہے یہ غلط ہے وہب نے کہا الیسع الیاس کے مصاحب تھے اور یہ دونوں حضرت علیسیؑ اور یحیےؑ اور زکریاؑ کے زمانہ سے پہلے تھے، [۲] یعنی اپنے اپنے زمانہ میں یہ جہان کے سب لوگوں سے افضل تھے اس آیت سے بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ فرشتوں سے پیغمبر افضل ہیں [۳] جو ایماندار تھے ان کو بھی راہ پر لگایا اور بزرگی دی، [۴] لوگوں میں سے انتخاب اور پسند کر لیا، [۵] پیغمبر اور ان کے باپ دادا اولاد بھائی جن کا ذکر اوپر ہوا، [۶] کیونکہ شرک کے ساتھ کوئی عمل کیسا ہی عمدہ ہو قبول نہیں ہوتا، [۷] یعنی قریش کے کافر مکہ والے، [۸] یعنی کتاب اور شریعت اور پیغمبری کو، [۹] بلکہ کتاب اور شریعت اور نبوت کو مانتے ہیں مراد صحابہ کرام ہیں یا مدینہ والے انصاری لوگ یا اہل کتاب کے وہ لوگ جو آنحضرتؐ پر ایمان لائے یا یہ اٹھارہ پیغمبر جن کا ذکر اوپر گذرا اور ان کے تابعین، [۱۰] یعنی اللہ کی توحید اور اصول عقاید میں کیونکہ تمام پیغمبر ان باتوں میں متفق ہیں، [۱۱] اس سے یہ نکلا کہ آنحضرتؐ ساری دنیا کی طرف بھیجے گئے تھے یہاں تک کہ جنوں کی طرف بھی، [۱۲] جب ان کی امت نے ان کو نکالا تو امت پر عذاب اترا اور وہ تباہ ہو گئے، [۱۳] حضرت موسیٰؑ اور ہارون علیہما السلام اور زکریاؑ اور یحیےؑ اور علیسیؑ یہ سب یعقوبؑ کی اولاد ہیں اس سے یہ نکلا کہ بیٹی کی اولاد بھی اولاد میں داخل ہے،

(مریم پ۱۶ ع۶)

آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تو سجدے میں گر پڑتے اور روتے جاتے۔

۷۔ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِدْرِيسَ وَذَا ٱلْكِفْلِ ۖ كُلٌّ مِّنَ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿٨٥﴾ وَأَدْخَلْنَٰهُمْ فِى رَحْمَتِنَآ ۖ إِنَّهُم مِّنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿٨٦﴾ (الانبیاء پ۱۷ ع۶)

اور (اے پیغمبرؐ) اسمٰعیلؑ اور ادریسؑ اور ذوالکفل (پیغمبروں کو یاد کر) یہ سب صبر کرنے والوں میں تھے اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا کیونکہ وہ نیک بختوں میں تھے۔

۸۔ يَٰٓأَيُّهَا ٱلرُّسُلُ كُلُوا۟ مِنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ وَٱعْمَلُوا۟ صَٰلِحًا ۖ إِنِّى بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٥١﴾ (المومنون پ۱۸ ع۴)

(اے پیغمبرؐ ہم نے ہر زمانہ میں پیغمبروں کو یہی حکم دیا ہے) پیغمبرو ستھری (پاکیزہ) چیزیں کھاؤ اور اچھے عمل کرتے رہو (جو شرع کے موافق ہوں) جو تم کرتے ہو میں جانتا ہوں[1]۔

۹۔ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَآءُوهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَٱنتَقَمْنَا مِنَ ٱلَّذِينَ أَجْرَمُوا۟ ۖ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٧﴾ (الروم پ۲۱ ع۵)

اور (اے پیغمبرؐ) ہم تجھ سے پہلے کئی پیغمبران کی طرف بھیج چکے ہیں وہ نشانیاں (معجزے) لے کر ان کے پاس آئے مگر انہوں نے نہ مانا (آخر گناہ گاروں (نافرمانوں) سے ہم نے بدلہ لیا اور ایمان والوں کی مدد ہم کو ضرور تھی[2]۔

۱۰۔ وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ ٱلنَّبِيِّۦنَ مِيثَٰقَهُمْ وَمِنكَ وَمِن نُّوحٍ وَإِبْرَٰهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ٱبْنِ مَرْيَمَ ۖ وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَٰقًا غَلِيظًا ﴿٧﴾ لِّيَسْـَٔلَ ٱلصَّٰدِقِينَ عَن صِدْقِهِمْ ۚ وَأَعَدَّ لِلْكَٰفِرِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٨﴾ (الاحزاب پ۲۱ ع۱)

اور (اے پیغمبرؐ وہ وقت یاد کر) جب ہم نے پیغمبروں سے ان کا اقرار لیا[3] اور (خاص) تجھ سے بھی اور نوحؑ اور ابراہیمؑ اور موسےٰؑ اور عیسٰیؑ مریمؑ کے بیٹے سے بھی اور ہم نے ان سے پکا اقرار لیا اس سے یہ مطلب تھا کہ قیامت کے دن سچوں (پیغمبروںؑ) سے ان کے سچ کا حال پوچھے[4] اور کافروں کے لیے تکلیف کا عذاب تیار رکھے۔

۱۱۔ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿١٧١﴾ إِنَّهُمْ لَهُمُ ٱلْمَنصُورُونَ ﴿١٧٢﴾ وَإِنَّ جُندَنَا لَهُمُ ٱلْغَٰلِبُونَ ﴿١٧٣﴾ (الصٰفٰت پ۲۳ ع۵)

اور ہم تو پہلے ہی اپنے بھیجے ہوئے بندوں کے (پیغمبروں کے) باب میں فرما چکے ہیں کہ (آخر ایک روز) ضرور ان کو (ہماری) مدد پہنچے گی اور ضرور ہمارا ہی لشکر غالب ہو گا[5]۔

۱۲۔ وَسَلَٰمٌ عَلَى ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿١٨١﴾ (الصٰفٰت پ۲۳ ع۵)

اور سلام ہے پیغمبروں پر۔

[1] تمہارے ہر ایک کام سے بُرا ہو یا بھلا میں واقف ہوں اور اسی کے موافق بدلہ دوں گا صحیح حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے اور پاکیزہ ہی چیز کو قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو وہی حکم دیا جو پیغمبروں کو دیا، پھر یہ آیت پڑھی پھر یہ فرمایا ایک شخص لمبا سفر کرتا ہے گرد آلود بال پریشان اس کا کھانا حرام کا پینا حرام کا پہننا حرام کا اور حرام ہی سے پلا ہے وہ اپنے ہاتھ آسمان کو اٹھاتا ہے اور کہتا ہے یا رب یا رب اس کی دعا کیوں کر قبول ہو گی، [2] اس آیت میں ایمان والوں کے لیے بڑی خوش خبری ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا مددگار ہے حدیث میں ہے جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کی عزت بچائے تو اللہ تعالیٰ پر ضرور ہے کہ دوزخ کی آگ اس سے پھیر دے پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی، [3] کہ اپنے مالک کے حکم لوگوں کو پہنچا دیں گے اور ایک دوسرے کی تصدیق کریں گے، [4] کہ انہوں نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم پہنچائے یا نہیں اور لوگوں نے ان کو کیا جواب دیا جب پیغمبروں تک سے پوچھ ہو گی تو دوسرے لوگوں کو بہت ڈرنا چاہیے وہ کہاں بچ سکتے ہیں، [5] توحید والوں کا غلبہ ہو گا مشرک دبیں گے اگر لڑائی میں نہ دبیں تو تقریر میں ہاریں گے دنیا میں نہ دبے تو آخرت میں دبیں گے۔

۱۳- وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا
عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ﴿۷۸﴾
(المومن پ ۲۴ ع ۸)

اور ہم تجھ سے پہلے بہت پیغمبر بھیج چکے ہیں ان میں کوئی ایسے ہیں جن کا حال ہم نے تجھ کو سنایا اور کوئی ایسے ہی جن کا حال ہم نے تجھ کو نہیں سنایا[۱]

۱۴- وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶﴾ (الزخرف پ ۲۵ ع ۱)

اور ہم نے اگلے لوگوں میں بہت سے پیغمبر بھیجے۔

۱۵- وَاسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ ﴿۴۵﴾

اور (اے پیغمبرؐ) تجھ سے پہلے جو ہم پیغمبر بھیج چکے ہیں ان سے پوچھ لے۔

۱۶- كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ
وَثَمُوْدُ ﴿۱۲﴾ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ﴿۱۳﴾
وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ
فَحَقَّ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ (ق پ ۲۶ ع ۱)

ان (مکہ کے) کافروں سے پہلے نوحؑ کی قوم نے اور کنوئیں والوں (شعیب کی قوم نے) اور ثمود اور عاد نے اور فرعون اور لوطؑ کی قوم والوں نے اور مدین کے رہنے والوں سے اور تبع کی قوم والوں[۲] نے جھٹلایا[۳] ان میں سے ہر ایک نے پیغمبروں کو جھٹلایا آخر ہمارا عذاب ان پر اترکر رہا۔

۱۷- لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ
الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ
وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ
لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ
بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ
اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا
النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ
فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا ﴿۲۷﴾
(الحدید پ ۲۷ ع ۴)

ہم تو اپنے پیغمبروں کو کھلی کھلی نشانیاں دے کر بھیج چکے اور ان کے ساتھ کتاب اتاری (توریت انجیل زبور قرآن وغیرہ) اور انصاف کا ترازو وا تارا[۴] اس لیے کہ لوگ انصاف پہ قائم رہیں اور ہم ہی نے لوہا پیدا کیا[۵] اس سے تو بڑی لڑائی کا سامان بنتا ہے[۶] اور لوگوں کو بہت فایدے ہوتے ہیں[۷] اور اس کے پیدا کرنے سے یہ بھی مطلب ہے کہ اللہ دیکھ لے۔ کون بن دیکھے اللہ کی اور اس کے پیغمبروں کی مدد کرتا ہے، بیشک اللہ زور والا ہے زبردست[۸] اور ہم نوحؑ اور ابراہیمؑ کو (پیغمبر بناکر) بھیج چکے ہیں اور ان کی اولاد میں ہم نے پیغمبری اور کتاب کو (جاری) رکھا۔ اس پر بھی (ان کی اولاد میں سے) بعضے تو راہ پہ آئے، اور بہتیرے نافرمان ہی رہے پھر ہم نے ان کے پیچھے پیغمبروں کا تار باندھ دیا۔

---

[۱] قرآن میں صرف پچیس[۲۵] پیغمبروں کا حال مذکور ہے ان کے سوا ہر ملک اور ہر ہر ولایت میں اللہ تعالیٰ کے پیغمبر آچکے ہیں اور لوگوں کو توحید اور اچھی باتوں کی ہدایت کر چکے ہیں ایک حدیث میں ہے کہ دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آچکے ہیں ایک حدیث میں ہے آٹھ ہزار پیغمبر آچکے ہیں چار ہزار تو بنی اسرائیل میں سے اور چار ہزار اور قوموں میں سے، [۲] جن کا ذکر اوپر گزر چکا ہے، [۳] کیونکہ ایک پیغمبرؐ کا جھٹلانا گویا سب کا جھٹلانا ہے، [۴] یعنے عدل اور انصاف کا حکم دیا بعضوں نے کہا حضرت جبریلؑ حضرت نوحؑ پر ایک ترازو لے کر اترے اور فرمایا اپنی قوم سے کہ اس سے سب چیزیں تولا کریں، [۵] یا اتارا جیسے ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ حضرت آدمؑ کے ساتھ جنت سے سندان اور سنسی اور ہتھوڑا اترا تھا [۶] جیسے تلوار، بندوق، توپ وغیرہ، [۷] چاقو، قینچی، استرا، نشتر سینکڑوں طرح کے آلات اس سے بناتے ہیں۔

صِفَاتُ الْقُرْآنِ (۲۱)

باب ۲۱ قرآن کی صفات کا بیان

۱- الٓمّٓ ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ (البقرہ پ ۱ ع ۱)

اس کتاب[1] میں[2] (یعنی اس کے سچے ہونے میں اللہ کی طرف سے) کچھ بھی شک نہیں ہے راہ بتاتی ہے ڈرنے والوں[3] کو جو بن دیکھے باتوں پر یقین کرتے ہیں (اسی کو غیب کہتے ہیں) اور نماز کو درستی سے ادا کرتے ہیں اور جو ہم نے دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جو یقین کرتے ہیں اس پر جو اترا تجھ پر اور جو اترا تجھ سے پہلے۔ اور آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں (قیامت کا اور حشر و نشر کا[4])

۲- وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۠ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ

اور اگر تم کو شک ہے اس کلام میں جو اتارا ہم نے اپنے بندے پر یعنی قرآن[5] میں تو ایک ہی سورت اس کے جوڑ کی بنا لاؤ۔ اور جو حمایتی تمہارے

---

[1] دنیا اور دین کا انتظام بغیر ایک قانون کے چل نہیں سکتا۔ یہ قانون اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اب قانون اس وقت تک کام نہیں آسکتا جب انصاف کی نیت نہ ہو اس لیے انصاف کا حکم دیا۔ انصاف اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک ظالموں اور بے انصافوں کو سزا نہ دی جائے ان کے سر ادھیڑ کے لیے اور انکو راہ پر لانے کیلئے لوہا پیدا کیا غرض قانون اور تلوار اور عدل ان تین چیزوں کے بغیر کوئی انتظام قائم نہیں رہ سکتا [2] اس طرح کے حروف جو سورتوں کے ابتدا میں آتے ہیں کل چودہ ہیں خلفائے اربعہ نے ان کے بارے میں فرمایا ہے کہ ان کے معنی اللہ جل جلالہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے معنی میں کوئی بات نقل نہیں ہوئی تو سب تفسیروں میں سے خلفائے اربعہ کی تفسیر مقدم ہے صاحب الفوائد السلفیہ [3] اس طرح کے حروف جو قرآن شریف کی بعض سورتوں کے شروع میں آتے ہیں ان کو اسرار اللہ کہتے ہیں اور یہ ان متشابہات میں ہیں جن کے معنی کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے اور ایک یہودی تھا مالک بن حنیف وہ مومنوں کے دلوں میں شک ڈالتا تھا کہ یہ کتاب "کتاب" نہیں ہے جس کی خبر اگلی کتابوں میں دی گئی ہے تب اللہ تعالیٰ نے اس کے رد میں یہ آیتیں اتاریں [4] قولہ ہدی للمتقین مطلب یہ ہے کہ جن کے لیے اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں متقی ہونا مقرر ہو چکا تو ان کو اس قرآن کریم سے تقویٰ حاصل ہو جاتا ہے اور جن کے لیے تقویٰ مقدر نہیں وہ محروم رہ جاتے ہیں جیسے بیمار دوا کھاتے ہیں جس کے نصیب میں صحت ہوتی ہے وہ شفایاب ہو جاتا ہے اور جس کے واسطے صحت نہیں مقدر اور اسی بیماری سے اس کی موت مقدر ہے تو اس کو فایدہ نہیں ہوتا یا یہ مراد کہ جو لوگ پہلے ہی سے متقی ہوتے ہیں ان کا تقویٰ قرآن مجید کے سننے سے روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہے جیسا کہ فرمایا فاما الذین آمنوا فزادتھم ایمانا وھم یستبشرون، صاحب الفوائد السلفیہ۔ [5] اس کتاب سے مراد قرآن مجید ہے یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانوں پر جس کتاب کے اتارنے کا میں نے وعدہ کیا تھا وہ یہی کتاب ہے [6] یعنی قرآن شریف اور شریعت کو دل سے مانتے ہیں اور اس کو سچا جانتے ہیں اسی طرح اگلی کتابوں جیسے توریت شریف اور انجیل شریف اور زبور شریف اور جو صحیفہ اگلے پیغمبروں پر اترے تھے ان سب کو سچا اور اللہ پاک کی طرف سے سمجھتے ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ توریت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لائی گئی تو آپ نے اس کو ادب سے تکیہ پر رکھا اور فرمایا کہ میں ایمان لایا تجھ پر اور اس پر جس نے تجھ کو اتارا چونکہ اگلی کتابوں میں یہود اور نصاریٰ نے کچھ تبدیل اور تحریف کر دی ہے اور کچھ احکام ان کے منسوخ ہو گئے ہیں اس لیے ان کتابوں پر ایمان لانا یہ ہے کہ ان کا ادب کرے اور ان کو اللہ پاک کا کلام سمجھے یہ ضرور نہیں کہ ان کے ہر فقرے پر عمل کرے عمل اور اعتقاد کے لیے قرآن شریف ہے جس کا ایک لفظ یا ایک شوشہ بھی قیامت تک بدل نہیں سکتا اور اللہ پاک نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔

[7] کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے بلکہ آدمی کا بنایا ہوا ہے۔

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ فَاِنْ
لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ
وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ○
(البقرۃ پ ع ۳)

اللہ کے سوا ہوں ان کو بھی بلالو (اور ان سے مدد لو اس سورت کے بنانے میں) اگر تم سچے ہو[1] اگر ایسا نہیں کرتے اور البتہ نہ کر سکو گے تو اس آگ سے بچو جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں (جیسے لکڑیوں کے اس میں جلیں گے) وہ منکروں کے لیے تیار ہے[2]

۳۔ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ
اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ○ (البقرۃ پ ع ۱۲)

اور (محمد!) ہم نے تجھ پر کھلی (اور صاف) آیتیں اتاریں اور ان کو وہی نہیں مانتے جو نافرمان ہیں[3]

۴۔ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ
اَوْ مِثْلِهَا ۗ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ○ (البقرۃ پ ع ۱۳)

ہم جو آیت منسوخ کر دیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا ویسی دوسری لے آتے ہیں۔ کیا تجھ کو معلوم نہیں اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے[4]

۵۔ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا
بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ○
مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۗ

اس نے (تھوڑا تھوڑا کر کے) تجھ پر سچی کتاب اتاری (قرآن مجید) جو اگلی کتابوں کو سچ بتاتی ہے اور اسی نے لوگوں کی ہدایت کیلیے قرآن مجید اترنے سے پہلے توریت شریف اور انجیل مقدس اتاری[5] اور اسی نے فیصلہ اتارا۔[6]

---

[1] اس کتاب سے مراد قرآن مجید ہے یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانوں پر جس کتاب کے اتارنے کا میں نے وعدہ کیا تھا وہ یہی کتاب ہے،[2] جس زمانہ میں قرآن مجید اترا اس وقت عرب میں فصاحت اور بلاغت اور شعر و شاعری کا بہت چرچا تھا تو ایک امی (ان پڑھ) پیغمبر کا پکار پکار کر کہنا کہ قرآن کی ایک سورت بنالاؤ اور ان سب کا عاجز رہنا بہت بڑی دلیل ہے قرآن کے حق اور منزل من اللہ ہونے کی بعضوں نے کہا من مثلہ کی ضمیر آنحضرت کی طرف پھرتی ہے یعنی آنحضرت کے سے امی شخص سینکڑوں اور ہزاروں ہیں ان میں سے کسی سے کہو کہ ایک چھوٹی سی سورت ہی قرآن کی سورتوں اور وضع اور قسم کی بناوے سورت قرآن کے ایک حصے کو کہتے ہیں،[3] یہ جو فرمایا البتہ نہ کر سکو گے قرآن کا ایک بڑا معجزہ ہے کہ باوجود اس کے کہ صدہا برس گذر گئے اور عرب اور دوسرے ملکوں میں بڑے بڑے منشی اور شاعر اور ادیب گذرے لیکن قرآن کا کوئی مقابلہ نہ کر سکا اور اس کے جوڑ کی ایک چھوٹی سی سورت بھی نہ بنا سکا حالانکہ قرآن میں صرف اس مکان میں نہیں بلکہ سورۂ قصص اور سورہ بنی اسرائیل اور سورہ ہود اور سورۂ یونس میں بھی کہا گیا کہ ایک ہی سورت بنا لاؤ اور یہ بھی کہا گیا کہ اگر تمام آدمی اور جن اکٹھے ہوں جب بھی قرآن کا جوڑ نہیں لا سکتے۔ ایندھن آدمی اور پتھر ہیں یعنی دوزخ میں یہ جلائے جائیں گے بعضوں نے کہا پتھروں سے مراد وہ بت ہیں جن کو کافر پوجتے تھے۔ قیامت کے دن یہ اپنے پوجنے والوں سمیت دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے جیسے فرمایا انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم اس آیت سے یہ بھی نکلا کہ دوزخ کو اللہ تعالیٰ بنا چکا ہے اور وہ موجود ہے اور ایسے ہی جنت بھی اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا[3] عہد و پیمان کو توڑ ڈالتے ہیں[4] یہود کہتے تھے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک بات کا حکم کرتے ہیں پھر اس کے برخلاف حکم دیتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ قرآن انہی کا بنایا ہوا ہے اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں نسخ یعنی ایک حکم کا نسخ کر دینا، نہیں ہو سکتا تب یہ آیت اتری یعنی اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ ایک حکم اتارے پھر جب تک چاہے اس کو قائم رکھے اور جب چاہے اس کو منسوخ کر کے دوسرا حکم اس کے بدل لا دے ویسا ہی یا اس سے بہتر یعنی اس سے آسان اور زیادہ مفید اور تمام علماء سلف و خلف کا اس پر اتفاق ہے کہ نسخ جائز ہے اللہ تعالیٰ کے کلام میں اور حدیث شریف میں[5] ایکبارگی حضرت موسیٰؑ پر تورات اور حضرت عیسیٰؑ پر انجیل[6] فیصلہ سے مراد آسمانی کتابیں ہیں جو دوسرے پیغمبروں پر اتریں جیسے زبور حضرت داؤدؑ پر اور صحیفے حضرت آدمؑ اور نوحؑ اور ابراہیمؑ و شعیبؑ و انبیاء پر

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ط وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ○ (آل عمران پ۳ ع ۱)

جن لوگوں نے خدا کی آیتوں کا انکار کیا۱؎ ان کو سخت عذاب ہوگا۲؎ اور اللہ تعالیٰ زبردست ہے (جو کوئی اس کی کتاب اور پیغمبر کو نہ مانے اس سے) بدلہ لینے والا۔

۶۔ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ط فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ج وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ م وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ لا کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ج وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○ (آل عمران پ۳ ع ۱)

اسی نے تجھ پر کتاب اتاری (یعنی قرآن شریف) اس میں کی بعضی آیتیں کھلی صاف مضمون کی ہیں۳؎ وہ تو قرآن شریف کی جڑ ہیں۴؎ اور بعضی آیتیں گول گول مضمون کی ہیں۵؎ پھر جن کے دل پھرے ہوئے ہیں۶؎ وہ لوگ گمراہ کرنے اور اصلی حقیقت دریافت کرنے کی نیت سے گول گول آیتوں کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۷؎ حالانکہ اصلی حقیقت ان کی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو پکے عالم ہیں (نہ کٹھ ملا) وہ کہتے ہیں ہم ان پر ایمان لائے یہ سب آیتیں۸؎ ہمارے پروردگار کی طرف سے (اتری) ہیں۹؎ اور جن کو عقل ہے وہی سمجھائے سمجھتے ہیں۔

۷۔ تِلْکَ اٰیٰتُ اللّٰہِ نَتْلُوْهَا عَلَیْکَ بِالْحَقِّ ط وَمَا اللّٰهُ یُرِیْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ (آل عمران پ۴ ع ۱)

(اے پیغمبرؐ) یہ اللہ کی سچی آیتیں جو ہم تجھ کو (جبریل کی زبان سے) پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ جہان کے لوگوں پر ذرہ بھی ظلم نہیں کرنا چاہتا۱۰؎

۸۔ هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًی وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ ○ (آل عمران پ۴ ع ۱۴)

(عام) لوگوں کے واسطے تو یہ۱۱؎ ایک تاریخی بیان ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور نصیحت بھی ہے۱۲؎

۹۔ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ط وَلَوْ کَانَ مِنْ

کیا لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے اور اگر وہ خدا کے سوا اور کہیں سے

۱؎ وہ نصاریٰ تھے نجران کے انہوں نے قرآن اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانا ۲؎ دنیا میں قتل اور جزیہ اور غلام لونڈی بننا آخرت میں دوزخ میں جلنا۔۔۔۔ ۳؎ جن کو محکم کہتے ہیں ۴؎ کئی پہلو رکھتی ہیں جن کو متشابہ کہتے ہیں ۵؎ جابر بن عبداللہ اور شعبی اور سفیان ثوری نے کہا محکم وہ آیتیں ہیں جن کا معنی معلوم ہے اور متشابہ جن کا معنی معلوم نہیں ہو سکتا جیسے حروف مقطعات سورتوں کے شروع میں مثلاً الٓمٓ الٓرٰ حٰمٓ وغیرہ ۶؎ یعنی کج باطل کی طرف جھکے ہوتے ۷؎ یعنی رات دن اس قسم کی آیتوں میں بحث کرتے ہیں اور ان میں طرح طرح کی تاویلیں اپنے دل سے تراش کر لگاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگ ان تکراروں میں پڑ کر گمراہ ہو جائیں اور دین کا اصل مطلب فوت ہو جائے سید علامہؒ نے کہا اہل بدعت کا یہی حال ہے وہ اللہ کی کتاب سے کھیل کرتے ہیں اور خداوند کریم سے نہیں ڈرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کوئی قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرے اس نے اپنا ٹھکانا دوزخ بنا لیا ۸؎ محکم ہوں یا متشابہ ۹؎ بعضوں نے والراسخون فی العلم پر وقف کیا ہے تو ترجمہ یہ ہوگا کہ ان کی اصلی حقیقت سوا اللہ تعالیٰ کے اور پکے عالموں کے کوئی نہیں جانتا۔ ابن عباس رضؓ نے کہا میں پکے عالموں میں سے ہوں اور ان کی اصل حقیقت جانتا ہوں۔ صبیغ ایک شخص تھا وہ متشابہ آیتوں میں بحث کیا کرتا تھا حضرت عمرؓ نے اس کو مار کر لہولہان کر دیا۔ آخر بولا اے امیر المومنین بس کیجیے اب میرے سر کا سودا جاتا رہا ۱۰؎ بلکہ جو جیسا کرے ویسا بدلہ پائے گا ۱۱؎ جو جو اور بخشش سو سو ۱۲؎ یعنی قرآن مجید ۱۳؎ یعنی اچھے کاموں کی راہنمائی اور بری باتوں سے نصیحت انہی لوگوں کو ہوتی ہے جن کو خدا تعالیٰ کا ڈر ہے معمولی لوگ تو قصے کی طرح سن لیتے ہیں۔

عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا (النساء پ۵ ع ۱۱)

آیا ہوتا (جیسے کافر اور منافق سمجھتے تھے) تو اس میں بہت سا اختلاف پاتے[1]

۱۰- يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿۱۷۴﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۱۷۵﴾ (النساء پ۶ ع ۲۴)

لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے دلیل آچکی[2] اور ہم نے تم پر ایک جگمگاتا نور بھیجا[3] پھر جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس کا سہارا لیا ان کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت (جنت) اور فضل (دیدار الٰہی) میں داخل کرے گا اور اپنے تک پہنچنے کی سیدھی راہ ان کو سوجھائے گا۔

۱۱- قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۶﴾ (المائدہ پ۶ ع ۳)

بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے پاس نور آیا ہے[3] اور قرآن جو بیان کرنے والا ہے اللہ اس سے (یعنی اس نور یا کتاب سے) ان لوگوں کو جو اس کی مرضی پر چلتے ہیں (دوزخ سے) بچاؤ کی راہیں دکھلاتا ہے اور اندھیرے (کفر) سے نکال کر اپنے حکم سے اجالے (اسلام) میں لاتا ہے اور ان کو (شریعت) کا سیدھا رستہ بتلاتا ہے۔

۱۲- وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾ (الانعام پ۷ ع ۱۱)

اور یہ کتاب[4] (بھی یعنی قرآن مجید) ہم نے اتاری برکت والی اگلی کتابوں کو[5] سچ بتانے والی اس لیے کہ تو مکہ اور اس کے گرداگرد (تمام جہان کے) لوگوں کو ڈرائے[6] اور جو لوگ آخرت کا یقین رکھتے ہیں وہ قرآن پر (بھی ضرور) ایمان لائیں گے[8] اور وہ اپنی نماز کا (بھی ضرور) خیال رکھیں گے[9]

۱۳ قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ

تمہارے مالک کی طرف سے تم کو دل کی آنکھیں (دلیلیں) پہنچ چکیں[10] اب جو

---

[1] خدا کا کلام اور بشر کا کلام غور کے بعد صاف کھل جاتا ہے اتنی بڑی کتاب میں جیسے قرآن شریف ہے ایک سال عبارت کی فصاحت اور بلاغت اور شروع سے اخیر تک ایک جملہ بھی تہذیب کے خلاف نہ ہونا صاف کہہ رہا ہے کہ یہ مالک کا کلام ہے اس کے سوا قرآن میں جو جو پیشین گوئیاں کی جاتی تھیں وہ سب پوری ہوتی چلی جاتی تھیں یہ بشر کا کام نہیں کہ اس کی ہر اس کی ہر ایک پیشین گوئی سچی ہی نکلے اگر قرآن بشر کا کلام ہوتا تو بہت سی پیشین گوئیاں غلط نکلتیں دوسرے کہیں عبارت رکیک ہوتی کہیں فصیح کہیں تو کوئی جملہ خلاف تہذیب ہوتا ہزاروں لاکھوں عرب لوگ اس وقت آنحضرت صلعم کے مخالف تھے اور شعر و شاعری اور فصاحت و بلاغت کا دم بھرتے تھے مگر لاکھ جتن کیے ایک مختصر سی سورت بھی نہ بن سکی پھر اس سے زیادہ روشن اور عمدہ دلیل کیا ہوگی کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے [2] یعنی سند دُہ کیا ہے قرآن یا پیغمبر یا معجزے [3] یعنی حضرت محمدؐ یا دین اسلام [4] جس میں نہ افراط ہے نہ تفریط [5] جیسے توراۃ کو ہم نے اتارا اسی طرح الخ [6] توراۃ انجیل زبور وغیرہ [7] لفظی ترجمہ یوں ہے اور اس لیے کہ تو ڈراوے ام القرٰی یعنی مکہ اور اس پاس والوں کو۔ [8] کیونکہ قرآن آخرت ہی کو درست کرنے کی تدبیریں بتلاتا ہے، [9] کیونکہ نماز سب عبادتوں کی چوٹی اور بہبودی آخرت کی کنجی ہے [10] جو اللہ تعالیٰ نے اوپر بیان کیں [11] سمجھے اور غور کرے ایمان لاوے [12] ان دلیلوں میں غور نہ کرے ایمان نہ لاوے۔ عـہ قرآن شریف جس کی چمک قیامت تک کم نہ ہوگی۔

فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَآ اَنَا
عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۱۰۴﴾ (الانعام پ ع ۱۳)

کوئی دیکھے تو اپنا ہی فائدہ کرے گا اور جو اندھا بن جائے تو اپنا ہی برا کرے گا اور میں تم پر داروغہ (کر مُوڑی) نہیں ہوں[1]

۱۴- وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا
دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۵﴾
(الانعام پ ع ۱۳)

اور ہم اسی طرح آیتوں کو پھیر پھیر کر لاتے ہیں[2] اور اس لیے کہ وہ کہیں[4] تو پڑھا ہوا ہے[3] اور اس لیے کہ جو علم والے ہیں ان کو صاف سمجھا دیں[5]

۱۵- اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ
اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ
الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ
بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾
(الانعام پ ع ۱۴)

(اے پیغمبر ان لوگوں سے کہہ دے) کیا میں اللہ کے سوا اور کسی فیصلہ کرنے والے کو ڈھونڈوں[6] اور اسی نے تم پر یہ کتاب (قرآن) اتاری جس میں کھلا بیان ہے[7] اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی[8] (وہ دل میں) خوب جانتے ہیں کہ قرآن سچ تیرے مالک کی طرف سے اترا ہے[9] خیر تو ہر گز شک کرنے والوں میں مت ہو[10]

۱۶- وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ۭ قَدْ فَصَّلْنَا
الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ (الانعام پ ع ۱۵)

اور (اے پیغمبر) یہ تیرے مالک کی سیدھی راہ ہے[11] جو لوگ سمجھتے ہیں ان کیلئے ہم نے کھول کر (اپنی) آیتیں بیان کر دی ہیں۔

۱۷- وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَ
اتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ
اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰي طَاۗىِٕفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۠ وَاِنْ
كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ
اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ

اور یہ کتاب (قرآن) برکت والی ہم نے اس کو اتارا تو (اے مکہ والو) اس پر چلو اور (اس کے جھٹلانے سے) بچے رہو اسلیے کہ تم پر (اللہ کی) رحمت ہو[12] کہیں تم ایسا نہ کہو[13] ہم سے پہلے دو ہی گروہوں (یہود و نصاریٰ) پر کتاب اتری[14] اور ہم تو ان لوگوں کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر تھے[15] یا ایسا نہ کہو اگر ہم پر کتاب اترتی تو ہم ان سے بڑھ کر راہ پاتے تو اب

---

[1] یہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر فرمایا یعنی میں اس کا ذمہ دار نہیں کہ خواہ مخواہ تم کو ہدایت ہو جائے اور تم راہِ راست پر آ جاؤ یہ اللہ کا کام ہے میرا کام اللہ کا حکم سنا دینا اور اس کی توحید کی دلیلیں بتا دینا ہے [2] کبھی مومنین کو خوشخبری کبھی کافروں کو ڈرانا کبھی نصیحت، قدرتوں کا بیان کبھی حکم احکام تاکہ کافروں کو عبرت ہو اور خدا کی حجت ان پر پوری ہو [3] تو ان پڑھ نہیں ہے بلکہ الخ [4] یعنی بعضے کافر کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہودی عالم سکھلاتے اور پڑھاتے ہیں اور بعضے کہتے تھے کہ روم کے دو شخصوں سے آپ نے علم حاصل کیا ہے [5] تو آیتوں کا پھیر پھیر کر لانا بعضوں کی نجات کا سبب ہے جو ان پر ایمان لاتے ہیں اور ان پر عمل کرتے ہیں اور بعضوں کی تباہی کا باعث ہے وہ کہتے ہیں تم کہیں سے یہ باتیں سیکھ کر آتے ہو یا ایک بار تو بیان کر چکے اب پھر کیوں بیان کرتے ہو [6] مشرکوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ خواہش کی کہ ہمارے اور آپ کے درمیان جو اختلاف ہیں ان کا فیصلہ کرنے کے لیے کسی یہودی یا نصرانی عالم کو منصف بنا دیجیے اس کا فیصلہ ہم اور آپ دونوں مان لیں اس وقت یہ آیت اتری، [7] اور ہر قضیے کا فیصلہ اس سے ہو سکتا ہے، [8] یعنی یہود اور نصاریٰ، [9] اگر زبان سے انکار بھی کریں تو کیا ہوتا ہے یہ انکار محض تعصب اور عداوت سے ہے، [10] یعنی اس میں شک نہ کر یہود اور نصاریٰ کے دلوں میں قرآن کی سچائی کا یقین ہے یا ہر طرح کے شک [11] یعنی اسلام کا دین یا قرآن، [12] یہ کتاب ہم نے اس لیے اتاری، [13] یا اس کو برا جان کر کہ تم ایسا کہو، [14] تورات اور انجیل اور ہم پر کوئی کتاب نہیں اتری، [15] یعنی ان کی وہ زبان نہیں سمجھتے تھے جس زبان میں یہ کتابیں اتری تھیں،

فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّ
رَحْمَةٌ (۱۵۷)　　(الانعام پ۸ ع ۲۰)

تو تمہارے پاس تمہارے مالک کی طرف سے دلیل اور ہدایت اور رحمت (سب چیزیں) آ چکیں [51]

۱۸- الٓمّٓصٓ ﴿۱﴾ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ
فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى
لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾　　(الاعراف پ۸ ع ۱)

یہ [52] کتاب تجھ پر اتاری گئی ہے اس لیے کہ تو اس سے (کافروں کو) ڈرائے اور ایمان والوں کو نصیحت کرے اس لیے اس کے پہنچا دینے میں تیرا دل تنگ نہ ہو۔

۱۹- وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى
وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾　　(الاعراف پ۸ ع ۶)

اور ہم نے تو ان (کافروں) کو ایک کتاب بھی پہنچا دی جس میں ہم نے جان کر تفصیل سے (ہر ایک حکم) بیان کیا ہے وہ ایمان والوں کیلئے ہدایت اور

۲۰- هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ
يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ
اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾　　(الاعراف پ۹ ع ۲۴)

یہ (قرآن کیا ہے) سوجھ سمجھ کی باتیں ہیں جو تمہارے مالک کی طرف سے آئیں اور ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے [53] اور جب قرآن پڑھا جائے تو کان لگا کر سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم ہو [54]

۲۱- الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾　　(یونس پ۱۱ ع ۱)

یہ پکی کتاب (قرآن) کی آیتیں ہیں [55]

۲۲- وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ
تَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۷﴾
اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ
وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾　　(یونس پ۱۱ ع ۴)

اور یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اس کو اپنے دل سے بنا لے [56] بلکہ وہ اگلی کتابوں کو سچ بتاتا ہے [57] اور ان کو کھول کر بیان کرتا ہے کوئی شبہ نہیں وہ اللہ کی طرف سے (اترا) ہے جو سارے جہان کا مالک ہے۔ کیا یہ لوگ (قرآن کی نسبت) کہتے ہیں کہ اس کو پیغمبر نے بنا لیا ہے [58] کہہ دے اگر تم سچے ہو تو ایک سورت تو اس کی سی بنا لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن جن کو تم بلا سکو (اپنی مدد کے لیے) بلا لو [59]

[51] یعنی قرآن شریف جس میں یہ سب باتیں موجود ہیں [52] اس کی تفسیر سورۃ بقرہ کے شروع میں گذر چکی، ابن عباسؓ نے کہا اس کا معنی یہ ہے میں اللہ تعالیٰ ہوں جو تفصیل سے بیان کرتا ہوں بعضوں نے کہا یہ ایک نام ہے اللہ تعالیٰ کا جس سے قسم کھائی اس نے سدی نے کہا المص سے المصور اللہ تعالیٰ کا نام مراد ہے قرظی نے کہا اللہ الرحمٰن الصمد مراد ہے ضحاک نے کہا انا اللہ الصادق اور یہ سب گمان ہیں لوگوں کے اور حق یہی ہے کہ اس قسم کے حروف جو سورتوں کے شروع میں آئے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے راز ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے ان سے کیا مراد ہے [53] لوگوں کے تین درجے ہیں عین الیقین والے اور علم الیقین والے عام مسلمان، قرآن اوّل والوں کے لیے سوجھ ہے ان کو ایسا یقین ہے گویا دیکھ رہے ہیں دوسروں کے لیے ہدایت تیسروں کے لیے رحمت [54] اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہو معلوم ہوا کہ قرآن جس گھر میں پڑھا جاتا ہے اور لوگ دل لگا کر اس کو سنتے ہیں تو وہاں اللہ کی رحمت اترتی ہے [55] یعنی اس سورت میں [56] یہ انہی حروف میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے اسرار کہلاتے ہیں جیسے سورۃ بقرہ کے شروع میں بیان ہو چکا ابن عباسؓ نے کہا اس کا معنی یہ ہے کہ میں اللہ ہوں جو دیکھ رہا ہوں گویا مختصر ہے انا اللہ ارٰی کا، [57] اس کی ایک سورت بھی کسی سے بن نہ سکی، [58] ان میں جو باتیں ہیں [59] اور جھوٹ کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے [60] پیغمبر تو پڑھے لکھے نہیں اور شاعر نہیں ہیں تم میں تو بڑے بڑے فصیح اور شاعر اور پڑھے لکھے لوگ موجود ہیں ان سب کو بلا کر صلاح مشورہ کر کے ایک ہی سورت قرآن کی کسی سورت کی سی بنا لاؤ اس وقت البتہ یہ خیال کر سکتے ہو کہ قرآن شاید پیغمبر نے بنا لیا ہو، جب تم سب مل کر اس کی سی ایک سورت بھی نہ بن سکے تو یہ خیال کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ اکیلے ایک ان پڑھ شخص نے اتنا بڑا قرآن بنا لیا، [61] پکی کتاب جو کبھی منسوخ نہ ہوگی یا جس میں حکمت بھری ہوئی ہے یا جو غلطیوں اور اختلاف سے پاک ہے۔

۲۳- یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ۬ وَهُدًی وَّرَحْمَةٌ
لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ
فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا
یَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ (یونس پ ۱۱ ع ۶)

لوگو تمہارے پاس تمہارے مالک کی طرف سے نصیحت آئی (یعنی قرآن) اور دلوں میں[1] جو بیماریاں ہیں ان کی دوا[2] اور ہدایت اور رحمت[3] ایمان داروں کے لیے (اے پیغمبر) کہہ دے اللہ کے فضل اور رحمت[4] پر ان ہی (دونوں چیزوں) پر خوش ہونا چاہیئے یہ اُس سے بہتر ہے جو وہ سمیٹتے ہیں[5]

۲۴- فَاِنْ كُنْتَ فِیْ شَكٍّ مِّمَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ
فَسْئَلِ الَّذِیْنَ یَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ
لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ
مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِیْنَ
كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۹۵﴾
(یونس پ ۱۱ ع ۱۰)

تو (اے پیغمبر) ہم نے جو تجھ پر اتارا (یعنی قرآن) اس میں اگر تجھ کو شک ہو تو ان لوگوں سے پوچھ لے جو تجھ سے پہلے کی کتاب (توریت) پڑھتے ہیں بے شک تیرے مالک کی طرف سے تجھ کو سچی کتاب پہنچ گئی تو ہرگز شک کرنے والوں سے مت ہو جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا (ایسا کرے گا) تو پھر تو ٹوٹا پانے والوں میں سے ہو گا[5]

۲۵- قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ
رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰی فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ
وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا ۚ وَمَاۤ اَنَا عَلَیْكُمْ
بِوَكِیْلٍ ﴿۱۰۸﴾ (یونس پ ۱۱ ع ۱۱)

(اے پیغمبر) کہہ دے لوگو تمہارے پاس تمہارے مالک کی طرف سے سچ آچکا[6] پھر جو کوئی راہ پر لگ جائے[7] تو وہ اپنے ہی فائدے کے لیے راہ پر لگتا ہے[8] اور جو کوئی بھٹک جائے وہ بھٹک کر اپنا ہی نقصان کرتا ہے[9] اور میں تمہارا کرڑوڑی نہیں ہوں[10]

۲۶- الٓرٰ ۫ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰیٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ
لَّدُنْ حَكِیْمٍ خَبِیْرٍ ۙ﴿۱﴾ (ھود پ ۱۱ ع ۱)

یہ ایسی کتاب ہے جس کی آیتیں جانچ لی گئی ہیں پھر کھول کر بیان کی گئی ہیں حکمت والے خبردار کی طرف سے اُتری ہے)

۲۷- اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ
سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَیٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ

بلکہ وہ کافر کہتے ہیں کہ اس نے[11] قرآن کو (جھوٹ) بٹ لیا ہے[12] کہہ دے اگر تم سچے ہو تو قرآن کی طرح دس بنی ہوئی سورتیں بنا کر لے آؤ اور خدا کے سوا[13] تم جن کو بلا

[1] کفر اور شرک اور شک کی، [2] یہ بھی قرآن کی صفت ہے کہ وہ دل کی بیماریوں کو دفع کرتا ہے حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا میرے سینے میں کچھ بیماری ہے آپ نے فرمایا قرآن پڑھا کر کیونکہ وہ دوا ہے سینوں کی دوسری روایت میں ہے کہ قرآن سینوں کی دوا ہے اور شہد ہر بیماری کی دوا ہے، [3] ابن عباسؓ نے کہا فضل قرآن ہے اور رحمت دین اسلام بعضوں نے کہا فضل ایمان اور رحمت قرآن، حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل قرآن ہے اور رحمت یہ ہے کہ تم کو قرآن والوں سے کیا [4] دنیا کا مال و اسباب اس لائق نہیں کہ انسان اس پر خوشی کرے اوّل تو فانی دوسری ہماری زندگانی بھی فانی تیسرے وبالِ جان [5] یہ خطاب آنحضرتؐ کو ہے اور مراد دوسرے لوگ ہیں، [6] یعنی قرآن یا دین اسلام یا پیغمبر [7] سیدھی راہ اختیار کرے، [8] اسی کو جنت ملے گی اور دوزخ سے بچے گا۔ [9] قیامت کے دن وہی عذاب میں پڑے گا اللہ تعالیٰ کو نہ اس سے کچھ فائدہ ہے نہ اس سے، [10] کہ خواہ مخواہ تم کو زبردستی سیدھی راہ پر لگاؤں اور اگر تم سیدھی راہ پر نہ آؤ تو مجھ سے باز پرس ہو، [11] یعنی پیغمبر نے، [12] اپنے دل سے بنا لیا ہے اور کہتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے [13] یہ سورت پہلے اتری اس میں دس سورتیں بنا لانے کو کہا اس کے بعد سورۂ بقرہ اور یونس اتری اس میں ایک ہی سورۃ بنا لانے کو فرمایا، [14] اپنی مدد کے لیے،

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (۱۳) فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (۱۴)

(ھود پ۱۲ ع ۲)

سکتے ہو بلا[1] لو پھر[2] اگر یہ کافر جو تم نے چاہا[3] وہ نہ کر سکیں[4] تو تم یقین کر لو کہ قرآن اللہ کا علم لے کر اترا ہے[5] اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے تو کیا اب بھی تم ماننے ہو (یا نہیں)[6]

۲۸۔ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَاۗءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰي لِلْمُؤْمِنِيْنَ (۱۲۰) (ھود پ۱۲ ع ۱۰)

اور ہم (اگلے) پیغمبروں کی سب وہ خبریں جن سے ہم تیرا دل مضبوط کرتے ہیں[7] تجھ سے بیان کرتے ہیں اور اس سورت میں[8] جو حق بات تھی وہ تجھ کو پہنچ گئی[9] اور مسلمانوں کو نصیحت اور عبرت ہو گئی۔

۲۹۔ الۤرٰ ۣ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ (۱) اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (۲) نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ڰ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ (۳) (یوسف پ۱۲ ع ۱)

یہ آیتیں[10] کھلی کتاب (قرآن) کی ہیں[11]۔ ہم نے اس کتاب کو اتارا جو عربی زبان میں پڑھی جاتی ہے اس لیے کہ تم سمجھو[12]۔ ہم یہ قرآن تیرے پاس بھیج کر اچھے سے اچھا ایک قصہ تجھ کو سناتے ہیں[13] اور تو اس (سورت کے اترنے) سے پہلے اس قصہ سے بے خبر تھا۔

۳۰۔ لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۭ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ (۱۱۱)

(یوسف پ۱۳ ع ۱۲)

جو لوگ عقل والے ہیں ان کو بے شک ان لوگوں کے قصوں سے[14] عبرت ہوتی ہے قرآن کوئی بنی ہوئی (بناوٹی) بات نہیں ہے بلکہ قرآن اگلی کتابوں کا سچا کرنے والا اور ہر چیز کو کھول کر بیان کرنے والا ہے۔ اور ایمان داروں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے[15]

۳۱۔ الۗمّۗرٰ ۣ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ۭ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ

(اے پیغمبر)[16] یہ قرآن (شریف) کی آیتیں ہیں اور تیرے مالک

---

[1] صلاح کر لو مشورہ کر لو حالانکہ تم زبان دان ہو فصیح ہو شاعر ہو تم میں پڑھے لکھے لوگ بھی موجود ہیں یہ پیغمبر تو ان پڑھ ہے [2] اے مسلمانو اور پیغمبر [3] دس سورتیں قرآن کی طرح بنا لانا [4] اے کافرو اگر تمہارے مددگار تمہارا مطلب پورا نہ کر سکیں [5] اس میں ایسی باتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جان سکتا، [6] بعضوں نے کہا یہ خطاب کافروں کو ہے یعنی جب تم اور تمہارے حوالی موالی سب مل کر بھی قرآن کی طرح دس سورتیں بھی نہیں بنا سکتے تو تم کو یقین کر لینا چاہیئے کہ یہ اللہ کا کلام ہے پیغمبر کا بنا ہوا نہیں ہے [7] تاکہ کافروں کی ایذا دہی پر تجھ کو صبر پیدا ہو اللہ کی مدد کا زیادہ یقین ہو [8] یا ان قصوں میں بھی، [9] تجھ کو اپنی پیغمبری اور حشر و نشر پر خوب یقین ہو گیا اگرچہ سب سورتوں میں حق باتیں ہیں مگر اس سورت میں اگلے پیغمبروں کے حالات اور وہ باتیں ہیں جو اور سورتوں میں نہیں ہیں [10] جو اس سورت میں ہیں [11] کھلی کتاب یعنی جس کے مضمون صاف ہیں ہر ایک کی سمجھ میں آتے ہیں [12] کیونکہ اگر دوسری زبان میں ہوتی تو تم اس کو اچھی طرح نہ سمجھ سکتے [13] جس میں بڑے بڑے فائدے ہیں سننے والے کو عبرت ہوتی ہے غمگین کو تسلی ہوتی ہے۔ پرہیزگار کو خوشی ہوتی ہے۔ صبر کرنے والوں کو امید ہوتی ہے۔ عورت کا مکر و فریب معلوم ہوتا ہے ابن عباسؓ نے کہا کہ صحابہؓ نے عرض کیا کاش آپ حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ ہم کو سناتے اس وقت یہ آیت اتری [14] یعنی پیغمبروں کے قصوں سے یا یوسف اور ان کے بھائیوں کے قصوں سے [15] یا اللہ تعالیٰ تو ہم کو ان لوگوں میں سے کر اور جب تک دنیا میں زندہ رہیں قرآن اور حدیث پر قائم رکھ (آمین) [16] اس کی تفسیر کئی بار اوپر گزر چکی ہے،

إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠﴾ (الرعد پ۱۳ ع ۱)

کی طرف سے جو تجھ پر اُترا وہ حق ہے (سرتاپا سچ ہے) مگر اکثر لوگ نہیں مانتے۔

۳۲- وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَىٰ ﴿٣١﴾ (الرعد پ۱۳ ع ۴)

اور اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا جس سے پہاڑ سرک جاتے یا زمین پھٹ جاتی (یا اس کی مسافت طے ہوجاتی) یا مُردے بات کرنے لگتے[1]

۳۳- وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ۚ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم بَعْدَ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا وَاقٍ ﴿٣٧﴾ (الرعد پ۱۳ ع ۵)

اور ایسے[2] ہی ہم نے قرآن کو حکمت سے بھرا ہوا عربی زبان میں آتارا،[3] اور اگر علم تیرے پاس آجانے کے بعد پھر تو ان کی خواہش پر چلے تو خدا سے تیرا حمایتی اور بچانے والا کوئی نہ ہوگا[4]

۳۴- الر ۚ كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ﴿١﴾ اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ﴿٢﴾ (ابراهیم پ۱۳ ع ۱)

یہ ایک کتاب[5] ہے جو ہم نے تجھ پر اس لیے اتاری کہ تو لوگوں کو ان کے مالک کے حکم سے اندھیروں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لائے یعنی اس زبردست خوبیوں والے خدا کی راہ[6] پر جس خدا کا سب کچھ ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے[7]

۳۵- هَٰذَا بَلَاغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٥٢﴾ (ابراهیم پ۱۳ ع ۷)

یہ قرآن لوگوں کو نصیحت کرنے کے لیے اور ڈرانے کے لیے اور یہ جاننے کے لیے کہ اللہ تعالیٰ ہی ایک سچا معبود ہے اور بس اور عقلمند لوگوں کو غور کرنے کے لیے کافی ہے۔

۳۶- الر ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُّبِينٍ ﴿١﴾ (الحجر پ۱۳ ع ۱)

یہ کتاب اور کھلے قرآن کی آیتیں ہیں[8]

۳۷- إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿٩﴾ (الحجر پ۱۴ ع ۱)

بے شک قرآن ہم ہی نے آتارا ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں[9]

---

[1] یا مُردوں سے بات کرنے لگتے یعنی وہ سننے اور سمجھنے اور جواب دینے لگتے تب بھی یہ لوگ ایمان نہ لاتے اس قدر عبارت محذوف ہے بعضوں نے کہا اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا تب بھی قرآن ہوتا ابن عباسؓ نے کہا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمائش کی کہ ہمارے اگلے باپ دادا کو دکھا دو ہم ان سے بات کریں اور ان پہاڑوں کو ہٹا کر زمین کشادہ کر دو اس وقت یہ آیت اتری [2] جیسے ہم نے اگلی کتابیں ہر ایک امت پر اس کی زبان میں آتاریں [3] یا ہم نے اس کو عربی فرمان کرکے آتارا، [4] یہ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے اور مراد مسلمان ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم معلوم ہوجانے کے بعد پھر اس پر عمل نہ کرنا اور دوسرے کسی کی خواہش پر چلنا ایسا سخت گناہ ہے کہ اگر پیغمبر جن کا درجہ تمام آدمیوں سے زیادہ ہے وہ بھی ایسا کریں تو خدا کے عذاب میں گرفتار ہوں اس آیت میں سخت تنبیہ ہے ان مقلدوں کے لیے جو آیت یا حدیث سُن کر بھی پھر کسی مجتہد یا عالم کی رائے پر چلیں، [5] اس کی تفسیر اوپر کئی بار گذر چکی ہے [6] اس کے سچے دین اور شریعت یعنی اسلام پر [7] اسی کی ملک ہے اسی کی مملوک ہے۔ [8] کھلا قرآن یعنی اس کے مضمون صاف ہیں [9] کافروں نے دو باتیں کہی تھیں ایک یہ کہ قرآن کو جو تو اللہ تعالیٰ کا اُترا ہوا سمجھتا ہے یہ تیرا دیوانہ پن ہے دوسرے اگر تو سچا ہے تو فرشتوں کو ہمارے سامنے لا کر کھڑا کیوں نہیں کر دیتا اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے دوسری بات کا جواب دیا اور اس آیت میں پہلی بات کا قرآن کیلیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم خود نگہبان ہیں یہ شرف خاص قرآن شریف کو ملا اگلی توریت اور انجیل کو بھی عنایت نہیں ہوئی ان میں لوگوں نے بہت کچھ کمی بیشی کر ڈالی مگر قرآن شریف آج تک ایسا محفوظ ہے کہ سبحان اللہ،

۳۸- وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿۸۷﴾ (الحجر پ۱۴ ع ۶)

اور ہم نے تجھ کو سات (سورتیں یا آیتیں) دیں جو دہرائی جاتی ہیں اور بڑا قرآن دیا۔[۱]

۳۹- كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿۹۰﴾ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۲﴾ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ (الحجر پ۱۴ ع ۶)

جیسا (عذاب) ہم نے ان قسم کھانے والوں پر[۲] اتارا، جنہوں نے[۳] قرآن کے تکے بوٹیاں کریں تو قسم تیرے مالک کی ہم ان سب سے (ان کاموں کی) پرسش کریں گے جو وہ (دنیا میں) کرتے تھے[۴]

۴۰- وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۶۴﴾ (النحل پ۱۴ ع ۸)

اور (اے پیغمبر) ہم نے تجھ پر یہ کتاب اس لیے اتاری ہے کہ تو لوگوں سے وہ باتیں کھول کر بیان کر دے جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں[۵] اور یہ کتاب ایمان والوں کو راہ سوجھانے والی اور رحمت ہے۔

۴۱- وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۸۹﴾ (النحل پ۱۴ ع ۱۲)

اور ہم نے تجھ پر یہ کتاب اتاری (یعنی قرآن) جس میں ہر چیز کا اچھا بیان[۶] ہے اور مسلمانوں کو (دین کی) سچی راہ بتلانے والی اور رحمت اور خوشخبری ہے۔

۴۲- فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾ (النحل پ۱۴ ع ۱۳)

تو جب قرآن پڑھنا چاہے تو شیطان مردود (کے وسوسوں) سے اللہ کی پناہ مانگا کر[۷]

۴۳- وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ

اور جب ہم ایک آیت کے بدل دوسری آیت اتارتے ہیں[۸] اور اللہ جو اتارتا ہے اس کو (اس کی مصلحت کو) خوب جانتا ہے تو کہتے ہیں تو تو بس اپنے دل سے (آیتیں) بنا لیتا ہے[۹] بات یہ ہے کہ ان کافروں میں اکثر بے علم ہیں[۱۰] کہہ دے اس (قرآن) کو تو پاک روح (حضرت جبرئیل نے) سچائی کے ساتھ (یا حکمت کے ساتھ) تیرے مالک کے پاس سے اتارا ہے اس لیے کہ ایمان والوں کو (انکے دلوں کو) ایمان

---

[۱] سبع مثانی سے سورہ فاتحہ مراد ہے اس میں سات آیتیں ہیں اور مثانی اس لیے کہا کہ سورہ فاتحہ ہر رکعت میں دہرائی جاتی ہے اکثر مفسرین کا یہی قول ہے اور صحیح حدیث میں ہے کہ سبع مثانی اور قرآن عظیم اور ام القرآن سورہ فاتحہ ہے اور جب حدیث میں صاف اس کی صراحت موجود ہے تو اور کوئی تفسیر اعتبار نہیں کر سکتے [۲] یا بانٹ لینے والوں پر [۳] اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے (اے پیغمبر ہم نے تجھ پر قرآن اس طرح سے اتارا) جیسے ان بانٹ لینے والوں پر اتارا (یعنی یہود اور نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے قرآن یعنی کتاب توریت اور انجیل کو) ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا یعنی کچھ حصہ چھپا ڈالا کچھ حصہ ظاہر کیا ایک حصے پر ایمان لاتے اور ایک حصہ کو نہ مانا۔ [۴] پیغمبروں کو قتل کرنے کے لیے قسم کھانا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے تکے بوٹیاں کرنا [۵] توحید اور حشر و نشر کی باتیں [۶] اور قرآن شریف کا تتمہ حدیث شریف دونوں ملا کر دیکھنے کے بعد آدمی کو دین کی ضروری سب باتیں معلوم ہو جاتی ہیں [۷] یعنی قرآن شروع کرنے سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھا کر [۸] اور پہلی آیت کو اٹھا لیتے ہیں یا منسوخ کر دیتے ہیں [۹] بٹ لیتا ہے اور کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے اتاریں [۱۰] جاہل کٹر ان کو نہ اگلی شریعتوں کا علم ہے نہ اگلی کتابوں کا اگر کچھ علم ہوتا تو سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ قاعدہ ہمیشہ سے چلا آتا ہے کہ ایک حکم لاتا ہے پھر جب چاہتا ہے اس کو منسوخ کر دیتا ہے اور زمانہ کی مصلحت کے موافق دوسرا حکم اتارتا ہے۔ نسخ کا بیان سورہ بقرہ کی تفسیر میں اچھی طرح گذر چکا ہے۔

يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ ۗ لِّسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَهَٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ ﴿١٠٣﴾ (النحل پ ۱۴ ع ۱۴)

پر مضبوط کرے اور مسلمانوں کو ہدایت اور خوشخبری ہو اور ہم کو خوب معلوم ہے وہ کہتے ہیں کہ فلاں شخص اس کو (یعنی پیغمبر کو) سکھا جاتا ہے[1] (ان بیوقوفوں نے اتنا بھی نہ سمجھا) جس کا نام لگاتے ہیں اس کی تو زبان عجمی ہے[2] اور یہ قرآن تو صاف عربی زبان میں ہے[3]

۴۴۔ إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ﴿٩﴾ وَأَنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٠﴾ (بنی اسرائیل پ ۱۵ ع ۱)

بیشک یہ قرآن وہ راہ بتاتا ہے جو بہت ٹھیک[4] ہے اور جو ایمان دار لوگ نیک کام کرتے ہیں ان کو یہ خوشخبری دیتا ہے کہ ان کو (آخرت میں) بڑا اجر ملے گا (یعنی بہشت) اور (اس بات کی بھی خبر دیتا ہے کہ) جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے اُن کے لیے ہم نے تکلیف کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۴۵۔ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِيَذَّكَّرُوا وَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا نُفُورًا ﴿٤١﴾ (بنی اسرائیل پ ۱۵ ع ۵)

اور ہم نے اس قرآن میں پھیر پھیر کر[5] بیان کیا اس لیے کہ یہ لوگ سمجھیں اور (الٹا) یہ ہو رہا ہے کہ ان کو نفرت بڑھ رہی ہے۔

۴۶۔ وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُورًا ﴿٤٥﴾ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ وَلَّوْا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ نُفُورًا ﴿٤٦﴾ (بنی اسرائیل پ ۱۵ ع ۹)

اور (اے پیغمبرؐ) جب تو قرآن پڑھتا ہے تو ہم تجھ میں اور ان لوگوں کے بیچ جن کو آخرت پر یقین نہیں ایک گاڑھا پردہ ڈال دیتے ہیں[6] اور ان کے دلوں پر ہم غلاف ڈال دیتے ہیں اس لیے کہ وہ قرآن کو نہ سمجھیں[7] اور ان کے کانوں میں بوجھ ڈال دیتے ہیں اور جب تو قرآن میں اکیلے اپنے مالک کا ذکر کرتا ہے (ان کے معبودوں کا نام تک نہیں لیتا) تو نفرت سے پیٹھ موڑ کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں[8]

۴۷۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۙ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ﴿٨٢﴾ (بنی اسرائیل پ ۱۵ ع ۹)

اور ہم قرآن میں سے جو اتارتے ہیں) وہ تندرستی اور رحمت ہے مسلمانوں کے لیے[10] اور کافروں کو تو اور زیادہ نقصان دیتا ہے[11]

۴۸۔ وَلَئِن شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وَكِيلًا ﴿٨٦﴾

اور اگر ہم چاہیں تو جو قرآن (وحی کے ذریعہ سے) ہم نے تجھ کو بھیجا ہے اس کو اٹھا لیں[12] پھر تو کوئی حمایتی ہمارے مقابلہ میں نہ پائے گا (جو قرآن کو

---

[1] فاکہ بن مغیرہ کا ایک غلام تھا جبر وہ رومی تھا نصرانی اور اگلی کتابوں سے واقف قریش کے کافر کہتے کہ اسی نے آنحضرت صلعم کو اگلے پیغمبروں کے قصے بتلا دیتے ہیں [2] عرب کے سوا دوسرے ملک کی زبان [3] بڑے بڑے زبان دان اور شاعر تو ایک سورۃ اس کی نہیں بنا سکتے یہ غیر ملک والا شخص بھلا قرآن کو کیونکر بنا سکتا ہے صریح نادانی کی بات کہتے ہیں اس غلام کو ٹوٹی پھوٹی کچھ بات عربی میں کرنا آتی تھی اچھی طرح وہ بات بھی نہیں کر سکتا تھا، [4] یعنی اسلام کی راہ [5] دو دو تین تین بار ایک ایک بات کو، [6] یا ایسا پردہ ڈال دیتے ہیں جو دکھلائی نہیں دیتا [7] اور وہ قرآن کی تاثیر سے محروم رہتے ہیں ان کے دل پر کچھ اثر نہیں ہوتا [8] یا اس لیے کہ ہم نے برا جانا کہ وہ قرآن کو سمجھیں [9] وہ تو شرک پسند کرتے ہیں توحید سے ان کو نفرت آتی ہے [10] قرآن امراض ظاہری اور باطنی دونوں کی دوا ہے حدیث میں ہے کہ سورۃ فاتحہ ہر بیماری کا منتر ہے [11] جوں جوں قرآن اترتا جاتا ہے ان کا غصہ اور رنج بڑھتا جاتا ہے کفر میں ترقی ہوتی ہے [12] نہ دل میں رہے نہ کتاب میں،

إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ فَضْلَهُ كَانَ عَلَيْكَ
كَبِيرًا ﴿٨٧﴾ (بنی اسرائیل پ۱۵ ع ۱۰)
۴۹۔ قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ
أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ
وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ﴿٨٨﴾ وَلَقَدْ
صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ
فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿٨٩﴾
(بنی اسرائیل پ۱۵ ع ۱۰)
۵۰۔ وَبِالْحَقِّ أَنزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۗ وَمَا
أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿١٠٥﴾ وَقُرْآنًا
فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَىٰ مُكْثٍ وَ
نَزَّلْنَاهُ تَنزِيلًا ﴿١٠٦﴾ قُلْ آمِنُوا بِهِ أَوْ لَا تُؤْمِنُوا ۚ
إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مِن قَبْلِهِ إِذَا يُتْلَىٰ
عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿١٠٧﴾ وَيَقُولُونَ
سُبْحَانَ رَبِّنَا إِن كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا ﴿١٠٨﴾
وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ

دوبارہ لوٹاتے) مگر تیرے مالک کا رحم ہے[۱] بے شک تجھ پر اس کا بڑا افضل ہے۔

(اے پیغمبر) کہہ دے ایک دو شخص تو قرآن کیا بنا سکتے ہیں) اگر سارے آدمی اور جن مل کر یہ چاہیں کہ اس طرح کا قرآن (بنا) لائیں تو بھی اس طرح کا (بنا کر) نہ لا سکیں گے پڑے ایک کی ایک مدد بھی کریں[۲] اور ہم نے تو اس قرآن میں ہر ایک مطلب مثال کی طرح، لوگوں کے (سمجھانے کے) لیے پھیر پھیر کر بیان کیا ہے[۳] اس پر بھی اکثر لوگ انکار کے سوا کچھ نہیں مانتے[۴]

اور قرآن کو ہم نے سچائی کے ساتھ اتارا[۵] اور (اترا بھی سچائی کے ساتھ[۶] اور ہم نے تجھ کو (اے پیغمبر اور کچھ نہیں) صرف مومنوں کو خوشخبری سنانے والا اور کافروں کو ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور قرآن کے ہم نے حصے حصے کر دیئے اس لیے کہ تم اسے ٹھہر ٹھہر کے[۷] لوگوں کو سناؤ اور (اسی لیے) ہم نے اس کو آہستہ آہستہ اتارا[۸] (اے پیغمبر ان کافروں سے) کہہ دے تم قرآن کو مانو یا نہ مانو[۹] جو لوگ قرآن اترنے سے پہلے علم دیئے گئے تھے[۱۰] ان کو جب پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو ٹھڈیوں کے بل وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں[۱۱] اور کہنے لگتے ہیں ہمارا مالک (خلاف وعدگی سے) پاک ہے بے شک جو وعدہ ہمارے مالک کا تھا وہ پورا ہوا[۱۲] اور ٹھڈیوں کے بل روتے ہوئے گرتے ہیں،

۱؎ جو قرآن نہیں اٹھایا گیا ہے ۲؎ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تین چار یہودی آئے اور کہنے لگے سچ بتلایئے کیا قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے کیونکہ ہم قرآن میں وہ ترتیب نہیں پاتے جو توریت میں ہے آپ نے فرمایا قسم خدا کی تم جانتے ہو کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے انہوں نے کہا ہم ایسا قرآن بنا کر لا سکتے ہیں اس وقت یہ آیت اتری ۳؎ یعنی اس وضاحت اور بلاغت کے ساتھ اور ایسی پُر اثر تقریریں بیان کیا ہے جیسے مثال ہوتی ہے جو دل میں کھپ جاتی ہے ۴؎ یعنی انکار ہی کیے جاتے ہیں اور کسی طرح تسلیم نہیں کرتے اور ایمان نہیں لاتے، ۵؎ اس میں جو حکم ہیں وہ سب حق ہیں اور سراسر مصلحت اور حکمت کے موافق ہیں ۶؎ جیسے ہم نے اتارا تھا اسی طرح اترا بیچ میں کسی نے تصرف نہیں کیا، ۷؎ ایک ایک دو دو چار چار دن کے فاصلہ سے، ۸؎ اگرچہ شب قدر میں قرآن شریف ایک ہی دم اترا مگر وہ پہلے آسمان پر لا کر رکھا گیا پھر تئیس برس میں تھوڑا تھوڑا آنحضرتؐ پر اترتا رہا، الگ الگ حصے یعنی جدا جدا سورتیں اور آیتیں اس میں یہ فائدہ ہوا کہ لوگوں کو یاد کرنے میں اور پڑھنے والے کو پڑھنے میں آسانی ہوتی ہے ۹؎ تمہارے ایمان لانے اور نہ لانے سے قرآن کی عظمت نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ۱۰؎ اللہ تعالیٰ نے ان کو اگلی آسمانی کتابوں کا علم دیا تھا ۱۱؎ مراد وہ لوگ ہیں جو اگلی کتابوں کا علم رکھتے تھے اور پھر آنحضرت صلعم پر بھی ایمان لائے جیسے زید بن عمرو بن نفیل اور ورقہ بن نوفل اور عبداللہ بن سلام اور سلمان فارسی اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہم، آدمی جب سجدہ کرتا ہے تو پہلے ٹھڈی زمین کے قریب ہوتی ہے پھر ناک اور پیشانی زمین سے لگ جاتی ہے ٹھڈی کے بل سجدہ کرنے سے یہی مراد ہے ۱۲؎ اللہ تعالیٰ نے اگلی کتابوں میں وعدہ فرمایا تھا کہ میں آخری زمانہ میں ایک پیغمبر بھیجوں گا جس پر پیغمبری ختم ہو گی اور اس پر قرآن اتاروں گا جو علم والے تھے وہ سمجھ گئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی پیغمبر ہیں اور یہ قرآن وہی قرآن ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔

خُشُوعًا ﴿١٠٩﴾ (بنی اسرائیل پ۱۵ ع ۱۲)

اور قرآن (سننے) سے اور زیادہ ان کو ڈر پیدا ہوتا ہے[1]

۵۱- وَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن كِتَابِ رَبِّكَ ۖ لَا
مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَلَن تَجِدَ مِن دُونِهِ
مُلْتَحَدًا ﴿٢٧﴾ (الکہف پ۱۵ ع ۴)

اور (اے پیغمبر) تیرے مالک کی کتاب جو تجھ پر بھیجی گئی ہے اس کو پڑھتا رہ اس کی باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ اور تجھ کو اس کے سوا اور کہیں پناہ نہ ملے گی۔

۵۲- وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِن
كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَكَانَ الْإِنسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿٥٤﴾
(الکہف پ۱۵ ع ۸)

اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے (سمجھنے کے) لیے ہر طرح کی مثالیں بار بار بیان کی ہیں مگر (بات یہ ہے کہ) آدمی سب سے زیادہ جھگڑالو ہے[2]

۵۳- فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَ
تُنذِرَ بِهِ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾
(مریم پ۱۶ ع ۶)

(اے پیغمبر) ہم نے تو قرآن کو تیری زبان میں[3] اس لیے آسان کر دیا کہ تو اس کو سنا کر پرہیز گاروں کو خوش خبری دے اور اکھڑ (جھگڑالو) لوگوں کو ڈرائے[4]

۵۴- وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ مِن لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿٩٩﴾ مَّنْ
أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾
خَالِدِينَ فِيهِ ۖ وَسَاءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾
(طٰہٰ پ۱۶ ع ۵)

اور ہم نے تجھ کو اپنے پاس سے قرآن دیا[5] جو لوگ اس سے (یعنی قرآن سے) منہ پھیریں وہ قیامت کے دن (گناہوں کا بوجھ لادے ہوں گے ہمیشہ اس میں (دبے) رہیں گے اور قیامت کے دن یہ بوجھ اُن کو بُرا لگے گا[6]

۵۵- وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَصَرَّفْنَا
فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ
لَهُمْ ذِكْرًا ﴿١١٣﴾ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ
وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِن قَبْلِ
أَن يُقْضَىٰ إِلَيْكَ وَحْيُهُ ۖ وَقُل رَّبِّ
زِدْنِي عِلْمًا ﴿١١٤﴾
(طٰہٰ پ۱۶ ع ۶)

اور (جیسے ہم نے تجھ سے اگلی خبریں بیان کیں) ایسے ہی ہم نے قرآن کو عربی زبان میں اتارا، اور اس میں ڈر کی باتیں بار بار سنائیں (جگہ جگہ عذاب کا ذکر ہے) اس لیے کہ لوگ ڈریں (گناہ سے بچے رہیں) یا یہ قرآن ان میں سوچ بچار پیدا کر دے[7] تو اللہ کی شان بلند ہے جو سچا بادشاہ ہے (وہی مالک حقیقی ہے) اور (اے پیغمبر) جب تک تجھ پر قرآن کا اترنا پورا نہ ہو (وحی ختم نہ ہو) اس (کے پڑھنے) میں جلدی نہ کیا کر[8] اور دُعا کر مالک میرے مجھ کو اور زیادہ علم دے[9]

۵۶- مَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحْدَثٍ

ان کے مالک کے پاس سے ان پر جب کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو اس کو

[1] اور زیادہ اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی اور تواضع کرتے ہیں روتے ہیں گڑگڑاتے ہیں قرآن کی تلاوت میں رونا مستحب ہے [2] خواہ مخواہ تکرار کیے جاتا ہے حق بات مانتا ہی نہیں کہتے ہیں اس سے مراد نضر بن حارث ہے یا ابی بن خلف [3] عربی زبان میں [4] جو کسی طرح حق بات نہیں مانتے اس میں میخ نکالتے ہیں قرآن میں ایسے لوگوں کے لیے سخت عذاب کا ڈراوا ہے [5] جس میں دین کی ہر ضروری بات کا ذکر ہے [6] ان پر اکھڑے گا بہت گراں گذرے گا مگر لا علاج [7] ان کو عبرت اور نصیحت ہو دل میں سوچیں کہ اگلی امتوں کا کیا انجام ہوا اگر ہم بھی گناہ کریں گے تو انہی کی طرح تباہ ہوں گے [8] جب جبریل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کی آیتیں لا کر سناتے تو آپ ان کی قرأت ختم ہونے سے پہلے اس کو پڑھنے لگتے شوق سے یا اس خیال سے کہ کہیں بھول نہ جاویں اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری [9] علم ہی وہ چیز ہے جس کے زیادہ مانگنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا

إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ﴿۲﴾ لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ ﴿۳﴾ (الانبیاء پ ۱۷ ع ۱)
کھیل بنا کر سنتے ہیں[1] ان کے دل کھیل میں لگے ہیں۔

۵۷۔ لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۱۰﴾ (الانبیاء پ ۱۷ ع ۲)
(اے قریش کے لوگو) بیشک ہم نے تم پر ایسی کتاب اتاری ہے جس سے تمہاری عزت ہے کیا تم کو عقل نہیں[2]

۵۸۔ وَهَٰذَا ذِكْرٌ مُبَارَكٌ أَنْزَلْنَاهُ ۚ أَفَأَنْتُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ ﴿۵۰﴾ (الانبیاء پ ۱۷ ع ۴)
اور یہ قرآن بھی نصیحت ہے برکت والا اس کو ہم نے اتارا کیا تم اس کو نہیں مانتے[3]

۵۹۔ إِنَّ فِي هَٰذَا لَبَلَاغًا لِقَوْمٍ عَابِدِينَ ﴿۱۰۶﴾ (الانبیاء پ ۱۷ ع ۷)
جو لوگ (اللہ تعالیٰ کی) بندگی کرنے والے ہیں ان کو یہ نصیحتیں کافی ہیں[4]

۶۰۔ وَكَذَٰلِكَ أَنْزَلْنَاهُ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَأَنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يُرِيدُ ﴿۱۶﴾ (الحج پ ۱۷ ع ۲)
اور ہم نے قرآن کو اسی طرح اتارا کھلی کھلی آیتیں اور ہدایت تو جس کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے[5]

۶۱۔ سُورَةٌ أَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا وَأَنْزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿۱﴾ (النور پ ۱۸ ع ۱)
یہ ایک سورت ہے جس کو ہم نے اتارا اور اس پر چلنا لازم کیا اور اس میں کھلی کھلی باتیں اتاریں اس لیے کہ تم (ان کو) یاد رکھو۔

۶۲۔ وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ وَمَثَلًا مِنَ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً
(مسلمانو) ہم نے تم کو کھلی کھلی آیتیں اور جو لوگ تم سے پہلے گذر گئے ان کے حال اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت کی باتیں

---

[1] یعنی قرآن کی جب کوئی نئی سورت یا نئی آیت اترتی ہے تو اس میں دل نہیں لگاتے ہنسی ٹھٹھے کے طور پر اس کو سنتے ہیں اس آیت سے یہ نہیں نکلتا کہ قرآن مخلوق ہے جیسے جہمیہ اور معتزلہ کا قول ہے محدث سے یہ مطلب نہیں کہ اس کا اترنا جدید ہے بعضوں نے کہا قرآن کے لفظ محدث ہیں اور کلام نفسی قدیم ہے یہ متکلمین کا مذہب ہے، اور اہلحدیث کا یہ مذہب ہے کہ قرآن کے لفظ اور معنی دونوں غیر مخلوق ہیں اور یہی عربی الفاظ جن کو ہم پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور کلام اس کی ایک صفت ہے اور صفات کی طرح مخلوق نہیں ہو سکتی اور اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے اور جس وقت چاہتا ہے کلام کرتا ہے اور اس کے کلام میں حروف ہیں اور آواز ہے اور فرشتے اس کا کلام سنتے ہیں اور آخرت میں تمام لوگ اس کا کلام سنیں گے اور حضرت موسیٰ نے دنیا میں اس کا کلام سنا تھا اس میں آواز تھی اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس کے کلام میں آواز اور حروف نہیں ہیں درحقیقت وہ کلام خداوندی کے منکر ہیں اور ہمارے مالک کو مجبور بنانا یہ ان کا شیوہ ہو گیا ہے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ازل سے لے کر اب تک ہر وقت برابر کلام کر رہا ہے۔ سبحان اللہ اس کی تکذیب خود قرآن سے ہوتی ہے فلما اتاھا نودی یا موسیٰ یعنی موسیٰ جب پہاڑ پر گئے اس وقت ان کو آواز دی گئی معلوم ہوا کہ پہاڑ پر آنے سے پیشتر اللہ تعالیٰ نے کلام نہیں کیا اور صحیح حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے تو آسمان والے اس کی آواز سنتے ہیں اگر ہر وقت متکلم ہوتا جیسے ان بے عقلوں کا خیال ہے تو بہت سی آیتیں اور حدیثیں بے معنی ہو جاتی ہیں، [2] کہ ایسی کتاب سے منہ موڑتے ہو جس میں تمہارے دین و دنیا کے فائدے بھرے ہوئے ہیں اور جس کی وجہ سے قیامت تک تمہاری عزت اور ناموری قائم رہے گی قریش کا نام جو اب تک باقی ہے وہ قرآن اور آنحضرت صلعم کے طفیل سے ورنہ ان کو کوئی پوچھتا بھی نہیں تھا [3] اور توریت کو مانتے ہو یہ تمہاری صریح ہٹ دھرمی ہے۔ [4] جو اس سورت میں بیان ہوئیں [5] یعنی گو قرآن میں صاف صاف دلیلیں ہیں ایمان اور توحید کی مگر ہدایت خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے بہت لوگ قرآن سنتے ہیں مگر راہ پر نہیں آتے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور ہم نے قرآن کو اسی طرح کھلی کھلی نشانیاں کر کے اتارا اور اس لیے اتارا کہ جس کو اللہ تعالیٰ چاہے اس کے ذریعہ سے ہدایت دے

لِلْمُتَّقِيْنَ (۳۴) (النور پ۱۸ ع ۴)

بھیج چکے ہیں۔

۶۳۔ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ط وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (۴۶) (النور پ۱۸ ع ۶)

ہم تو (اپنے پہچاننے کے لیے) کھلی کھلی نشانیاں اتار چکے ہیں[1] اور (اس پر بھی) اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھے رستے پر لگاتا ہے[2]

۶۴۔ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا (۳۰) (الفرقان پ۱۹ ع ۳)

اور پیغمبر (اس وقت) یہ عرض کرے گا مالک میرے (میں کیا کروں) میری قوم اس قرآن کو چھوڑ بیٹھی[3]

۶۵۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً (۳۲) (الفرقان پ۱۹ ع ۵)

اور کافر کہتے ہیں اس پیغمبر (یعنی حضرت محمدؐ) پر قرآن سب کا سب ایک بارگی کیوں نہیں اترا۔

۶۶۔ وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ز فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا (۵۰) (الفرقان پ۱۹ ع ۱)

اور ہم نے بارش کو ان لوگوں میں پھرایا اسلئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کو سمجھیں (اور اس کی نعمت کا شکر کریں) تو بھی اکثر لوگوں نے ناشکری کے سوا کچھ (احسان) نہ مانا[4]

۶۷۔ طٰسٓمّٓ ۱ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۲ (الشعراء پ۱۹ ع ۱)

یہ (سورت) کھول کر سنانے والی کتاب کی آیتیں ہیں۔

۶۸۔ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ (۵) (الشعراء پ۱۹ ع ۲)

اور (ان کا تو یہ قاعدہ ہے) جب خدا کی طرف سے ان کے پاس کوئی نئی نصیحت کی بات آتی ہے تو وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں[5]

۶۹۔ وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۱۹۲) نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ (۱۹۳) عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ

اور بیشک قرآن اسی کا اتارا ہوا ہے جو سارے جہان کا مالک ہے اس کو بھی (امانت دار) روح (یعنی جبرئیلؑ) صاف عربی زبان میں لیکر تیرے دل پر اتری ہے

---

[1] جن کو دیکھ کر خدا کی پہچان ہوتی ہے [2] اور جس کی قسمت میں اس نے ہدایت نہیں رکھی وہ لاکھوں نشانیاں دیکھتا ہے پر خدا کا قائل نہیں ہوتا [3] اور لگے دوسری باتوں پر عمل کرنے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے میری قوم نے اس قرآن کو بیہودہ بکواس سمجھا اور لگے دوسری کتابیں پڑھنے ہمارے زمانہ میں تو بالکل یہی حال ہے عجیب اندھیر چھایا ہے اسلامی مدرسوں میں صدرا اور شمس بازغہ تک پڑھ جاتے ہیں مگر قرآن ایک بار بھی اوّل سے آخر تک سمجھ کر پڑھنا نصیب نہیں ہوتا بچپنے میں قرآن کے کچھ نقط طوطے کی طرح پڑھائے جاتے تھے اب وہ بھی بہت سے مسلمانوں نے چھوڑ دیا ہے اور بچہ کو ہوش آتے ہی اردو فارسی حکایات انگریزی شروع کرا دیتے ہیں ایسے مسلمانوں پر خدا کا غضب اترے تو اور کیا ہوگا تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ بچے کو ہوش آتے ہی قرآن ترجمہ سمیت پڑھائیں اور اس کا مطلب بچہ کو ذہن نشین کرائیں وہ کونسی عمدہ تعلیم ہے جو قرآن میں نہیں اخلاق اس میں موجود ہیں قصص اور تاریخی واقعات اس میں موجود ہیں غرض قرآن کے ساتھ اور کسی اخلاقی کتاب کے پڑھانے کی ضرورت نہیں ہے ہر ایک اسلامی مدرسہ میں قرآن مجید اور صحیح بخاری کی تعلیم لازم کر دینا چاہیے جب بچے ان دونوں کتابوں سے فارغ ہو جائیں تو اب ان کو روٹی پیدا کرنے کے لیے کوئی عمدہ ہنر جو زمانہ حال میں کار آمد ہے سکھانا چاہیے جیسے تجارت حرفت وغیرہ اگر ایسا کریں گے تو ان کے دین اور دنیا درست ہوں گے۔ اور اب جو تعلیم مسلمانوں میں رائج ہے کہ شروع ہی سے منطق پڑھا پڑھا کر بچہ کو کج بحث کر دیتے ہیں اس سے نہ دنیا کا فائدہ ہے نہ دین کا [4] بعضوں نے کہا ناشکری سے مراد یہ ہے کہ پانی تو برستا ہے اور لوگ کہتے ہیں اب کے فلاں کارتی اچھی آئی اس وجہ سے پانی پڑا۔ فلاں تارا فلاں برج میں ہے تو بارش اچھی ہوگی۔ نہ معلوم کیا کیا واہی باتیں بناتے ہیں صحیح حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندوں میں سے دو قسم کے لوگوں نے صبح کی ایک تو وہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے اور ستاروں کی تاثیر کو نہیں مانتا۔ دوسرا جو ستاروں کی تاثیر کو مانتا ہے مجھ کو نہیں مانتا مسلمان یہی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے پانی برسا اور کافر کہتے ہیں فلانی کاستی کی وجہ سے پانی پڑا۔ تمہاری کارتی جائے چولہے میں ہمارا مالک ہم کو کافی ہے۔ ستارے ہماری طرح بالکل عاجز ہیں وہ کیا کر سکتے ہیں، [5] نئی نصیحت یعنی جو نیا حکم اترے،

مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹۵﴾
وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۹۶﴾ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ
اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۹۷﴾
وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿۱۹۸﴾ فَقَرَاَهٗ
عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۹﴾ كَذٰلِكَ
سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۰۰﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۲۰۱﴾ فَيَاْتِيَهُمْ
بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ فَيَقُوْلُوْا هَلْ
نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ (الشعراء پ۱۹ ع ۱۱)

اس لیے کہ تو لوگوں کو خدا کے عذاب سے ڈرائے[1] اور یہ (یعنی قرآن) اگلے پیغمبروں کی کتابوں میں بھی موجود ہے[2] کیا ان کافروں کو یہ نشانی (بس) نہیں ہے کہ بنی اسرائیل کے عالم لوگ[3] اس کو جانتے ہیں[4]۔ اور اگر ہم اس قرآن کو (جو عربی زبان میں ہے) کسی دوسرے ملک والے پر اتارتے (جس کی زبان اور ہوتی) اور وہ پیغمبر اُن کو پڑھ کر (اس زبان کا قرآن) سناتا تو بھی یہ اس پر ایمان نہ لاتے[5]۔ ہم نے کافروں کے دلوں میں ایسا ہی شبہ اور انکار ڈال دیا ہے وہ اس پر ایمان لانے والے نہیں جب تک تکلیف کا عذاب نہ دیکھیں۔ (یعنی موت یا قیامت کا) وہ تو ایک ہی ایکا ان پر آ پڑے گا اور ان کو خبر نہ ہوگی اس وقت کہیں گے کیا ہم کو کچھ مہلت مل سکتی ہے[6]

۴۰۔ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۱۰﴾ وَمَا
يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۲۱۱﴾ اِنَّهُمْ عَنِ
السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿۲۱۲﴾ (الشعراء پ۱۹ ع ۱۱)

اور شیطان یہ قرآن لے کر نہیں اُترے (جیسے کافر دل ڈوب خیال کرتے تھے) اور نہ ان کے لائق یہ کام ہے اور نہ وہ ایسا کر سکتے ہیں[7] وہ تو بیشک قرآن سننے سے ہٹا دیئے گئے ہیں[8]

۴۱۔ طٰسٓ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ
مُّبِيْنٍ ﴿۱﴾ هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾
الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ
هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۳﴾ (النمل پ۱۹ ع ۱)

یہ سُورت[9] قرآن اور کھلی کتاب کی آیتیں ہیں[10]۔ ایمان والوں کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے۔ جو نماز کو درستی سے ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور آخرت کا وہ یقین رکھتے ہیں۔

۴۲۔ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ
عَلِيْمٍ ﴿۶﴾ (النمل پ۱۹ ع ۱)

اور (اے پیغمبرؐ) تجھے تو قرآن اس کے پاس سے ملتا ہے جو حکمت والا خبردار ہے[11]

[1] معلوم ہوا کہ حضرت جبرائیل یہی قرآن لے کر آئے ہیں جو عربی زبان میں ہے اور قرآن کے لفظ اور معنی دونوں اللہ تعالیٰ کا کلام ہیں وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر اترتی تھی کیونکہ دل تمام اعضا کا سردار ہے [2] ان کتابوں میں قرآن کی بشارت دی گئی ہے [3] عبداللہ بن سلام اور اسد اور اسید اور ثعلبہ اور ابن یامین، [4] کہ قرآن حق ہے اور حضرت محمد سچے پیغمبر ہیں، [5] اس وقت یوں کہتے کہ یہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا غیر زبان میں ہے اگر ہماری زبان میں اترتا تو ہم ایمان لاتے۔ ہُوا یہ کہ بعضے کافر کہنے لگے کہ قرآن عربی زبان میں ہے اور پیغمبر بھی عربی ہیں انہوں نے خود بنا لیا ہوگا اگر قرآن کسی اور ملک کی زبان میں اترتا تو بیشک ہم کو یقین آتا کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کیا کہ جن کی قسمت میں ایمان نہیں ہے وہ ہر طرح ایک نہ ایک شبہ نکالتے رہیں گے۔ اگر غیر زبان میں قرآن اُترتا تو اس وقت یہ عذر کرتے کہ ہماری زبان میں اترتا تو ہم ایمان لاتے، [6] تھوڑی دیر عذاب میں تامل ہو، [7] شیطان کو دیکھو اور قرآن کو دیکھو۔ شیطان تو قرآن کے نام سے بھاگتا ہے بھلا وہ قرآن کیونکر لاتے گا۔ دیو بگریزد ازاں قوم کہ قرآن خوانند، [8] مجال نہیں کہ آسمان پر جائیں اور اللہ تعالیٰ کی وحی سُنیں، [9] کھلی کتاب یعنی جس کا مضمون صاف ہے ہر شخص کی سمجھ میں آجاتا ہے یا جس میں ہر بات کا کھلا بیان ہے تفصیل کے ساتھ۔

[10] یعنی پروردگار کی طرف سے اترتا ہے۔

۷۳۔ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ (۷۶) وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (۷۷) (النمل پ ۲۰ ع ۶)

بیشک یہ قرآن بنی اسرائیل کو وہ بہت سی باتیں بتا دیتا ہے جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں[۱] اور بے شک یہ قرآن مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

۷۴۔ وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ (۹۲) (النمل پ ۲۰ ع ۷)

اور قرآن پڑھ کر لوگوں کو سنا تا رہوں اب جو کوئی راہ پر لگ جائے وہ اپنے ہی بھلے کے) لیے راہ پر لگتا ہے اور جو کوئی بھٹک جائے (میرا کہا نہ مانے) تو کہہ دے میں تو راور ڈرانے والے پیغمبروں کی طرح (بس ایک ڈرانے والا ہوں[۲]

۷۵۔ طٰسٓمّٓ (۱) تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ (۲) (القصص پ ۲۰ ع ۱)

یہ سورت آیتیں ہیں کھلی کتاب کی ع ۵

۷۶۔ وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ (۸۶) (القصص پ ۲۰ ع ۹)

اور (اے پیغمبر) پیغمبری سے پہلے تجھ کو یہ امید کہاں تھی کہ تجھ پر کتاب اُترے گی مگر یہ تو تیرے مالک کی مہربانی ہوئی (کہ تجھ پر قرآن شریف اُترا) تو کافروں کی رعایت مت کر (ان کو صاف صاف اللہ کا حکم سنا دے۔

۷۷۔ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ (۴۷) (العنکبوت پ ۲۱ ع ۵)

اور (اے پیغمبر) جیسے ہم نے اگلے پیغمبروں پر کتابیں اتاریں (اسی طرح تجھ پر بھی ہم نے کتاب آتاری۔

۷۸۔ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ (۴۸) بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ (۴۹) (العنکبوت پ ۲۱ ع ۵)

اور (اے پیغمبر) قرآن (اترنے) سے پہلے نہ تو کوئی کتاب پڑھ سکتا تھا اور نہ اپنے ہاتھ سے اسکو لکھ سکتا تھا (کیونکہ تو امی تھا نہ پڑھا نہ لکھا) اگر پڑھا لکھا ہوتا تو یہ جھوٹے (دغا باز) ضرور شبہ کرتے[۳] بات یہ ہے کہ قرآن کیا ہے کھلی کھلی آیتیں ہیں۔ ان لوگوں کے سینوں میں جن کو (خدا کی طرف سے) علم دیا گیا ہے[۴] اور ہماری آیتوں کو وہی نہیں مانتے جو بے انصاف ہیں۔

۷۹۔ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

کیا ان لوگوں کو (یہ نشانی) بس نہیں کہ ہم نے تجھ پر قرآن اتارا جو ان کو

---

[۱] یہود میں اسی طرح نصاریٰ میں بہت سے فرقے ہو گئے تھے۔ یہودیوں کا ایک فرقہ قیامت کا قائل تھا ایک فرقہ قیامت ہی کا منکر تھا نصاریٰ میں کوئی حضرت عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ کا بندہ کہتا کوئی اللہ تعالیٰ کا بیٹا پھر بیٹا کہنے والے بھی کئی فرقے ہو گئے تھے کوئی کہتا بیٹا باپ کی طرح قدیم ہے کوئی کہتا نہیں بیٹا مخلوق ہے لیکن باپ نے سب حکومت اس کے سپرد کر دی غرض اس قسم کے واہی اختلافات ان میں پیدا ہو گئے تھے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف اتار کر یہ سب اختلاف رفع کر دیئے اور بہت سی باتوں میں جو امر حق تھا ظاہر کر دیا۔ [۲] میں کسی قسم کی ہدایت کا ذمہ دار نہیں ہوں، [۳] کہ اگلی کتابوں کو دیکھ کر اس نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے اور قرآن بنا لیا ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ پڑھ سکتے تھے نہ لکھ سکتے تھے توریت شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی صفت مرقوم ہے کہ وہ امی ہوں گے نہ پڑھیں گے نہ لکھیں گے، [۴] وہ اس کو حفظ کر لیں گے اور بن دیکھے پڑھیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ قرآن کا خاصہ رکھا ہے کہ ہزاروں مسلمان اس کے حافظ ہیں اگلی کتابوں کا کوئی حافظ نہ ہوتا مگر شاذ و نادر جیسے کہتے ہیں کہ حضرت عزیر علیہ السلام کو توریت شریف حفظ تھی اور اس امت کی صفت اللہ تعالیٰ نے اگلی کتابوں میں یہ بیان فرمائی ہے کہ ان کی انجیلیں ان کے سینے میں ہوں گی، [۵] اس کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے۔

يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (۵۱) (العنکبوت پ۲۱ ع ۵)

پڑھ کر سُنایا جاتا ہے اس میں ایمان والوں کے لیے رحمت اور نصیحت ہے[۱]

۸۰- وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ وَلَئِن جِئْتَهُم بِآيَةٍ لَّيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُبْطِلُونَ (۵۸) كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (۵۹) (الروم پ۲۱ ع ۶)

اور ہم نے تو اس قرآن میں (لوگوں کے سمجھانے کے لیے) ہر طرح کی مثالیں بیان کر دی ہیں اور (اے پیغمبر) اگر تو ان (کافروں) کو کوئی معجزہ دکھلائے تو یہ کافر تجھ کو اور تیرے ساتھ والے ایمان داروں کو کہیں گے تم تو مکار (فریبی)[۲] ہو۔ اللہ تعالیٰ جاہلوں کے دلوں پر اسی طرح مہر لگا دیتا ہے[۳]

۸۱- الٓمٓ (۱) تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ (۲) هُدًى وَرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِينَ (۳) الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ (۴) أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (۵) (لقمان پ۲۱ ع ۱)

یہ[۴] حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں[۵] اس میں نیکوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے جو نماز کو درستی سے ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت کا وُہ یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے مالک کی سیدھی راہ پر ہیں اور یہی مراد پائیں گے۔

۸۲- الٓمٓ (۱) تَنزِيلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِن رَّبِّ الْعَالَمِينَ (۲) أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَاهُم

یہ کتاب[۶] اس کی طرف سے اتری ہے جو سارے جہان کا مالک ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں، کیا کہتے ہیں اس نے قرآن جھوٹ بنا لیا ہرگز نہیں وہ سچ ہے تیرے مالک کی طرف سے (اسلیئے اترا ہے) کہ تو ان لوگوں

[۱] قرآن سے بڑھ کر اور کیا نشانی ہو گی جو قیامت تک قائم ہے کہتے ہیں بعض مسلمان یہودیوں سے کچھ کتابیں لے کر آئے آنحضرت نے فرمایا یہ لوگ کیسے احمق ہیں اپنے پیغمبر کی کتاب کو تو نہیں دیکھتے اور دوسروں کی کتابوں پر توجہ کر رہے ہیں اس وقت یہ آیت اتری۔ ایک بار ام المومنین حفصہؓ حضرت یوسفؑ کا قصہ جو اگلی کتابوں میں تھا لائیں اور آنحضرتؐ کو سُنانے لگیں آپؐ کا چہرہ بدل گیا اور آپؐ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر یوسفؑ پیغمبر تمہارے پاس اس وقت آتے جب میں تم میں موجود ہوتا اور تم مجھ کو چھوڑ کر ان کی پیروی کرتے تو گمراہ ہو جاتے۔ ایک بار حضرت عمرؓ توریت کے کچھ حصے لے کر آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنانا چاہا آپؐ کے چہرہ کا رنگ بدل گیا۔ عبداللہ بن حارث نے کہا افسوس تجھ پر اے عمرؓ کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ نہیں دیکھتا۔ حضرت عمرؓ نے یہ حال دیکھ کر اسی وقت کہا ہم اللہ جل جلالہ کے مالک ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور آپؐ کے پیغمبر ہونے پر خوش ہیں یہ سُن کر آپ کا غصہ جاتا رہا پھر آپ نے فرمایا اگر موسیٰ اس وقت آ جائیں اور تم مجھ کو چھوڑ کر ان کی پیروی کرو تو گمراہ ہو جاؤ تمہارا نصیب سب چیزوں میں میں ہوں۔ حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں توریت سیکھوں آپؐ نے فرمایا مت سیکھ لیکن اس پر ایمان رکھ (کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے) [۲] ڈھونگ اور شعبدہ دکھا کر لوگوں کو پھانس لیتے ہیں، [۳] وہ حق ناحق میں تمیز نہیں کرتے کہا شعبدہ اور جادو اور کہا معجزہ، [۴] اس کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے، [۵] جس میں تمام شریعت اور عقل مندی کی باتیں بھری ہوئی ہیں،

[۶] اس کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے،

مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ③
(السجدة پ ۲۱ ع ۱)

کو ڈرائے جن کے پاس تجھ سے پہلے کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) نہیں آیا تاکہ وہ راہ پائیں (ان کو ہدایت ہو)

۸۳- وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ
اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ
الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ⑥ (السبا پ ۲۲ ع ۱)

اور (اے پیغمبرؐ) جن لوگوں کو (اگلی کتابوں کا) علم دیا گیا ہے وہ تو تجھ پر تیرے مالک کی طرف سے جو اترا ہے (یعنی قرآن) اس کو برحق اور زبردست خوبیوں والے (خدا) کا رستہ دکھلانے والا سمجھتے ہیں[1]

۸۴- اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا
الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً
يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ㉙
(فاطر پ ۲۲ ع ۴)

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن) پڑھتے رہتے ہیں اور نماز درستی سے ادا کرتے ہیں اور جو (مال) ہم نے ان کو دیا ہے پوشیدہ اور کھلم کھلا خرچ کرتے رہتے ہیں ان کو ایسے بیوپار کی امید رکھنا چاہیے جس میں گھاٹا ہرگز نہیں ہو سکتا۔

۸۵- وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ
الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ
لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ㉛ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ
الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ ㉜ (فاطر پ ۲۲ ع ۴)

اور (اے پیغمبرؐ) یہ کتاب جو ہم نے تیری طرف بھیجی ہے (بالکل سچی) ہے اور اگلی کتابوں کو سچ بتاتی ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی خبر رکھتا ہے (ان کو) دیکھ رہا ہے۔ پھر ہم نے تیرے بعد) اس قرآن کا وارث اپنے اُن بندوں کو کیا جن کو ہم نے چن لیا[2]

۸۶- يٰسٓ ① وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ② (یٰس پ ۲۲ ع ۱)

(اے مردؐ[3]) حکمت والے قرآن کی قسم[4]

۸۷- تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ⑤ لِتُنْذِرَ قَوْمًا
مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ⑥ (یٰس پ ۲۲ ع ۱)

یہ قرآن زبردست رحم والے (خدا) کا اتارا ہوا ہے اس لیے کہ تو (عرب کے) ان لوگوں کو ڈرائے جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے[5]

۸۸- وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا
ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۶۹﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ
حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۰﴾
(یٰس پ ۲۳ ع ۵)

اور ہم نے اس پیغمبر (حضرت محمدؐ) کو شاعری نہیں سکھلائی[6] اور نہ شاعری اس کے لائق ہے (قرآن شعر نہیں ہے) وہ تو نصیحت اور صاف صاف پڑھنے کے لائق ہے (وہ اسلیے اترا ہے کہ جو زندہ (دل) ہو اس کو ڈرائے اور منکروں پر اللہ تعالیٰ کا فرمانا پورا ہوا[7]

[1] مراد اہل کتاب کے وہ عالم ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے قیامت تم پر ضرور آئے گی تاکہ ایماندار نیک کام کرنے والوں کو خدا تعالیٰ بدلہ دے اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ قرآن برحق تھا اور خدا تعالیٰ کا رستہ بتلانے والا تھا، [2] ان سے مراد صحابہ اور تابعین اور آپؐ کی امت والے ہیں قیامت تک، [3] یا اے آدمی، صحیح یہی ہے کہ آلمٓ کی طرح یہ متشابہات میں سے ہے اللہ ہی کو اس کے معنی معلوم ہیں [4] جس میں سراسر حکمت اور دانائی کی باتیں بھری ہوئی ہیں، [5] کوئی پیغمبر ان کے پاس نہیں آیا، [6] شاعری اس کے درجے اور مرتبے سے نہایت کم ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت ہی اللہ تعالیٰ نے ایسی رکھی تھی کہ آپؐ شعر کو موزون نہیں کر سکتے اور کبھی کسی دوسرے شاعر کے بھی شعر پڑھتے تو اس کا وزن توڑ ڈالتے۔ جو ایک آدھ بیت آپؐ سے منقول ہے جیسے انا النبی لا کذب ، انا ابن عبدالمطلب یہ بلا قصد آپ کی زبان سے نکلے اس کو شعر نہیں کہہ سکتے، [7] جو مردہ دل ہیں ان پر قرآن کا کچھ اثر نہ ہوگا اللہ تعالیٰ نے ان کیلیے دوزخ کا وعدہ فرمایا ہے وہ وعدہ قرآن اترنے سے اور مضبوط ہوگیا کیونکہ ان پر حجت تمام ہوگئی عذر کا کوئی موقع نہ رہا۔

۸۹- صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ ① (صٓ پ ۲۳ ع ۱)

قسم ہے قرآن کی جس میں نصیحت ہے۔

۹۰- کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ لِّیَدَّبَّرُوْٓا اٰیٰتِهٖ وَلِیَتَذَکَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ㉙ (صٓ پ ۲۳ ع ۳)

(اے پیغمبر) یہ قرآن ایک ایسی کتاب ہے جس کو ہم نے تجھ پر اتارا (بڑی) برکت والی اسلیے کہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور عقل والے اس سے نصیحت لیں[1]

۹۱- هٰذَا ذِکْرٌ ④ (صٓ پ ۲۳ ع ۳)

یہ تو (دنیا میں ان کا) ذکر (خیر) ہے۔

۹۲- اِنْ هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ⑧⑦ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِیْنٍ ⑧⑧ (صٓ پ ۲۳ ع ۵)

قرآن اور کچھ نہیں سارے جہان (جن اور آدمیوں) کیلیے نصیحت ہے اور تم کو (اے کافرو) کچھ دنوں بعد اس کی حقیقت ضرور معلوم ہو جائے گی[2]۔

۹۳- تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ① اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ ② (الزمر پ ۲۳ ع ۱)

اس کتاب (یعنی قرآن) کا اتارا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو زبردست ہے حکمت والا۔ ہم نے یہ کتاب سچائی کے ساتھ تجھ پر اتاری۔

۹۴- اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ ㉓ (الزمر پ ۲۳ ع ۳)

اللہ تعالیٰ نے بہت اچھی بات کتاب اتاری (یعنی یہ قرآن جس کی آیتیں) ملی جلی[3] (ہیں) دہرائی گئی[4] جو لوگ اپنے مالک سے ڈرتے ہیں ان کی کھال کے رونگٹے (اس کو پڑھ کر) کھڑے ہو جاتے ہیں[5] پھر اللہ کی یاد کی طرف ان کے (بدن کے) پوست اور دل نرم ہو جاتے ہیں[6]۔

۹۵- وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ کُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ ㉗ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا

اور ہم نے تو اس قرآن میں لوگوں (کے سمجھانے) کے لیے (دین کی) ہر ایک مثال بیان کر دی ہے کسی طرح ان کو نصیحت ہو[7] یہ قرآن عربی زبان میں ہے

[1] معلوم ہوا کہ قرآن اس لیے اترا ہے کہ لوگ اس کا مضمون اور مطلب سمجھیں اور اس میں غور کریں ہر بات میں اس کی ہدایت کے موافق عمل کریں نہ اسلیے کہ زبان سے صرف اس کے الفاظ رٹ لیے جائیں یا تیجے یا دسم یا چہلم میں اس کا ختم کیا جائے یا اس میں فال کھولی جائے، [2] یعنی مرنے کے بعد یا قیامت میں تم کو معلوم ہو جائے گا کہ قرآن بیشک اللہ کا کلام تھا اور جن باتوں کا قرآن میں مذکور تھا وہ سب صحیح تھیں، [3] یعنی ایک آیت دوسری آیت سے فصاحت اور بلاغت میں ملتی جلتی ہے کوئی آیت رکیک اور فصاحت کے خلاف نہیں ہے، [4] اس کے قصے اور احکام اور نصیحتیں دو دو تین تین بار اس میں مذکور ہوتی ہیں، [5] عبداللہ بن زبیرؓ نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے پوچھا جب قرآن پڑھا جاتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا کیا حال ہوتا انہوں نے کہا ان کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے اور بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے عبداللہ نے کہا ہمارے زمانہ میں تو بعضے لوگ ایسے ہیں کہ قرآن سننے سے ان کو غش آ جاتا ہے اسماءؓ نے کہا اللہ کی پناہ شیطان مردود سے، [6] اور وہ بڑی آسانی اور خوشی اور رغبت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت بجا لاتے ہیں۔ قتادہؓ نے کہا اولیاء اللہ کی بھی یہی صفت ہے کہ ڈر سے ان کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوں اور اللہ کی یاد میں ان کا دل لگ جائے یہ نہیں کہ ان کی عقل جاتی رہے یا ان کو غش آ جائے جیسے بدعتیوں کا حال ہوتا ہے اور یہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ عراق کے ایک شخص پر سے گذرے جو مدہوش گرا ہوا تھا۔ انہوں نے پوچھا اس کو کیا ہوا لوگوں نے کہا جب یہ قرآن سنتا ہے تو اس کا یہی حال ہو جاتا ہے عبداللہ نے کہا کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں مگر گرتے نہیں اور ایسے لوگوں کے پیٹ میں شیطان سما جاتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا یہ طریقہ نہ تھا۔ ابن سیرین سے پوچھا گیا کچھ لوگ قرآن سن کر گر جاتے ہیں انہوں نے کہا ان کو ایک چھت پر بیٹھاؤ پاؤں پھیلا کر اور قرآن سناؤ اگر وہ نیچے گر جائیں تب تو سچے ہیں ورنہ جھوٹے، [7] یعنی دین کی ضروری باتیں سب قرآن میں موجود ہیں اور حدیث شریف سے اس کا مطلب خوب کھل جاتا ہے ہر ایک آدمی کو اپنا دین سنبھالنے کے لیے قرآن اور حدیث کافی ہے۔

غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿۲۸﴾
(الزمر پ ۲۳ ع ۳)

اس میں کوئی اینچ پینچ نہیں[1] اس لیے کہ (لوگ اس کو سمجھیں (اور کفر سے) بچے رہیں۔

۹۶- إِنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ﴿۴۱﴾ (پ ۲۴ ع ۲)

(اے پیغمبر) ہم نے لوگوں کے سمجھانے کیلیے تجھ پر سچی کتاب اتاری (قرآن)[2]

۹۷- حم ﴿۱﴾ تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿۲﴾ (المؤمن پ ۲۴ ع ۱)

اس کتاب (قرآن) کا اتارا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو زبردست ہے علم والا۔

۹۸- حم ﴿۱﴾ تَنزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿۲﴾ كِتَابٌ فُصِّلَتْ آيَاتُهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿۳﴾ بَشِيرًا وَنَذِيرًا فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿۴﴾ (حم السجدہ پ ۲۴ ع ۱)

یہ بہت رحم والے مہربان (خدا) کی اتاری ہوئی کتاب ہے جس کی آیتیں جدا جدا ہیں عربی قرآن سمجھ دار لوگوں کے لیے جو ماننے والوں کو خوشخبری سناتا ہے اور کافروں کو ڈراتا ہے لیکن اکثر لوگوں نے منہ موڑ لیا ہے۔ پھر وہ سنتے ہی نہیں۔

۹۹- إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ﴿۴۱﴾ لَّا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ﴿۴۲﴾ (حم السجدہ پ ۲۴ ع ۵)

بے شک جن لوگوں نے قرآن کو نہ مانا جب اُن کے پاس پہنچا[3] اور بیشک قرآن عزت والی کتاب ہے جھوٹ کا تو اس میں دخل ہی نہیں نہ آگے سے نہ پیچھے سے[4] حکمت والے تعریف کے لائق (خدا تعالیٰ) کی اتاری ہوئی ہے۔

۱۰۰- وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَّقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ ۖ أَأَعْجَمِيٌّ وَعَرَبِيٌّ ۗ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ ۖ وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۚ أُولَٰئِكَ يُنَادَوْنَ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ﴿۴۴﴾ (حم السجدہ پ ۲۴ ع ۵)

اور اگر ہم اس قرآن کو دوسری زبان میں کرتے تو یہ لوگ (عرب کے کافر) کہتے اسکی آیتیں صاف کیوں نہیں ہوئیں کیا (تعجب کی بات ہے) دوسری زبان کا (تو قرآن) اور (پیغمبر) عرب (اے پیغمبر) یہ قرآن ایمان والوں کے لیے تو ہدایت اور (دل کی بیماری کیلیے) تندرستی ہے اور جن لوگوں میں ایمان نہیں ان کے کانوں میں قرآن ایک بوجھ ہے اور وہ (ان کی آنکھوں) پر پردہ ہے[5] ان لوگوں کو (جیسے) کوئی دُور جگہ سے پکار رہا ہے[6]

۱۰۱- قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُم بِهِ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ﴿۵۲﴾ (حم السجدہ پ ۲۵ ع ۶)

(اے پیغمبر ان کافروں سے) کہدے بھلا بتلاؤ تو سہی اگر قرآن اللہ تعالیٰ کے پاس سے آیا ہو پھر تم نے اس کو نہ مانا تو اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہے جو (سیدھی راہ) سے اتنی دُور ضد میں پڑا ہوا ہو۔

[1] یعنی مشکل مطلب جو سمجھ میں نہ آئے یا اس میں کوئی کجی نہیں ہے یعنی اختلاف کہ کہیں ایک حکم ہو کہیں اس کے خلاف دوسرا حکم [2] یا ہم ہی نے اس کو حقیقت میں اتارا ہے [3] وہ اپنی سزا دیکھ لیں گے۔ [4] پیچھے سے دخل یہ کہ اس میں کچھ بڑھا دیا جائے اور آگے سے داخل یہ کہ اس میں سے کچھ گھٹا دیا جائے درحقیقت قرآن ایسی ہی محفوظ کتاب ہے جس پر تمام مذاہب والے رشک کرتے ہیں اس کی آیتیں اور الفاظ اور حرف سب گنے ہوئے ہیں اور صدہا مسلمانوں کے دلوں میں محفوظ ہیں اگر سچ پوچھیے تو قرآن شریف ہی ایک ایسا معجزہ ہے جو انصاف کرنے والے کیلیے اسلام کی حقیقت پہچاننے کو کافی ہے بھلا کسی اور دین میں ایسی کوئی محفوظ کتاب تو بتلادیں کسی کو اپنی کتاب کا حافظ تو دکھلا دیں اگلی آسمانی کتابوں میں اس امت کا پتہ یہ بتلایا ہے کہ ان کی انجیلیں ان کے سینے میں ہوں گی [5] وہ ان کو اندھا بنا دیتا ہے [6] وہ صرف آواز سنتے ہیں پر مطلب نہیں سمجھتے۔

۱۰۲- وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَرِيْقٌ فِى الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِى السَّعِيْرِ ﴿۷﴾ (الشوریٰ پ ۲۵ ع ۱)

اور ہم نے اسی طرح تجھ پر[۱] عربی زبان کا قرآن بھیجا اس لیے کہ تو مکہ والوں کو اور جو اُن کے گرد رہتے ہیں[۲] ڈرائے[۳] اور اس دن کی خبر سنائے جس دن لوگ اکٹھے ہوں گے[۴] جس میں کوئی شک نہیں (اس دن) ایک گروہ بہشت میں ہوگا اور ایک گروہ دوزخ میں[۵]

۱۰۳- وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِىْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِىْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ ﴿۵۲﴾ (الشوریٰ پ ۲۵ ع ۵)

اور اسی طرح (اے محمدؐ) ہم نے اپنے حکم سے ایک رُوح تیری طرف بھیجی[۶] (اس سے پہلے) تجھ کو یہ بھی معلوم نہیں تھا کتاب کیا چیز ہے[۷] اور نہ ایمان معلوم تھا[۸] لیکن ہم نے قرآن ایک نور بنایا ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں اس قرآن سے راہ پر لگا دیتے ہیں۔

۱۰۴- حٰمٓ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۳﴾ وَاِنَّهٗ فِىْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِىٌّ حَكِيْمٌ ﴿۴﴾ (الزخرف پ ۲۵ ع ۱)

قسم ہے[۹] اس کتاب کی جو کھول کر بیان کرنے والی ہے ہم نے اس کتاب کو جو عربی زبان کا قرآن ہے (لوح محفوظ میں لکھا) اس لیے کہ تم سمجھو[۱۰]۔ اور یہ قرآن بڑی کتاب میں (لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے) ہمارے نزدیک تو بلند درجے والا حکمت سے بھرا ہوا ہے[۱۱]

۱۰۵- وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾

اور جب ان کے پاس سچا قرآن آ پہنچا تو کہنے لگے یہ جادو ہے اور ہم اس کو نہیں مانتے اور کہنے لگے (اگر یہ قرآن سچ اللہ کا کلام ہے تو) دونوں بستیوں (مکہ اور طائف) کے کسی بڑے (امیر) آدمی پر کیوں نہیں اترا[۱۲]

---

[۱] جیسے یہ وحی بھیجی ہے، [۲] گرد میں ساری دنیا آگئی، [۳] یعنی قیامت کے دن کی، [۴] صحیح حدیث میں ہے، ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے آپ کے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں آپ نے فرمایا یہ کتاب جو داہنے ہاتھ میں ہے اس میں بہشت والوں کے اور ان کے باپ دادا کے نام ہیں نہ وہ گھٹ سکتے ہیں نہ بڑھ سکتے ہیں اور یہ جو بائیں ہاتھ میں ہے اس میں دوزخ والوں کے اور ان کے باپ دادا کے نام ہیں نہ گھٹ سکتے ہیں نہ بڑھ سکتے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا پھر عمل سے کیا فائدہ آپ نے فرمایا نہیں عمل پر مضبوط رہو اور حق راہ کے قریب رہو کیونکہ جو بہشتی ہے اس کا خاتمہ بہشت کے کام پر ہوگا اور جو دوزخی ہے اس کا خاتمہ دوزخ کے کام پر ہوگا گو وہ کیسے ہی عمل کرتے ہیں پھر آپ نے ان کتابوں کو ڈال دیا اور فرمایا کہ اللہ جل جلالہ اپنے بندوں کے فیصلے سے فراغت کر چکا ہے ایک گروہ بہشت میں اور ایک گروہ دوزخ میں، [۵] مراد روح القدس ہے یعنی حضرت جبرئیلؑ [۶] کیونکہ آپ بالکل امی یعنی ان پڑھ تھے، [۷] یعنی ایمان کے ارکان جیسے نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ اور شرع کے دوسرے احکام ان سب سے تو ناواقف تھا اللہ تعالیٰ کی وحی سے تجھ کو یہ سب باتیں معلوم ہوئیں بعضوں نے کہا ایمان سے قرآن مراد ہے [۸] اسکی تفسیر اوپر گذر چکی ہے، [۹] شریعت کی باتیں اس میں صاف صاف بیان ہوئیں، [۱۰] اہلحدیث کے نزدیک قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے یعنی یہی قرآن عربی زبان کا اور کلام اس کی اور صفات کی طرح مخلوق نہیں ہے اور معتزلہ اور اہلِ بدعت اس کو مخلوق کہتے ہیں ابن عباسؓ سے ایک شخص نے پوچھا قرآن اللہ کا کلام ہے یا اللہ کی مخلوق ہے انہوں نے کہا قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے کیا تو نے یہ آیت نہیں سنی حتیٰ یسمع کلام اللہ اس شخص نے یہ آیت پڑھی ابن عباسؓ نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو لوحِ محفوظ میں لکھا ہے عربی زبان میں جیسے فرمایا بل ہو قرآن مجید فی لوح محفوظ اور تعجب ہے ان لوگوں سے جنہوں نے اس آیت کا ترجمہ یوں کیا: ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن بنایا اور شاید ان لوگوں کو صاحب کشاف کی تقلید نے دھوکے میں ڈالا تو وہ معتزلی ہے اور قرآن کو مخلوق کہتا ہے البتہ اس کے مذہب پر یہ ترجمہ درست ہو سکتا ہے، [۱۱] گو تم اس کی قدر و منزلت نہ کرو،

أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ﴿۳۲﴾ (الزخرف پ ۲۵ ع ۳)

کیا تیرے مالک کی رحمت بانٹنا ان کا کام ہے (نبوت بھی ایک اللہ کی رحمت ہے)

۱۰۶۔ وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ ﴿۴۴﴾ (الزخرف پ ۲۵ ع ۴)

اور یہ قرآن (خود) تیرے اور تیری قوم کے لیے نصیحت ہے اور (لوگو) آگے چل کر تم سے پوچھ ہو گی۔

۱۰۷۔ حٰمٓ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ إِنَّآ أَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿۳﴾ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيْمٍ ﴿۴﴾ أَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۵﴾ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶﴾ (الدخان پ ۲۵ ع ۱)

قسم ہے[۵۲] اس کتاب (قرآن) کی جو کھول کر بیان کرنے والی ہے ہم نے اس کو برکت کی رات[۵۳] میں اتارا ہم کو یہ منظور تھا کہ (لوگوں کو اپنے عذاب سے) ڈرائیں[۵۴] اسی رات کو ہر ایک انتظامی کام کا فیصلہ ہوتا ہے[۵۵]۔ ہمارے پاس سے حکم لے کر بیشک ہم (پیغمبروں کو) بھیجتے ہیں یہ تیرے مالک کی مہربانی ہے[۵۶] وہ (سب کچھ) سنتا جانتا ہے۔

۱۰۸۔ فَإِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ (الدخان پ ۲۵ ع ۳)

(اے پیغمبر ہم نے) تو اس قرآن کو تیری زبان (عربی) میں آسان کر دیا اس لیے کہ عرب لوگ اس کو یاد رکھیں۔

۱۰۹۔ حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ (الجاثیہ پ ۲۵ ع ۱)

اس کتاب (قرآن) کا اتارنا اللہ کی طرف سے ہے جو زبردست ہے حکمت والا۔

۱۱۰۔ تِلْكَ آيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِأَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَ اللّٰهِ وَآيٰتِهِ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾ (الجاثیہ پ ۲۵ ع ۱)

(اے پیغمبر) یہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں ہیں جو ہم تجھ کو ٹھیک ٹھیک سناتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں کے بعد (اور) کون سی بات[۵۷] پر ایمان لائیں گے۔

۱۱۱۔ هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِآيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ أَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾ (الجاثیہ پ ۲۵ ع ۱)

یہ قرآن نور (سچی) راہ بتلاتا ہے اور جو لوگ اپنے مالک کی آیتوں کو نہیں مانتے ان کو بلا کا (تکلیف کا) عذاب ہوتا ہے۔

۱۱۲۔ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ (الجاثیہ پ ۲۵ ع ۲)

یہ قرآن کیا ہے لوگوں کے لیے عقل کی باتیں ہیں اور جو لوگ (قیامت) پر یقین رکھتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

۱۱۳۔ حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ (الاحقاف پ ۲۶ ع ۱)

اس[۵۸] کتاب (قرآن مجید) کا اتارنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو زبردست ہے حکمت والا۔

۱۱۴۔ قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہدے تبلاؤ تو سہی اگر یہ قرآن اللہ کے پاس سے

---

[۵۱] مکہ کا بڑا آدمی ولید بن مغیرہ کو اور طائف کا بڑا آدمی عروہ بن مسعود ثقفی کو سمجھتے تھے۔ [۵۲] اس کی تفسیر اوپر گذر چکی۔ [۵۳] برکت کی رات شب قدر کہتے ہیں قرآن اس رات میں سارے کا سارا لوح محفوظ سے اتار کر پہلے آسمان پر رکھا گیا پھر وہاں سے تھوڑا تھوڑا ضرورت کے موافق ہر ایک موقع پر تئیس برس تک اترتا رہا اب اختلاف ہے کہ شب قدر کون سی رات ہے اکثر کا یہ قول ہے کہ وہ رمضان کے اخیر دہے میں کوئی طاق رات ہوتی ہے۔ [۵۴] یعنی سال بھر تک جو بڑے بڑے کام ہونے والے ہیں مثلاً زندگی موت، فتح شکست ارزانی قحط رزق روزی ان کا آخری حکم اس رات میں دے دیا جاتا ہے۔ [۵۵] یعنی پیغمبروں کا بھیجنا خصوصاً حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجنا اللہ کی بڑی رحمت ہے۔ [۵۶] یعنی اللہ تعالیٰ کے کلام سے بڑھ کر اور کون سا کلام ہے جس پر وہ ایمان لائیں گے۔ [۵۷] اس کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے۔

بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى
مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰﴾ (الاحقاف پ۲۶ ع ۱)

آیا ہو اور تم نے اس کو نہ مانا اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ ایسی ہی کتاب (اترنے کی) گواہی دے چکا اور وہ ایمان لے آیا لیکن تم اکڑے رہے (تو تمہارا حال کیا ہوتا ہے) بیشک اللہ بے فرمانوں کو راہ پر نہیں لگاتا۔[۱]

۱۱۵- وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ
وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ڰ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲﴾
(الاحقاف پ۲۶ ع ۲)

حالانکہ قرآن سے پہلے موسیٰ کی کتاب اتر چکی ہے جو پیروی کے لائق اور رحمت تھی اور یہ قرآن بھی ایک کتاب ہے جو (اگلی کتابوں کو) سچ بتلاتی ہے۔ عربی زبان میں (اسلیے اتری ہے) کہ گنہگاروں کو ڈرائے اور نیکوں کو خوشخبری دے۔

۱۱۶- وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ
الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا
قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا
يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ
مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ
اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۰﴾ يٰقَوْمَنَآ
اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ
مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ
اَلِيْمٍ ﴿۳۱﴾ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ
بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ

اور یاد کر جب ہم کئی جنوں کو تیرے پاس پھیر لائے وہ قرآن سننے لگے جب اسکے پاس پہنچے[۲] تو (ایک دوسرے سے) کہنے لگے چپ رہو پھر جب (قرآن کا پڑھنا) ختم ہوا تو اپنے بھائیوں کے پاس لوٹ گئے ان کو (عذاب سے) ڈرانے لگے کہنے لگے بھائیو ہم ایک کتاب سن کر آئے ہیں جو موسیٰؑ کے بعد اتری ہے[۳] وہ اگلی (آسمانی) کتابوں کو سچ بتاتی ہے اور سچا دین اور سیدھا رستہ دکھلاتی ہے بھائیو اللہ تعالیٰ کی طرف ہم بلانے والے کا کہنا مانو اور اس پر ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو تکلیف کے عذاب سے (آخرت کے عذاب سے) بچا دے گا۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی (طرف) بلانے والے (اس پیغمبرؐ) کا کہنا نہ مانے گا وہ اللہ کو (کہیں ساری) زمین پر تھکا نہیں سکتا[۴] اور اللہ تعالیٰ

[۱] گواہ سے مراد عبداللہ بن سلام ہیں جو یہود کے بڑے عالم تھے انہوں نے قرآن کے برحق ہونے کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے پیغمبر ہونے کی گواہی دی اور مسلمان ہو گئے اور یہ آیت مدینہ میں اتری [۲] یعنی جہاں قرآن پڑھا جاتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس، [۳] ایک حدیث میں ہے کہ یہ واقعہ بطن نخلہ میں ہوا وہاں نو جن آپ کے پاس آئے قرآن سننے کو ان میں ایک کا نام زوبعہ تھا۔ زبیرؓ نے کہا عشاء کے وقت نصیبین کے جن آئے تھے اور نصیبین یمن کا ایک گاؤں ہے وہاں اشراف جن رہتے تھے ابن مسعودؓ نے کہا درخت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ جن آئے ہیں اور اس رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی نہ تھا آپ اکیلے تشریف لے گئے تھے ہم رات بھر پریشان رہے صبح کو آپ آئے اور ہم کو جنوں کے نشان بتلائے ایک روایت میں ابن مسعودؓ سے یوں ہے کہ میں اس رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور صحیح یہ ہے کہ جن کئی بار آپ کے پاس آئے تھے ایک بار طائف کے راستہ میں اور ایک بار مکہ کے راستوں میں اور ایک بار مدینہ میں اور ابن مسعودؓ کسی بار آپ کے ساتھ تھے کسی بار نہ تھے۔ اور اس طرح سے روایتوں میں اختلاف باقی نہیں رہتا، [۴] انہوں نے انجیل مقدس کا ذکر نہیں کیا کس لیے کہ انجیل کوئی علیحدہ کتاب نہیں ہے اس میں یہی حکم دیا گیا ہے کہ موسیٰؑ کی شریعت پر چلو کچھ اخلاقی نصیحتیں زیادہ ہیں کچھ مثالی، [۵] یعنی جو گناہ حق العباد نہیں ہیں۔ بعضوں نے کہا حربی کافر جب مسلمان ہو جائے تو اس کے سب گناہ بخش دیئے جاتے ہیں گو حق العباد ہوں اور ذمی کافر جب مسلمان ہو تو صرف حق اللہ بخش دیئے جاتے ہیں، حق العباد نہیں معاف ہوتے، [۶] اس سے بھاگ کر کہیں جا نہیں سکتا۔

اَوْلِيَآءُ ؕ اُولٰٓئِكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۲﴾
(الاحقاف پ۲۶ ع ۴)

کے سوا کوئی اس کا حمایتی نہیں ہو سکتا۔ ایسے ہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔

۱۱۷۔ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ (محمد پ۲۶ ع ۳)

کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے، نہیں بلکہ ان کے دلوں پر قفل پڑے ہیں[۱]

۱۱۸۔ قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ﴿۱﴾ (قٓ پ۲۶ ع ۱)

قسم ہے[۲] قرآن کی جو بڑی شان والا ہے[۳]

۱۱۹۔ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿۴۵﴾
(قٓ پ۲۶ ع ۳)

تو قرآن سے ان لوگوں کو نصیحت کر جو میرے عذاب سے ڈرتے ہیں (خدا کو مانتے ہیں)[۴]

۱۲۰۔ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۷﴾
(اربع مرات) (القمر پ۲۷ ع ۱)

اور ہم نے تو قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے لیکن کوئی نصیحت لینے والا بھی ہو۔

۱۲۱۔ اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿۲﴾ (الرحمن پ۲۷ ع ۱)

بڑے رحم والے (خدا) نے قرآن (محمدؐ کو) سکھلایا۔

۱۲۲۔ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۷﴾ فِىْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ (الواقعہ پ۲۷ ع ۳)

یہ قرآن عزت والا ہے چھپی ہوئی (یا محفوظ) کتاب میں (لکھا ہوا)[۵] اس کو وہی چھوتے ہیں جو پاک ہیں[۶] سارے جہان کے مالک کی طرف سے اترا ہے۔

۱۲۳۔ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ (الحشر پ۲۸ ع ۳)

(اے پیغمبرؐ) اگر ہم اس قرآن کو ایک پہاڑ پر اتارتے (حالانکہ پہاڑ بہت سخت ہوتا ہے) تو دیکھتا وہ اللہ کے ڈر سے جھک رہا ہے پھٹ رہا ہے[۷] اور ہم یہ مثالیں لوگوں سے اس لیے بیان کرتے ہیں کہ وہ سوچیں (اور سمجھیں)

۱۲۴۔ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۲﴾ (القلم پ۲۹ ع ۲)

حالانکہ قرآن سارے جہان کے لیے نصیحت ہے[۸]

۱۲۵۔ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۴۰﴾ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلَا بِقَوْلِ

بیشک یہ قرآن عزت والے فرشتے کا لایا ہوا ہے[۹] اور وہ شاعر کا کلام نہیں ہے تم بہت کم یقین کرتے ہو اور نہ کاہن (نجومی) کا کلام ہے

---

[۱] قرآن ان کے دلوں میں جا ہی نہیں سکتا غور کرنا کجا صرف لوگوں کو دکھانے کے لیے زبان سے قرآن کے لفظ رٹ لیتے ہیں، [۲] یہ بھی اللہ تعالیٰ کے اسرار میں سے ہے جس کے معنی اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، [۳] تو سچا پیغمبر ہے لیکن یہ مکہ کے کافر تجھ پر ایمان نہ لائے، [۴] یا اللہ ہم کو بھی ان لوگوں میں سے کر، [۵] یعنی لوح محفوظ میں، [۶] یعنی لوح محفوظ کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں یعنی فرشتے۔ بعضوں نے کہا قرآن کو ہاتھ نہیں لگاتے مگر جو پاک ہیں یعنی باوضو ہیں اور ان لوگوں نے مصحف کو چھونا بغیر وضو کے جائز نہیں رکھا امام مالکؒ اور شافعیؒ اور اکثر علماء کا یہی قول ہے۔ شوکانی نے کہا ابن عباسؓ اور شعبیؒ اور ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ مصحف کا چھونا بغیر وضو کے بھی درست ہے، [۷] جب پہاڑ کا یہ حال ہو تو آدمی کو قرآن شریف سن کر کس قدر ڈرنا اور جھکنا چاہیے۔ ایک ضعیف حدیث میں ہے یہ آیت درد سر کی منتر ہے بعضوں نے کہا اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا احسان جتلایا کہ اگر یہ قرآن پہاڑ پر اترتا تو وہ بھی قائم نہ رہتا مگر ہم نے تجھ کو پہاڑ سے بھی زیادہ قوی اور مضبوط کر دیا، [۸] جو شخص ایسا کلام سنائے وہ کہیں باؤلا ہو سکتا ہے مردود کافر خود باؤلے تھے، [۹] یعنی حضرت جبریلؑ کا۔

كَاهِنٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿٤٢﴾ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٣﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ﴿٤٤﴾ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ﴿٤٥﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ﴿٤٦﴾ فَمَا مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ﴿٤٧﴾ وَإِنَّهُ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٤٨﴾ وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنكُم مُّكَذِّبِينَ ﴿٤٩﴾ وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٥٠﴾ وَإِنَّهُ لَحَقُّ الْيَقِينِ ﴿٥١﴾

(الحاقۃ پ ۲۹ ع ۲)

تم بہت کم غور کرتے ہو[۱] سارے جہان کے مالک کا اتارا ہوا ہے[۲] اور اگر پیغمبر (محمدؐ) کوئی بات ہم پر بٹ لیتا (جھوٹ بنا لیتا) تو ہم (گنہگاروں کی طرح) اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے اور اس کی شاہ رگ کاٹ ڈالتے[۳] پھر تم میں سے کوئی بھی اس کی طرف سے آڑے نہ آتا[۴] اور بے شک یہ قرآن پرہیزگاروں کے لیے نصیحت ہے اور ہم جانتے ہیں کہ تم میں بعضے لوگ اس کو جھٹلاتے ہیں[۵] اور بیشک یہ قرآن کافروں کو (قیامت میں) افسوس دلائے گا اور بیشک قرآن پورا یقینی ہے[۶]

۱۲۶- إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ﴿١﴾ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ ﴿٢﴾

(الجن پ ۲۹ ع ۱)

ہم نے ایک عجیب قرآن سنا[۷] جو سچا رستہ بتلاتا ہے۔

۱۲۷- وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ﴿٤﴾ إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ﴿٥﴾ (المزمل پ ۲۹ ع ۱)

اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر اچھی طرح پڑھا کر[۸] کیونکہ ہم آگے چل کر تجھ پر ایک بھاری کلام (قرآن) اتاریں گے[۹]

۱۲۸- إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿١٩﴾ (المزمل پ ۲۹ ع ۱)

یہ آیتیں نصیحت کی باتیں ہیں پھر جس کا جی چاہے اپنے مالک کی طرف رستہ بنا لے[۱۰]

[۱] اگر غور کرو تو سمجھ لوگے کہ قرآن شعر نہیں ہے اور نہ پنڈت اور نجومیوں کی سی تکی خیالی باتیں ہیں کہتے ہیں ابوجہل نے کہا محمدؐ شاعر ہیں اور ولید بن مغیرہ نے کہا جادوگر ہیں۔ عقبہ نے کہا کاہن ہیں اس وقت یہ آیتیں اتریں، [۲] خدا کا کلام ہے، [۳] یعنی گردن کی وہ رگ جو دل سے ملتی ہے اس کے کٹنے سے آدمی فوراً مر جاتا ہے [۴] ہمارے عذاب کو اس پر سے روک سکتا یہ دلیل اللہ جل شانہ نے ایسی عمدہ بیان فرمائی جس سے دل کو تسلی ہو جاتی ہے مطلب یہ کہ حضرت محمدؐ تو بچپنی سے تم میں صادق القول اور راستباز مشہور تھے یہاں تک کہ سچائی کی وجہ سے ان کا لقب امین ہو گیا تھا پھر جو شخص بندوں پر جھوٹ باندھنے سے پرہیز کرتا ہو وہ اللہ تعالیٰ پر کیوں جھوٹ باندھے گا۔ بالفرض اگر حضرت محمدؐ ایسا کرتے کہ قرآن کو خود بناتے اور اللہ تعالیٰ پر چپیپ دیتے تو اللہ تعالیٰ ہر بات جانتا ہے وہ اسی وقت حضرت محمدؐ کو سزا دیتا ان کی گردن اڑا دیتا اس کو سب قدرت ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا اور حضرت محمدؐ کی مدد کی اور ان کے دین کو ساری دنیا میں پھیلا دیا اور ان کو دشمنوں کے نرغہ میں ہر طرح محفوظ رکھا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو گی کہ حضرت محمدؐ اللہ تعالیٰ کے سچے پیغمبر تھے جیسے حضرت موسیٰؑ اور عیسیٰؑ سچے پیغمبر تھے، [۵] قرآن کو نہیں مانتے ان کو ہم عنقریب سزا دیں گے، [۶] اس کے کلام الٰہی ہونے میں مطلق شک نہیں، [۷] جس کے الفاظ اور مضامین تعجب کے لائق ہیں، [۸] کہ ہر ایک حرف پوری طرح پر نکلے اور جہاں پر ٹھہرنا چاہیئے وہاں ٹھہر جائے جہاں سانس توڑنا چاہیئے وہاں سانس توڑے سانس رضؓ سے پوچھا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کیونکر پڑھتے تھے انہوں نے کہا آپؐ مد کے ساتھ پڑھتے تھے۔ بسم اللہ کو مد کرتے رحیم کو مد کرتے۔ ام سلمہؓ نے کہا تمہاری نماز کہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کہاں آپ ایک ایک حرف کو الگ الگ صاف صاف پڑھتے تھے۔ الحمد للہ رب العلمین پڑھتے اور ٹھہر جاتے پھر الرحمن الرحیم پڑھتے اور ٹھہر جاتے پھر مالک یوم الدین پڑھتے اور ٹھہر جاتے۔ سید علامہ نے کہا ترتیل سے غرض یہ ہے کہ دل لگا کر پڑھے نہ یہ کہ فقط لفظوں کو خوب نکالے زبان اور منہ ٹیڑھا کرے یہ بدعت ہے جس کو جاہلوں نے نکالا ہے، [۹] تورات کو عبادت کر کے تکلیف اٹھانے کی عادت کر لے۔ [۱۰] توحید اختیار کرے یہ رستہ اسکو بہشت تک پہنچا دیگا۔

۱۲۹- كَلَّآ إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾ فَمَن شَآءَ ذَكَرَهُ ﴿۵۵﴾

(المدثر پ ۲۹ ع ۲)

نہیں نہیں یہ قرآن بیشک (سراسر) نصیحت ہے پھر جس کا جی چاہے اُس کو مان لے (یا یاد کرلے)

۱۳۰- لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ۞ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ﴿۱۷﴾ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ﴿۱۸﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ﴿۱۹﴾

(القیٰمۃ پ ۲۹ ع ۱)

(اے پیغمبر قرآن اترتے وقت) اس کو جلدی جلدی یاد کر لینے کے لیے اپنی زبان نہ ہلایا کر (تیرے دل میں) اس کا جما دینا اور اس کا پڑھا دینا ہمارا کام ہے پھر جب ہم (فرشتے کے ذریعہ سے تجھ کو) پڑھ کر سُنا چکیں اسکے پڑھ چکنے کے بعد تو پڑھا کر پھر اس (میں جو مشکل پڑے اس) کا کھول دینا بھی ہمارا کام ہے۔

۱۳۱- إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنزِيلًا ﴿۲۳﴾

(الدھر پ ۲۹ ع ۲)

(اے پیغمبر) ہم نے تجھ پر قرآن تھوڑا تھوڑا کرکے اُتارا لے

۱۳۲- إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۞ فَمَن شَآءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿۲۹﴾ (الدھر پ ۲۹ ع ۲)

یہ باتیں نصیحت ہیں پھر جس کا جی چاہے اپنے مالک تک پہنچنے کا رستہ کرے (توحید اور اسلام قبول کرلے)

۱۳۳- كَلَّآ إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿۱۱﴾ فَمَن شَآءَ ذَكَرَهُ ﴿۱۲﴾ فِى صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿۱۳﴾ مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿۱۴﴾ بِأَيْدِى سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾

(عبس پ ۳۰ ع ۱)

سُن لے قرآن تو ایک (عام) نصیحت ہے جس کا جی چاہے اس سے نصیحت لے عزت والے ورقوں میں لکھا ہوا جو اونچی جگہ رکھے ہوئے ہیں پاک صاف ہیں سے ایسے لکھنے والے فرشتوں کے ہاتھوں میں جو عزت دار تابعدار ہیں لله

۱۳۴- إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿۱۹﴾ ذِى قُوَّةٍ عِندَ ذِى الْعَرْشِ مَكِينٍ ﴿۲۰﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ﴿۲۱﴾ (التکویر پ ۳۰ ع ۱)

بیشک یہ قرآن عزت والے زور والے پیغمبر کا پہنچایا ہوا ہے تخت والے خداوند کے پاس اس کا بڑا درجہ ہے سے وہاں اس کی بات مانی جاتی ہے سے امانت دار ہے ھے

۱۳۵- وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ﴿۲۵﴾ فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ﴿۲۶﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿۲۷﴾

اور قرآن شیطان مردود کا کلام نہیں ہے سے تم لوگ کدھر (بہکے) جا رہے ہو (تمہارا کیا خیال ہے) یہ قرآن تو سارے جہان کے لیے نصیحت ہے

لے دہرایا کر اس کے اوپر عمل کیا کر صحیحین میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اترتے وقت سختی ہوتی تو آپ جلدی جلدی اپنی زبان اور ہونٹ ہلاتے رہتے اس ڈر سے کہ کہیں وحی نہ بھول جائے اس وقت اللہ تعالےٰ نے یہ آیت اتاری اسکے بعد سے آپ خاموش سُنا کرتے جب حضرت جبریل چلے جاتے تو آپ جیسا انہوں نے پڑھایا تھا ویسا ہی پڑھ دیتے ٹے تو نے قرآن نہیں بنایا جیسے مشرک خیال کرتے ہیں، ۳ے ستر پردوں میں وہ بے اذن چلے جاتے ہیں، ۴ے فرشتے اسکی اطاعت کرتے ہیں، ۵ے جن نے کہا اللہ تعالیٰ نے آسمان والوں پر حضرت جبریلؑ کی اطاعت لازم کردی ہے جیسے زمین والوں پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی، ۶ے قریش کے کافر یہ پکار کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی جن آتا ہے وہ آپ کو قرآن سکھا جاتا ہے، عے اس کو لکھے پڑھے یاد کرے یا سوچے سمجھے خدا کی درگاہ میں غریب اور مالدار دونوں برابر ہیں مالدار کو کوئی ترجیح نہیں اسی طرح خدا کے پیغمبر کو بھی برتاؤ کرنا چاہیئے، عے لوح محفوظ کے ورقوں میں یا اگلے پیغمبروں کے صحیفوں میں، سے کوئی گندہ ان کو ہاتھ نہیں لگا سکتا صے وہ لوح محفوظ سے اس کی نقل کیا کرتے ہیں جنوں نے کہا سفرۃ کرام بررۃ سے قاری لوگ مراد ہیں جو قرآن کو طہارت کے ساتھ بڑے ادب سے پڑھتے ہیں بعضوں نے کہا صحابہ مراد ہیں حدیث میں ہے کہ جو قرآن فر فر پڑھتا ہے اسکو خوب یاد ہے اولا تو قیامت کے دن) عزت والے فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو مشقت اٹھا کر اس کو مشکل سے پڑھتا ہے اس کو دوہرا ثواب ہوگا

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾ (التکویر پ ۳۰ ع ۱)

(مگر) اسی کے لیے (مفید ہے) جو تم سے سیدھے رستے پر چلنا چاہے[1]

۱۳۶- وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۱﴾ (الانشقاق پ ۳۰)

اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے[2]

۱۳۷- بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾ (البروج پ ۳۰ ع ۱)

یہ قرآن (کچھ معمولی کلام نہیں ہے) بلکہ بڑی بزرگی والا ہے لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے[3]

۱۳۸- اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿۱۳﴾ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿۱۴﴾ (الطارق پ ۳۰ ع ۱)

بے شک قرآن ایک فیصلہ کرنے والا کلام ہے[4] اور وہ کچھ ہنسی دل لگی نہیں ہے۔

۱۳۹- سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤى ﴿۶﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ﴿۷﴾ (الاعلیٰ پ ۳۰ ع ۱)

(اے پیغمبر) ہم تجھ کو اچھی طرح (قرآن) پڑھا دیں گے پھر تو نہیں بھولنے کا[5]۔ مگر جو اللہ چاہے[6]

۱۴۰- اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿۱﴾ (القدر پ ۳۰ ع ۱)

بیشک ہم نے قرآن کو (لوح محفوظ سے پہلے آسمان پر) شب قدر میں اتارا[7]

۱۴۱- رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿۲﴾ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ﴿۳﴾ (البینۃ پ ۳۰ ع ۱)

اللہ تعالیٰ کا رسول جو پاکیزہ (مقدس) ورق ان کو پڑھ کر سناتے ان میں پکی معقول باتیں لکھی ہوں۔

۱۴۲- وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْ بَلَغَ ؕ ﴿۱۹﴾ (الانعام پ ۷ ع ۱)

اور یہ قرآن (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مجھ پر اتارا گیا ہے اسلیے کہ میں تم کو اور جن لوگوں کو یہ قرآن پہنچے (قیامت تک) ڈراؤں[8]

اَلْاَخْلَاقُ وَالْاَوَامِرُ وَالنَّوَاهِيْ وَذِكْرُ لُقْمَانَ (۲۲)

باب ۲۲ اخلاق اور اوامر ونواہی کا بیان اور حضرت لقمان علیہ السلام کا ذکر

۱- وَاٰمِنُوْا بِمَاۤ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْۤا اَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهٖ ۪ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا

اور جو میں نے (اب) اتارا (یعنی قرآن) اس پر ایمان لاؤ وہ سچ بتاتا ہے اس کتاب کو جو تمہارے پاس ہے (یعنی توریت کی تصدیق کرتا ہے) اور نہ

[1] اور جس کو یہ خیال نہ ہو اس کو قرآن سے کوئی فائدہ نہ ہوگا، [2] یعنی سجدہ تلاوت نہیں کرتے بعضوں نے کہا کہ نماز نہیں پڑھتے، [3] ابن عباسؓ نے کہا یہ لوح نور کی ہے اور تین سو برس کی راہ تک اس کی بڑائی ہے [4] جو حق کو ناحق سے الگ کر دیتا ہے، [5] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کی بڑی فکر رہتی کہیں بھول نہ جائیں آپ حضرت جبرئیل کے سناتے ہی سناتے پڑھنے لگتے اس وقت یہ آیت اتری اسکے بعد آپ کچھ نہیں بھولے، [6] جیسے بعضی آیتوں کی تلاوت قرآن میں موقوف کر دی گئی یہ اور بات ہے۔

[7] پھر پہلے آسمان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تھوڑا تھوڑا تئیس برس تک اترتا رہا اس شب کو شب قدر اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں سال بھر کی کل باتوں کا ٹھہراؤ ہوتا ہے۔

[8] اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی نافرمانی سے جب اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ نے آنحضرت صلعم کی پیغمبری سے انکار کیا تو قریش کے کافر کہنے لگے اب تمہارا گواہ کون ہے اس وقت یہ آیت اتری۔ حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت اتری تو آپ نے روم اور ایران اور حبش کے بادشاہوں کو خط بھیجے اور ان کو اسلام کی دعوت دی۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جس کو یہ قرآن پہنچا گویا اس نے مجھ کو دیکھا۔

قَلِيلًا وَّ إِيَّايَ فَاتَّقُونِ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۴۲﴾

(البقرہ پ ۱ ع ۴)

تم اسکے پہلے منکر مت بنو اور میری آیتوں پر تھوڑا مول مت لو اور میرا ہی ڈر رکھو[۱] اور سچ کو جھوٹ کے ساتھ گڈمڈ نہ کرو اور جان بوجھ کر حق بات کو مت چھپاؤ۔

۲۔ أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ وَأَنتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۴۴﴾ (البقرہ پ ۱ ع ۵)

تم لوگوں کو تو کہتے ہو نیکی کرو اور اپنی خبر ہی نہیں لیتے اور کتاب پڑھتے ہو (توریت شریف) کیا تم کو عقل نہیں ہے[۲]

۳۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا وَاسْمَعُوا ۗ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۰۴﴾

(البقرہ پ ۱ ع ۱۳)

ایمان والو تم راعنا نہ کہو انظرنا کہا کرو اور بات مانو[۳]۔ اور کافروں کو دکھ کی مار ہوگی۔

۴۔ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ﴿۱۵۲﴾ (البقرہ پ ۲ ع ۱۸)

تم میری یاد کرتے رہو میں تم کو یاد رکھوں گا[۴]۔ اور میرا شکر کرتے رہو ناشکری نہ کرو[۵]

۵۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿۱۵۳﴾ وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ ﴿۱۵۴﴾ (البقرہ پ ۲ ع ۱۹)

(مسلمانو) مصیبت کے وقت صبر اور نماز سے مدد لو۔ بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے[۶] اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کو مردہ مت کہو۔ بلکہ زندہ ہیں لیکن تم کو خبر نہیں[۷]

۶۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ

لوگو زمین میں جو چیزیں حلال پاکیزہ ہیں اُن کو کھاؤ اور شیطان کی راہوں پر مت چلو وہ تمہارا کھلا دشمن

---

۱ پہلے منکر مت بنو یعنی جب تم قرآن کا انکار کرو گے تو تمہاری اولاد بھی تمہاری پیروی کرے گی تو انکے کفر کا بھی وبال تم ہی پر پڑے گا کیونکہ اوّل تو کا فر تم ہی ٹھہرے اور جو کوئی بُری بات کی بنا ڈالے قیامت تک اس پر بوجھ پڑتا رہے گا۔ ۲ یہودیوں کے بعض عالم اپنے عزیزوں کو جو مسلمان ہو گئے تھے یہ کہتے کہ حضرت محمدؐ کے دین پر قائم رہو یہ دین حق ہے اور خود اس کی پیروی نہ کرتے تب یہ آیت اتری۔ ۳ جب آنحضرت صلعم نصیحت فرماتے اور کوئی مسلمان بات نہ سمجھتے تو عرض کرتے راعنا یعنی دوبارہ فرمایئے یہودیوں نے جو یہ لفظ کہتے مسلمانوں کو سنا وہ بھی راعنا کہنے لگے ان کی زبان میں راعنا گالی ہے یعنی احمق اگر دبا کر کہو تو راعینا ہو جاتا ہے یعنی ہمارا چرواہا (گڈریا) یہود مردود اس لفظ پر خوش ہوتے تھے اور بُرا معنی مراد لیتے تھے اور ظاہر میں یہ جتلاتا کہ مسلمان بھی یہ لفظ کہتے ہیں تب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو منع کر دیا کہ تم راعنا کا لفظ ہی کہنا چھوڑ دو اسکے بدل انظرنا کہا کرو یعنی ذرا ٹھہریئے اور ہم کو سمجھ لینے دیجیے واسمعو کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ کا یہ حکم مانو یعنی راعنا کو چھوڑنا اور انظرنا کہنا۔ ۴ یعنی تم شب و روز میری عبادت میں مصروف رہو میں تم کو ثواب اور مغفرت دیتا رہوں گا حدیث میں ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جتنک وہ میری یاد کرتا رہے اور اسکے لب ہلتے رہیں۔ ۵ شکر کے معنی یہ ہیں کہ اللہ کی نعمتوں کو اس کی اطاعت میں صرف کرنا مثلاً روپیہ دیوے تو نیک کاموں میں صرف کرنا زور دیوے تو غریبوں کی مدد کرنا۔ ۶ اس آیت کی کچھ تفسیر اوپر گذر چکی ہے سید علامہ نے کہا قرآن شریف میں جہاں یہ مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نیکوں یا پرہیزگاروں یا صابروں کے ساتھ ہے تو یہی مراد ہے کہ اعانت اور مدد سے ان کے ساتھ ہے اور جہاں یہ مذکور ہے کہ سب کے ساتھ ہے تو مراد یہ ہے کہ علم اور قدرت سے ساتھ ہے اور اتفاق کیا ہے اس پر اگلے اور پچھلے مفسروں اور تمام صحابہؓ اور تابعین نے کہ اللہ تعالیٰ کی معیت علمی ہے کیونکہ اس کی ذات مقدس بالائے عرش ہے اور اسکا علم ہر ذرے کو شامل ہے اسی طرح اس کی سمع اور بصر اور قدرت وغیرہ۔ ۷ بعضوں نے کہا جنگ بدر میں چودہ آدمی مہاجرین میں سے اور آٹھ انصار میں سے شہید ہوئے تھے لوگ کہنے لگے افسوس وہ مارے گئے اور دنیا کے مزے اُٹھا نہ سکے تب یہ آیت اتری۔

عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿١٦٨﴾ (البقرة ع ٢١)

ہے [1]

۷- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿١٧٢﴾

(البقرة پ ۲ ع ٢١)

مسلمانو جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو دی ہیں کھاؤ اور اگر تم خالص اللہ تعالیٰ کی بندگی کا دم بھرتے ہو تو اسی کا شکر بجا لاؤ [2]

۸- وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١٨٨﴾ (البقرة پ ۲ ع ٢٣)

اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھا جاؤ نہ مال کا مقدمہ حاکموں تک اسلیے لے جاؤ کہ لوگوں کے مال میں سے ایک حصہ تم جان بوجھ کر ناحق ہضم کر لو [3]

۹- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٢٠٨﴾ فَإِن زَلَلْتُم مِّن بَعْدِ مَا جَاءَتْكُمُ الْبَيِّنَاتُ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٠٩﴾

(البقرة پ ۲ ع ٢٥)

(مسلمانو) پوری مسلمانی میں آجاؤ (یا سب مسلمان مسلمان مل کر ایک ہو جاؤ) [4] اور شیطان کے راہوں پر مت چلو بیشک وُہ تمہارا کھلا دشمن ہے [5] اگر کھُلی نشانیاں آنے کے بعد بھی تم پھسل جاؤ (اور شیطان کے پھندے میں پھنس جاؤ) تو یہ سمجھ رکھو بےشک اللہ تعالےٰ زبردست ہے حکمت والا۔

۱۰- لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَن تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً ۗ

مسلمان مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو کوئی ایسا کرے (یعنی کافروں سے دوستی جوڑے) تو اس کو اللہ تعالیٰ سے کچھ تعلق نہیں رہا [6] مگر ہاں جب ایسے امر کا ڈر ہو جس سے بچنا ضرور ہے [7]

---

[1] ثقیف اور خزاعہ اور عامر بن صعصعہ اور بنی مدلج نے کئی قسم کے جانوروں اور پیداوار کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا اس پر یہ آیت اتری، [2] ترمذی نے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے اور پاکیزہ ہی کو قبول کرتا ہے ایک شخص اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھاتا ہے اور کہتا ہے پروردگار پروردگار (میری دُعا قبول فرما) حالانکہ اس کا کھانا حرام پینا حرام کپڑا حرام پھر اس کی دعا کیوں کر قبول ہوگی، [3] جو مال خلاف شرع لیا یعنی شرع نے اس کی اجازت نہ دی ہو تو وہ باطل (ناحق) ہے گو دینے والا اپنی خوشی سے دیوے مثلاً زنا کی خرچی رشوت نجومی کی فیس شراب کی یا ستار مردنگ وغیرہ باجوں کی قیمت یا لاٹری یا جوئے کی منفعت حاکموں تک لے جانے سے مطلب یہ ہے کہ صاحب مال کا مال کھا گئے پھر مقدمہ ایک حاکم تک لے دوڑے تاکہ حاکم فیصلہ کر دے اور صاحب مال کو ہرا دے وہ بیچارہ اپنا حق مانگ بھی نہ سکے۔ شریح قاضی فرمایا کرتے تھے کہ میں تیرے حق میں فیصلہ تو کرتا ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ تو ناحق پر ہے گواہوں پر میں حکم دیتا ہوں اور میرے حکم دینے سے کوئی چیز تجھ کو حلال نہ ہو جائے گی، [4] پوری مسلمانی میں آجاؤ یعنی شریعت کی سب باتوں پر عمل کرو آدھا تیتر آدھا بٹیر نہ کرو، [5] یعنی جس راہ کی طرف شیطان بلاتا ہے اُدھر مت جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی راہ مضبوط تھام لو، [6] کیونکہ کافر اللہ تعالیٰ کے دشمن ہیں ان سے دوستی کرنا اللہ تعالیٰ سے دشمنی کرنا ہے، [7] مثلاً جان جاتی ہو تو ضرورت کے وقت کافروں سے ظاہر داری کرنے پر دل میں ہمیشہ ان سے دشمنی رکھے اکثر علماء کے نزدیک ضرورت کے وقت کافروں سے ایسی ظاہری دوستی کرنا درست ہے اور ایک جماعت علماء نے اس کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ اب اس کی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی تعداد بہت بڑھا دی ہے اور اسلام کو عزت دے دی ہے ابن عباسؓ نے کہا یہ تقیہ ہے یعنی زبان سے ایسی بات کہنا جو اگر نہ کہے تو آفت میں پڑتا ہے لیکن دل سے اس کو بُرا سمجھے یہ ضرورت کے وقت جائز ہے مگر کسی گناہ کا ارتکاب درست نہیں نہ خون کرنا۔ ابو العالیہ نے کہا تقیہ صرف زبان سے ہوتا ہے نہ عمل سے۔

وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸﴾

(آل عمران پ ۳ ع ۳)

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی ذاتِ مقدس سے تم کو ڈراتا ہے[1] اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس جانا ہے[2]

۱- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ
وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَاعْتَصِمُوْا
بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا
نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ
بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ
وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ
مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ
تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ
اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَا
تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ
مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۵﴾

(آل عمران پ ۴ ع ۱۱)

(مسلمانو) اللہ تعالیٰ سے جیسا ڈرنا چاہیئے ویسا ڈرو اور مرتے دم تک اسلام پر قائم رہو[3] اور سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو (یعنی اس کے دین یا عہد یا جماعت یا قرآن کو) تھامے رہو اور پھوٹ نہ کرو جیسے کتاب والے الگ الگ فرقے ہوگئے اور اللہ تعالیٰ کا وہ احسان یاد کرو (اے اوس وخزرج کے لوگو) جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے (رات دن تم دونوں میں لڑائی رہتی) پھر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل ملا دیئے تم اس کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے[4] اور تم آگ کے گڑھے (دوزخ) کے کنارے آ لگے تھے (اب اس میں گرنے والے تھے) اللہ تعالیٰ نے تم کو اس سے بچا لیا اللہ اسی طرح تم سے اپنی آیتیں بیان کرتا ہے اسلیے کہ تم سچی راہ پر قائم رہو[5] اور تم میں کچھ لوگ ایسے بھی ہونے چاہیئیں جو بھلائی کی طرف (لوگوں) کو بلائیں اور اچھی بات کا حکم کریں اور بُرے کاموں سے منع کریں اور یہی لوگ (آخرت میں) بامراد ہوں گے[6] اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے پھوٹ کر لی اور صاف صاف حکم آنے کے بعد اختلاف کرنے لگے[7] اور یہی لوگ ہیں جن کو (آخرت میں) بڑا عذاب ہوگا[8]

۲- كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ

لوگوں کے (فائدے اور اصلاح کے) لیے جتنی امتیں پیدا ہوئیں

---

[1] وہ بڑے جلال اور غضب والا ہے جیسے رحم والا ہے، [2] سب کو اسی سے سابقہ پڑنا ہے تو اس سے ڈرتے رہو اس کے حکم کے خلاف مت کرو، [3] جیسا حق ہے ڈرنے کا یعنی جن کاموں کا اس نے حکم دیا ہے ان کو بجا لاؤ جن کاموں سے منع کیا ہے ان سے باز رہو جب یہ آیت اتری تو صحابہؓ بہت گھبرائے اور عرض کیا کہ یہ کس سے ہو سکتا ہے اس وقت یہ آیت اتری فاتقوا اللہ ما استطعتم، یعنی جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرو اور یہ آیت منسوخ ہوگئی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی پھر فرمایا کہ اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا میں ٹپکے سب لوگوں کا کھانا بگڑ جائے تو ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جن کو زقوم ہی کھانا پڑے گا (یعنی دوزخ والوں کا) [4] یعنی اسلام کی تم کو توفیق دی آپس میں دینی بھائی ہوگئے، [5] اور اپنے دشمنوں کے بہکانے سے خرابی میں نہ پڑو، [6] شاہ عبد القادر صاحب نے فرمایا یعنی مسلمانوں میں فرض ہے کہ ایک جماعت قائم رہے جہاد کرنے کو اور دینداری کی تقید کرنے کو تاکہ شریعت کے خلاف کوئی نہ کر سکے اور جو اس کام پر قائم ہوں تو وہی کامیاب ہیں اور یہ کہ کوئی کسی سے تعرض نہ کرے موسیٰ بدین خود عیسیٰ بدین خود یہ مسلمانی کی راہ نہیں ہے ہمارے زمانہ میں یہ عجیب بلا پھیلی ہے کہ مسلمانوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے بالکل چشم پوشی کر لی ہے علانیہ طرح طرح کی بدعتیں اور شرک کی باتیں کی جاتی ہیں اور کوئی بندہ خدا کا ایک کلمہ اپنی زبان سے نہیں نکالتا، [7] حالانکہ جب صاف حکم موجود ہو تو اختلاف کی کوئی وجہ نہ تھی، [8] یعنی یہود اور نصاریٰ کی طرح مت ہو جاؤ جیسے ان میں کئی فرقے ہوگئے اور ایک دوسرے کو کافر کہتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ یہود اکہتر فرقے ہوگئے اور نصاریٰ کے بہتر اور میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے یہ سب دوزخی ہیں مگر ایک فرقہ وہ جماعت ہے، دوسری روایت میں ہے جس پر میں ہوں اور میرے صحابہؓ ہیں،

لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ ﴿۱۱۰﴾ (آل عمران پ۴ ع ۱۱)

ان سب میں تم بہتر ہو[۱] تم اچھا کرنے کا حکم دیتے ہو اور بُرے کام سے منع کرتے ہو[۲] اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہو۔

۱۳۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚۖ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ هٰۤاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا یُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَیْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَیْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَیْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۖ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَیِّئَةٌ یَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا یَضُرُّكُمْ كَیْدُهُمْ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ ﴿۱۲۰﴾

(آل عمران پ۴ ع ۱۳)

(مسلمانو) جو مسلمان نہ ہوں ان کو اپنا ہمراز نہ بناؤ وُہ تمہاری خرابی میں کچھ کمی نہیں کرنے کے[۳] تمہاری تکلیف سے ان کو خوشی ہوتی ہے، ان کی باتوں سے دشمنی کھل گئی ہے اور جو دشمنی ان کے دلوں میں چھپی ہے وہ اس سے بھی زیادہ ہے اگر تم سمجھ سکو تو ہم نے تم سے پتے کی باتیں کہہ دیں[۴] سنتے ہو تم ان کے دوست ہو وہ تمہارے دوست نہیں حالانکہ تم سب کتابوں کو مانتے ہو[۵] اور جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں ہم بھی مومن ہیں اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو غصے کے مارے تم پر انگلیاں دانتوں سے چباتے ہیں (اے پیغمبر) کہدے اپنے غصے میں جل مرو[۶] بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کی بات جانتا ہے اگر تمہارا فائدہ ہو تو ان کو بُرا لگے اور جو نقصان ہو تو خوش ہوں اور اگر تم صبر اختیار کرلو اور ان (کی دوستی) سے بچے رہو[۷] تو اُن کے فریب سے تمہارا کچھ بھی نہیں بگڑنے کا اس لیے وُہ جو کچھ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کو سب معلوم ہے[۸]

۱۴۔ وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ (آل عمران پ۴ ع ۱۴)

اور اپنے پروردگار کی بخشش اور بہشت کی طرف لپکو جس کا چوڑاؤ آسمانوں اور زمین کے برابر ہے (تو لمباؤ کا کیا کہنا) ان پرہیزگاروں کے لیے تیار ہوئی ہے[۹]

---

[۱] یعنی امت محمدیؐ تمام امتوں سے افضل اور اعلیٰ ہے، [۲] معلوم ہوا کہ اور امتوں سے بہتر ہونے کی وجہ یہی ہے کہ مسلمان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہتے ہیں اگر اس کو چھوڑ دیں تو ان کی فضیلت جاتی رہے گی اور پھر وُہ دوسری امتوں کی طرح ہو جائینگے، [۳] یعنی جہاں تک ان سے ہوسکے تم کو خراب کرنے کیلئے کوئی بات اُٹھا نہ رکھیں گے، [۴] ہوا یہ تھا کہ بعضے مسلمانوں میں اور یہودیوں میں عزیزداری تھی وہ کبھی رازکی باتیں بھی ان سے کہدیتے تب یہ آیت اتری بعضوں نے کہا منافقوں سے کہہ دیتے ان کو مسلمان سمجھ کر ان کی باتوں سے دشمنی کھل گئی یعنی جلدی میں ان کے منہ سے جو باتیں نکل پڑیں ان سے معلوم ہوگیا کہ یہ مسلمانوں کے لیے دوست نہیں ہیں عقلمند آدمی دشمن کو اس کی بات اور طرز کلام اور چہرے کے رنگ سے پہچان لیتا ہے۔

[۵] تو ان کی کتاب کو بھی مانتے ہو وہ تمہاری کتاب نہیں مانتے تو چاہیے یہ تھا کہ تم ان کے دشمن ہوتے اور وہ تمہارے دوست ہوتے لیکن معاملہ الٹا ہے [۶] روز بروز اسلام کی ترقی ہوجاتے گی، [۷] یا اللہ سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرلو، [۸] اور اس کا علم اور قدرت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے ایک ذرہ بھی اس سے چھپا نہیں شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا یہود میں اکثر منافق بھی تھے تو انکے ذکر کے ساتھ ان کا بھی ذکر کیا۔ اب آگے جنگ احد کے حال بیان ہوتے ہیں اس میں بھی بعض مسلمانوں نے کافروں کا کہنا سن لیا تھا اور گھاٹی کو چھوڑ کر لوٹ کی فکر میں چلدیے تھے منافقوں نے نفاق کی باتیں ظاہر کی تھیں، [۹] بخشش کی طرف لپکو یعنی ان کاموں کی طرف جو بخشش کے سبب ہیں اس میں سب نیک کام اور عبادتیں آگئیں۔

١٥- فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۚ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ﴿١٥٩﴾ إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۖ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْصُرُكُمْ مِنْ بَعْدِهِ ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١٦٠﴾

(آل عمران پ۴ ع ۱۷)

(اے پیغمبرؐ) یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی مہربانی ہے کہ تو ان پر (یعنی مسلمانوں پر) نرم دل ہے اگر کہیں تو اکھڑ سخت دل ہوتا تو تیرے گرد (ایک نہ پھٹکتا سب تیرے پاس) سے تتر بتر ہو جاتے [1] اب ان کا قصور معاف کر دے اور ان کے لیے بخشش کی دعا کر [2] اور معاملہ میں ان سے مشورہ لے پھر جب [3] تو ایک بات ٹھہرا لے تو اللہ پر بھروسہ کر [4] بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت رکھتا ہے جو اس پر بھروسا کرتے ہیں [5] اگر اللہ تم تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکتا اور اگر وہ تم کو چھوڑ دے تو پھر اور کون ہے جو اس کے بعد تم کو مدد دے [6] تو مسلمانوں کو چاہیئے اللہ تعالیٰ پر بھروسا رکھیں۔

١٦- وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۖ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۖ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اور جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کچھ (مال) دیا ہے اور وہ اس میں بخیلی کرتے ہیں (فرض زکوٰۃ ادا نہیں کرتے) تو اسکو (یعنی بخیلی کو اپنے حق میں بہتر نہ سمجھیں بلکہ وبال ہے جس (مال) میں انہوں نے بخیلی کی ہے وہی قیامت [7] کے دن ان

---

[1] جو ہوا سو ہوا تو اپنی نرم دلی کیوں چھوڑ دے۔ [2] جیسے پہلے ان سے معاملہ میں صلاح و مشورہ لیا کرتا تھا اب بھی لیا کر۔ [3] صلاح و مشورہ کے بعد [4] اور وہ بات کر گذر۔ [5] یعنی توکل کرتے ہیں توکل کے معنی یہ نہیں ہیں کہ آدمی ظاہری اسباب کو قطع کر دے بلکہ سب کچھ کرے مگر دل میں یہ یقین رہے کہ خدا جو چاہے وہ ہوگا۔ اس آیت سے یہ نکلا کہ مشورہ نہایت عمدہ چیز ہے حق تعالیٰ نے بھی اپنے پیغمبرؐ کو مشورہ لینے کا حکم کیا ہمارے زمانہ میں بعض مسلمان رئیس اور بادشاہ اپنے تئیں یہ سمجھتے ہیں کہ وہ رعایا کے جان و مال کے مالک اور سیاہ و سفید کے مختار ہیں اور جو چاہتے ہیں کر گذرتے ہیں نہ ملک کے لائق اور ذی علم اور شریف لوگوں کی رائے لیتے ہیں نہ کسی کو عرض و معروض کا موقع دیتے ہیں۔

[6] دوسرے مقام میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے وکان حقًا علینا نصر المؤمنین یعنی مومنوں کی مدد کرنا ہم کو ضرور ہے اگر مسلمان سب مل کر توبہ کریں اور صدق دل سے قرآن اور حدیث پر جم جائیں اس وقت مومن ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی مدد مومنوں کے ساتھ ہے پھر یہ ممکن نہیں کہ کوئی ان پر غالب ہو جائے۔ [7] اے رب العالمین کوئی نہیں پھر تباہی تباہی ہے ہزار مکریں کرو لاکھوں تدبیریں کرو زمین و آسمان کے قلابے ملاؤ جب خدا تعالیٰ اپنی مدد اٹھا لے تو تم کو کبھی سرخروئی نہیں ہو سکتی۔ یہی حال ہمارے زمانہ میں مسلمانوں کا ہو رہا ہے خدا تعالیٰ کی مدد کا جو راستہ ہے اس پر تو بھولے سے بھی چلنے کا قصد نہیں کرتے یعنی ایمان اور اتباع سنت کا اور خیالی پلاؤ پکانے میں استاد ہو رہے ہیں کوئی کہتا ہے وضع اور لباس بدل دو کوئی کہتا ہے دکانداری اور سوداگری میں مصروف ہوں بھلا ان ڈھکوسلوں سے کہیں مسلمان ترقی کر سکتے ہیں ان کی آنکھوں پر غفلت کا پردہ پڑ گیا ہے یہ ان مسلمانوں کے حالات کیوں نہیں دیکھتے جنہوں نے چند ہی سال کے عرصہ میں روم و ایران، عرب، ہند، فارس اور چین تک اسلام پھیلا دیا تھا ان میں کونسا وصف تھا جو ہم میں نہیں وہ یہی کہ وہ قرآن اور حدیث کے تابع تھے اور ہم اپنے ہوا و ہوس کے تابع ہیں، [8] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اے پیغمبرؐ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کچھ دیا ہے اور وہ اس میں بخیلی کرتے ہیں تو مت سمجھ کہ یہ ان کے حق میں اچھی ہے بلکہ بُری ہے ان کیلئے عنقریب وہ ان کے گلے کا طوق ہوگا قیامت کے دن بعضوں نے سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ) کا ترجمہ یوں کیا ہے وہ عنقریب اس کی بخیلی کی سزا اٹھائیں گے قیامت کے دن۔

وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾ (آل عمران پ ۴ ع ۱۸)

(کے گلے) کا طوق ہوا چاہتا ہے[1] اور آسمانوں اور زمین کا وارث (آخر) اللہ ہی ہوگا اور جو تم کرتے ہو (سخاوت یا بخیلی) اس تعالیٰ کو اس کی خبر ہے۔

۱۷۔ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ
اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ
مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾ (آل عمران پ ۴ ع ۱۹)

جو لوگ اپنے کیے پر پھول جاتے ہیں اور بن کیے چاہتے ہیں کہ ان کی تعریف ہو[2] ان کو نہ سمجھنا ہرگز نہ سمجھنا کہ وہ عذاب سے بچ جائیں گے اور اُن کو دُکھ کا عذاب ہوگا[3]

۱۸۔ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ
نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ
مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴿۱﴾
(النساء پ ۴ ع ۱)

لوگو اپنے مالک سے ڈرتے رہو جس نے تم کو ایک جان (آدم) سے پیدا کیا اور اسی جان میں سے (پہلے) اس کی بی بی (حوا) کو پیدا کیا (آدم کی ایک پسلی سے حوا کو نکالا) اور ان دونوں (یعنی آدم اور حوا سے) بہت سے مرد اور عورت پھیلا دیئے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس کا آپس میں واسطہ دیا کرتے ہو (مثلاً کہتے ہو خدا کے واسطے ہمارا یہ کام نکال دو) اور ناطہ توڑنے سے بیشک اللہ تعالیٰ تم کو تک رہا ہے[4]

۱۹۔ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ
اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا
لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۵﴾ (النساء پ ۴ ع ۱)

اور اپنے مال جن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارا سہارا بنایا ہے بیوقوفوں کے حوالے مت کرو اور ان کو اس میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور اچھی طرح (نرمی سے) ان سے بات کرو[5]

۲۰۔ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَاۤ
اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ

اور ان کو قید مت کرو اس نیت سے کہ جو تم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ اُڑا لو[6] مگر جب وہ کھلی بدکاری کریں[7]

ف۱ اور جتنے جھوٹے مالک ہیں وہ سب مر جائیں گے اور سارے ملک چھوڑ جائیں گے تو جب چھوڑ نا ہے تو پھر بخیلی کیا ضروری ہے مال کا مالک حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہے یہ اس کا فضل و کرم ہے کہ چند روز کیلئے تم کو مستعار دیا ہے اور تمہارے ہاتھ سے اپنا مال خرچ کرا کر تم ہی کو اجر و ثواب دیتا ہے، ف۲ کیا ہوا کہ لوگوں کو گمراہ کرنا اور نہ کیا ہوا یہ کہ حق کرتا یا حق کہنا یعنی ناحق کہتے ہیں اور گناہ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگ بڑا حقانی کہیں، ف۳ یہ آیت اس وقت اتری جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے کوئی بات پوچھی انہوں نے غلط بتا دی اور خوش خوش پھولے ہوئے چلے اس پر کہ ہم نے صحیح بات چھپالی اور غلط بتانے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تعریف کے متوقع ہوتے، ف۴ تمہارے ہر ایک کام کو دیکھ رہا ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ڈرتے رہو اللہ سے اور ناطہ سے جن کا واسطہ دیتے ہو آپس میں عرب کے لوگ ناطے کا واسطہ بھی دے کر اپنا کام نکالتے مثلاً کہتے: "انشدک باللہ والرحم" اس آیت سے یہ نکلا کہ ناطے رشتے کا لحاظ بہت ضروری ہے ہمیشہ ناطہ والوں سے نیک سلوک کرنا چاہیئے صحیح حدیث میں ہے کہ ناطہ عرش سے لٹک رہا ہے اور کہہ رہا ہے جو کوئی مجھ کو جوڑے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے جوڑے گا اور جو کوئی مجھ کو توڑے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے توڑے گا، ف۵ یہ نصیحت ہے بندوں کو کہ مال کی سی شے جس کا پیدا کرنا مشکل ہے خرچ کرنا بہت سہل ہے بیوقوف بچوں اور عورتوں کے ہاتھ میں مت پکڑاؤ اور بعضے لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ اپنی بی بی یا بچوں کو خوش کرنے کیلئے ساری کمائی ان کے ہاتھ میں دے دیتے ہیں وہ تو ہیں نادان سب اڑا دیتے ہیں یا میاں کو ایک پیسہ نہیں دیتے اب میاں ان کے سامنے عاجزی کرتے ہیں یا از سر نو کمانے کی دھن میں لگتے ہیں اور دکھ اٹھاتے ہیں اس وقت اپنے کیے پر پچھتاتے ہیں، ف۶ یعنی جب وہ مر جائیں تو ترکہ میں اپنا دیا ہوا مال پھر تم کو مل جاتے یا جب تک وہ مہر نہ پھیر دیں ان کو دوسرا نکاح نہ کرنے دو یا خاوندوں کو حکم ہے کہ ان کو تکلیف مت دو اس نیت سے کہ وہ مہر معاف کر دیں یا پھیر دیں، ف۷ یعنی زنا یا خاوند کی نافرمانی یا شرارت تو ان کو گھروں میں قید رکھنا درست

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۹﴾ (النساء پ۴ ع ۳)

اور عورتوں سے اچھی گذران کرو پھر اگر وہ تم کو نہ بھائیں تو ایسا ہو سکتا ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو۔ اور اللہ تعالیٰ اس میں بہت برکت دے ؎۲

۲۱ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۫ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۲۹﴾ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾ (النساء پ۵ ع ۵)

(مسلمانو) آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق طور سے مت کھاؤ مگر سوداگری کر کے آپس کی خوشی سے ؎۳ اور اپنا خون نہ کرو ؎۵ بیشک اللہ تعالیٰ تم پر مہربان ہے (وہ تمہاری ہلاکت نہیں چاہتا) اور جو کوئی ظلم (زور) سے ایسا کرے (یعنی خون کرے یا کسی کا مال ناحق اڑالے) تو ہم ضرور اس کو (قیامت کے دن) دوزخ میں ڈالیں گے اور اللہ تعالیٰ پر (یہ دوزخ میں ڈالنا) آسان ہے۔

۲۲۔ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۳۲﴾ (النساء پ۵ ع ۵)

اور اللہ تعالیٰ نے جو تم میں سے کسی کو دوسرے سے زیادہ دیا ہے اس کی ہوس نہ کرو ؎۶ مرد اپنی کمائی کا ثواب پائیں گے ؎۷ اور عورتیں اپنی کمائی کا ثواب پائیں گی ؎۸ اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔

۲۳۔ وَبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ

اور ناطے والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور نزدیک ہمسایہ اور غیر نزدیک ہمسایہ اور پاس بیٹھنے والے اور

؎۱ تم ان کو پسند نہ کرو کسی خاص وجہ سے وہ بدکاری نہ کریں تو نہ شرارت تو ایسا ہو سکتا ہے الخ ؎۲ یعنی عورت خوبصورت نہیں ہے یا خاوند کی خواہش کے موافق نہیں ہے اور وہ بھاتی نہیں لیکن اگر اس پر بھی اس کو رہنے دے اور اس کے ساتھ احسان کرے تو ثواب سے خالی نہیں دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ انجام کیا ہونے والا ہے یعنی عورت شکل و صورت میں خوب نہیں ہوتی لیکن خانہ داری کے کاموں میں ایسی ہوشیار ہوتی ہے کہ خاوند کو بہت آرام ملتا ہے اور کبھی اس کے پیٹ سے اولاد ایسی پیدا ہوتی ہے کہ سارا گھر روشن ہو جاتا ہے، ؎۳ جو شریعت میں درست نہیں ہے جیسے سود، جوا زبردستی چوری ڈاکہ خیانت رشوت، ؎۴ یعنی تجارت کر کے ایک دوسرے کی رضامندی سے جو تم کو مل جاتے وہ کھاؤ کیونکہ حلال طیب ہے اور اگرچہ مال حلال اور ذریعوں سے بھی ملتا ہے مثلاً ہبہ یا صدقہ یا وصیت یا میراث سے مگر تجارت کمائی کا بڑا ذریعہ تھا اس میں اس کو بیان کر دیا اور تجارت میں سب حلال سودے آ گئے، ؎۵ یعنی ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا خون نہ کرے لفظی ترجمہ یہ ہے کہ مت قتل کرو اپنی جانوں کو چونکہ مسلمان مل کر ایک جان ہیں لہٰذا دوسرے مسلمان کو مارنا گویا اپنی جان کو مارنا ہے، ؎۶ یوں مت کہو رنج کے ساتھ کاش یہ درجہ یا یہ مال ہم کو ملتا صرف آرزو تو بری نہیں مگر یہاں وہ آرزو مراد ہے جس میں دوسرے کے درجے یا مال پر افسوس و رنج ہو اگر دوسرے کی نعمت کا زوال چاہے تو وہ حسد ہے اور سخت گناہ ہے، ؎۷ یعنی ہر ایک کے اعمال کا اس کو اجر ملے گا تم عمل کرنے میں کوشش کرو خالی آرزو کرنے سے کیا فائدہ، ؎۸ یعنی آرزو کرنے میں کیا فائدہ یوں کیوں نہیں کہتے جیسا صحیح حدیث میں ہے اللھم انی اسالک من فضلک ورحمتک فانہ لا یملکھا الا انت، اللہ کا فضل بے انتہا ہے ممکن ہے کہ وہ تم کو اس سے بھی زیادہ دیوے جس کی تم ہوس کرتے ہو، ؎۹ اور ہر ایک کی ضرورت اور احتیاج سے واقف ہے، انجیل شریف میں ہے، مانگو تو تم کو دیا جائے گا اور کھٹکھٹاؤ تو تمہارے لیے دروازہ کھولا جائے گا۔

وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا (۳۶) الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۗ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا (۳۷) (النساء پ ۵ ع ۶)	مسافر اور لونڈی غلام ہے[۱] بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو نہیں چاہتا جو اترانے بڑ مارتے ہیں[۲] آپ بخیلی کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخیلی سکھاتے ہیں اور جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے دیا اس کو چھپاتے ہیں اور ہم نے ایسے ناشکروں کے لیے ذلت کا عذاب تیار کیا ہے۔
۲۴۔ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا (۵۸) (النساء پ ۵ ع ۸)	(مسلمانو) اللہ تعالیٰ تم کو حکم کرتا ہے کہ امانتیں امانت والوں کو پہنچاؤ[۳]
۲۵۔ وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا (۸۶) (النساء پ ۵ ع ۱۱)	اور جب تم کو کوئی سلام کرے تو تم (اس کے جواب میں) اس سے اچھا سلام کرو یا اتنا ہی کر دو بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے[۴]
۲۶۔ فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ ۔۔۔ وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا (۸۹) (النساء پ ۵ ع ۱۲)	ان میں سے کسی کو دوست[۵] بناؤ۔ اور ان میں سے کسی کو اپنا دوست اور مددگار نہ بناؤ۔
۲۷۔ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنفُسَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا (۱۰۷) يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ	اور جو لوگ اپنے تئیں آپ دغا دے رہے ہیں[۶]۔ ان کی طرف سے مت جھگڑ[۷] کیونکہ اللہ تعالیٰ دغاباز بدکار کو پسند نہیں کرتا لوگوں سے (اپنی چوری) چھپاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپاتے[۸]

[۱] حدیث میں ہے کہ جس کو اچھا معلوم ہو کہ اس کی روزی میں کشائش ہو اور اس کی عمر میں برکت ہو تو وہ اپنے ناطے والوں سے اچھا سلوک کرے نزدیک ہمسایہ وہ جس کا مکان اپنے مکان سے ملا ہو یا جو ہمسایہ بھی ہو، اور ناطے والا بھی یا مسلمان بھی ہو، غیر ہمسایہ جس کا مکان اپنے مکان سے ملا نہ ہو لیکن اپنے محلہ یا قرب و جوار میں ہو یا پاس بیٹھنے والا یعنی رفیق جو سفر میں ساتھ ہو یا جاتی دوست یا بی بی یا ایک ساتھ پڑھنے والا سوداگری میں شریک اور مصاحب ایک حدیث میں ہے کہ لونڈی غلاموں کو وہی کھلاؤ جو تم کھاؤ وہی پہناؤ جو تم پہنو حضرت علیؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اخیر بات جو کی وہ یہ تھی" نماز کا اور لونڈی غلاموں کا خیال رکھو"، [۲] لوگوں پر اپنی بڑائی جتاتے ہیں تکبر اور خودی پسند کرتے ہیں، [۳] یعنی جس کی امانت ہے اسی کو دو یہ نہیں کہ زید کی امانت عمرو کے حوالے کر دیں۔ اس آیت سے شرع کے بہت سے مسئلے نکلتے ہیں اور یہ تمام مسلمانوں کی طرف خطاب ہے، یا حاکموں کی طرف اس میں اللہ تعالیٰ کے حقوق سب داخل ہیں خواہ امانت رکھنے والا نیک ہو یا بد جس کی امانت ہو اسی کو دی جائے گی، [۴] اگر تم نے اس سے اچھا جواب دیا ہے تو ضرور اس کا بدلہ تم کو ملے گا اس سے اچھا سلام کرو مثلاً وہ کہے السلام علیکم تو تم کہو وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وہ اتنا کہے تو تم اور بڑھا دو وبرکاتہ بھی کہو شروع میں سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا فرض ہے اور اگر جماعت میں سے ایک شخص جواب دیدے تو سب کی طرف سے کافی ہو جاتا ہے جیسے ابو داؤدؒ کی حدیث میں ہے، [۶] دوسروں کو دغا دے کر کیوں کہ اس کا وبال خود انہی پر پڑے گا۔ گویا انہوں نے خود اپنے ساتھ دغا کیا، [۸] یعنی شرم نہیں کرتے اور گناہ سے باز نہیں رہتے۔

[۷] یعنی ان کا طرفدار مت بن،

وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَىٰ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا ﴿١٠٨﴾ هَا أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ جَادَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَمَن يُجَادِلُ اللَّهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَم مَّن يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ﴿١٠٩﴾

(النساء پ۵ ع ۱۶)

اور جب وہ رات کو ایسی تجویز کرتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ رہتا ہے۲ اور وہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ کے علم میں ہے۳ سنو جی تم لوگوں نے دنیا کی چند روزہ زندگی میں تو ان کی طرف۴ ہو کر جھگڑا کر لیا اب رہ یہ تو کہو قیامت کے دن ان کی طرف سے اللہ تعالیٰ سے کون جھگڑا کرے گا یا کون ان کا وکیل بنے گا۵

۲۸۔ لَّا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١١٤﴾ (النساء پ۵ ع ۱۷)

اکثر ان کے صلاح ومشورے میں بھلائی نہیں ہوتی۶ مگر وہ صلاح جو خیرات دینے یا اچھے کام کرنے یا لوگوں میں ملاپ کرنے کے لیے کی جاتے (وہ) بیشک اچھی ہے۷ اور جو کوئی خدا کی رضامندی حاصل کرنے کیلئے ایسا کرے (نہ ناموری کے واسطے) تو ہم اس کو بڑا ثواب دیں گے۔

۲۹۔ كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ﴿١٣٥﴾

(النساء پ۵ ع ۲۰)

انصاف پر قائم رہو خدا سے ڈر کر گواہی دو (یعنی سچی بات کہو) اگرچہ خود تمہارے یا ماں یا باپ یا عزیزوں کے خلاف ہو۸

۳۰۔ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ ﴿١٤٠﴾ (النساء پ۵ ع ۲۰)

حالانکہ اللہ تعالیٰ کتاب (قرآن مجید) میں تم پر اتار چکا ہے کہ جب تم سنو (کہیں) اللہ کی آیتوں سے کفر اور ٹھٹھا کیا جاتا ہے تو ایسے لوگوں کے ساتھ۹ مت بیٹھو یہاں تک کہ وہ دوسری کسی بات میں لگ جائیں۱۰ اگر تم ایسا کرو گے تو تم بھی انہی کی طرح (کافر) ہو جاؤ گے۱۱۔

۱ جھوٹی قسم کھانے اور دوسرے بے قصور پر چوری لگانے کی، ۲ ان کی ہر بات دیکھتا سنتا ہے، ۳ تو اس سے بچ کر کہاں جائیں گے، ۴ یعنی چور اور اس قوم کی طرف ۵ جو ان کو دوزخ کے عذاب سے بچانے کیلئے بحث اور تقریر کرے، ۶ جب کوئی صلاح کرتے ہیں بُری ہی بات کیلئے، ۷ سبحان اللہ پروردگار نے اس آیت میں مسلمانوں کو ایسا قانون بتلا دیا کہ اگر اس پر چلیں تو دونوں جہان میں اچھے رہیں دنیا کی دولت اور آخرت کی عزت ہاتھ آوے یعنی مسلمانوں کو چاہیئے کہ صلاح مشورہ کے لیے اگر مجلسیں قائم کریں تو ان میں تین قسم کے کام کیے جائیں ایک خیرات اور صدقات جمع کرنے کے لیے تاکہ اس میں سے یتیموں اور محتاجوں، معذوروں اور بیماروں کی پرورش اور خبر گیری ہو طالبین علم کی مدد کی جاتے یعنی محتاج خانے، بیت المعذورین، بیت الیتامیٰ شفاخانے مدارس بنائے جائیں دوسرے اچھے کام اور اچھے پیشے اور اچھے کار آمد ہنروں کو جاری کرنے کیلئے جیسے زراعت تجارت صنعت کی تکمیل اور تعلیم کے واسطے، تیسرے مسلمانوں میں اتفاق اور اتحاد قائم کرانے کے لیے کہ مسلمان جو آپس میں تکرارات کرتے ہیں ان کا تصفیہ شرع کے موافق کر دیا جائے اور سب مسلمان بھائی بھائی کی طرح ایک دوسرے کی مدد اور اعانت پر مستعد رہیں معروف سے ہر ایک اچھی بات مراد ہے، ۸ خود اپنے خلاف گواہی یہ ہے کہ دوسرے کے حق کا اقرار کرے انکار نہ کرے نہ چھپائے، ۹ جو کفر اور ٹھٹھا کر رہے ہیں، ۱۰ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ایک آیت مکہ میں اتاری تھی کہ جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں میں بک بک کرتے ہیں تو ان کے پاس سے چل دے جب تک وہ دوسری بات میں لگیں اور اگر شیطان تجھ کو بھلاوے تو یاد آنے پر ان ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھ، ۱۱ کیونکہ قرآن اور حدیث بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ادنیٰ سنت یا مستحب یا عادات کی تحقیر اور توہین کرنا، اس پر ٹھٹھا کرنا کفر ہے اور جو شخص کفر سے راضی ہو کر کافروں کی صحبت سے خوش ہو وہ بھی کافر ہے۔

۳۱- لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا
مَنْ ظُلِمَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا (۱۴۸)
(النساء پ۶ ع ۲۱)

اللہ تعالیٰ بُری بات پکار کر کہنا پسند نہیں کرتا مگر جس پر ظلم ہو[1]۔ اور اللہ (مظلوم کی دعا) سنتا ہے اور (ظالم نے جو کیا وہ) جانتا ہے[2]

۳۲- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ
اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا
لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا (۱۴۴) (النساء پ۵ ع ۲۱)

(مسلمانو) مسلمانوں کو چھوڑ کر تم کافروں کو دوست نہ بناؤ (کیونکہ یہ منافقوں کا طریقہ ہے) کیا تم یہ چاہتے ہو کہ خدا کا صریح الزام اپنے اوپر لو[3]

۳۳- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ (۱)
(المائدہ پ۶ ع ۱)

(مسلمانو) اللہ تعالیٰ کے حکموں کو پورا کرو۔

۳۴- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَاۗىِٕرَ اللّٰهِ وَلَا
الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَاۗىِٕدَ وَلَآ
اٰۗمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ
رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۭ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ۭ
وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى

(مسلمانو) اللہ تعالیٰ کی نشانیوں (اور اسکے حکموں) کی بے عزتی نہ کرو۔ نہ حرمت والے مہینے کی[4] نہ نیاز کے جانور کی[5] نہ ان جانوروں کی جن کے گلے میں پٹے ہوں[6] نہ ان لوگوں کی جو عزت والے گھر (خانہ کعبہ) کو جا رہے ہوں[7] اپنے مالک کا فضل اور اس کی رضامندی چاہتے ہوں[8]۔ اور جب احرام کھول ڈالو تو شکار کرو[9] اور جن لوگوں نے تم کو (حدیبیہ کے سال) مسجد حرام میں آنے سے روکا تھا ان کی دشمنی تم سے زیادتی نہ کرائے[10] اور آپس میں ایک

[1] وہ ظالم کی بُرائی پکار کر بیان کر سکتا ہے، [2] مظلوم کو جائز ہے کہ علانیہ ظالم کے لیے بددعا کرے یا اس کا ظلم لوگوں سے بیان کرے ابن عباسؓ نے کہا اللہ اس کو پسند نہیں کرتا کہ کوئی کسی کے لیے بددعا کرے مگر مظلوم کو اجازت ہے وہ ظالم کیلیے بددعا کر سکتا ہے اگر صبر کرے تو وہ اس کیلیے بہتر ہے مقاتل نے کہا ابوبکر صدیقؓ کے باب میں اتری ایک شخص نے ان کو بُرا کہا آنحضرتؐ کے سامنے وہ کئی بار خاموش ہو رہے آخر انہوں نے جواب دیا تو آنحضرتؐ اٹھ کھڑے ہوئے ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ جب اس نے مجھ کو گالی دی تو آپ نے کچھ نہیں فرمایا اب میں نے جواب دیا تو آپ اٹھ کھڑے ہوتے ہو۔ آپ نے فرمایا جب تو خاموش تھا تو ایک فرشتہ تیری طرف سے جواب دے رہا تھا جب تو نے خود جواب دیا تو فرشتہ چل دیا اور شیطان آموجود ہوا ایسے میں کھڑا ہو گیا، [3] یعنی کھلی دلیل تمہارے عذاب کرنے کی پیدا ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کی دوستی سے منع اور تم کرو تو خدا کے مخالف ٹھہرے اکثر مسلمانوں کی سلطنتیں اور حکومتیں اسی وجہ سے غارت ہوئیں کہ ان کے بادشاہ یا ارکانِ دولت نے کافروں اور بدمذہبوں سے دوستی کی اور مسلمانوں کو ڈبو دیا، [4] یعنی حج کے ارکان کو ادب اور احتیاط سے بجا لاؤ جن جن مقاموں پر ان سے جو جو حکم دیئے ہیں ان پر عمل کرو یا جن چیزوں کو اس نے حرام کیا ہے ان کو حلال مت بناؤ مثلاً احرام میں شکار کرنا حرام کیا ہے اس کو حلال مت سمجھو، [5] یعنی ذیقعد، ذی حجہ اور محرم اور رجب کی جس کا بیان سورۃ البقرہ کے ستائیسویں رکوع میں گذر چکا ہے، [6] اونٹ ہو یا گائے یا بکری جو قربانی کے لیے مکہ میں بھیجی جائے، [7] یہ نیاز کے جانور کی خاص نشانی تھی اسکے گلے میں جوتی وغیرہ کوئی چیز لٹکا دیتے اس کو تقلید کہتے ہیں، [8] فضل سے مراد روزی ہے یعنی روٹی کمانے کو مثلاً سوداگری کی نیت سے جا رہے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی یعنی حج یا عمرہ بھی کرنا چاہتے ہوں گو کافروں سے اللہ تعالیٰ رضامند نہیں ہو سکتا مگر یہاں مراد یہ ہے کہ وہ اپنے نزدیک خدا تعالیٰ کی رضامندی کے طالب ہوں، [9] اب شکار درست ہو گیا جیسے احرام سے پہلے درست تھا، [10] یعنی ایسا نہ ہو کہ یہ دشمنی ظلم اور زیادتی کا باعث ہو مشرکوں نے ہجرت کے چھٹے سال مسلمانوں کو مکہ میں آنے سے روکا اور عمرہ نہ کرنے دیا آخر حدیبیہ ایک مقام تھا وہاں صلح ٹھہری اسکے دو برس کے بعد مکہ فتح ہوا اور بعض مشرک جو حج یا عمرے کی نیت سے آتے تھے ان کو صحابہؓ نے اس دشمنی سے روکنا چاہا کہ انہوں نے ہم کو روکا تھا اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا۔ اوپر گذر چکا ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے۔

الۡبِرِّ وَالتَّقۡوٰى ‌ۖ وَلَا تَعَاوَنُوۡا عَلَى الۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ ‌ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۲﴾ (المائدہ پ ۶ ع ۱)	دوسرے کی نیکی اور پرہیزگاری میں مدد کرو اور گناہ اور ظلم میں مدد نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ کا عذاب سخت ہے۔
۳۵۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابۡتَغُوۡۤا اِلَيۡهِ الۡوَسِيۡلَةَ وَجَاهِدُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِهٖ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۳۵﴾ (المائدہ پ ۶ ع ۵)	(مسلمانو) اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس تک (پہنچنے کا) وسیلہ ڈھونڈو اور (دین کے دشمنوں سے) اس کی راہ میں[1] لڑو تاکہ تم مراد کو پہنچو[2]
۳۶۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوا الۡيَهُوۡدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوۡلِيَآءَ ‌ؕ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ‌ ؕ وَمَنۡ يَّتَوَلَّهُمۡ مِّنۡكُمۡ فَاِنَّهٗ مِنۡهُمۡ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۵۱﴾ (المائدہ پ ۶ ع ۸)	(مسلمانو) یہود و نصاریٰ کو دوست مت بناؤ[3] (وہ تمہارے خلاف میں) ایک دوسرے کے دوست ہیں[4] اور جو کوئی ان سے دوستی رکھے وہ ان ہی میں کا ایک ہے[5] خدا تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو (کبھی) راہ پر نہیں لانے کا[6]
۳۷۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا دِيۡنَكُمۡ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ وَالۡكُفَّارَ اَوۡلِيَآءَ‌ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۵۷﴾ (المائدہ پ ۶ ع ۹)	(مسلمانو) جن لوگوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنایا اگلی کتاب والے اور کافر (مشرک یا منافق) ان کو دوست مت بناؤ اور اگر تم میں ایمان ہے تو خدا سے ڈرتے رہو[7]
۳۸۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُحَرِّمُوۡا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَـكُمۡ وَلَا تَعۡتَدُوۡا ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ	(مسلمانو) جو ستھری چیزیں اللہ تعالیٰ نے تم کو حلال کر دی ہیں ان کو (اپنے اوپر) حرام نہ کرو[8] اور حد سے (کبھی) مت بڑھو[9] کیوں کہ اللہ حد سے بڑھ جانے

[1] یعنی اس کی رضامندی کیلئے [2] یعنی بہشت پاؤ اس میں ہمیشہ چین کرو وسیلے سے مراد وہ عبادت ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو اور وسیلہ بہشت میں ایک بلند درجہ بھی ہے حدیث میں ہے کہ اللہ سے میرے لیے وسیلہ مانگو یعنی دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ یہ درجہ مجھ کو عطا فرمائے اذان کے بعد دعا میں کہتے ہیں آت محمدا الوسیلۃ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو میرے لیے وسیلہ مانگے گا اس کو میری شفاعت ملے گی۔ [3] یعنی دل سے ان کی دوستی نہ کرو ظاہری بچاؤ کے لیے دوسری آیت میں اجازت ہو چکی ہے یہ آیت اس وقت اتری کہ عبداللہ بن ابی بن سلول منافقوں کا سردار کہنے لگا مجھ سے اور بنی قریظہ کے یہود سے دوستی ہے میں ڈرتا ہوں کہ کہیں جکڑ میں نہ آ جاؤں پھر کافر ہو گیا۔ [4] الکفر ملۃ واحدہ کافر کافر مسلمانوں کے مقابلہ میں سب ایک ہو جاتے ہیں ایسے ان کی دوستی کرنا نری نادانی ہے وہ وقت پر کام آئیں گے بلکہ نقصان پہنچائیں گے۔ [5] معاذ اللہ آخرت میں منہ کالا ہو گا مسلمانوں کو اس آیت سے سبق لینا چاہیے غضب تو یہ ہے کہ ہمارے زمانہ میں بعضے نام کے مسلمان مسلمانوں سے تو دشمنی کرتے ہیں اور ان کے خلاف میں کافروں کے دوست بن جاتے ہیں۔ [6] یعنی اس دوستی سے ان کو کچھ فائدہ نہیں ہونے کا روز بروز تباہ اور ذلیل و خوار ہوتے جائیں گے۔ [7] کافروں سے دوستی نہ کرو۔ [8] بعضے لوگ فقیری اور درویشی اسی کو سمجھتے تھے کہ اللہ نے جو کھانے اور پینے اور پہننے کی پاکیزہ اور ستھری چیزیں پیدا کی ہیں ان کو اپنے اوپر حرام کر لیا کسی نے گوشت نہ کھانے کا عہد کر لیا کسی نے ٹھنڈا پانی چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ نے اس سے ممانعت فرمائی ایسے لوگ فقیری کے کوچہ سے بالکل ناواقف ہیں فقیری یہ ہے کہ اللہ نے جس حال میں رکھا اس میں خوش اور شکر گزار رہے جس طرح مردہ زندہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے اسی طرح اپنے تئیں اللہ کے سپرد کر دے اگر وہ اچھا کھلاوے اور اچھا پلاوے تو سبحان اللہ مزے سے کھاتا و پیتا رہے اور اس کا شکر بجا لاوے اگر برا کھلائے اور برا پلائے تو بھی کھائے اور پیئے اور صبر کرے نہ دل میں کوئی شکوہ ہو نہ زبان سے ناشکری کرے اپنے مالک کا جو دیا ہوا ہے اسی کو اپنے حق میں اچھا سمجھے۔ [9] بالکل عیش میں نہ پڑ جاؤ حرام حلال کی قید اٹھا کر۔

الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾

(المائدہ پ ۷ ع ۱۲)

والوں کو پسند نہیں کرتا[1] اور جو اللہ تم کو حلال ستھری روزی دے اس کو کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تمہارا ایمان ہے[2]

۳۹۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ۭ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾

(المائدہ پ ۷ ع ۱۴)

(مسلمانو) ایسی باتیں مت پوچھو جو اگر تم سے بیان کی جائیں تو تم کو بری لگیں[3] اور اگر ایسے وقت میں پوچھو گے جب قرآن اتر رہا ہے[4] تو خواہ مخواہ تم سے بیان کی جائیں گی[5] اب تو جو تم پوچھ چکے (اس سے) اللہ تعالیٰ نے درگذر کی[6] اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا بردبار ہے[7] ایسی باتیں کچھ لوگ تم سے پہلے (اپنے پیغمبروں سے) پوچھ چکے ہیں پھر (جب بتا دی گئیں) تو ان پر نہ چلے[8]

۴۰۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۭ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٥﴾

(المائدہ پ ۷ ع ۱۴)

(مسلمانو) تم اپنے تئیں سنبھالو اگر تم خود (راہ پر) ہو تو کسی کی گمراہی سے تمہارا نقصان نہ ہوگا تم سب کو اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹ جانا ہے وہ تم کو جو تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے اس کا بدلہ دے کر جتا دے گا۔

۴۱۔ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۭ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ

اور جو لوگ اپنے مالک کو صبح اور شام پکارتے ہیں[9] اسی کا منہ چاہتے ہیں[10] ان کو (اپنے پاس سے) مت نکال (جیسے کافر کہتے ہیں) تجھ کو ان کا حساب دینا نہیں نہ تیرا حساب ان کو دینا ہے[11] اگر تو ان کو نکالے گا تو بے انصافوں میں شریک

---

[1] اور اگر کوئی شخص حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کرلے تو وہ حرام نہ ہوگی اس پر کفارہ لازم ہوگا، [2] یعنی دوبارہ پھر تاکید فرمائی کہ حلال کھانے سے پرہیز کرنا اچھی بات نہیں ہے روزی دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے جو عنایت فرماوے بشرطیکہ حلال ہو اس کو بے تامل کھاؤ، [3] جن کا کھولنا تم کو برا لگے کیونکہ بے ضرورت پوچھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ اور مشکل پڑ جاتی ہے [4] اور پیغمبر زندہ ہیں، [5] پھر جب بیان کی جاویں گی تو تم کو بری لگیں گی یا مشکل میں پڑو گے مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے برابر وحی اترتی رہتی ہے بے ضرورت سوالات مت کرو کیونکہ اگر کرو گے تو جواب اترے گا اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد پوچھنے میں کوئی قباحت نہیں کیونکہ اس امر کا ڈر نہیں ہے کہ وحی اترے اور پوچھنے کی وجہ سے وہ چیز فرض یا حرام ہو جائے گی [6] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو (جن کا تم سے بیان نہیں کیا) معاف رکھا ہے یعنی جو باتیں اللہ تعالیٰ نے بیان نہیں فرمائیں تو یہ اس کی معافی اور رحمت سمجھنا چاہیئے بندوں کو گنجائش ہے کہ اس بات کو کریں یا نہ کریں تو پوچھ پوچھ کر اللہ تعالیٰ کی معافیوں کو کم نہ کرو، [7] گناہ تو دیکھتا ہے پر جلدی سزا نہیں دیتا، [8] بنی اسرائیل کا یہی حال تھا ایک بات کو خواہ مخواہ کرید کر پوچھتے جب وہ بات حرام ہو جاتی تو اس کو کرتے یا فرض ہو جاتی تو نہ کرتے ہر حال میں گناہ گار ہوتے اور یہ ساری آفت ان کی بے ضرورت پوچھنے سے آئی، [9] یعنی فجر اور عصر کی نماز پڑھتے ہیں یا دعا کرتے ہیں، [10] یعنی خلوص سے صرف خدا کے طالب ہیں، [11] یعنی ہر ایک کے اعمال کی جواب دہی خود اسی پر ہے مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں سے نہ تیرا کچھ بگاڑا نہ تو نے ان کا کچھ بگاڑا پھر ان کے نکالنے کی کیا وجہ ہے خصوصاً اس صورت میں جب وہ عابد زاہد خالص خدا کے طلب گار ہیں۔

مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۲﴾ (الانعام پ۷ ع ۶)

۴۱- وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ ؕ وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَى الَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَذَرِ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَیْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا یُؤْخَذْ مِنْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِیْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِیْمٌۢ بِمَا كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ (الانعام پ۷ ع ۸)

ہوگا[۱]

اور (اے پیغمبرؐ) جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں کو کرید کرتے ہیں[۲] تو ان کے پاس سے سرک جا یہاں تک کہ وہ (اسکو چھوڑ کر) دوسری بات میں لگ جائیں[۳] اور اگر کبھی شیطان (یہ نصیحت) تجھ کو بھلا دے[۴] تو یاد آنے پیچھے (ایسے) ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھ[۵] اور پرہیزگاروں کو ان لوگوں کا کوئی حساب نہیں دینا ہوگا[۶] لیکن نصیحت تو کرنا چاہیئے شاید وہ بھی (آئندہ اس بُرے کام سے) بچیں۔ اور (اے پیغمبرؐ) جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا لیا ہے[۷] اور دنیا کی زندگی نے ان کو فریب دے رکھا ہے[۸] ان کو (ان کے حال پر) چھوڑ دے[۹] اور قرآن کے ذریعہ سے نصیحت کرتا رہ ایسا نہ ہو کوئی جان اپنے کرتوت کے بدل ہلاکت میں پڑ جائے اللہ تعالیٰ کے سوا نہ اس کا کوئی حمایتی اور نہ سفارشی ہوگا اور اگر وہ سب طرح کی چھوڑائیاں (فدیے) بھی دے تو بھی اس کی طرف سے قبول نہ ہوں یہی ہیں وہ لوگ جو اپنے کیئے کے بدل آفت میں پھنس گئے ان کو پینے کے لیے گرم کھولتا پانی ہے اور تکلیف کا عذاب کیونکہ وہ (دنیا میں) کفر کرتے رہے۔

[۱] جب پروردگار عالم اپنے خاص حبیب کے لیے ایسا ارشاد فرمادے دوسری آیت میں ہے اگر تو شریک کرے گا تو تیرے سب اعمال اکارت ہو جائیں گے تو اور کسی بزرگ یا ولی یا امام کی کیا لبسا ہے وہ شہنشاہ عالی جاہ ایسا ہی بے پرواہ ہے۔ ابن ماجہ کی روایت میں ہے سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا یہ آیت ہم چھ آدمیوں میرے اور ابن مسعودؓ، صہیبؓ، عمارؓ، مقدادؓ اور بلالؓ کے باب میں اتری۔ قریش کے کافروں میں سے اقرع اور عیینہ نے آپ سے تنہائی کی اور کہا کہ ہم کو ان غلاموں کے ساتھ بیٹھنے میں شرم محسوس ہوتی ہے جب ہم آپ کے پاس آئیں تو آپ ان کو اٹھا دیجیئے آپ نے فرمایا ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ [۲] ان میں موشگافی اور نکتہ چینی کرتے ہیں یا ان میں گڑبڑ کرتے ہیں یک بک لگاتے ہیں ایک آیت کو دوسری آیت سے لڑا کر قرآن پر طعنہ مارتے ہیں اور ہنسی اور ٹھٹھا کرتے ہیں۔ [۳] سید علامہ نے کہا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو ایسی مجلسوں میں بیٹھنے سے منع کیا جہاں اسکی آیتوں کی تحقیر اور توہین ہوتی ہو اور اس میں بڑی تنبیہ ہے ایسے شخص کو جو بدعتیوں کی صحبت میں بیٹھتا ہے جہاں قرآن حدیث کو کھیل بنایا جاتا ہے اور اماموں اور مجتہدوں کے قول کو سند مانا جاتا ہے کم درجہ یہ ہے کہ آدمی ایسی صحبت میں نہ بیٹھے اور بدعتیوں کی صحبت زہر قاتل ہے اور کئی درجہ بدتر ہے اس صحبت سے جس میں اور کوئی گناہ کیا جاتا ہو خصوصاً اس شخص کے لیے جس کا قدم مضبوط نہ ہو بدعتی اس کو جلد بہکا دیتے ہیں پھر اس کو راہ پر لانا دشوار ہو جاتا ہے۔ [۴] اور تو بھولے سے ان کے ساتھ بیٹھ جائے [۵] بعضوں نے کہا درحقیقت یہ نصیحت امت کے لیے ہے کیونکہ شیطان آنحضرتؐ کو بھلا نہیں سکتا لیکن یہ صحیح نہیں ہے اس لیے کہ پیغمبر سے بھی بھول چوک ہو جاتی ہے۔

[۶] اور ہماری آیتوں کو کریدتے ہیں، [۷] یعنی ان کے گناہ کا کوئی مواخذہ پرہیزگاروں سے نہیں ہوگا، [۸] دھوکے میں ڈال رکھا ہے [۹] یعنی دین سے ٹھٹھا کرتے یا کھیل اور ہنسی کی باتوں کو دین میں شریک کر لیا ہے مثلاً سانڈ وغیرہ چھوڑنا شراب پینا گانا بجانا بتوں کو پوجنا، [۱۰] یعنی ان کی کچھ پرواہ نہ کر بعضوں نے کہا یہ آیت منسوخ ہے جہاد کی آیت سے۔ مجاہد نے کہا چھوڑ دینے سے مطلب یہ ہے کہ ان کو سزا دینے کے لیے رہنے دے اس صورت میں یہ آیت منسوخ نہ ہوگی۔

۴۲۔ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِکِیْنَ (۱۰۶)

(الانعام پ ۷ ع ۱۳)

جو تیرے مالک نے تجھ کو حکم بھیجا اس پر چل اُس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اور مشرکوں کا خیال چھوڑ دے[۱]

۴۳۔ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ کَذٰلِکَ زَیَّنَّا لِکُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَھُمْ ثُمَّ اِلٰی رَبِّھِمْ مَّرْجِعُھُمْ فَیُنَبِّئُھُمْ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (۱۰۸)

(الانعام پ ۷ ع ۱۳)

اور (اے مسلمانو) یہ مشرک جن کو پکارتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا ان کو[۲] بُرا مت کہو[۳] ایسا نہ ہو وہ نادانی (اور گدھے پن) سے اللہ تعالیٰ کو بُرا کہنے لگیں[۴] ایسے ہی[۵] ہم نے ہر فرقے کے کاموں کو ان کے نزدیک بھلا کر دیا ہے پھر ان (سب) کو اپنے مالک کے پاس لوٹ کر جانا ہے وہ ان کو جو کرتے تھے جتا دے گا۔

۴۴۔ وَذَرُوْا ظَاھِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ (۱۲۰) (انعام پ ۸ ع ۱۴)

اور کھلا گناہ اور چھپا گناہ (دل کا گناہ) دونوں چھوڑ دو[۶]

۴۵۔ کُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ (۱۴۱) (الانعام پ ۸ ع ۱۷)

(اے بندو) جب یہ[۷] پھلیں تو ان کا پھل کھاؤ اور جس دن کٹیں ان کا حق ادا کرو[۸] اور بے جا مت اڑاؤ (اسراف نہ کرو) کیونکہ اللہ بے جا اڑانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔[۹]

۴۶۔ کُلُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (۱۴۲) (الانعام پ ۸ ع ۱۷)

(لوگو خدا نے جو تم کو رزق دیا اس میں سے کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر مت چلو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

۴۷۔ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّکُمْ عَلَیْکُمْ اَلَّا تُشْرِکُوْا بِهٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا

کہہ دے آؤ میں تم کو وہ باتیں سناؤں جو تمہارے مالک نے تم پر حرام کی ہیں (تم کو لازم ہے) کہ تم کسی چیز کو خدا کا شریک مت ٹھہراؤ[۱۰] ماں باپ سے بھلائی کرو

---

[۱] جانے دے یعنی نکال دے یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے۔ [۲] یعنی بتوں کو۔ [۳] حالانکہ ان کے بُرے ہونے میں شک نہیں اور ان کو بُرا کہنا اچھا ہے ایسا نہ ہو تم ان کے بتوں کو بُرا کہو۔ [۴] تم اس کا سبب ہو اس آیت سے یہ نکلا کہ بعض وقت میں ایک اچھے کام کو چھوڑ دینا بہتر بلکہ واجب ہوتا ہے جبکہ اس سے ایسی خرابی پیدا ہو جو نہایت سخت ہو امام بخاریؒ اپنی صحیح میں ایک باب اس کے لیے رکھا ہے۔ [۵] جیسے ہم نے ان مشرکوں کی دانست میں ان کے عمل اچھے کر دیئے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھے کام کر رہے ہیں۔ [۶] یعنی کافر دل کے بھکانے پر نہ ظاہر میں عمل کرو نہ دل میں شبہ رکھو بعضوں نے کہا کھلا گناہ وہ جو ہاتھ پاؤں سے ہو اور چھپا وہ جو دل میں ہو جیسے شرک کفر نفاق حسد کبر بغض وغیرہ بعضوں نے کہا کھلا گناہ علانیہ زنا کرنا اور چھپا گناہ پوشیدہ بدکاری کرنا ابن عباسؓ نے کہا کھلا گناہ محرم عورتوں سے نکاح کرنا چھپا گناہ زنا کرنا بعضوں نے کہا اس میں سب گناہ آ گئے اور یہی صحیح ہے۔ [۷] درخت اور بیلیں اور کھیت۔ [۸] یعنی کچھ تھوڑا اللہ کی راہ میں ان محتاجوں کو بھی دو جو کھیت کٹتے وقت یا درخت کے پھل توڑتے وقت حاضر ہوں بعضوں نے کہا یہ صدقہ زکوٰۃ کے علاوہ واجب ہے بعضوں نے کہا مستحب ہے بعضوں نے کہا یہ آیت زکوٰۃ کی آیت سے منسوخ ہے کیونکہ یہ سورت مکہ میں اتری اور زکوٰۃ کی آیت مدینہ میں اتری ابن عباسؓ نے کہا زکوٰۃ کی آیت نے ہر صدقہ کو منسوخ کر دیا جس کا قرآن میں ذکر آیا ہے ایک حدیث میں ہے جو غلہ کی بالیں گر پڑیں وہ صدقہ دے دو ابن عمرؓ نے کہا زکوٰۃ کے سوا وہ ان فقیروں کو جو حاضر ہوتے کچھ دیا کرتے۔ [۹] مثلاً سب مال خیرات کر دے اور بال بچے بھوکے مریں۔ سفیان نے کہا جو غنا اہل خرچ کرے وہ اسراف ہے اگرچہ تھوڑا ہی خرچ کرے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ ایسی بخیلی مت کرو کہ اس کا حق بھی نہ دو بعضوں نے کہا بتوں کو اللہ کا شریک مت کرو یعنی مال کے نام پر کچھ نہ نکالو زہریؒ نے کہا اللہ کے گناہ میں کچھ خرچ نہ کرو مجاہد نے کہا اگر اللہ کی راہ میں تو پہاڑ برابر سونا خرچ کرے تو بھی اسراف نہ ہو گا لیکن گناہ میں اگر ایک صاع غلہ صرف کرے تو وہ بھی اسراف ہے۔ [۱۰] کیونکہ شرک کرنا حرام ہے اسی طرح اس آیت میں اخیر تک وہ حکم بیان کیے گئے ہیں جن کا خلاف کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (۱۵۱) وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (۱۵۲) وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (۱۵۳)

(الانعام پ ۸ ع ۱۹)

اپنی اولاد کو محتاجی کے ڈر سے مار نہ ڈالو[۱] ہم ہی تم کو روزی دیتے ہیں اور ان کو (بھی دیں گے) اور بے شرمی کی باتوں (جیسے زنا لواطت وغیرہ) کھلی ہوں یا چھپی ان کے پاس نہ پھٹکو اور جس جان کو مار ڈالنا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اس[۲] کو مت مارو مگر حق پر[۳] یہ باتیں ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا اسلیے کہ تم سمجھو[۴] اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ جاؤ جب تک وہ جوان نہ ہو مگر اسی طرح سے کہ اس کی بہتری ہو[۵] جب تک وہ پورا جوان نہ ہو[۶] اور ماپ اور تول کو انصاف سے پورا کرو ہم ہر شخص پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے[۷] اور جب بات کہو تو انصاف کی کہو گو ملنے والے کا مقدمہ ہو[۸] اور اللہ کا قول پورا کرو[۹] یہ وہ باتیں ہیں جن کا تم کو خدا نے حکم دیا اس لیے کہ تم کو نصیحت ہو[۱۰] اور (خدا نے یہ بھی فرمایا ہے) یہ میری سیدھی راہ ہے اس پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو وہ تم کو خدا کی راہ سے ہٹا دیں گے[۱۱] یہ وہ باتیں ہیں جن کا خدا نے تم کو حکم دیا ہے اس لیے کہ تم (ان کا خلاف کرنے سے) بچے رہو۔

۴۸۔ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ (۳)

(الاعراف پ ۸ ع ۱)

(لوگو) جو تمہارے مالک کی طرف سے تم پر اترا (یعنی قرآن و حدیث) اس کی پیروی کرو اور اس کے سوا دوسرے حمایتوں[۱۲] کی پیروی مت کرو تم بہت کم نصیحت لیتے ہو۔

۴۹۔ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ

اور کھاؤ اور پیو اور اڑاؤ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اڑانے والوں کو پسند

---

[۱] جیسے جاہلیت کے زمانہ میں مشرک لوگ کرتے تھے اور ہندوستان میں بھی بعضے کافر ایسا کرتے تھے بعضے صرف بیٹیوں کو مار ڈالتے اور کہتے ان کو پال کر کیا حاصل نری کھانے کے واسطے ہیں کمانے کو نہیں، [۲] جیسے قصاص یا زنا میں، [۳] اور ان کا خلاف کرنا حرام کیا، [۴] اور غور کر دیکہ ان حکموں میں دنیا اور دین کی ساری بھلائیاں بھری ہیں [۵] یعنی اس کا مال بڑھے اس کو فائدہ ہو مضائقہ نہیں، [۶] یعنی ۲۵ برس کا یا ۱۸ برس سے کر تیس سال تک یا چالیس سال تک یا ساٹھ سال تک یا بیس سال تک یا ۳۳ سال تک [۷] تو اگر پورا ماپنے اور تولنے کی کوشش کرے مگر کچھ غلطی ہو جائے تو مؤاخذہ نہ ہوگا، [۸] یعنی ایک فریق اپنا رشتہ دار یا دوست بھی ہو تو بھی جو فیصلہ کرو وہ انصاف سے کرو کسی کی بیجا رعایت نہ کرو، [۹] جن باتوں کا اللہ نے حکم دیا ہے ان پر چلو یا ہر اقرار پورا کرو، [۱۰] اور تم ان کا خلاف کرنے سے پرہیز کرو، [۱۱] حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سیدھی لکیر کھینچی پھر اس کے داہنے اور بائیں طرف کئی لکیریں کیں بعد اس کے فرمایا یہ سیدھی لکیر اللہ کی راہ ہے اور داہنے اور بائیں شیطان کی راہیں ہیں پھر یہ آیت پڑھی ابن عباسؓ نے کہا یہ تین آیتیں کبھی منسوخ نہیں ہو سکتیں ہر پیغمبر اور ہر شریعت نے ان باتوں کا حکم کیا ہے اور یہ قرآن کی جڑ ہیں جو کوئی ان پر چلے وہ بہشت میں جائے گا اور جو ان پر چلنا چھوڑ دے گا وہ دوزخ میں جائے گا [۱۲] یعنی اللہ تعالیٰ کے یا قرآن و حدیث کے۔

الْمُسْرِفِينَ ﴿۳۱﴾ (الاعراف پ۸ ع ۳)

نہیں کرتا۔

۵۰۔ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿۵۶﴾ (الاعراف پ۸ ع ۷)

اور جب ملک[۱] سنور گیا ہو تو اس میں خرابی نہ مچاؤ اور اللہ تعالیٰ کو (اس کے عدل سے) ڈر کر اور (اسکے فضل کی) امید رکھ کر پکارو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک لوگوں سے نزدیک ہے۔

۵۱۔ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ﴿۱۹۹﴾ (الاعراف پ۹ ع ۲۴)

(اے پیغمبر) درگذر (اپنا طریق) کرلے[۲] اور اچھی بات کا حکم کر اور جاہلوں سے الگ ہو جا[۳]

۵۲۔ وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ ﴿۲۰۵﴾ (الاعراف پ۹ ع ۲۴)

اور (اے پیغمبرؐ) اپنے دل میں صبح اور شام گڑگڑا کر اور ڈر ڈر کر اور پکار کر بات کرنے سے کم آواز میں اپنے مالک کی یاد کرتا رہ اور غافل نہ ہو۔

۵۳۔ وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾ (انفال پ۹ ع ۳)

اور اس عذاب سے ڈرتے رہو جو تم میں سے خاص گنہگاروں پر نہیں پڑتا[۴] اور جانے رہو کہ اللہ تعالےٰ کا عذاب سخت ہے[۵]

۵۴۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۲۷﴾ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿۲۸﴾ (الانفال پ۹ ع ۳)

مسلمانو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے خیانت نہ کرو[۶] اور اپنی (آپس کی) امانتوں میں بھی جان بوجھ کر چوری نہ کرو[۷] اور یہ جان لو کہ تمہارے مال اور اولاد بھی تمہارا آزمایہ ہیں[۸] اور اللہ تعالیٰ کے پاس تم کو بڑا ثواب ملنے والا ہے[۹]

---

۱ اللہ کے پیغمبر اور اس کی کتاب آنے سے، ۲ یعنی حتی الامقدور لوگوں کے قصور سے چشم پوشی کیا کر اور زیادہ کاوش اور کھود ہر معاملہ کی مت کر بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جو لوگ خوشی سے خیرات میں دیں وہ لے لے تو یہ حکم اس وقت کا ہوگا جب زکوٰۃ فرض نہیں ہوئی تھی حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت اتری تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل سے پوچھا اس کا کیا مطلب ہے، انہوں نے کہا یہ ہے کہ جو کوئی تجھ پر ظلم کرے تو اسکو معاف کر دے اور جو کوئی تجھے نہ دے تو اس کو دے اور جو تجھ سے (دوستی یا ناطہ) کاٹے تو اس سے جوڑ، ۳ یعنی اگر بیہودہ بات سنائیں اور بیفائدہ تکرار نکالیں تو ان سے جھگڑا مت کر خاموش ہو جا بقول شخصے (جواب جاہلاں باشد خاموشی) بعضوں نے کہا یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے کہتے ہیں جب آنحضرتؐ نے احد کے دن حمزہؓ اپنے چچا کی نعش کو دیکھا تو فرمایا میں ان مشرکوں کے ستر نعشوں سے مثلہ کروں گا (یعنی ان کے ناک کتروں گا) اس وقت جبرئیل یہ آیت لے کر آئے، ۴ بلکہ دوسرے بھی اس کی لپیٹ میں آجاتے ہیں جیسے قحط اور گرانی طاعون ظالم حاکموں کا مسلط ہونا، ۵ بعضوں نے کہا یہ آیت علیؓ، عثمانؓ، عمارؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ کے باب میں اتری اور یہ لوگ فتنہ میں پڑے اور جنگ جمل میں طلحہؓ اور زبیرؓ مارے گئے ایک حدیث میں ہے کہ اللہ خاص گناہ کرنے والوں کی وجہ سے سب کو عذاب نہیں کرتا جبتک وہ بری بات سے منع کرتے رہیں اور اگر قدرت رکھ کر منع کرنا چھوڑ دیں تو سب کو عذاب ہوتا ہے، ۶ یعنی ان کا راز ظاہر نہ کر دیا جو دل میں ہے وہی زبان سے کہو، ۷ ابن عباسؓ نے کہا اللہ تعالےٰ سے خیانت یہ ہے کہ اسکا فرض چھوڑ دے اور رسولؐ سے خیانت یہ ہے کہ سنت چھوڑ دے گناہ کرے، ۸ انہی کی وجہ سے گناہ میں پڑو گے تو بڑی آزمائش اللہ تعالیٰ کی یہی دو چیزیں ہیں آدمی کو چاہیے کہ ہوشیار رہے اور مال کی طمع میں یا اپنے عیال واطفال کی بھلائی کے خیال سے اپنے تئیں تباہ نہ کرے جہاں تک حلال سے مال مل سکے عیال واطفال کو کھلا دے ان سے سلوک کرے لیکن حرام کا قصد ہرگز نہ کرے موت سامنے کھڑی ہے عیال واطفال قبر میں کچھ کام نہ آئیں گے گناہ تو اس پر رہے گا اور یہ دنیا میں مزے اڑائیں گے، ۹ جو دنیا کے مال واسباب سے کہیں زیادہ ہے تو اس کا خیال مقدم رکھو۔

۵۵- وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا
فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ
اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ
خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَ
يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ
مُحِيْطٌ ﴿۴۷﴾ (الانفال پ ۱۰ ع ۶)

اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا کہا مانو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو[۱] اگر کرو گے تو بودے بن جاؤ گے اور تمہاری ہوا جاتی رہے گی[۲] اور صبر کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے[۳] اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جو اپنے گھروں سے اتراتے اور لوگوں کو دکھلاتے[۴] اور اللہ کی راہ سے روکتے نکلے[۵] اور اللہ (کا علم) ان کے کاموں کو گھیرے ہوئے ہے۔

۵۶- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَ
اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى
الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ (التوبہ پ ۱۰ ع ۳)

مسلمانو! اگر تمہارے باپ اور بھائی ایمان کو چھوڑ کر کفر کو پسند کریں تو تم ان سے بھی دوستی نہ رکھو (چہ جائیکہ غیر کافروں سے) اور جو کوئی تم میں سے ان کی دوستی رکھیں تو وہی بے انصاف ہیں۔

۵۷- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ
الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ (التوبہ پ ۱۱ ع ۱۵)

(مسلمانو) اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) سے ڈرو[۶] اور سچوں کے ساتھ رہو[۷]

۵۸- وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ
اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ (یونس پ ۱۱ ع ۱۱)

اور تیری طرف جو وحی آتی ہے اس پر چلتا رہ اور صبر کر[۸] یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے[۹] اور اللہ تعالیٰ سب فیصلہ کرنے والوں میں بہتر فیصلہ کرنے والا ہے[۱۰]

۵۹- فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ

تو (اے پیغمبرؐ) تجھے جیسا حکم ہوا ہے اس پر چلے جا اور تیرے ساتھ جن لوگوں نے[۱۱]

---

[۱] ناحق اختلاف کر کے، [۲] یعنی تمہاری عزت اور ساکھ اور دولت بگڑ جائے گی تمہارے دشمن تم پر غالب ہو جائیں گے پھوٹ اور نفاق کا یہی نتیجہ ہے سبحان اللہ اگر مسلمان اب بھی قرآن پر چلیں اور اس کو اپنا دستور العمل بنائیں تو ان کا جہاز جو افلاس اور محتاجی کے بھنور میں ڈوب رہا ہے بچ جاتا ہے۔ [۳] لڑائی کی تکلیفوں پر، [۴] یعنی اس کی مدد ان کے ساتھ ہے، [۵] تاکہ لوگ ان کی بہادری اور سپاہ گری کی تعریف کریں مراد ابوجہل اور اس کے ہمراہی ہیں جب ان سے کہا گیا کہ قافلہ تو نکل گیا اب مکہ لوٹ چلو تو کہنے لگے قسم خدا کی ہم تو لوٹنے والے نہیں جب تک بدر کے پانی تک نہ پہنچیں اور وہاں اونٹ نہ کاٹیں اور گانا بجانا نہ ہو اور سارے عرب لوگ ہمارا حال نہ سن لیں۔ قتادہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا اللہ قریش کے لوگ بڑے فخر اور غرور سے تیرے پیغمبر سے لڑنے کو آتے ہیں اب تیرا اختیار ہے، [۶] تاکہ لوگ اسلام کو قبول نہ کریں، [۷] حالانکہ یہ سورت مدینہ میں اتری اس میں بھی بعضوں نے کہا ہے کہ جب مکہ سے مسلمانوں کو ہجرت کا حکم ہوا تو بعضے مسلمان کہنے لگے کہ ہم اپنے ماں باپ کو کیوں کر چھوڑیں یا اپنی تجارت اور سوداگری کو کیسے خراب کریں۔ اپنے مکانات کو کیسے اجاڑ دیں اس وقت یہ آیت اتری، [۸] یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحابؓ کے ساتھ، بعضوں نے کہا ابوبکرؓ صدیق اور عمرؓ فاروق کے ساتھ، ابن عباسؓ نے کہا علی بن ابی طالب کے ساتھ، [۹] کافروں کی ایذا دہی پر، [۱۰] لڑائی کا حکم اتار کے [۱۱] مجاہد نے کہا یہ آیت منسوخ ہے جہاد کی آیت سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ برس تک کافروں کی ایذا دہی پر صبر کیا یہاں تک کہ آپؐ مدینہ میں تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ نے جہاد کا حکم اتارا اور اسلام کو عزت دی۔ سید علامہ نے کہا قرآن اور حدیث میں سے بالاتفاق پانچ آیتیں اور دس حدیثیں منسوخ ہیں ان کے سوا کوئی آیت یا حدیث بالاتفاق منسوخ نہیں ہے اور اتنی ذرا سی آیتیں اور حدیثیں ہر شخص ذرا سی توجہ سے یاد کر سکتا ہے تو مقلدین کا یہ عذر کرنا کہ ناسخ اور منسوخ کا پہچاننا ہر شخص کیلئے دشوار ہے بالکل نامعقول ہے اور قرآن اور حدیث پر عمل کرنے کیلئے کوئی امر مانع نہیں ہے، [۱۲] کفر اور شرک سے، [۱۳] اس کے پیغمبر کا خلاف نہ کرو۔

مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١١٢﴾
وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ
وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا
تُنْصَرُونَ ﴿١١٣﴾ (ھود پ۱۲ ع ۱۰)

توبہ کی ہے[1] اور حد مت بڑھو[2] بیشک وہ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے اور جو لوگ ظالم ہیں[3] ان کی طرف مت جھکو[4] پھر اگر (ایسا کرو گے) تو تم کو دوزخ کی آگ چمٹ جائے گی اور اللہ تعالیٰ کے سوا تو تمہارا کوئی مددگار نہیں پھر تم کو مدد نہ ملے گی[5]

۶۰- وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ
الْمُحْسِنِينَ ﴿١١٥﴾ (ھود پ۱۲ ع ۱۰)

اور (اے پیغمبر) صبر کر کیونکہ اللہ تعالیٰ نیکوں کا (نمازیوں کا) بدلہ برباد نہیں کرے گا[6]

۶۱- نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٤٩﴾
وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ﴿٥٠﴾ (الحجر پ۱۴ ع ۴)

میرے بندوں کو خبر کر دے کہ میں بخشنے والا مہربان ہوں[7] اور میرا عذاب (بھی) بڑی تکلیف کا عذاب ہے[8]

۶۲- لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا
مِنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ
لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٨٨﴾ وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ
الْمُبِينُ ﴿٨٩﴾ (الحجر پ۱۴ ع ۶)

(تو) اپنی آنکھیں (لگی) ان چیزوں کی طرف مت اٹھا جو ہم نے کئی قسم کے کافروں[10] کو مزہ اٹھانے کو دی ہیں[9] اور نہ اُن (کے ایمان نہ لانے) کا رنج کر[11] اور ایمان والوں کے لیے اپنا بازو جھکا دے اور کہہ دے میں تم کو کھول کر (اس عذاب سے) ڈرانے والا ہوں۔

۶۳- فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ
الْمُشْرِكِينَ ﴿٩٤﴾ (الحجر پ۱۴ ع ۶)

تو جو حکم تجھ کو ملا ہے[12] اس کو کھول کر سنا دے اور مشرکوں کا کچھ خیال نہ کر۔

۶۴- فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ ﴿٩٨﴾
وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ﴿٩٩﴾ (الحجر پ۱۴ ع ۶)

تو اپنے مالک کی خوبیاں بیان کر (تسبیح و تحمید کر) اور سجدہ کرنے والوں (نمازیوں) میں شریک رہ اور مرتے دم تک اپنے مالک کو پوجتا رہ۔

۶۵- إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَ

اللہ تعالیٰ بیچ کی راہ چلنے اور احسان کرنے کا حکم دیتا ہے[13] اور جو اپنے

---

۱ یعنی اللہ کے حکم اور شریعت پر قائم رہے ہزاروں لاکھوں کرامتوں کے برابر یہ ہے کہ آدمی شریعت پر چلتا رہے اسی کو استقامت کہتے ہیں ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا مجھ کو کوئی ایسی بات بتلا دیجئے کہ پھر پوچھنے کی حاجت نہ رہے آپؐ نے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لا پھر اس پر قائم رہ، ۲ کسی بات میں دین کی ہو یا دنیا کی جو حدیں اللہ اور اس کے رسول نے باندھی ہیں ان کے اندر رہو، ۳ شریعت کے خلاف چلتے ہیں کافر ہوں یا مسلمان، ۴ ان سے دوستی نہ کرو نہ میل رکھو نہ ان کے کاموں کو پسند کرو، ۵ بلکہ الٹا اللہ تعالیٰ کا غضب تم پر اترے گا اور عذاب میں گرفتار ہو گے، ۶ ان کی نیکی کا اجر ضرور ملیگا، ۷ ان لوگوں کو جو شرک اور کفر سے پرہیز رکھیں، ۸ تو مومن پر لازم ہے کہ ہر وقت اللہ جل جلالہ سے بخشش کی امید رکھے اور اس کے ساتھ ہی اس کے عذاب سے ڈرتا رہے اور گناہوں سے باز رہے حدیث میں ہے کہ صحابہ ہنس رہے تھے آنحضرتؐ ان پر سے گذرے فرمایا تم ہنستے ہو اور دوزخ تمہارے سامنے ہے اس وقت جبرئیلؑ یہ آیت لیکر آئے اور ارشاد ہوا اے محمد صلعم تم میرے بندوں کو مجھ سے ناامید کیوں کرتے ہو، ۹ اس لیے کہ چند روز دنیا میں عیش کر لیں، ۱۰ کئی قسم کے کافروں سے یہود اور نصاریٰ اور مجوس مراد ہیں یا جوڑ جوڑ کافر مثلاً مشرکوں کا جوڑ صابئین یا مجوس ہیں اور یہود کا جوڑ نصاریٰ، ۱۱ یعنی تو منع اور دل جوئی اور نرمی کے ساتھ ان سے برتاؤ کر، ۱۲ اللہ تعالیٰ تیرا حامی ہے۔ شروع شروع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چپکے چپکے تعلیم فرماتے اور مشرکوں کے ڈر سے اعلانیہ وعظ نصیحت نہ کرتے جب یہ آیت اتری تو آپ اپنے یاروں سمیت باہر نکل پڑے اور کھول کر اللہ تعالیٰ کا حکم سب کو سنانے لگے، ۱۳ یعنی لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا بعضوں نے کہا عدل سے کلمۂ توحید مراد ہے اور احسان سے فرضوں کا ادا کرنا بعضوں نے کہا عدل سے فرض اور احسان سے نفل مراد ہیں بعض اللہ کی عبادت اور اطاعت پر جما رہنا اور تکلیف کو برداشت کرنا

إِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (٩٠) وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدتُّمْ (٩١) (النحل پ۱۴ ع ۱۳)

خرچ دیتے رہے) وہ ناطے والوں کو دینے کا اور بے حیائی[1] اور بُرے کام جو شرع کے خلاف ہوں) اور ظلم سے منع کرتا ہے[2] اللہ تم کو اسلیے نصیحت کرتا ہے کہ تم یاد رکھو[3] اور اللہ کا اقرار پورا کرو جب تم اقرار کرو۔

۶۶- وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ إِنَّمَا عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ (٩٥) مَا عِندَكُمْ يَنفَدُ ۖ وَمَا عِندَ اللَّهِ بَاقٍ ۗ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (٩٦) (النحل پ۱۴ ع ۱۳)

اور اللہ کے ساتھ جو عہد کیا تھا اس کے بدل (دنیا کا) تھوڑا سا فائدہ مت قبول کرو کیونکہ اللہ کے پاس (جو ثواب ملنے والا ہے) وہ تمہارے لیے دنیا کے مال متاع سے کہیں بہتر ہے اگر تم سمجھو تو تمہارے پاس جو ہے وہ نبڑنے والا ہے[4] اور اللہ تعالیٰ کے پاس جو ہے وہ ہمیشہ باقی رہے[5] گا اور جن لوگوں نے صبر کیا ان کو ہم ضرور ان کے بہتر کاموں کا بدلہ دیں گے[6]

۶۷- فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ (١١٤) (النحل پ۱۴ ع ۱۵)

تو اللہ تعالیٰ نے جو تم کو پاکیزہ حلال روزی دی ہے اس کو کھاؤ[7] اور اگر تم خاص خدا کو پوجتے ہو تو اس کی نعمت کا شکر (بھی) کرو۔

۶۸- وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ (١١٦) (النحل پ۱۴ ع ۱۵)

اور تمہاری زبانوں سے جو جھوٹ نکلتا ہے اس کے (دنیا بنے) کے لیے یوں مت کہو یہ حلال ہے یہ حرام ہے[8] تاکہ خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے لگو۔

۶۹- ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ (١٢٥) (النحل پ۱۴ ع ۱۶)

لوگوں کو حکمت اور تدبیر سے اور اچھی نصیحت سے (جس میں سختی نہ ہو ملائمت سے) سمجھا کر اپنے مالک کی راہ کی طرف بلا[9] اور ان سے بحث کر تو اس طور سے جو پسندیدہ ہو[10] بیشک تیرا مالک خوب جانتا ہے کون اس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور جن لوگوں نے راہ پائی ان کو بھی وہ خوب جانتا ہے۔

۷۰- وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم

اور اگر بدلہ لو تو اتنا ہی جتنا تم کو نقصان پہنچایا ہے[11] اور جو تم (لوگوں کی ایذا

---

[1] فسق و فجور جیسے زنا لواطت وغیرہ، [2] ابن مسعودؓ نے کہا یہ آیت تمام بھلی اور بُری باتوں کو شامل ہے اور عثمان بن مظعون اسی آیت کو سن کر مسلمان ہوئے، [3] یا اس کا خیال رکھو [4] کتنا ہی بہت مال ہو وہ ایک نہ ایک دن ختم ہو جاتے گا، [5] اس کو فنا اور زوال نہیں ہے، [6] بہتر کاموں میں فرض، واجب، سنت مستحب سب آگئے انہیں کاموں کا ثواب ہوتا ہے اور جو کام مباح ہے اس کا کرنا نہ کرنا دونوں برابر ہیں کوئی ان میں بہتر نہیں اس کا ثواب نہیں ملتا، [7] یہ حکم مسلمانوں کو ہے اور بعضوں نے کہا مکہ کے مشرکوں کو۔ [8] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے مت کہو اپنی زبانوں کے جھوٹ بتانے سے کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام مطلب یہ ہے کہ صرف زبانی باتوں سے کسی چیز کو حلال و حرام ٹھہراؤ جب تک اللہ تعالیٰ اور اسکے رسولؐ کی کلام میں اس کی دلیل نہ ملے ابو نضرہ نے کہا جب سے میں نے یہ آیت پڑھی تو آج تک فتویٰ دینے سے میں ڈرتا ہوں، [9] یعنی دین کی دعوت بڑی عقلمندی اور تدبیر سے کر، [10] یعنی نرمی اور محبت کے ساتھ کشادہ پیشانی سے نہ جھڑکی اور گھرکی سے منہ بنا کر، [11] بدلہ لینے میں زیادتی نہ کرو یہ آیت اس وقت اتری جب آنحضرتؐ نے جنگ احد میں اپنے چچا حمزہؓ کو دیکھا مشرکوں نے ان کے ناک کان کاٹ ڈالے تھے آپؐ نے فرمایا خیر اگر میں مشرکوں پر غالب ہوا تو ان کے ستر آدمیوں کے ناک کان کاٹوں گا حالانکہ یہ سورت مکی ہے مگر یہ آیتیں مدینہ میں اتریں گو یہ آیت ایک خاص معاملہ میں اتری مگر اس کا حکم عام ہے اور ہر حق اور مطالبہ میں صاحب حق کو ضرور ہے کہ اپنے حق سے زیادہ نہ لے ورنہ ظلم ہوگا۔

۱۶- وَلَئِن صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَ ﴿۱۲۶﴾
(النحل پ۱۴ ع ۱۶)

پر) صبر کرو تو یہ صبر کرنے والوں کے لیے (بدلہ لینے سے) بہتر ہے۔

۱۷- وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ﴿۱۲۷﴾
(النحل پ۱۴ ع ۱۶)

اور (اے پیغمبرؐ) صبر کر اور اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے تو صبر کر سکتا ہے اور ان کا رنج مت کر اور نہ ان کے مکر (اور فریب) سے دل تنگ ہو[ع]

۷۲- وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ﴿۲۳﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴿۲۴﴾
(بنی اسرائیل پ۱۵ ع ۳)

اور ماں باپ سے اچھا سلوک کر، اگر تیرے سامنے (یعنی تیری زندگی میں) ان میں سے ایک (ماں یا باپ) یا دونوں بڑھاپے تک پہنچ جائیں تو ان سے ہوں تک نہ کرنا اور نہ جھڑکنا اور نرمی سے ان سے بات کرنا اور[۱] (اور مہربانی سے اپنی عاجزی کا بازو ان کے لیے جھکا دے اور دعا کر مالک میرے ان پر رحم کر جیسے ان دونوں نے (مجھ پر رحم کر کے) چھٹپنے میں مجھ کو پالا[۲]

۷۳- وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ﴿۲۶﴾ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ ۖ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا ﴿۲۷﴾ وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّن رَّبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُل لَّهُمْ

اور (اے پیغمبرؐ) ناطے والے کا حق ادا کر[۳] اور مسکین[۴] کا اور مسافر کا[۵]، اور بیجا مت اڑا (بڑا مال) بے جا اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں (شیطان کے دوست اور اس کے تابع ہیں) اور شیطان اپنے مالک کا ناشکرا ہے[۶] اور اگر تو ان غریبوں ناطے والوں اور مسکین اور مسافروں کی (اپنے مالک کے فضل کے انتظار میں جس کی تجھے امید ہو خبر نہ لے سکے تو (خیر) بات تو

لہ ماں باپ خواہ بوڑھے ہوں یا جوان ہوں ہر حال میں ان کا ادب کرنا ان سے نرمی سے بات کرنا فرض ہے اور گھرنا جھڑکنا گناہ کبیرہ ہے اس آیت میں جو بڑھاپے کی قید لگائی اس سے یہ مقصود ہے کہ بوڑھے ماں باپ کی اولاد کو چنداں ضرورت نہیں ہوتی اس لیے فرمایا کہ اگر وہ بوڑھے از کار رفتہ بھی ہو جائیں تو ان کو بوجھ سمجھ کر ان سے بے پرواہی نہ کرو، سلہ اور پال پوس کر اتنا بڑا کیا سعید بن جبیرؒ نے کہا اپنے ماں باپ سے اتنی عاجزی سے مل جیسے ایک غلام اپنے بدمزہ مالک سے ملتا ہے

سلہ جیسے بھائی بہن ماموں، خالہ، بھانجا، بھتیجا وغیرہ، سکہ ناطے والے اگر محرم ہوں جن سے نکاح حرام ہے اور مفلس ہوں تو مال دار پر ان کا کھلانا پلانا امام ابوحنیفہ کے نزدیک واجب ہے اور جو غیر محرم ہوں تو مستحب ہے باقی علماء کے نزدیک صرف اصول اور فروع کا نفقہ واجب ہے دوسروں کا مستحب ہے مطلب یہ ہے کہ سب ناطے والوں سے محبت اور اخلاق سے پیش آوے اگر مقدور ہو تو پیسے سے بھی ان کے ساتھ سلوک کرے، ھہ ان کو کھانا دے اور راہ خرچ وغیرہ اگر ہو سکے، لہ ناجائز اور خلاف شرع کام میں ایک پیسہ بھی خرچ نہ کر، شہ مال میں اسراف کرنا شیطان کی ایک صفت ہے جب آدمی نے ایسا کیا تو وہ شیطان کا تابعدار بنا اور اس کا بھائی ٹھہرا، ھہ جو مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اس کو دیا تھا اس کی قدر نہ جانی اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تم بھی مال میں جو اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے اسراف کر کے اس کی بے قدری نہ کرو اور شیطان کی طرح ناشکر نہ بنو

عہ یہ تیرا کچھ بگاڑ نہیں سکتے اللہ تیرا بچانے والا اور نگہبان ہے،

قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿۲۸﴾ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى
عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا
مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾ (بنی اسرائیل پ۱۵ ع ۳)
۱۴۔ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ
نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴿۳۱﴾
وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ
وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۳۲﴾ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ
الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَمَنْ قُتِلَ
مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا
يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾
وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ
حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۪ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ
الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ
اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ؕ
ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۳۵﴾ وَلَا تَقْفُ
مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَ
الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾ وَلَا تَمْشِ

ان سے نرمی سے کہہ[1] اور اپنا ہاتھ سکیڑ بھی نہیں کہ گردن میں باندھ دے (ایک پیسہ خرچ نہ کرے) اور نہ اتنا پھیلاوے بالکل پھیلانا (کہ جو کچھ تیرے پاس ہے سب اُڑا دے) پھر تو جگ سے بُرا (یا) خالی ہاتھ ہو کر بیٹھ رہے۔

اور محتاجی کے ڈر سے اپنے بچوں کو مار نہ ڈالو ہم ان کو اور تم کو (دونوں کو) روزی دیتے ہیں[2] بیشک ان کا مار ڈالنا بڑا گناہ ہے اور زنا کے پاس نہ بھٹکو[3] بے شک زنا بے شرمی (بیحیائی) اور بُرا چلن ہے[4] اور جس جان کا مارنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اس کو مت مارو مگر حق پر[5] اور جو شخص ناحق مار ڈالا گیا تو ہم نے اس کے وارث کو اختیار (زور) دیا ہے (اب اگر وہ قصاص لینا چاہیے) تو خون کرنے میں زیادتی نہ کرے[6] اس کو تو مدد ملی ہے[7] اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ (اس میں تصرف نہ کرو) مگر اس طرح جو (اس کے حق میں) بہتر ہو[8] یہاں تک کہ وہ جوانی کو پہنچ جائے اور اپنا اقرار پورا کرو[9] بیشک (قیامت کے دن) اقرار کی پرسش ہوگی[10] اور جب ماپ کرو تو پوری ماپ دو، اور جب تول کر دینا چاہو تو ٹھیک ڈنڈی سے تولو یہ اچھی بات ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہے[11] اور جو بات تو نہیں جانتا اس کے پیچھے نہ پڑ[12] اس لیے کہ کان اور آنکھ اور دل ان سب سے (قیامت کے دن) پوچھ ہوگی اور زمین پر اکڑتا (یا اتراتا ہوا) نہ چل کیونکہ

---

[1] یعنی اگر تیرے پاس سر دست کچھ دینے کو نہ ہو لیکن امید ہو کہ آئندہ روپیہ پیسہ ملے گا اور ان سے چشم پوشی کی ضرورت پڑے تو نرمی سے ان کو سمجھا دے کہ بھائی ذرا ٹھہر جاؤ اب انشاء اللہ پیسہ میرے پاس آنے والا ہے تم کو دوں گا یہ نہیں کہ ان پر خفا ہونے لگو یا ان کو سخت جواب دو، [2] کچھ روزی تمہارے ذمہ نہیں ہے، [3] جو کام زنا کی طرف لے جاتے ہیں مثلاً غیر محرم جوان عورت کے ساتھ تنہائی یا اس سے بوس وکنار وغیرہ بھی منع ہے، [4] زنا کرنے سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں گھر میں نحوست پھیلتی ہے [5] جس کے لیے شرع میں جان لینا درست ہے مثلاً کوئی آدمی اسلام سے پھر جاتے اور سمجھانے پر بھی نہ مانے یا محصن ہو کر زنا کرے یا کسی کا خون ناحق کرے، [6] قصاص لینے یا دیت قبول کرنے یا معاف کرنے کا، [7] مثلاً قاتل کو بُری طرح تکلیف سے مارے یا اسکے ناک کان کاٹے یا قاتل ہاتھ نہ لگے تو اس کے بدل دوسروں کو یا اس کے عزیزوں کو مار ڈالے، [8] خدا کی طرف سے حاکم اس کی طرف سے ہے اور رعایا بھی اس کی مددگار ہیں سب مل کر خونی کو پکڑتے ہیں اور اسکے حوالہ کرتے ہیں، [9] مثلاً اس کو فائدہ کما دو یا اس کا مال محفوظ کر دو، [10] اس میں ہر ایک قسم کا عہد آ گیا جو اللہ تعالیٰ سے کیا جاتے یا لوگوں سے، [11] جو کوئی اقرار توڑے گا اس کو سزا ملے گی حدیث میں ہے کہ اقرار توڑنے والے کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا، [12] یعنی ٹھیک ماپ تول جس میں ذرا فرق نہ ہو حال اور مآل دونوں میں بہتری حال تو ظاہر ہے مآل اسلیے بہتر ہے کہ عاقبت کے عذاب سے بچے گا دوسری سوداگری میں برکت ہوگی خریدار جب سنیں گے کہ اس کی ماپ تول ٹھیک ہوتی ہے تو سب اسی کی دکان پر آئیں گے حلال طریقے سے بہت سا نفع ہوگا [13] یعنی اٹکل پچو باتیں نہ بنا، یا اس کو نہ کر جو نہیں جانتا۔ ابن عباسؓ نے کہا مطلب یہ ہے کہ جو بات معلوم نہیں اس سے کسی کی ہجو نہ کر۔

فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا ﴿٣٧﴾ كُلُّ ذَٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِندَ رَبِّكَ مَكْرُوهًا ﴿٣٨﴾ ذَٰلِكَ مِمَّا أَوْحَىٰ إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۗ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتُلْقَىٰ فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا مَّدْحُورًا ﴿٣٩﴾ (بنی اسرائیل پ ۱۵ ع ۴)

تو زمین کو پھاڑ نہیں سکے گا اور نہ پہاڑوں کے برابر لمبا ہو سکے گا (کتنا ہی تن کر چلے)[1] جو جو باتیں اوپر بیان ہوئیں ان میں جو بُری ہیں وہ تیرے مالک کو پسند نہیں ہیں[2] یہ وہ دانشمندی کی باتیں ہیں جو تیرے مالک نے تجھ کو (وحی کے ذریعے سے) بھیجیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے کسی کو معبود نہ بنا (ایسا کرے گا) تو جگ سے بُرا (خدا کی رحمت سے) محروم ہو کر جہنم میں پڑے گا۔[3]

۷۵۔ وَقُل لِّعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنزَغُ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا ﴿٥٣﴾ (بنی اسرائیل پ ۱۵ ع ۶)

اور میرے بندوں سے کہہ دے وہ بات منہ سے نکالیں جو اچھی ہے[5] کیونکہ شیطان (سخت کلامی کرا کر) لوگوں کو لڑاتا ہے بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے[6]

۷۶۔ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ﴿٨١﴾ (بنی اسرائیل پ ۱۵ ع ۹)

اور (اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دے سچا دین آ گیا اور جھوٹ دین مٹ گیا[7] کیونکہ جھوٹ تو (ایک دن) ضرور مٹنے والا ہے[8]

۷۷۔ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ وَاذْكُر رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَسَىٰ أَن يَهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾ (الکھف پ ۱۵ ع ۴)

اور کسی بات کو مت کہہ میں کل اس کو کروں گا[9] مگر یوں کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے اور اگر تو (انشاء اللہ کہنا) بھول جائے تو (جب خیال آئے) اپنے مالک کی یاد کر (انشاء اللہ کہہ لے)[10] اور کہہ دے مجھ کو امید ہے کہ میرا مالک اس سے بھی زیادہ ہدایت کی بات مجھ کو بتا دے۔[11]

---

۱ یا ساری زمین کو طے نہیں کر سکے گا کتنا ہی زور دکھا کر چلے، ۲ مطلب یہ ہے کہ تیرا غرور نادانی ہے اگر کرتا تو اسوقت زیب دیتا جب تجھ سے زیادہ طاقتور کوئی چیز نہ ہوتی زمین اور پہاڑ تجھ سے زیادہ سخت اور زیادہ لمبے ہیں تو ان کا پاسنگ بھی نہیں، ۳ یا جو باتیں اوپر بیان ہوئیں یعنی وہ باتیں جن کی اوپر ممانعت ہوئی پچیس باتیں وہ سب تیرے مالک کے نزدیک بڑی ناپسند ہیں ۴ اس کلام سے امت کی تعلیم اور ان کو ڈرانا منظور ہے شرک ایسی ہی بلا ہے کہ اگر آنحضرتؐ کے سب مقرب بندے بھی کریں تو دوزخی بن جائیں ذلیل وخوار اور راندہ درگاہ ہو جائیں، ۵ یعنی نرمی اور ملائمت کے ساتھ گفتگو کریں اخلاق کے ساتھ سمجھائیں سختی اور درشتی سے سوا اس کے کہ جنگ ہو اور کوئی فائدہ نہیں ہے مثلاً کافر سے یوں کہنا کہ تو جہنمی ہے مردود دوسری آیت میں ہے کہ ان کے معبودوں کو بھی بُرا نہ کہو ایسا نہ ہو وہ جہالت سے خدا کو بُرا کہہ بیٹھیں بعضوں نے کہا یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے سبحان اللہ یہ وہ اخلاقی تعلیم ہے جس سے دین اور دنیا دونوں کے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ یہ شیریں زبانی ولطف وخوشی۔ تواٹی کر پیلے ہو تے کشتی، ۶ حسنؒ نے کہا جب کوئی سخت بات کہے تو اچھا کلمہ یہ ہے کہ یرحمک اللہ یا یغفر اللہ لک اس کے جواب میں کہے، ۷ یعنی اسلام آیا اور کفر مٹا یا قرآن یا جہاد آیا شیطان مٹ گیا یا شرک مٹ گیا توحید آئی، ۸ صحیح حدیث میں ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو آپ کعبے کے پاس تشریف لے گئے وہاں تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے آپ لکڑی سے ایک ایک بت کو ٹھونسا دیتے اور فرماتے سچ آ گیا اور جھوٹ مٹ گیا وہ بت خود بخود گر جاتا، ۹ کل سے مراد آئندہ ہے آئندہ کیلئے جس کام کو کہے تو اسکے ساتھ انشاء اللہ لگا دے یہ اسلام کا طریقہ ہے ہوا یہ تھا کہ مکہ والوں نے امتحان کے لیے آنحضرتؐ سے رُوح اور اصحاب کہف اور ذوالقرنین کے قصّے کو پوچھا آپؐ نے فرمایا میں کل تم سے بیان کروں گا اور انشاء اللہ نہیں فرمایا کئی دن تک وحی نہیں اتری اور آپ کا وعدہ خلاف ہو گیا اسوقت یہ آیت اتری، ۱۰ ابن عباسؓ نے کہا اگر ایک سال کے بعد بھی انشاء اللہ کہہ لے تو اس کا وعدہ جھوٹا نہ ہو گا ایک روایت ان سے یوں ہے کہ آنحضرتؐ کیلئے دوسرے لوگوں کو قسم یا وعدے کے ساتھ ہی ملا کر انشاء اللہ کہنا ضرور ہے ورنہ اس کی قسم ٹوٹ جائے گی اور کفارہ لازم ہو گا ابن عمرؓ سے بھی ایسا ہی منقول ہے ۱۱ جس سے میری پیغمبری کا ثبوت ہو ان لوگوں نے اصحاب کہف کا قصّہ آپؐ کے امتحان کے لیے پوچھا تھا اگر آپ سچے پیغمبر ہیں تو اس قصّہ کو بیان کریں گے ورنہ بیان نہ کر سکیں گے۔

۷۸۔ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ ۖ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ ﴿۲۹﴾ (الکہف پ۱۵ ع ۱۴)

اور جو لوگ صبح اور شام اپنے مالک کو پکارتے ہیں[1] اسی کی رضامندی چاہتے (یعنی طالب مولیٰ ہیں نہ طالب دنیا) ان کے ساتھ اپنے تئیں روک رکھ[2] اور دنیا کا سامان چاہنے کے لیے اپنی آنکھیں ان کو چھوڑ کر (دوسری کی طرف) مت دوڑا[3] اور ایسے شخص کا کہا مت مان جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے[4] اور اپنی خواہش پر چلتا ہے اور اس کا کام حد سے بڑھ گیا ہے[5] اور اے پیغمبر کہہ دے[6] یہ قرآن حق ہے تمہارے مالک کی طرف سے (اترا ہے) پھر جس کا جی چاہے مانے اور جس کا جی چاہے نہ مانے[7]

۷۹۔ فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا ۖ وَمِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَىٰ ﴿۱۳۰﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴿۱۳۱﴾ (طٰہٰ پ۱۶ ع ۸)

تو (اے پیغمبرؐ) ان کافروں کی بات پر صبر کر[8] اور سورج نکلنے سے پہلے اپنے مالک کی پاکی تعریف کے ساتھ بیان کر (صبح کی نماز پڑھ) اور سورج ڈوبنے سے پہلے (یعنی عصر کی نماز) اور رات کے وقتوں میں بھی پاکی بیان کر[9] اور دن کے کناروں میں[10] اسلیے کہ تو (آخرت میں اس کا ثواب پا کر) خوش ہو[11] اور ہم نے جو کئی قسم کے کافروں کو دنیاوی زندگی کی رونق کا سامان دے رکھا ہے ان کو اس میں آزمانے کیلیے (بلا میں ڈالنے کے لیے) تو اس کی طرف اپنی آنکھیں مت بڑھا (اس کی خواہش مت کر) اور تیرے مالک کا دیا[12] اس سے کہیں بہتر اور دیرپا ہے[13]

[1] یعنی ہمیشہ ہر وقت صبح یا عصر کی نماز پڑھتے ہیں، [2] ان کی صحبت لازم کر لے انہی کے پاس کی بیٹھ عیینہ بن بدر اور اقرع بن حابس وغیرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے اور کہنے لگے اگر آپ عمدہ جگہ میں بیٹھیں اور ان مفلس مسلمانوں کو جن کے جبوں سے بو آتی ہے (یعنی مسلمانوں اور ابوذر غریب مسلمانوں کو اپنے پاس سے دور کر دیں تو ہم آپ کے ساتھ بیٹھیں گے آپ سے باتیں کریں گے اس وقت یہ آیت اتری، [3] جو مال و دولت والے ہیں، [4] یعنی ہمہ تن دنیا میں مشغول ہے، [5] اوپر سورہ انعام میں گذر چکا ہے کہ سعد بن ابی وقاصؓ، بلالؓ، ابن مسعودؓ اور خبابؓ وغیرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں مشرکوں کے چند رئیس آئے اور انہوں نے یہ چاہا کہ آپ ان غریب مسلمانوں کو اپنے پاس سے اٹھا دیں آپ کے دل میں بھی کچھ خیال آیا اس وقت یہ آیت اتری ولا تطرد الذین یدعون ربهم بالغداة والعشی، اخیر تک اس میں تو یہ حکم تھا کہ ان غریب مسلمانوں کو اپنے پاس سے مت نکال اور اس میں اس سے بھی بڑھ کر حکم ہوا کہ انہی کی صحبت میں بیٹھ اور انہی کے ساتھ بیٹھنے پر اپنے نفس کو مجبور کر [6] یعنی عیینہ بن حصین اور اسکے ساتھیوں سے، [7] مجھ کو تمہاری کچھ پرواہ نہیں میں اپنے شہنشاہ کے حکم کا تابع ہوں، [8] وہ جو کہتے ہیں جھوٹا ہے جادوگر ہے شاعر ہے کاہن ہے۔ بعضوں نے کہا یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے [9] یعنی مغرب اور عشا کی نماز پڑھ یا تہجد کی، [10] یعنی ظہر کی نماز کیونکہ وہ آدھے دن کے ختم ہونے پر اور دوسرے آدھے دن کے شروع ہونے پر پڑھی جاتی ہے، [11] اللہ تعالیٰ تجھ کو مقام محمود عطا فرمادے جس پر سب رشک کریں گے کہتے ہیں قرآن میں یہ آیت ایسی ہے جس میں پانچوں نمازوں کا ذکر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ رات ہو یا دن اس کی یاد سے غافل نہ ہو۔ [12] جو وہ آخرت میں مومنوں کو دے گا، [13] ابو رافعؓ کہتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مہمان آئے آپؐ کے پاس ان کی ضیافت کا سامان نہ تھا ایک یہودی سے قرض منگوا بھیجا اس نے کہا میں بغیر گروی کے نہ دوں گا آپ نے فرمایا میں تو اس کا امانت دار ہوں جو آسمان میں ہے اگر وہ مجھے قرض دیتا تو میں ادا کر دیتا خیر میری لوہے کی زرہ لے جائیں زرہ لے کر آپ سے نکلا بھی نہ تھا کہ یہ آیت اتری گویا اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی دی کہ دنیا کی دولت محض بے حقیقت ہے ادھر آنکھ بھی نہ اٹھا

۸۰۔ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾ (الحج پ ۱۷ ع ۴)

اور جھوٹ بولنے سے بچے رہو[1]

۸۱۔ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾ (الحج پ ۱۷ ع ۸)

یہ تو رسب ٹھیک ہے) اور جو کوئی اتنا ہی بدلہ لے جتنا وہ ستایا گیا تھا پھر ظالم کی طرف سے) اس پر زیادتی ہو (دوبارہ اسکو ستائے تو بیشک) اللہ تعالیٰ اس کی مدد کریگا رکیونکہ وہ مظلوم ہے) بیشک اللہ تعالیٰ معاف کرنیوالا بخشنے والا ہے[2]

۸۲۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ۭ (۷۸) (الحج پ ۱۷ ع ۱۰)

(ایمان والو) رکوع کرو اور سجدہ کرو (یعنی نماز پڑھو اور اپنے مالک کو پوجو[3] اور نیکی کرتے رہو[4] اس لیے کہ تم مراد کو پہنچو اور اللہ تعالیٰ راہ میں جو کوشش کرنے کا حق ہے ویسی کوشش کرو[5]

۸۳۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ﴿۲﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ﴿۳﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ﴿۴﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰٓي اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَاۗءَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۷﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿۸﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰي صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۹﴾ (المومنون پ ۱۸ ع ۱)

ایمان والے مراد کو پہنچ گئے[6] وہ جو اپنی نماز میں دل لگاتے ہیں[8] اور وہ جو نکمی باتوں کی طرف دھیان نہیں کرتے[9] اور وہ جو زکوٰۃ دیا کرتے ہیں[10] اور وہ جو اپنی خواہش کا مقام (شرمگاہ) تھامے رکھتے ہیں (کسی سے اپنی خواہش پوری نہیں کرتے) مگر اپنی بیبیوں یا لونڈیوں سے ان پر کوئی الزام نہیں پر جو کوئی ان (دو) کے سوا (اور طرح سے شہوت نکالنا) چاہے تو ایسے ہی لوگ حد سے بڑھے ہوئے ہیں[11] اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھتے ہیں[12] اور وہ جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں[13]

---

[1] جھوٹ میں سب سے بری جھوٹی گواہی بہتان وغیرہ ایک حدیث میں ہے آپ نے خطبہ فرمایا (فرمایا لوگو! جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے دوسری حدیث میں ہے سب سے بڑا گناہ شرک ہے ماں باپ کی نافرمانی اور جھوٹی گواہی۔ [2] کچھ مسلمان سفر میں جا رہے تھے ان کو مشرک لوگ ملے اور مہینہ محرم کا تھا جو حرام مہینہ ہے مشرکوں نے ان سے لڑنا چاہا مسلمانوں نے ان کو قسم دی لیکن مشرکوں نے نہ مانا اور لڑے آخر ذلیل اور خوار ہوئے تب یہ آیت اتری معاف کرنے والا ہے بخشنے والا یعنی مسلمانوں کی اس خطا کو کہ وہ حرام مہینہ میں لڑے کیونکہ وہ مجبوری سے لڑے۔ [3] جتنی عبادتیں ہیں سب اسی کے لیے کرو۔ [4] اس میں تمام نیکیاں آگئیں فرض ہوں یا نفل۔ [5] اس مقام پر پڑھنے اور سننے والے کو سجدہ کرنا چاہیئے اور یہ دوسرا سجدہ ہے سورۂ حج کا جیسے اوپر گذر چکا کہ اس سورت میں دو سجدے ہیں۔ [6] جہاں تک ہو سکے زبان اور ہاتھ اور مال اور جان سے اس کے دین میں ترقی کے لیے محنت کرو۔ [7] ان کی دنیا بھی اچھی ہوئی آخرت تو سبحان اللہ۔ [8] ڈرتے ہیں عاجزی کرتے ہیں اس کی نشانی یہ ہے کہ نماز میں فضول حرکتیں نہ کرے ادھر ادھر نہ دیکھے اور اپنی نگاہ سجدے کے مقام پر رکھے اور نماز میں یہ امر یعنی خشوع فرض ہے۔ [9] نکمی بات سے مراد ہر ایک فضول کھیل اور گناہ ہے۔ [10] گو زکوٰۃ کا نصاب اور مقدار مدینہ میں معین ہوا مگر مطلق زکوٰۃ مکہ میں بھی واجب تھی اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ سورت مکی ہے اور زکوٰۃ مدینہ میں فرض ہوئی ہے۔ [11] اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ لواطت اور جلق حرام ہے اور جلق کی حرمت میں اور بہت دلائل ہیں (یعنی ذکر کو ہتھیلی سے دبا کر منی نکال ڈالنا)۔ [12] جب کوئی ان کے پاس امانت رکھوائے تو اس میں خیانت نہیں کرتے اسی طرح جب کسی سے اقرار کرتے ہیں تو اس کو پورا کرتے ہیں دغابازی نہیں کرتے۔ [13] وقت پر ادا کرتے ہیں جماعت کے ساتھ ادا کرتے ہیں

۸۴۔ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَةَ ؕ نَحْنُ
اَعْلَمُ بِمَا یَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ﴿۹۷﴾ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ
اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾ (المؤمنون پ ۱۸ ع ۶)

(اے پیغمبر اگر کوئی تیرے ساتھ برائی کرے) تو برائی کا دفعیہ اس طرح سے کر جو بہت اچھا ہے[1] ہم خوب جانتے ہیں جو یہ کافر بکتے ہیں اور (یوں) دعا کر مالک میرے میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں مالک میرے تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں[2]

۸۵۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ
الشَّیْطٰنِ ؕ وَمَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّهٗ
یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ
عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰی مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ
اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ یُزَكِّیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ
سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۱﴾ (النور پ ۱۸ ع ۳)

مسلمانو! شیطان کے قدم بقدم مت چلو (اس کی پیروی نہ کرو) اور جو کوئی شیطان کی پیروی کرے (وہ گمراہ ہوگا) اس لیے کہ شیطان تو بے حیائی اور برے ہی کام کرنے کو (اسے کہے گا) اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور کرم تم پر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی (گناہ) سے پاک نہ رہ سکتا لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے[3] اور اللہ تعالیٰ (سب) سنتا جانتا ہے[4]

۸۶۔ وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ
اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰكِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۖ ۚ وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا ؕ اَلَا
تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِیْمٌ ﴿۲۲﴾ (النور پ ۱۸ ع ۳)

اور جو لوگ تم میں بزرگی والے اور مالدار ہیں وہ (اپنے) ناطے والوں اور محتاجوں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو (خیرات) نہ دینے کے لیے قسم نہ کھا بیٹھیں[5] بلکہ معاف کریں اور درگذر کریں کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تم کو (تمہاری خطاؤں کو) بخشے[6] اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے[7]

۸۷۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا
غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤی
اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾

مسلمانو! تم اپنے گھروں کے سوا (پرائے گھروں) میں مت گھسو جب تک ان گھر والوں سے اذن نہ لو اور (باہر رہ کر) سلام علیک نہ کر لو[8] یہ (اذن لینا اور سلام کر کے اندر جانا) تمہارے حق میں بہتر ہے تاکہ تم یاد رکھو۔

---

[1] یعنی حلم اور درگذر کر برائی سے مراد کافروں کا شرک کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر طعنے مارنا کہتے ہیں یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے اور بعضوں نے کہا کافروں کے مقابل میں منسوخ ہے لیکن مسلمانوں میں آپس میں اسی پر عمل کرنا چاہیئے عطا نے کہا بہت اچھا طریقہ برائی کے دفعیہ کا یہ ہے کہ جس نے برائی کی ہو اس کو سلام کرے۔ انسؓ نے کہا اچھا طریقہ یہ ہے کہ برائی کرنے والے سے کہے بھائی اگر تو جھوٹا ہے تو میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تیری خطا بخش دے اور جو تو سچا ہے (اور واقع میں مجھ میں یہ عیب ہے) تو میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری یہ خطا بخش دے۔
[2] یعنی ایسا کر دے کہ شیطان میرے قریب بھی نہ ہونے پائے وسوسہ ڈالنا تو کجا، [3] گناہ ہی سے باز رکھتا ہے یا گناہ کے بعد توبہ کی توفیق دیتا ہے، [4] تو اس سے ڈرتے رہو اور شیطان کے فریب میں مت پھنسو، [5] یا ان کو خیرات دینے میں قصور نہ کریں، [6] جب تم یہ چاہتے ہو کہ تم بھی لوگوں کی خطائیں معاف کرو، [7] اوپر گذر چکا ہے کہ مسطح ابوبکرؓ کے خالہ زاد بھائی بھی اس تہمت میں شریک تھے ابوبکرؓ صدیق نے قسم کھائی کہ میں جو مسطح سے سلوک کیا کرتا تھا اب نہ کروں گا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری (کہتے ہیں ابوبکرؓ نے یہ کہا کیوں نہیں میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو بخشے اور مسطح سے جو سلوک کیا کرتے تھے پھر وہ جاری کر دیا، [8] یا جب تک ان گھر والوں کو اپنا حال معلوم نہ کرا دو اور ان سے سلام علیک نہ کر لو،

فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا
حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ وَإِنْ قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا
فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ
عَلِيمٌ ﴿٢٨﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا
بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ وَاللَّهُ
يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ﴿٢٩﴾
قُلْ لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَ
يَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ
خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ﴿٣٠﴾ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ
يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ
فُرُوجَهُنَّ ﴿٣١﴾ (النور پ ۱۸ ع ۴)

پھر اگر ان گھروں میں کسی کو نہ پاؤ (اندر سے کچھ جواب نہ آئے) تو جب تک تم کو اذن نہ ہو اندر مت گھسو[1] اور اگر (اندر سے) تم کو یہ جواب ملے کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ جاؤ۔ بہت عمدہ (تہذیب) ہے تمہارے لیے[2] اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم کرتے ہو[3] جس مکان میں تمہارا اسباب دھرا ہو وہاں کوئی رہتا نہ ہو اس میں (بے اذن بے) جانا تم پر کوئی گناہ نہیں اور جو تم کھل کر کرتے ہو اور جو چھپا کر کرتے ہو اللہ تعالیٰ (سب) جانتا ہے (اے پیغمبرؐ) مسلمانوں سے کہہ دے اپنی نگاہ نیچے رکھیں[4] اور اپنی شرمگاہوں کو تھامے رہیں۔ یہ ان کے لیے بہتر ہے (عمدہ بات ہے) وہ جو کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو اس کی خبر ہے[5] اور (اے پیغمبرؐ) مسلمان عورتوں سے کہہ دے اپنی نگاہ نیچے رکھیں[6] اور اپنی شرمگاہ تھامے رہیں (یا ڈھانپے رہیں)

۸۸۔ وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ
أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا[7]
وَآتُوهُمْ مِّنْ مَّالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ وَلَا
تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا

اور تمہارے غلاموں لونڈیوں میں سے جو مکاتب ہونا چاہیں ان کو اگر اس لائق سمجھو تو مکاتب کر دو[7] اور اللہ تعالیٰ نے جو اپنا مال تم کو دیا ہے اس میں سے ان کو (بھی) دو[8] اور تمہاری لونڈیاں اگر پاکدامن رہنا چاہیں تو ان سے دنیا کی زندگی کا سامان کمانے کے لیے (روپیہ پیدا کرنے کے

[1] کیونکہ دوسرے کے ملک میں بے اجازت گھسنا اور تصرف کرنا حرام ہے البتہ اگر کوئی خاص ضرورت ایسی ہو کہ بغیر گھسے چارہ نہ ہو مثلاً اندر آگ لگ گئی ہو اور اس کا بجھانا ضروری ہو یا کسی مسلمان کی جان جا رہی ہو تو اندر گھس جاتے، [2] ایک صحابی کہا کرتے تھے مجھ کو آرزو رہ گئی کہ میں کسی گھر میں جانے کی اجازت مانگوں اور اندر سے یہ جواب آئے لوٹ جاؤ اس وقت اندر آنے کا موقع نہیں ہے تو میں خدا کے اس حکم پر ایک بار ہی عمل کر لوں، [3] وہ دیکھ رہا ہے کہ تم خدا کے حکم کے موافق گھر میں اجازت لیکر جاتے ہو یا بلا اجازت گھس پڑتے ہو مطلب یہ ہے کہ اگر اندر سے کہا جائے لوٹ جاؤ تو اب دوبارہ خواہ مخواہ اندر جانے کے لیے اصرار نہ کرے اور ناراض نہ ہو بلکہ لوٹ جائے اور پھر دوسرے وقت آئے ابن عباسؓ حدیث شریف کے سننے کے لیے انصاریوں کے گھر پر جاتے تو دروازے پر بیٹھے رہتے جب گھر کا مالک باہر آتا تو ان سے کہتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تم نے خبر کیوں نہ کی وہ کہتے کہ میں علم حاصل کرنے کے لیے آیا ہوں اور اس میں ایسا ہی حکم ہے کہ کسی کو باہر نکلنے کے لیے تکلیف نہ دو، [4] جب نامحرم پر نظر پڑ جائے کیونکہ پہلی نظر جو بے قصد پڑ جائے معاف ہے، دوسری نظر درست نہیں جیسے حدیث میں ہے، [5] شرمگاہ تھامے رہنے کا مطلب یہ ہے کہ سوا اپنی بی بی یا لونڈی کے اور کسی سے صحبت نہ کرے حرامکاری اور لواطت سے بچا رہے شرمگاہ ڈھانپنے سے غرض یہ ہے کہ اپنا ستر اس شخص پر نہ کھولے جس کے سامنے کھولنا حرام ہے، [6] یعنی جس پر نظر ڈالنا درست نہیں اس کو نہ دیکھیں حدیث میں ہے کہ اسماء بنت یزید اپنے باغ میں گئی تھیں عورتیں ان کے سامنے ننگی آنے لگیں سر اور سینے کھلے ہوئے اسماء نے کہا یہ کیا بری بات ہے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری جیسے مرد کو غیر عورت کو ستر کی طرف دیکھنا درست نہیں اسی طرح عورت کو بھی غیر مرد کی طرف دیکھنا درست نہیں اور جیسے مرد کو دوسرے مرد سے ستر چھپانا چاہیے اسی طرح عورت کو بھی دوسری عورت سے ستر چھپانا چاہیے

[7] مکاتب وہ غلام یا لونڈی ہے جس کو مالک یہ کہتا ہے کہ اگر تو اتنا روپیہ اتنی قسطوں میں ادا کرے تو آزاد ہے مطلب یہ ہے کہ اگر اس غلام یا لونڈی سے یہ توقع ہو کہ وہ اپنی کتابت کا بدل ادا کر سکے گا تو اسکو مکاتب کر دو، [8] یعنی زکوٰۃ اور صدقہ اس مکاتب کو بھی دو جو اپنی کتابت کا بدل ادا نہ کر سکے یا اس کے بدل کتابت میں سے کچھ چھوڑ دو معاف کر دو یہ حکم استحبابی ہے نہ وجوبی۔

لِّتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَن يُكْرِههُّنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ مِن بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣٣﴾ (النور پ۱۸ ع ۴)

لیے) زبردستی حرام کاری نہ کراؤ۔ اور جو کوئی ان پر زبردستی کرے گا تو زبردستی کے بعد (ان پر گناہ نہ ہوگا) اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ ؎۱

۸۔ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۚ مِّن قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُم مِّنَ الظَّهِيرَةِ وَمِنۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۚ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۚ طَوّٰفُونَ عَلَيْكُم بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۚ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٥٨﴾ وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٥٩﴾ (النور پ۱۸ ع ۸)

مسلمانو! تمہارے غلام لونڈی اور جو (لڑکے لڑکیاں) تم میں سے ابھی جوان نہیں ہوئے ؎۲ وہ تین وقتوں میں (تمہارے پاس آنے کی) اجازت لیا کریں ؎۳ (ایک تو) فجر کی نماز سے پہلے ؎۴ اور (دوسرے) دوپہر دن کو جب تم (سونے کے لیے) اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو اور (تیسرے) عشا کی نماز کے بعد یہ تین تمہارے بے پردگی کے وقت ہیں ؎۵ ان وقتوں کے سوا (بے اجازت آنے میں) نہ تم پر گناہ ہے نہ ان پر، تم ایک دوسرے کے پاس آتے جاتے رہتے ہو ؎۶ یونہی اللہ تعالیٰ (اپنے حکم تم سے) کھول کھول کر بیان کرتا ہے (تاکہ تم اچھی طرح سمجھ جاؤ اور ان پر عمل کرو) اور اللہ تعالیٰ (سب) جانتا ہے حکمت والا اور جب تمہارے لڑکے جوان ہو جائیں تو جس طرح وہ لوگ (ہر وقت) اجازت لیتے ہیں جو ان سے پہلے جوان ہو چکے ہیں یہ بھی اجازت لیا کریں ؎۷ یونہی اللہ تعالیٰ اپنے حکم تم سے بیان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ (سب) جانتا ہے حکمت والا۔

؎۱ یعنی لونڈی کو اس کا مالک زبردستی خرچی پر چلائے اور وہ اس بُرے کام سے دل سے ناراض ہو لیکن بیچاری مجبور ہو تو گناہ اس پر نہ ہوگا بلکہ اس کے مالک پر ہوگا اس پر بھی جو کچھ قصور وہ کرے تو اللہ بخشنے والا ہے اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر لونڈی راضی ہو تو اس سے حرام کاری کرانا جائز ہے لونڈی سے حرام کاری کرانا ہر حال میں منع اور سخت گناہ ہے خواہ وہ راضی ہو یا نہ ہو آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب لونڈی خود بُرے کام کرنے کو راضی نہ ہو تو اس سے زبردستی یہ کام کرانا جیسے جاہلیت کا رواج تھا سخت مذموم اور نہایت بُرا ہے اور جو راضی ہو تب بھی مذموم ہے۔ جابرؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی اپنی لونڈی سے کہتا جا کچھ کما کر لا اور وہ ناراض ہوتی اس وقت یہ آیت اتری، ؎۲ یعنی ان کو احتلام نہیں ہوتا پندرہ برس کی عمر کو نہیں پہنچے، ؎۳ اسماء بنت ابی مرثد ایک انصاری عورت تھی اس کا غلام ایسے وقت میں چلا آیا جب وہ کسی حاجت میں مصروف تھی اس وقت یہ آیت اتری۔ ایک روایت میں ہے اس نے کہا یا رسول اللہ یہ کیا بُری بات ہے کہ عورت اور اس کا خاوند ایک کپڑے میں ہوتے ہیں اور غلام ایسے وقت میں بے خبر گھس آتا ہے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔ ؎۴ کیونکہ آدمی رات کو ننگا کھلا رہتا ہے۔ ؎۵ اکثر ان وقتوں میں آدمی کا ستر کھلا رہتا ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا اکثر لوگوں نے اس آیت پر عمل نہیں کیا ہے اور میں نے تو اس چھوٹی بچی کو جو میرے سامنے کھڑی ہے یہ حکم دیا ہے کہ وقتوں میں اجازت لیا کرے (مطلب یہ ہے کہ ان تینوں وقتوں میں گھر کے بال بچے اور غلام لونڈی بھی اجازت لے کر آیا کریں اور باقی وقتوں میں اجازت لینے کی ضرورت نہیں لیکن جوان مردوں کو تو ہر وقت اجازت لے کر آنا چاہیے ابن مسعودؓ نے کہا اپنی ماں کے پاس بھی ان وقتوں میں اجازت لے کر جا اسی طرح اپنے باپ اور بھائی بہن کے ساتھ بھی، ؎۶ اگر ہر وقت اجازت لینا ضروری ہو تو کام کاج میں سخت ہرج پڑے، ؎۷ یا جس طرح وہ لوگ اجازت لیتے ہیں جن کا ذکر پہلے گذرا یعنی اس سورت کے تیسرے رکوع میں یہ بھی اجازت لیں۔

۹۰۔ فَإِذَا دَخَلْتُم بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٦١﴾ (النور پ۱۸ ع ۸)

پھر جب تم گھروں میں (کھانے کے لیے) گھسنے لگو تو اپنے لوگوں کو[۵۱] سلام[۵۲] کرو یہ ایک اچھی دعا ہے خدا کی طرف سے (یعنی خدا تعالیٰ نے اس کا حکم دیا) برکت والی پاکیزہ اللہ تعالیٰ یونہی اپنے حکم تم سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے اس لیے کہ تم کو عقل آئے (یا تم سمجھو)[۵۳]

۹۱۔ لَّا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُم بَعْضًا ۚ قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦٣﴾ (النور پ۱۸ ع ۹)

(مسلمانو) جب رسول تم کو بلائے تو اس کا بلانا ایسا مت سمجھو جیسا آپس میں ایک دوسرے کو بلانا سمجھتے ہو[۵۴] اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جانتا ہے جو تم میں آنکھ بچا کر سٹک جاتے ہیں[۵۵] پھر جو لوگ پیغمبر کا حکم نہیں مانتے ان کو ڈرنا چاہیئے (دنیا میں) کوئی مصیبت ان پر آن پڑے یا (آخرت میں) کوئی تکلیف کا عذاب ان کو پہنچے[۵۶]

۹۲۔ فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُم بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا ﴿٥٢﴾ (الفرقان پ۱۹ ع ۵)

تو کافروں کا کہنا مت مان اور قرآن کے زور سے ان سے خوب جہاد کر[۵۷]

۹۳۔ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ ۚ وَكَفَىٰ بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا ﴿٥٨﴾ (الفرقان پ۱۹ ع ۵)

اور (اے پیغمبرؐ کافروں سے مت ڈر) اس خدا پر بھروسا کر جس کو موت نہیں۔ (ہمیشہ) زندہ ہے اور تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان کر[۵۸] اور اپنے بندوں کے گناہوں سے اس کا خبردار ہونا بس کرتا ہے (وہ سب بندوبست کر لے گا)

۹۴۔ وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا ﴿٦٣﴾ (الفرقان پ۱۹ ع ۶)

اور خدا تعالیٰ کے (نیک) بندے وہ ہیں جو عاجزی کے ساتھ (یا آہستگی اور وقار کے ساتھ) زمین پر چلتے ہیں[۵۹] اور جب جاہل لوگ ان سے بھڑ جاتے ہیں تو کہتے ہیں (اچھا صاحب سلام)[۶۰]

---

۵۱ جو تمہارے عزیز یا ہم مذہب یا دوست ہیں ۵۲ یا جب تم خالی گھروں میں گھسو تو اپنے تئیں آپ سلام کرو یہ یوں کہو السلام علینا من ربنا وعلی عباد اللہ الصالحین، ۵۳ جب آدمی کسی گھر میں جائے تو وہاں کوئی نہ ہو تب السلام علیکم کہے اور فرشتوں کی نیت کرے یا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کہے اسی طرح جب مسجد میں جائے اور وہاں کوئی نہ ہو تو السلام علی رسول اللہ کہے، ۵۴ ایک معمولی بات جانتے ہو جی چاہا نہ آئے جی چاہا آئے بلکہ رسول کے بلانے پر فوراً آنا فرض سمجھو یہاں تک کہ اگر نماز میں بھی ہو تو سلام پھیر کر چلے جاؤ پھر جب جاؤ تو بغیر اجازت کے برخاست نہ کرو بات کرو تو آہستہ سے، ۵۵ منافقوں کا قاعدہ تھا کہ جمعہ کے دن ایک کی آڑ میں ایک چھپ کر مسجد سے چل دیتے اور نماز سے دل چراتے بعضوں نے کہا میدان جنگ میں کھسکنا مراد ہے وہاں جان بچانے کیلئے چل دیتے ابوداؤد نے روایت کیا کہ ایک مسلمان آنحضرتؐ سے جانے کی اجازت لیتا تو منافق اس کی آڑ میں چھپ کر چل دیتا اس وقت یہ آیت اتری ۵۶ جو لوگ پیغمبرؐ کا خلاف کریں اللہ تعالیٰ نے ڈرایا کہ دنیا میں مصیبت میں مبتلا ہوں گے اور آخرت میں عذاب الیم میں گرفتار ہوں گے جب سے مسلمانوں نے حدیث شریف پر عمل کرنا چھوڑ دیا اسی آفت میں پڑ گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت کرے، ۵۷ قرآن کی دلیلیں سنا سنا کر ان کو قائل کر اور ان کے دیوتاؤں کی اچھی طرح خبر لے، ۵۸ سبحان اللہ وبحمدہ کہا کر یا نماز پڑھا کر ۵۹ یہ نہیں اکڑ کر مٹکتے ہوتے چھوٹے ہوئے اینٹھتے ہوتے ۶۰ یہ سلام وہ نہیں ہے جو مسلمانوں میں آپس میں ملاقات کے وقت کہا جاتا ہے بلکہ یہ سلام ترک ملاقات اور رخصت ہونے کا ہے جیسے کسی سے پیچھا چھڑانا منظور ہوتا ہے تو کہتے ہیں اچھا بھائی سلام بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جب جاہلوں سے ان کی گفتگو آن پڑتی ہے تو اچھی سلامتی کی بات کہتے ہیں یعنی وہ بات جس سے جاہل برانگیختہ نہ ہوں فساد نہ بڑھے اور خود بھی گنہگار نہ ہوں۔ بعضوں نے کہا یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے۔

۹۵۔ وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ (۲۱۴) وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (۲۱۵) فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ (۲۱۶) وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ (۲۱۷) الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ (۲۱۸) وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ (۲۱۹) إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (۲۲۰) (الشعراء پ۱۹ ع ۱۱)

اور اپنے نزدیک کے رشتہ داروں کو ڈرا[۵۱] اور جو مسلمان تیرے تابعدار بن گئے ہیں ان کے سامنے بازو جھکائے رہ (ان سے خاطر اور محبت سے پیش آ تواضع کے ساتھ) پھر اگر وہ تیرا کہنا نہ مانیں تو کہہ دے میں تمہارے کاموں سے الگ ہوں اور زبردست مہربان خدا پر بھروسہ رکھ جو تجھ کو (نماز میں اکیلے) کھڑے ہوتے وقت اور نمازیوں کے ساتھ (جماعت میں) تیرے اٹھنے بیٹھنے (ہر حرکت) کو دیکھ رہا ہے بیشک وہی سنتا اور جانتا ہے۔

۹۶۔ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ (۷۹) (النمل پ۲۰ ع ۶)

تو (اے پیغمبر) اللہ تعالیٰ پر بھروسا کر کیونکہ تو صریح حق پر ہے[۵۲]

۹۷۔ أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُم مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ (۵۴) وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ (۵۵) (القصص پ۲۰ ع ۵)

ان لوگوں کو ان کی مضبوطی کے بدلے دوہرا[۵۳] ثواب دیا جائے گا اور یہ لوگ برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں[۵۴] اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہیں اور جب کوئی لغو بات (جیسے مشرکوں کی گالی گلوچ) سنتے ہیں تو انجان ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں (اچھا بھائی تم جانو) ہمارے کیے ہمارے سامنے آئیں گے اور تمہارے کیے تمہارے سامنے (اچھا بھائی) سلام، ہم جاہلوں کو منہ نہیں لگاتے[۵۵]

۹۸۔ وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِن جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (۸) (العنكبوت پ۲۰ ع ۱)

اور ہم نے آدمی کو یہ حکم دیا ہے کہ اپنے ماں باپ سے اچھا برتاؤ کرے[۵۶] اور (یہ بھی کہہ دیا) اگر وہ زبردستی چاہیں کہ تو میرا شریک بنائے اس کو جسکو تو نہیں جانتا[۵۷] تو ان کا کہنا مت مان تم (سب کو) میرے پاس (ایک دن) لوٹ کر آنا ہے پھر جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے رہے ہیں تم کو جتلا دوں گا[۵۸]

۵۱ کیونکہ ان کا حق زیادہ ہے ان کا خیال بھی زیادہ رکھنا چاہیئے نزدیک کے رشتہ داروں سے قریش کے لوگ یا عبد مناف کی اولاد یا ہاشم کی اولاد مراد ہے صحیح حدیث میں ہے جب یہ آیت اتری تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے لوگوں کو بلایا اور فرمایا اے قریش کے لوگو اپنی جانوں کو دوزخ سے بچاؤ میں تمہارے بھلے برے کا مالک نہیں ہوں ۵۲ اور جو حق پر ہوتا ہے ایک نہ ایک دن اللہ تعالیٰ اسی کو غالب کرتا ہے، ۵۳ جو اگلی اور پچھلی کتاب دونوں پر قائم رہے، ۵۴ اگر کوئی گناہ ان سے سرزد ہو جاتا ہے تو اسکے بعد کوئی نیک کام کرتے ہیں جس سے وہ گناہ مٹ جائے، ۵۵ یہ سلام تحیت کا جو مسلمانوں میں آپس میں کیا جاتا ہے بلکہ رخصت اور ترک ملاقات کا، ۵۶ ان کی خدمت کرے عاجزی سے پیش آئے، ۵۷ یعنی کوئی دلیل اس کے شریک ہونے کی نہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اگر وہ خواہ مخواہ یہ چاہیں کہ تو بن جانے بوجھے ہمارے ساتھ شریک کرنے لگے، ۵۸ اس کا بدلہ دیکر تم کو خود معلوم ہو جائے گا کہ کونسا عمل برا ہے اور کونسا اچھا تھا۔ شرک کی طرح تمام گناہ ہیں ماں باپ یا بادشاہ اور کسی کی اطاعت اس کام میں نہیں کرنا چاہیئے جو گناہ ہو۔ حدیث میں ہے کہ خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں ہو سکتی۔ کہتے ہیں سعد بن ابی وقاصؓ کی ماں نے ان سے کہا میں نہ کھانا کھاؤں گی نہ پانی پیوں گی جب تک تو محمدؐ سے نہ پھر جائے اور اپنے باپ دادا یعنی شرک کے دین پر نہ آ جائے اس وقت یہ آیت اتری۔ سعدؓ نے اس کا کہنا نہیں سنا بلکہ یہ کہا اماں اگر تیری سو جانیں ہوں اور ایک ایک کر کے سب نکل جائیں تو بھی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں پھروں گا تو کھا یا نہ کھا تجھ کو اختیار ہے۔

۹۹- وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰـهُنَا وَاِلٰـهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ (۴۶)

(العنکبوت پ۲۱ ع ۵)

اور کتاب والوں (یہود و نصاریٰ) سے جھگڑا نہ کرو مگر اچھے طور سے مگر جو ان میں شرارت کریں[۱] اور یوں کہو ہم ایمان لاتے اس پر جو ہم پر اترا (یعنی قرآن) اور جو تم پر اترا[۲] اور ہمارا تمہارا خدا ایک ہی ہے اور ہم اس کے تابعدار ہیں[۳]

۱۰۰- فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڎ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (۳۰) مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (۳۱) مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ (۳۲) (الروم پ۲۱ ع ۴)

تو (اے پیغمبرؐ) ایک طرف کا ہو کر اپنا منہ دین پر قائم رہ کر اس دین میں پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے[۴] اللہ تعالیٰ کی بناوٹ بدل نہیں سکتی یہی سچا ٹھیک دین ہے (جو فطرت کے موافق ہے) مگر اکثر لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے اسی ایک خدا کی طرف رجوع رہو اور نماز کو درستی سے ادا کرتے رہو اور شرک کرنے والوں میں شریک نہ ہو ان لوگوں میں جنہوں نے اپنے دین میں پھوٹ ڈالی اور کئی گروہ ہو گئے (اور پھر) ہر گروہ اپنے (جھوٹے) اعتقاد پر پھولا ہوا ہے۔

۱۰۱- فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۳۸) (الروم پ۲۱ ع ۴)

تو (اے پیغمبرؐ) ناطے والے کو اس کا حق دے اور محتاج اور مسافر کو ان کا حق) جو لوگ خدا کا منہ (دیکھنا) چاہتے ہیں ان کے لیے یہ بہتر ہے اور وہی مراد پائیں گے۔

۱۰۲- فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَىِٕذٍ

تو (اے پیغمبرؐ) اس دن کے آنے سے پہلے جو خدا کی طرف سے ٹل نہیں سکتا اپنا منہ (سیدھے اور) ٹھیک دین پر قائم رکھ اس دن (سب لوگ)

۱؎ خواہ مخواہ تم سے لڑنا چاہیں اور بے انصافی پر کمر باندھیں تو ان پر سختی کرنے میں مضائقہ نہیں ان سے جہاد کرو (لڑو) اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے پیغمبر یا شریعت کو برا کہو ان کے پیغمبر اور ہمارے پیغمبر جدا نہیں ہیں حدیث میں ہے کہ سب پیغمبر ایک باپ کے بیٹے ہیں یعنی سب ایک ہی خدا برحق کے بھیجے ہوئے ہیں۔ ۲؎ تورات اور انجیل اور زبور اور دوسرے صحیفوں پر جو اگلے پیغمبروں پر اترے۔ ۳؎ صحیح حدیث میں ہے کہ اہل کتاب عبرانی تورات کو پڑھتے اور عربی میں اس کا ترجمہ کر کے مسلمانوں کو سناتے آنحضرتؐ نے فرمایا اہل کتاب کو نہ سچا کہو نہ جھوٹا یوں کہو امنا بالذی انزل الینا وانزل الیکم اخیر تک۔ ۴؎ معلوم ہوا اسلام کا دین اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے یعنی جو پیدا ہوتا ہے وہ اسلام ہی پر پیدا ہوتا ہے پھر ماں باپ اور یار دوستوں کے بہکانے سے یہودی یا نصرانی یا مجوسی یا ہندو یا بدھ ہو جاتا ہے جیسے صحیح حدیث میں ہے ایک روایت میں ہے کہ صحابہؓ نے جہاد میں مشرکوں کے بچوں کو بھی مار ڈالا آنحضرتؐ نے پوچھا تم نے ایسا کیوں کیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ وہ مشرکوں کی اولاد تھی آپ نے فرمایا اب جو تم میں عمدہ مسلمان ہیں کیا وہ مشرکوں کی اولاد نہیں ہیں (ایک حدیث میں ہے کہ ہر ایک جان اپنی فطرت پر رہتی ہے (یعنی موحد) جب تک اس کی زبان نہیں چلتی جب زبان چلتی ہے تو شکر گذار ہوتا ہے یا ناشکر، اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک آدمی میں اللہ تعالیٰ نے مسلمان ہونے کی قابلیت رکھی ہے مگر صرف اس قابلیت سے کام نہیں چلتا جب شرعی طور سے اسلام قبول نہ کرے اور یہی حق ہے۔ ۵؎ توحید کی قابلیت ہر ایک آدمی میں ہے۔ ۶؎ مراد نفل صدقہ ہے کیونکہ یہ آیت مکی ہے اور زکوٰۃ مدینہ میں فرض ہوئی اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ ناطے والے جن سے نکاح حرام ہے اگر وہ محتاج ہوں تو ان کو کھلانا پلانا فرض ہے حنفیہ کا یہی قول ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک فروع اور اصول کا کھلانا پلانا فرض ہے۔

يَتَصَدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾ (الروم پ ۲۱ ع ۴)

الگ الگ ہو جائیں گے (مومن جدا کافر جدا)

۱۰۳۔ فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ (الروم پ ۲۱ ع ۵)

تو (اے دیکھنے والے) اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اثر کو دیکھ زمین کو مرے بعد پھر کیونکر جلاتا ہے بیشک وہی خدا (جو زمین کو مرے پیچھے جلاتا ہے قیامت کے دن) مردوں کو بھی جلائے گا وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

۱۰۴۔ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۶۰﴾ (الروم پ ۲۱ ع ۶)

تو (اے پیغمبر) صبر کئے رہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے (ایک نہ ایک دن تو غالب ہوگا) اور کہیں ایسا نہ ہو (دیر ہونے سے) بے ایمان لوگ تجھ کو بے صبرا بنا دیں (تو گھبرا جلد باز ہو جائے)۔

۱۰۵۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۱۲﴾ (لقمان پ ۲۱ ع ۲)

اور ہم تجھ سے پہلے لقمان کو حکمت دے چکے ہیں[۱] اور ہم نے (اس سے فرمایا) اللہ کا شکر کر اور جو کوئی شکر کرے گا وہ اپنے ہی بھلے کے لیے شکر کریگا[۲] اور جو کوئی ناشکری کرے تو اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے خوبیوں والا[۳]۔

۱۰۶۔ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۳﴾ (لقمان پ ۲۱ ع ۲)

(اور اے پیغمبر) وہ وقت یاد کر) جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا بیٹا اللہ تم کا شریک کسی کو مت بنانا کیوں کہ شرک بڑا سخت گناہ ہے[۴]۔

۱۰۷۔ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۱۴﴾ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۫ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ (لقمان پ ۲۱ ع ۲)

اور ہم نے آدمی کو اپنی ماں کے لیے (اچھا سلوک کرنے کا) حکم دیا ماں نے تو اس کو تھک تھک کر (اپنے پیٹ میں) اٹھایا اور دو برس میں (کہیں) اس کا دودھ چھوٹا[۵] (ہم نے آدمی کو یہ حکم دیا) میرا شکر کرتا رہ اور اپنے ماں باپ اور (آخر تجھ کو مرے بعد) میرے پاس لوٹ کر آنا ہے[۶] اور اگر تیرے ماں باپ زور زبردستی سے یہ کہیں کہ اللہ کے ساتھ اس کو شریک کرے جس کے شریک ہونے کی تیرے پاس کوئی سند نہیں تو ان کا کہنا مت مان اور دنیا میں ان کے ساتھ دستور کے موافق رہ[۷] اور (دین میں) اس کی راہ پر چل جو میری طرف رجوع ہے پھر تم سب ہی پاس تم کو لوٹ کر آنا ہے میں تم کو جو تم (دنیا میں) کرتے رہے اس کا بدلہ دیکر جتلا دونگا۔

---

[۱] وہ حکیم تھے اور بعضوں نے کہا پیغمبر تھے کہتے ہیں وہ حضرت ایوبؑ کے بھانجے تھے اور درزی یا بڑھئی کا پیشہ کرتے تھے۔ ایک حدیث میں ہے کہ وہ حبشی تھے، [۲] اس کو اللہ تم اور زیادہ نعمتیں دے گا، [۳] اس کی ذات میں تمام کمال موجود ہیں اس کو نہ کسی کی تعریف کی پرواہ ہے نہ کسی کی شکر گذاری کی[۴] تا ران یا شکم یا النعم ما تان، [۵] اس کے برابر کوئی گناہ نہیں وہ تو اللہ تعالیٰ سے بغاوت ہے اور باغیوں پر بادشاہ کبھی رحم نہیں کرتا، [۶] مطلب یہ ہے کہ باپ اور ماں دونوں کا حق اولاد پر بہت ہے اور ماں کا حق باپ سے بھی زیادہ ہے کیوں کہ ماں نے اس کے لیے بڑی تکلیف اٹھائی نو مہینے پیٹ میں رکھا ضعف پر ضعف بڑھتا گیا پھر دو برس تک دودھ پلایا گوہ موت کیا، حدیث میں ہے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں کس سے سلوک کروں فرمایا اپنی ماں سے پوچھا پھر کس سے فرمایا اپنی ماں سے پوچھا پھر کس سے فرمایا اپنی ماں سے پوچھا پھر کس سے فرمایا اپنے باپ سے، تو ماں کا حق باپ سے تین حصے بڑھ کر رکھا۔
[۷] اور اپنے اعمال کا جواب دینا اگر ناشکری کرے گا تو اس کی سزا پائے گا، [۸] شفقت اور محبت اور خلق اور تواضع کے ساتھ

۱۰۸۔ یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَاۤ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ
مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ
لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ
لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ وَاقْصِدْ فِیْ
مَشْیِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ
الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ﴿۱۹﴾ (لقمان پ ۲۱ ع ۲)

بیٹا نماز کو درستی سے ادا کرتا رہ اور اچھی بات کرنے کا حکم کرتا رہ اور بُری بات سے منع کرتا رہ[۱] اور جو آفت تجھ پر آن پڑے اس پر صبر کر[۲] بے شک یہ کام بڑے ضروری کام ہیں[۳] اور لوگوں سے اپنی گال نہ پھیلا[۴] اور زمین میں اترا تا اکڑتا ہوا مت چل کیونکہ اللہ تعالٰے کسی اترانے والے شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا[۵] اور بیچ کی چال چلا کر[۶] اور اپنی آواز کو آہستہ رکھ[۷] کیونکہ گدھوں کی آواز (سب) آوازوں میں بُری ہے۔

۱۰۹۔ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ
وَالْمُنٰفِقِیْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ﴿۱﴾
وَّاتَّبِعْ مَا یُوْحٰۤی اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ﴿۲﴾ وَّتَوَكَّلْ عَلَی اللّٰهِ ؕ وَكَفٰی
بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ﴿۳﴾ (الاحزاب پ ۲۱ ع ۱)

اے پیغمبر! اللہ تعالٰے سے ڈرتا رہ اور کافروں اور منافقوں کا کہنا مت مان۔ بے شک اللہ تعالٰی (سب کچھ) جانتا ہے حکمت والا[۸] اور جو تیرے مالک کی طرف سے تجھ پر وحی اترتی ہے اس پر چلتا رہ بے شک اللہ تعالٰے کو تمہارے (سب) کاموں کی خبر ہے اور اللہ تعالٰی پر بھروسہ رکھ اور وہ بس ہے کام بنانے والا۔

۱۱۰۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ﴿۴۱﴾
وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا ﴿۴۲﴾ (الاحزاب پ ۲۲ ع ۶)

مسلمانو! اللہ تعالٰی کی یاد بہت کیا کرو اور صبح شام اس کی پاکی بیان کرتے رہو۔

۱۱۱۔ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ
وَتَوَكَّلْ عَلَی اللّٰهِ ؕ وَكَفٰی بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ﴿۴۸﴾

(الاحزاب پ ۲۲ ع ۶)

اور اے پیغمبر! کافروں اور منافقوں کا کہنا مان اور وہ جو تجھ کو ستاتے ہیں اس کا خیال چھوڑ دے[۹] اور اللہ پر بھروسہ رکھ اور اللہ تعالٰے بس ہے کام بنانے والا۔

۱۱۲۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ
اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰی طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ
اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا

مسلمانو! جب تم کو کھانے کے لیے بلایا جائے تو پیغمبر کے گھروں میں نہ جاؤ مگر اجازت سے (وہ بھی ایسے وقت میں جاؤ کہ) اس کے پکنے کا انتظار نہ کرنا پڑے بلکہ جب بلاتے جاؤ اس وقت جاؤ پھر کھانا کھا چکتے ہی

[۱] یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے میں جو مصیبتیں پیش آئیں ان کو جھیل لے اور صبر کر پیغمبروں کی یہ میراث ہے، [۲] نماز اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر، [۳] اللہ تعالٰے نے ان کو فرض کیا ہے بہرحال ان کو ادا کرنا لازم ہے، [۴] جیسے مغرور عضہ در لوگوں کی عادت ہوتی ہے یا لوگوں سے اپنا رُخ مت پھیر بلکہ عاجزی کے ساتھ ہر ایک کی بات سن، [۵] اینٹھو کو جو ہر وقت پھولا اور متکبر رہے بلکہ اللہ تعالٰے کو عاجزی پسند ہے، [۶] نہ بہت تیز نہ بہت سست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی ہی چال تھی۔ حدیث میں ہے کہ آپ جلدی چلتے آگے کو زور دے کر۔ جیسے کوئی چڑھاؤ سے نیچے اترتا ہے، [۷] ہولی سی بات کر نہ چلا کر گدھوں کی طرح، [۸] ہوا یہ کہ قریش کے کافروں میں سے ابوسفیان اور عکرمہ اور ابوالاعور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہا آپ ہمارے معبودوں کی بُرائی کرنا چھوڑ دیجیے اور یوں کہا کیجئے کہ وہ اللہ تعالٰے کے پاس سفارش کریں گے اور منافقوں میں سے عبداللہ بن ابی اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح نے بھی یہی رائے دی اس وقت یہ آیت اتری، [۹] تو اس کا بدلہ لینے کی فکر نہ کر یا اس کی پرواہ نہ کر۔

طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ
اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ
وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ
مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ
لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا
رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ
اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا (۵۳)
(الاحزاب پ ۲۲ ع ۷)

وہاں سے چل دو اور باتوں میں نہ لگ جاؤ۔ کیونکہ ایسا کرنے سے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تکلیف ہوتی ہے وہ تم سے شرماتا ہے اور اللہ تم کو تو سچ بات کہنے میں کوئی شرم نہیں [1] اور جب پیغمبرؐ کی بیبیوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو [2] اس سے تمہارے دل اور ان کے دل (شیطان کے وسوسوں سے) خوب پاک رہیں گے اور تمہارے لیے یہ زیبا نہیں کہ اللہ کے پیغمبر کو تکلیف پہنچاؤ اور نہ یہ کہ اس کے پیچھے اس کی عورتوں سے کبھی نکاح کرو خدا تعالےٰ کے نزدیک بڑا گناہ ہے [3]

۱۱۳۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا
مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ
وَجِيْهًا (۶۹) (الاحزاب پ ۲۲ ع ۹)

مسلمانو! تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جنہوں نے موسیٰؑ کو ستایا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو اس (عیب) سے جو وہ کہتے تھے پاک کر دکھایا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک موسیٰؑ عزت دار تھا [4]

۱۱۴۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا
سَدِيْدًا (۷۰) يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ
فَوْزًا عَظِيْمًا (۷۱) (الاحزاب پ ۲۲ ع ۹)

مسلمانو! اللہ تعالےٰ سے ڈرتے رہو اور سیدھی (صحیح) بات کہو (ایسا کرو گے) تو اللہ تعالیٰ تمہارے کام بنا دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا، اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے کہے پر چلے اس نے بڑی مراد پائی۔ [5]

۱۱۵۔ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا

کہہ دے سچا دین (توحید کا) آن پہنچا اور جھوٹا دین (بالکل مٹ گیا)

---

[1] یہ آیت اس وقت اتری جب حضرت زینبؓ کے ولیمہ میں آپ نے صحابہؓ کو بلایا وہ کھانا کھا چکے لیکن باتیں کرتے ہوئے وہیں بیٹھے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شرم سے کچھ نہ فرما سکے یہاں تک کہ آپ خود ہی اٹھ کر باہر تشریف لے گئے پھر آئے تو دیکھا کہ وہ لوگ بیٹھے ہیں پھر تشریف لے گئے اور دریافت کرایا جب وہ لوگ اٹھ گئے تو آپ تشریف لائے اور حضرت زینبؓ سے صحبت کی، [2] پہلے پیغمبر کی بیبیاں بھی عام عورتوں کی طرح باہر نکلا کرتیں اور پردہ نہ کرتیں حضرت عمرؓ نے پردے کی رائے دی لیکن حضرتؐ نے حکم نہ دیا۔ یہاں تک کہ یہ آیت اتری اس وقت سے آپ کی بیبیاں پردے میں رہنے لگیں [3] کیونکہ آنحضرتؐ کی بیبیاں تمہاری مائیں ہیں جیسے اوپر گذرا اور ماں سے نہیں ہو سکتا، [4] یہ آیت اس وقت اتری جب مسلمانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ستایا زید بن محمدؐ کہا کرتے تھے۔ بعضوں نے کہا آپؐ نے ایک بار لوٹ کا مال تقسیم کیا ایک شخص کہنے لگا اس تقسیم میں خدا کی رضامندی مقصود نہ تھی۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ موسیٰؑ پر رحم کرے وہ مجھ پر زیادہ ستاتے گئے مگر انہوں نے صبر کیا۔ موسیٰؑ پر لوگوں نے یہ طوفان جوڑا کہ اس کو فتق کا عارضہ ہے یا برص ہے جب تو چھپ کر نہاتے ہیں ایک روز پتھر پر کپڑے رکھ کر نہانے لگے اللہ تعالےٰ کے حکم سے وہ پتھر کپڑے لیکر بھاگا۔ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام ننگے اس کے پیچھے دوڑے بنی اسرائیل نے دیکھ لیا کہ ان میں کوئی عیب نہیں ہے بعضوں نے کہا یہ طوفان جوڑا کہ انہوں نے اپنے بھائی ہارون کو مار ڈالا، [5] خوب کامیابی حاصل کی، سیدھی صحیح بات سے سچی بات مراد ہے یعنی زید کو ان کے باپ حارث کا بیٹا کہو یہی سچ ہے حضرت محمدؐ کا بیٹا نہ کہو یہ غلط ہے۔ بعضوں نے کہا سیدھی صحیح بات سے لا الٰہ الا اللہ مراد ہے۔

يُعِيدُ ﴿٤٩﴾ قُلْ إِنْ ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِي ۖ وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِي إِلَيَّ رَبِّي ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ ﴿٥٠﴾ (السبا پ ۲۲ ع ۶)

نہ وہ آسکتا ہے نہ پلٹ سکتا ہے[1] کہہ دے اگر میں بہک گیا ہوں تو بہک کر اپنا ہی بُرا کروں گا اور جو میں ہدایت پر آ گیا ہوں تو میرے مالک کی مجھ پر وحی بھیجنے سے بیشک وہ سن رہا ہے نزدیک ہے[2]

۱۱۶- يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۖ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۖ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ ﴿٥﴾ (فاطر پ ۲۲ ع ۱)

لوگو! اللہ تعالیٰ کا وعدہ (قیامت) برحق ہے ایسا نہ ہو کہ تم کو دنیا کی زندگی دھوکا دے اور ایسا نہ ہو کہ شیطان تم کو اللہ تعالیٰ کے باب میں دھوکا دے[3]

۱۱۷- فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَنْ خَلَقْنَا ۚ ﴿١١﴾ (الصافات پ ۲۳ ع ۱)

اب ان کافروں سے پوچھ ان کا (دوبارہ) پیدا کرنا مشکل ہے یا جو ہم پیدا کر چکے ہیں[4]

۱۱۸- فَاسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُونَ ﴿١٤٩﴾ (الصافات پ ۲۳ ع ۵)

اب ان (مکہ کے) کافروں سے پوچھ کیا تیرے مالک کے لیے بیٹیاں ہیں اور ان کے لیے بیٹے ہیں۔

۱۱۹- فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿١٧٤﴾ وَأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿١٧٥﴾ (الصافات پ ۲۳ ع ۵)

تو چند روز تک ان (مشرکوں) کا خیال چھوڑ دے اور ان کا دیکھتا رہ وہ آگے (اپنی ذلت) دیکھ لیں گے۔

۱۲۰- وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿١٧٨﴾ وَأَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿١٧٩﴾ (الصافات پ ۲۳ ع ۵)

اور چند روز تک ان کا خیال چھوڑ دے اور دیکھتا رہ یہ بھی آگے چل کر (اپنا نتیجہ) دیکھ لیں گے۔

۱۲۱- اصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ ﴿١٧﴾ (ص پ ۲۳ ع ۵)

(اے پیغمبرؐ) ان کی باتوں پر صبر کیے رہ۔

۱۲۲- قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنْذِرٌ ﴿٦٥﴾ (ص پ ۲۳ ع ۵)

(اے پیغمبرؐ) کہہ دے میں تو اور کچھ نہیں (اللہ کے عذاب سے) تم کو ڈرانے والا ہوں۔

۱۲۳- قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ﴿٨٦﴾ (ص پ ۲۳ ع ۵)

(اے پیغمبرؐ، لوگوں سے) کہہ دے میں اللہ تعالیٰ کے حکم پہنچانے کا تم سے کچھ نیگ نہیں مانگتا اور نہ میں اپنے تئیں بنانا چاہتا ہوں۔

۱۲۴- قُلْ يَا عِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۗ وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ ۗ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ

(اے پیغمبرؐ) کہہ دے میرے ایمان والے بندو اپنے مالک سے ڈرتے رہو جو لوگ اس دنیا میں اچھا کام کریں گے ان کے لیے آخرت میں اچھا بدلہ ہے[5] اور[6] اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ ہے[7] جو لوگ بلاؤں پر صبر کرتے ہیں ان کو

---

[1] بالکل فنا ہو گیا اور اس کا اثر ہی نہیں رہا۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جھوٹے معبود نہ شروع میں کچھ پیدا کر سکتے ہیں نہ دوبارہ جلا سکتے ہیں ۔
[2] گو اس کی ذات مقدس عرش معلیٰ پر ہے مگر اس کے ساتھ ہی سب کے نزدیک بھی ہے یعنی ہر ایک کی فریاد اور پکار سن رہا ہے ۔
[3] تمہارے دل میں یہ ڈال دے کہ اللہ تعالیٰ غفورٌ رّحیم ہے اور مزے سے چین کرو گناہوں کی فکر نہ کرو یہ شیطان کا دھوکا ہے اس کے فریب میں نہ آنا اللہ جیسے غفورٌ رّحیم ہے ویسے قہار بھی ہے رتی رتی کا حساب لینے والا ہے اس کے عذاب سے ڈرتے رہو اس کی یاد سے غافل نہ ہو نفس کو روکے رہو۔
[4] زمین آسمان تارے، [5] اللہ تعالیٰ کی مدد کا انتظار کر زنارہ بعضوں نے کہا یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے، [6] اگر کسی ملک میں رہ کر تم اچھا کام نہ کر سکو تو اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ ہے، [7] اس ملک سے ہجرت کر کے دوسرے ملک میں چلے جاؤ۔

بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ (الزمر پ ۲۳ ع ۲)

(آخرت میں) ان کا ثواب بے حساب دیا جائے گا۔[1]

۱۲۵۔ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ ﴿۱۱﴾ وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ ﴿۱۲﴾ (الزمر پ ۲۳ ع ۲)

(اے پیغمبرؐ) کہدے مجھے تو حکم ہوا ہے کہ اللہ کو پوجوں خالص اسی کی بندگی کروں اور مجھ کو حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالےٰ کا تابعدار بنوں[2]

۱۲۶۔ قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۱۳﴾ قُلِ اللَّهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُ دِينِي ﴿۱۴﴾ فَاعْبُدُوا مَا شِئْتُم مِّن دُونِهِ ۗ قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ﴿۱۵﴾ (الزمر پ ۲۳ ع ۲)

(اے پیغمبرؐ) کہدے میں تو بڑے دن (قیامت) کے عذاب سے ڈرتا ہوں اگر اپنے مالک کی نافرمانی کروں[3]۔ کہہ دے میں تو اللہ کو پوجتا ہوں، خالص اسی کی بندگی کرتا ہوں تم اس کے سوا جس کو چاہو پوجو (اے پیغمبرؐ) کہہ دے (دراصل) ٹوٹا اٹھانے والے وہی لوگ ہیں جو قیامت کے دن اپنی جانوں اور اپنے گھروالوں کو ہار بیٹھیں گے سن لے یہی تو کھلا نقصان ہے[4]

۱۲۷۔ قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿۳۹﴾ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿۴۰﴾ (الزمر پ ۲۴ ع ۴)

کہدے بھائیو تم اپنی جگہ (جو کرتے ہو وہ) کیے جاؤ میں (جو کرتا ہوں وہ) کیے جاؤں گا۔ تم آگے چل کر ضرور جان لوگے (دنیا میں) رسوا کرنے والی آفت کس پر آتی ہے[5] اور ہمیشہ کا عذاب (آخرت میں) کس پر اترتا ہے۔

۱۲۸۔ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿۵۳﴾ وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ﴿۵۴﴾

(اے پیغمبرؐ) کہدے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ناامید نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ سب گناہوں کو بخش دیتا ہے[6] بیشک وہی (بڑا) بخشنے والا مہربان ہے اور تم پر عذاب آنے سے پہلے تم اپنے مالک کی طرف رجوع ہو جاؤ اور اس کی فرمانبرداری کرو عذاب آئے بعد پھر کوئی تمہاری مدد نہ کر سکے گا۔

---

[1] ان گنت بے ماپے بے تولے، [2] سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا اسلام تھا آپ نے اس وقت خدا کی بندگی اختیار کی جب گرد وپیش سب خدا دشمن آپ کو گھیرے ہوئے تھے اور اپنی جان اور عزت کی کچھ پرواہ نہ کی قیامت تک جتنے بندے مسلمان گذریں گے سب کا ثواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملتا جاتا ہے [3] کہتے ہیں یہ آیت اس وقت اتری جب مشرکوں نے آنحضرتؐ کو سمجھایا کہ اپنے باپ دادوں کا طریق اختیار کرلو اور اس نئے دین سے باز آجاؤ جب آنحضرتؐ جو ساری دنیا میں افضل ہیں اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہوں تو اور بزرگ یا ولی کس شمار میں ہیں جن کو عذاب کا ڈر نہ ہو، [4] دوزخ میں ڈلوائیں گے، [5] بڑا ٹوٹا ہے جس سے بڑھ کر کوئی ٹوٹا نہیں ہوسکتا اس لیے کہ ہر ٹوٹے کی تلافی اس کے بعد نفع ملنے سے ہوجاتی ہے مگر دوزخ میں پڑے بعد پھر نکلنے اور آسائش حاصل ہونے کی امید نہیں ہے، [6] وہ آفت بدر کے دن آئی ذلیل وخوار ہوئے [7] کہتے ہیں جب اسلام کا غلبہ ہوگیا تو بعضے کافر جنہوں نے بڑے بڑے قصور کیے تھے ڈرے کہ اگر ہم مسلمان بھی ہوں تو کیا فائدہ ہمارے قصور معاف ہونا مشکل ہیں اس وقت یہ آیت اتری بعضوں نے کہا وحشی قاتل حمزہؓ کے باب میں اتری۔ بعضوں نے کہا ان لوگوں کے باب میں جو اسلام سے مرتد ہوگئے تھے، [8] یعنی آئندہ گناہ کرو یا اگلے گناہوں سے توبہ کرو۔

وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾ (الزمر پ ۲۴ ع ۶)

اور تم بے خبری میں ناگاہ عذاب آجانے سے پہلے جو اچھا کلام تمہارے مالک کی طرف سے تم پر اترا ہے (یعنی قرآن) اس پر چلو (ایسا نہ ہو تم میں سے) کوئی شخص یوں کہنے لگے ہائے افسوس میں نے اللہ کی اطاعت میں کیسی کوتاہی کی اور میں تو بیشک (دنیا میں دین کا) مسخرہ پن ہی کرتا رہا[۱] یا یوں کہنے لگے اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو رستہ بتلاتا تو (آج) میں بھی پرہیزگاروں میں ہوتا[۲] یا جب عذاب دیکھ لے تو یوں کہے کاش ایک بار (اور) میں (دنیا میں) بھیج دیا جاؤں تو میں بھی نیکوں میں شامل ہو جاؤں (اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا) کیوں نہیں (ارے کافر دنیا میں تو) میری آیتیں تجھ تک پہنچ چکیں لیکن تو نے ان کو جھٹلایا اور شیخی کرنے لگا اور منکر بن بیٹھا[۳]

۱۲۹۔ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ (المومن پ ۲۴ ع ۶)

تو (اے پیغمبرؐ) صبر کیے رہ بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے[۴] اور اپنے قصور کی بخشش مانگتا اور صبح اور شام اپنے مالک کی تعریف کے ساتھ پاکی بیان کرتا رہ

۱۳۰۔ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾ (المومن پ ۲۴ ع ۶)

تو (اے پیغمبرؐ) اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ بے شک وہ (سب کچھ) سنتا دیکھتا ہے۔

۱۳۱۔ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾ (المومن پ ۲۴ ع ۷)

تو (اے پیغمبرؐ) صبر کیے رہ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے[۵] پھر جو ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے[۶] اگر اس میں سے کچھ تجھ کو دکھلائیں یا ہم تجھ کو (دنیا) سے اٹھا لیں تو بھی یہ کافر بچ نہیں سکتے آخر ان کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے[۷]

۱۳۲۔ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ؕ ﴿۶﴾ (حم سجدہ پ ۲۴ ع ۱)

سیدھے اس کی طرف منہ کیے رہو (اسی کی پوجا کرو) اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی چاہو۔

۱۳۳۔ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿۳۴﴾ وَمَا يُلَقّٰىهَآ

برائی کا بدلہ اچھے سے اچھا کرو[۸] (ایسا کرے گا تو دیکھ لے گا) جو تیرا دشمن تھا وہ ایک دم سے ایسا ہو جائے گا جیسے (تیرا) دلسوز دوست اور یہ بات ان ہی

---

[۱] ہمیشہ شریعت کی باتوں پر ہنستا ہی رہا اس کی کتابوں اور پیغمبروں کا ٹھٹھا اڑاتا رہا مسلمانوں سے مسخراپن کرتا رہا، [۲] اللہ تعالیٰ نے پیغمبر اور قرآن کو بھیج کر اس کا عذر بھی کوئی موقع نہ رکھا۔ ہدایت کا رستہ بتلا دیا، [۳] اب ان باتوں سے کیا کام نکل سکتا ہے ہائے مجھ سے کوتاہی ہوئی ہائے میں پھر دنیا میں جاؤں تو نیک بن کر آؤں۔ اب پچھتاوت کیا ہوت۔ جب چڑیاں چگ گئیں کھیت، [۴] ایک دن ضرور ان کافروں پر عذاب اترے گا، [۵] قتل یا قید ہونے کا، [۶] تیری زندگی ہی میں یہ وعدہ پورا ہو تو خیر، [۷] وہاں خدا کا عذاب پورا ہوگا اور سخت عذاب میں گرفتار ہوں گے، [۸] برائی کا اچھا بدلہ یہ ہے کہ معاف کر دے اور اچھا سے اچھا یہ ہے کہ نیکی کرے۔ عہ کلبیؒ نے کہا یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے، عہ وہ ان کے شر سے تجھ کو بچائے۔ بعضوں نے کہا کہ دجال سے خدا کی پناہ مانگ۔

اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ٣٥ (حم السجدۃ پ ٢٤ ع ٥)

کو حاصل ہوتی ہے جو صبر کرتے ہیں اور ان ہی کو اسکی توفیق ہوتی ہے جو نصیبے والے ہیں [1]

١٣٤- وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ٣٦ (حم السجدۃ پ ٢٤ ع ٥)

اور (اے پیغمبرؐ) اگر شیطان کے گدگدانے سے تجھ کو گدگدی ہو تو اللہ کی پناہ مانگ (وہ تجھ کو بچا لے گا) بیشک وہ (سب) سنتا جانتا ہے [2][3]

١٣٥- لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ ٣٧ (حم السجدۃ پ ٢٤ ع ٥)

سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو (وہ تمہاری طرح ایک مخلوق ہیں) اور خدا کو سجدہ کرو۔

١٣٦- فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۭ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۭ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ١٥ (الشوریٰ پ ٢٥ ع ٢)

اسی وجہ سے تو لوگوں کو بلاتا رہ اور تو خود بھی جس طرح تجھ کو حکم ہوا جما رہ [4] اور ان کی خواہشوں پر مت چل اور کہدے میں تو اللہ نے جتنی کتابیں اتاریں سب پر ایمان لایا [5] اور مجھے یہ حکم ہے کہ تمہارے آپس (کے جھگڑوں) میں انصاف کروں اللہ ہمارا مالک ہے اور تمہارا بھی مالک ہے کیا ہمارے لیے اور کیا تمہارا تمہارے لیے ہم میں اور تم میں کوئی جھگڑا نہیں [6] اللہ تعالیٰ ہم کو (تم کو) اکٹھا کریگا اور اسی کی طرف (آخر سب کو) لوٹنا ہے [7]

١٣٧- قُلْ لَّآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۭ ٢٣ (الشوریٰ پ ٢٥ ع ٣)

کہدے لوگو! میں تم سے خدا کا پیغام پہنچانے پر کوئی نیگ نہیں مانگتا مگر ناطے کی محبت تو رکھو [8]

١٣٨- لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ٣٦ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰۗىِٕرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ٣٧ وَالَّذِيْنَ

ان لوگوں کے لیے جو ایمان دار ہیں اور اپنے مالک پر بھروسہ رکھتے ہیں اور (یہ ثواب ان کے لیے ہے) جو بڑے بڑے گناہوں سے [9] اور بے حیائی کے کاموں سے [10] بچے رہتے ہیں اور جب ان کو غصہ آجاتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں [11]

---

[1] یا شریف النفس اور عالی خاندان ہیں ورنہ ادنیٰ جیسے کمینے تو برائی کرتے ہیں اور عام لوگ برائی کے بدل برائی کرتے ہیں، [2] یعنی شیطان تیرے دل میں کوئی وسوسہ ڈالے، [3] صحیحین میں روایت ہے دو آدمیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے گالی گلوچ کی ایک کو بہت غصہ آیا آپ نے فرمایا مجھے ایک کلمہ معلوم ہے اگر اس کو کہے تو اس کا غصہ جاتا رہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وہ کہنے لگا کیا آپ مجھ کو دیوانہ سمجھتے ہیں آپ نے یہ آیت پڑھی۔ مترجم کہتا ہے دیوانہ ہونے میں کیا شک ہے غصے کے جوش میں آدمی کی عقل جاتی رہتی ہے اور دیوانہ وہی ہے جس میں عقل نہ ہو، [4] یہ استقامت بہت مشکل ہے اولیاء اللہ فرماتے ہیں کہ ہزاروں کرامت سے استقامت بہتر ہے یعنی مرتے دم تک شریعت کے احکام پر جمے رہنا، [5] کسی کتاب یا پیغمبر کو برا نہ کہوں یا انصاف سے تمہارے مقدمے فیصل کروں، [6] یعنی اب جھگڑے کی کوئی ضرورت نہ رہی کیونکہ جو حق بات تھی وہ ظاہر ہو چکی بعضوں نے کہا یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے، [7] وہاں پورا انصاف ہو جائے گا، [8] یہ خطاب ہے قریش کے کافروں کی طرف مطلب یہ ہے کہ مجھے دنیا کا فائدہ تم سے اٹھانا منظور نہیں ہے مگر اتنا تو کرو کہ قرابت کا پاس رکھو اور مجھ کو ناحق نہ ستاؤ۔ ابن عباسؓ نے کہا قریش کے ہر خاندان سے آپ کو کچھ نہ کچھ رشتہ تھا جب قریش کے لوگوں نے آپ کو جھٹلایا اور آپ سے بیعت نہ کی تو آپ نے فرمایا خیر بیعت نہ کرو تو نہ کرو مگر میری قرابت کا تو خیال رکھو ایسا نہ ہو کہ عرب کے دوسرے لوگ جن سے مجھ کو قرابت نہیں ہے میں ان کی حفاظت میں آجاؤں، [9] یعنی کبیرہ گناہوں سے جن کا بیان اوپر ہو چکا ہے، [10] جیسے زنا لواطت وغیرہ، [11] یہ اعلیٰ درجہ ہے کہ برائی کا بدلہ برائی نہ کرے بلکہ غصہ دبا کر معاف کر دے اور یہ بھی جائز ہے کہ برائی کا بدلہ اتنی ہی برائی کر لے۔

اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَأَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ إِذَآ أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ (الشوریٰ پ ۲۵ ع ۴)

اور جو اپنے مالک کا حکم مانتے ہیں[۱] اور نماز کو درستی کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور ان کا کام آپس کی صلاح (اور مشورے) سے چلتا ہے[۲] اور جو (مال متاع) ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں[۳] اور وہ لوگ جن پر کوئی ظلم کرتا ہے تو وہ (ظالم) سے بدلہ لیتے ہیں[۴]

۱۳۹- وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ط إِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَأُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۱﴾ إِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ط أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ ﴿۴۳﴾ (الشوریٰ پ ۲۵ ع ۴)

اور برائی کا بدلہ اتنی ہی برائی ہے اس پر بھی جو کوئی معاف کر دے اور (مل جائے) صلح کرے تو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا[۵] اور جس پر ظلم ہوا وہ اگر بدلہ لے تو ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں[۶]۔ الزام تو انہی لوگوں پر ہے جو (شروع ہی سے) لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق دھوم مچاتے ہیں[۷] ایسے لوگوں کو تکلیف کا عذاب ہوگا اور البتہ جو کوئی (دوسرے کے ظلم کرنے پر بھی) صبر کرے اور معاف کر دے تو یہ بڑی ہمت کے کام ہیں[۸]

۱۴۰- اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَّأْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ط مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَإٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿۴۷﴾ (الشوریٰ پ ۲۵ ع ۵)

(لوگو!) اس دن کے آنے سے پہلے جو اللہ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں اپنے مالک کا کہا مانو اس دن تم کو نہ تو (کہیں) پناہ ملے گی اور نہ تم کو (اپنے گناہوں کا) انکار کرتے بنے گا[۹]

---

[۱] جو پیغمبر کے ذریعے ان کو دیا جاتا ہے۔ [۲] سبحان اللہ اگر مسلمان اب بھی قرآن شریف پر چلیں اور اپنے سب کاموں کو صلاح مشورہ پر چلنے لگیں تو اپنے دشمنوں پر پھر غالب آ سکتے ہیں ابن عربیؒ نے کہا جو قوم مشورے پر چلے گی اس کو ٹھیک رستہ ملے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کل کام دین اور دنیا کے مشورے سے چلاتے تھے یہاں تک کہ خلافت اور بادشاہت بھی مشورے سے قائم کرتے تھے اور سب سے پہلی خلافت یعنی ابوبکرؓ کی خلافت شوریٰ ہی سے قائم ہوئی اور ابوبکرؓ نے خلیفہ ہونے کے بعد بھی ہر ایک کام میں مشورہ لیا۔ اسی طرح حضرت عمرؓ نے۔ مترجم کہتا ہے مسلمانوں کی حکومت ابتدا ہی سے جمہوری طور پر قائم ہوئی اور جب تک جمہوری رہی اس میں دن دونی رات چوگنی ترقی ہوتی رہی مسلمانوں کا بادشاہ اور خلیفہ مشورے سے قائم کیا جاتا ہے اور مشورے سے معزول ہو سکتا ہے اور جبتک وہ حکومت کرتا ہے مشورہ لیتا رہتا ہے مسلمانوں کا بادشاہ کوئی شخصی بادشاہ نہیں ہوتا کہ جو اس کے جی میں آئے سیاہ اور سفید کر ڈالے بلکہ مجلس شوریٰ کا گویا میر مجلس ہوتا ہے اور تمام قوانین شرعیہ اور سیرت خلفائے راشدین کی پابندی اس کو لازم ہوتی ہے اگر اس کے خلاف چلے تو مسلمانوں پر واجب ہے فوراً معزول کر دیں۔ [۳] زکوٰۃ اور صدقہ ادا کرتے ہیں۔ [۴] یعنی اپنے تئیں ایسا ذلیل اور خوار نہیں کر دیتے کہ جو چاہے ان کے مال اور جان پر ستم کرے اور وہ ہمت ہار کر خاموش بیٹھے رہیں۔ بلکہ ظالم کو سزا دیتے ہیں اس سے ظلم کا بدلہ لیتے ہیں۔ [۵] جس نے شروع میں برائی کی وہ ظالم ہے یا جو کسی برائی کے بدل اس سے زیادہ برائی کرے۔ [۶] بشرطیکہ جتنا اس پر ظلم ہوا اتنا ہی بدلہ لے کیونکہ یہ جائز ہے گو افضل یہی ہے کہ معاف کر دے [۷] لوگوں کی جان و مال اور عزت پر دست درازی کرتے ہیں۔ [۸] کہتے ہیں امام حسن بصریؒ کی مجلس میں ایک شخص نے دوسرے کو گالی دی وہ پسینے پسینے ہو گیا اور پھر اٹھا اور یہ آیت پڑھی امام حسنؒ نے فرمایا اس شخص نے اس آیت کو سمجھا اور اس پر عمل کیا اور جب اور لوگوں نے اس آیت کو بھلا دیا۔ [۹] کیونکہ پاؤں خود تمہارے خلاف گواہی دیں گے۔

۱۴۱۔ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٤٣﴾ (الزخرف پ ۲۵ ع ۴)

تو (اے پیغمبرؐ) تجھ کو جو حکم آیا اس کو مضبوط تھامے رہ (شریعت پر قائم رہ) بے شک تو سیدھے رستہ پر ہے۔

۱۴۲۔ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٨٣﴾ (الزخرف پ ۲۵ ع ۷)

تو (اے پیغمبرؐ) ان کو پڑا بکنے اور کھیلنے دے جب تک ان کا دن جس کا اُن سے وعدہ ہے آن پہنچے[۱]

۱۴۳۔ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٨٩﴾ (الزخرف پ ۲۵ ع ۷)

تو (اے پیغمبرؐ) ان سے منہ پھیر لے (یا درگذر کر) اور کہہ دے (اچھا بھائی) سلام۔ آگے چل کر ان کو معلوم ہوگا[۲]

۱۴۴۔ قُل لِّلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٤﴾ (الجاثیہ پ ۲۵ ع ۲)

(اے پیغمبرؐ) مسلمانوں سے کہدے جو لوگ اللہ تعالیٰ کے کاموں کی امید نہیں رکھتے ان سے درگذر کریں[۳] تاکہ اللہ تم ہی لوگوں کو ان کے کاموں کا بدلہ دے[۴]

۱۴۵۔ ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨﴾ إِنَّهُمْ لَن يُغْنُوا عَنكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۖ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ ﴿١٩﴾ (الجاثیہ پ ۲۵ ع ۲)

پھر (موسیٰؑ کے بعد) ہم نے تجھ کو دین کے رستے (شریعت) پر لگا دیا تو اسی پر چلے جا اور نادانوں کی خواہشوں پر مت چل[۵] یہ (نادان) لوگ اللہ کے مقابلے میں تیرے کچھ کام نہیں آئیں گے اور (تجھ میں ان میں دوستی کیسے ہو سکتی ہے) گنہگار گنہگاروں ہی کے دوست ہوتے ہیں، اور پرہیزگاروں کا اللہ دوست ہے۔

۱۴۶۔ وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ ﴿١٥﴾ (الاحقاف پ ۲۶ ع ۲)

اور ہم نے آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا ہے۔ ماں تکلیف اٹھا کر (چھ مہینہ یا زیادہ) اس کو پیٹ میں رکھا) اور تکلیف اٹھا کر اس کو جنا اور اس کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھٹنا تیس مہینے میں (پورا) ہوتا ہے[۶] یہاں تک کہ وہ جب اپنے زور کو پہنچا اور (پھر) چالیس برس کی عمر ہوئی تو کہنے لگا مالک میرے مجھ کو ایسی توفیق دے کہ میں تیرے اس احسان کا شکر کروں،

۱۴۷۔ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ

تو (اے پیغمبرؐ) جس طرح ہمت والے پیغمبروں نے (کافروں کے ستانے پر) صبر کیا

---

[۱] یعنی قیامت کا دن یا دنیا کے عذاب کا دن اس وقت سب حقیقت کھل جائے گی اور اس بک بک کا نتیجہ دیکھ لیں گے بعضوں نے کہا یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے، [۲] یہ سلام ترک ملاقات کا ہے آگے چل کر ان کو معلوم ہوگا یعنی جب جہاد کا حکم اترے گا اس وقت یہ اپنے کاموں کی سزا پائیں گے قتادہؓ نے کہا یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے، [۳] بدلہ لینے کا خیال نہ کریں ان کے ستانے پر صبر کریں، [۴] کہتے ہیں یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے شروع زمانہ میں مسلمانوں کو یہی حکم تھا کہ کافروں کی ہنسی ٹھٹھے ایذا دہی پر صبر کریں خاموش رہیں خدا پر چھوڑ دیں اوپر گذر چکا کہ یہ آیت حضرت عمرؓ کے باب میں اتری جب ایک کافر نے ان کو گالیاں دیں، [۵] نادانوں سے مراد قریش کے کافر ہیں، [۶] تیس مہینے میں سے کم سے کم چھ مہینے آدمی پیٹ میں رہتا ہے اور دو برس تک دودھ پیتا ہے جس کے چوبیس مہینے ہوتے سب ملا کر تیس مہینے ہوتے اس آیت سے بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ حمل کی مدت کم سے کم چھ مہینے ہے کیونکہ دوسری آیت میں شیر خوار کی مدت دو برس مذکور ہے بعضوں نے کہا نو مہینے حمل کی مدت اور اکیس ماہ شیر خواری کی بعضوں نے کہا جب عورت نو مہینے میں جنے تو بچے کو اکیس ماہ دودھ پلانا کافی ہوتا ہے ہر حال میں پیٹ میں رہنے اور دودھ چھٹنے کی مدت تیس مہینے میں ختم ہوتی ہے، [۷] یعنی تیس برس کا ہوا یا اٹھارہ برس کا۔

وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۚ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوٓا إِلَّا سَاعَةً مِّن نَّهَارٍ ۚ بَلَٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا ٱلْقَوْمُ ٱلْفَٰسِقُونَ (۳۵)

(الاحقاف پ ۲۶ ع ۴)

تو بھی صبر کر[۱] اور ان کے (عذاب کے) لیے جلدی مت کر جس دن وہ اس (عذاب) کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ ہے تو ان کو ایسا معلوم ہوگا (جیسے وہ (دنیا میں) رہے ہی نہیں مگر گھڑی بھر دن رہے ہوں تو یہ ہے ہوں یہ قرآن کیا ہے خدا کا حکم پہنچا دینا ہے اب (خدا کے عذاب سے) وہی تباہ ہوں گے جو نافرمان ہیں[۲]

۱۴۸۔ فَٱعْلَمْ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ وَٱسْتَغْفِرْ لِذَنۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ ۗ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَىٰكُمْ (۱۹)

(محمد پ ۲۶ ع ۲)

(تو اے پیغمبرؐ) اس (اعتقاد) پر جما رہ کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور اپنے گناہ کی بخشش کے لیے اور ایمان دار مرد اور ایمان دار عورتوں کے لیے دعا مانگتا رہ[۳] اور اللہ ہی جانتا ہے تم (دنیا میں) کیا کرتے رہو گے (اور آخرت میں) کہاں رہو گے[۴]

۱۴۹۔ فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوٓا إِلَى ٱلسَّلْمِ وَأَنتُمُ ٱلْأَعْلَوْنَ وَٱللَّهُ مَعَكُمْ وَلَن يَتِرَكُمْ أَعْمَٰلَكُمْ (۳۵)

(محمد پ ۲۶ ع ۴)

(اے مسلمانو) جہاد کے بودے نہ بنو اور (اپنی طرف سے) صلح کا پیغام نہ دو[۵] اور آخر کار (اللہ ہی کے فضل سے) تم ہی غالب ہوگے اور اللہ تو تمہارے ساتھ ہے[۶] اور وہ تمہارے کاموں (کے ثواب میں) تم کو گھاٹا نہیں دے گا[۷]

۱۵۰۔ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَىِ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ۖ وَٱتَّقُوا ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (۱) يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا لَا تَرْفَعُوٓا أَصْوَٰتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ ٱلنَّبِىِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُۥ بِٱلْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَٰلُكُمْ

مسلمانو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سامنے بڑھ کر بات مت کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے[۸] مسلمانو پیغمبرؐ کی آواز سے اپنی آوازوں کو اونچا نہ ہونے دو[۹] اور پیغمبرؐ سے اس طرح پکار کر بات نہ کرو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے پکار کر کرتے ہو ایسا نہ ہو تمہارے (نیک) اعمال غارت ہو جائیں (اکارت ہوں) اور تم کو

۱۔ مجاہد نے کہا ہمت والے یعنی اولوالعزم پیغمبر پانچ گذرے ہیں نوحؑ اور ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور محمد صلوات اللہ وسلامہ علیہم اور ان پیغمبروں نے شریعتیں قائم کیں ابوالعالیہؒ نے کہا وہ چار پیغمبر ہیں نوحؑ اور ہودؑ اور ابراہیمؑ اور محمد علیہم السلام، سدیؒ نے کہا وہ چھ پیغمبر ہیں ابراہیم، موسیٰ، داؤد، سلیمان، عیسیٰ اور محمد علیہم السلام، ۲۔ اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں مانتے کفر اور شرک میں مبتلا ہیں، ۳۔ بخشش کی دعا کر حالانکہ پیغمبر گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں مگر ان کی شان اتنی بڑی ہوتی ہے کہ جو باتیں ہمارے حق میں گناہ نہیں وہ ان کے حق میں گناہ سمجھی جاتی ہیں جیسے اوپر گذر چکا، ۴۔ بہشت میں اور دوزخ میں، ۵۔ جب تک کافر صلح کا پیغام نہ دیں اس وقت تک صلح نہ کرو برابر لڑے جاؤ اگر وہ صلح کا پیغام دیں تو اس وقت اگر مناسب ہو تو صلح کر لو جیسے دوسری حدیث میں ہے وان جنحوا للسلم فاجنح لہا، ۶۔ یعنی اس کی مدد کرے گا، ۷۔ بلکہ ہر ایک نیک کام کا پورا ثواب دے گا یہ جو فرمایا تم غالب ہوگے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر ایک جنگ میں تم کو غلبہ ہوگا خود آنحضرتؐ کو جنگ احد میں غلبہ نہ ہوا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آخر میں چل کر تم ہی غالب ہوگے یہ وعدہ الٰہی کا پورا ہوا اور مسلمان اخیر میں غالب آئے عرب کے سب کافر تباہ ہو گئے بعضوں نے کہا غلبہ کچھ ضرور نہیں ہے کہ تلوار ہی سے ہو دلیل اور حجت سے غلبہ یہ بھی غلبہ ہے مسلمان آج تک اللہ کے فضل سے کسی مذہب والے سے بحث اور تقریر میں مغلوب نہیں ہوئے، ۸۔ کہتے ہیں یہ آیت اس وقت اتری جب بنی تمیم کے کچھ لوگ آنحضرتؐ کے پاس تشریف لائے حضرت ابوبکرؓ نے کہا یا رسول اللہ قعقاع بن معبد کو ان کا سردار بنا دیجیے حضرت عمرؓ نے کہا نہیں میں تمہارا اختلاف کرنا نہیں چاہتا اور دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں سید علامہ نے کہا جو کوئی قرآن یا حدیث کا معارضہ رائے یا اجتہاد سے کرے وہ بھی اللہ تعالیٰ اور رسول کے سامنے بڑھ کر باتیں بناتا ہے، ۹۔ جب یہ آیت اتری تو ابوبکرؓ نے کہا قسم خدا کی میں آج سے آپ سے اس طرح بات کروں گا جیسے کوئی سرگوشی کرتا ہے۔

وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ
اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ
اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ
الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴﴾ وَلَوْ
اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا
لَّهُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا
اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى
مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ﴿۶﴾ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ
فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ
مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ
الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ
اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ﴿۷﴾ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۸﴾ (الحجرات پ۲۶ ع۱)

خبر نہ ہو[۱] بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے رسول کے سامنے اپنی آوازیں دبی (دھیمی) رکھتے ہیں ان ہی کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری (کی کسوٹی) پر کس لیا ہے[۲] ان کے لیے آخرت میں گناہوں کی معافی اور بڑا نیک (ثواب) ہے (اے پیغمبرؐ) جو لوگ تجھ کو حجروں کے باہر سے (جن میں آپ تشریف رکھا کرتے تھے) آواز دیتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں[۳] اور اگر یہ لوگ اس وقت تک دم لیتے جب تک تو ان کے پاس برآمد ہوتا تو ان کے لیے (دین اور دنیا دونوں میں) بہتر ہوتا اور اللہ (ان کے اس قصور بے ادبی پر بھی اگر وہ توبہ کریں) بخشنے والا مہربان ہے[۴] مسلمانو (جلدی مت کیا کرو) اگر کوئی بدکار شخص کوئی خبر لائے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ تم بے جانے بوجھے کسی قوم پر چڑھ دوڑو[۵] پھر جب اصل حال معلوم ہو تو اپنے کیے پر پچھتاؤ[۶] اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ کا پیغمبر تم میں موجود ہے (اللہ اسکو ہر خبر کا حال بتلا دیگا) بہت باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اگر وہ تمہارا کہنا ان میں مان لیا کرے تو تم آفت میں پھنس جاؤ[۷] مگر (مدہ) بات (یہ ہے) کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو ایمان کی محبت دی اور تمہارے دلوں میں اس کو اچھا کر دکھایا ہے اور کفر اور نافرمانی اور گناہ سے تم میں نفرت ڈال دی ہے[۸] یہی لوگ تو اللہ کے فضل اور کرم سے ٹھیک رستے پر ہیں اور اللہ سب کچھ جانتا ہے حکمت والا

[۱] کہتے ہیں جس وقت یہ آیت اتری تو ثابت بن قیس بن شماس ایک صحابی جن کی آواز بہت بلند تھی رنجیدہ ہو کر اپنے گھر میں بیٹھ رہے کہنے لگے میں ہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پکار پکار کر بات کیا کرتا تھا میرے سب اعمال اکارت ہو گئے ایک روز آنحضرتؐ نے پوچھا ثابت کہاں ہے لوگوں نے ان کا قصہ بیان کیا اور کہا ثابت اپنے تئیں دوزخی کہتا ہے آپ نے کہا نہیں وہ بہشتی ہے پھر وہ یمامہ کے دن شہید ہوتے رضی اللہ عنہ صحیح حدیث میں ہے کہ آدمی ایک منہ سے بات نکالتا ہے وہ اس کو بڑی نہیں سمجھتا لیکن اس کی وجہ سے دوزخ والوں میں لکھ لیا جاتا ہے، [۲] پرہیزگاری کے میدان میں وہی پورے اترتے ہیں، [۳] بنی تمیم کے لوگ دوپہر کے وقت آپ کے حجرے پر آئے اور آپؐ کا نام لے کر چلانے لگے یا محمدؐ باہر نکلو ہماری تعریف اچھی ہے اور ہماری برائی بری اس وقت یہ آیت اتری بعضوں نے کہا یہ بنی عنبر کے لوگ تھے، [۴] ان کو مار دو توڑ دو اور وہ بے قصور ہوں [۵] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے ولید بن عقبہ کو بھیجا اس میں اور بنی مصطلق میں جاہلیت کے زمانہ سے دشمنی چلی آتی تھی اس نے کیا کیا کہ راستے سے لوٹ آیا اور جھوٹ موٹ ان کو نقصان پہنچانے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ دیا کہ بنی مصطلق والوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا بلکہ میرے قتل پر آمادہ ہوتے آپ نے یہ سن کر ایک لشکر بھیجا اس کے بعد بنی مصطلق کے قاصد آئے اور بیان کیا کہ ولید ان کے پاس آیا تک نہیں اس وقت یہ آیت اتری، [۶] مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ اس لیے کسی کام میں جلدی نہ کرو بلکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کرو اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جیسا ارشاد فرمائیں اس پر عمل کرو، [۷] اور یہی وجہ ہے کہ گو بعض وقتوں میں بمقتضائے بشریت تم سے غلطی ہوتی ہے مگر ایمان کے اثر سے پھر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوتے ہو اور نافرمانی اور گناہ سے باز رہتے ہو، [۸] اشارے سے یا زبان سے،

۱۵۱- یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾ (الحجرات پ۲۶ ع ۲)

مسلمانو! مرد دوسرے مردوں پر نہ ہنسیں شاید وہ (اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں پر ہنسیں) شاید وہ (اللہ تعالیٰ کے نزدیک) ان سے اچھی ہوں اور ایک دوسرے پر طعنہ نہ مارو[1] اور نہ کسی کو برے نام سے (جس سے وہ چڑتا ہو) پکارو[2] (ایمان لائے پیچھے ایسی بدزبانی کرنی فسق (بدذاتی) کی بات ہے اور جو لوگ ایسی حرکتوں سے توبہ نہ کریں وہ بڑے شریر ہیں[3]

۱۵۲- یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾ (الحجرات پ۲۶ ع ۳)

مسلمانو! (اپنے بھائی مسلمان کے ساتھ) بہت گمان کرنے سے بچے رہو کیونکہ بعضا گمان گناہ ہے[4] اور کھوج نہ کیا کرو (ٹوہ نہ لگایا کرو)[5] اور کوئی تم میں سے دوسرے کی غیبت نہ کرے[6] بھلا تم میں سے کون یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے تم (ضرور) اس سے گھن کرو گے[7] اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ (بڑا) معاف کرنے والا مہربان ہے۔

۱۵۳- فَاصْبِرْ عَلٰى مَا یَقُوْلُوْنَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿۳۹﴾ وَ مِنَ الَّیْلِ فَسَبِّحْهُ وَ اَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾ وَ اسْتَمِعْ یَوْمَ یُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ

تو (اے پیغمبر) ان کافروں کی باتوں پر صبر کیے رہ اور سورج نکلنے اور سورج ڈوبنے سے پہلے اپنے مالک کی خوبی تعریف کے ساتھ بیان کرتا رہ اور رات کے وقت اور نماز کے بعد بھی اس کی پاکی بیان کر[8] اور (اے پیغمبر) کان لگا کر سن جس دن پکارنے والا (فرشتہ) جو مقام نزدیک

[1] مثلاً کسی مسلمان کو کہے او فاسق او منافق، گدھے، بیوقوف، سور، یہودی، نصرانی، ابوجبیرہ نے کہا یہ آیت بنی سلمہ کے باب میں اتری ان میں ہر شخص کے دو نام ہوتے اور بعضے ناموں کو جب ان ناموں سے پکارا جاتا بُرا جانتا [2] مسلمان پر ہنسنا طعنہ مارنا اس کو بُرے نام سے پکارنا [3] خدا کے نزدیک ظالم یعنی گناہ گار ہیں [4] یعنی بُرا گمان جو نیک لوگوں کے ساتھ کیا جائے البتہ فاسق کی نسبت گر بدگمانی کی جائے تو گناہ نہیں ہے مقاتل نے کہا بدگمانی اس وقت گناہ ہو گی جب زبان سے کوئی بُرا کلمہ دوسرے کی نسبت نکالے اگر صرف دل میں رکھے تو گنہگار نہ ہو گا حدیث میں ہے گمان سے بچو وہ بڑا جھوٹ ہے [5] خواہ مخواہ کسی کی بات کرید کے اس کے پیچھے مت پڑ جاؤ کسی کا بھید مت ٹٹولو بلکہ حتی المقدور مسلمانوں کے عیب اور گناہ سے چشم پوشی کرو جیسے اللہ تعالیٰ تمہارے عیبوں کو ڈھانپتا ہے تم بھی اس کے بندوں کا عیب مت کھولو [6] پیٹھ پیچھے اس کو بُرا نہ کہے یہ بڑا سخت گناہ ہے گو اس میں واقعی یہ عیب ہو صحیح حدیث میں ہے کہ جب تو نے کسی مسلمان کو پیٹھ پیچھے وہ بات کہی جو اس کو بُری معلوم ہو تو وہ غیبت ہے ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگر اس میں یہ بات موجود ہو آپ نے فرمایا جب ہی تو غیبت ہے ورنہ بہتان ہو گا جو غیبت سے بھی بڑھ کر بہت بڑا گناہ ہے [7] مسلمان بھائی کی عزت اس کے گوشت کی طرح ہے جب غیبت کر کے اس کی عزت میں خرابی ڈالی تو گویا اس کا گوشت کھایا لاحول ولا قوۃ ہر شخص اس سے نفرت کرے گا [8] یعنی فجر اور عصر کے وقت اور رات کو تہجد کے وقت یا عشا کے وقت اسی طرح ہر نماز کے بعد سبحان اللہ و بحمدہ پڑھا کر بعضوں نے کہا پاکی بیان کرنے سے خود ان نمازوں کا پڑھنا مراد ہے کیونکہ ہر نماز میں تسبیح ہوتی ہے، رکوع اور سجدے میں بعضوں نے کہا ادبار السجود سے مغرب کا دوگانہ مراد ہے جو فرض کے بعد پڑھا جاتا ہے اور ادبار النجوم سے فجر کا دوگانہ جو فرض سے پہلے پڑھا جاتا ہے اور یہ تفسیر حدیث سے ثابت ہے ابن مردویہ نے حضرت علیؓ اور ابن عباسؓ سے مرفوعاً نکالا صحیح حدیث میں ہے جو کوئی ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ کہے اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پھر لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیء قدیر کہہ کر سو کا شمار پورا کرے تو اس کے گناہ گو سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں بخش دیئے جائیں گے۔

قَرِيبٍ ﴿٤١﴾ (قٓ پ۲۶ ع ۳)
ہے وہاں سے (مردوں کو) پکارے گا۔[1]

۱۵۴- فَفِرُّوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ ۖ إِنِّى لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٥٠﴾ (الذاریات ع ۳)
تو (اے لوگو) اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگو (اس کی پناہ لو) میں اس کی طرف سے تم کو کھول کر ڈراتا ہوں[2]۔

۱۵۵- فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ أَنتَ بِمَلُومٍ ﴿٥٤﴾ وَذَكِّرْ فَإِنَّ ٱلذِّكْرَىٰ تَنفَعُ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٥﴾ (الذاریات پ۲۷ ع ۳)
تو ان کا (کچھ خیال نہ کر تجھ پر کیا عیب ہے[3] اور (سب لوگوں کو) نصیحت کیے جا بیشک ایمان والوں کو نصیحت فائدہ دے گی[4]

۱۵۶- فَذَكِّرْ فَمَآ أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ ﴿٢٩﴾ (الطور پ۲۷ ع ۲)
تو (اے پیغمبرؐ) تو (لوگوں کو) نصیحت کیے جا اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ تو تو کاہن[5] ہے نہ باؤلا ہے۔

۱۵۷- فَذَرْهُمْ حَتَّىٰ يُلَٰقُوا۟ يَوْمَهُمُ ٱلَّذِى فِيهِ يُصْعَقُونَ ﴿٤٥﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِى عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٤٦﴾ (الطور پ۲۷ ع ۲)
تو (اے پیغمبرؐ) ان کو (اپنے حال پر) چھوڑ دے یہاں تک کہ اس دن کو پائیں جس دن بیہوش ہو جائیں گے[6] جس دن ان کا داؤں (فریب) ان کے کچھ کام نہ آسکے گا اور (ان کو کہیں سے) مدد ملے گی[7]

۱۵۸- فَٱصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا ۖ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ﴿٤٨﴾ وَمِنَ ٱلَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَٰرَ ٱلنُّجُومِ ﴿٤٩﴾ (الطور پ۲۷ ع ۲)
اور (اے پیغمبرؐ) اپنے مالک کے حکم کا انتظار کر تا رہ[8] کیونکہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے[9] اور جب تو (بیٹھ کر) اٹھے تو اپنے مالک کی خوبی تعریف کے ساتھ بیان کر اور رات کو بھی اس کی پاکی بیان کر اور جب ستارے ڈوب جائیں[10]

۱۵۹- فَأَعْرِضْ عَن مَّن تَوَلَّىٰ عَن ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا ﴿٢٩﴾ ذَٰلِكَ مَبْلَغُهُم مِّنَ ٱلْعِلْمِ ۚ ﴿٣٠﴾ (النجم پ۲۷ ع ۲)
تو (اے پیغمبرؐ) جو کوئی ہماری یاد سے منہ موڑے (قرآن اور آخرت کا خیال نہ کرے) اور صرف دنیا کی زندگی سے غرض رکھے تو اس کی طرف سے منہ پھیر لے[11] ان کی عقل یہیں تک پہنچی ہے[12]

۱۶۰- فَلَا تُزَكُّوٓا۟ أَنفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ
تو اپنی پاکیزگی مت جتاؤ۔ وہ خوب جانتا ہے کون

---

[1] آسمان سے نزدیک مقام ہے جہاں بیت المقدس کا صخرہ ہے کہتے ہیں وہ ساری زمین سے زیادہ نزدیک ہے آسمان سے مردوں کو اس طرح پکارے گا اے گلی ہوئی ہڈیو اے گوشت کے ٹکڑو اٹھو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اپنا فیصلہ کراؤ، [2] صوفیائے کرام اس آیت کا مطلب یوں فرماتے ہیں کہ ترک اور تجرد پیدا کر (یعنی غیر خدا کا خیال چھوڑ دو اور خدا ہی کی محبت میں غرق ہو جاؤ بعضوں نے کہا اس کے عذاب سے بھاگو اس کی اطاعت کی طرف یا گناہوں سے بھاگ کر اس کی پناہ لو یعنی اس کی درگاہ میں توبہ کرو، [3] ان کی نہ ماننے سے تیرے پر کوئی الزام نہیں تو نے اپنی خدمت ادا کر دی اللہ کا حکم ان کو سنا دیا۔ کہتے ہیں یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے، [4] جن کی قسمت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لکھا ہے ان کو نصیحت سے فائدہ ہوگا، [5] جیسے کافر کہتے ہیں کوئی تجھ کو کاہن تبلاتے ہیں کوئی دیوانہ، [6] یعنی موت کا دن یا قیامت کا دن جب پہلا صور پھونکا جائے گا۔ بعضوں نے کہا یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے، [7] نہ اپنا زور چلے گا نہ دوسرا کوئی مدد کرے گا پھر کیا ہی خوب پٹیں گے، [8] گھبرا نہیں صبر سے بیٹھا رہ، [9] ہم تجھ کو دیکھ رہے ہیں، [10] یعنی جب مجلس سے اٹھے تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر عطاءؒ نے کہا سبحان اللہ وبحمدہ یا سبحانک اللھم وبحمدک ہر مجلس سے اٹھتے وقت کہے۔ [11] یعنی صبح کے وقت مراد فجر کی سنتیں ہیں، ابن عباسؓ نے کہا فجر کی نماز مراد ہے، [12] یعنی ایسے بے ایمانوں سے بحث اور تکرار چھوڑ دے ان کے لیے تو تلوار چاہیے کہتے ہیں یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے، [13] جو کچھ زندگی ہے وہ دنیا ہی کی زندگی ہے مرے بعد پھر کچھ نہیں،

اَتَّقٰى ﴿۳۲﴾ (النجم پ ۲۷ ع ۲)

پرہیزگار ہے[1]

۱۶۱- فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴿۶۲﴾ (النجم پ ۲۷ ع ۳)

تو اے مومنو اللہ کو سجدہ کرو اسی کا پوجا کرتے رہو[2]

۱۶۲- فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ﴿۶﴾ (القمر پ ۲۷ ع ۱)

تو اے پیغمبرؐ ان کا خیال چھوڑ دے[3]

۱۶۳- اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ﴿۸﴾ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ﴿۹﴾ (الرحمٰن پ ۲۷ ع ۱)

اس لیے کہ تم انصاف کی حد سے نہ گذرو (یا تولنے میں فرق نہ کرو) اور ٹھیک تولا کرو اور ترازو مت مارو[4]

۱۶۴- فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۹۶﴾ (الواقعہ پ ۲۷ ع ۲)

تو اے پیغمبرؐ اپنے مالک کے نام کی تسبیح کر تا رہ جو سب سے بڑا ہے[5]۔

۱۶۵- اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۷﴾ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸﴾ (الحدید پ ۲۷ ع ۸)

اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبرؐ پر ایمان لاؤ اور جس مال کا تم کو وارث بنایا اس میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو[6] کیونکہ جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور انہوں نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا ان کو بڑا نیگ (ثواب) ملے گا[7] اور (لوگو) تم کو کیا ہوا ہے تم اللہ اور اس کے پیغمبرؐ پر ایمان نہیں لاتے اور پیغمبرؐ تم کو اپنے مالک پر ایمان لانے کے لیے بلا رہا ہے اور اگر تم کو یقین آئے تو خود تمہارا مالک (روز الست میں) تم سے اقرار لے چکا ہے[8]

۱۶۶- اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾ (الحدید پ ۲۷ ع ۲)

یہ سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ زمین کو مرے پیچھے (پانی برسا کر) جلا دیتا ہے[9]۔ ہم نے (اپنی قدرت کی) نشانیاں تم سے بیان کر دیں اس لیے کہ تم کو عقل پیدا ہو۔

[1] یعنی اپنی تعریف مت کیا کرو یا اپنے کو دوسروں سے اچھا مت سمجھو کیونکہ معلوم نہیں کہ انجام کیا ہونے والا ہے جیسے صحیح حدیث میں ہے کہ ایک آدمی ساری عمر اچھے کام کرتا ہے لیکن اس کا نام دوزخیوں میں ہے، وہ مرتے وقت ایک برا کام کرتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے اور ایک آدمی ساری عمر برے کام کرتا ہے لیکن اس کا نام بہشت والوں میں ہے، وہ مرتے وقت ایک اچھا کام کرتا ہے اور بہشت میں جاتا ہے صحیح مسلم میں ہے کہ زینبؓ کا نام پہلے برہ تھا آنحضرتؐ نے فرمایا اپنی پاکیزگی مت جتلاؤ اور آپ کا نام زینب رکھ دیا، [2] اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اس مقام پر سجدہ ہے جیسے اوپر گذر چکا، [3] ان کی طرف سے منہ پھیر اور اس دن کا منتظر رہو، [4] کم نہ دو ناپ تول کا ٹھیک کرنا فرض ہے ہر مسلمان پر اور حاکم وقت کو بھی ہمیشہ اس کا بندوبست رکھنا چاہیئے تاکہ بندگانِ خدا کو نقصان نہ ہو اور ناپ تول میں فرق کرنا بڑا سخت گناہ ہے اللہ تعالیٰ نے ہر شریعت میں اس سے منع فرمایا ہے، [5] سارا مال اگلے لوگوں کا تھا وہ مر گئے تو پچھلوں کے ہاتھ میں آیا اسی طرح یہ مریں گے تو دوسروں کے ہاتھ میں آئے گا اس سے عقلمند آدمی یہ سمجھ سکتا ہے کہ مال اس کا نہیں ہے نہ ہمیشہ اس کے پاس رہنے والا ہے چند روز کے لیے ہمارے اختیار میں خدا نے دے دیا ہے یہ اس کا فضل و کرم ہے پھر جو اس کی راہ میں خرچ ہو جائے وہی گویا ہمارا مال ہے جو تمہارے کام آیا۔ باقی سب چھوڑ جائیں گے اس سے فائدہ ہی کیا کہتے ہیں یہ آیت اس وقت اتری جب آپؐ غزوہ تبوک کے لیے جا رہے تھے اور مسلمان بہت تنگ حالت میں تھے، [6] کہتے ہیں اس سے مراد حضرت عثمانؓ ہیں انہوں نے اس جنگ میں تین سو اونٹ یا ساز و سامان غازیوں کے لیے دیئے اور ہزار ہا اشرفیاں لا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لا کر رکھ دیں آپؐ ان اشرفیوں کو ہاتھ سے اسلٹے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اب عثمانؓ کو کیسے بھی کام کرے اس کو نقصان نہیں ہو سکتا، [7] بڑے نیگ سے مراد بہشت ہے، [8] مراد وہ اقرار ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کی اولاد کو ان کی پشت سے نکال کر ان سے لیا تھا جس کا حال اوپر گذر چکا ہے، [9] تم تو اللہ کی یاد اور قرآن کا اثر تم پر کیوں نہیں ہو گا، [10] حدیث میں ہے جب یہ آیت اتری تو آپؐ نے فرمایا اس کو رکوع میں رکھو یعنی رکوع میں سبحان ربی العظیم کہا کرو۔

۱۶۷۔ سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۱﴾ (الحدید پ۲۷ ع ۳)

(لوگو اپنے مالک کی معافی (بخشش) کی طرف لپکو[۱] اور اس باغ (بہشت) کی طرف جس کی چوڑائی (یا پھیلاؤ) آسمان اور زمین (دونوں کی) چوڑائی (یا پھیلاؤ) کے برابر ہے[۲] وہ ان لوگوں کے لیے تیار کیا گیا ہے جو اللہ اور اسکے (سب) پیغمبروں پر ایمان لائے (یہ معافی اور باغ ملنا) اللہ کا فضل ہے جس کو وہ چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

۱۶۸۔ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ﴿۲۳﴾ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۴﴾ (الحدید پ۲۷ ع ۳)

اور اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا ایسے لوگ ایک تو (خود) بخیلی کرتے ہیں (دوسرے) اوروں کو بھی بخیل کرنا سکھاتے ہیں اور جو کوئی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے) منہ پھیرلے تو اللہ تو بے پرواہ ہے سراسر خوبیوں والا[۳]

۱۶۹۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۸﴾ (الحدید پ۲۷ ع ۴)

(اہل کتاب کے) ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کے پیغمبر (حضرت محمدؐ) پر ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی رحمت سے دوہرا حصہ دے گا[۴] اور تم کو ایسی روشنی دے گا جس کی وجہ سے تم (پل صراط پر) چل نکلو گے اور (تمہارے گناہ) تم کو بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے[۵]

۱۷۰۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا ﴿۱۱﴾ (المجادلہ پ۲۸ ع ۲)

مسلمانو! جب تم سے کہا جائے بیٹھنے کے لیے ذرا جگہ دو تو کھل بیٹھا کرو (جگہ دے دیا کرو) اللہ تعالیٰ (بہشت میں) تم کو جگہ دے گا[۶] اور جب تم سے کہا جائے (اپنی جگہ سے) اٹھ جاؤ تو اٹھ کھڑے ہو[۷]

۱۷۱۔ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ

اور مہاجرین کو (لوٹ کے مال میں سے) جو دیا جائے اس سے اُن کے دلوں میں

---

[۱] یعنی وہ کام کرو جس سے تمہارے گناہ معاف ہوں مثلاً توبہ استغفار نیک اعمال، [۲] جب بہشت کا عرض اتنا بڑا ہو تو خیال کرنا چاہیے کہ طول کتنا بڑا ہوگا۔ [۳] اس کو کسی کے مال و دولت کی کیا پرواہ ہے نہ کسی کی تعریف اس کو درکار ہے اگر تم خیرات کرو گے تو اپنا ہی بھلا کرو گے نہ کرو گے تم جانو، [۴] ایک تو حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لانے کا دوسرے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے کا اجر، حدیث میں ہے تین شخصوں کو دوہرا ثواب ملے گا ایک تو اہل کتاب کا وہ شخص جو اپنے پیغمبر پر ایمان لایا پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا دوسرے وہ غلام جو اپنے مولا کا حق ادا کرے اور خدا کا بھی حق ادا کرے تیسرے وہ شخص جس کے پاس ایک لونڈی ہو وہ اچھی طرح تعلیم دے پھر آزاد کر کے اس سے نکاح کرے [۵] بعضوں نے کہا یا ایہا الذین آمنو سے اس آیت میں مسلمان ہی مراد ہیں ہوا یہ تھا کہ اہل کتاب ایمان لا کر دوسرے مسلمانوں پر فخر کرنے لگے کہ ان کو دوہرا اجر ملے گا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تسلی دی کہ تم غم نہ کھاؤ تم کو بھی اللہ تعالیٰ دوہرا ثواب دے گا، [۶] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھنے کے لیے ہر شخص کو آرزو ہوتی جو کوئی شخص بعد میں آتا اس کو جگہ نہ ملتی اللہ تعالیٰ نے یہ ادب اور قاعدہ سکھایا کہ حتی المقدور آنے والوں کو جگہ دیتے رہو ذرا کھل کر بیٹھا کرو تاکہ اپنے بھائی مسلمان کو تکلیف نہ ہو البتہ اگر بالکل ہی جگہ نہ ہو تو یہ اور بات ہے جگہ ہوتے ہوئے کسی مسلمان کو جگہ نہ دینے سے منع فرمایا، [۷] پیغمبر کا حکم سنو خوشی سے منظور کرو۔ رنجیدہ نہ ہو۔ ہوا یہ تھا کہ جمعہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے سائبان میں تشریف رکھتے تھے کچھ لوگ پہلے آکر وہاں بیٹھ گئے ان کے بعد وہ اصحاب آئے جو جنگ بدر میں شریک تھے آپؐ ان لوگوں کی عزت اوروں سے زیادہ کرتے تھے اور بڑی دیر تک اس انتظار میں کھڑے رہے کہ ان کو بیٹھنے کی جگہ ملے لیکن جگہ نہ ملی آخر آپؐ نے ان لوگوں کو جو پہلے سے وہاں بیٹھ گئے تھے اور وہ بدر والے نہ تھے یہ حکم دیا کہ تم اٹھ کھڑے ہو یہ حکم ان کو ناگوار ہوا اس وقت یہ آیت اتری [۸] جیسے حضرت عیسیٰ پر ایمان لاتے ہو۔

أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ
خَصَاصَةٌ ۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُونَ ﴿٩﴾ (الحشر پ۲۸ ع ۱)
۱۷۲- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ
نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ
اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ
نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ
الْفَاسِقُونَ ﴿١٩﴾ (الحشر پ۲۸ ع۳)
۱۷۳- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَ
عَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ
كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُم مِّنَ الْحَقِّ ۙ يُخْرِجُونَ
الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ ۙ أَن تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ
إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ
مَرْضَاتِي ۚ تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ [4]

حسد نہیں ہوتا اور (مہاجرین کو آرام پہنچانا) اپنے آرام پر مقدم رکھتے ہیں گو ان کو تنگی ہی کیوں نہ ہو[1] اور جو شخص اپنے نفس کی بخیلی اور لالچ سے بچایا گیا تو ایسے ہی لوگ مراد کو پہنچیں گے۔

مسلمانو اللہ سے ڈرو اور ہر شخص کو یہ سوچنا چاہیئے کہ اس نے کل کے لیے (یعنی قیامت کے لیے) کیا (سامان) آگے بھیجا ہے اور خدا تعالیٰ کا خوف رکھو بیشک اللہ کو تمہارے (سب) کاموں کی خبر ہے اور ان لوگوں کی طرح مت بنو جنہوں نے خدا کو بھلا دیا (دنیا میں غرق ہو گئے) پھر خدا نے ایسا کر دیا کہ وہ اپنے تئیں آپ بھول گئے[2] یہی لوگ تو نافرمان ہیں۔

مسلمانو میرے دشمن اور اپنے دشمن (یعنی کافروں کو) دوست نہ بناؤ[3] تم ان سے دوستانہ ملاپ کرتے ہو[4] اور وہ تو جو سچا دین (یا سچا کلام قرآن) تمہارے پاس آیا اس کو مانتے ہی نہیں وہ تو ایسے ظالم ہیں) کہ تم کو اور پیغمبر کو اتنی سی بات پر کہ تم اپنے مالک اللہ پر ایمان لائے (مکہ سے) نکال باہر کرتے ہیں اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے کے لیے (اپنے اپنے وطن سے) نکلے ہو اور میری خوشی چاہتے تو ان سے) ہرگز دوستی نہ رکھو تم چپکے ان سے دوستی لگاتے ہو اور (نہیں جانتے کہ

[1] صحیحین میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنی محتاجی کا حال بیان کیا آپ نے اپنی بیبیوں کے پاس بھیجا وہاں کچھ نہ نکلا ابو طلحہؓ نے کہا یا رسول اللہ میں اس کو لے جاتا ہوں (اور کھلاتا ہوں) ابو طلحہؓ اس کو لے کر گھر گئے اور اپنی بی بی سے کہا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہے اس کی خاطر کرو اور کوئی چیز اٹھا نہ رکھ ان کی بی بی نے کہا قسم خدا کی میرے پاس تو صرف بال بچوں کا کھانا ہے ابو طلحہؓ نے کہا ایسا کر جب رات ہو تو بچوں کو (بن کھانا کھلائے بہلا کر) سلا دے اور چراغ بجھا دے ہم دونوں بھی رات کو کچھ نہ کھائیں گے اور آنحضرتؐ کے مہمان کو کھلا دیں گے ان کی بی بی نے ایسا ہی کیا پھر صبح کو وہ مہمان آنحضرتؐ کے پاس گیا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہنس دیا اللہ تعالیٰ نے تعجب کیا فلاں مرد اور فلاں عورت پر یعنی ابو طلحہؓ اور ان کی بی بی پر انہیں کے باب میں یہ آیت اتری، [2] کچھ اپنی فکر نہ کی نہ اپنے بچاؤ کا سامان کیا آخر ہمیشہ کے عذاب میں پڑ گئے، [3] جب آنحضرتؐ نے مکہ فتح کرنے کا قصد فرمایا تو پہلے خبروں کو بند کیا کہ مکہ والوں کو ہماری کوئی خبر نہ پہنچنے پائے مسلمانوں میں ایک شخص تھے حاطب بن ابی بلتعہ انہوں نے چپکے سے ایک خط مکہ کے کافروں کو لکھ بھیجا اور ایک عورت کو دیا اللہ نے آنحضرتؐ کو خبر دی آپ نے حضرت علیؓ اور عمارؓ کو یا حضرت علیؓ اور زبیرؓ اور مقدادؓ کو اس عورت کے پکڑنے کے لیے بھیجا وہ گئے اور اس عورت سے خط چھین کر لے آئے آپؐ نے اس کو پڑھا اور حاطب کو بلا بھیجا۔ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ یہ منافق ہے حکم کیجیے میں اس کی گردن اڑا دوں حاطب نے عرض کیا جلدی نہ فرمایئے یا رسول اللہ سچی بات تو یہ ہے کہ میں مسلمان ہوں لیکن میرے بال بچے مکہ کے کافروں کے پاس ہیں میں نے یہ چاہا کہ ان پر کوئی اپنا حق پیدا کر کے اپنے بال بچوں کو بچا لوں دوسرے سب مہاجرین کے وہاں رشتے ناطے والے ہیں جو ان کے بال بچوں کو بچاتے ہیں میرا کوئی ذریعہ ان کے پاس نہ تھا نہ میں کافر ہوں نہ اسلام سے پھر گیا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا حاطب سچ کہتا ہے حضرت عمرؓ نے کہا مجھے اس منافق کی گردن مارنے دیجیے آپ نے فرمایا تو نہیں جانتا وہ بدر میں شریک تھا اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو جھانکا اور فرمایا تم کیسے ہی کام کرو میں نے تم کو بخش دیا یہ حدیث صحیح ہے اس کو بخاری اور مسلم نے نکالا اور یہ آیت اسی حاطب کے باب میں اتری، [4] یا دوستی کی راہ سے ان کو خبریں بھیجتے ہو،

وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَاۤ اَخْفَیْتُمْ وَمَاۤ اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ
یَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ﴿۱﴾
اِنْ یَّثْقَفُوْكُمْ یَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّیَبْسُطُوْۤا
اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا
لَوْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۲﴾ (الممتحنہ پ ۲۸ ع ۱)

میں تمہاری چھپی اور کھلی دونوں باتوں سے خوب آگاہ ہوں اور جو کوئی تم میں ایسا کرے گا (کافروں سے دوستی رکھے گا) وہ سیدھے رستے سے بہک گیا اگر کہیں وہ تم کو پالیں (تم پر غالب ہوجائیں) تو تمہارے دشمن ہی رہیں گے[۵۱] اور بُرائی کے لیے اپنے ہاتھ اور زبانیں تم پر چلائیں گے (مار پیٹ کریں گے گالیاں بھی دیں گے) اور یہ چاہیں گے کہ تم (کسی طرح پھر) کافر بن جاؤ[۵۲]

۱۷۴- یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ
اللّٰهُ عَلَیْهِمْ قَدْ یَىِٕسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا یَىِٕسَ الْكُفَّارُ
مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾ (الممتحنہ پ ۲۸ ع ۲)

مسلمانو! ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ کا غصہ ہوا[۵۳] یہ لوگ تو آخرت (کے ثواب) سے ناامید (محروم) ہوچکے جیسے کافر قبر والوں (مُردوں) سے ناامید ہوچکے[۵۴]

۱۷۵- یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا
تَفْعَلُوْنَ ﴿۲﴾ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا
لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۳﴾ (الصف پ ۲۸ ع ۱)

مسلمانو! ایسی بات منہ سے کیوں کہہ بیٹھتے ہو جس کو کرکے نہیں دکھاتے اللہ تعالیٰ کو تو یہ بات ناپسند ہے کہ منہ سے کہو اور کرو نہیں[۵۵]

۱۷۶- یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ ﴿۱۴﴾
(الصف پ ۲۸ ع ۲)

مسلمانو! اللہ تعالیٰ کے دین کے مددگار بنے رہو۔

۱۷۷- یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ
وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ
ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹﴾ وَاَنْفِقُوْا
مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَكُمُ
الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنِیْۤ اِلٰۤى
اَجَلٍ قَرِیْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ

مسلمانو! ایسا نہ ہو تمہارے مال اور اولاد تم کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل بنادیں اور جو لوگ ایسا کریں گے (خدا کو بھول جائیں گے) وہ ٹوٹا اٹھائیں گے[۵۶] اور جو (مال) ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے کچھ خرچ کرو اس سے پہلے کہ موت تم پر آن موجود ہو اس وقت یوں کہنے لگو مالک ہمارے اگر تو ہم کو تھوڑی اور مہلت دنیا تو ہم خیرات کرتے اور نیک بندوں میں شریک ہو

[۵۱] تمہارا چھپکے چھپکے ان سے دوستی لگانا کچھ فائدہ نہ دے گا[۵۲] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ان کی آرزو یہ ہے کہ تم کسی طرح کافر ہوجاؤ، [۵۳] یعنی کافروں سے یا منافقوں سے یا یہود و نصاریٰ سے ابن عباسؓ نے کہا عبداللہ بن عمرؓ اور زید بن حارثؓ ایک یہودی سے دوستی رکھتے تھے انہی کے باب میں یہ آیت اتری، [۵۴] ان کو یہ توقع نہیں کہ قبر میں جاکر پھر کوئی اٹھے گا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جیسے قبر والے کافر ناامید ہوچکے یعنی جو لوگ کفر پر مرچکے وہ خدا کی رحمت سے مایوس اور ناامید ہیں، [۵۵] ہوا یہ کہ جہاد فرض ہونے سے پہلے مسلمان آرزو کرنے لگے کاش جو کام اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہو وہ ہم کو بتلاتے ہم بجا لائیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ کو جہاد کا حکم دیا اور فرمایا یہ کام مجھ کو بہت پسند ہے اس وقت یہ لوگ کچیا گئے وہ جہاد کا حکم اترنے سے گھبرا گئے تب یہ آیت اتری، [۵۶] اللہ تعالیٰ کی یاد سے پانچوں نمازیں مراد ہیں یا قرآن کی تلاوت یا حج اور زکوٰۃ ایک حدیث میں ہے میری امت کے نیک بندے وہ لوگ ہوں گے جن کو سوداگری اور خرید اور فروخت اللہ تعالیٰ کی یاد اور پانچوں نمازوں سے غافل نہ کرسکے گی۔ دوسری حدیث میں ہے کہ دنیا ملعون ہے اور جو دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور جو اس کی مانند ہے اور عالم اور طالب علم، [۵۷] حدیث میں ہے کہ جس کے پاس اتنا مال ہو کہ زکوٰۃ یا حج اس پر فرض ہو وہ ادا نہ کرے تو مرتے وقت پھر دنیا میں جانے کی آرزو کرے گا

الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰﴾ (المنافقون پ ۲۸ ع ۲) — جاننے ہے۔

۱۷۸۔ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۸﴾ (التغابن پ ۲۸ ع ۱)

تو اللہ اور اس کے رسول اور نور (یعنی قرآن) پر جس کو ہم نے اتارا ایمان لاؤ اور تم جو کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے۔

۱۷۹۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۴﴾ (التغابن پ ۲۸ ع ۲)

مسلمانو! ہشیار رہو تمہاری بیبیوں اور تمہاری اولاد میں بعضے تمہارے دشمن ہیں ان سے بچے رہو[۲] اور اگر تم (ان کا قصور) معاف کر دو درگزر کرو بخش دو تو اللہ تعالیٰ بھی بخشنے والا مہربان ہے (وہ تمہارے قصور بخش دے گا)

۱۸۰۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَیْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾ (التغابن پ ۲۸ ع ۲)

تو (مسلمانو) جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور (اس کا حکم) سنو اور مانو اور (اپنی جانوں کی بھلائی کے لیے (اس کی راہ میں خرچ کرتے رہو اور جو کوئی اپنی طبیعت کے لالچ اور بخیلی سے بچا یا گیا (اللہ نے اس کو بچا دیا) تو ایسے ہی لوگ (آخرت میں) مراد کو پہنچیں گے۔

۱۸۱۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ ۖۚ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ﴿۱۰﴾ (الطلاق پ ۲۸ ع ۲)

تو (اے عقل والو) ایمان دار لوگو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔

۱۸۲۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىِٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ﴿۶﴾ (التحریم پ ۲۸ ع ۱)

مسلمانو! اپنی جانوں کو اور اپنے بال بچوں کو (دوزخ کی) آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی ہیں اور پتھر وہاں ایسے فرشتے تعینات ہیں جو اکھڑ بے رحم ہیں[۳]۔ اللہ تعالیٰ جو ان کو حکم دے وہ نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ہوتا ہے وہ (فوراً) بجا لاتے ہیں۔

۱۸۳۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰی رَبُّكُمْ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ

مسلمانو! اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں سچی توبہ کرو[۴] عجب نہیں تمہارا مالک (توبہ کی وجہ سے) تمہاری برائیاں تم پر سے اتار دے معاف کر

---

[۱] مکہ کے کچھ لوگوں نے چاہا جو مسلمان تھے کہ مدینہ میں آ جائیں ان کی بی بی بچوں نے روکا جب وہ آتے دیکھا تو دوسرے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہ کر دین کے علم میں ان سے بڑھ گئے ہیں انہوں نے اپنی بی بی بچوں کو سزا دینا چاہا اس وقت یہ آیت اتری۔ [۲] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جو سخت دل تندخو ہیں مطلب یہ ہے کہ ان فرشتوں کی خلقت اللہ تعالیٰ کے غضب سے ہے ان کو کسی کے رونے پیٹنے پر مطلق رحم نہیں آتا۔ [۳] خالص دل سے یعنی پھر گناہ کی نیت نہ ہو حضرت عمرؓ نے کہا توبۂ نصوح وہ ہے جس برے کام سے توبہ کرے پھر اس کو نہ کرے ایک حدیث میں بھی یہی مضمون ہے۔ سید علامہ نے کہا توبہ ہر گناہ سے واجب ہے صغیرہ ہو یا کبیرہ فوراً بے تاخیر۔ حدیث میں ہے میں ہر روز سو بار توبہ کرتا ہوں ایک روایت میں ہے ستر بار سے زیادہ۔ ایک حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی شخص بے آب و دانہ جنگل میں اپنے گم ہوئے اونٹ کے ملنے سے خوش ہوتا ہے جس پر اس کا کھانا لدا ہو۔ ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے اس لیے کہ دن کا گنہگار توبہ کرے اور دن کو پھیلاتا ہے اس لیے کہ رات کا گنہگار توبہ کرے یہاں تک کہ سورج پچھم سے نکلے۔ ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک موت کا خرخرا شروع نہ ہو۔

وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ﴿۸﴾
(التحریم پ ۲۸ ع ۲)

دے اور تم کو ان باغوں میں لے جائے جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں۔

۱۸۴۔ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۸﴾ (القلم پ ۲۹ ع ۱)

تو (اے پیغمبرؐ) تو جھٹلانے والے (کافروں) کا کہا مت مان[1]

۱۸۵۔ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ﴿۱۰﴾ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيْمٍ ﴿۱۱﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾ عُتُلٍّۢ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴿۱۳﴾ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۱۴﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۵﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾
(القلم پ ۲۹ ع ۱)

اور اس کی بات مت سن جو بہت قسمیں کھاتا ہے جھوٹا (یا بدکار یا ذلیل) عیب جو (یا طعنے مارنے والا) چغل خور (اچھے کام سے روکنے والا حد سے بڑھ جانے والا بڑا گنہگار اکھڑ (ظالم یا پیٹو بہت کھانے والا) ان سب باتوں کے سوا بدذات[2] یہ ساری باتیں اس وجہ سے ہیں کہ وہ پیسے والا ہے بیٹے رکھتا ہے[3] جب ہماری آیتیں اسکو پڑھ کر سُنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے یہ اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں ہم اب اس کی سونڈ (ناک) پر داغ لگائیں گے[4]

۱۸۶۔ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ﴿۴۸﴾ (القلم پ ۲۹ ع ۲)

تو اپنے مالک کے حکم میں صبر کیے رہ[5] اور مچھلی والے (یعنی یونسؑ پیغمبر) کی طرح (جلد باز) مت بن۔

۱۸۷۔ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ﴿۵﴾ (المعارج پ ۲۹ ع ۱)

(اے پیغمبرؐ تو ان کافروں کے جھٹلانے پر) اچھا صبر کیے رہ[6]۔

۱۸۸۔ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۲﴾ (المعارج پ ۲۹ ع ۲)

تو (اے پیغمبر) ان کو بکنے دے اور کھیلنے دے یہانتک کہ وہ دن ان پر آن پہنچے جس کا ان سے وعدہ ہے[7]

۱۸۹۔ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ﴿۸﴾
(المزمل پ ۲۹ ع ۱)

اور اپنے مالک کا نام رٹتا رہ اور سب سے توڑ کر اُسی کا ہو جا[8]

۱۹۰۔ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ﴿۱۰﴾ وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ﴿۱۱﴾ (المزمل پ ۲۹ ع ۱)

اور کافر جو (تیری نسبت) کہتے ہیں[9] اس پر صبر کیے رہ اور عمدگی کے ساتھ ان سے الگ ہو جا[10] اور جو مالدار جھٹلانے والے (کافر) ہیں ان کو میرا اوپر چھوڑ دے (میں ان سے) بھگت لوں گا اور ان کو تھوڑی سی مہلت دے[11]

---

[1] مکہ کے کافر تیس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھاتے تھے کہ اپنے باپ دادا کے طریق پر آجاؤ ہم تم کو یہ دیں گے وہ دیں گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کا کہا مت سُن،
[2] بداصل بدقوم زنیم عربی زبان میں وہ شخص ہے جو دوسری قوم کا ہو اور ایک قوم میں آکر شریک ہو جائے کہتے ہیں اس سے مراد ولید بن مغیرہ ہے اٹھارہ برس کے بعد مغیرہ نے کہا یہ میرا بیٹا ہے، [3] اپنے مال اور اولاد کے گھمنڈ میں یہ بُری صفتیں اس نے پیدا کی ہیں، [4] ایسا ہی ہوا بدر کے دن اس مردود کی ناک پر مار لگی ساری عمر ناک پر داغ رہا۔ [5] جب جہاد کا حکم اترے گا اس وقت ان کو سزا ملے گی کہتے ہیں یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے۔
[6] اچھا صبر یہ ہے جس میں رونا پیٹنا شکوہ شکایت نہ ہو، [7] یعنی قیامت کا دن بعضوں نے کہا یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے، [8] یعنی ماسوا اللہ کا خیال دل سے نکال دے اسکو صوفیہ کی اصطلاح میں تجرید اور تفرید کہتے ہیں [9] کبھی مجنون بتاتے ہیں کبھی جادوگر کبھی شاعر [10] یعنی ظاہری مدارات کے ساتھ ان سے چشم پوشی کرکے لڑنا جھگڑنا ضرور نہیں یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے، [11] چند ہی روز میں ان کو سزا ملے گی چنانچہ بدر کے دن خوب سزا ملی بعضوں نے کہا دنیا کی زندگی تک مہلت سے مرتے ہی سزا پائیں گے۔

۱۹۱- وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۖ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۲۰﴾
(المزمل پ ۲۹ ع ۲)

۱۹۲- يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴿۱﴾ قُمْ فَأَنذِرْ ﴿۲﴾
وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴿۳﴾ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ﴿۴﴾ وَ
الرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴿۵﴾ وَلَا تَمْنُن تَسْتَكْثِرُ ﴿۶﴾
وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ﴿۷﴾ (المدثر پ ۲۹ ع ۱)

۱۹۳- ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ﴿۱۱﴾ وَجَعَلْتُ
لَهُ مَالًا مَّمْدُودًا ﴿۱۲﴾ وَبَنِينَ شُهُودًا ﴿۱۳﴾
وَمَهَّدتُّ لَهُ تَمْهِيدًا ﴿۱۴﴾ ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ
أَزِيدَ ﴿۱۵﴾ كَلَّا ۖ ﴿۱۶﴾ (المدثر پ ۲۹ ع ۱)

۱۹۴- فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ
آثِمًا أَوْ كَفُورًا ﴿۲۴﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ

اور اللہ تعالیٰ سے (اپنے گناہوں کی) بخشش چاہو بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے ف۱

اے (وحی کی ہیبت سے) کپڑا لپیٹنے والے ف۲ اُٹھ اور (مکہ والوں کو اللہ کے عذاب سے) ڈرا۔ اور اپنے مالک کی بڑائی بیان کر ف۳ اور اپنے کپڑوں کو پاک صاف رکھ ف۴ اور (بتوں) پلیدی سے الگ رہو اور اس نیت سے احسان نہ کر کہ اس سے اچھا بدلہ ملے ف۵ اور اپنے مالک کی خوشی کیلئے (جو مصیبتیں تجھ کو پیش آئیں ان پر صبر کر۔

مجھ کو اور اسکو چھوڑ دے (اسکی سزا میرے ذمہ) جس کو میں (دنیا میں) اکیلا پیدا کیا ف۶ پھر اسکو بڑھتا ہوا مال دیا ف۷ اور (جوان جوان) بیٹے جو (ہر جگہ) اس کے ساتھ رہتے ہیں (بارہ یا تیرہ بیٹے) اور ہر طرح میں نے اسکو فراغت دی اس پر بھی (کم بخت) یہ آرزو کرتا ہے کہ میں اسکو (آخرت میں) اور زیادہ دوں یہ کبھی نہیں ہو سکتا (اسکو بہشت نہیں مل سکتی) تو اپنے مالک کے حکم کے انتظار میں صبر کیے (بیٹھا) رہ ف۸ اور کافروں میں سے کسی بدکار یا ناشکرے کا کہنا مت مان ف۹۔ اور صبح اور شام اپنے مالک کا نام جپتا رہ۔

ف۱ اس آیت کی تلاوت کے بعد اگر یوں کہے اللھم اغفرلی تو بہتر ہے، ف۲ ہوا یہ کہ پہلے پہل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیتیں اتریں اقرأ باسم ربک سے مالم یعلم تک اس کے بعد ایک مدت تک وحی نہیں آئی پھر ایک روز آپ چلے جا رہے تھے آپ نے اسی فرشتے (یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام کو) جو غار حرا میں آپکے پاس آیا تھا دیکھا وہ ایک تخت پر جو آسمان زمین کے درمیان معلق تھا بیٹھا ہوا تھا آپ اسکو دیکھ کر غش میں آگئے جب ہوشیار ہوئے تو حضرت خدیجہ پاس گئے آپ نے اوپر پانی ڈالا پھر فرمایا مجھے کچھ اڑھا دو انہوں نے ایک چادر آپ کو اوڑھا دی اس وقت یہ آیت اتری، ف۳ اللہ اکبر کہہ اور اس کی عظمت اور بزرگی ظاہر کر اس آیت کے حرفوں کو الٹو تو بھی یہی آیت ہوتی ہے، ف۴ کہتے ہیں یہ خاص آنحضرتؐ کو حکم ہے دوسروں کو درست ہے کہ کوئی تحفہ اس نیت سے بھیجیں کہ ان کو اچھا بدل ملے گا، ف۵ کم بخت جب پیدا ہوا تھا تو اکیلا ننگ دھڑنگ ایک کوڑی پاس نہ تھی تن پر ایک لتہ نہیں ابن عباسؓ نے کہا اس سے ولید بن مغیرہ مراد ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا آپ نے اس کو قرآن سنایا اس کا دل ذرا پگھلا یہ خبر ابوجہل کو پہنچی ابوجہل نے اس سے کہا چچا قریش کے لوگ چاہتے ہیں تمہارے لیے کچھ روپیہ جمع کریں تاکہ تم محمدؐ سے پھر جاؤ ولید نے کہا قریش کے لوگ خوب جانتے ہیں کہ میں روپیہ والا ہوں ابوجہل نے کہا پھر کوئی بات تو ایسی کر جس سے تمہاری قوم کے لوگ سمجھ لیں کہ تم محمدؐ کو برا جانتے ہو ولید نے کہا میں کیا کہوں قسم خدا کی تم میں کوئی شخص مجھ سے زیادہ عربی رجز اور قصیدے اور اشعار جن وغیرہ کا عالم نہیں ہے لیکن محمدؐ جو کلام سناتے ہیں وہ ان سے کسی سے نہیں ملتا اور اس کلام میں بیشک حلاوت ہے اور سب کلاموں پر غالب ہے، ابوجہل نے کہا کچھ تو کر وورنہ تمہاری قوم تم سے خوش نہ ہو گی ولید نے کہا اچھا سوچ کر کہوں گا تو مردود نے قرآن کی نسبت سوچ کر کہا کہ یہ ایک جادو ہے جو اگلے زمانے سے چلا آتا ہے اس وقت یہ آیت اتری یہ ولید وہی ہے جس کی صفتیں سورۃ نون میں گذر چکی ہیں، ف۶ آمدنی والا کہتے ہیں ہر حال اس کو دس لاکھ اشرفیوں کی آمدنی تھی، ف۷ مردود کہا کرتا تھا کہ اگر محمدؐ سچے ہیں تو سب سے پہلے بہشت میں میں جاؤں گا، ف۸ کافروں کی ایذا دہی پر اس وقت تک صبر کر جب تک جہاد کا حکم اترے، ف۹ کہتے ہیں اس کا ہے سے عتبہ بن ربیعہ مراد ہے اور ناشکرے سے ولید بن مغیرہ ان دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھایا تم یہ باتیں چھوڑ دو اپنے باپ دادا کا طریقہ اختیار کر لو ہم تم کو حبر چاہو گے مال و دولت وہ دیں گے اور جس عورت سے کہو گے اس سے تمہارا نکاح کر دیں گے ف۱۰ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اپنے تئیں بدکاری سے پاک رکھ بعضوں نے یوں کہا اپنے کپڑے چھوٹے رکھو کیونکہ لمبے لٹکتے کپڑے اکثر نجاست سے آلودہ ہو جاتے ہیں اور آپ کے زمانہ میں عربوں کی عادت تھی کہ وہ غرور اور تکبر کی راہ سے کپڑوں کو خوب لمبا اور لٹکتا رکھتے اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا۔ حدیث میں ہے جو کوئی اپنا کپڑا شیخی سے لٹکائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو نہ دیکھے گا۔ یعنی نظر رحمت نہ کرے گا۔

بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٢٥﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَ سَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿٢٦﴾ (الدھر پ ۲۹ ع ۲)

(ڑتا رہ) اور رات کو بھی اس کو سجدہ کر (مغرب اور عشا کی نماز پڑھا کر)[1] بڑی رات تک اس کی پاکی بولتا رہ[2]

۱۹۵- سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿١﴾ (الاعلیٰ پ ۳۰ ع ۱)

(اے پیغمبرؐ) اپنے مالک کے نام کی جو سب سے بلند ہے پاکی بیان کر۔

۱۹۶- فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ﴿٩﴾ (الاعلیٰ پ ۳۰ ع ۱)

اور تو (اے پیغمبرؐ) سمجھائے جا فائدہ ہو یا نہ ہو۔

۱۹۷- فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ (الغاشیہ پ ۳۰ ع ۱)

تو (اے پیغمبرؐ لوگوں کو) سمجھاتا رہ تیرا کام بس یہی سمجھانا ہے۔

۱۹۸- كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿١٧﴾ وَ لَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿١٨﴾ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿١٩﴾ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾ (الفجر پ ۳۰ ع ۱)

یہ بات نہیں ہے[3] بلکہ تم (اس سے بدتر کام کرتے ہو) تم یتیم کی خاطرداری نہیں کرتے اور محتاج کو کھانا کھلانے کے لیے (اپنے تئیں یا دوسروں کو) رغبت نہیں دلاتے اور مُردے کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔ اور مال کی محبت میں مرے جاتے ہو[5]

۱۹۹- فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿١١﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿١٢﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾ (البلد پ ۳۰ ع ۱)

پھر بھی وہ گھاٹی لانگھ نہ سکا اور (اے پیغمبرؐ) تو کیا جانے گھاٹی کیا ہے ایک گردن چھوڑا دینا[6] یا بھوک کے دن[7] یتیم (ماں باپ کے لڑکے) کو کھانا کھلانا جو ناطے دار بھی ہو یا خاک نشین مسکین کو[8] پھر ان باتوں کے ساتھ یہ بھی ضرور ہے کہ) وہ ان لوگوں میں سے ہو جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو صبر اور رحم کرنے کی صلاح دیتے ہیں۔[9]

[1] کہتے ہیں صبح اور عصر کی نماز مراد ہے، [2] تہجد کی نماز پڑھ، کہتے ہیں یہ حکم خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے دوسرے مسلمانوں پر تہجد فرض نہیں ہے، [3] کہ جس پر اللہ روزی تنگ کرتا ہے وہ اس کے نزدیک ذلیل ہے اور جس کو دولت دیتا ہے وہ اس کے نزدیک عزت والا ہے بلکہ اکثر اس کا اُلٹا ہوتا ہے بہت بندوں کو خدا تعالےٰ نے بے انتہا دنیا کی دولت دے رکھی ہے مگر وُہ اس کے نزدیک ذرا بھی عزت نہیں رکھتے، [4] یتیموں کا حصّہ بھی خود اڑا لیتے ہو عورتوں کا حصّہ بھی نہیں دیتے ان کا حصّہ بھی چٹک جاتے ہو مشرک لوگ ترکہ میں عورت کو وارث نہیں سمجھتے تھے، [5] لفظی ترجمہ یوں ہے تم کو مال کی بہت محبت ہے یا تم پیار کرتے ہو مال کو جی بھر کر جیسے شاہ عبد القادر صاحب نے کیا ہے، [6] یعنی غلامی سے آزاد کر دینا یا قرض کے پھندے سے چھڑا دینا حدیث صحیح میں ہے جو کوئی مسلمان بردہ آزاد کرے اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدل آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کرے گا، [7] یونہی ہر یتیم کو کھانا کھلانا بڑا ثواب ہے لیکن اگر ناطے دار بھی ہو تو اس کا کھانا کھلانا اور زیادہ ثواب ہے۔ بھوک کے دن یعنی جب لوگوں کو کھانا کھانے کی احتیاج ہو اور کھانا نہ ملتا ہو مثلاً قحط اور گرانی کے دنوں میں، [8] جس کو کپڑا بچھونا وغیرہ کچھ میسر نہ ہو اور مٹی پر پڑا ہو، [9] یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم بجا لانے پر صبر کرنے کی اور خلق خدا پر رحم کرنے کی لوگوں تاکید کرتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ بردہ آزاد کرنے اور یتیم اور محتاج کو کھانا کھلانا اسی وقت مفید ہو گا جب ایمان کے ساتھ ہو کیوں کہ ایمان کے بغیر کوئی نیکی قبول نہیں ہو سکتی اللہ تعالےٰ نے بردہ آزاد کرنے اور یتیم اور محتاج کو کھانا کھلانے کو ایک گھاٹی کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ جیسے گھاٹی پر چڑھتا آدمی کو شاق ہوتا ہے ویسا ہی ان کاموں میں اپنا مال خرچ کرنا بھی نفس پر گراں گذرتا ہے،

۲۰۰- فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿۹﴾ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾ (الضحیٰ پ۳۰ ع ۱)

تو یتیم کو مت دبا[۱] اور مانگنے والے (فقیر) کو مت جھڑک[۲] اور (لوگوں سے) اپنے مالک کا احسان بیان کرتا رہ۔

۲۰۱- فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ﴿۷﴾ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿۸﴾ (الانشراح پ۳۰ ع ۱)

پھر جب تجھ کو (دنیا کے کاموں سے) فراغت ہو تو محنت کر اور اپنے مالک کی طرف دل لگا[۳]

۲۰۲- اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ﴿۱﴾ (العلق پ۳۰ ع ۱)

(اے پیغمبر) اپنے مالک کے نام سے جس نے (سب خلقت کو) پیدا کیا (قرآن) پڑھ۔

۲۰۳- اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ﴿۳﴾ (العلق پ۳۰ ع ۱)

(اے پیغمبر) پڑھ اور تیرا مالک بڑے کرم والا ہے۔

۲۰۴- كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿۱۹﴾ (العلق پ۳۰ ع ۱)

(اے پیغمبر) ہرگز اس کا کہنا مت مان اور (اللہ تعالیٰ کی) درگاہ میں (سجدہ کرتا رہ) اور (اس کی) نزدیکی حاصل کرتا رہ۔

۲۰۵- وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ﴿۱﴾ نِ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ﴿۲﴾ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ اَخْلَدَهٗ ﴿۳﴾ (الھمزۃ پ۳۰ ع ۱)

ہر طعنہ مارنے والے غیبت کرنے والے کی خرابی ہوگی[۵] جس نے مال سمیٹا اور اس کو گن گن کر رکھا[۶] گیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال سدا اس کو زندہ رکھے گا[۷]

۲۰۶- فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ﴿۳﴾ الَّذِيْ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴿۴﴾ (القریش پ۳۰ ع ۱)

تو ان کو چاہیئے کہ (مکہ میں اطمینان سے رہیں اور) گھر کے مالک کو پوجتے رہیں جس نے ان کو بھوک میں کھانا کھلایا (سوداگری کرا کر پیسہ کموایا) اور ان کو ڈر سے امن دلایا[۸]

۲۰۷- فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾ (النصر پ۳۰ ع ۱)

تو تعریف کے ساتھ اپنے مالک کی پاکی بیان کر اور اس سے بخشش مانگ بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے[۹]

---

[۱] اس پر ظلم مت کر امام بخاری نے نکالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور یتیم کا پرورش کرنے والا دونوں بہشت میں اتنے نزدیک ہوں گے اور آپ نے بیچ کی انگلی اور کلمہ کی انگلی کی طرف اشارہ کیا، [۲] اگر ہو سکے تو دیدے ورنہ نرمی سے جواب دیدے۔ حدیث میں ہے سائل کا حق ہے اگرچہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے، [۳] دعا مانگ یا عبادت کر، [۴] اسی سے اپنی حاجتیں مانگ اور ہر بات میں اسی پر بھروسہ رکھ، [۵] جو منہ پر یا پیٹھ پیچھے لوگوں کے عیب بیان کرتا ہے، [۶] اللہ تعالیٰ کی راہ میں نہ دیا فخر کرنے کے لیے اس کو رکھ چھوڑا، [۷] اور وہ ہمیشہ اپنے مال و دولت سے خوش ہوتا رہے گا کبھی مرنے کا نہیں، [۸] اصحاب الفیل سے بچایا بعضوں نے کہا قحط ان سے دفع کیا اور ان کے شہر کو امن کی جگہ قرار دی سارے عرب لوگ مکہ کا ادب کرتے تھے وہاں کے لوگوں کو نہیں ستاتے تھے یا خود قریش کے لوگوں کا ادب کرتے تھے ان کی تجارت میں کوئی مزاحمت نہیں کرتا تھا کوئی ان کو لوٹتا نہیں تھا، [۹] باوصف اتنے تقرب کے آپ کو حکم ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگ آپ ہمیشہ اللہ کی درگاہ میں عاجزی کرتے رہتے اور اپنے قصوروں کی معافی مانگتے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے قصور سب معاف کر دیئے تھے، کہتے ہیں اس سورت کے بعد یہ آیت اتری الیوم اکملت لکم دینکم الخ اس کے بعد آپ اسی دن جیئے پھر کلالہ کی آیت اتری اس کے بعد پچاس دن جیئے پھر یہ آیت اتری واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ اس کے بعد سات دن یا اکیس دن جیئے پھر وفات پائی علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام الی یوم الدین،

۲۰۸- قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ① مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ② وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ③ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ④ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ⑤ (الفلق پ۳۰ ع ۱)

(اے پیغمبرؐ) کہہ دے میں پناہ میں آیا اس خدا کی جو صبح کا مالک ہے ہر چیز کی بدی سے جو اس نے بنائی[1] اور اندھیری رات کی بدی سے جب وہ چھا جائے[1] اور گنڈہ پر پھونکنے والیوں کی بدی سے[2] (جادوگرنیوں کے جادو سے) اور ہونسنے والے (حسد کرنے والے) کی بدی سے جب وہ ہونسنے۔

۲۰۹- قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ① مَلِكِ النَّاسِ ② إِلٰهِ النَّاسِ ③ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ④ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ⑤ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ⑥ (الناس پ۳۰ ع ۱)

(اے پیغمبرؐ) کہہ میں پناہ میں آیا لوگوں کے مالک[3] لوگوں کے بادشاہ کے لوگوں کے خدا کے اس وسوسہ ڈالنے والے چھپ جانے والے کی بدی سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے یہ وسوسہ ڈالنے والا (شیطان) جنوں میں سے ہو یا آدمیوں میں سے[4]

فَضْلُ الْعِلْمِ (۲۳)

باب ۲۳ علم کی فضیلت

۱- يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ۞ (البقرۃ پ۳ ع ۳۷)

وہ جس کو چاہتا ہے حکمت دیتا ہے۔ اور جس کو حکمت ملی اس کو بڑی نعمت ملی[1] اور جو عقل والے ہیں ، وُہی نصیحت مانتے ہیں[5]

۲- وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ ۞ (آل عمران پ۳ ع ۱)

حالانکہ اصلی حقیقت ان کی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو پکے عالم ہیں۔

۳- شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰئِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ ۞ (آل عمران پ۳ ع ۲)

اللہ تعالیٰ اس بات کا گواہ ہے اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور فرشتے اور علم والے بھی (گواہ ہیں)

۴- إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۗ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ۞ (فاطر پ۲۲ ع ۴)

اللہ تعالیٰ سے تو اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو (خدا تعالیٰ کی مخلوقات اور اس کی قدرتوں کا) علم رکھتے ہیں بیشک اللہ تعالیٰ زبردست ہے بخشنے والا۔[8]

۵- قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَ

(اے پیغمبرؐ) کہہ دے کیا جاننے والے اور نہ جاننے

---

[1] چاند کی بدی سے جب وہ گہنا جائے ایک حدیث میں یہی مضمون ہے ، [2] کہتے ہیں لبید بن عاصم کی بیٹیوں نے آپ پر جادو کیا تھا حدیث میں ہے جو کوئی گنڈہ لگائے پھر اس پر پھونکے تو اس نے جادو کیا اور جس نے جادو کیا اس نے شرک کی ، نسفی نے کہا اللہ تعالیٰ کے کلام یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو منتر کے طور پر پڑھ سکتے ہیں اور دوسری زبانوں کے منتر پڑھنا درست نہیں ، [3] معاذ اللہ حسد بھی کیا بری بلا ہے کہتے ہیں پہلا گناہ ہے جو ابلیس نے کیا پھر قابیل نے ، [4] حالانکہ وہ سارے جہان کا مالک ہے مگر آدمی اشرف المخلوق ہے اسلیے اس کو خاص کیا ، [5] خناس کے معنی پیچھے ہٹ جانے والا چھپ جانیوالا شیطان بھاگ کر آپ تو الگ ہو جاتا ہے اور آدمی کو بلا میں پھنسا دیتا ہے وہی مثل ہے "بھس میں چنگی لگا کر جمالو الگ کھڑی"۔ حدیث میں ہے شیطان آدمی کے دل پر اپنا منہ لگائے ہوئے ہے اگر اس نے اللہ تعالیٰ کی یاد کی تو پیچھے ہٹ جاتا ہے ورنہ وسوسے ڈالتا ہے دل کو نگل جاتا ہے شیطان جن بھی ہوتا ہے آدمی بھی جیسے دوسری آیات میں فرمایا شیاطین الانس والجن حسنؒ نے کہا جن کا شیطان چھپ چھپ کر آتا ہے لیکن آدمی شیطان تو علانیہ آتا ہے اور بہکاتا ہے اللہ تعالیٰ دونوں کے شر سے ہم کو بچائے اور سب مسلمانوں کو محفوظ رکھے ، [6] حکمت سے مراد قرآن اور حدیث کا علم ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے یہ دیا تو سمجھنا چاہیئے کہ ایک بڑی دولت ملی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارے زمانہ میں حدیث کی کتابوں کا ترجمہ اردو میں اور قرآن کا ترجمہ بھی اردو فارسی سب زبانوں میں کیا گیا ہے ، [7] ورنہ تربیت نا اہل را چوں گردگان بر گنبد است ، [8] مجاہد نے کہا عالم وہی ہے جو خدا کا ڈر رکھے۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ (الزمر پ ۲۳ ع ۱)

والے دونوں برابر ہو سکتے ہیں۵ نصیحت وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں۔

۶- يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ (المجادلہ پ ۲۸ ع ۲)

جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور جن کو علم ملا ہے (دین کے عالم ہیں) اللہ تعالیٰ ان کے درجے (دنیا اور آخرت میں) بلند کرے گا۶ اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے۔

اَلْبَعْثُ وَالْقِيٰمَةُ وَاَهْوَالُهَا وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا مِنَ الْحِسَابِ وَالْمِيْزَانِ (۲۴)

باب چوبیسواں قیامت اور حشر ونشر حساب و کتاب کا بیان

۱- وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـــًٔـا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ (البقرہ پ ۱ ع ۶)

اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ کام نہ آوے گا نہ اس کی سفارش سنی جاوے گی نہ بدلہ (یعنی روپیہ وغیرہ بطور فدیہ کے) منظور ہوگا نہ مدد ملے گی۱

۲- وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـــًٔـا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ (البقرہ پ ۱ ع ۱۵)

اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ کام نہ آئے گا نہ اس کی طرف سے بدلہ منظور کیا جائے گا نہ سفارش کچھ فائدہ دے گی نہ مدد ملے گی۲

۳- يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ

جس دن ہر شخص جو بھلائی یا برائی اس نے کی ہے اپنے سامنے

۵ یعنی عالم اور بے علم برابر نہیں ہو سکتے اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ علم کے لیے عمل ضرور ہے اور جو عالم عمل نہ کرے وہ گویا عالم نہیں ہے، ۶ حدیث میں ہے کہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ شخص پر بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر پیغمبر نے تم کو اس جگہ سے اٹھا دیا اور بدر والوں کو وہاں بٹھایا تو اچھا کیا ہمارے پاس بھی قاعدہ یہی ہے کہ لوگوں کے درجے مقرر ہیں ایمان اور علم والوں کا مرتبہ بہت بلند ہے بدر والے بھی تم لوگوں سے ایمان اور علم میں زیادہ ہیں۔ صحیح حدیث میں ہے کہ کوئی مسلمان کسی مسلمان کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے البتہ کھل بیٹھو اور جگہ دے دو، ۱ یہود کہتے تھے کہ ہم کیسے ہی گناہ کریں کچھ فکر نہیں ہمارے باپ دادے پیغمبر تھے وہ ہم کو چھڑا لیں گے اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کیا اور فرمایا قیامت کا دن ایسا ہولناک ہوگا کہ ہر ایک کو اپنی اپنی پڑے گی اگر ایک بھائی مومن بھی ہو تو وہ کافر کے کچھ کام نہ آئے گا اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ کافر کے لیے سفارش منظور نہ ہوگی اور مسلمان گنہگاروں کے لیے تو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اور شہداء سفارش کریں گے مگر اللہ جل جلالہ کے حکم اور مرضی سے اور حق تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ سفارش قبول ہوگی جیسے احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور معتزلہ نے اپنی شامت سے ان احادیث کا انکار کیا ہے، ۲ اس کی تفسیر پہلے بھی گذر چکی ہے اور مطلب مقرر لانے سے یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے جو حالات بیان کیے جاتے ہیں اب وہ ختم ہوتے ہیں تو آخر کلام پر پھر ان کو تنبیہ کردی گئی تاکہ خواب غفلت سے بیدار ہوں اور اپنے کاموں پر غور کریں،

مُّحْضَرًا ۚۛ وَمَا عَمِلَتْ مِن سُوٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيدًا ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاللّٰهُ رَءُوفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾

(آل عمران پ۳ ع ۳)

موجود پائے گا (یا پوری نہ کم نہ زیادہ) آرزو کرے گا۔ کاش یہ دن اس سے بہت دور ہوتا۔ اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنی ذات مقدس سے ڈراتا ہے[۱] اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر شفقت رکھتا ہے[۲]

۴۔ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ ۟ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿۱۰۶﴾ وَاَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِي رَحْمَةِ اللّٰهِ ۭ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿۱۰۷﴾ (آل عمران پ۴ ع ۱۱)

جس دن کچھ منہ سفید ہوں گے کچھ کالے ہوں گے تو جن کے منہ کالے ہوں گے (ان سے کہا جائے گا) تم تو ایمان لائے بعد پھر کافر ہو گئے تھے تو اب کفر کے بدلے عذاب (کا مزہ) چکھو[۳] اور جن کے منہ سفید ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت (جنت) میں ہوں گے اور ہمیشہ وہیں رہیں گے[۴]

۵۔ يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۭ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿۱۰۹﴾ (المائدۃ پ۷ ع ۱۵)

(اے پیغمبرؐ) اس دن کو یاد کر) جس دن اللہ تعالیٰ پیغمبروں کو (اپنے سامنے) اکٹھا کرے گا[۵] پھر فرمائے گا[۶] تم کو کیا جواب ملا[۷] وہ عرض کریں گے ہم کو کیا[۸] معلوم تو ہی غیب کی باتیں خوب جانتا ہے۔

۶۔ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِينَ صِدْقُهُمْ ۭ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَآ اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿۱۱۹﴾

(المائدۃ پ۷ ع ۱۶)

اللہ تعالیٰ فرما دے گا یہی دن تو وہ دن ہے جب سچوں کو ان کی سچائی کام آوے گی[۹] ان کے لیے باغ ہیں جن کے تلے نہریں بہ رہی ہیں۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ انہیں رہیں گے اللہ تعالیٰ ان سے خوش وہ اللہ تعالیٰ سے خوش یہ (یعنی جنت کا ملنا اللہ تعالیٰ کا راضی ہونا) بڑی مراد پانا ہے[۱۰]

۷۔ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۭ

وہ تم کو قیامت کے دن (جس کے آنے) میں کوئی شک نہیں

---

۱ یہ جملہ ایک بار مذکور ہو چکا ہے دوبارہ پھر بیان فرمایا تاکہ لوگوں کو زیادہ ڈر پیدا ہو بعضوں نے کہا پہلے اس لیے بیان کیا تھا کہ لوگ کافروں کی دوستی چھوڑ دیں دوبارہ اس لیے کہ نیک کام کرنے کی ترغیب ہو، ۲ جب تو ان کو خبردار کر دیا، ۳ جب نامۂ اعمال تقسیم ہوں گے تو مومن ان کو دیکھ کر پھول جائیں گے اور خوشی سے منہ پر نور آ جائے گا اور کافر اس قدر رنجیدہ ہوں گے کہ منہ پر تیرگی چھا جائے گی ابن عباسؓ نے کہا اہل سنت اور جماعت کے منہ سفید ہوں گے اور بدعتیوں اور گمراہوں کے منہ کالے ہوں گے۔ شاہ عبدالقادرؒ صاحب نے فرمایا تمام گمراہ فرقے مراد ہیں کہ ظاہر میں اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں اور ان کا عقیدہ اسلام کے خلاف ہے ۴ معلوم ہوا کہ جنت اللہ کے فضل اور رحمت سے ملے گی نہ ہمارے اعمال کی وجہ سے۔ حدیث میں ہے کہ اعمال کی وجہ سے کوئی جنت میں نہ جائے گا بلکہ اس کے فضل سے، صحابہؓ نے پوچھا آپ یا رسول اللہ فرمایا میں بھی اسی طرح مگر اللہ رحمت کرے تو اور بات ہے، ۵ یعنی قیامت کے دن، ۶ اپنی اپنی امت کی طرف سے، ۷ انہوں نے تمہاری بات کو مانا یا نہ مانا کیا کہا، ۸ حشر کی ہیبت ان پر چھا جائے گی اور جو جانتے تھے وہ بھی بھول جائیں گے یا مطلب یہ ہے کہ ہمارے مرنے کے بعد جو ان کا حال ہوا وہ ہم کو معلوم نہیں یا جیسا تو جانتا ہے اس کے مقابل ہم کیا جانیں، ۹ یعنی موحد لوگوں کو ان کی توحید آج کام آئے گی اور مشرک ہلاک و تباہ ہوں گے ابن عباسؓ سے ایسا ہی منقول ہے، ۱۰ اس کے برابر دنیا میں کوئی کامیابی نہیں ہو سکتی، یا اللہ ہم کو اور سب تیرے موحد بندوں کو کامیابی نصیب کر اور شرک اور کفر سے محفوظ رکھ۔

اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ (الانعام پ ع ۲)

ضرور اکٹھا کرے گا جن لوگوں نے اپنی جانوں کو نقصان پہنچایا وہ ایمان نہ لائیں گے۔ ف1

۸- قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۵﴾ مَنْ یُّصْرَفْ عَنْهُ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۶﴾ (الانعام پ ع ۲)

(اے پیغمبر) کہہ دے میں اپنے مالک کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن (قیامت کے دن) کے عذاب کا ڈر ہے اس دن جس پر سے عذاب ٹل گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر رحم کیا اور یہ بڑی مراد پانا ہے (کھلی کامیابی ہے)

۹- وَیَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَكُوْٓا اَیْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِیْنَ ﴿۲۳﴾ اُنْظُرْ كَیْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ (الانعام پ ع ۳)

اور جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے ف2 پھر ہم مشرکوں سے کہیں گے وہ تمہارے شریک کدھر گئے جن کو تم (خدا اللہ کا) شریک سمجھتے تھے ف3 پھر کوئی بہانہ ان کو نہ ملے گا مگر (جھوٹ بولنا) یوں کہیں گے اللہ تعالیٰ کی قسم جو ہمارا مالک ہے ہم شرک نہیں کرتے تھے ف4 (اے پیغمبر) دیکھ (یعنی غور کر) اپنے اوپر آپ کیسا جھوٹ بولے اور جتنی باتیں بناتے تھے سب ان سے گئی گزریں ف5

۱۰- وَلَوْ تَرٰٓی اِذْ وُقِفُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰی وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۰﴾ (الانعام پ ع ۳)

اور (اے پیغمبر) اگر تو ان کو اس وقت دیکھے جب اپنے پروردگار کے سامنے ٹھہرائے جائیں گے ف6 پروردگار فرمائے گا کیا یہ سچ نہیں ہے وہ کہیں گے بیشک سچ ہے اپنے ف7 پروردگار کی قسم، پروردگار فرمائے گا تم جو انکار کرتے تھے اب اس کے عذاب کا مزہ چکھو۔ ف8

۱۱- قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰٓی اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا یٰحَسْرَتَنَا عَلٰی مَا فَرَّطْنَا فِیْهَا ۙ وَهُمْ یَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰی ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾ (الانعام پ ۴)

جن لوگوں نے اللہ سے ملنے کو (مرے بعد پھر جی کر) جھٹلایا وہ گھاٹے میں پڑ گئے ف9 یہاں تک کہ جب ایک دم قیامت ان کے سر پر آ پڑے گی ف10 تو کہیں گے ہائے افسوس ہم نے قیامت کے باب میں جو قصور کیا ف11 اور وہ اپنے (گناہوں کی) بوجھ اپنی پیٹھ پر لادے ہوں گے سن لے کیا برا بوجھ لادے پھریں گے ف12

ف1 عقل اور فطرت سے کام لینا چھوڑ دیا، ف2 یعنی ان ظالموں کو جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے تھے اس کی آیتوں کو جھٹلاتے تھے یا مشرکین اور ان کے معبودوں کو، ف3 حالانکہ جن لوگوں کو وہ خدا کا شریک سمجھتے تھے وہ بھی وہاں موجود ہوں گے لیکن ایسے برے حال میں ہوں گے کہ ان کا ہونا نہ ہونا برابر ہوگا یا جس وقت اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا وہ سب شریک ان کی نظر سے غائب ہو جائیں گے ف4 یا کوئی جواب یا کوئی عذر، ف5 بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے پھر ان کی گمراہی اور بتوں کی محبت کا نتیجہ یہی ہوگا کہ قسمیں کھا کر کہیں گے ہم دنیا میں مشرک نہ تھے اور ان بتوں سے بیزار ہو گئے جن پر وہ جان دیتے تھے اور ان پر دیوانے تھے، ف6 آخرت میں نہ کوئی اوتار کام آیا نہ ٹھاکر نہ گرو نہ مرشد جو لوگ دنیا میں اللہ والے تھے وہی اچھے رہے، ف7 تو ایک عجیب تماشہ یا بڑا سانحہ دیکھے گا ف8 لیکن اس وقت ایمان لانے سے کیا فائدہ ف9 بہشت کھوئی اور عذاب میں گرفتار ہوئے ان کا یہ جھٹلانا دین تک ہے جب تک قیامت نہ آئے ف10 یعنی دن اور بعضوں نے کہا موت کیونکہ حدیث میں ہے جو کوئی مرا اس کی قیامت ہو گئی ف11 یعنی اس کے لیے کچھ تیاری نہ کی یا ہائے افسوس ہم نے دنیا میں جو اپنی عمر ضائع کی کھیل کود میں ساری زندگی تمام عاقبت کی کچھ فکر نہ کی، ف12 حدیث میں ہے کہ ان کے برے اعمال ایک بدصورت جانور کی شکل میں بن کر ان کی پیٹھ پر سوار ہو جائیں گے اور ان پر لدے لدے پھریں گے آخر دوزخ میں لیجائیں

۱۲- وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ (۳۶)

(الانعام پ ۷ ع ۴)

اور مردوں کو[1] اللہ قیامت کے دن) جلا اٹھائے گا پھر اس کی طرف لوٹائے جائیں گے[2]

۱۳- وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ (۳۸)

(الانعام پ ۷ ع ۴)

اور جو جانور زمین میں ہلتا ہے اور جو پرندہ اپنے دونوں بازو سے اڑتا ہے[3] (ان میں سے) تمہاری طرح ہر ایک کی ایک جماعت ہے[4] ہم نے کوئی چیز نہیں چھوڑی جو کتاب (لوح محفوظ) میں نہ لکھی ہو پھر (قیامت کے دن یہ سب) اپنے مالک کے سامنے اکٹھا ہوں گے[5][6]

۱۴- وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ (۵۱) (الانعام پ ۷ ع ۶)

(اے پیغمبر) قرآن کے ذریعہ سے ان لوگوں کو ڈرا (جو قیامت کے دن) اپنے مالک کے پاس اکٹھا ہونے کا خوف رکھتے ہیں[7] وہاں خدا کے سوا ان کا کوئی حمائتی ہوگا نہ سفارش کرنے والا اسلیے کہ وہ (گناہوں سے) بچتے رہیں[8]

۱۵- ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۶۰) (الانعام پ ۷ ع ۷)

پھر سونے سے تم کو ایک مقرر مدت پوری ہونے کے لیے جگاتا ہے پھر اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے۔ پھر جو کچھ تم (دنیا میں کیا کرتے تھے) وہ تم کو جتلا دے گا۔

۱۶- وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ (۷۳)

(الانعام پ ۷ ع ۹)

اور جس دن صور (بگل) پھونکا جائے گا۔ اس دن اسی کی بادشاہت ہو گی[11]

۱۷- وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ

اور تم تو اکیلے اکیلے ہمارے پاس آئے جیسے پہلے ہم نے تم کو (دنیا میں) پیدا کیا تھا[9] اور جو (سامان) ہم نے (دنیا میں) تم کو دیا تھا وہ (سب) اپنی پیٹھ پیچھے (دنیا ہی میں) چھوڑ آئے[10] اور تمہارے سفارشی (جھوٹے معبود) تو ہم کو

[1] یعنی کافروں کو، [2] وہ ہر ایک کو اسکے اعمال کا بدلہ دے گا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کو مُردوں سے تشبیہ دی مردوں کا یہ حال ہوتا ہے کہ کتنا ہی ان کو پکارو جواب نہیں دیتے جیسے اس کو پکارو جو بات نہیں سنتا مثلاً جانور ہے تو کافر گو کان رکھتے ہیں تیری آواز سنتے ہیں مگر جب اس میں غور نہیں کرتے سمجھ کر نہیں سنتے تو گویا سنتے ہی نہیں، [3] اس میں سب جانور آ گئے اور مچھلی ان جانوروں میں ہے جو زمین میں چلتے ہیں یا ان جانوروں میں جو اڑتے ہیں کیونکہ وہ بھی اپنے دونوں بازوں سے پانی میں تیرتی ہے جیسے پرندہ ہوا میں تیرتا ہے، [4] یعنی ایک نوع ہے جیسے انسان ایک نوع ہے اللہ تعالیٰ اس کو کھلاتا پلاتا ہے اس کی خبر رکھتا ہے جیسے انسان کی خبر رکھتا ہے [5] بعضوں نے کہا کتاب سے قرآن مراد ہے یعنی قرآن میں ہر چیز کا ذکر ہے کسی کا صاف صاف بیان ہے کسی کو گول گول بیان کیا ہے، [6] اس آیت سے صاف یہ نکلتا ہے کہ جانوروں کا بھی حشر ہوگا اور ایک جماعت علماء کا یہی قول ہے اور حدیث میں ہے کہ بے سینگ کی بکری کا بدلہ سینگ والی سے لیا جائیگا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے واذا الوحوش حشرت، [7] یعنی جن لوگوں کو حشر نشر کا یقین ہے وہی قرآن سے خوب فائدہ اٹھائیں گے اور جو کوئی بالکل ملحد ہے نہ خدا کا قائل ہے نہ حشر نشر کا اس پر قرآن کا زیادہ اثر نہ ہوگا، [8] یعنی قرآن سن کر ان کو ڈر پیدا ہو اور گناہ سے باز آجائیں اس آیت سے ان کافروں پر رد ہوا جو یہ گمان کرتے تھے کہ ان کے معبود اور ٹھاکر وغیرہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس سفارش کر کے ان کو بچا لیں گے، [9] ننگے کھلے ایک کوڑی پاس نہیں اکیلے پیدا ہوتے تھے، [10] کچھ بھی اپنے ساتھ نہ لاتے نہ تمہارے کچھ کام آیا، [11] دنیا کا کوئی بادشاہ باقی نہ رہے گا۔ ایک بار صور پھونکا جائے گا تو ساری خلقت فنا ہو جائے گی پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب پھر موجود ہو جائیں گے۔

الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَاءُ ۚ لَقَدْ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَا كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٩٤﴾ (الانعام پ ۷ ع ۱۱)

نظر ہی نہیں پڑتے وہ کہاں ہیں جن کو تم اپنے کاموں میں ۱ھ (ہمارا) شریک سمجھتے تھے ۲ھ اب تمہارے آپس کے (سب) رشتے (اور تعلق) کٹ گئے اور جو تم سمجھتے تھے وہ (سب) گیا گذرا ۳ھ

۱۸۔ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ۚ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِنَ الْإِنْسِ ۖ وَقَالَ أَوْلِيَاؤُهُمْ مِنَ الْإِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَا أَجَلَنَا الَّذِي أَجَّلْتَ لَنَا ۚ قَالَ النَّارُ مَثْوَاكُمْ خَالِدِينَ فِيهَا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿١٢٨﴾ وَكَذَٰلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٢٩﴾ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنْذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا شَهِدْنَا عَلَىٰ أَنْفُسِنَا ۖ وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ ﴿١٣٠﴾ (الانعام پ ۸ ع ۱۵ و ۱۶)

جب اللہ تعالیٰ ان سب کو اکٹھا کرے ۴ھ گا اے جنو ۵ھ (شیطان کے گروہ) تم نے تو بہت آدمیوں کو خراب (گمراہ) کیا ۶ھ آدمیوں میں جو (دنیا میں) ان کے دوست تھے ۷ھ وہ کہیں گے مالک ہمارے ہم میں ۸ھ ہر ایک نے دوسرے سے فائدہ اٹھایا اور ہمارے لیے جو وعدہ تو نے ٹھہرایا تھا ۹ھ اس وعدے تک آن پہنچے ۱۰ھ اللہ تعالیٰ فرما دے گا (اب) دوزخ تمہارا ٹھکانا ہے اسی میں ہمیشہ رہیں گے مگر جب تک اللہ چاہے ۱۱ھ بیشک تیرا مالک حکمت والا ہے جاننے والا ۱۲ھ اور اسی طرح ہم (دنیا میں) ایک ظالم کو دوسرے ظالم پر ان کے اعمال کی سزا میں حکومت دیتے ہیں ۱۳ھ (اور اللہ فرمائے گا) جنو اور آدمیو کیا تمہارے پاس تم ہی میں ۱۴ھ کے پیغمبر نہیں آئے ۱۵ھ جو میری آیتیں تم کو پڑھ کر سناتے اور اس دن کے سامنے آنے سے تم کو ڈراتے ۱۶ھ کہیں گے ہم نے خود اپنے اوپر گواہی دی اور (اصل یہ ہے کہ) دنیا کی زندگی نے ان کو دھوکا دیا ۱۷ھ اور (اب مجبور ہو کر) اپنے اوپر آپ یہ گواہی دی کہ وہ دنیا میں کافر تھے۔

۱ھ مثلاً عبادت یا دعا یا نذر نیاز وغیرہ میں یا تمہارے پیدا کرنے، پالنے، جلانے اور مارنے میں الخ، ۲ھ اور کہتے تھے کہ یہ خدا کے پاس ہماری سفارش کریں گے ہم کو بچا لیں گے اب وہ کدھر گئے، ۳ھ یہ آیت نضر بن حارث کے باب میں اتری وہ کہتا تھا لات اور عزیٰ مجھ کو قیامت کے دن بچانے کے لیے سفارش کریں گے، ۴ھ آدمی اور جن اور شیطان، ۵ھ یا جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے پھر جنوں سے فرمائے گا یٰمعشر الجن الآیۃ، ۶ھ یا آدمیوں سے بہت فائدہ اٹھایا اپنے تئیں ان سے پجوایا، ۷ھ یعنی شیطانوں کے، ۸ھ جنوں نے تو ہم سے یہ فائدہ اٹھایا کہ ہمارے بزرگ بنے رہے ہم نے ان کی اطاعت کی اور ہم نے یہ فائدہ اٹھایا کہ ہر طرح کے گناہ اور بُرے کام ان سے سیکھے اور خوب مزے اڑائے بعضوں نے کہا جاہلیت میں جب کوئی شخص جنگل میں پھنس جاتا سفر میں اور جان کا ڈر ہوتا تو یوں کہتا اس جنگل کے مالک کی پناہ اور مالک شیطان اور جن کو سمجھتے وہ شیطان بھی یہ سن کر خوش ہوتا اور کہتا میں آدمیوں کا بھی سردار بنا، ۹ھ یعنی قیامت یا موت، ۱۰ھ ہائے افسوس دنیا کی زندگی جھٹ سے گذر گئی، ۱۱ھ تو تھوڑی دیر کے لیے گرم پانی پینے کو دوزخ سے نکلیں گے پھر اسی میں ڈال دیے جائیں گے جیسے فرمایا ثم ان مرجعهم لالی الجحیم بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے، وہ ہمیشہ دوزخ ہی میں رہے مگر جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا یعنی چند روز دنیا کے اور تھوڑی مدت تک برزخ میں دوزخ سے باقی ہمیشہ دوزخ ہی میں ان کا وقت گذرے گا اور تمام اہلحدیث نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ کافر اور مشرک ابدالآباد دوزخ میں رہیں گے، ۱۲ھ جیسے جن اور آدمیوں کا ہم نے یہ انجام کیا، ۱۳ھ یعنی ایک دوسرے شخص پر ظلم کرتا ہے اللہ تعالیٰ چند ہی روز اس ظالم پر دوسرے ظالم کو حکومت دیتے ہیں وہ اس ظالم سے بدلہ لیتا ہے، ۱۴ھ یعنی آدمیوں کے پاس آدمی اور جنوں کے پاس جن اور بعضوں نے کہا پیغمبر ہمیشہ آدمی ہی ہوا کیے اور جنوں کے پاس پیغمبروں کی طرف سے ڈرانے والے گئے انہیں کو پیغمبر کہا، ۱۵ھ پہلے تو وہ انکار کریں گے لیکن جب ان کے ہاتھ پاؤں گواہی دیں گے تو کہیں گے شہدنا الآیۃ، ۱۶ھ کہ پیغمبر ہمارے پاس آتے تھے اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہم کو پہنچا دیا تھا ہم نے اپنے گناہ کا اقرار کر لیا، ۱۷ھ وہ عیش و عشرت میں مست رہے اور پیغمبروں کی ایک نہ مانی۔

۱۹۔ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا
اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ
فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ ﴿۱۵۸﴾ (الانعام پ ۸ ع ۲۰)

جس دن تیرے مالک کی کچھ (بڑی) نشانیاں آجائیں گی تو جو شخص اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اس نے ایمان میں کوئی نیک کام نہ کیا ہو تو اس کا کوئی ایمان کوئی فائدہ نہ دے گا ۱؎

۲۰۔ فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ
الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۶﴾ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا
كُنَّا غَآئِبِيْنَ ﴿۷﴾ (الاعراف پ ۸ ع ۱)

تو ہم بیشک جن کے پاس پیغمبر آ چکے ان سے باز پرس کریں گے اور خود پیغمبروں سے بھی ضرور پوچھیں گے ۲؎ پھر جو کچھ گذرا ہے وہ ہم کو معلوم ہے ان کو سنا دیں گے اور ہم غائب نہ تھے ۳؎

۲۱۔ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿۲۹﴾ (الاعراف پ ۸ ع ۳)

جیسے تم کو پہلے پیدا کیا ویسے ہی پھر (دوبارہ) پیدا ہو گے ۴؎

۲۲۔ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ؕ قُلْ
اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ؔ
ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِيْكُمْ
اِلَّا بَغْتَةً ؕ يَسْئَلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ
اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا
يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ (الاعراف پ ۹ ع ۲۳)

یہ لوگ ۵؎ تجھ سے قیامت کو پوچھتے ہیں کہیں اس کا ٹھکانا بھی ہے ۶؎ کہہ دے یہ تو صرف میرے مالک ہی کو معلوم ہے ۷؎ وہی اپنے وقت پر قیامت کو لا دکھائے گا وہ آسمان اور زمین میں ایک بھاری بات ہے ۸؎ وہ نہیں آئے گی مگر اچانک ۹؎ یہ لوگ تجھ سے قیامت کو اس طرح پوچھتے ہیں جیسے تو اس سے واقف ہے ۱۰؎ کہہ دے قیامت کا علم تو صرف خدا ہی کو ہے ۱۱؎ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ۱۲؎

۲۳۔ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ
اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ

تم سب کو (مرنے کے بعد) اسی کی طرف لوٹ جانا ہے اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے وہی شروع میں پیدا کرتا ہے (عدم سے) پھر وہی (قیامت کے دن) دوبارہ

۱؎ مطلب یہ ہے کہ سورج جب پچھم سے نکلے گا تو اس کے بعد کسی کا ایمان قبول نہ ہو گا اسی طرح اس شخص کا نیک عمل بھی قبول نہ ہو گا جس نے اس سے پہلے نیک عمل نہ کیا ہو البتہ جو لوگ پہلے سے ایمان کے ساتھ نیک اعمال بھی کرتے رہے ہیں ان کے نیک عمل اس نشانی کے آنے کے بعد بھی قبول ہوتے رہیں گے اس آیت سے مرجیہ کا مذہب رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں نجات کے لیے صرف ایمان کافی ہے عمل کی ضرورت نہیں اور کہتے ہیں کہ مومن کبھی دوزخ میں نہ جائے گا گو وہ کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہو اور بہت سی آیتیں اور صحیح صحیح حدیثیں اس مذہب کو باطل کرتی ہیں ۔ ۲؎ لوگوں سے یہ پوچھیں گے کہ تم نے پیغمبروں کو کیا جواب دیا تھا اور پیغمبروں کو یہ پوچھیں گے کہ تم نے ہمارا پیغام ان کو پہنچا دیا تھا یا نہیں، ۳؎ بلکہ سب سن رہے تھے اور سب دیکھ رہے تھے ۔ مطلب یہ کہ پہلے سوال ہو گا جب ڈر کے مارے یہ خاموش رہیں گے تو اللہ تعالیٰ خود فرمائے گا کہ تم نے یہ جواب دیا تھا اور تم نے یہ کہا تھا ۴؎ یعنی جیسے پہلے کچھ نہ تھے اور اللہ تعالیٰ نے پیدا کر دیا عقل اور شعور دیا ویسی ہی دوبارہ زندگی بھی وہ دے گا یعنی حشر کے دن حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ تم کو ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ حشر کرے گا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کما بدانا اوّل خلق نعیدہ وعدًا علینا انا کنا فاعلین، ۵؎ قریش کے کافر یا یہود ۔ ۶؎ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کس وقت ہے اس کا ٹھہراؤ ۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس کا کہیں نقل بیڑا بھی ہے ، ۷؎ اس کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی ۸؎ یا آسمان اور زمین والوں پر بڑی بھاری ہے سب اس کے نام سے تھراتے ہیں جیسے حدیث میں ہے کہ ہر جمعہ کے دن جانور تک خوف زدہ رہتے ہیں کہ شاید قیامت آج ہی ہو ۹؎ ایک ہی ایکا دفعۃً ۱۰؎ یا تو اس کی ٹوہ میں لگا ہے اس کا متلاشی ہے یا جیسے تو ان کا دوست ہے کیونکہ قریش کے لوگوں نے آنحضرتؐ سے کہا تم ہمارے عزیز ہو ہم کو چپکے سے بتلا دو قیامت کب ہو گی ۱۱؎ اور کسی کو نہیں دوبارہ یہی جواب دے، ۱۲؎ یہ قیامت کا علم سوا خدا کے اور کسی کو نہیں ہے اور اس لیے لوگوں سے پوچھتے پھرتے ہو کہ قیامت کب ہو گی یا اکثر لوگ اس کی وجہ نہیں جانتے کہ قیامت کا علم اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں دیا ۔

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ؕ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِیْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِیْمٌۢ بِمَا كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ ﴿۴﴾ (یونس پ۱۱ ع ۱)

پیدا کرے گا تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کو انصاف سے بدلہ دے اور جو (دنیا میں) کافر ہے ان کے لیے ان کے کفر کی سزا میں کھولتا پانی پینے کو اور تکلیف کا عذاب ہے۔

۲۴- وَیَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَیَّلْنَا بَیْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِیَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًۢا بَیْنَنَا وَبَیْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِیْنَ ﴿۲۹﴾ هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّاۤ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۳۰﴾ (یونس ع ۳)

اور جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے[۱] پھر ہم مشرکوں سے کہیں گے تم اور جن کو تم نے (خدا کا) شریک بنایا تھا اپنی جگہ ٹھہرے رہو[۲] پھر ان کے آپس میں ہم بگاڑ کر دیں گے[۳]۔ اور جن کو انہوں نے شریک بنایا تھا وہ کہنے لگیں گے (تم جھوٹے ہو) تم ہم کو نہیں پوجتے تھے[۵] ہم میں تم میں اللہ تعالیٰ کی گواہی بس ہے[۶] ہم کو تمہارے پوجنے کی (مطلق خبر نہ تھی[۷] اس جگہ ہر شخص جو عمل اس نے آگے بھیجا اس کو جانچ لے گا[۸] اور (سب لوگ) اپنے سچے مالک خدا کی طرف لوٹائے جائیں گے اور جتنی (باتیں) جھوٹ باندھتے تھے وہ (سب) ہوا ہو جائیں گی[۹]

۲۵- وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ یَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ یَتَعَارَفُوْنَ بَیْنَهُمْ ؕ قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَاِمَّا نُرِیَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّكَ فَاِلَیْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِیْدٌ عَلٰى مَا یَفْعَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ (یونس پ۱۱ ع ۵)

اور جس دن اللہ تعالیٰ ان کو (اپنے سامنے) اکٹھا کریگا جیسے وہ (دنیا میں) نہیں رہے مگر وہ گھڑی دن[۱۰] وہ آپس میں ایک دوسرے کو پہچان لیں گے[۱۱] جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ سے ملنے کو جھٹلایا[۱۲] وہ نقصان میں پڑ چکے اور راہ نہ پائی اور ہم جو ان (کافروں) سے عذاب کا) وعدہ کرتے ہیں اگر تجھ کو اس میں سے کچھ (دنیا ہی میں) دکھلا دیں[۱۳] یا ہم تجھ کو اٹھا لیں تو بھی یہ (کافر) ہمارے پاس لوٹ کر آنے والے ہیں[۱۴] پھر جو وہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ رہا ہے[۱۵]

۲۶- اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴﴾ (هود پ۱۱ ع ۱)

تم کو اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹ کر جانا ہے اور وہ (سب کچھ) کر سکتا ہے[۱۶]

---

[۱] یعنی قیامت کے دن، [۲] یعنی عابد اور معبود دونوں ایک جگہ رہو، [۳] معبودوں سے مراد بت ہیں یا فرشتے یا شیطان، [۴] دوستی کا تعلق کاٹ دیں گے، [۵] اپنے پوجنے والوں سے، [۶] اللہ تعالیٰ بتوں کو زبان دے گا وہ انکار کریں گے اگرچہ مشرکوں نے دنیا میں ان کو پوجا تھا مگر وہ اس وجہ سے انکار کریں گے کہ ان کو اس کی کچھ خبر نہ تھی، [۷] کیونکہ دنیا میں ہم بے جان تھے پتھر کی طرح ہم کو کیا معلوم، [۸] یا چکھ لے گا یا جان لے گا یا پڑھ لے گا اس کا بدلہ دیکھ یہ معلوم کرلے گا کہ یہ عمل اچھا تھا یا برا، [۹] یعنی مشرک جتنی باتیں دنیا میں جھوٹ موٹ خدا پر لگایا کرتے تھے کہ یہ بت اللہ تعالیٰ کے مقرب ہیں اور یہ ہماری سفارش کریں گے یہ سب باتیں گئی گذری ہو جائیں گی، حدیث میں ہے کہ ان لوگوں کو ان کے معبودوں کی مورتیں دکھلائی جائیں گی تو یہ ان کے پیچھے ہوں گے پھر وہ ان سب کو جہنم میں لے جائیں گے بعد اس کے آپ نے یہ آیت پڑھی، [۱۰] ان کو ایسا معلوم ہوگا، [۱۱] رہے ہوں تو رہے ہوں، [۱۲] یعنی قبروں سے نکلتے وقت یا شروع شروع میں پھر جب حشر کی شدت شروع ہوگی تو کوئی کسی کو نہ پہچانے گا، [۱۳] قیامت کا انکار کیا، [۱۴] یہ ذلیل و خوار ہوں قید اور قتل ہوں تو بھی تیرا مطلب حاصل ہے، [۱۵] تیرا مطلب حاصل ہے، [۱۶] سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ [۱۷] وہاں ہم تجھ کو ان کا عذاب دکھلا دیں گے، [۱۸] استغفار اور توبہ سے منہ پھیرنے والے کو عذاب بھی کر سکتا ہے،

۲۷۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿۱۰۴﴾ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَّسَعِيْدٌ ﴿۱۰۵﴾

(ھود پ۱۲ ع ۹)

ان واقعات میں اس شخص کے لیے عبرت ہے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہے آخرت کا دن وُہ ہے جس دن سب لوگ اکٹھا ہوں گے[۱] وہ دیکھنے کا دن ہوگا[۲]۔ اور ہم جو اس دن میں دیر کر رہے ہیں تو معیّن مدت[۳] پوری کرنے کے لیے جب یہ دن آئے گا تو کوئی شخص بات تک نہ کر سکے گا مگر خدا کے حکم سے اور ان میں کچھ بدبخت ہوں گے[۴] اور کچھ نیک بخت[۵]

۲۸۔ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱۱﴾ (ھود پ۱۲ ع ۱۰)

اور تیرا مالک ان سب لوگوں کو ان کے کاموں کا ضرور پورا پورا بدلہ دے گا وہ ان کے کاموں سے خبردار ہے۔

۲۹۔ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْنَاۤ اَجَزِعْنَاۤ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۲۱﴾

(ابراھیم پ۱۳ ع ۳)

اور (قیامت کے دن) سب لوگ (اپنی قبروں سے نکل کر) اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوں گے تو (دنیا میں) کمزور (غریب) لوگ[۶] وہ بڑے آدمیوں سے کہیں گے[۷] ہم تو تمہارے تابعدار تھے تو کیا خدا کے عذاب سے تم (اس وقت) کچھ ہمارے کام آسکتے ہو وہ کہیں گے اگر اللہ تم کو (دنیا میں) راہ پر لگاتا[۸] تو ہم بھی تم کو (سیدھی) راہ بتاتے[۹]۔ اب خواہ ہم روئیں پیٹیں خواہ صبر کریں دونوں برابر (عذاب سے) ہم چھوٹ نہیں سکتے[۱۰]

۳۰۔ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِی الْاَصْفَادِ ﴿۴۹﴾ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ

جس دن یہ زمین بدل کر دوسری زمین ہوگی اور (ایسا ہی) آسمان[۱۱] اور (سب) لوگ (اپنی قبروں سے نکل کر) اس خدا کے سامنے کھڑے ہوں گے جو اکیلا ہے بہت قہر کرنے والا (کافروں پر) اور تو گنہگاروں کو اس دن زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھے گا ان کے کرتے گندھک (یا ڈامر تارکول) کے ہوں گے

---

[۱] سب وہاں حاضر ہوں گے [۲] ایک میدان میں، [۳] دنوں کی گنتی جو اللہ تعالیٰ کے علم میں مقرر ہو چکی ہے [۴] کافر اور مشرک، [۵] حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روزِ ازل میں یہ لکھ لیا ہے کہ فلاں شخص نیک بخت ہوگا فلاں بدبخت حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ پھر ہم جو عمل کریں تو یہ سمجھ کر کہ جو کچھ ہونا ہے وہ ہو چکا یا یہ سمجھ کر کہ آئندہ ہوگا آپ نے فرمایا یہ سمجھ کر جو کچھ ہونا ہے وہ ہو چکا لکھا جا چکا لیکن ہر ایک آدمی کو ویسے ہی کاموں کی توفیق دی جائے گی جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے یعنی اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو جنتی لکھا ہے تو اس کو نیک کاموں کی توفیق ہوگی اگر دوزخی لکھا ہے تو بُرے کام کرے گا، [۶] مرید اپنے مرشدوں سے کہیں گے، [۷] تم جیسا بتلاتے تھے اس پر ہم چلتے تھے، [۸] ایمان کی توفیق دیتا [۹] پر ہم تو دنیا میں گمراہ تھے اور تم کو بھی ہم نے گمراہ کیا، [۱۰] حدیث میں ہے کہ دوزخی پہلے یہ صلاح کریں گے سب مل کر خوب روؤ پھر پانسو برس تک روئیں گے چلائیں گے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ پھر کہیں گے آؤ صبر کریں تو پانسو برس تک صبر کریں گے تب بھی کچھ فائدہ نہ ہوگا اس وقت یہ کہیں گے کہ ہم روئیں پیٹیں یا صبر کریں عذاب سے کسی طرح چھوٹ نہیں سکتے، [۱۱] حدیث میں ہے اس وقت لوگ تاریکی میں پلصراط کے پاس ہوں گے۔ بعضے کہتے ہیں حشر کی زمین ہی اور ہوگی وہ چاندی کی ہوگی اور آسمان سونے کے ابن مسعودؓ نے کہا چاندی کی طرح سفید زمین ہوگی جس پر کوئی گناہ نہ ہوا ہوگا نہ کوئی ناحق خون کیا گیا ہوگا۔ صحیح حدیث میں ہے کہ یہ زمین ایک روٹی ہو جائے گی جس کو پروردگار خود اپنے ہاتھ سے اٹھائے گا،

النَّارُ ﴿٥٠﴾ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٥١﴾ (ابراھیم پ ۱۳ ع ۷)

اور ان کے منہ آگ سے ڈھکے ہوں گے[1] (یہ سب) اسی لیے کہ اللہ ہر شخص کو اس کے کیے کا بدلہ دے بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے[2]

۳۱- وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ۭ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٥﴾ (الحجر پ ۱۴ ع ۲)

اور بے شک تیرا مالک ان سب کو اکٹھا کرے گا وہ حکمت والا خبردار ہے۔

۳۲- وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿٨٥﴾ (الحجر پ ۱۴ ع ۶)

اور قیامت ضرور آئے گی تو (اے پیغمبر کافروں اور مشرکوں سے) اچھی طرح سے درگذر کر[3]

۳۳- اَتٰٓى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿١﴾ (النحل پ ۱۴ ع ۱)

(اے کافرو) اللہ تعالیٰ کا حکم آن پہنچا[4] تو اس کی جلدی نہ مچاؤ[5] اللہ تعالیٰ کی ذات ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے[6]

۳۴- وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ۭ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿٣٩﴾ (النحل پ ۱۴ ع ۵)

اور ان کافروں نے اللہ کی قسمیں کھائیں زور کی قسمیں جو کوئی مر جائے[7] پھر اللہ (اس کو زندہ کر کے) نہیں اٹھائے گا (کہہ دے) کیوں نہیں ضرور اللہ تعالیٰ اٹھائے گا سچا وعدہ ہے اس[8] پر لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے[9] (اللہ تعالیٰ ان کو پھر زندہ کر کے) اسی لیے (اٹھائے گا) کہ جن باتوں میں وہ (دنیا میں) اختلاف کرتے رہے ان پر کھول دے[10] اور اسی لیے کہ کافر یہ جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے[11]

۳۵- وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٧٧﴾ (النحل پ ۱۴ ع ۱۱)

اور قیامت کا قائم ہونا (اللہ تعالیٰ کے نزدیک) ایسا ہے جیسے آنکھ جھپکنا یا اس سے بھی کم بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے۔

۳۶- وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ﴿٨٤﴾ (النحل پ ۱۴ ع ۱۲)

اور (وہ دن یاد کر) جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اٹھائیں گے[12]

---

[1] قطران وہ کالا روغن جو خارشی اونٹوں پر لگایا جاتا ہے وہ کھال کو جلا دیتا ہے اور کھجلی کھو دیتا ہے اس میں آگ خوب لگتی ہے بدبودار بعضوں نے کہا تانبا پگھلا ہوا حدیث میں ہے کہ جو عورت مردوں پر نوحہ کرتی ہے وہ اگر توبہ کرے اور مر جائے تو قیامت کے دن قطران کا کرتہ اس کو پہنایا جائے گا، [2] تمام مخلوقات کا حساب چھ گھنٹے میں دے گا جیسے اوپر گذر چکا، [3] مطلب یہ ہے کہ قیامت برحق ہے ان کافروں اور مشرکوں سے ان کی شرارتوں کا بدلہ اللہ تعالیٰ ضرور دے گا تو ان کی شرارتوں کا بدلہ لینے کی فکر نہ کر معاف کر دے مجاہدؒ نے کہا یہ آیت جہاد فرض ہونے سے پہلے اتری، عکرمہ نے کہا یہ منسوخ ہے جہاد کی آیت سے، [4] قریب آ گیا یعنی قیامت کا دن بعضوں نے کہا مشرکوں کا قتل ہونا، [5] جیسے نضر بن حارث ایک کافر جلدی مچاتا تھا کہنے لگا یا اللہ اگر محمدؐ کا دین سچا ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسیں، [6] کافر جو سمجھتے ہیں کہ یہ بت اللہ تعالیٰ کے شریک ہیں اور اللہ کے عذاب سے ان کی سفارش کر کے بچا لیں گے محض غلط اور جھوٹ ہے، [7] جس کا پورا کرنا اس کو ضرور ہے، [8] وہ خدا کی قدرت میں غور نہیں کرتے اپنی کم عقلی سے خدا کے کاموں کو اپنے کاموں پر قیاس کرتے ہیں اور گل سڑ جانے کے بعد پھر زندہ ہونا مشکل سمجھتے ہیں، [9] حق کیا ہے وہ ظاہر ہو جاتے، [10] جو کہتے تھے مرنے کے بعد پھر کہاں اٹھنا ہے بہشت اور دوزخ کی حقیقت کچھ نہیں ہے مرے بعد پھر جلا کر اٹھانا ہم کو کیا مشکل ہے [11] ان کا پیغمبر خدا کے سامنے کھڑا ہوگا اور گواہی دے گا۔

٣٧۔ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا (٨٩)
(النحل پ ١٤ ع ١٢)

اور (وہ دن یاد کر) جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اٹھائیں گے۔

٣٨۔ يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ (١١١)
(النحل پ ١٤ ع ١٥)

جس دن ہر شخص اپنی ذات کے لیے بحث کرے گا اور اپنا بچاؤ کرنے کیلیے کوشش کرے گا اور جو کام اس نے کیا ہے اس کا پورا بدلہ اس کو مل جائے گا اور لوگوں پر ظلم نہ ہوگا [1]

٣٩۔ يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِهِ وَتَظُنُّونَ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا (٥٢)
(بنی اسرائیل پ ١٥ ع ٥)

جس دن وہ (خدا) تم کو (قبروں سے) بلائے گا تم اس کی تعریف کرتے ہوئے چلے آؤ گے اور خیال کرو گے کہ ہم [3] تھوڑی ہی دیر ٹھہرے [2]۔

٤٠۔ يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ۖ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا (٧١) وَمَن كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا (٧٢)
(بنی اسرائیل پ ١٥ ع ٨)

جس دن ہم سب لوگوں کو ان کے سردار سمیت (یا کتاب سمیت) بلائیں گے [4] پھر جن کو ان کی کتاب داہنے ہاتھ میں دی جائے گی وہ (خوشی سے) اس کو پڑھنے لگیں گے [5] اور گٹھلی کے برابر بھی ان پر ظلم نہ ہوگا اور جو اس دنیا میں اندھا رہا وہ آخرت [7] میں اور زیادہ اندھا اور راہ سے دور بھٹکا ہوا ہوگا وہاں نجات کا رستہ نہ ملے گا۔

٤١۔ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ عُمْيًا وَبُكْمًا وَصُمًّا ۖ مَّأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيرًا (٩٧)
(بنی اسرائیل پ ١٥ ع ١١)

اور ہم قیامت کے دن ان کو منہ کے بل اندھے اور گونگے اور بہرے اٹھائیں گے [8] (آخر) ان کا ٹھکانا دوزخ ہے ہر بار جب تھمے گی (ذرا شعلہ کم ہوگا) تو ہم اور زیادہ ان پر بھڑکا دیں گے۔

٤٢۔ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا (٤٧) وَعُرِضُوا عَلَىٰ رَبِّكَ صَفًّا لَّقَدْ جِئْتُمُونَا كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ بَلْ زَعَمْتُمْ

اور (اے پیغمبر وہ دن یاد کر) جس دن ہم پہاڑوں کو سرکا دیں گے [9] اور زمین کو دیکھے گا کھلا میدان [10] اور (سب) لوگوں کو ہم اکٹھا کریں گے تو ان میں سے کسی کو چھوڑ نہ دیں گے اور سب لوگ صفیں باندھ کر [11] تیرے مالک کے سامنے لائے جائیں گے (ہم [12] ان سے کہیں گے) تم تو ہمارے پاس اسی

---

۱ کسی کی نیکی ضائع نہ ہوگی، ۲ دنیا میں یا پہلی صور سے دوسرے صور تک، ۳ کہتے ہیں قبر سے اٹھتے وقت کافر بھی اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے لگیں گے اور کہیں گے سبحانک وبحمدک بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جس دن وہ تم کو بلائے گا تم اس کا حکم مانو گے اور سب تعریف اللہ تعالیٰ ہی کو سزاوار ہے، ۴ مثلاً بول پکارا جائے گا اے محمدؐ کی امت اے موسیٰؑ کی امت اے عیسیٰؑ کی امت یا اے توراۃ والو اے انجیل والو اے قرآن والو حضرت علیؓ نے کہا امام سے ان کے زمانے کا امام مراد ہے جس کے حکم پر وہ چلتے تھے، ۵ اپنی نیکیاں لکھی دیکھ کر خوش ہوں گے، ۶ اس نے ہدایت کا رستہ اختیار نہیں کیا، ۷ بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی دنیا میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں سے جو آنکھ سے دکھائی دیتی ہیں غافل رہے اور ان میں غور نہ کرے وہ آخرت سے اور زیادہ غافل ہوگا کیونکہ آخرت آنکھ سے دکھائی نہیں دیتی، ۸ یعنی منہ کے بل جیسے دنیا میں پاؤں کے بل چلتے ہیں صحیح حدیث میں اس کی صراحت ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ہے ۹ اپنی جگہ سے نکل کر اڑتے پھریں گے، ۱۰ نہ اس میں اونچا نیچا ہوگا نہ پہاڑ نہ ٹیلا، ۱۱ یا سب لوگوں کی ایک صف ہو کر، ۱۲ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک بلند آواز سے جو ہولناک نہ ہوگی یوں پکارے گا اے میرے بندے میرے سوا کوئی سچا خدا نہیں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا اور سب حاکموں کا حاکم (بقیہ اگلے صفحہ پر)

أَلَّن نَّجْعَلَ لَكُم مَّوْعِدًا ﴿٤٨﴾ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَّلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصٰهَا ۚ وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا ﴿٤٩﴾ (الكهف پ ۱۵ ع ۶)

طرح (ننگے کھلے) آئے جسطرح ہم نے تم کو پہلی بار (دنیا میں) پیدا کیا تھا بلکہ تم تو یہ سمجھتے تھے کہ ہم تمہارے لیئے کوئی وقت بھی نہیں ٹھہرائیں گے اور لوگوں کے اعمالنامے (ان کے ہاتھوں میں) رکھ دیئے جائیں گے تو دیکھے گا گنہگار لوگ ان کو دیکھ کر کیسا ڈریں گے اور کہیں گے ہائے ہماری کم بختی یہ کیسا اعمالنامہ ہے کہ کوئی عمل چھوٹا یا بڑا ایسا نہیں جو اس میں نہ لکھا ہو اور جو جو کام انہوں نے (دنیا میں) کیے تھے وہ سامنے آجائیں گے اور تیرا مالک کسی پر ظلم نہیں کرنے کا۔

۴۳-وَيَوْمَ يَقُولُ نَادُوا شُرَكَاءِيَ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُم مَّوْبِقًا ﴿٥٢﴾ وَرَاَى الْمُجْرِمُونَ النَّارَ فَظَنُّوا أَنَّهُم مُّوَاقِعُوهَا وَلَمْ يَجِدُوا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿٥٣﴾ (الكهف پ ۱۵ ع ۷)

اور (وہ دن بھی یاد کر) جب اللہ تعالیٰ (کافروں سے) فرمائیگا تم جنکو میرا شریک سمجھا کرتے تھے ان کو پکارو تا (وہ تمہاری کچھ مدد کریں) پھر وہ ان کو پکاریں گے وہ جواب ہی نہ دیں گے (مدد کرنا کجا) اور ہم ان کے بیچ میں ایک ہلاکت کی آڑ کر دیں گے اور گنہگار لوگ (چالیس برس کی راہ سے) دوزخ کو دیکھیں گے اور ان کو اس میں جانے کا یقین ہو جائے گا اور دوزخ سے بچاؤ کی کوئی آڑ نہ پائیں گے۔

۴۴-فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِينَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾ ثُمَّ لَنَنزِعَنَّ مِن كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ (مريم پ ۱۶ ع ۵)

تو قسم تیرے مالک کی ہم ان آدمیوں کو (جو قیامت کے منکر ہیں) اور شیطانوں کو (جنہوں نے ان آدمیوں کو بہکایا) اکٹھا کریں گے پھر جہنم کے گرد گھٹنوں پر گرے ہوئے ان کو حاضر کریں گے پھر ہر جماعت میں سے ہم اس کو الگ کر لیں گے جو خدا کے مقابلہ پر بہت دلیر تھا پھر ہم ان لوگوں کو خوب جانتے ہیں جو دوزخ میں زیادہ جلنے کے لائق ہیں۔

۴۵-وَيَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾

(اے پیغمبرؐ وہ دن یاد کر) جس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمٰن کے پاس (یعنی اپنے

(بقیہ صفحہ سابقہ) اور سب سے زیادہ جلد حساب لینے والا ہوں اے میرے بندو آج تم کو ڈر نہیں نہ رنج کرو ملکہ اپنی اپنی دلیل پیش کرو اور اپنا جواب آسانی کے ساتھ دو کیونکہ آج تم سے پرسش ہوگی تمہارا حساب ہوگا اے میرے فرشتو میرے بندوں کو پاؤں کی انگلیوں پر حساب کے لیے کھڑا کر دو اس حدیث کو حافظ ابن مندہ نے کتاب التوحید میں معاذ بن جبل سے نکالا۔ (حواشی صفحہ ہذا) ۱ف یعنی تمہاری جزا اور سزا کے لیے، ۲ف یہ خطاب ان لوگوں سے ہوگا جو قیامت کے منکر تھے، ۳ف اعمالنامے میں یا ان کی جزا و سزا سامنے دیکھ لیں گے، ۴ف کہ بے قصور کسی کو سزا دے اور اگر وہ ایسا بھی کرے تب بھی ظلم نہیں ہے کیونکہ سب بندے اس کی ملک ہیں وہ جو چاہے کرے اس سے کوئی پوچھنے والا نہیں۔ حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن تین بار لوگ سامنے لائے جائیں گے دو بار تو بحث ہوگی اور عذرات پیش ہوں گے اور تیسری بار میں کتابیں ہاتھوں میں آن پڑیں گی کسی کے داہنے ہاتھ میں کسی کے بائیں ہاتھ میں، ۵ف ان کے نام کی دوہائی دیں گے ۶ف یعنی ان کافروں کے اور ان کے معبودوں کے بیچ میں، ۷ف کہ ان کافروں کو ان تک پہنچنا یا ان کا ان کافروں تک آنا بالکل ناممکن ہوگا۔ کہتے ہیں ایک گہری خندق خون اور پیپ سے بھری ہوئی حائل ہوگی اس میں آگ بھری ہوگی اور کناروں پر خچر کے برابر سانپ بھر رہے ہوں گے، ۸ف ہر چاروں طرف سے دوزخ کی آگ ان کو گھیر لے گی، ۹ف یا جہنم کے گرد ان کی جماعتیں کر کے حاضر کریں گے ۱۰ف کافروں کے ہر ایک گروہ ہر ایک مذہب والوں سے، ۱۱ف یعنی ہر گروہ میں سے ان کے سردار اور پیشوا جنہوں نے ان کو کفر اور شرک میں پھنسایا اور دنیا میں خدا سے اکڑتے پھرتے تھے نکال کر الگ کھڑے کیے جائیں گے جب ایسے لوگ سب اکٹھا ہو لیں گے تو پہلے انہی کو دوزخ میں جھونکیں گے اس کے بعد اور غریبوں کو جو ان کے تابعدار تھے ۱۲ف یا جو دوزخ میں پہلے جانے کے سزاوار ہیں،

وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾

(مریم پ۱۶ ع ۶)

۴۶- وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا ﴿٩٥﴾

(مریم پ۱۶ ع ۶)

۴۷- إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا لِتُجْزَىٰ كُلُّ
نَفْسٍ بِمَا تَسْعَىٰ ﴿١٥﴾ (طٰہٰ پ۱۶ ع ۱)

۴۸- مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا
نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ ﴿٥٥﴾ (طٰہٰ پ۱۶ ع ۳)

۴۹- يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ
يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿١٠٢﴾ يَتَخَافَتُونَ بَيْنَهُمْ إِنْ
لَبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ
إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا
يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ
يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ﴿١٠٥﴾ فَيَذَرُهَا قَاعًا
صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾ لَا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ﴿١٠٧﴾
يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ ۖ وَ
خَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا
هَمْسًا ﴿١٠٨﴾

(طٰہٰ پ۱۶ ع ۵ و ۶)

پاس) مہمانوں کی طرح اکٹھا کریں گے اور گنہگاروں کو پیاسا دوزخ کی طرف ہانک دیں گے [۱]

اور سب کے سب اس کے سامنے قیامت کے دن اکیلے حاضر ہوں گے [۲]

بیشک قیامت (ایک دن ضرور) آنے والی ہے میں اس کو چھپایا چاہتا ہوں (یعنی اس کے وقت کو) اسلیے ہر شخص کو اس کے کام کا بدلہ ملے [۳]

ہم نے تم کو اسی (زمین) سے پیدا کیا [۴] اور اسی میں (مرنے کے بعد) پھر لے جائیں گے [۵] اور اسی سے تم کو دوسری بار (قیامت کے دن) نکالیں گے [۶]

جس دن صور پھونکا جائیگا اور گنہگاروں (مشرکوں اور کافروں) کو ہم اس دن اکٹھا کریں گے ان کی آنکھیں نیلی (یا اندھی) ہوں گی (اور منہ کالے) آپس میں چپکے چپکے باتیں کریں گے تم (دنیا میں یا قبر میں) کچھ نہیں رہے مگر دس دن (رہے ہو مسافر کے تو رہے ہو) ہم خوب جانتے ہیں وہ اس دن باتیں کریں گے جب ان میں ٹھیک جانچنے والا [۸] کہے گا نہیں (دس دن کہاں رہے بہت دیر رہے ہو گے) تو ایک دن رہے ہو گے بس اور کافر تجھ سے پوچھتے ہیں (قیامت کے دن) پہاڑ کیا ہوں گے کہہ دے پہاڑوں کو میرا مالک ریزہ ریزہ کر کے بکھیر کر اڑا دیگا پھر زمین کو چٹیل میدان چھوڑ دیگا (صاف ہموار) نہ تو اس میں نیچا دیکھے گا نہ اونچا [۹] اس دن وہ بلانے والے کے پیچھے ہو لیں گے کوئی اور طرف نہیں مڑے گا [۱۰] اور (ڈر کے مارے) رحمٰن کے سامنے آوازیں بیٹھ جائیں گی گھسر پھسر کے سوا اور کچھ تو نہ سنے گا۔

---

[۱] جیسے جانور ہانک دیے جاتے ہیں، [۲] نہ سامان ہوگا نہ لشکر نہ مال نہ دولت نہ اولاد، [۳] اگر قیامت کا وقت معلوم ہوتا تو ہر شخص اطمینان کے ساتھ گناہ کرتا یہ سمجھ کر کہ ابھی قیامت میں بہت دیر ہے توبہ کر لیں گے اللہ تعالےٰ نے اس کو بالکل پوشیدہ رکھا یہاں تک کہ پیغمبروں کو بھی نہیں بتایا، [۴] آدم علیہ السلام کا پتلا مٹی سے بنایا گیا، [۵] اگر آدمی جل جاتے یا ڈوب جاتے جب بھی اس کے اجزا مٹی میں شریک ہو جاتے ہیں، [۶] حدیث میں ہے کہ حضرت ام کلثومؓ کو جب قبر میں رکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ مٹی دیتے وقت اس آیت کا پڑھنا مستحب ہے، [۷] عقلمند اور ہوشیار شخص، [۸] دنیا کو اگر آخرت سے ملایا جاتے تو آدمی کی زندگی آخرت کے ایک دن سے بھی کم ہے آخرت کا ایک دن ہزار برس کا ہوتا ہے اور آدمی بہت جیا تو سو برس، [۹] نہ نشیب نہ فراز کیونکہ پہاڑ اور ندی نالہ کوئی باقی نہ رہے گا، [۱۰] جبرائیلؑ یا اسرافیلؑ یا اور کوئی فرشتے، [۱۱] بلکہ اس کے بلانے پر سیدھے اس کے پیچھے چلے جائیں گے ادھر ادھر نہ مڑیں گے ابو صالح نے کہا اسرافیل علیہ السلام صور اپنے منہ میں رکھیں گے اور بیت المقدس کے صخرے پر کھڑے ہوں گے اور آواز دیں گے اے گلی ہڈیو اور پرانی کھالو اور گوشت کے ٹکڑو اور کٹے ہوئے جوڑو اللہ تعالےٰ کے سامنے حاضر ہو فیصلے کے لیے اکٹھے ہو یہ سن کر ہر طرف سے لوگ دوڑ پڑیں گے اور کسی طرف نہ مڑیں گے، [۱۲] یا گنگناہٹ یا پاؤں کی آہٹ

۵۰۔ وَنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿۱۲۵﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ ﴿۱۲۶﴾ (طٰہٰ پ۱۶ ع ۷)

اور قیامت کے دن ہم اس کو اندھا اٹھائیں گے[1] وہ کہے گا مالک تو نے مجھ کو اندھا کیوں اٹھایا اور میں تو دنیا میں دیکھتا بھالتا تھا اللہ تعالےٰ فرماوے گا تو نے ایسا ہی کیا ہماری آیتیں تیرے پاس آئیں تو نے ان کا خیال نہ کیا۔

۵۱۔ اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۱﴾ (الانبیاء پ۱۷ ع ۱)

لوگوں کے حساب کا وقت آن پہنچا (قیامت کا دن) اور وہ غفلت میں ٹال رہے ہیں[2]

۵۲۔ بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۴۰﴾ (الانبیاء پ۱۷ ع ۳)

وہ آگ (یا قیامت) ان پر ایک دم سے آموجود ہوگی (اکھ کر تھوڑی کے گی) پھر ان کو ہکا بکا کر دے گی نہ اس کو ہٹا سکیں گے نہ مہلت ملے گی۔

۵۳۔ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ۭ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ۭ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴿۴۷﴾ (الانبیاء پ۱۷ ع ۴)

اور قیامت کے دن ہم ٹھیک ترازو رکھیں گے پھر کسی شخص پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا اور جو رائی کے دانے کے برابر (کسی کا عمل) ہوگا تو ہم اس کو بھی (تولنے کے لیے) حاضر کریں گے اور ہم حساب کرنے کے لیے بس ہیں[3]

۵۴۔ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۹۷﴾ (الانبیاء پ۱۷ ع ۷)

اور سچا وعدہ نزدیک آلگے (یعنی قیامت) اس وقت ایک ہی ایکا کافروں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی (وہ کہیں گے) ہائے ہماری خرابی ہم (تو دنیا میں) اس (دن) سے غافل ہی رہے بلکہ (سراسر) قصور وار رہے۔[4]

۵۵۔ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاۗءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۭ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ۭ وَعْدًا عَلَيْنَا ۭ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ (الانبیاء پ۱۷ ع ۷)

جس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جیسے خطوں کا طومار (طومار) لپیٹا جاتا ہے جس طرح ہم نے شروع سے (پہلی بار) پیدا کیا اسی طرح (ترتیب کرکے) دوبارہ پیدا کریں گے۔ یہ ہم نے وعدہ کر لیا ہے ضرور ایسا کریں گے[5]

---

[1] یا اس کو دوزخ کے سوا کچھ نہ دکھائی دے گا یا اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی بعضوں نے کہا تنگ زندگی سے قبر کا عذاب مراد ہے جیسے ایک حدیث میں ہے حاکم نے اس کو صحیح کہا ایک حدیث میں ہے کہ تنگ زندگی یہ ہے کہ قبر میں اس پر ننانوے سانپ مسلط ہوں گے جو قیامت تک اس کو کاٹتے رہیں گے، [2] خبر تک نہ لی قرآن و حدیث کو چھوڑ دیا کبھی نہیں دیکھا جھوٹے قصوں اور دنیا کے جھگڑوں میں اپنی عمر گنوائی، [3] اس دن کی تیاری نہیں کرتے لوگوں سے مراد مشرک ہیں بعضوں نے کہا مکہ کے کافر، [4] ہم کو کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہے حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے کئی غلام ہیں جو میری چوری اور نافرمانی کرتے ہیں میں ان کو گالیاں دیتا ہوں مارتا ہوں پھر میرا کیا حال ہونا ہے آپ نے فرمایا اگر تیری سزا ان کے قصور سے کم ہے تو تجھ کو اجر ملے گا اور جو قصور کے برابر ہے تو تجھ کو اجر نہ ملے گا نہ عذاب اور جو قصور سے زیادہ ہے تو قیامت کے دن زیادہ کا بدلہ تجھ سے لیا جائیگا یہ سن کر وہ شخص چلا کر رونے لگا آپ نے فرمایا کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ اخیر آیت تک وہ بولا یا رسول اللہ اب میرے اور ان کے لیے یہی بہتر ہے کہ جدا ہو جائیں میں آپ کو گواہ کرتا ہوں وہ آزاد ہیں، [5] کیونکہ پیغمبروں نے ہم کو اس دن سے ڈرایا مگر ہم نے کچھ نہ سنا ہے کیونکہ ہمارا وعدہ خلاف نہیں ہو سکتا،

۵۶۔ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيدٌ ﴿۲﴾ (الحج پ ۱۷ ع ۱)

جس دن تم اس کو دیکھو گے سراتار دودھ پلانے والی اپنے بچے کو جس کو وہ دودھ پلاتی ہے بھول جائے گی[۱] اور ہر پیٹ والی کا پیٹ گر جائے گا[۲]۔ اور لوگ ایسے دکھائی دیں گے جیسے (نشہ میں) متوالے اور وہ (حقیقت میں متوالے) نہ ہوں گے بلکہ خدا کا عذاب سخت ہے[۳]

۵۷۔ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۚ وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَآءُ إِلٰٓى أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوٓا أَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ إِلٰٓى أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۚ وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَآ أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيجٍ ﴿۵﴾ (الحج پ ۱۷ ع ۱)

لوگو اگر تم کو (مرنے کے بعد) جی اٹھنے میں شک ہو تو (اس میں کیوں غور نہیں کرتے) ہم نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر (اس کی نسل کو) نطفے سے پھر خون کی پھٹکی سے پھر پورے یا ادھورے بچے[۴] (گوشت کی بوٹی سے) تاکہ ہم (اپنی قدرت) دکھائیں[۵] اور جس (حمل) کو ہم چاہتے ہیں ایک مقررہ مدت تک پیٹ میں رکھتے ہیں[۶] پھر تم کو بچہ بنا کر (ماں کے پیٹ سے) نکالتے ہیں پھر تم کو پالتے ہیں) اس لیے کہ جوانی تک پہنچو، اور تم میں سے کوئی (پوری عمر ہونے سے پہلے مر جاتا ہے اور کوئی بڑی نکمی عمر تک پہنچ جاتا ہے کہ (سب کچھ) جاننے (اور سمجھنے) کے بعد پھر (بچہ بن جائے اور) کچھ نہ جانے[۷]۔ اور (دیکھنے والے) تو دیکھتا ہے زمین سوکھ گئی اس پر سبزہ کا نام نہیں پھر جب ہم اس پر پانی برسا دیتے ہیں تو وہ سبزے سے) لہلہانے اور ابھرنے لگتی ہے اور ہر قسم کی رونق دار چیزیں اگاتی ہے[۸]

۵۸۔ وَّأَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا ۙ وَأَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿۷﴾ (الحج پ ۱۷ ع ۱)

اور قیامت ضرور آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اور جو لوگ قبروں میں ہیں ان کو اللہ تعالیٰ ضرور جلا اٹھائے گا۔

[۱] یا دودھ پلانا بھول جائے گی اتنا ہول ہوگا، [۲] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ وقت مراد ہے کہ جب قیامت سے پیشتر زلزلہ آئے گا کیونکہ قیامت کے دن دودھ پلانا اور جننا کہاں ہوگا، [۳] اس کے ہول سے متوالوں کی طرح بدحواس ہوں گے، [۴] پہلے نطفہ ماں کے رحم میں قرار پاتا ہے پھر چند روز میں وہ خون کی پھٹکی بن جاتا ہے پھر گوشت کا مچہ ہو جاتا ہے پورا (یعنی سب اعضا سالم) اس سے نہیں یا ادھورا جس میں کوئی عضو کم ہو یا معیوب ہو بعضوں نے کہا پورا وہ جس میں اعضا بن گئے ہوں اور ادھورا وہ جس میں نہ بنے ہوں صحیح حدیث میں ہے کہ ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفہ رہتا ہے پھر اتنے ہی دنوں میں خون کی پھٹکی بن جاتی ہے پھر اتنے ہی دنوں میں گوشت کا مچہ ہو جاتا ہے پھر اللہ ایک فرشتہ بھیجتا ہے وہ اس میں روح پھونکتا ہے اور چار باتیں خدا کے حکم سے لکھتا ہے اس کا رزق عمر عمل نیکی یا بدبختی، [۵] جو ایسے ایسے عجیب کام کرتا ہے اس کو دوبارہ جلا اٹھانا کیا مشکل ہے، [۶] نو ماہ یا اس سے بھی زیادہ، [۷] جب آدمی بہت بوڑھا ہو جاتا ہے یعنی اسّی یا سو کے بعد تو حواس بے کار ہو جاتے ہیں دماغ میں بھی فتور آ جاتا ہے اکثر لوگ اس عمر میں پھر بچوں کی طرح باتیں کرنے لگتے ہیں عکرمہ نے کہا جو لوگ قرآن پڑھتے ہیں وہ اس بلا سے محفوظ رہتے ہیں، [۸] اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حشر کی دو عمدہ دلیلیں بیان کی ہیں ایک خود آدمی کا مختلف طریقوں میں بدلتے رہنا پہلے نطفہ پھر گوشت پھر بچہ پھر جوان پھر بوڑھا پھر بچہ ہو جانا دوسرے مری ہوئی خشک زمین کا پانی اترتے ہی زندہ ہو کر پھولنا سبز ہونا جو پروردگار یہ کام کرتا ہے اس کے نزدیک آدمی کو دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے اگر ذرہ ہی آدمی غور کرے اور انصاف سے نظر ڈالے تو اس کو صاف کھل جائے گا کہ حق تعالیٰ کی قدرت اور حکمت لا انتہا ہے اور اس کے سامنے کوئی مشکل نہیں۔

۵۹- إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَ
الصَّابِئِينَ وَالنَّصَارَىٰ وَالْمَجُوسَ وَالَّذِينَ
أَشْرَكُوا إِنَّ اللَّهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿۱۷﴾ (الحج پ۱۷ ع ۲)

جو لوگ ایمان لائے (اسلام قبول کیا) اور جو یہودی ہیں اور صابی[1] اور نصاریٰ اور مجوس (پارسی آتش پرست) اور مشرک (ہندو بدھ وغیرہ) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان (سب کا) فیصلہ کرے گا[2] ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے[3]

۶۰- الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ﴿۵۶﴾
(الحج پ۱۷ ع ۷)

اس دن اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہت ہوگی وہ ان کے آپس (جھگڑوں) میں فیصلہ کر دے گا۔

۶۱- اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ
تَخْتَلِفُونَ ﴿۶۹﴾ (الحج پ۱۷ ع ۹)

جن باتوں میں تم اختلاف کر رہے ہو ان کا فیصلہ اللہ تو قیامت کے دن تم میں کر دے گا[4]

۶۲- ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ ﴿۱۶﴾
(المومنون پ۱۸ ع ۱)

پھر قیامت کے دن تم بے شک اٹھائے جاؤ گے[5]

۶۳- وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿۱۰۰﴾

اور ان کے مرنے پیچھے ایک پردہ ہے[6] جس دن تک دوبارہ زندہ ہوں گے (اور وہیں رہیں گے)

۶۴- فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ
يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ ﴿۱۰۱﴾ (المومنون پ۱۸ ع ۶)

پھر جب (اخیر کا) صور پھونکا جاوے گا نہ رشتہ ناطہ اس دن ان میں ہوگا اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھیں گے[7]

۶۵- يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَ
أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۲۴﴾ يَوْمَئِذٍ
يُوَفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ
هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ﴿۲۵﴾ (النور پ۱۸ ع ۳)

جس دن ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں خود ان کے خلاف ان کے اعمال کی گواہی دیں گے[8] اس دن اللہ ان کو پورا واجبی بدلہ (ان کے اعمال کا) دے گا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی سچا کھولنے والا ہے[9]

۶۶- وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ
اللَّهِ فَيَقُولُ أَأَنْتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي

اور جس دن اللہ تعالیٰ کافروں کو اور ان کے معبودوں کو جن کو وہ خدا کے سوا پوجتے تھے (اپنے سامنے) اکٹھا کرے گا پھر (ان معبودوں

---

[1] ستارہ پرست ان کا بیان سورۂ بقرہ میں گذر چکا ہے، [2] ہر ایک کو اس کے اعمال کا بدلہ ملے گا، [3] سب کو دیکھ رہا ہے ہر ایک کے اعمال سے واقف ہے [4] وہاں معلوم ہو جائے گا کہ حق بات کیا تھی بعضے کہتے ہیں یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے، [5] اپنی اپنی قبروں سے زندہ ہو کر نکلو گے، [6] عالم برزخ ایک عالم ہے دنیا اور آخرت کے بیچ میں آدمی مرنے کے بعد حشر تک وہیں رہے گا اچھے لوگ وہاں آرام سے بسر کریں گے اور بُروں پر عذاب ہوگا، [7] یعنی دوست دوست کو نہ پوچھیگا نہ ناطے والا اپنے رشتہ دار کو سورہ یونس میں گذر چکا ہے کہ جب حشر ہوگا تو ایک دوسرے کو پہچانیں گے اور ایک آیت میں ہے ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے سوال جواب کریں گے یہ آیت ان کے مخالف نہیں کیونکہ مختلف موقعوں کا ذکر ہے پہلے جب آخری صور پھونکا جائے گا تو قبروں سے اٹھیں گے اور ایک دوسرے کو پہچانیں گے لیکن جب حشر کی شدت شروع ہوگی تو نفسی نفسی کا معاملہ ہوگا کوئی کسی کو نہ پوچھے گا۔
[8] بڑی نیکی لا الٰہ الا اللہ ہے یہ ایک کلمہ ساری بُرائیوں سے بھاری اترے گا تو بُرائیاں انہی کی بھاری ہوں گی جو کفر اور شرک میں گرفتار تھے، [9] کہ وہ دنیا میں یہ یہ بُرے کام کیا کرتے تھے حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن کافر اپنے بُرے کاموں سے مکر جائے گا اور جھگڑا کرے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا خاموش رہ پھر اس کی زبان اور ہاتھ اور پاؤں گواہی دیں گے تب وہ دوزخ میں بھیج دیا جائے گا، [10] یعنی تمام چیزوں کو پیدا کرنے والا یا سچ کو سچ کر دکھانے والا یا اس کا انصاف کھلا ہوا ہے۔

هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ﴿١٧﴾ قَالُوْا
سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ
مِنْ دُوْنِكَ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَ
اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا
قَوْمًا بُوْرًا ﴿١٨﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ
فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ
يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿١٩﴾

(الفرقان پ ۱۸ ع ۳)

سے) فرمائے گا کیا تم نے میرے ان بندوں کو بہکایا وہ (آپ ہی آپ) بہک گئے[1] وہ عرض کریں گے سبحان اللہ بھلا ہم سے یہ ہوسکتا تھا کہ ہم تیرے سوا اور کسی کو (اپنا) مالک بناتے ہوں[2] یہ کہ تو نے ان لوگوں اور ان کے باپ دادوں کو دنیا میں آسودہ رکھا (عیش میں پڑ گئے) یہاں تک کہ تیرا فرمان (جو تو نے پیغمبروں پر اتارا تھا) بھول گئے اور یہ تو کھپنے والے لوگ تھے[3] ہی یہ تو جو تم کہتے تھے[4] اس کو جھٹلا چکے[5] اب نہ تم (عذاب کو اپنے اوپر سے) ٹال سکتے ہو اور نہ تم کو مدد مل سکتی ہے اور جو کوئی تم میں سے شرک کرے گا اس کو ہم بڑا عذاب چکھائیں گے۔

٦٦- يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ
لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿٢٢﴾
وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ
هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿٢٣﴾ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ
خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿٢٤﴾ وَيَوْمَ
تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ
تَنْزِيْلًا ﴿٢٥﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ۭ
وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿٢٦﴾ وَيَوْمَ
يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي
اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿٢٧﴾ يٰوَيْلَتٰى

جس دن یہ فرشتوں کو دیکھیں گے اس دن ان گنہگاروں کو کچھ خوشی نہ ہوگی[6] اور فرشتے یہ کہیں گے (اب تم پر بہشت یا خوشی یا راحت یا رحمت) حرام ہے بالکل حرام[7] اور انہوں نے (دنیا میں) جو (نیک) کام کیے تھے ان پر ہم متوجہ ہوں گے اور ان کو اڑتی خاک کی طرح کر دیں گے بہشت والے تو اس دن اچھے ٹھکانے اور اچھے آرام کی جگہ میں ہوں گے[8] اور جس دن آسمان پھٹ کر ایک ابر نمود ہوگا اور فرشتے (اس ابر میں) جوق جوق اتارے جائیں گے[9] اس دن خدا ہی کا سچا راج ہوگا اور وہ دن کافروں پر سخت ہوگا[10] اور جس دن گنہگار (مارے افسوس کے) اپنے ہاتھ کاٹ کھائے گا کہے گا کاش میں بھی (دنیا میں) پیغمبر کے ساتھ (اسلام کا) رستہ لیتا (یا کوئی نجات کی راہ حاصل کر لیتا)[11] ہائے میری کم بختی

[1] اس آیت میں معبودوں سے وہ معبود مراد ہیں جو عقل رکھتے ہیں جیسے حضرت عیسیٰؑ یا عزیرؑ دوسرے آدمی اور جن اور فرشتے ہندوؤں کے اوتار۔ [2] اس کا پوجا کرتے جب ہم خود توحید پر قائم تھے تو دوسروں کو شرک کی تعلیم کیونکر کر سکتے تھے[3] ان کی قسمت میں تباہی لکھی جا چکی تھی ویسا ہی ہوا۔ [4] اس وقت کافروں سے فرمائے گا۔ [5] تم جو دنیا میں بکتے تھے کہ یہ خدا کے شریک ہیں وہ جھوٹ نکلا خود انہی زبان سے انہوں نے کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو ہم نہیں پوجتے تھے۔ [6] وہ دن موت کا ہے یا قیامت کا ان دونوں دنوں میں فرشتے ان کی تباہی اور ہلاکت کی خبریں دیں گے خوشی کا ہے کی رنج کے مارے برا حال ہوگا۔ [7] شاہ عبدالقادر صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے اور کہیں گے کہیں روکی جائے کوئی اوٹ شاہ رفیع الدین صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے اور کہیں گے بند کیے جاؤ بند کیے جانا حسن اور قتادہ نے کہا حجراً محجوراً عرب کے محاورے میں اس وقت کہتے ہیں جب کوئی سخت آفت آن پڑتی ہے۔ مترجم کہتا ہے ہمارے ملک میں یوں کہتے ہیں یا اللہ بچا یا توبہ اللہ بچا یا توبہ۔ [8] ابن مسعودؓ نے کہا ابھی دوپہر نہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ حساب سے فارغ ہو جائے گا اور بہشتی لوگ بہشت میں جا کر ٹھہریں گے اور دوپہر کو آرام کریں گے۔ [9] ابن عباسؓ نے کہا اللہ تعالیٰ حشر کے دن سب جن اور آدمیوں اور جانوروں، درند اور پرند اور چرند کو ایک میدان میں اکٹھا کرے گا پھر پہلا آسمان پھٹے گا اور وہاں کے فرشتے اتریں گے پھر دوسرے آسمان کے پھر تیسرے آسمان کے اسی طرح ساتوں آسمان کے پھر اللہ تعالیٰ ابر کی چھتریوں میں اترے گا اس کے گرد فرشتے ہوں گے اخیر تک۔ [10] اور مومنوں پر نہایت آسان، حدیث میں ہے کہ مومن پر قیامت کا دن ایسا ہلکا گذرے گا جیسے ایک فرض نماز کا وقت دنیا میں۔ [11] یہ آیت عقبہ بن ابی معیط کے حق میں اتری کہ وہ مردود مسلمان ہو گیا تھا لیکن پھر ابی بن خلف کی دوستی میں جو سخت کافر تھا مرتد ہو گیا۔

يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿۲۸﴾ لَقَدْ اَضَلَّنِىْ
عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِىْ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ
لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿۲۹﴾ (الفرقان پ ۱۹ ع ۳)

کاش میں فلانے (یعنی ابی بن خلف) کو دوست نہ بناتا[1] اس نے مجھ کو نصیحت پہنچنے کے بعد بہکا دیا (یعنی قرآن سننے کے بعد) اور شیطان تو آدمی کو (وقت پر) دغا دیتا ہے[2]

۶۷- وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ
دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ
كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۸۲﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُ
مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا
فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ حَتّٰىٓ اِذَا جَآءُوْ قَالَ
اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِىْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا
اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَوَقَعَ الْقَوْلُ
عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۸۵﴾
(النمل پ ۲۰ ع ۶ و ۷)

اور جب ان کافروں پر (قیامت کا) عذاب آن پڑے گا تو ہم زمین سے ان کے لیے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے بات کرے گا (یا ان پر داغ کرے گا) کیونکہ لوگ (اس وقت) ہماری نشانیوں پر یقین نہ رکھتے ہوں گے[3] اور (اے پیغمبر وہ دن یاد کر) جس دن ہم امت میں سے ایک گروہ (نکال کر) اکٹھا کریں گے جو ہماری آیتوں کو (دنیا میں) جھٹلاتا تھا پھر ان کی مثل لگائی جائے گی[4] یہاں تک کہ جب وہ (سب حساب کے مقام میں) آجائیں گے[5] تو اللہ فرمائے گا کیوں تم نے (دنیا میں) میری آیتوں کو اچھی طرح سمجھا بھی نہیں اور لگے ان کو جھٹلانے تم نہیں تو اور کیا کرتے رہے[6] اور ان کی شرارت کی سزا میں عذاب کا وعدہ ان پر پورا ہو گا وہ کچھ بول ہی نہ سکیں گے[7]

۶۸- وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِى
السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَ
كُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا
جَامِدَةً وَّهِىَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ

اور جس دن صور پھونکا جائے گا پھر جتنے (آدمی اور جن اور فرشتے) آسمان اور زمین میں ہیں (سب) گھبرا جائیں گے[8] مگر جس کو اللہ تعالیٰ چاہے[9] اور سب پروردگار کے سامنے عاجزی سے حاضر ہوں گے[9] اور تو (قیامت کے دن) پہاڑوں کو دیکھے گا اپنی جگہ پر ٹھہرے ہوتے ہیں[10] لیکن وہ بادل کی طرح چل رہے

[1] اس کی دوستی میں آج تباہ ہوا حدیث میں ہے کہ آدمی اپنے دوست کے دین پر اٹھے گا تو خوب سمجھ کر کسی کو دوست بنانا چاہیئے دوسری حدیث میں ہے کہ صحبت نہ کر مگر مومن کی اور اپنا کھانا کسی کو نہ کھلا مگر پرہیزگار کو۔ [2] پہلے تو برے کام کی محبت دلاتا ہے پھر جب آدمی وہ کام کر ڈالتا ہے اور اس کی مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے تو اب چھوڑ کر الگ ہو جاتا ہے وہی مثال ہے جس میں چنگی دے کر جلوا الگ کھڑی، [3] اگر کافر ہوں گے قرآن پر ایمان نہ رکھتے ہوں گے یہ جانور جو مکہ کی زمین سے نکلے گا قیامت کی ایک نشانی ہے ایک حدیث میں ہے کہ اس کے پاس حضرت موسیٰ کا عصا ہو گا اور حضرت سلیمانؑ کی مہر وہ مسلمانوں کے چہرے پر مہر کرے گا اور کافروں کی ناک پر عصا سے داغ کرے گا۔ صحیح حدیث میں ہے کہ پہلی نشانی قیامت کی سورج کا پچھم سے اور جانور کا زمین سے دن چڑھے نکلنا، [4] آگے والے روک لیے جائیں گے تاکہ پیچھے والے ان سے آکر مل جائیں یہ ایک جداگانہ حشر ہو گا خاص عذاب کے لیے اس عام حشر کے بعد، [5] یعنی یہی دنیا میں تمہارا شغل رہا کہ بن سمجھے بن غور کیے جہاں کوئی آیت یا حدیث ایسی سنی جو تمہاری سمجھ میں نہیں آتی تو اس کی تکذیب کر دی لگے اس کے جھوٹے تبلانے ہمارے زمانہ میں اہل بدعت کا یہی حال ہے صحیح صحیح حدیثوں کو اپنے خاندان یا مذہب یا سمجھ کے خلاف پا کر جھٹلا دیتے ہیں اور قرآن کی تاویل ایسی کرتے ہیں کہ وہ بھی جھٹلانا ہی ہے، [6] کچھ جواب نہ دے سکیں گے نہ کوئی عذر بیان کر سکیں گے، [7] ڈر سے مرنے کے قریب ہو جائیں گے۔ [8] وہ اطمینان سے رہے گا۔ مراد شہید ہیں یا پیغمبر یا فرشتے یا جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور ملک الموت صور تین بار پھونکا جائے گا پہلی بار میں سب لوگ گھبرا اٹھیں گے دوسری بار میں سب بیہوش ہو جائیں گے تیسری بار میں پھر سب زندہ ہو کر اٹھیں گے، [9] دبے ہوتے جھکے ہوئے اپنے تئیں قصوروار سمجھ کر جیسے غلام اپنے مالک کے سامنے حاضر ہوتا ہے، [10] کس مضبوطی کے ساتھ گڑے ہوتے ہیں۔

اللّٰهِ الَّذِیْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَیْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِیْرٌۢ بِمَا
تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ (النمل پ ۲۰ ع ۷)

ہوں گے[1] یہ اللہ تعالیٰ کی بناوٹ ہے جس نے ہر چیز کو درستی کے ساتھ بنایا ہے[2] اس کو خبر ہے جو تم کرتے ہو۔

۶۹۔ وَیَوْمَ یُنَادِیْهِمْ فَیَقُوْلُ اَیْنَ شُرَكَآءِیَ الَّذِیْنَ
كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالَ الَّذِیْنَ حَقَّ
عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ
اَغْوَیْنَا ۚ اَغْوَیْنٰهُمْ كَمَا غَوَیْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ
اِلَیْكَ ؗ مَا كَانُوْۤا اِیَّانَا یَعْبُدُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَقِیْلَ
ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ یَسْتَجِیْبُوْا
لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا یَهْتَدُوْنَ ﴿۶۴﴾
وَیَوْمَ یُنَادِیْهِمْ فَیَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۶۵﴾
فَعَمِیَتْ عَلَیْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ یَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا
یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۶۶﴾ (القصص پ ۲۰ ع ۷)

اور (اے پیغمبر) جس دن اللہ تعالیٰ مشرکوں کو پکارے گا اور فرمائیگا وہ شریک کہاں گئے[3] (یعنی جن کو میرا شریک سمجھتے تھے (اس وقت) وہ لوگ جن پر اللہ کا فرمودہ پورا ہو چکا (کہ وہ دوزخی ہیں) بول اٹھیں گے مالک ہمارے (بیشک) یہ لوگ وہ[4] ہیں جن کو ہم نے بہکایا[5] ہم نے ان کو اسی طرح بہکایا جیسے ہم خود بہکے تھے[6] ہم ان سے الگ ہوتے (ان کی صورت سے بیزار ہیں) وہ ہم کو نہیں پوجتے تھے[7] اور (ان مشرکوں سے) کہا جائیگا اپنے شریکوں کو پکارو (کہ تمہاری مدد کریں) تو وہ پکاریں گے پر وہ ان کو جواب تک نہ دیں گے اور (اپنی آنکھوں سے) اللہ تعالیٰ کا عذاب دیکھ لیں گے (کہیں گے) کاش (دنیا میں) وہ ٹھیک رستے پر ہوں[8] اور جس دن اللہ تعالیٰ کافروں کو پکاریگا ان سے فرمائیگا تم نے پیغمبروں کو (دنیا میں) کیا جواب دیا تھا[9] اس دن (سب) باتیں بھول جائیں گی اور آپس میں ایک دوسرے سے (بھی) پوچھ نہ سکیں گے[10]

۷۰۔ وَیَوْمَ یُنَادِیْهِمْ فَیَقُوْلُ اَیْنَ شُرَكَآءِیَ
الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَنَزَعْنَا مِنْ
كُلِّ اُمَّةٍ شَهِیْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ
فَعَلِمُوْۤا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا
یَفْتَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ (القصص پ ۲۰ ع ۷)

اور جس دن خدا مشرکوں کو پکارے گا فرمائیگا میرے شریک کہاں ہیں (یعنی) وہ جن کو تم میرا شریک سمجھتے تھے۔ اور اس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ نکالیں گے[11] پھر ہم فرمائیں گے تم اپنی (صفائی کی) سند پیش کرو تب وہ جان لیں گے کہ سچا خدا اللہ ہی تھا اور جن کو جھوٹ خدا سمجھتے تھے ان کا پتہ ہی نہ ہوگا۔

۷۱۔ وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۲﴾
وَلَمْ یَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا

اور جس دن قیامت برپا ہوگی گنہگار (اپنی بھلائی سے) ناامید ہو جائیں گے اور جن کو یہ (خدا کا) شریک ٹھہراتے ہیں ان میں سے کوئی ان کی سفارش نہ کریں گے

---

[1] اور دیکھنے میں ایسے معلوم ہوں گے کہ اپنی جگہ پر ہیں اس لیے کہ بڑا جسم جب ہلتا ہے تو اس کی حرکت معلوم نہیں ہوتی۔ [2] یا ہر چیز کو پائیدار بنایا ہے ہزاروں لاکھوں برس گذرتے جاتے ہیں پر زمین اپنے حال پر ہے سورج اور چاند اپنے حال پر ہیں، پانی برستا ہے آندھی چلتی ہے دھوپ نکلتی ہے رات اور دن آتے ہیں کسی کام میں خلل نہیں ہوتا۔ [3] ہم ان کے معبود بنے۔ [4] اپنی مرضی سے کچھ ان پر زور زبردستی نہیں کی اب ہم الگ[5] بلکہ اپنی خواہش کو پوجتے تھے۔ ان کے دل میں یہی سمایا کہ ہم کو پوجیں تو پوجنے لگے۔ اس آیت میں شریکوں سے شیطان مراد ہیں جن کا مشرک پوجا کیا کرتے تھے قیامت میں وہ صاف ان مشرکوں سے الگ ہو جائیں گے اور کہیں گے ہم کو کیا تعلق انہوں نے خود اپنی مرضی سے ہم کو پوجا بعضوں نے کہا مشرکوں کے رئیس اور پیر و مرشد مراد ہیں، [6] توحید پر قائم ہوتے تو آج اس بلا میں نہ پڑتے [7] جب انہوں نے میرا حکم تم کو پہنچا دیا تھا، [8] ایسا ہول ہوگا کہ نہ کوئی خود حجت بیان کر سکیں گے نہ کسی سے کچھ کہہ سکیں گے۔ دم بخود ہو کر رہ جائیں گے ہکا بکا، [9] اس رکوع کی دوسری آیت کا یہی مضمون یہی تھا۔ دوبارہ فرمایا معلوم ہوا کہ کافروں کو کئی بار اس قسم کی آواز دی جائے گی۔ [10] پیغمبر یہ گواہی دے گا کہ یہ لوگ مشرک تھے۔

بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿١٣﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿١٤﴾ (الروم پ ۲۱ ع ۲)

اور (اس وقت) یہ لوگ بھی اپنے شریکوں سے پھر بیٹھیں گے[۱] اور جس دن قیامت برپا ہوگی اس دن لوگوں کے الگ الگ فرقے ہوجائیں گے[۲]

۷۲۔ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٥﴾ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ؗ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٥٧﴾ (الروم پ ۲۱ ع ۲)

اور جس دن قیامت قائم ہوگی گنہگار لوگ قسمیں کھائیں گے وہ دنیا میں ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھہرے (جھوٹ بولیں گے) ایسے ہی (دنیا میں بھی) وہ گمراہ رہے[۳] اور جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا ہے وہ کہیں گے تم تو (جیسے) لوح محفوظ میں لکھا ہے) قیامت تک ٹھہرے[۴] تو یہی دن قیامت کا دن ہے مگر تم کو اس کا یقین ہی نہ تھا تو اس دن گنہگاروں کا کوئی عذر کام نہ آئے گا اور نہ ان کو توبہ کرنے کا (اور پروردگار کو راضی کرنے کا) موقع دیا جائے گا۔

۷۳۔ مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ ۢ بَصِيْرٌ ﴿٢٨﴾ (لقمان پ ۲۱ ع ۳)

تمہارا (شروع میں) پیدا کرنا اور (مار کر پھر) جلا اٹھانا اسکے نزدیک ایسا آسان ہے (جیسے ایک جان کا۔ بیشک اللہ سنتا اور دیکھتا ہے[۵]

۷۴۔ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾ (السجدۃ پ ۲۱ ع ۳)

پھر (ان سے کہا جائیگا) جیسے دنیا میں تم اس دن کے آنے کو بھول گئے تھے[۶] اب عذاب کا مزہ چکھو ہم بھی تم کو چھوڑ بیٹھیں گے (عذاب میں پڑا رہنے دیں گے) اور جیسے (برے) کام تم (دنیا میں) کرتے تھے اسکے بدلے ہمیشہ کی تکلیف اٹھاؤ۔

۷۵۔ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٢٥﴾ (السجدۃ پ ۲۱ ع ۳)

بیشک تیرا مالک قیامت کے دن ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ (دنیا میں) جھگڑتے رہے[۷]

۷۶۔ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ

اور کہتے ہیں بھلا یہ فیصلے (کا دن) کب ہوگا اگر تم سچے

---

[۱] کیوں کہ ان کو معلوم ہو جائے گا کہ ہم غلطی پر تھے جن کو شریک سمجھے یہ تو خاک کچھ نہیں کر سکتے، [۲] ایک فرقہ مومنوں کا وہ جنت میں جائے گا ایک کافروں کا ایک مشرکوں کا ایک منافقوں وہ دوزخ میں جائیں گے، [۳] حق بات کو چھپایا آخرت میں بھی اسی چال پر چلیں گے اور اپنا جھوٹ بولنا نہ چھوڑیں گے حالانکہ دنیا میں برسوں رہے مگر قسم کھا کر کہیں گے ہم ایک گھڑی رہے ہوں تو رہے ہوں اور ایسی تھوڑی مدت میں ہم کیا گناہ کر سکتے تھے، [۴] یعنی جتنی عمر تمہارے پروردگار نے اپنے علم میں قرار دی تھی یا لوح محفوظ میں لکھ دی تھی تم اتنی مدت تک دنیا میں ٹھہرے بلکہ قیامت تک دنیا ہی میں رہے، [۵] جب رات کو ایک چراغ جلا کر بیٹھو اور دیکھو کہ ہزاروں لاکھوں پتنگے اس پر جمع ہوتے ہیں اور دم بھر میں اپنے تئیں ہلاک کرتے ہیں تو تم کو معلوم ہو جائے گا کہ جان سی چیز اس کے نزدیک کیسی بے قدر ہے اگر ساری دنیا کے عاقل اور حکیم جمع ہوں تو ایک پتنگے میں جان نہیں ڈال سکتے اس کے پاس دیر کیا ہے، حکم کی دیر ہے جیسے ایک جان کو جلا اٹھانا کچھ بات نہیں ایسے ہی سارے عالم کو جلا اٹھانا، [۶] کبھی اس دن کا خیال نہیں کرتے تھے، [۷] وہاں معلوم ہو جائے گا کون ہدایت پر تھا کون گمراہی پر، [۸] فیصلے کے دن سے قیامت مراد ہے مسلمانوں نے کافروں سے کہا اب وہ دن قریب ہے جس دن ہمارا تمہارا فیصلہ ہوگا اور ہم کو آرام ملے گا کافروں نے کہا وہ دن کب آئے گا اس وقت یہ آیت اتری۔ بعضوں نے کہا فیصلے کے دن سے بدر کا دن مراد ہے۔

صٰدِقِیْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ یَوْمَ الْفَتْحِ لَا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ
كَفَرُوْٓا اِیْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾
(السجدہ پ ۲۱ ع ۳)

ہو (اے پیغمبرؐ) کہہ دے فیصلے (قیامت کے دن) کافروں کا ایمان لانا اُن کو فائدہ نہ دے گا اور نہ ان کو مہلت ملے گی ف۱

۷۷۔ یَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا
عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ
قَرِیْبًا ﴿۶۳﴾ (الاحزاب پ ۲۲ ع ۸)

(اے پیغمبرؐ) لوگ تجھ سے قیامت کو پوچھتے ہیں (وہ کب ہو گی) کہہ دے قیامت کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے اور تجھے کیا معلوم ہے شاید قیامت قریب ہو۔

۷۸۔ یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ
یٰلَیْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾ وَقَالُوْا
رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا
السَّبِیْلَا ﴿۶۷﴾ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَیْنِ مِنَ الْعَذَابِ
وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِیْرًا ﴿۶۸﴾ (الاحزاب پ ۲۲ ع ۳)

جس دن ان کے منہ (کباب کی طرح) آگ میں پلٹائے جائیں گے ف۲ کہیں گے کاش ہم نے (دنیا میں) اللہ کا فرمانا مانا ہوتا اور رسول کا کہا مانا ہوتا اور (وہاں) کہیں گے مالک ہمارے ہم سے غلطی ہوئی ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کا کہا مانا (ان کی تقلید کی) انہوں ہی نے ہم کو گمراہ کر دیا ف۳۔ مالک ہمارے ان (سرداروں اور بڑوں) کو دونا عذاب دے اور ان پر بڑی پھٹکار ہے۔

۷۹۔ قُلْ یَجْمَعُ بَیْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ یَفْتَحُ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ
وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ ﴿۲۶﴾ (السبا پ ۲۲ ع ۳)

کہہ دے ہمارا مالک (قیامت کے دن) ہم دونوں کو اکٹھا کرے گا پھر ہم دونوں (فرقوں) میں سچا فیصلہ کر دے گا اور وہ ٹھیک فیصلہ کرنے والا سب جانتا ہے۔

۸۰۔ قُلْ لَّكُمْ مِّیْعَادُ یَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ
سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۰﴾ (السبا پ ۲۲ ع ۳)

کہہ دے جس دن کا تم سے وعدہ ہے، اس میں نہ ایک گھڑی کی دیر کر سکو گے نہ (گھڑی بھر) آگے بڑھ سکو گے ف۴

۸۱۔ وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ
اَهٰٓؤُلَآءِ اِیَّاكُمْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾ قَالُوْا
سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِیُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا
یَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾
فَالْیَوْمَ لَا یَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا
ضَرًّا ؕ وَنَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ

اور جس دن اللہ تعالیٰ ان سب مشرکوں کو اکٹھا کرے گا پھر فرشتوں سے فرمائے گا کیا یہی لوگ تم کو پوجتے تھے ف۵ وہ کہیں گے خداوندا تو (ہر عیب سے) پاک ہے ان سے ہمیں کیا کام تو ہمارا مالک ہے (یہ لوگ ہم کو نہیں پوجتے تھے) بلکہ شیطان کو پوجتے تھے ف۶ ان میں اکثر لوگ شیطانوں ہی کو مانتے تھے ف۷ (اللہ تعالیٰ فرمائے گا) پھر آج کے دن تم میں سے کوئی کسی کے بھلے یا برے کا اختیار نہیں رکھتا اور ہم مشرکوں سے کہیں گے اب تم

ف۱ بعضوں نے کہا فیصلے کے دن سے وہ دن مراد ہے جب مکہ فتح ہو گا اور ایسا ہی ہوا کہ مکہ فتح ہوئے بعد بنی کنانہ کے کچھ کافر بھاگ نکلے خالد بن ولید نے ان کا پیچھا کیا ان کو قتل کیا ان کا اسلام قبول نہ کیا، ف۲ یا اوندھے منہ آگ میں ڈال دیئے جائیں گے اس وقت، ف۳ سید علامہ نے کہا اس آیت سے تقلید کی بڑی مذمت نکلی اور قرآن شریف میں ایسی بہت آیتیں ہیں لیکن انصاف شرط ہے اللہ تعالیٰ مقلدوں کو آنکھ دے، ف۴ یعنی اس میں نہ دیر ہو سکتی ہے نہ سویر وہ اپنے مقررہ وقت پر ہو گا، ف۵ حالانکہ مشرک لوگ فرشتوں کے سوا شیطان اور بتوں کو بھی پوجتے ہیں مگر ان سب معبودوں میں چونکہ فرشتے بڑے درجے کے ہیں پہلے انہی سے پوچھ کر ان مشرکوں کو شرمندہ کرے گا، ف۶ اسی نے ان کو شرک کی تعلیم کی تھی، ف۷ بدکاروں اور مشرکوں کے پاس فرشتے کیوں آنے لگے جن بھوت شیطان ان کے پاس آتے ہیں اور بتوں کے اندر بھی یہی چھپ جاتے ہیں اور مشرکوں کو یہ دھوکا دیتے ہیں کہ ہم خدا کے فرشتے ہیں،

النَّارُ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾

(السبا پ ۲۲ ع ۵)

دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو جس کو (دنیا میں) تم جھٹلاتے تھے

۸۲۔ وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا سکتہ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَ صَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَالْیَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾

(یٰسٓ پ ۲۳ ع ۴)

اور (پھر دوبارہ) صور پھونکا جائے گا تو وہ ایک دم اپنی قبروں سے نکل کر اپنے مالک کی طرف دوڑ پڑیں گے [1] کہیں گے ہماری خرابی کس نے ہم کو ہمارے سونے کی جگہ سے اٹھا دیا (فرشتے جواب دیں گے [2]) یہی تو وہ (قیامت) ہے جس کا پروردگار نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں نے سچ کہا تھا (تم سے قیامت آنے والی ہے) قیامت کیا ہے بس ایک چنگھاڑ (صور کی آواز سے) ایک دم سب ہمارے پاس آن موجود ہوں گے [3] تو آج کے دن کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہیں ہو گا اور تم لوگوں کو ایسا ہی بدلہ ملے گا جیسا کرتے رہے۔

۸۳۔ وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾

(یٰسٓ پ ۲۳ ع ۴)

اور (ہم کافروں کو حکم دیں گے) اے کافرو! آج تم (بہشت والوں سے) الگ ہو جاؤ [4]

۸۴۔ اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰۤى اَعْیُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى یُبْصِرُوْنَ ﴿۶۶﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِیًّا وَّلَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۶۷﴾

(یٰسٓ پ ۲۳ ع ۴)

آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور جو بُرے کام وہ دنیا میں کیا کرتے تھے ان کے ہاتھ ہم کو بتلا دیں گے اور ان کے پاؤں (ہمارے سامنے) گواہی دیں گے [5] اور اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھیں میٹ دیں (اندھی کر دیں) پھر وہ (جلدی سے چلے جانے کو) رستے پر لپکیں تو دیکھیں گے کہاں سے (آنکھ تو ہے نہیں) اور اگر ہم چاہیں تو جہاں ہیں وہیں ان کی صورت بدل دیں [6] تو نہ آگے بڑھ سکیں اور نہ لوٹتے ہی بن پڑے [7]

۸۵۔ فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ یَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾

(الصافات پ ۲۳ ع ۱)

قیامت کیا ہے بس ایک ڈانٹ (جھڑکی) ہے ایک ہی ایکبار سب زندہ ہو کر دیکھنے لگیں گے۔

[1] حدیث میں ہے کہ پہلا صور جب پھونکا جائیگا تو کہیں دو آدمی کپڑا پھیلاتے بیٹھے ہوں گے کوئی اپنے حوض کو لیپ رہا ہو گا کوئی اونٹنی کا دودھ کر (دوہ کر) ابھی پینے گا نہیں کوئی لقمہ اٹھا کر منہ میں رکھے گا نہیں کہ قیامت آ جائے گی ایک حدیث میں ہے کہ دونوں صوروں میں چالیس برس کا فاصلہ ہو گا۔ [2] پہلے صور کے بعد لوگ بیہوش ہو جائیں گے اور جن کو عذاب ہو رہا تھا ان کا عذاب بھی موقوف ہو جائے گا گویا کہ سو جائیں گے دوسرے صور کے بعد جب پھر یکایک زندہ ہوں گے تو ایسا معلوم ہو گا جیسے نیند سے چونکے اور بے اختیار کہہ اٹھیں گے ہم کو نیند سے کس نے جگایا [3] [4] وہ بہشتیوں کے ساتھ جانا چاہیں گے اللہ تعالیٰ ان کو الگ کر دے گا۔ [5] حدیث میں ہے کہ بندہ اپنے بُرے اعمال سے قیامت کے دن مکر جائے گا اور عرض کرے گا اے پروردگار کوئی گواہ ہو تو میں مانوں۔ پروردگار فرمائے گا خود تو گواہ ہے اور لکھنے والے فرشتے گواہ ہیں پھر اس کے منہ پر مہر کر دی جائے گی اور ہاتھ پاؤں کو حکم ہو گا کہ بیان کرو اسکے سارے بُرے اعمال بیان کر دیں گے تب بندہ کہے گا جاؤ دور ہو میں تمہارے ہی بچانے کے لیے یہ سب تقریر کرتا تھا۔ [6] بندر یا سور یا پتھر یا لولے لنگڑے اپاہج ہو جائیں۔ [7] مطلب یہ ہے کہ کافر اور منافق اسی لائق ہیں کہ ان پر سخت سخت عذاب اتریں اندھے ہو جائیں اپاہج ہو جائیں اور ہم یہ سب کچھ ایک دم میں کر سکتے ہیں مگر ہماری مہربانی کہ ان چند روز کے لیے چھوڑ دیا ہے۔

٨٦- اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا
كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿٢٢﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ
اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿٢٣﴾ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ
مَّسْئُوْلُوْنَ ﴿٢٤﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿٢٥﴾
بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَاَقْبَلَ
بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٢٧﴾ قَالُوْٓا
اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿٢٨﴾ قَالُوْا
بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَمَا كَانَ لَنَا
عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا
طٰغِيْنَ ﴿٣٠﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا
لَذَآئِقُوْنَ ﴿٣١﴾ فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿٣٢﴾
فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾
اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿٣٤﴾
(الصافات پ٢٣ ع ٢)

گناہ گاروں کو اور ان کے جوڑ والوں کو[1] اور جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا یہ پوجتے تھے[2] اکٹھا کرو اور پھر ان کو دوزخ کا رستہ بتلاؤ[3] اور ذرا) ان کو ٹھہراؤ تو ان سے کچھ پوچھنا ہے۔ تمہیں کیا ہوا ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے[4] وہ کچھ جواب نہ دیں گے)۔ بلکہ آج گردن جھکائے کھڑے ہیں[5] اور ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے پوچھ پاچھ کریں گے[6] کہیں گے تم ہی تو ہم پر (بہکانے کے لیے) پہلے آتے تھے[7] وہ کہیں گے (واہ) تم خود ایمان دار نہ تھے[8] اور ہمارا کچھ زور تو تم پر تھا ہی نہیں۔ بلکہ تم خود شریر لوگ تھے[9] خیر اب تو ہمارے مالک کا فرمودہ ہم پر پورا ہوا۔ ہم کو (عذاب کا مزہ) چکھنا ہوگا[10] ہم خود گمراہ تھے اس لیے تم کو بھی گمراہ کیا[11] غرض اس دن یہ ہوگا وہ (سب) عذاب میں شریک ہوں گے[12] ہم گناہ گاروں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں (ان کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔

٨٧- قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿٦٧﴾ اَنْتُمْ عَنْهُ
مُعْرِضُوْنَ ﴿٦٨﴾ (ص پ٢٣ ع ٥)

(اے پیغمبر) کہہ دے یہ ایک بڑی (ہولناک) خبر ہے تم اس کا خیال نہیں کرتے[13]

٨٨- ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ
تَخْتَصِمُوْنَ ﴿٣١﴾ (الزمر پ٢٣ ع ٣)

پھر قیامت کے دن تم سب اپنے مالک کے سامنے جھگڑو گے[14]

٨٩- وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى
اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ۗ اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ مَثْوًى

اور (اے پیغمبر) قیامت کے دن تو دیکھے گا جن لوگوں نے (دنیا میں) اللہ پر جھوٹ باندھا ان کے منہ کالے ہوں گے کیا غرور

---

[1] مثلاً بت پرستوں کے ساتھ گور پرستوں کو یا مردوں کے ساتھ عورتوں کو، [2] بت اور شیطان وغیرہ سب کو، [3] وہاں ہانک لے جاؤ ابن عباس نے کہا یہ فرشتے دوزخ کے سپاہیوں سے کہیں گے حضرت عمرؓ نے کہا جوڑ والوں سے یہ مراد ہے کہ سود خوار سب ایک جگہ اکٹھے کئے جائیں گے اور زنا کرنے والے ایک جگہ اور شرابی ایک جگہ، [4] دنیا میں تو یہ دعویٰ تھا کہ ہمارے معبود ہم کو بچالیں گے، [5] بالکل عاجز اور فرمانبردار بنے ہوتے ہیں، [6] کافر شیطانوں سے پوچھیں گے، [7] یا تم ہی تو ہم کو ایمان سے روکتے تھے تم ہی قسمیں کھا کھا کر ہم کو بہکاتے تھے، [8] اگر تم میں ایمان ہوتا تو ہمارا کہنا کیوں مانتے، [9] تمہارے خمیر میں شرارت تھی اسی کو ہم نے بھڑکا دیا، [10] وہ فرمودہ یہ تھا میں تم سب سے دوزخ کو بھر دوں گا، [11] ہم نے چاہا تم بھی ہماری طرح ہو جاؤ، [12] پیروی کرنے والا اور جن کی پیروی کی تھی سب عذاب میں گرفتار ہوں گے [13] یعنی قیامت کا واقعہ ایک سخت ہولناک واقعہ ہے لیکن تم غفلت میں پڑے ہو ادھر دھیان ہی نہیں کرتے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے قرآن کا اترنا ایک بڑی بات ہے تم اس کو دھیان میں نہیں لاتے، [14] مومن کافر سے جھگڑے گا اور مظلوم ظالم سے اپنی داد چاہے گا وہ احکم الحاکمین سب کا انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے گا۔

لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٦٠﴾ (الزمر پ۲۴ ع ۶)

کرنے والوں کا ٹھکانا دوزخ میں نہیں ہے[۱]

۹۰ وَ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ وَ جِایْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَ وُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٠﴾

(الزمر پ۲۴ ع ۷)

اور صور (پہلی بار) پھونکا جائیگا تو جو آسمان میں ہیں اور جو زمین میں ہیں (سب) بیہوش ہو جائیں گے مگر جس کو اللہ تعالیٰ چاہے[۲] پھر دوبارہ صور پھونکا جائیگا تو ایک ہی ایکا وہ (سب قبروں سے نکل کر) دیکھتے کھڑے ہوں گے[۳] اور زمین اپنے مالک کے نور سے چمک اُٹھے گی[۴] اور (اعمال نامہ سامنے) رکھا جائے گا[۵] اور پیغمبر اور گواہ حاضر کیے جائیں گے[۶] اور انصاف کے ساتھ ان کا فیصلہ کیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہو گا اور ہر شخص نے جو کام کیا ہے اس کا پورا (بدلہ) ملے گا اور وہ (یعنی خدا تعالیٰ) ان کے کاموں کو خوب جانتا ہے[۷]

۹۱ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿١٥﴾ يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿١٦﴾

(المومن پ۲۴ ع ۲)

اس لیے کہ وہ بندہ (لوگوں کو) ملاقات کے دن[۸] سے ڈرائے جس دن یہ لوگ (قبروں سے نکل کر) سامنے آئیں گے اللہ تعالیٰ سے ان کی کوئی بات چھپی نہ رہے گی۔ آج کے دن کس کا راج[۱۰] ہے۔ اکیلے خدا کا جو زبردست ہے۔

۹۲۔ وَ اَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۬ ﴿١٨﴾ (المومن پ۲۴ ع ۲)

اور (اے پیغمبرؐ) ان لوگوں کو اس دن سے ڈرا جو نزدیک آلگا ہے جب (مارے ڈر کے) دل گھٹ کر گلوں کے پاس آجائیں گے[۱۱]

۹۳۔ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٥٢﴾ (المومن پ۲۴ ع ۶)

جس دن نافرمانوں کو ان کا عذر کوئی فائدہ نہ دے گا اور ان پر پھٹکار ہو گی اور بُرا گھر (رہنے کو) ملے گا (دوزخ)

۹۴۔ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٩﴾ (المومن پ۲۴ ع ۶)

بیشک قیامت ضرور آوے گی اس میں شبہ نہیں لیکن اس میں اکثر لوگوں کو (اس کا) یقین نہیں۔

---

[۱] بیشک ان کا ٹھکانہ دوزخ میں ہی ہے اسلیے ان کے منہ کالے ہوں گے، [۲] وہ بیہوش ہوں گے بیہوشی سے مراد موت ہے کہتے ہیں جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل اور عزرائیل یعنی ملک الموت اور رضوان اور حاملین عرش اور بہشت کے داروغہ اور حوریں یہ بیہوش نہ ہوں گے، [۳] اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ صور دوسری بار پھونکا جائے گا بعضوں نے کہا تین بار پھونکا جائے گا پہلی بار میں گھبراہٹ ہو گی دوسری بار میں موت ہو گی تیسری بار پھر جی اُٹھیں گے۔ صور کیا ہے خدائی بگل ہے جیسے بگل بجا کر سب سپاہ جمع کرتے ہیں اسی طرح تیسری بار صور پھونک کر سب خلقت کو پروردگار اکٹھا کرے گا، [۴] یعنی خدا کی تجلی سے یا عدل اور انصاف کے نور سے، [۵] یا لوح محفوظ سامنے لاتے جاتے گی۔ [۶] جو اگلی امتوں کے اعمال پر گواہی دیں گے وہ ہمارے پیغمبرؐ کی امت کے لوگ ہوں گے جیسے سورۂ بقرہ میں اس آیت کی تفسیر میں گذر چکا ہے وکذالک جعلنکم امۃ وسطًا لتکونوا شہداء علی الناس، [۷] اس کو کسی لکھنے والے محاسب یا منشی یا کتاب یا گواہ کی ضرورت نہیں مگر حجت پوری کرنے کے لیے یہ سب سامان بھی تیار ہوں گے، [۸] یعنی قیامت کے دن سے کیونکہ اس دن زمین اور آسمان والے سب ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے، [۹] قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرماتے گا جب سب خلقت تباہ ہو جاتے گی آج کے دن، الخ [۱۰] کس کی بادشاہت ہے کوئی جواب دینے والا نہ ہو گا آپ ہی جواب دیگا، [۱۱] یعنی کلیجہ منہ کو آجائیگا سخت تکلیف کے وقت یہی حالت ہوتی ہے

٩٥- وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللّٰهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ
يُوزَعُونَ ﴿١٩﴾ حَتّٰى إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ
عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا
كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٠﴾ وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ
شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوا أَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِي
أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَ
إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢١﴾ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ
أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ
وَلَا جُلُودُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ
كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢٢﴾ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ
الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ
مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٢٣﴾ فَإِنْ يَصْبِرُوا فَالنَّارُ
مَثْوًى لَهُمْ ۖ وَإِنْ يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُمْ مِنَ
الْمُعْتَبِينَ ﴿٢٤﴾ (حم السجدہ پ ۲۴ ع ۳)

اور جس دن اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے پھر وہ (جو کوئی ہیں) روکے جائیں گے یہاں تک کہ جب (سب) دوزخ پر آپہنچیں گے (اس وقت جیسے جیسے کام یہ کرتے رہے) ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے چمڑے ان پر گواہی دیں گے[1] اور یہ لوگ اپنے چمڑوں سے کہیں گے تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی[2] وہ کہیں گے اللہ تعالیٰ نے جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت دی ہے ہم کو بھی بلا دیا اور اسی نے تم کو پہلی بار (دنیا میں) پیدا کیا تھا اور اسی کے پاس تم لوٹ کر آئے ہو[3] اور تم جو (دنیا میں) چھپ کر گناہ کرتے تھے تو اس سے ڈر نہیں کہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے چمڑے تمہارے خلاف گواہی دیں گے[4] بلکہ تم یہ سمجھتے تھے کہ تمہارے بہت سے کام خدا کو معلوم نہیں[5] اور اسی گمان نے جو تم نے اپنے مالک کے ساتھ گمان کیا تم کو تباہ کیا اور تم (اسی بدگمانی کی بدولت آج) گھاٹے میں پڑ گئے[6] پھر (اس وقت) اگر یہ لوگ چپکے رہیں تو دوزخ ان کا ٹھکانا ہے اور اگر منانا چاہیں گے (کہ کوئی ان کو راضی کرلے) تو کوئی نہیں منانے کا۔

٩٦- وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ﴿١٧﴾
يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا ۖ وَ

اور (اے پیغمبرؐ) تو کیا جانے شاید قیامت قریب ہی آگی ہو[7] جن لوگوں کو قیامت کا یقین نہیں وہ اس کی جلدی مچاتے ہیں[8] اور جو

[1] اللہ تعالیٰ ان اعضا میں بات کرنے اور سمجھنے کی طاقت پیدا کر دے گا، [2] ہمارے ہی ہاتھ پاؤں اور ہمیں کے دشمن بن گئے، [3] اس میں تعجب کیا ہے انسان زبان سے بولتا ہے کان سے سنتا ہے اگر خدا چاہے تو کان سے بولے زبان سے دونوں بدن کے چمڑے اور اعضا ہیں یہ اس کی قدرت ہے کہ اس نے جیسا چاہا ویسے کام کے لیے ایک عضو کو خاص کیا ظاہر میں اس کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ آنکھ سے سنائی کیوں نہیں دیتا اور کان سے دکھائی کیوں نہیں دیتا، [4] یہ انہی چمڑوں کا کلام ہے، [5] تم کو یہ ڈر بالکل نہ تھا اور نہ اس ڈر سے اپنے گناہوں کو چھپاتے تھے کیونکہ اول تو اپنے ہی کلام اور آنکھ اور کھال سے گناہ کا چھپانا مشکل ہے دوسرے تم قیامت ہی کے قائل نہ تھے گواہی تو اس کے بعد ہے، [6] تم خدا کو بھی آدمیوں کی طرح سمجھتے تھے کہ اس کو غیب کی بات معلوم نہیں ہے، [7] حدیث میں ہے کہ آپؐ نے شام کے ملک کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا تمہارا حشر وہیں ہوگا۔ کچھ سوار ہوں گے کچھ پیدل منہ کے بل چلیں گے اور تمہارے مونہوں پر ڈانٹ لگی ہوگی اور سب سے پہلے تم پر تمہاری ران اور ہتھیلی گواہی دے گی پھر آپ نے اس آیت کو پڑھا وما کنتم تستترون اخیر تک صحیحین میں ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا تھا اتنے میں تین آدمی آئے ایک قریش کا اور دو ثقیف کے اور دو قریش کے ان کے پیٹ بڑے تھے لیکن عقل کم تھی انہوں نے کچھ باتیں کیں جو میں نے نہیں سنیں پھر ان میں ایک بولا کیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ تو ہماری یہ باتیں سنتا ہے دوسرا بولا اگر ہم پکار کر بولیں تو بیشک وہ سنتا ہے لیکن آہستہ بولیں تو نہیں سنتا تیسرا بولا اگر وہ سنتا ہے تو سب ہی سُنے گا میں نے یہ قصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وما کنتم تستترون اخیر تک، [8] اس سے عدل اور انصاف کا شیوہ مت چھوڑو، [9] ہنسی ٹھٹھے سے کہتے ہیں قیامت کب آئے گی، [10] اے پیغمبرؐ ان قریش کے کافروں سے اس دن کا حال بیان کرو۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِى السَّاعَةِ لَفِىْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۱۸﴾ (الشوریٰ پ ۲۵ ع ۲)

لوگ ایماندار ہیں وہ قیامت سے ڈرتے رہتے ہیں اور جانتے ہیں کہ اس کا آنا برحق ہے سن لو جو لوگ قیامت میں شک کرتے ہیں وہ پرلے سرے کے گمراہ ہیں [۵۱]

۹۷۔ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ (الزخرف پ ۲۵ ع ۴)

جب تم نے (دنیا میں) شرک کی تو آج تم کو اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا کہ تم (سب) عذاب میں شریک ہو [۵۲]

۹۸۔ اَلْاَخِلَّاۤءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۷﴾ (الزخرف پ ۲۵ ع ۶)

اس دن تو جانی دوست ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے [۵۳] مگر جو پرہیزگار ہیں [۵۴]

۹۹۔ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۰﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِىْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۲﴾ (الدخان پ ۲۵ ع ۲)

بیشک فیصلے کا دن ان کا وعدہ ہے سب کا جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ان کو مدد ملے گی [۵۵] مگر جس پر اللہ تعالیٰ رحم کرے بے شک وہ زبردست ہے رحم والا [۵۶]

۱۰۰۔ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ (الجاثیہ پ ۲۵ ع ۴)

اور قیامت کے دن (اے پیغمبرؐ) تو ہر ایک امت کو گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوئے دیکھے گا [۵۷] ہر امت اپنا اعمال نامہ دیکھنے کے لیے بلائی جائے گی (اور اس سے کہہ دیا جائے گا) آج تم جیسے کام کرتے رہے ویسا بدلہ پاؤ گے یہ ہمارا دفتر ہے جو ٹھیک ٹھیک تمہارے کام بتلا رہا ہے کیونکہ تم جو (دنیا میں) کرتے تھے وہ ہم لکھواتے جاتے تھے [۵۸]

۱۰۱۔ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِىْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ

اور (اے پیغمبرؐ) جس دن کافر دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے (ان سے کہا جائے گا) تم دنیا کی زندگی میں اپنے مزے اڑا چکے اور اس سے فائدہ لے چکے (اب دنیا ہیں) جو تم ناحق اکڑتے پھرتے تھے اور نافرمانیاں کرتے تھے۔ اس کے بدلے آج تم کو ذلت کا

۵۱ وہ اتنا غور نہیں کرتے کہ اگر قیامت نہ ہو اور اچھے برے کا کوئی انصاف نہ ہو تو خداوند کریم کی بادشاہت اور حکمت پر حرف آتا ہے ۵۲ جیسے کہتے ہیں مرگ انبوہ جشنے دارد دوزخیوں کو یہ بھی نصیب نہ ہوگا ہر ایک دوزخی کو علیحدہ رکھ کر ایسا سخت عذاب کریں گے کہ معاذ اللہ، ۵۳ وہ کہیں گے اسی دوست نے ہم کو خراب کیا دوست کو دیکھ کر اس طرح بھاگیں گے جیسے کوئی دشمن سے بھاگتا ہے ان کو یہ خیال ہوگا کہیں اس کے ساتھ ہم بھی نہ پکڑے جائیں، ۵۴ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی رکھتے تھے ان کی دوستیاں قائم رہیں گی ان سے کہا جائے گا اے میرے بندو الخ ۵۵ دوست تو کیا چیز ہے باپ بیٹے سے اور بھائی بھائی سے بھاگے گا ہر ایک کو نفسی نفسی ہوگی۔ ۵۶ جس پر اللہ تعالیٰ کا رحم ہوگا وہ اپنے عزیز یا دوست کے کچھ کام آسکتا ہے اسکی سفارش کرے گا اگر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا، ۵۷ جیسے کوئی بڑے بادشاہ کے سامنے دوزانو ادب سے جھکتا ہے ہر ایک امت اپنے حساب کتاب کا انتظار کر رہی ہوگی کہتے ہیں یہ دن ایسا سخت ہوگا کہ بڑے بڑے پیغمبر یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اسی طرح بیٹھیں گے اس وقت ہمارے پیغمبرؐ ایک چبوترے پر موجود ہوں گے جو سب سے بلند ہوگا وہی مقام محمود ہے، ۵۸ کہتے ہیں سب اعمال لوح محفوظ میں لکھے ہوتے ہیں فرشتے ہر سال اس کی نقل اتارتے جاتے ہیں۔

الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُونَ ﴿۲۰﴾ (الاحقاف پ۲۶ ع ۲)

عذاب ہوگا[1]

۱۰۲۔ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ
أَلَيْسَ هَٰذَا بِالْحَقِّ ۖ قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا ۚ قَالَ
فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿۳۴﴾
(الاحقاف پ۲۶ ع ۴)

اور جس دن کافر دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے (ان سے پوچھا جائے گا) کیا یہ دوزخ (اب بھی) سچ نہیں ہے وہ کہیں گے بیشک سچ ہے ہمارے مالک کی قسم۔ مالک فرمائے گا اچھا اب اپنے کفر کی سزا میں عذاب (کا مزہ) چکھو۔

۱۰۳۔ أَفَعَيِينَا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ ۚ بَلْ هُمْ فِي
لَبْسٍ مِنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿۱۵﴾ (ق پ۲۶ ع ۱)

کیا ہم پہلی بار (دنیا میں) پیدا کر کے تھک گئے[2] کہ پھر نہیں ان کو نئے سرے (دوبارہ) پیدا ہونے میں شک ہے[3]

۱۰۴۔ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ ﴿۲۰﴾
وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ ﴿۲۱﴾
لَقَدْ كُنْتَ فِي غَفْلَةٍ مِنْ هَٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ
غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ﴿۲۲﴾
وَقَالَ قَرِينُهُ هَٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ ﴿۲۳﴾
(ق پ۲۶ ع ۲)

اور (حشر کے دن) صور پھونکا جائے گا یہی تو سزا کا دن ہے[4] اور ہر شخص (جواب دہی کیلیے) حاضر ہوگا اسکے ساتھ دو فرشتے ہونگے) ایک ہانکنے والا ایک (حال بتانیوالا) گواہ[5] کافر سے اس دن کہا جائے گا) بیشک تو (دنیا میں) اس دن سے غافل تھا پھر (آج) ہم نے تیرا پردہ تجھ پر سے اٹھا دیا اب تیری نگاہ آج (خوب) تیز ہے[6] اور اس کا ساتھی فرشتہ جو اعمال نامہ لایا تھا) کہے گا میرے پاس تو یہ (تیرا اعمال نامہ) حاضر ہے[7]

۱۰۵۔ يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۚ ذَٰلِكَ
يَوْمُ الْخُرُوجِ ﴿۴۲﴾ (ق پ۲۶ ع ۳)

اس دن (فرشتے کا) چیخنا واقعی سن لیں گے۔ اسی دن قبروں سے نکلیں گے۔

۱۰۶۔ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۚ ذَٰلِكَ

جس دن زمین پھٹ کر اندر سے دوڑتے ہوئے نکلیں گے ہم کو تو یہ

[1] دنیا کے مزے اڑانا اور ان میں غرق ہوجانا کافروں کا شیوہ ہے، مسلمان تو کتنا ہی مالدار ہو اس کو خدا کی یاد سے غافل نہ ہونا چاہیئے اور دنیا کی عیش کو خیرباد کہہ کر آخرت کی فکر کرنا چاہیئے عبدالرحمٰن بن عوف کے سامنے طرح طرح کے کھانے رکھے گئے انہوں نے کہا آنحضرت صلعم دنیا سے تشریف لے گئے اور ہمیشہ تکلیف کے ساتھ بسر کی اور ابوبکرؓ اور عمرؓ نے بھی اسی طرح زندگی گذاری مصعبؓ بن عمیر جو مجھ سے بہتر ہے ان کو کفن کے لیے پورا کپڑا بھی نہیں ملا۔ آج ہمارے سامنے ایسے ایسے کھانے رکھے ہوتے ہیں کہیں ایسا نہ ہو ہم ان لوگوں میں ہو جائیں جس کی شان میں یہ آیت ہے پھر رونا شروع کیا اور یہاں تک روئے کہ کھانا بھی نہیں کھایا، [2] دوسری بار آخرت میں پیدا نہ کرسکیں گے [3] حالانکہ یہ بات مانتے ہیں کہ پہلی بار ہم کو اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا کیا مگر دوسری بار پیدا ہونے میں شک کرتے ہیں یہ شک شیطان نے ان کے دلوں میں ڈال دیا ہے اگر ذرا بھی غور کریں تو شیطان کے وسوسے کو رد کرسکتے ہیں اور اس کو یہ جواب دے سکتے ہیں کہ جس خدا نے ہم کو پہلی بار پیدا کر دیا اس کو دوبارہ تو پیدا کرنا اور زیادہ آسان ہے، [4] یہ اخیر کا صور پھونکنا ہے جس دن سب لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے، [5] شاہ عبدالقادرؒ صاحب نے فرمایا ایک فرشتہ تو اس کو ہانک کر لائے گا اور دوسرا اسکا اعمال نامہ لیے ہوگا حضرت عثمانؓ سے ایسا ہی منقول ہے قرطبی نے کہا یہی زیادہ صحیح ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس کے ساتھ ایک فرشتہ تو ہانکنے والا ہوگا دوسرے اس کے ہاتھ پاؤں جو اس پر گواہی دیں گے۔ بعضوں نے کہا سائق سے اس کا ہمزاد شیطان مراد ہے اور شہید سے اس کے پاؤں، [6] اچھی طرح ان سب باتوں کو دیکھ لے جن کا تو دنیا میں انکار کرتا تھا بعضوں نے کہا کافر اور مسلمان نیک اور بد سب سے یہ کہا جائے گا کیونکہ دنیا میں تھوڑی یا بہت غفلت ہر ایک کو ہوتی ہے۔ بزرگوں نے کہا کہ دنیا میں سب لوگ سو رہے ہیں مرنے کے بعد بیدار ہوں گے [7] ان دونوں فرشتوں سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا دوزخ جا کر الخ

حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ ﴿٤٤﴾ (قٓ پ ۲۶ ع ۳)

(ان کا) اکٹھا کرنا آسان ہے۔

۱۰۷- إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَصَادِقٌ ﴿٥﴾ وَإِنَّ الدِّينَ لَوَاقِعٌ ﴿٦﴾ (الذاریات پ ۲۶ ع ۱)

جس (قیامت) کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ سچ ہے اور بیشک اعمال کا بدلہ ضرور دیا جائے گا۔

۱۰۸- يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْرًا ﴿٩﴾ وَتَسِيرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ﴿١٠﴾ (الطور پ ۲۷ ع ۱)

جس دن آسمان دھپٹ کر، چکر مارنے لگے گا اور پہاڑ (روئی کی طرح) اڑنے پھرنے لگیں گے [1]

۱۰۹- وَأَنَّ عَلَيْهِ النَّشْأَةَ الْأُخْرَىٰ ﴿٤٧﴾ (النجم پ ۲۷ ع ۳)

اور یہ کہ دوبارہ (جلاکر) اٹھانا اس نے اپنے اوپر لیا ہے۔

۱۱۰- أَزِفَتِ الْآزِفَةُ ﴿٥٧﴾ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ ﴿٥٨﴾ (النجم پ ۲۷ ع ۳)

دیکھو نزدیک آنے والی نزدیک آپہنچی [2] اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اس کی تکلیف ٹالنے والا نہیں [3]

۱۱۱- اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿١﴾ (القمر پ ۲۷ ع ۱)

قیامت قریب آن پہنچی اور چاند پھٹ گیا [4]

۱۱۲- يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُكُرٍ ﴿٦﴾ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُنْتَشِرٌ ﴿٧﴾ مُهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿٨﴾ (القمر پ ۲۷ ع ۱)

جس دن بلانے والا (فرشتہ اسرافیل ان کو) ایسی چیز کی طرف بلائے گا جو دیکھنے میں نہیں آئی [5] یہ آنکھیں نیچے کیے ہوئے قبروں سے اس طرح نکل پڑیں گے جیسے ٹڈیاں بکھر پڑیں بلانے والے کی طرف بھاگتے ہوئے جائیں گے۔ کافر کہیں گے یہ دن تو بڑا (کٹھن دا جیرن) ہے۔

۱۱۳- بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ﴿٤٦﴾ (القمر پ ۲۷ ع ۳)

بات یہ ہے کہ (اصل) ان کے عذاب) کا وعدہ قیامت کے دن ہے اور قیامت تو بڑی آفت اور بڑی تلخ ہے [6]

۱۱۴- فَإِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُسْأَلُ عَنْ ذَنْبِهِ إِنْسٌ وَلَا جَانٌّ ﴿٣٩﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ

پھر جب (قیامت کے دن) آسمان پھٹ کر تیل (یا سرخ نری) کی طرح لال ہو جائے گا اس دن نہ آدمیوں سے ان کے گناہ پوچھے جائیں گے نہ جنوں سے [7] اس دن گناہ گار اپنے چہرے سے پہچان لیے جائیں

---

[1] شاہ عبدالقادر صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے جس دن لرزے آسمان کپکپا کر اور پھریں گے پہاڑ سرک کر۔ [2] قیامت کا ایک نام آزفہ بھی ہے یعنی نزدیک آنے والی اس کے نزدیک آپہنچنے کا مطلب یہ ہے کہ بہت ہی نزدیک ہے۔ [3] یا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کب نمود ہو گی۔ [4] صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ مکہ کے کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشانی چاہی آپ نے چاند کی طرف اشارہ کیا وہ دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا پہاڑ پر اور دوسرا دوسرے پہاڑ پر بعضے کافر کہنے لگے: حضرت محمدؐ نے ہم پر جادو کیا ایک شخص نے انہی میں سے جواب دیا کیا سب لوگوں پر جادو کر دیا یہ تو نہیں ہو سکتا غرض چاند کا پھٹنا ایک بڑا معجزہ تھا ہمارے پیغمبر صاحب کا اور آپ کا دنیا میں آنا قیامت کی ایک نشانی ہے تو چاند کا پھٹنا بھی قیامت کی نشانی ہوا۔ [5] قیامت کا ہولناک عذاب۔ [6] وہاں کا عذاب بڑا کڑا ہے دنیا کا عذاب اس کے سامنے بے حقیقت ہے۔ [7] یہ قیامت کے ایک موقع کا ذکر ہے جب ان کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور ہاتھ پاؤں کو حکم ہو گا بیان کرو ایک موقع یہ ہو گا کہ خود ان سے پوچھا جائے گا۔ جیسے دوسری آیت میں ہے فوربک لنسألنہم اجمعین۔

فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ﴿٤١﴾

(الرحمٰن پ ۲۷ ع ۲)

گے (منہ کالا آنکھیں نیلی) اور پیشانی اور پاؤں (ملائکہ) پکڑ لیے جائیں گے لہ

۱۱۵- إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿٣﴾ إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ﴿٤﴾ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿٥﴾ فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنبَثًّا ﴿٦﴾ وَكُنتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ﴿٧﴾ فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴿۵﴾ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴿٨﴾ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿۵﴾ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿٩﴾ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ﴿١٠﴾

(الواقعۃ پ ۲۷ ع ۲)

جب آن پڑنے والی (قیامت) آن پڑے اس کا آن پڑنا جھوٹ نہیں ہے (کسی کو) نیچا کرنے لگی (کسی کا) درجہ بلند کرے گی کہ جب زمین ہل کر جھکولے کھانے لگے گی سے اور پہاڑ ٹوٹ کر چکنا چور ہو جائیں گے (ریزہ ریزہ) اور گرد (غبار) کی طرح پھیل جائیں گے اور تم لوگوں کی (آدمیوں کی) تین ٹکڑیاں ہو جائیں گی ایک تو داہنے ہاتھ والے، داہنے ہاتھ والوں کا کیا پوچھنا ہے کہ دوسرے بائیں ہاتھ والے، بائیں ہاتھ والوں کی کیا خرابی ہے عہ تیسرے آگے بڑھنے والے تو وہ آگے بڑھنے والے ہیں ہی۔

۱۱۶- قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ﴿٤٩﴾ لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿٥٠﴾ (الواقعۃ پ ۲۷ ع ۲)

(اے پیغمبرؐ ان کافروں سے جو قیامت کو نہیں مانتے) کہہ دے ان کے پہلے اور پچھلے (سب لوگ) ایک مقرر دن کے وقت ضرور اکٹھے ہونگے (یعنی قیامت کے دن)

۱۱۷- وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾ (الواقعۃ ع ۲)

اور تم تو پہلی بار پیدا کرنا جان چکے ہو پھر کیوں نہیں سمجھتے کہ

۱۱۸- يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۚ أَحْصَاهُ اللَّهُ وَنَسُوهُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿٦﴾ (المجادلۃ پ ۲۸ ع ۱)

جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو جلا اٹھائے گا پھر جیسے کام وہ (دنیا میں) کرتے ہے ان کو جتلا دیگا اللہ تعالیٰ کو تو وہ سب یاد ہیں اور وہ اپنے کیے ہوئے کام (کرکے) بھول گئے اور ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہے شہ

۱۱۹- يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ ۖ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ

جس دن اللہ تعالیٰ ان منافقوں کو جلا اٹھائے گا وہاں اللہ کے سامنے بھی ایسی ہی قسمیں کھائیں گے۔ جیسے (دنیا میں) تمہارے سامنے کھاتے ہیں اور سمجھیں گے کہ اس سے کچھ مطلب نکل آئے گا سن رکھو یہی لوگ تو

لہ ایک زنجیر سے پیشانی اور پاؤں دونوں کس کر جہنم میں ڈال دیں گے، کہ حضرت عمرؓ نے کہا اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو دوزخ میں پست کرے گی اور اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو بہشت میں بلند کرے گی، سے وہ تو بہت عمدہ حالت میں ہوں گے کہتے ہیں داہنے ہاتھ والوں سے وہ لوگ مراد ہیں جو عرش کے داہنی طرف کھڑے کیے جائیں گے یا آدم کی داہنی طرف یا جن کا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا، عہ اسی طرح وہ دوسری بار بھی پیدا کر سکتا ہے، شہ اس کے نزدیک کوئی چیز غیب نہیں جو یہ قرآن میں ہے اللہ تعالیٰ غیب کی بات جانتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے نزدیک جو باتیں غیب ہیں، عہ بہت زور سے ہلنے لگے گی اس پر کے پہاڑ اور مکانات سب گر جائیں گے، عہ بعضوں نے کہا اصحٰب الیمین سے مبارک لوگ مراد ہیں یعنی نیک اور اصحٰب المشئمۃ سے منحوس یعنی بُرے بدکار۔ بعضوں نے کہا داہنے ہاتھ والوں سے وہ لوگ مراد ہیں جن کی روحوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی داہنی مٹھی میں لیا تھا اور بائیں ہاتھ والوں سے وہ لوگ جن کی روحوں کو اللہ تعالیٰ نے دوسری مٹھی میں لیا تھا اور فرمایا مجھے کچھ پرواہ نہیں یہ جنت کے لیے ہیں اور یہ دوزخ کے لیے جیسے صحیح حدیث میں وارد ہے،

اَلْكٰذِبُوْنَ ⑱ (المجادلۃ پ۲۸ ع ۳)
(بالکل) جھوٹے ہیں ۱

۱۲۱- لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ③ (الممتحنہ پ۲۸ ع ۱)
قیامت کے دن تمہارے ناطے رشتے اور اولاد کچھ تمہارے کام نہیں آنے کی اللہ تعالیٰ تم کو اُن سے جدا کردے گا ۲ اور اللہ تم جو تم کرتے ہو وہ دیکھ رہا ہے۔

۱۲۲- زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ⑦ (التغابن پ۲۸ ع ۱)
کافر یہ گمان کرتے ہیں کہ ان کو (مرنے کے بعد) پھر جی اٹھنا نہیں ہے (اے پیغمبر) کہہ دے کیوں نہیں قسم میرے مالک کی تم ضرور جلا کر اُٹھائے جاؤ گے پھر تم کو جو تم نے (دنیا میں) کیا (اس کا بدلہ دیکر) جتلایا جائیگا اور اللہ تعالےٰ پر یہ بات (کچھ مشکل نہیں) آسان ہے۔

۱۲۳- يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ ⑨ (التغابن پ۲۸ ع ۱)
تم کو اس دن جتلایا جائے گا جس دن حشر کے روز تم سب کو جمع کرے گا۔ یہی تو ہار جیت کا دن ہے ۳

۱۲۳ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ ⑧ (التحریم پ۲۸ ع ۲)
جس دن اللہ تم (اپنے) پیغمبر کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے شرمندہ (رسوا) نہ کرے گا ان (کے ایمان) کا نور ان کے آگے آگے اور داہنی طرف دوڑتا جاتا ہوگا۔

۱۲۴- فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـئَتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ㉗ (الملک پ۲۹ ع ۲)
تو یہ لوگ جب قیامت کو اپنے پاس (آن موجود) دیکھیں گے اس وقت (ہیبت کے مارے) ان کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا (فرشتے کہیں گے) یہی (عذاب تو) وہ ہے جسکو تم (دنیا میں) مانگا کرتے تھے ۴

۱۲۵- يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ㊷ خَاشِعَةً
جس دن (حق تعالیٰ کی) پنڈلی کھولی جائے گی اور (سب) لوگ سجدے کے لیے بلائے جائیں گے تو (کافر اور منافق) سجدہ نہ کرسکیں گے ۵ اس وقت

---

۱ ان کی قسم کا تم اعتبار نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ کے سامنے قسمیں کیا کام آئیں گی وہ تو دل تک کا حال جانتا ہے۔ ۲ تم بہشت میں رہو گے اور تمہارے ناطے رشتے والے جو کافر ہیں وہ دوزخ میں جائیں گے تم کہاں وہ کہاں۔ ۳ کافر ہاریں گے اور مومن ان کے ٹھکانے جو بہشت میں ہیں جیت لیں گے یا یہی ٹوٹا اٹھانے کا دن ہے کافر ایمان نہ لانے پر افسوس کریں گے اور مومن زیادہ نیکی کرنے پر۔ ۴ بار بار پیغمبر اور مسلمانوں سے کہتے تھے بتلاؤ یہ وعدہ کب پورا ہوگا۔ ۵ ان کی پیٹھ کی پسلیاں جڑ کر ایک تختہ کی طرح ہو جائیں گی سجدہ کیلئے جھک نہ سکیں گے معنوں صحیح حدیث میں وارد ہے بخاری اور مسلم نے ابو سعید نکالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن مالک ہمارا اپنی پنڈلی کھولے گا تو ہر مومن مرد اور ہر مومن عورت اس کو سجدہ کریں گے اور وہ لوگ رہ جائیں گے جو دکھانے اور سنانے کے لیے دنیا میں سجدہ کرتے تھے (ان کے دل میں ایمان نہ تھا) ان کی پیٹھ ایک تختہ ہو جائے گی دوسری حدیث میں ہے اسی آیت کی تفسیر میں ایک بڑا نور ظاہر ہوگا اور لوگ سجدے میں گر پڑیں گے متکلمین نے اپنی عادت کے موافق ساق یعنی پنڈلی کی تاویل کی ہے اور یکشف عن ساق کا ترجمہ یوں کیا ہے جس دن سخت دن ہوگا اہلحدیث تاویل نہیں کرتے اور سمع اور بصر اور عین اور وجہ اور قدم اور عضو کی طرح پروردگار کے لیے ساق پنڈلی بھی ثابت کرتے ہیں اور اس کے اپنے ظاہری معنی پر محمول رکھتے ہیں مگر یہ کہتے ہیں کہ اس کی ساق ایسی جیسے اس کی شان کے لائق ہے اور مخلوقات کی ساق سے اس کو مشابہت نہیں دیتے اور افسوس ہے صاحب مدارک اور بیضاوی اور کشاف اور رازی پر جنھوں نے ساق کی تاویل کی اور اہلحدیث کو مشبہ قرار دیا شاہ ولی اللہ صاحب نے فرمایا یہ لوگ غلطی پر ہیں جو اہلحدیث کو مجسمہ و مشبہ قرار دیتے ہیں۔

اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ وَقَدْ كَانُوْا
يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾
(القلم پ ۲۹ ع ۲)

شرمندگی کے مارے) ان کی آنکھیں نیچے ہوں گی ان کے چہروں) پر ذلت برس رہی ہوگی اور جب (دنیا میں) اچھے (صحیح سالم تندرست) تھے اور ان کو سجدے کے لیے بلاتے تھے (تو وہ سجدہ نہیں کرتے تھے)[1]

۱۳۶- اَلْحَاۗقَّةُ ﴿۱﴾ مَا الْحَاۗقَّةُ ﴿۲﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ
مَا الْحَاۗقَّةُ ﴿۳﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ
بِالْقَارِعَةِ ﴿۴﴾ (الحاقة پ ۲۹ ع ۱)

حق ہونے والی اور کیا چیز ہے حق ہونے والی اور (اے پیغمبرؐ) تو کیا جانے حق ہونے والی کیا چیز ہے[2] ثمود اور عاد (دونوں) نے کھڑکھڑا ڈالنے والی (یعنی قیامت) کو جھٹلایا[3]

۱۳۷- فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾
وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً
وَّاحِدَةً ﴿۱۴﴾ فَيَوْمَىِٕذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱۵﴾
وَانْشَقَّتِ السَّمَاۗءُ فَهِيَ يَوْمَىِٕذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿۱۶﴾
وَّالْمَلَكُ عَلٰٓي اَرْجَاۗىِٕهَا ۭ وَيَحْمِلُ عَرْشَ
رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿۱۷﴾ يَوْمَىِٕذٍ
تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿۱۸﴾
(الحاقة پ ۲۹ ع ۱)

پھر جب صور ایک بار پھونکا جائے گا اور زمین اور پہاڑ دونوں کو اٹھا کر (اپنی جگہ سے اکھاڑ کر) ایک بارگی ٹکرا دیا جائے گا[4] اس دن ہو پڑنے والی (قیامت) ہو پڑے گی[5] اور آسمان پھٹ جائے گا وہ اس دن پھسپسا (کمزور) ہو جائے گا اور فرشتے جو آسمان پر رہتے ہیں) وہ اس کے کناروں پر آ جائیں گے[6] اور تیرے مالک کا تخت اس دن آٹھ (فرشتے) اٹھائے ہوں گے[7] (لوگو) اس دن خدائے تعالےٰ کے سامنے لائے جاؤ گے تمہارا کوئی بھید اس پر چھپا نہیں رہے گا۔

۱۳۸- يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَاۗءُ كَالْمُهْلِ ﴿۸﴾ وَتَكُوْنُ
الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ﴿۹﴾ وَلَا يَسْــَٔــلُ حَمِيْمٌ
حَمِيْمًا ﴿۱۰﴾ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ۭ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ

جس دن آسمان پگھلے تانبے کی طرح (لال) ہو جائیگا اور پہاڑ رنگی ہوئی اون کی طرح (اڑتے پھریں گے) کوئی رشتہ والا اپنے رشتہ دار کو (یا کوئی دوست اپنے دوست کو) دکھائے جانے پر بھی نہ پوچھیگا[7] گنہگار (کافر) اس دن

---

[1] اس کی سزا یہ ملی کہ قیامت کے دن ان کو سجدے سے روک دیا گیا کعب احبارؓ نے کہا قسم خدا کی یہ آیت ان لوگوں کے باب میں اتری جو جماعت میں شریک نہیں ہوتے۔ [2] یعنی پوری حقیقت اس کی تجھ کو بھی معلوم نہیں گو پیغمبر یہ جانتے تھے کہ قیامت آئے گی مگر اس کی حقیقت سے واقف نہ تھے۔ حاقہ قیامت کو کہتے ہیں کیونکہ وہ ضرور آنے والی ہے۔ [3] قیامت کا ایک نام قارعہ یعنی کھڑکھڑا دینے والی اور ہلا دینے والی بھی ہے اس لیے کہ دلوں کو اپنی ہیبت سے ہلا دے گی۔ [4] یہ اس وقت ہوگا جب لوگ اپنی قبروں سے نکل پڑیں گے زمین اور پہاڑ ٹکرا کر دونوں کو ملا کر صاف میدان کر دیں گے کہیں اونچا نیچا نہ رہے گا۔ [5] پھر زمین پر اتریں گے اور زمین کو گھیر لیں گے۔ [6] یا آٹھ صفیں اٹھائیں گی ان کی گنتی اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے ابن عباسؓ نے کہا یہ آٹھ فرشتے جو حاملین عرش ہوں جنگلی بکریوں کی صورت پر ہوں گے ان کے سر عرش سے لگے ہوں گے اور ان کے پاؤں تحت الثریٰ سے ان کے سینگ پانسو برس کی راہ ہوں گے اب ایسے چار فرشتے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں۔ ابن مسعودؓ نے کہا آسمان سے زمین تک پانسو برس کی راہ ہے اور ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک بھی پانسو برس کی راہ ہے اور آسمان اور زمین کا دل بھی پانسو برس کی راہ ہے ساتویں آسمان سے کرسی تک پانسو برس کی راہ ہے اللہ تعالیٰ کا تخت پانی پر ہے اور اللہ تعالیٰ تخت کے اوپر ہے اور تمہارا کوئی کام اس سے پوشیدہ نہیں یعنی عرش پر رہ کر وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے اور سب کچھ جانتا ہے، یہ ابن خزیمہ اور دارمی نے نکالا۔ [7] یعنی ہر شخص کو اس کے دوست عزیز دکھلائے جائیں گے وہ ان کو دیکھے گا پہچانے گا مگر خاک بھی نہ پوچھے گا اپنی اپنی فکر پڑی ہوگی۔

يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ ﴿١١﴾ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ﴿١٢﴾ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ﴿١٣﴾ وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنجِيهِ ﴿١٤﴾ كَلَّا ﴿١٥﴾ (المعارج پ ۲۹ ع ۱)

آرزو کرے گا کاش اپنے بیٹے اور اپنی جورو اور اپنے بھائی اور اپنے کنبے والوں کو (یا اپنی ماں کو) جو (مصیبت کے وقت) اسکو پناہ دیا کرتے تھے (ان کے پاس جا کر رہتا تھا) اور زمین کے سارے لوگوں کو اپنی چھوڑائی میں دے ڈالے پھر (کسی طرح) دنیا اسکو چھوڑا لے یہ ہونا نہیں [۱]

۱۲۹- يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ﴿٤٣﴾ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۚ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٤٤﴾ (المعارج پ ۲۹ ع ۲)

جس دن وہ قبروں سے نکلیں گے بھاگتے جائیں گے گویا وہ نشانوں کی طرف دوڑ رہے ہیں [۲] (شرمندگی کے مارے) ان کی آنکھیں نیچی ہوں گی ذلت (اور خواری ان پر چھا رہی ہوگی۔ یہی تو وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ ہے۔

۱۳۰- يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا ﴿١٤﴾ (المزمل پ ۲۹ ع ۱)

جس دن زمین اور پہاڑ کانپنے لگیں گے اور پہاڑ بھر بھرے ریت کے ٹیلے بن جائیں گے (ان میں دم نہ رہے گا)

۱۳۱- فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ﴿١٧﴾ السَّمَاءُ مُنفَطِرٌ بِهِ ۚ كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا ﴿١٨﴾ (المزمل پ ۲۹ ع ۱)

پھر اگر تم اس دن کو نہ مانو گے جو بچوں کو بوڑھا بنا دے گا [۳] اس (کی ہیبت) سے آسمان پھٹ جائے گا تو تم (عذاب سے) کیونکر بچو گے [۴] اس کا وعدہ (ضرور) ہو کر رہے گا۔

۱۳۲- فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ﴿٨﴾ فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ﴿٩﴾ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ ﴿١٠﴾ (المدثر پ ۲۹ ع ۱)

پھر جب دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو یہی دن تو مشکل دن ہے (سب پر مشکل ہوگا۔ کافروں پر سخت مشکل۔

۱۳۳- إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ ﴿٣٥﴾ نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ ﴿٣٦﴾ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ ﴿٣٧﴾ (المدثر پ ۲۹ ع ۲)

دوزخ ایک بڑی بلا ہے ان لوگوں کو ڈرانے کے لیے (بس کرتی ہے) جو تم میں (ایمان لا کر) آگے بڑھنا (بہشت میں جانا) چاہتے ہیں۔ (یا کافر رہ کر) پیچھے ہٹنا (دوزخ میں جانا) چاہتے ہیں۔

۱۳۴- فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿٧﴾ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ﴿٨﴾ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿٩﴾ يَقُولُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿١٠﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿١١﴾ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ﴿١٢﴾ يُنَبَّأُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ

پھر جب (ہیبت سے) آنکھ پتھرا جائے گی اور چاند گہنا جائے گا اور سورج اور چاند دونوں مل جائیں گے [۵] اور آدمی اس دن کہے گا اب کہاں بھاگیں۔ بھاگ ہی نہیں سکتے کہیں پناہ نہ ملے گی۔ تیرے مالک ہی کے پاس اس دن ٹھکانا ملے گا۔ اس دن آدمی کو جتلا دیا جائے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے

---

[۱] یعنی چھوڑائی منظور نہ ہوگی۔ [۲] یا اپنے تھانوں کی طرف جن کو وہ دنیا میں پوجا کرتے تھے۔ [۳] بچوں کو بوڑھا بنا دے گا یعنی ہول اور سختی سے۔ [۵] دونوں مل کر پچھم سے نکلیں گے ان میں روشنی کا نام نہ ہوگا یا دونوں کے مل جانے سے مطلب یہ ہے کہ رات اور دن باقی نہ رہیں گے ایک سا وقت ہو جائے گا۔ بعضوں نے کہا مل جانے سے مراد ہے کہ دونوں تاریک ہو جائیں گے۔

وَأَخَّرَ ﴿١٣﴾ (القیمۃ پ ۲۹ ع ۱)

چھوڑا [1]

۱۳۵- وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ إِلَىٰ رَبِّهَا
نَاظِرَةٌ ٢٣ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ﴿٢٤﴾
تَظُنُّ أَنْ يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿٢٥﴾ كَلَّا إِذَا
بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿٢٦﴾ وَقِيلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿٢٧﴾
وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿٢٨﴾ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ
بِالسَّاقِ ﴿٢٩﴾ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ ﴿٣٠﴾
(القیمۃ پ ۲۹ ع ۱)

اس دن (یعنی قیامت کے دن) بعضے منہ تو تر و تازہ (خوش و خرم) ہونگے اپنے مالک کو دیکھتے ہوئے [2] اور بعضے منہ اس دن سوکھے ہونگے (اداس اور رنجیدہ) وہ سمجھتے ہوں گے کہ (اب) ان پر سختی کی جائیگی [3] نہیں نہیں (کافر ماننے والے نہیں) جب جان ہنسلیوں میں آجائیگی اور (بیمار کے پاس والے) بول اٹھیں گے اب کوئی (جھاڑ پھونک) کرنے والا ہے (جو اس کی جان بچائے) اور بیمار سمجھے گا اب (یار دوستوں سے) جدا ہوا اور پنڈلی سے پنڈلی مل جائیگی (جیسے مرتے وقت ہوتا ہے) اس دن (اس سے کہا جائیگا) تجھ کو اپنے مالک کے پاس چلنا ہے [4]۔

۱۳۶- إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾ فَإِذَا النُّجُومُ
طُمِسَتْ ﴿٨﴾ وَإِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ ﴿٩﴾ وَإِذَا
الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿١٠﴾ وَإِذَا الرُّسُلُ أُقِّتَتْ ﴿١١﴾
لِأَيِّ يَوْمٍ أُجِّلَتْ ﴿١٢﴾ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ﴿١٣﴾
وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ﴿١٤﴾ وَيْلٌ
يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿١٥﴾ (المرسلات پ ۲۹ ع ۱)

تم سے جس کا وعدہ ہے (یعنی قیامت کا) وہ ضرور آئیگی پھر جس وقت تارے ماند پڑ جائیں (ان میں روشنی نہ رہے) اور جب آسمان پھٹ جائے اور جب پہاڑ اڑا دیئے جائیں اور جب پیغمبروں (کے حاضر ہونے کا) ایک وقت مقرر کیا جائے (اس وقت سمجھو کہ قیامت آئی [5] کس بڑے) دن کیلئے ان کا حاضر ہونا ملتوی ہو رکھا گیا فیصلے کے دن کے لیے اور (اے پیغمبرؐ) تو کیا سمجھا فیصلہ کا دن کیسا ہوگا اس دن (قیامت کو) جھٹلانیوالوں کی خرابی ہوگی۔ [6]

۱۳۷- هَٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُونَ ﴿٣٥﴾ وَلَا يُؤْذَنُ
لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ ﴿٣٦﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ
لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٧﴾ هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۖ جَمَعْنَاكُمْ
وَالْأَوَّلِينَ ﴿٣٨﴾ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيدُونِ ﴿٣٩﴾
وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٠﴾ (المرسلات پ ۲۹ ع ۱)

یہ وُہ دن ہوگا جس دن گناہ گار (ہیبت کے مارے) بات نہ کر سکیں گے اور نہ ان کو عذر کرنے کی اجازت ملے گی اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہوگی (ہم ان سے کہیں گے) یہی فیصلہ کا دن ہے ہم نے تم کو اور اگلے لوگوں کو (یہاں) اکٹھا کر دیا ہے تم (سب مل کر بھی) کوئی داؤں چلا سکو تو چلاؤ (اپنے تئیں ہمارے عذاب سے بچاؤ) اس دن جھٹلانے والوں کو خرابی ہوگی۔

[1] یعنی جو اچھے اور بُرے اعمال وہ کر کے مرا اور جو یادگار اپنے بعد چھوڑی یعنی وہ اعمال جن کا ثواب اور عذاب مرے بعد بھی پہنچا کرتا ہے اوپر گذر چکا کہ جو کوئی نیک بات نکالے اس کو اپنا بھی ثواب اور قیامت تک عمل کرنے والوں کا ثواب اور جو کوئی بُری بات نکالے اس کو اپنا بھی عذاب اور قیامت تک اس پر چلنے والوں کا بھی عذاب ملتا رہے گا۔ یا جو کوئی دین کا مدرسہ بنا جائے یا نیک اولاد چھوڑ جائے یا سرائے یا پل یا کنوں مسلمانوں کے فائدے کے لیے بنا جائے یہ سب ان میں داخل ہے جن کو پیچھے چھوڑا، [2] صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ قیامت کے دن مومن اپنے پروردگار کو اس طرح دیکھیں گے جیسے چاند کو بے تکلف دیکھتے ہیں۔ بیس صحابہ نے ان کو روایت کیا ہے اور معتزلہ اور روافض نے اس کا انکار کیا ہے، [3] ان پر آفت آنے والی ہے یا ان کی کمر توڑنے والی ہے، [4] دنیا کی زندگی ختم ہو چکی اب جواب دہی کا وقت آگیا، [5] پیغمبر باری باری اپنی امتوں کو لے کر اللہ تعالی کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے ہر ایک کا وقت مقرر کیا جائے گا ان کا فیصلہ کرنے کو [6] دوسری آیتوں میں جو مذکور ہے کہ وہاں کھسر پھسر ہی کی آواز سنی جائے گی یا ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے پوچھا پاچھی کرنے کو۔ یہ اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ وہ دن بہت لمبا ہزار برس کا ہوگا کسی وقت کچھ حالت ہوگی کسی وقت کچھ ابن عباسؓ سے ایسا ہی منقول ہے۔

۱۳۸۔ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ﴿١٧﴾ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ﴿١٨﴾ وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ﴿١٩﴾ وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿٢٠﴾ (النبا پ۳۰ ع ۱)

بیشک فیصلے کے دن (قیامت) کا ایک وقت مقرر ہے جس دن صور پھونکا جائیگا اور تم پرے پرے (جٹ جٹ) ہوکر (حشر کے میدان میں) آؤ گے اور آسمان پھٹ جائیگا اس میں چھید چھید ہو جائیں گے اور پہاڑ (اپنی جگہ سے اکھیڑ کر) چلائے جائیں گے وہ سراب کی طرح (بالکل نابود) ہو جائیں گے ؎۱

۱۳۹۔ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا ﴿٣٧﴾ لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا ﴿٣٩﴾ إِنَّا أَنْذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا ﴿٤٠﴾ (النبا پ۳۰ ع ۲)

جس دن روح اور فرشتے صف باندھ کر (اسکے سامنے) کھڑے ہوں گے کوئی بات تک نہ کر سکے گا مگر جس کو اللہ تعالیٰ اجازت دے اور وہ ٹھیک بات کہے ؎۲ یہی وہ دن ہے جس کا آنا برحق ہے۔ پھر جس کا جی چاہے وہ اپنے مالک کے پاس ٹھکانا کر لے (لوگو) ہم نے تم کو اس عذاب سے ڈرایا جو نزدیک (آنے والا ہے) جس دن (ہر آدمی) جو عمل اس نے آگے بھیجے ان کو دیکھے گا اور کافر کہے گا کاش میں مٹی ہوتا (یا مٹی ہو جاتا) ؎۳

۱۴۰۔ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿٦﴾ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿٧﴾ قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ ﴿٨﴾ أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿٩﴾ (النازعات پ۳۰ ع ۱)

جس دن زمین کانپنے لگے گی اس کے ساتھ دوسرا زلزلہ ہوگا ؎۴ اس دن کتنے دل دھڑک رہے ہوں گے ان (دل والوں) کی آنکھیں نیچے ہوں گی۔

۱۴۱۔ فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ ﴿١٣﴾ فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿١٤﴾ (النازعات پ۳۰ ع ۱)

بس ایک ڈانٹ بتائی (دوسری بار صور پھونکا گیا) تو (سب لوگ) ایک دم سے حشر کے میدان میں آموجود ہوئے ؎۵

۱۴۲۔ فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَىٰ ﴿٣٤﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ مَا سَعَىٰ ﴿٣٥﴾ (النازعات پ۳۰ ع ۲)

پھر جب بڑی آفت آن پہنچے گی (قیامت) جس دن آدمی کو اپنا کیا (نامہ اعمال دیکھ کر) یاد آجائے گا۔

؎۱ سراب کہتے ہیں اس ریتے کو جو دور سے پانی کی طرح چمکتا ہے آدمی سمجھتا ہے یہ پانی ہے جب پاس جاتا ہے تو پانی واتی کچھ نہیں ؎۲ یعنی ایماندار کی سفارش کرے نہ کافر اور منافق کی بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے مگر جس کے لیے خدا اجازت دے اور اس نے (دنیا میں) ٹھیک بات کہی ہو یعنی کلمۂ توحید پڑھا ہو ابن عباسؓ سے ایسا ہی منقول ہے روح سے مراد ایک فرشتہ ہے جو سارے آسمانوں اور زمین میں بڑا ہے جبرائیلؑ یا روح ایک قسم کی مخلوق ہے فرشتوں کے سوا جیسے حدیث میں ہے اس کے سر اور ہاتھ اور پاؤں ہیں یا اعلیٰ درجہ کے فرشتے یا فرشتوں پر جو نگہبان مقرر ہیں یا آدمؑ کی اولاد یا آدمیوں کی روحیں ؎۳ آدمی نہ ہوتا تو آج اس عذاب میں گرفتار نہ ہوتا ابو ہریرہؓ نے کہا قیامت کے دن جانور چرند اور پرند سب کا حشر ہوگا یہاں تک کہ بن سینگ والی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا پھر ان سے کہا جائے گا اب خاک ہو جاؤ اس وقت کافر آرزو کرے گا کاش میں بھی خاک بن جاتا ؎۴ دوسری بار صور پھونکا جائے گا ان دونوں صوروں میں چالیس برس کا فاصلہ ہوگا۔ حدیث میں ہے جب چوتھائی رات گذر جاتی تو آپ کھڑے ہوتے اور فرماتے لوگو اللہ تعالیٰ کی یاد کرو پہلی کپکپی آن پہنچی اس کے بعد دوسری کپکپی ہے موت اپنا سامان لے کر آن پہنچی۔ ؎۵ ساہرہ کہتے ہیں ردتے زمین کو مراد میدان حشر ہے بعضوں نے کہا ساہرہ ایک دوسری زمین ہے چاندی کی اس پر کسی نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کی بعضوں نے کہا ساہرہ ساتویں زمین ہے اسی پر خلقت کا حساب و کتاب ہوگا سفیان ثوری نے کہا ساہرہ شام کی زمین ہے یا مکہ کی۔

۱۴۳۔ مَنْ يَّخْشٰهَا ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا
لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا ﴿۴۶﴾

جس کو قیامت کا ڈر ہو اسکو (اللہ کے عذاب سے) ڈرائے[1] یہ (قریش کے کافر) جس دن قیامت کو دیکھیں گے ان کو ایسا معلوم ہوگا جیسے وہ (دنیا میں) پہر بھر شام کو یا پہر بھر صبح کو رہے[2]

(النازعات پ ۳۰ ع ۲)

۱۴۴۔ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ يَوْمَ يَفِرُّ
الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿۳۵﴾ وَ
صَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ
يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ
مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾ وَوُجُوْهٌ
يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾ (عبس پ ۳۰ ع ۱)

پھر جب کان بہرا کرنے والی (قیامت) آن پہنچے گی[3] جس دن آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ اور اپنی جورو اور اپنے بیٹوں (کو دیکھ کر ان) سے بھاگے گا[4] تو اس دن ہر آدمی کا ان لوگوں میں سے ایسا حال ہوگا کہ اُس کو دوسرے کا خیال بھی نہیں رہے گا۔[5] کچھ منہ تو اس دن چمکتے ہوتے ہنستے ہوں گے[6] اور کچھ منہ اس دن گرد پڑے ہوتے (تاریک) ہوں گے کالک ان پر چھا رہی ہوگی یہ وہ لوگ ہوں گے جو (دنیا میں) کافر بدکار تھے۔

۱۴۵۔ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿۱﴾ وَاِذَا النُّجُوْمُ
انْكَدَرَتْ ﴿۲﴾ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ﴿۳﴾ وَاِذَا
الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿۴﴾ وَاِذَا الْوُحُوْشُ
حُشِرَتْ ﴿۵﴾ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿۶﴾ وَاِذَا
النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ﴿۷﴾ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ﴿۸﴾
بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ﴿۹﴾ وَاِذَا الصُّحُفُ

جب سورج تاریک ہو جائے اور جب تارے جھڑ جائیں[7] اور جب پہاڑ اڑا دیئے جائیں[8] اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں ماری پھریں[9] اور جب جنگلی جانور (سب) اکٹھا کیے جائیں[10] اور سمندر آگ ہو جائیں[11] اور جب جانیں (بدنوں سے) جوڑی جائیں اور جب اس لڑکی سے جو جیتی گاڑی گئی پوچھا جائے۔ وہ کس قصور میں ماری گئی اور جب اعمال نامے پھیلائے

[1] اس کا وقت بتلانا تیرا کام نہیں ہے، [2] ایک دن بھی پورا نہیں رہے، [3] کان بہرہ کرنے والی یعنی صور کی آواز، [4] ایسا نہ ہو کہ وہ کچھ نیکیاں مانگیں[5] کیسا باپ اور کیسا بیٹا اپنی اپنی پڑے گی معاذ اللہ کیا برا وقت ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تم ننگے پاؤں اور ننگے بدن حشر کیے جاؤ گے حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ ایک دوسرے کا ستر دیکھے گا آپ نے فرمایا اسی دن ہر آدمی کو ایسی فکر پڑے گی جو اس کو بس کرتی ہوگی ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے، [6] ابن عباسؓ نے کہا یعنی مومنین کے منہ کیونکہ معلوم ہو جائے گا کہ ہمارا بیڑا پار ہے انشاء اللہ تعالیٰ، [7] گر پڑیں ایک پھر یا ماند پڑ جائیں یا دوزخ میں ڈال دیئے جائیں جیسے حدیث میں ہے کہ ستارے دوزخ میں گر پڑیں گے اور جتنی چیزیں اللہ تعالیٰ کے سوا پوجی جاتی ہیں وہ سب دوزخ میں ڈالی جائیں گی مگر عیسیٰ اور ان کی ماں اور اگر وہ اس سے خوش ہوتے کہ لوگ ان کو پوجیں تو وہ بھی دوزخ میں ڈال دیئے جاتے [8] اپنی جگہ سے اکھیڑ کر ریزہ ریزہ کر کے ان کو اُڑا دیں، [9] اونٹنی ایک سال میں جنتی ہے دس مہینے کی گابھن اونٹنی کی بڑی قدر ہوتی ہے کیونکہ اب چند ہی روز میں وہ دودھ دے گی اور بچہ جنے گی لیکن قیامت کا وقت ایسا پریشانی کا ہوگا کہ اس قسم کی اونٹنیاں بھی اگر ہوں تو چھٹی پھریں گی کوئی نہ ان کو چرائے گا نہ ان کی خبر لے گا، [10] یعنی دوبارہ زندہ ہو کر ان کا حشر ہو جیسے صحیح حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن حق والوں کا حق دلایا جائے گا یہاں تک کہ بن سینگ والی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا۔ قتادہؒ نے کہا ہر جانور کا حشر ہوگا بدلہ لینے کے لیے یہاں تک کہ مکھی کا بھی پھر بدلے کے بعد وہ خاک ہو جائیں گے، [11] یا سب سمندروں کا پانی مل کر ایک ہو جائے یا سمندر سوکھ جائیں یا لال ہو جائیں۔ ابو العالیہؒ نے کہا چھ باتیں تو دنیا میں ہوں گی اذا الشمس کورت سے اذا البحار سجرت تک اور چھ باتیں آخرت میں اذا النفوس زوجت سے اذا الجنۃ ازلفت تک۔

نُشِرَتْ ﴿۱۰﴾ وَإِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ﴿۱۱﴾ وَإِذَا
الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ﴿۱۲﴾ وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ﴿۱۳﴾
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ أَحْضَرَتْ ﴿۱۴﴾ (التکویر پ ۳۰ ع ۱)

جائیں اور جب آسمان کی کھال کھینچ لی جائے اور جب دوزخ دھکائی جائے (سلگائی جائے) اور جب بہشت (مومنوں کے) نزدیک لائی جائے اس وقت ہر شخص جان لے گا وہ کیا لایا ہے [۱]

۱۴۶- إِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ﴿۱﴾ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ
انْتَثَرَتْ ﴿۲﴾ وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ﴿۳﴾ وَإِذَا
الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ﴿۴﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ
وَأَخَّرَتْ ﴿۵﴾ (الانفطار پ ۳۰ ع ۱)

جب آسمان چر جائے [۲] اور جب ستارے جھڑ پڑیں اور جب سمندر بہ پڑیں اور جب قبریں الٹ دی جائیں (ان میں سے مردے نکل پڑیں) اس وقت ہر شخص جان لے گا جو عمل اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا۔ [۳]

۱۴۷- وَمَآ أَدْرٰكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ مَآ
أَدْرٰكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿۱۸﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ
نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۖ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ
لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾ (الانفطار پ ۳۰ ع ۱)

اور (اے پیغمبرؐ) تو کیا جانے بدلے کا دن کیسا (سخت) ہوگا۔ پھر (ہم ہی کہتے ہیں) تجھے کیا معلوم بدلے کا دن کیسا (سخت) ہوگا۔ جس دن کوئی شخص دوسرے شخص کا [۴] کچھ فائدہ نہ کر سکے گا اور اس دن اللہ ہی کا سب اختیار ہوگا۔

۱۴۸- إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿۱﴾ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا
وَحُقَّتْ ﴿۲﴾ وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ﴿۳﴾ وَأَلْقَتْ
مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ﴿۴﴾ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا
وَحُقَّتْ ﴿۵﴾ (الانشقاق پ ۳۰ ع ۱)

جب آسمان پھٹ جائے [۵] اور اپنے مالک کا حکم مان لے اور اس کو ماننا ہی چاہیے اور جب زمین (اونچ نیچ برابر کرکے) تان دی جائے اور جو کچھ اس میں ہے (مردے خزانے وغیرہ) وہ (سب) باہر ڈال دے گی اور خالی ہو جائے اور اپنے مالک کا حکم مان لے اور اس کو ماننا ہی چاہیے [۶]

۱۴۹- يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ﴿۹﴾ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ
وَّلَا نَاصِرٍ ﴿۱۰﴾ (الطارق پ ۳۰ ع ۱)

جس دن (آدمی کی) چھپی باتیں جانچی جائیں گی [۷] اس دن نہ اس کو کوئی زور ہوگا۔ نہ اس کا کوئی مدد کرنے والا۔

۱۵۰- هَلْ أَتٰىكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ﴿۱﴾
وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿۲﴾ عَامِلَةٌ

(اے پیغمبرؐ) تجھ کو چھا جانے والی (قیامت) کی خبر پہنچی ہے [۸] کتنے (لوگوں کے) منہ اس دن جھکے ہوئے (وہ دوزخ میں) محنت مشقت کر رہے ہوں گے [۹]

---

[۱] یعنی اچھے کام لے کر آیا یا برے کام، [۲] پھٹ جائے یا اس میں شگاف پڑ جائے کہتے ہیں فرشتوں کے اترنے کے لیے پھٹ جائے گا یا اللہ تعالیٰ کی ہیبت سے [۳] جس کا ثواب یا عذاب مرے بعد بھی اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے جیسے اوپر بیان ہو چکا حذیفہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اچھا طریق قائم کرے اس کو اپنا ثواب اور ان لوگوں کا ثواب جو اس پر عمل کرتے ہیں ملتا رہے گا اور ان لوگوں کے ثواب میں کمی نہ ہوگی اور جو کوئی برا طریق نکالے اس پر اس کا عذاب اور ان لوگوں کا عذاب ہوگا جو اس پر عمل کرتے رہیں گے اور ان لوگوں کے عذاب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ پھر یہ آیت پڑھی حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے، [۴] رہی شفاعت وہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوگی باقی اپنے اختیار سے کوئی شفاعت بھی نہیں کر سکنے کا، [۵] یہ قیامت کے قریب ہوگا۔ آسمان پھٹ کر ایک سفید ابر نمودار ہوگا [۶] جب یہ باتیں ہوں تو سمجھنا کہ قیامت آئی، [۷] اس کے سب راز کھل جائیں گے، [۸] قیامت کو چھا جانے والی کہا کہ اس کا ہول اور ڈر سب کے دلوں پر چھا جائے گا، [۹] طوق زنجیریں جکڑے ہوئے ان کو اٹھاتے ہوئے اترتے چڑھتے ہوں گے۔

نَاصِبَةٌ ﴿۳﴾ تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً ﴿۴﴾ تُسْقَىٰ مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ ﴿۵﴾ لَّيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِن ضَرِيعٍ ﴿۶﴾ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِن جُوعٍ ﴿۷﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿۸﴾ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿۹﴾ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۱۰﴾ لَّا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ﴿۱۱﴾ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿۱۲﴾ فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ﴿۱۳﴾ وَأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ﴿۱۴﴾ وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ﴿۱۵﴾ وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ﴿۱۶﴾ (الغاشیۃ پ ۳۰ ع ۱)

تھک (کر چور ہو) گئے ہونگے بے حد گرم انگار میں جا داخل ہوں گے [۱] ان کو ایک کھولتے ہوئے چشمے سے (پانی) پلایا جائے گا [۲] ان کو ضریع کے سوا اور کوئی کھانا نصیب نہ ہوگا اس کے کھانے سے نہ تو بدن موٹا ہوگا اور نہ بھوک بند ہوگی [۳] کچھ (لوگوں کے) منہ اس دن تازے (خوش) ہوں گے اپنی کوشش سے [۴] راضی وہ اونچے (بہشت کے) باغ میں رہیں گے وہاں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے اس میں چشمے بہ رہے ہوں گے اس میں اونچے اونچے تخت (بیٹھنے کے لیے) اور آبخورے (پانی اور شراب پینے کے لیے) رکھے ہوں گے اور گاؤ تکیے ایک قطار میں لگے ہوئے اور چاندنیاں (یا تو شکیں) بچھی ہوئیں۔

۱۵۱- إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم ﴿۲۶﴾ (الغاشیۃ پ ۳۰ ع ۱)

بیشک ان (سب) کو (مرنے کے بعد) ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے۔ پھر ان (سب) سے حساب کتاب لینا بھی ہمارا ہی کام ہے۔

۱۵۲- كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾ وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۚ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ ﴿۲۳﴾ (الفجر پ ۳۰ ع ۱)

دیکھو ایسا نہیں کرنا چاہیئے جب زمین مارے دھکوں کے چکنا چور ہو جائے اور (اے پیغمبرؐ) تیرا مالک تشریف لائے [۵] اور فرشتے قطاریں باندھ کر حاضر ہوں اور اس دن دوزخ (سامنے) لائی جائے [۶] اس دن آدمی سمجھے گا اور (اپنے اعمال پر شرمندہ ہوگا) لیکن (اس وقت) اس کو سمجھنے سے فائدہ کیا؟

۱۵۳- فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ ﴿۷﴾ (التین پ ۳۰ ع ۱)

تو اے آدمی یہ سب جان کر، پھر تو (قیامت میں) بدلہ ملنے کو کیوں جھٹلاتے۔

۱۵۴- إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الرُّجْعَىٰ ﴿۸﴾ (العلق پ ۳۰ ع ۱)

(اے پیغمبرؐ) اس کو یہ معلوم نہیں آخر (ایک روز) تیرے مالک کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

---

[۱] حدیث میں ہے دوزخ کی آگ ہزار برس سلگائی گئی تو وہ سرخ ہوگئی پھر ہزار سال سلگائی گئی تو وہ سفید ہوگئی پھر ہزار برس سلگائی گئی تو وہ سیاہ ہوگئی اب بالکل کالی کلوٹی تاریک ہے، [۲] جو بے انتہا گرم ہوگا کہتے ہیں اگر اس کا ایک قطرہ کسی پہاڑ پر گرے تو وہ گل جائے، [۳] ضریع ایک کانٹے دار بدبودار گھاس ہے اس کو عربی میں شبرق کہتے ہیں جب وہ سوکھ جاتی ہے تو کوئی جانور اس کو نہیں کھاتا کہتے ہیں سوکھ کر وہ زہر ہو جاتی ہے، [۴] جو انہوں نے دنیا میں نیک اعمال کیے تھے، [۵] تاویل کرنے والوں نے یہاں بھی تاویل کی ہے کہ تیرے مالک کا حکم آئے یا اس کا قہر آن پہنچے۔ اہل حدیث تاویل نہیں کرتے اور کہتے ہیں اللہ تعالیٰ آتا ہے اترتا ہے اور چڑھتا ہے اجلاس فرماتا ہے۔ جیسے اس کی شان کے لائق ہے۔

[۶] ستر ہزار فرشتے اس کو کھینچ رہے ہوں گے عرش کی بائیں طرف رکھی جائے گی کوئی فرشتہ یا پیغمبر ایسا نہ ہوگا جو اس وقت نفسی نفسی نہ کہتا ہو۔ یہ مضمون حدیث میں ہے۔

۱۵۵۔ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝۱ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝۲ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝۳ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝۴ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝۵ یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۥ لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝۶ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ۝۷ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ۝۸ (الزلزال پ۳۰ ع ۱)

جب زمین خوب زور سے ہلا دی جائے[1] اور زمین اپنے بوجھ (مال دولت مردے وغیرہ نکال کر پھینک) دے اور آدمی (زمین کا یہ حال دیکھ کر) کہہ اٹھے اس کو کیا ہوا ہے (ایسی ہلتی کیوں ہے) اس دن زمین اپنی (ساری) خبریں بیان کر دے گی[2] اس لیے کہ تیرا مالک اس کو حکم دے گا (کہ اپنی خبریں بیان کرے) اس دن لوگ (اپنی قبروں سے اٹھ کر) الگ الگ (حشر کے میدان کو) چلیں گے اسلیے کہ ان کے (اچھے یا برے) کام ان کو دکھائے جائیں[3] پھر جو کوئی چیونٹی برابر نیکی کرے گا وہ (آخرت میں) اسکو (اپنے نامہ اعمال میں) دیکھ لیگا اور جو کوئی چیونٹی برابر برائی کریگا وہ اسکو دیکھ لے گا[4]

۱۵۶۔ اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ ۝۹ وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ ۝۱۰ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ ۝۱۱ (العادیات پ۳۰ ع ۱)

کیا وہ یہ نہیں جانتا کہ جب قبروں کے مردے کرید کر نکالے جائیں گے (جلا کر اٹھائیں جائیں گے) اور جو باتیں (بری یا بھلی) دلوں میں وہ کھل جائیں گی[5] تو ان کا مالک اس دن ان کی خوب خبر لے گا۔

۱۵۷۔ اَلْقَارِعَةُ ۝۱ مَا الْقَارِعَةُ ۝۲ وَمَا اَدْرٰكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝۳ یَوْمَ یَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝۴ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝۵ (القارعة پ۳۰ ع ۱)

کھڑکھڑا ڈالنے والی کیا ہے کھڑکھڑا ڈالنے والی[6] اور (اے پیغمبر) تو کیا جانے کھڑکھڑا ڈالنے والی کیا چیز ہے۔ جس دن لوگ (حشر کے میدان میں) بکھرے ہوئے پتنگوں کی طرح ہوں گے اور پہاڑ اس طرح (اڑ رہے) ہوں گے جیسے دھنکا ہوا اون۔

۱۵۸۔ وَیَسْتَنْۢبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْۤ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ۝۵۳ (یونس پ۱۱ ع ۵)

اور (یہ کافر) تجھ سے دریافت کرتے ہیں کیا یہ سچ ہے[9] کہدے ہاں! ہاں بیشک میرے مالک کی قسم یہ سچ ہے۔

---

[1] قیامت کے قریب صور کی آواز سے زمین ہلنے لگے گی، [2] اپنا سارا کچا چٹھا کہہ ڈالے گی حدیث میں ہے وہ یہ بیان کر دے گی کہ فلاں فلاں مرد نے اور فلاں فلاں عورت نے میری پشت پر یہ یہ اعمال کیے ہیں ایک حدیث میں ہے زمین کا خیال رکھو وہ تمہاری ماں ہے تم جو عمل کرو گے وہ اس کو ایک دن بیان کرنے والی ہے، [3] ایک ایک قسم کے اس سے یہ مراد ہے کہ منافق ایک گروہ ہوں گے کافر ایک گروہ مشرک ایک گروہ، [4] کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں دو شخص تھے ایک تو فقیر کو ایک نوالہ یا ایک کھجور دینے کو کم سمجھتا دوسرا چھوٹے گناہ جیسے جھوٹ یا غیبت یا بد نظری کو حقیر جانتا ان دونوں کے باب میں یہ آیت اتری۔ کعب احبار نے کہا یہ دو آیتیں ساری تورات اور انجیل کے مضمون کو ادا کرتی ہیں جب یہ آیتیں اتریں تو ابوبکر رض رونے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا کرے جو گناہ کریں پھر ان کو بخشے، [5] نامہ اعمال میں نمود ہو جائیں گی جب دل کی باتیں کھل جائیں تو ہاتھ پاؤں سے جو کام کیے وہ تو ضرور کھلیں گے۔

[6] مراد قیامت ہے کیونکہ اس سے دل کھڑکھڑا جائیں گے سہم جائیں گے، [7] عذاب یا قیامت کا ہونا، [8] دنیا کا کوئی بادشاہ باقی نہ رہے گا ایک بار صور پھونکا جائے گا تو ساری خلقت فنا ہو جائے گی پھر دوبارہ پھونکا جائے گا تو پھر سب موجود ہو جائے گی،

صِفَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُحْسِنِيْنَ وَالْمُتَّقِيْنَ وَدُخُولُهُمْ فِي الْجَنَّةِ (۲۵)

باب ۲۵ مُؤمنین اور محسنین اور متقین کے صفات اور اُن کے بہشتی ہونے کا بیان

۱- أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ⑤ (البقرۃ پ۱ ع ۱)

یہی لوگ اپنے پروردگار کی راہ پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں [۱]

۲- اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِئِيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ⑥٢ (البقرۃ پ۱ ع ۸)

بے شک مسلمان اور یہودی اور عیسائی اور صابی ان میں سے جو لوگ اللہ تعالےٰ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کو اپنے مالک کے پاس ان کی مزدوری ملے گی نہ ان کو ڈر ہوگا نہ رنج [۲]

۳- وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ⑧٢ (البقرۃ پ۱ ع ۹)

اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ جنتی ہیں ہمیشہ اسی میں رہیں گے [۳]

۴- بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ (البقرۃ پ۱ ع ۱۳)

بات یہ ہے کہ جس نے اپنا منہ خدا کے سامنے جھکا دیا [۴] اور نیک بھی ہے (یعنی سنت محمدیؐ کا پیرو ہے اور شریعت کا پابند) اس کو اپنے مالک کے پاس اپنا ثواب ملے گا (اور آخرت میں ایسے لوگوں) کو نہ

۵- وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۗ ﴿۱۶۵﴾ (البقرۃ پ۲ ع ۲۰)

اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ اللہ کی محبت سب سے زیادہ رکھتے ہیں۔

۶- اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۱۸﴾ (البقرۃ پ۲ ع ۲۷)

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ملک کو (اللہ کے لیے) چھوڑا (ہجرت کی) اور خدا کی راہ میں لڑے انہی کو اللہ کی رحمت کی امید ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

[۱] یعنی قیامت کے دن عذاب سے بچ کر جنت میں داخل ہوں گے [۲] صابی اس کو کہتے ہیں جو ایک دین کو چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرے، [۳] اگرچہ اعمال صالحہ اہلحدیث کے نزدیک جزو ایمان ہیں مگر یہاں مطلب یہ ہے کہ پہلے ایمان لائے پھر اس ایمان پر قائم رہے مرتے تک یعنی نیک عمل کرتا رہے اور ان کا خاتمہ بخیر ہو یا اللہ تو اپنے فضل و کرم سے ہم کو ان لوگوں میں سے کر آمین یارب العالمین [۴] یعنی خدا کا تابعدار بن گیا یا اخلاص اور سچائی کے ساتھ عمل کیا یعنی خالص خدا کی رضامندی کے لیے، [۵] اس آیت سے صحابہ کرام کی جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اور جہاد کیا بڑی فضیلت نکلتی ہے اور ان بے ایمانوں کا منہ کالا ہوتا ہے جو صحابہ کرام کے ساتھ بے ادبی کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کی نیک باتوں کو تو دیکھو کہ مال چھوڑا وطن چھوڑا عزیزوں کو چھوڑا اور اللہ کے رسول کی رفاقت اختیار کی پھر خدا کی راہ میں جان بھی دینے کو مستعد ہوتے ان کی بڑی بڑی نیکیوں کے ساتھ اگر ان

۷۔ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۖ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ﴿۲۵۷﴾ (البقرۃ پ ۳ ع ۳۴)

دین میں زبردستی نہیں۔ نیک راہی اور گمراہی کھل گئی ہے[۱] پھر جو کوئی جھوٹے خدا کو نہ مانے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے اس نے مضبوط کنڈہ تھام لیا جو ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ تعالیٰ سنتا جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا مددگار ہے ان کو (کفر کے) اندھیرے سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لاتا ہے۔

۸۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾ (البقرۃ پ ۳ ع ۳۸)

جو لوگ ایمان لاتے اور اچھے کام کیے اور نماز کو درستی سے ادا کیا اور زکوٰۃ دی ان کا ثواب ان کے مالک کے پاس ان کو ملے گا نہ ان کو ڈر ہوگا نہ غم۔

۹۔ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾ (آل عمران پ ۳ ع ۲)

(وہ کون لوگ ہیں مصیبت پر) صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور عاجزی کرنے والے (یا فرمانبردار) اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے اور پچھلی رات کو استغفار (بخشش کی دعا) کرنے والے[۲]

۱۰۔ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۠ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ

جو فراغت اور تنگی (دونوں حالوں) میں خرچ کیے جاتے ہیں اور غصہ پی جاتے ہیں[۳] اور لوگوں سے درگذر کرتے ہیں (انکا قصور معاف کر دیتے ہیں) اور اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے[۴] اور وہ جو اگر کوئی برا کام کر بیٹھتے ہیں (یعنی کبیرہ گناہ) یا اپنے تئیں نقصان پہنچاتے ہیں (یعنی صغیرہ گناہ) تو خدا کو یاد کر کے اس سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور خدا کے سوا گناہ بخشنے والا اور کون ہے اور جان بوجھ کر اپنے کیے پر ہٹ نہیں کرتے[۵] ان ہی لوگوں کا بدلہ ان کے

۱؎ یعنی حق بات ناحق سے الگ معلوم ہوگئی ایمان اور کفر دونوں کھل گئے اور سمجھنے والے بخوبی سمجھ سکتے ہیں اب زبردستی کرنے کی کونسی ضرورت ہے، اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہے جہاد کی آیتوں سے، ۲؎ گو کوئی خفا ہو جاتے یا نقصان ہو، ۳؎ باوجود قدرت کے کسی کو تکلیف نہیں دیتے، ۴؎ حدیث میں ہے جو کوئی غصہ پی جاتے حالانکہ اس کو قدرت ہے اپنا غصہ چلانے کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب کے سامنے اس کی فریاد فرمائے گا کہ جونسی حور وہ چاہے پسند کرلے، ۵؎ یعنی یہ جان کر کہ یہ گناہ ہے ہٹ کرنا بہت برا ہے حدیث میں ہے کہ جس نے استغفار کیا اس نے ہٹ نہیں کی اگرچہ ایک دن میں ستر بار اس کو گناہ کو کرے۔ جامع البیان میں ہے کہ مسلمانوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بنی اسرائیل ہم سے بہتر تھے ان میں جو کوئی گناہ کرتا تو صبح کو اس کے دروازے پر کفارہ لکھ دیا جاتا کہ اپنا کان کاٹ ڈال یا ناک یا ایسا کر یا ویسا کر آپ یہ سن کر چپ ہو رہے پھر یہ آیت اتری اور حق تعالیٰ نے اس امت کے لیے بڑی آسانی دی کہ استغفار کو تمام گناہوں کا کفارہ کر دیا ۶؎ یعنی سحر کو صبح کے قریب جو لوگ اٹھتے اور دعا اور استغفار کرتے ہیں۔

مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۱۳۰﴾
(آلِ عمران پ ۴ ع ۱۴)

مالک کی طرف سے بخشش ہے اور باغ ہیں جن کے تلے نہریں بہ رہی ہیں۔ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور (نیک) کام کرنے والوں کی مزدوری کیسی عمدہ ہے۔

۱۱- لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ (آلِ عمران پ ۴ ع ۲۰)

لیکن جو لوگ اپنے مالک سے ڈرتے رہے (ایمان لائے نیک اعمال کیے) ان کے لیے (آخرت میں) باغ ہیں جن کے تلے نہریں بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ کی طرف سے یہ ان کی مہمانی ہوگی اور جو سامان اللہ تعالیٰ کے پاس ہے نیکوں کے لیے وہی بہتر ہے [۱]

۱۲- وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ؗ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿۵۷﴾
(النساء پ ۵ ع ۸)

اور جو لوگ [۲] ایمان لائے [۳] اور نیک کام کیے ان کو ہم باغوں میں لے جائیں گے جن کے تلے نہریں بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے ان کو صاف ستھری بیبیاں ملیں گی [۴] اور ہم ان کو ان کے گھنے سائے میں لے جائیں گے [۵]

۱۳- وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾ (النساء پ ۵ ع ۱۸)

اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کو ہم باغوں میں لے جائیں گے جن کے تلے نہریں بہ رہی ہوں گی وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر بات کا سچا اور کون ہے۔

۱۴- وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾
(النساء پ ۵ ع ۱۸)

اور جو کوئی کچھ بھی نیکی کرے گا مرد ہو یا عورت بشرطیکہ ایمان دار ہو تو اس قسم کے لوگ [۶] بہشت میں جائیں گے اور کھجور کی گٹھلی کے شگاف برابر بھی ان پہ ظلم نہ ہوگا [۷]

۱۵- مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ

اگر تم لوگ اللہ تعالیٰ کا شکر کرو اور ایمان لاؤ تو اللہ تعالیٰ کو تمہارے عذاب

---

[۱] اور یہ دنیاوی چند روزہ کا فائدہ محض بے حقیقت اور ان کے حق میں کچھ عمدہ نہیں [۲] سب کتابوں اور سب پیغمبروں پر [۳] ہماری کسی آیت کا انکار نہیں کیا۔
[۴] نہ ان کو حیض آئے گا نہ نفاس، [۵] جہاں کبھی دھوپ کی گرمی نہیں آسکتی بعضوں نے کہا عرش کا سایہ ہوگا اور یہی صحیح ہے کیونکہ جنت کا بیان اوپر گزر چکا ہے۔
[۶] فوراً اگر اللہ بخش دے ورنہ کچھ عذاب ہو کر، [۷] یہود کہتے تھے کہ جنت میں یہود جائیں گے نصاریٰ یہ کہتے نصاریٰ ہی جائیں گے اللہ نے ان پر رد کیا اور فرمایا کہ جو کوئی نیک کام کرے گا ایمان کے ساتھ وہ جنت میں جائے گا اور جو کوئی برا کام کرے گا وہ اس کی سزا پائے گا۔ صحیح حدیث میں ہے کہ جب من یعمل سوءا الآیۃ اتری تو مسلمانوں کو سخت تشویش ہوئی کہ ہر برائی کی سزا ضرور ملے گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ بیچ کی چال چلو اور نیکی پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو مسلمانوں کو جو مصیبت پیش آتی ہے وہ اس کی برائیوں کو اتار دیتی ہے یہاں تک کہ ٹھوکر یا کانٹا جو اس کو لگے۔

وَاٰمَنْتُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾
(النساء پ ۶ ع ۲۱)

دینے سے کیا فائدہ ہے اور اللہ جل جلالہ قدر دان ہے جانتا ہے۔

۱۶۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰۗىِٕكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۵۲﴾
(النساء پ ۶ ع ۲۱)

اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لاتے اور ان میں سے کسی کو جدا نہیں سمجھا (سب کو سچا پیغمبر مانا) ایسے ہی لوگوں کو اللہ ان کے اجر (آخرت میں) دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۷۔ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ﴿۱۷۳﴾
(النساء پ ۶ ع ۲۴)

پھر جو لوگ (دنیا میں) ایمان رکھتے تھے اور نیک کام کرتے تھے ان کو ان کا پورا پورا ثواب اور اپنے فضل سے اور زیادہ بھی دے گا۔

۱۸۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۹﴾ (المائدۃ پ ۶ ع ۲)

پھر جو لوگ ایمان لاتے اور اچھے کام کیئے اللہ نے ان کو بخشش اور بڑا ثواب دینے کا وعدہ کیا ہے۔

۱۹۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ۡ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَاۗىِٕمٍ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۴﴾ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ

مسلمانو! جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے تو آگے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جن سے اللہ محبت کرے گا اور وہ اللہ سے محبت کریں گے مسلمانوں پر مہربان کافروں پر کڑے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے دے اور اللہ فراخی والا جاننے والا ہے۔ خبردار تمہارے دوست اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے ہیں، جو درستی سے نماز ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔

۱؎ وہ محض غنی اور بے نیاز ہے اور اگر تم سب مومن اور شاکر ہو جاؤ تو اس کی سلطنت کچھ بڑھ نہیں جائے گی اور جو تم سب کافر اور منافق ہو جاؤ تو اس کی حکومت میں ذرا بھی خلل نہ آئے گا عذاب یا ثواب جو کچھ ہے وہ تمہارے اعمال کے بدلے ہے اللہ تعالیٰ کو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے، ۲؎ شکر گذاروں اور ایمانداروں کا، ۳؎ وہ کسی کی محنت اور عبادت ضائع نہیں کرے گا، ۴؎ تمہارے ظاہر و باطن سب سے واقف ہے، ۵؎ جب ایمان اللہ پر اور اس کے تمام پیغمبروں پر ہو تو اور گناہوں کے بخشے جانے کی امید ہے، ۶؎ کہتے ہیں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں عرب کے تین قبیلے مرتد ہو گئے تھے اور ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں سات قبیلے مرتد ہو گئے تھے اور حضرت عمرؓ کی خلافت میں ایک قبیلہ مرتد ہو گیا تھا یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرے گا اس سے مراد ابوبکر صدیقؓ ہیں اور ان کے ساتھی صحابہ اور تابعین جنھوں نے مرتد لوگوں سے جہاد کیا اور ان کا کام تمام کیا ایک صحابی نے کہا پیغمبروں کے بعد پھر ابوبکر صدیقؓ سے بہتر کوئی شخص پیدا نہیں ہوا انھوں نے پیغمبرؐ کی طرح مرتد لوگوں سے جہاد کیا اور جس وقت ان لوگوں سے لڑنے کا قصد کیا تو بعضے صحابہ نے کہا وہ اہل قبلہ ہیں ان سے کیوں لڑتے ہو ابوبکر صدیقؓ نے اپنی تلوار حمائل کی اور اکیلے لڑنے کے لیے نکلے آخر سب صحابہ بھی ان کے پیچھے نکلے ابن مسعودؓ نے کہا شروع میں تو ہم نے اس کام کو بُرا سمجھا لیکن اخیر میں اس کی تعریف کرنے لگے، ۷؎ مسلمانو یہود اور نصاریٰ تمہارے دوست نہیں ہو سکتے۔

وَهُمْ رَاكِعُونَ ﴿٥٥﴾ وَمَنْ يَتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُونَ ﴿٥٦﴾ (المائدہ پ ۶ ع ۸)

اور وہ جھکے رہتے ہیں[1] اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ایمان والوں سے دوستی رکھے گا[2]۔ اور اللہ ہی کا گروہ غالب رہے گا[3]

۲۰۔ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئُونَ وَالنَّصَارَىٰ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٩﴾ (المائدہ پ ۶ ع ۱۰)

جو لوگ (زبان سے) مسلمان ہیں (اور دل میں منافق ہیں) اور یہودی اور صابئی[4] اور نصاریٰ (ان میں سے) جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان لائیں (دل سے یقین کریں) اور اچھے کام کریں تو ان کو (قیامت کو) نہ ڈر ہوگا نہ (دنیا کا مال اسباب جاتے رہنے کا) غم[5]

۲۱۔ فَأَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوا جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا ۚ وَذٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٥﴾ (المائدہ پ ۷ ع ۱۱)

ان کے اس کہنے کے بدلے اللہ تعالیٰ نے ان کو باغ دیئے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں[6] ہمیشہ ان میں رہیں گے اور نیکوں کا یہ بدلہ ہے۔

۲۲۔ فَمَنْ آمَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٤٨﴾ (الانعام پ ۷ ع ۵)

پھر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیئے (پیغمبروں کا کہا مانا) ان کو ڈر نہ ہوگا نہ غم[7]

۲۳۔ وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءًا بِجَهٰلَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٥٤﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيٰتِ وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ ﴿٥٥﴾ (الانعام پ ۷ ع ۶)

اور (اے پیغمبر) جب تیرے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو کہہ سلام علیکم تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر[8] یہ لکھ لیا ہے کہ وہ مہربانی کرے گا (یعنی) جو کوئی تم میں سے نادانی سے کوئی گناہ کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اپنے تیئں سنوارے[9] تو وہ بخشنے والا مہربان ہے اور ہم اسی طرح کھول کر اپنی آیتیں بیان کرتے ہیں (تاکہ سب لوگ سمجھ جائیں) اور گنہ گاروں کا رستہ صاف معلوم ہو جائے۔

۲۴۔ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ ﴿٨٢﴾ (الانعام پ ۷ ع ۹)

جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں ظلم (یعنی شرک) نہیں ملایا انہی کو خاطر جمعی ہے اور وہی راہ پر ہیں[10]

---

[1] یعنی عاجزی اور فروتنی ان کی طبیعت میں ہے غرور اور تکبر کا نام نہیں یا نماز میں جھکے رہتے ہیں یعنی خشوع اور خضوع سے نماز پڑھتے ہیں یہ آیت اس وقت اتری جب عبداللہ بن سلام نے کہا یا رسول اللہ میری قوم (یہود) نے تو مجھ کو چھوڑ دیا، [2] وہ اللہ تعالیٰ کے گروہ ہیں، [3] یعنی حجت اور دلیل میں شیطان کے گروہ یعنی کافروں سے مغلوب نہیں ہوگا کہ جنگ میں مغلوب ہو جاتے جیسے احد کی لڑائی میں اللہ تعالیٰ کا گروہ مغلوب ہو گیا تھا اس آیت میں بھی جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا وہ پورا ہوا آخر مسلمانوں کو غلبہ ہوا اور کافر ذلیل و خوار ہوئے [4] جن کا بیان سورہ بقرہ کے آٹھویں رکوع میں گذر چکا ہے، [5] بعضوں نے شروع آیت میں ان الذین آمنوا سے مسلمان مراد لیے ہیں تو مطلب یہ ہوگا کہ جو مسلمان اور نیک اعمال پر مرنے تک قائم رہیں اور بہتر وہی تفسیر ہے کہ ان الذین آمنوا سے منافق مراد ہیں، [6] یعنی بہشتوں میں ان کو لکھ لیا، [7] اپنے فضل و کرم سے، [8] اپنی حالت درست کرلے نیک کام کرنے لگے، [9] یہ اللہ کا قول یا حضرت ابراہیم کا قول صحیحین میں ابن مسعودؓ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری تو آنحضرتؐ کے صحابہ بہت پریشان ہوئے اور کہنے لگے ہم میں ایسا کون ہے جس نے اپنے اوپر ظلم نہیں کیا (یعنی گناہ نہیں کیا) آنحضرتؐ نے فرمایا اس آیت کا مطلب یہ نہیں ہے جو تم سمجھے بلکہ ظلم سے وہ مراد ہے جو حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا تھا بیٹا شرک مت کیو کیونکہ شرک بڑا ظلم ہے

۲۵- وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ
نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ
فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾ (الاعراف پ ۸ ع ۵)

اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور ہم تو کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے وہ جنتی ہیں ہمیشہ جنت ہی میں رہیں گے [1]

۲۶ وَمِمَّنْ خَلَقْنَاۤ اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ
یَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾ (الاعراف پ ۹ ع ۲۲)

اور ہم نے جو لوگ پیدا کیے ہیں ان میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو سچی بات سمجھاتے ہیں اور سچا انصاف کرتے ہیں [2]

۲۷- اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ
قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ
اِیْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۲﴾ الَّذِیْنَ
یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
یُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا
لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ
كَرِیْمٌ ﴿۴﴾ (الانفال پ ۹ ع ۱)

ایمان دار تو وہی لوگ ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں [3] اور جب ان کو اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کے ایمان کو اور بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے مالک پر بھروسا کرتے ہیں [4] جو نماز کو درستی سے ادا کرتے ہیں اور ہم نے جو ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں [5] یہی لوگ پکے ایمان دار ہیں ان کے لیے درجے ہیں ان کے مالک کے پاس [6] اور بخشش ہے اور عزت کی روزی [7]

۲۸- وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ
بَعْضٍ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ
الْمُنْكَرِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ
وَیُطِیْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ
سَیَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۷۱﴾
وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ

اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں [9] اچھی بات سکھلاتے ہیں اور بری بات سے منع کرتے ہیں اور نماز کو درستی کے ساتھ [10] ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کا کہا مانتے ہیں [11] یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالےٰ ضرور رحم کرے گا بے شک اللہ تعالیٰ زبردست ہے حکمت والا۔ مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان باغوں کا

۱؎ یہ جملہ معترضہ ہے (کہ ہم کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے) اور اصل ترجمہ یوں ہے کہ جو لوگ ایمان لاتے اور اچھے کام کیے وہ جنتی ہیں ہمیشہ جنت ہی میں رہیں گے اس جملے کے بیچ میں لانے سے یہ اشارہ ہے کہ جنت میں جانے کیلیے اللہ تعالیٰ نے سہل اور آسان کام فرض کیے ہیں جو انسانی طاقت کے موافق ہیں تو ہر شخص کو ان کے بجالانے کی کوشش کرنا چاہیے، ۲؎ یعنی حضرت محمد ﷺ کے ساتھی صحابہ اور تابعین اور جو لوگ ان کے رستے پر چلیں۔ صحیح حدیث میں ہے کہ میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ خدا کے حکم پر قائم رہے گا ان کا کوئی کچھ بگاڑ نہ سکے گا یہاں تک کہ قیامت آئے گی یہ گروہ اہل حدیث کا ہے اللہ قیامت تک ان کو حق پر قائم رکھے گا اور بدعتی ان کو حشویہ اور مجسمہ اور مشبہ اور لامذہب اور وہابی کہتے رہیں گے اور طرح طرح کی تہمتیں لگاتے رہیں گے مگر ان کا اللہ نگہبان ہے ۳؎ ان پر رعب چھا جاتا ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب اذان ہوتی ہے اللہ کا نام سنتے ہیں تو ڈر کر فوراً فرض نماز ادا کرتے ہیں، ۴؎ گو ظاہر میں اللہ تعالیٰ نے جو اسباب مقرر کر دیئے ہیں ان کو بھی حاصل کرتے ہیں مگر دل اسباب پر نہیں جمتا دل میں یہی یقین رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے گا وہ ہوگا اور اصل بھروسا اسی پر ہوتا ہے نہ اسباب کے حاصل کرنے پر، ۵؎ اس میں زکوٰۃ اور حج اور جہاد اور نفل صدقے سب آ گئے ۶؎ رحمت اور فضل سے یا جنت میں، ۷؎ وہ ان درجوں پر چڑھ جائیں گے، ۸؎ یعنی جنت کے کھانے اور میوے۔ اوپر تین قسموں کی عبادت کا بیان کیا تھا ایک قلبی یعنی خدا کا خوف دوسرے بدنی یعنی نماز تیسرے مالی یعنی زکوٰۃ اور صدقہ تو قلبی کے درجے ملیں گے اور بدنی کے بدل بخشش اور مالی کے بدل عزت کی روزی ملے گی۔ ۹؎ انہی کو مسلمان کہنا چاہیے اور جو مسلمان مسلمانوں کی دشمنی کرے وہ مسلمان نہیں ہے۔ ۱۰؎ وقت پر جماعت سے، ۱۱؎ جہاں قرآن کی آیت سنی یا حدیث سمجھا دیا اور اس پر چلنے لگے۔

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ
مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَ رِضْوَانٌ
مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۷۲﴾

(التوبہ پ ۱۰ ع ۹)

وعدہ فرمایا ہے جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور جنت العدن میں (رہنے کے لیے) عمدہ مکانوں[1] کا[2] سب نعمتوں سے بڑھ کر خدا کی رضامندی ہوگی[3] یہی بڑی کامیابی ہے[4]

۲۹ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَ
صَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ
سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۹﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ
مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ
بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَ
اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۰۰﴾

(التوبہ پ ۱۱ ع ۱۲ و ۱۳)

اور بعضے گنوار ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان رکھتے ہیں اور جو خرچتے ہیں اس کو اپنے حق میں اللہ تعالیٰ کی نزدیکی اور پیغمبر کی دعا کا سبب سمجھتے ہیں سن لو بیشک ان کا خرچنا ان کی نزدیکی ہے (خداوند کریم سے) اللہ ان کو ضرور اپنی رحمت میں لے لیگا بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے اور مہاجرین اور انصار میں سے جن لوگوں نے اوّل ہجرت کی اور پہلے اسلام لائے[5] اور جنہوں نے نیکی کے ساتھ ان کی پیروی کی[6] اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہوا اور[7] اللہ سے راضی ہوئے اور[8] اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے[9]

۳۰۔ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ

یہ لوگ ایسے ہیں[10] توبہ کرنیوالے اللہ کی عبادت[11] کرنیوالے اللہ کی تعریف کرنیوالے[12]

---

[1] جو موتی اور جواہر سے بنے ہوں گے، [2] حسن نے کہا میں نے عمران ابن حصین اور ابوہریرہؓ سے پوچھا جنۃ العدن کیا ہے انہوں نے کہا تو نے ایسے شخص سے پوچھا جو جانتا ہے ہم نے آنحضرتؐ سے پوچھا آپ نے فرمایا وہ موتی کا ایک محل ہے اس کے ستر دروازے ہیں یاقوت کے ہر گھر میں ستر حجرے ہیں زمرد کے ہر حجرے میں ستر تخت ہیں ہر تخت پر ستر طرح کے فرش ہیں ہر فرش پر ایک ایک بڑی آنکھوں والی حور بیٹھی ہے اور ہر حجرے میں ستر دستر خوان بچھائے جائیں گے ہر دستر خوان پر ستر طرح کے کھانے ہوں گے اور ہر حجرے میں ستر لونڈی غلام ہوں گے۔ [3] صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جنتیو! میں تم کو ان نعمتوں سے بڑھ کر ایک نعمت دیتا ہوں وہ عرض کریں گے اب ان سے بڑھ کر کونسی نعمت ہوگی تب فرماتے گا۔ میں نے اپنی رضامندی تم پر اتاری اب کبھی تم پر غصے نہ ہوں گا سبحان اللہ تمام نعمتیں اس پر سے تصدق ہیں۔ [4] دنیا کی کامیابی کیا ہے یہاں کی کامیابیاں سب فانی ہیں، [5] مراد وہ صحابہ ہیں جنہوں نے دو قبلوں کی طرف نماز پڑھی یا جو بیعۃ الرضوان میں حاضر تھے یا جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے۔ قرطبی نے کہا تمام صحابہ مراد ہیں، [6] اس میں سارے مسلمان داخل ہیں قیامت تک یعنی جو صحابہ کے طریق پر ہیں اور ان کے افعال اور اقوال نیک ہیں، [7] خدا ان سے خوش، [8] وہ خدا سے خوش، [9] اسحاق بن ابراہیم نے کہا مردوں میں سب سے پہلے ابوبکرؓ مسلمان ہوئے اور عورتوں میں سے حضرت خدیجہؓ اور لڑکوں میں حضرت علیؓ اور غلاموں میں زید بن حارث اور ابوبکر کے ہاتھ پر یہ لوگ مسلمان ہوئے۔ عثمانؓ اور زبیرؓ اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف اور سعدؓ بن ابی وقاص اور طلحہؓ پھر بہت لوگ مسلمان ہونے لگے اور یہ مہاجرین اولین اور سابقین ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا اور انصار میں سے سابقین اوّلین وہ پانچ شخص ہیں جنہوں نے پہلے لیلۃ العقبہ میں بیعت کی سعد اور عوف اور رافع اور قطبہ اور جابر پھر جنہوں نے دوسرے عقبہ میں بیعت کی وہ بارہ شخص تھے پھر تیسرے عقبہ والے وہ ستر تھے۔ [10] ہر ایک گناہ سے، [11] اخلاص کے ساتھ [12] ہر حال میں شکر گذار۔

اَلسَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ (التوبہ پ۱۱ ع۱۴)

روزہ رکھنے والے[۱] رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے (یعنی نمازی) اچھی بات کا حکم دینے والے بُری بات سے منع کرنے والے اور اللہ تعالیٰ نے جو حدیں باندھ دی ہیں ان کو سنبھالنے والے[۲] اور ایسے مسلمانوں کو خوشخبری دے[۳]

۳۱- اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۹﴾ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰﴾ (یونس پ۱۱ ع۱)

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ایمان کی وجہ سے نیک کام کئے ان کا مالک ان کو (جنت کا راستہ) دکھاتے گا[۴] ان کے تلے عیش کے باغوں میں (ہر وقت نہریں بہ رہی ہوں گی ان کی پکار (اپنے خادموں کو) یہ ہو گی سبحانک اللّٰھم[۵] اور (رایس ہیں) ان کی ملاقات سلام اور اخیر پکار اُن کی یہ ہو گی الحمد للہ رب العالمین[۶][۷]

۳۲- لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾ (یونس پ۱۱ ع۳)

جن لوگوں نے بھلائی کی ان کو بھلائی[۸] ملے گی اور کچھ بڑھ کر بھی[۹] اور ان کے چہروں پر نہ کالک چھائے گی نہ رسوائی یہی لوگ جنتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے (یعنی جنت میں)

۳۳- اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ

سن رکھو جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ولی (دوست) ہیں نہ ان کو ڈر ہو گا نہ غم جو لوگ ایمان لائے اور پرہیزگار رہے ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی خوشی ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں۔ یہی بڑی ...

[۱] یا زمین میں سیر و سیاحت کرنے والے یا مجاہدین یا طالب العلم جو علم کے لیے ملکوں میں پھریں، [۲] یعنی شریعت پر قائم رہنے والے مطلب یہ ہے کہ دوسروں کو بھی نصیحت کرتے ہیں اور خود بھی عمل کرتے ہیں، [۳] بہشت اور اللہ کی رضامندی کی، [۴] وہ بے کھٹکے جنت میں داخل ہو جائیں گے، [۵] تیری ذات پاک ہے یا اللہ، [۶] یعنی ساری خوبی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو سارے جہان کا مالک ہے، [۷] حدیث میں ہے جب جنتیوں کو کسی چیز کی خواہش ہو گی تو سبحانک اللھم کہیں گے اسی وقت وہ خواہش ان کی آموجود ہو گی اور کئی تابعین سے منقول ہے کہ جنتی سبحانک اللھم کہیں گے تو خدمت گار جو چیز وہ چاہتے ہوں گے لے کر حاضر ہوں گے اور ان کو سلام کریں گے وہ سلام کا جواب دیں گے اور جب کھا پی لیں گے تو الحمد للہ رب العلمین کہیں گے، [۸] اس کے بدلے میں، [۹] وہ کیا ہے اللہ تعالیٰ کا دیدار حدیث میں ہے کہ آپ نے یہ آیت پڑھی اور فرمایا کہ جنتی اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے حجاب اُٹھ جائے گا کوئی نعمت ان کے نزدیک اس سے بڑھ کر نہ ہو گی، [۱۰] بلکہ خوشی اور روشنی، [۱۱] یعنی قیامت میں یا دنیا اور قیامت دونوں میں۔ کیونکہ وہ اللہ کی محبت میں غرق اور اس کی اطاعت میں سرگرم ہیں ان کو دنیا کی آفتیں اور مصیبتیں سب بے حقیقت معلوم ہوتی ہیں وہ کہتے ہیں ہر چہ از دوست رسد نیکو است۔ سعید بن جبیرؓ نے کہا اللہ تعالیٰ کے ولی وہ ہیں جن کو دیکھنے سے خدا یاد آئے۔ ابن عباس نے بھی یہی کہا ہے، [۱۲] یعنی اعتقاد کو درست کیا قرآن اور حدیث کے موافق، [۱۳] یعنی اعمال صالح کرتے رہے اور گناہوں سے بچتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود اولیا کا بیان فرما دیا اس سے صاف یہ نکلا کہ جس شخص کا اعتقاد صحیح نہ ہو یا وہ اعمال صالحہ کا پابند نہ ہو فسق و فجور میں مبتلا ہو وہ اللہ تعالیٰ کا ولی نہیں ہو سکتا۔

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿۶۴﴾ (یونس پ ۱۱ ع ۷)

۳۴- إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۲۳﴾ (ھود پ ۱۲ ع ۲)

۳۵- وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ ۖ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ ﴿۱۰۸﴾ (ھود پ ۱۲ ع ۹)

۳۶- الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنقُضُونَ الْمِيثَاقَ ﴿۲۰﴾ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ ﴿۲۱﴾ وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۲﴾ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَن صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِم مِّن كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ سَلَامٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ ۚ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾

(الرعد پ ۱۳ ع ۳)

کامیابی ہے۔

جو لوگ ایمان لاتے اور اچھے کام کیے اور اپنے مالک کے سامنے عاجزی کرتے رہے وہی جنتی ہیں جو ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔

اور جو لوگ نیک بخت ہوں گے وہ جنت میں رہیں گے ہمیشہ اسی میں جب تک (جنت کے) آسمان اور زمین قائم رہیں گے مگر جن کو تیرا مالک چاہے[۱] بخشش ہے جس کی کوئی انتہا نہیں[۲]

اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو عہد ہوا ہے اسکو پورا کرتے ہیں[۳] اور قول شکنی نہیں کرتے (اپنا اقرار نہیں توڑتے) اور جس چیز کے جوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس کو جوڑے رکھتے ہیں[۵] اور اپنے مالک سے ڈرتے ہیں[۶] اور (قیامت کے دن) بُری طرح حساب ہونے سے خوف کرتے ہیں[۷] اور جن لوگوں نے اپنے مالک کی خوشی کے لیے[۸] صبر کیا[۹] اور نماز کو درستی سے[۱۰] ادا کیا اور جو ہم نے ان کو (مال) دیا اس میں سے چھپا اور کھلے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کیا (زکوٰۃ دی) اور بُرائی کے بدل (لوگوں سے) بھلائی کی[۱۱] انہیں لوگوں کو پچھلا گھر ملے گا (وہ کیا ہے) رہنے کے باغ ہیں جن میں وہ (خود) جائیں گے اور ان کے باپ دادوں اور بیبیوں اور اولاد میں سے جو نیک[۱۲] ہوں گے (اور جنت کے) ہر ایک دروازے سے فرشتے ان کے پاس آئیں گے، (کہیں گے) تم سلامت رہو (یہ جو تم کو ملا) تمہارے صبر کا بدلہ ہے تم کو یہ پچھلا گھر مبارک۔

۱ وہ چند روز تک جنت تک نہ جانے پائیں گے ان کو عذاب ہوگا بعد اس کے وہ بھی جنت میں جائیں گے مراد وہی گناہ گار موحد ہیں، ۲ یہ جنت تیرے مالک کی ۳ کبھی آخر نہ ہوگی، ۴ یعنی روز الست کا عہد یا وہ عہد جو اس نے قرآن میں اتارا، ۵ یعنی ناطہ رشتہ نہیں توڑتے یا ہر ایک کا حق ادا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا اور پیغمبر کا اور مسلمانوں کا اور ہمسایہ کا اور عزیز دوست کا، ۶ اس کے فرض ادا کرتے ہیں اور اس کے گناہوں سے باز رہتے ہیں، ۷ جیسے کافروں سے ہوگا کہ کوئی قصور معاف نہ کیا جائے گا حدیث میں ہے کہ جس سے حساب میں جھگڑا ہوگا وہ تباہ ہوگا اور مومنین کا حساب یوں ہوگا کہ ان کے اعمال ان کو دکھا دیئے جائیں گے بقول شخصے حساب جو جو بخشش سو سو، ۸ اللہ تعالیٰ کے حکم بجا لانے پر اور گناہ سے باز رہنے پر، ۹ عبادت اور پرہیزگاری پر قائم رہے، ۱۰ اس کے وقت پر شرائط اور ادب کے ساتھ، ۱۱ یا نیک عمل کر کے گناہ کو مٹا جیسے حدیث میں ہے کہ برائی کے بعد ہی نیکی کر برائی مٹ جاتی گی، ۱۲ وہ بھی ان کے طفیل میں ان باغوں میں داخل ہوں گے نیک سے مراد یہ ہے کہ جو دنیا میں مومن تھے مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ جن کا ذکر اوپر ہوا ان کے عزیز اقارب بھی جنت میں جائیں گے گو ان کے سے اعمال نہ کر سکے ہوں بشرطیکہ ایمان رکھتے ہوں۔

۳۷- اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾ (الرعد پ ۱۳ ع ۴)

جو ایمان لائے اور ان کے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد تسلی ہوتی ہے[1] سُن لو اللہ تعالیٰ ہی کی یاد سے دلوں کو چین آتا ہے[2] جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے ان کو (آخرت میں) خوشی اور اچھا ٹھکانا ہے[3]

۳۸- وَاُدْخِلَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ (ابراھیم پ ۱۳ ع ۴)

اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ (بہشت کے) باغوں میں داخل کیے جاویں گے جن کے تلے نہریں بہ رہی ہوں گی وہ اپنے مالک کے حکم سے ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ ملاقات ان کی وہاں سلام ہوگی۔[4]

۳۹- یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ۚ ﴿۲۷﴾ (ابراھیم پ ۱۳ ع ۴)

جو لوگ ایماندار ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ٹھیک بات (یعنی کلمہ شہادت) پر دنیا کی زندگی میں قائم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی[5]

۴۰- اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ﴿۴۵﴾ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِیْنَ ﴿۴۶﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿۴۷﴾ لَا یَمَسُّهُمْ فِیْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِیْنَ ﴿۴۸﴾ (الحجر پ ۱۴ ع ۴)

جو لوگ پرہیزگار ہیں (شرک اور کفر سے بچتے ہیں) وہ باغوں اور چشموں میں ہوں گے (ان سے جاتے وقت فرشتے کہیں گے) تم ان میں سلامتی کے ساتھ بے کھٹکے جاؤ اور جو کچھ (دنیا میں) ان کے دلوں میں رنج تھا وہ ہم نکال ڈالیں گے بھائی بھائی کی طرح تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے (بیٹھے) ہوں گے ان کو بہشت میں نہ کسی طرح کی تکلیف ہوگی اور نہ وہ (کبھی) اس میں سے نکالے جائیں گے[6]

۴۱- وَقِیْلَ لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَیْرًا ؕ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ ؕ وَ

اور جو لوگ پرہیزگار (مومن) ہیں ان سے کہا گیا کہ تمہارے مالک نے کیا اُتارا تو کہنے لگے اچھا (اتارا) جنہوں نے بھلائی کی ان کو اس دنیا میں بھی بھلائی ملے گی[8] اور آخرت کا گھر تو (ان کیلئے کہیں) بہتر ہے[9] اور

[1] یہ ایمان کی نشانی ہے مومن کو کتنی ہی فکریں ہوں جہاں نماز شروع کی یا اللہ کی یاد اس میں ایسا جی لگتا ہے کہ سب فکریں بھول جاتی ہیں عبادت میں جو مزہ آتا ہے وہ دنیا کی کسی چیز میں نہیں آتا ایک بزرگ مرتے وقت رونے لگے لوگوں نے ان سے پوچھا تم کو کیا رنج ہے انہوں نے کہا اب عمل کا زمانہ ختم ہوتا ہے روزے کی پیاس اور رات کو جاگنا ٹھنڈی راتوں میں طہارت یہ مزے اب کہاں ملیں گے۔ [2] نہ اور کسی کی یاد سے۔ [3] بعضوں نے کہا طوبیٰ ایک درخت ہے جنت میں، حدیث میں ہے ایک سوار سو برس تک اسکے سایہ میں چلتا رہے۔ [4] یعنی ایک دوسرے سے ملتے وقت سلام علیکم کہا کریں گے یا فرشتے ان سے مل کر سلام کریں گے۔ [5] یعنی قبر میں بھی وہ منکر نکیر کا جواب برابر دیتے ہیں اور توحید پر مضبوط رہتے ہیں۔ صحیح حدیث میں ہے کہ مسلمان سے جب قبر میں سوال ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً رسول اللہ اور یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت سے یہی مراد ہے ۱۲ سید علامہ نے کہا سوال قبر اور عذاب کے ثبوت میں بہت حدیثیں وارد ہیں مترجم کہتا ہے اس باب میں اس قدر حدیثیں آئی ہیں جو بدرجہ تواتر معنوی کو پہنچ گئی ہیں اور جس نے عذاب قبر کا انکار کیا وہ گمراہ اہل سنت سے خارج ہے۔ [6] حضرت علیؓ نے کہا مجھ کو امید ہے کہ میں اور عثمانؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ ان لوگوں میں ہوں دوسری روایت میں ہے کہ یہ آیت ہمارے باب میں اتری۔ [7] بلکہ ابدالآباد بہ چین اڑاتے رہیں گے۔ [8] ان کی زندگی چین سے گذرے گی ان کو خدا کی طرف سے وہ باتیں کھلیں گی جن میں مزہ آئیگا۔ [9] دنیا سے بہت زیادہ ان کو چین ملے گا

لَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۰﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۱﴾ اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾ (النحل پ ۱۴ ع ۴)

پرہیز گاروں کا گھر کیا اچھا ہے رہنے کیلئے باغ ہیں جن میں جاویں گے ان کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں جو چاہیں گے وہ ان کے لیے وہاں حاضر۔ اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں کو ایسا ہی بدلہ دے گا جن کی جانیں فرشتے عیب نکالتے ہیں تو وہ کفر (اور شرک سے) پاک ہوتے ہیں[1] فرشتے کہتے ہیں تم سلامت رہو (ہر مرض سے)[2] اپنے نیک کاموں کے بدلے بہشت میں جاؤ تو۔[3]

۴۲۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ (النحل پ ۱۴ ع ۱۳)

مرد ہو یا عورت جو کوئی ایمان کے ساتھ نیک کام کرے تو ہم (دنیا میں) اس کی زندگی پاک زندگی کریں گے[4] (ایسے لوگوں کو ہم (قیامت میں) ضرور ان کے بہتر کاموں کا بدلہ دیں گے[5]

۴۳۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ (النحل پ ۱۴ ع ۱۳)

کیونکہ اللہ تعالیٰ انہی لوگوں کے ساتھ ہے جو پرہیز گار ہیں (شرک اور کفر اور گناہوں سے بچتے ہیں) اور جو نیک ہیں۔

۴۴۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾ (الکہف پ ۱۵ ع ۴)

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے تو اچھے کام کرنے والے کا بدلہ ہم ضائع نہیں ہونے دیں گے ان لوگوں کے لیے ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جس کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں ان کو وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز مہین ریشمی کپڑے اور موٹے ریشمی کپڑے پہنیں گے تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے (سبحان اللہ) ان کے کاموں کا اچھا بدلہ ملے گا اور بہشت بھی کیا عمدہ جگہ ہے[6]

۴۵۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

البتہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے

[1] جو شرک اور کفر اور گناہوں سے بچتے ہیں، [2] یا موت کے وقت خوش اور شاداں ہوتے ہیں کیونکہ اپنے مالک کے دربار کی حاضری کا وقت ہے، [3] سلام علیکم کہتے ہیں موت کی خبر سناتے ہیں یا جنت کی خوشخبری مطلب یہ ہے کہ اب اس کے بعد تم کو کوئی تکلیف نہیں ہے حدیث میں ہے کہ جب مومن مرنے لگتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے السلام علیک یا ولی اللہ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو سلام فرمایا ہے اور جنت کی خوشخبری دیتا ہے، [4] یعنی حلال روزی اس کو دیں گے یا قناعت کے ساتھ اس کی زندگی گذار دیں گے۔ حدیث میں ہے جو مسلمان ہوا ضرورت کے موافق اس کو روزی ملی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو قناعت دی اس نے مراد پائی یا اس کو نیک کمائی میں لگائیں گے یا نیک عمل میں یا عبادت کی اس کو توفیق ہوگی یا اللہ تعالیٰ کی معرفت اس کو حاصل ہوگی یا عبادت کی لذت، [5] چلو دنیا اور آخرت دونوں بن گئیں یہی سعادت عظمیٰ ہے جس کے حاصل کرنے کا ہر ایک عقلمند شخص کو فکر کرنا چاہیے، [6] ایک آیت میں یہ ہے کہ چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے ایک میں یہ ہے کہ سونے کے اور موتی کے مطلب یہ ہے کہ ہر طرح کے کنگن ان کو ملیں گے سونے کے چاندی کے جواہرات کے جڑاؤ اور موتیوں کے۔ اللھم ارزقنا الجنۃ بفضلک وکرمک،

كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿١٠٧﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾ (الکہف پ ۱۶ ع ۱۲)

ان کی مہمانی فردوس کے باغ ہیں[1] وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے کبھی ان کو چھوڑنا نہ چاہیں گے[2]

۴۶- اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا ﴿٦٠﴾ جَنّٰتِ عَدْنِ ﹰالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿٦١﴾ (مریم پ ۱۶ ع ۴)

مگر جو کوئی توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھے کام کرے[3] تو ایسے لوگ بہشت میں جائیں گے اور ان پر ظلم نہ ہوگا[4] (وہ بہشت کیا ہے) ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بن دکھائے وعدہ کیا ہے (بندوں نے ان باغوں کو نہیں دیکھا) بیشک اس کا وعدہ آکر رہیگا (یا اسکا وعدہ ضرور پورا ہوگا)

۴۷- وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ؕ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾ (مریم پ ۱۶ ع ۵)

اور جو لوگ سیدھی راہ پر ہیں ان کو اور زیادہ اللہ تعالیٰ نیک کام کرنے کی ہدایت کرتا جاتا ہے[5] اور قائم رہنے والی نیکیاں[6] تیرے مالک کے نزدیک اچھا بدلہ رکھتی ہیں اور اچھا انجام[7]

۴۸- اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾ (مریم پ ۱۶ ع ۶)

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اللہ تعالیٰ ان کی محبت (لوگوں کے دلوں میں) ڈال دے گا[8]

۴۹- وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿٧٥﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿٧٦﴾ (طٰہٰ پ ۱۶ ع ۳)

اور جو کوئی ایمان رکھ کر اس کے سامنے حاضر ہوگا وہ (دنیا میں) نیک کام بھی کر چکا ہے تو ایسے لوگوں کو بلند درجے ملیں[9] گے ہمیشہ رہنے کے باغ ان کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں وہ سدا ان میں رہیں گے اور جو کوئی (کفر اور گناہوں کی نجاست سے پاک رہے) اس کا یہی بدلہ ہے۔

۵۰- وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

اور جو ایمان کے ساتھ اچھے کام کرے گا اس کو نہ بے انصافی کا ڈر ہوگا

[1] فردوس بہشت کا بیچا بیچ اور سب میں بلند طبقہ ہے حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ سے فردوس مانگو وہاں کے رہنے والے عرش کی چرچراہٹ سنتے ہیں (یعنی اس قدر عرش سے قریب ہیں اور وہیں سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں [2] کیونکہ اس سے بہتر کوئی عیش کا مقام نہیں ہے [3] وقت پر نماز احتیاط اور ادب کے ساتھ ادا کرے خواہش کی پیروی ہر کام میں نہ کرے [4] ان کی ذرا بھی حق تلفی نہ ہوگی اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ اگلی آیت میں نالائق لوگوں سے کافر مراد ہیں بعضوں نے کہا جو نماز چھوڑ دے وہ بھی کافر ہے اور اکثر سلف کا یہی قول ہے [5] اور زیادہ ان کا ایمان بڑھتا جاتا ہے [6] جن کا بیان سورۂ کہف کے چھٹے رکوع میں گذر چکا ہے [7] اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کافر جو بُرے کام کرتے ہیں ان کا بھی بدلہ کچھ اچھا ہے یا ان کا بھی کچھ انجام بہتر ہے اور رہنے والی نیکیوں کا بدلہ اور انجام ان سے بھی اچھا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ بُرے کاموں کا جو بُرا بدلہ اور بُرا انجام ہے تو نیک کام کا اچھا بدلہ اور اچھا انجام ہے اپنی اچھائی میں اس دوسرے کی بُرائی سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے جیسے کہتے ہیں گرمی بہ نسبت جاڑے کے زیادہ گرم ہے یعنی گرمی کی حرارت جاڑے کی سردی سے بڑھ کر ہے [8] جب مسلمان مکہ میں تھے تو کافران کے دشمن اور مخالف بن گئے تھے اور دوسرے لوگوں کو بھی بہکا کران کا دشمن کر دیا تھا اور مسلمان بہت پریشان تھے اللہ نے ان کو تسلی دی کہ عنقریب اسلام کا غلبہ ہوگا اور تمہاری محبت لوگوں کے دلوں میں سما جائے گی یہ وعدہ پورا ہوا [9] معلوم ہوا بلند درجہ ملنے کے لیے ایمان کے ساتھ نیک اعمال بھی شرط ہیں لیکن صرف ایمان تو وہ نجات کے لیے کافی ہے یعنی مومن ہمیشہ کے لیے دوزخ میں نہ رہے گا کبھی نہ کبھی وہاں سے نکالا جائے گا اور جنت میں داخل ہوگا

فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾ (طٰهٰ پ ۱۶)

نہ حق تلفی کا[1]

۵۱۔ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿۱۲۳﴾ (طٰهٰ پ ۱۶ ع ۷)

توجو کوئی میری ہدایت پہ چلے نہ وہ (دنیا میں) بھٹکے گا اور نہ (آخرت میں) بدنصیب ہوگا[2]

۵۲۔ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾ (الانبیاء پ ۱۷ ع ۷)

پھر جو کوئی نیک کاموں میں سے کچھ کام کرے اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو تو اس کی محنت اکارت نہ ہوگی اور ہم اس کے کاموں کو لکھنے والے ہیں[3]

۵۳۔ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۭ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ (الانبیاء پ ۱۷ ع ۷)

بیشک جن لوگوں کے لیے ہماری طرف سے پہلے ہی بھلائی ہو چکی ہے (لکھی جا چکی ہے) وہ دوزخ سے دور رہیں گے[4] وہ تو دوزخ کی بھنک بھی نہ سنیں گے[5] ہمیشہ جو جی چاہے اس میں بسر کریں گے (ہر ایک خواہش پوری ہوگی) ان کو بڑی گھبراہٹ (قیامت) کا کچھ رنج نہ ہوگا اور فرشتے (جنت کے دروازوں پر) ان کا استقبال کریں گے (کہیں گے) یہی تو وہ دن ہے جس کا تم سے (دنیا میں) وعدہ کیا جاتا تھا[6]

۵۴۔ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ ۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ (الانبیاء پ ۱۷ ع ۷)

اور ہم تو زبور میں لوح محفوظ کے بعد لکھ چکے ہیں کہ (بہشت یا بیت المقدس) کی زمین کے مالک میرے نیک بندے ہوں گے

۵۵۔ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۱۴﴾ (الحج پ ۱۷ ع ۲)

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے ان کو (آخرت میں) اللہ تعالیٰ باغوں میں لے جائے گا جس کے تلے نہریں پڑی بہہ رہی ہیں بے شک اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے[7]

۵۶۔ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے ان کو اللہ ایسے باغوں میں لے جائے گا جن کے تلے نہریں پڑی بہہ رہی ہیں وہاں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور ان کا لباس

---

[1] قتادہ نے کہا بے انصافی یہ ہے کہ اس کے گناہ بڑھا دیئے جائیں اور حق تلفی یہ ہے کہ نیکیاں برباد ہوں، [2] معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر چلنا دنیا اور آخرت دونو بنا لینا ہے۔ [3] اس کا ہر نیک کام نامۂ اعمال میں لکھ لیا جاتا ہے، اس آیت سے وہ اعتراض دفع ہوگیا کہ جب پوجنے والے اور جن کو پوجتے ہیں دونو دوزخ کے ایندھن بنیں گے تو پھر فرشتے اور حضرت عیسیٰ ان کو بھی بعضے لوگ پوجتے ہیں کیا یہ بھی دوزخ میں جائیں گے اس آیت میں فرمادیا کہ جن کے لیے پہلے نیکی لکھی گئی ہے وہ تو دوزخ کی بھنک بھی نہ سنیں گے، [4] اس کی آہٹ تک نہ پائیں گے [5] کہ اس دن تم کو پورا عیش نصیب ہوگا باقی دنیا تو مومن کے لیے قید خانہ ہے اگر کوئی اور رنج نہ ہو تو یہی فکر کیا کم ہے دیکھیے خاتمہ کیسے ہوتا ہے اور قبر میں کیونکر گذرتی ہے حضرت علیؓ نے یہ آیت پڑھی ان الذین سبقت لھم منا الحسنیٰ اخیر تک پھر کہا کہ میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ، ابوطلحہؓ، زبیرؓ، سعدؓ اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف ان لوگوں میں سے ہیں۔ بڑی گھبراہٹ کا وقت ساری قیامت کا دن ہے، [6] کسی کی مجال نہیں کہ اس کے حکم میں چون چرا کرے۔

لُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٢٣﴾ وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ وَهُدُوا إِلَىٰ صِرَاطِ الْحَمِيدِ ﴿٢٤﴾ (الحج پ۱۷ ع ۳)

ریشمی ہوگا[۱] اور ان کو پاکیزہ بات کی طرف لے جائیں گے[۲] اور خوبیوں والے (خدائے تعالیٰ) کی راہ پر لگائیں گے۔

۵۷۔ إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ ﴿٣٨﴾ (الحج پ۱۷ ع ۵)

اللہ تعالیٰ بیشک ایمان والوں سے (ان کے دشمنوں کو) ہٹادے گا[۳]۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی دغا باز ناشکرے کو پسند نہیں کرتا[۴]

۵۸۔ الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ﴿٤١﴾ (الحج پ۱۷ ع ۶)

یہ (مسلمان) ایسے ہیں کہ اگر ہم ان کو ملک میں جمادیں (ان کی حکومت قائم کردیں) تو نماز کو درستی سے پڑھیں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور اچھی بات کا حکم کریں گے اور بُری بات سے منع کریں گے اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے[۶]

۵۹۔ فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٥٠﴾ (الحج پ۱۷ ع ۷)

پھر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام (بھی) کیے ان کیلئے (آخرت میں) گناہوں کی بخشش اور عزت کی روزی (یعنی بہشت) ہے

۶۰۔ فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٥٦﴾ (الحج پ۱۷ ع ۱۷)

تو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے وہ آرام کے باغوں میں ہوں گے (مزے اڑائیں گے)

۶۱۔ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١﴾ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ﴿٢﴾ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ﴿٣﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ

ایمان والے مراد کو پہنچ گئے[۷] وہ جو اپنی نماز میں دل لگاتے ہیں[۸] اور وہ جو نکمی باتوں کی طرف دھیان نہیں کرتے[۹] اور وہ جو زکوٰۃ دیا کرتے ہیں[۱۰] اور وہ جو

---

[۱] یعنی حریر جو خالص ریشمی کپڑے کو کہتے ہیں صحیح حدیث میں ہے جو کوئی دنیا میں حریر پہنے گا اس کو آخرت میں حریر پہننے کو نہ ملے گا۔ [۲] یعنی اس مقام پر جہاں بہتر اور پاکیزہ کلام سنیں گے فرشتوں سے سلام اور ان کی مبارکبادی۔ [۳] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور وہ (دنیا میں) عمدہ بات کی ہدایت دیئے گئے تھے (یعنی لا الٰہ الا اللہ کہنے کی) اور ان کو اچھا رستہ یا اچھی خوبیوں والے خدا کا رستہ بتلایا گیا تھا۔ [۴] دشمن ان کو بالکل فنا نہ کر سکیں گے اس کی قدرت کے کارخانے بے انتہا ہیں وہ کسی نہ کسی طرح سے ایمانداروں کو بچالے گا اس آیت کے موافق اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا مسلمان عرب کے کافروں سے بچے رہے اور آخر اسلام کو غلبہ ہوگیا۔ [۵] اور کافر جو دغاباز ناشکر ہیں اپنے سچے مالک کو چھوڑ کر بتوں کی پرستش کرتے ہیں اور خدا اور اس کے رسولؐ سے مقابلہ پر آتے ہیں چوری اوپر سے سرزوری۔ [۶] اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کی تعریف کی اور اس میں یہ اشارہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کا جمانا منظور ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا صحابہ باوجود اس کے کہ محض بے سروسامان اور غریب تھے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑے بڑے سامان والے بادشاہوں پر غالب کیا اور ایران اور شام اور مصر اور توران اور عرب اور افریقہ کے کئی حصوں میں ان کو حاکم بنایا۔ حضرت عثمانؓ نے کہا یہ آیت ہم لوگوں کے باب میں اتری ہم ناحق اپنے ملک سے نکالے گئے اور جب اللہ تعالیٰ نے ہم کو جمادیا تو ہم نے نماز درستی سے پڑھی زکوٰۃ دی اچھی بات کا حکم دیا بُری بات سے منع کیا۔ [۷] ان کی دنیا بھی اچھی ہوئی اور آخرت تو سبحان اللہ۔ [۸] ڈرتے ہیں عاجزی کرتے ہیں اس کی نشانی ہے کہ نماز میں فضول حرکتیں نہ کرے اِدھر اُدھر نہ دیکھے اور اپنی نگاہ سجدے کے مقام پر رکھے اور یہ امر یعنی خشوع فرض ہے۔ [۹] نکمی بات سے مراد ہر ایک فضول کھیل اور گناہ ہے۔ [۱۰] گو زکوٰۃ کا نصاب اور مقدار مدینہ میں معین ہوا مگر مطلق زکوٰۃ مکہ میں بھی واجب تھی اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ سورت مکی ہے اور زکوٰۃ مدینہ میں فرض ہوئی۔

فَاعِلُونَ ﴿۴﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ﴿۵﴾
إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ
غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ﴿۷﴾ وَالَّذِينَ هُمْ
لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ﴿۸﴾ وَالَّذِينَ
هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿۹﴾ أُولَٰئِكَ
هُمُ الْوَارِثُونَ ﴿۱۰﴾ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۱۱﴾ (المومنون پ ۱۸ ع ۱)

اپنی خواہش کا مقام (شرمگاہ) تھامے رہتے ہیں (کسی سے اپنی خواہش پوری نہیں کرتے) مگر اپنی بیبیوں یا لونڈیوں سے ان پر کوئی الزام نہیں پھر جو کوئی ان (دو) کے سوا (اور طرح سے شہوت نکالنا چاہے) تو ایسے ہی لوگ (حد سے) بڑھے ہوئے ہیں[۱] اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھتے ہیں[۲] اور وہ جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں[۳] یہی لوگ وہ ہیں جو میراث لیں گے فردوس کے وارث ہوں گے۔ اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے[۴]

۶۲۔ إِنَّ الَّذِينَ هُمْ مِنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ ﴿۵۷﴾
وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ﴿۵۸﴾
وَالَّذِينَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ ﴿۵۹﴾
وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ
رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ ﴿۶۰﴾ أُولَٰئِكَ يُسَارِعُونَ فِي
الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ ﴿۶۱﴾
(المومنون پ ۱۸ ع ۴)

اور جو اپنے مالک کے خوف سے لرزتے رہتے ہیں[۵] اور جو اپنے مالک کی آیتوں پر یقین رکھتے ہیں (ان کے مطلب کو حق سمجھتے ہیں) اور جو اپنے مالک کے ساتھ شرک نہیں کرتے (کسی کو اس کا شریک نہیں سمجھتے) اور جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں (اپنا مال) دیتے ہیں اور دیتے پر ان کے دل میں ڈر رہتا ہے کہ ان کو اپنے مالک کے پاس لوٹ کر جانا ہے ایسے ہی لوگ نیک کاموں میں جلدی کرتے ہیں اور ان میں آگے بڑھ جاتے ہیں۔

۶۳۔ إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى
اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا
سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ﴿۵۱﴾ (النور پ ۱۸ ع ۷)

ایمان دار لوگ جب (ان کا جھگڑا) فیصلہ کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جاتے ہیں تو بس یہی کہتے ہیں ہم نے سنا اور مان لیا۔

۶۴۔ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا

جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کیے اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ (ایک ایک دن) ان کو ضرور ملک میں حکومت دیگا جیسے

[۱] اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ لواطت اور جلق حرام ہے اور جلق کی حرمت میں اور بہت دلائل ہیں (یعنی ذکر کو ہتھیلی سے دبا دبا کر منی نکال دینا)، [۲] جب کوئی ان کے پاس امانت رکھاتے تو اس میں خیانت نہیں کرتے اسی طرح جب کسی سے کوئی اقرار کرتے ہیں تو اس کو پورا کرتے ہیں دغابازی نہیں کرتے، [۳] وقت پر ادا کرتے ہیں جماعت کے ساتھ اور ناغہ نہیں کرتے، [۴] فردوس جنت کا اعلیٰ اور بیچ کا طبقہ ہے۔ چونکہ فردوس نیک اعمال کے بدل ملے گا گویا اس کے وارث ہوئے اور اوپر یہ حدیث گذر چکی ہے کہ ہر شخص کے لیے دو مکان بنائے گئے ایک بہشت میں ایک دوزخ میں جب کافر ہمیشہ کے لیے دوزخ میں بند کر دیئے جائیں گے تو ان کے مکان جو بہشت میں رہیں گے مسلمان ان کے وارث ہوں گے، [۵] یا اپنے مالک کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں، [۶] معلوم نہیں ہمارا یہ صدقہ قبول ہوتا ہے یا نہیں اسی طرح ہر عبادت کو ادا کرتے ہیں اور پھر بھی عبادات اور تقوے پر ناز نہیں کرتے بلکہ یوں ڈرتے رہتے ہیں کہ پروردگار عالم بے نیاز ہے اور دل کو دیکھتا ہے معلوم نہیں ہماری عبادت قبول بھی ہوتی ہے یا نہیں۔ صحیح حدیث میں بروایت حضرت عائشہؓ یہی مضمون موجود ہے۔

اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾ (النور پ۱۸ ع ۷)

اس نے اگلے لوگوں کو ان سے پہلے حکومت دی تھی[۱] اور جس دین کو ان کیلیے پسند کیا ہے وہ ان کے لیے جما دے گا[۲] اور ان کو جو دشمنوں سے اس وقت) ڈر ہے اس کے (بعد ڈر کے) بدل ان کو امن دیگا[۳] وہ مجھ کو پوجتے رہیں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے اور جو شخص اس کے بعد کفر کرے[۴] تو ایسے لوگ نافرمان ہیں پکے ایماندار وہی

۶۵- اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓي اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰۗئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۲﴾

(النور پ۱۸ ع ۹)

ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جب کسی جمع ہونے کے کام میں پیغمبر کے ساتھ ہوتے ہیں تو جب تک اس سے اجازت نہ لیں وہاں سے (اُٹھ کر) نہیں جاتے[۵] بیشک جو لوگ تجھ سے (جانے وقت) اجازت لیتے ہیں وہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں۔ پھر جب یہ لوگ اپنے کسی کام کے لیے تجھ سے (جانے کی) اجازت مانگیں تو جس کو تو چاہے ان میں سے اجازت دے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی بخشش کی دعا کر[۶] بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے[۷]

۶۶- وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَي الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿۶۳﴾ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا

اور خدا تعالےٰ کے نیک بندے وہ ہیں جو عاجزی کے ساتھ (یا آہستگی اور وقار کے ساتھ) زمین پر چلتے ہیں[۹] اور جب جاہل لوگ ان سے بھڑ جاتے ہیں تو کہتے ہیں (اچھا صاحب) سلام[۱۰] اور جو راتوں کو اپنے مالک کے آگے

ؔ۱ داؤد اور سلیمان اور بنی اسرائیل وغیرہ کو، ؔ۲ اس کو قائم اور مضبوط کر دے گا کافروں کی دشمنی سے اسلام کا دین ہرگز نہ مٹ سکے گا، ؔ۳ بے فکری اور اطمینان سے زندگی بسر کریں گے۔ کہتے ہیں یہ آیت اس وقت اتری جب صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اور کبھی ایسا وقت بھی ہم پر آئے گا یا نہیں جب ہم کو دشمنوں کا ڈر نہ رہے گا اور ہتھیار کھول کر بے فکر بیٹھیں گے یہ وعدہ اللہ تعالیٰ کا پورا ہوا اور مسلمانوں کو آنحضرتؐ کی زندگی ہی میں عرب کے کافروں سے بیفکری ہو گئی اور عرب کے حاکم بن گئے پھر حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی خلافت میں تو اسلام کو بیحد ترقی ہوئی روم اور فارس اور مصر بہت سے ملک مسلمانوں نے فتح کر لیے اس آیت سے صاف یہ نکلتا ہے کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ کی خلافت صحیح تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہی کی خلافت میں اللہ تعالےٰ نے اپنا یہ وعدہ پورا فرمایا حدیث میں ہے کہ میرے بعد تیس سال تک خلافت رہے گی پھر سلطنت اور بادشاہت ہو گی یہ ارشاد بھی پورا ہوا۔ ابو بکرؓ نے دو برس تین مہینے خلافت کی اور عمرؓ نے دس برس چھ مہینے اور عثمانؓ نے بارہ برس اور علیؓ نے چار برس نو مہینے اور امام حسنؓ نے چھ مہینے، ؔ۴ مرتد ہو جائے یا کفر ہی پر جما رہے، ؔ۵ جیسے جمعہ یا جماعت یا صلاح یا مشورہ یا جہاد وغیرہ، ؔ۶ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے بے اجازت اٹھ کر چلا جانا بڑا گناہ اور منافقوں کا شیوہ تھا ؔ۷ کہ دو ہی قصور پر یعنی تیری مجلس سے بے اجازت چلے جانے پر مواخذہ نہ کرے، ؔ۸ غزوۂ تبوک میں کسی عذر سے حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی گھر لوٹ جانے کی آپ نے فرمایا جا تو منافق نہیں ہے، ہرچند اجازت لے کر جانا گناہ نہیں ہے مگر پھر بھی ایک طرح سے اچھا نہیں ہے کیونکہ دنیا کی ضرورت کو دین پر مقدم رکھنا ہے اسلیے فرمایا ان کے لیے بخشش کی دعا کر، ؔ۹ یہ نہیں کہ اکڑ اکڑ کر ٹھسکتے اینٹھتے ہوتے، ؔ۱۰ یہ سلام وہ نہیں جو مسلمانوں میں آپس میں ملاقات کے وقت کہا جاتا ہے بلکہ یہ سلام ترک ملاقات اور رخصت ہونے کا ہے جیسے کسی سے بے جا چھڑانا منظور ہوتا ہے تو کہتے ہیں اچھا بھائی سلام۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جب جاہلوں سے ان کی گفتگو آن پڑتی ہے تو اچھی سلامتی کی بات کہتے ہیں یعنی وہ بات جس سے جاہل برانگیختہ نہ ہوں فساد نہ بڑھے اور خود بھی گنہگار نہ ہوں بعضوں نے کہا یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے۔

وَقِيَامًا ﴿٦٤﴾ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ
عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ
غَرَامًا ﴿٦٥﴾ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿٦٦﴾
وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا
وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾ وَالَّذِينَ
لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ
النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ
وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ﴿٦٨﴾
يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ
فِيهِ مُهَانًا ﴿٦٩﴾ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ
عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ
حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٧٠﴾ وَمَنْ
تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ
مَتَابًا ﴿٧١﴾ وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ
وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ﴿٧٢﴾ وَ
الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا
عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا ﴿٧٣﴾ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ
رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ

سجدے اور قیام میں رہتے ہیں[۱] اور جو (یوں) دعا مانگتے ہیں مالک ہمارے
دوزخ کا عذاب ہم پر سے ٹال دے کیونکہ دوزخ کا عذاب کافروں اور
گنہگاروں کیلئے اٹل ہے[۲] وہ (ہر طرح) بُری ہے وہاں تھوڑی دیر رہنا
ہو یا ہمیشہ رہنا ہو[۳] اور جو خرچ کرتے وقت نہ بے کار (اپنا پیسہ) نہیں اُڑاتے
اور نہ تنگی کرتے ہیں (کہ ضرورت میں بھی نہ اُٹھائیں) اور بیچ بیچ میں ان کا
خرچ رہتا ہے[۴] اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے (خدا)[۵] کو نہیں پکارتے اور جس
جان کا مارنا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اس کو نہیں مارتے مگر حق پر
(جیسے خون کے بدلے خون) اور زنا نہیں کرتے اور جو کوئی یہ کام کرے گا وہ
(اپنے کیے کا) بدلہ پائے گا[۶] اس کو قیامت کے دن دونا عذاب ہوگا اور وہ
اس میں ذلیل ہو کر ہمیشہ رہے گا مگر جو شخص (دنیا ہی میں ان گناہوں سے) توبہ
کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو
اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دے گا[۷] اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے اور
جو کوئی (گناہ سے) توبہ کرے اور نیک کام کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف پورا
پھر آتا ہے[۸] اور جو جھوٹی گواہی[۹] نہیں دیتے (یا جھوٹ فریب نہیں کرتے) اور
جب بیہودہ کام پر آ نکلیں (اتفاق سے اس پر گزر ہو) تو عزت بچا کر چل
دیتے ہیں اور جن کو ان کے مالک کی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ اندھے بہرے
ہو کر ان پر نہیں گرتے[۱۰] اور جو یہ دعا کرتے ہیں مالک ہمارے ہم کو
ایسی بیبیاں اور اولاد عطا فرما جن کی طرف سے (ہماری) آنکھیں

۱ یعنی شب بیدار، تہجد گزار، ۲ یا بڑی تکلیف یا ہمیشگی کی بربادی، ۳ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے وہ بُری جگہ ہے رہنے اور ٹھہرنے کی، ۴ یا بیچ کی سیدھی گذران کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ نہ اسراف کرتے ہیں نہ بخل، یزید بن حبیب نے کہا آنحضرتؐ کے اصحاب کا یہی طریقہ تھا وہ کوئی کھانا لذت کے لیے نہیں کھاتے تھے بلکہ بھوک کی تکلیف رفع کرنے کے لیے اور نہ خوبصورتی اور زینت کے کپڑے پہنتے تھے بلکہ ستر ڈھانکنے اور گرمی اور سردی سے بچنے کے لیے حضرت عمرؓ نے کہا یہ بھی اسراف میں داخل ہے کہ جو خواہش ہو وہ کھائے یا خریدے ابن عباسؓ نے کہا اسراف یہ ہے کہ گناہ میں پیسہ خرچ کیا جائے اور تنگی یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے حق ادا نہ کرے ۵ بس اسی کی یاد کرتے ہیں اسی کی عبادت کرتے ہیں، ۶ یا آثام میں ڈالا جائے گا جو ایک نالہ ہے دوزخ میں ۷ کہتے ہیں یہ آیت بعد میں اتری اس کے اترنے پر آنحضرتؐ بہت خوش ہوئے۔ بدل دینے سے یہ مطلب ہے کہ گناہ نیکیاں ہو جائیں گے یا گناہ مٹ جائیں گے آنحضرتؐ نے معاذؓ سے فرمایا ہر برائی کے پیچھے ایک نیکی کر وہ اس کو میٹ دے گی، ۸ جتنا دور ہو گیا تھا اتنا ہی نزدیک ہو جاتا ہے یا پھر اپنے اگلے درجے پر پہنچ جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ توبہ وہی ہے جس سے گناہ پر ندامت ہو اور اس کے بعد نیک کام کرے ورنہ خالی زبان سے توبہ کرنا اور گناہ کرتے رہنا درحقیقت توبہ نہیں ہے، ۹ اس بیہودہ کام میں شریک نہیں ہوتے نہ بیہودہ کام کرنے والوں سے بحث اور تکرار نکالتے ہیں، ۱۰ بلکہ ان کو سمجھ کر سن کر قبول کرتے ہیں یعنی سجدہ کرتے ہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تو وہ اندھے اور بہرے ہو کر نہیں جا پڑتے یعنی خوب سمجھتے ہیں اور کان لگا کر سنتے ہیں غور کرتے ہیں،

اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ
يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا
تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿۷۵﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ
مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۷۶﴾ (الفرقان پ ۱۹ ع ۶)

ٹھنڈی ہوں اور ہم کو پرہیزگاروں کا سردار بنا[1] ان لوگوں کو بہشت کے بالاخانے ان کے صبر کے بدلے میں ملیں گے اور ان کا دعا اور سلام سے استقبال کیا جائے گا۔[2] ہمیشہ اس میں رہیں گے وہ اچھا ٹھکانا اور (اچھا) مقام ہے۔

۶۷- مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ
مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾ (النمل پ ۲۰ ع ۷)

جو شخص (قیامت کے دن) کوئی نیکی لے کر آئے گا اسکو اس سے بہتر بدلہ ملے گا[3] اور ایسے لوگ اس دن گھبراہٹ سے بے خطر رہیں گے (ان کو گھبراہٹ نہ ہوگی)

۶۸- فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا
فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿۶۷﴾
(القصص پ ۲۰ ع ۷)

البتہ جس نے (دنیا میں شرک سے) توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کیے اس کو نجات کی امید رکھنا چاہیے۔

۶۹- تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا
يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۚ وَالْعَاقِبَةُ
لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۳﴾ (القصص پ ۲۰ ع ۹)

یہ آخرت کا گھر ان لوگوں کو ہم دیں گے جو دنیا میں بڑائی کرنا نہیں چاہتے[4] اور نہ دھند مچانا[5] اور انجام ان ہی کا بھلا ہوگا جو پرہیزگار ہیں۔

۷۰- وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ
عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِىْ
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۷﴾ (العنکبوت پ ۲۰ ع ۱)

اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کی برائیاں ہم ضرور اتار دیں گے (مٹا دیں گے) اور ان کے اچھے کاموں کا بدلہ اچھے سے اچھا دیں گے۔

۷۱- وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ
فِى الصّٰلِحِيْنَ ﴿۹﴾ (العنکبوت پ ۲۰ ع ۱)

اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کو ہم ضرور نیکوں میں شریک کریں گے[6]

۷۲- وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِىْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ نِعْمَ اَجْرُ
الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ

اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کو ہم بہشت کے بالاخانوں (ماڑیوں) میں جگہ دیں گے ان کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہوں گی ہمیشہ ان میں رہیں گے (نیک) عمل کرنے والوں جنہوں نے (تکلیف پر) صبر کیا اور اپنے مالک پر بھروسا کیے رہا کیا

[1] یعنی نیک اور خدا ترس اور مطیع ہوں، [1] تاکہ سب پرہیزگار جو ہماری راہ پر چلیں ان کی ہدایت کا بھی ثواب ہم کو حاصل ہو۔ اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ دینی ریاست اور سرداری کی خواہش کرنا درست ہے، [2] پروردگار ان کو اپنا سلام کہلا بھیجے گا اور فرشتے ملاقات کے وقت ان کو سلام کریں گے، [2] یا نیک لوگ جس مقام میں رہیں گے یعنی جنت میں وہاں لیجائیں گے، [3] حدیث میں ہے نیکی سے مراد یہاں لا الٰہ الا اللہ ہے اور برائی سے مراد شرک ہے۔ بعضوں نے کہا نیکی سے اخلاص مراد ہے یا ہر ایک قسم کی نیکی مراد ہے [4] مسلمانوں سے تکبر اور غرور نہیں کرتے یا ان پر ظلم نہیں کرتے، [5] یعنی فساد کرنا چاہتے ہیں مثلاً خون، ڈاکہ، چوری، زنا شراب خوری وغیرہ یا شرک پھیلانا چاہتے ہیں۔ عمر بن عبد العزیزؒ (جو خلفائے راشدین میں سے ہوئے ہیں) مرتے وقت اس آیت کو پڑھتے رہے یہاں تک کہ ان کی جان نکل گئی۔ حضرت علی رض نے کہا کہ یہ آیت عادل بادشاہ اور عادل حاکموں کے حق میں اتری ہے۔

يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾ (العنكبوت پ ۲۱ ع ۶)

عمدہ بدلہ ہے)

۷۳۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ
وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۶۹﴾
(العنكبوت پ ۲۱ ع ۷)

اور جن لوگوں نے ہمارے لیے کوشش کی (یا جہاد کیا کافروں سے لڑے) ہم ان کو ضرور اپنے (قرب کے) رستے دکھلائیں گے اور بیشک (اپنی مدد سے) نیک لوگوں کے ساتھ ہے۔

۷۴۔ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ
فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾ (الروم پ ۲۱ ع ۲)

پھر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ایک باغ میں ان کی آؤبھگت ہوگی۔

۷۵۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ
جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ
حَقًّا ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۹﴾ (لقمٰن پ ۲۱ ع ۱)

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے لیے (بڑے) لطف کے (مزے کے) باغ ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے (چین اڑائیں گے) یہ اللہ تعالیٰ کا پکا وعدہ ہے اور وہ زبردست ہے حکمت والا۔

۷۶۔ وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ
فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَاِلَى اللّٰهِ
عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾ (لقمٰن پ ۲۱ ع ۳)

اور جو شخص خدا تعالیٰ کے سامنے اپنا منہ جھکاتے رہے اور وہ نیکی پر ہو تو اس نے مضبوط کنڈہ تھام لیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سب کاموں کا انجام ہے۔

۷۷۔ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا
بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ
هُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ
عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا
وَّطَمَعًا ؗ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾
(السجدۃ پ ۲۱ ع ۲)

ہماری آیتوں پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو وہ آیتیں سمجھائی جاتی ہیں تو سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے مالک کی تعریف کے ساتھ خوبی بیان کرتے ہیں اور غرور نہیں کرتے رات کو ان کی کروٹیں بچھونوں سے الگ رہتی ہیں۔ اپنے مالک کو (اس کے عذاب سے) ڈر کر اور (اس کی رحمت کی) امید رکھ کر پکارتے ہیں اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہیں۔

۷۸۔ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کو (آخرت میں)

ل۱ وہ واصل الی اللہ ہو جائیں گے بعضوں نے کہا کوشش سے یہ مراد ہے کہ عبادت کی اور نفس کو مارا بعضوں نے کہا علم حاصل کیا سہل بن عبداللہ نے کہا مراد یہ ہے کہ حدیث شریف کو پھیلایا اور بدعت کو مٹایا بہر حال جو کوشش دینی امور میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے کی جائے وہ سب اس میں داخل ہے، ل۲ وہ کبھی ذلیل نہیں ہو سکتے بلکہ مرے بعد بھی ان کی عزت قائم رہتی ہے اور دنیا میں ان کا ذکر خیر باقی رہتا ہے، ل۳ یعنی خوب خاطرداری ہر طرح کی خوشی کا سامان مہیا کیا جائے گا۔ ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں نے اپنے کان اور آنکھ دنیا میں شیطان کے باجوں سے بچائے فرشتے ان لوگوں کو عنبر اور مشک کے ٹیلوں پر کھڑا کریں گے حکم ہوگا ان کو میری تسبیح اور تحمید اور تہلیل سناؤ فرشتے ایسی عمدہ آوازیں نکالیں گے جو کسی نے نہیں سنیں، ل۴ وہی ان کا بدلہ دے گا، ل۵ سبحان اللہ وبحمدہ کہتے ہیں ل۶ سجدہ کرنے سے کنیاتے نہیں جیسے مکہ کے کافر کنیاتے تھے۔ ابن عباسؓ نے کہا جماعت کی نماز میں آنے سے غرور نہیں کرتے۔ اس مقام پر پڑھنے والے اور سننے والے دونوں کو سجدہ کرنا چاہیے، ل۷ یعنی رات کو بیدار ہو کر تہجد کی نماز ادا کرتے ہیں، بعضے نے کہا مغرب اور عشاء کے بیچ میں نفل پڑھتے ہیں ل۸ ابن عباسؓ نے کہا یعنی دوزخ سے ڈر کر اور بہشت کی امید رکھ کر عبادت کرتے ہیں۔

جَنّٰتُ الْمَاْوٰى نُزُلًا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ (السجدة پ۲۱ ع ۲)

رہنے کے باغ ملیں گے یہ مہمان داری ان کے (اچھے) کاموں کے بدلے ہوگی۔

۷۹- اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾ (الاحزاب پ۲۲ ع ۵)

بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان دار مرد اور ایماندار عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور (اللہ تعالےٰ سے) ڈرنیوالے مرد اور ڈرنیوالی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہ کو (گناہ سے) بچانے والے مرد اور بچانے والی عورتیں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنیوالی عورتیں ان سب کیلئے اللہ تعالےٰ نے (گناہوں کی) بخشش اور بڑا ثواب تیار رکھا ہے[۱]

۸۰- وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۸﴾ (الاحزاب پ۲۲ ع ۷)

اور جو لوگ مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کو بغیر کچھ کیے (بے قصور) ستاتے ہیں تو انہوں نے (اپنی گردن پر) جھوٹ اور کھلے گناہ کا بوجھ لیا۔

۸۱- وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ (السبا پ۲۲ ع ۵)

اور (لوگو) تمہارے مال اور اولاد (کے زیادہ ہونے) سے تم کو ہماری نزدیکی کا درجہ نہیں مل سکتا البتہ جو کوئی ایمان لائے اور اچھے کام کرے تو ایسے لوگوں کو ان کے کاموں کا دوہرا ثواب ملے گا اور وہ بہشت کے جھروکوں میں امن سے رہیں گے (کوئی فکر نہ ہوگی)

۸۲- وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۷﴾ (فاطر پ۲۲ ع ۱)

اور جو لوگ ایمان لائے اچھے کام کیے ان کے (گناہوں کی) بخشش ہوگی اور ان کو بڑا ثواب ملے گا[۲]

۸۳- فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۳۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ

ان میں تو کچھ گنہگار ہیں اور کچھ بیچ بیچ میں چلنے والے ہیں اور کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے نیکیوں میں آگے بڑھنے والے ہیں یہی تو خدا کا بڑا فضل ہے[۳] (ان لوگوں کے لیے) ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں ان میں داخل

[۱] بی بی ام سلمہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا قرآن میں ہم عورتوں کا ذکر نہیں ہوتا مردوں کا جیسا ذکر ہوتا ہے اس وقت یہ آیت اتری، [۲] کہتے ہیں یہ آیت حضرت علیؓ کے حق میں اتری ہے کہ لوگ ان پر ناحق طوفان جوڑتے تھے۔ بعضوں نے کہا حضرت عائشہؓ کے باب میں نازل ہوئی ہے بعضوں نے کہا زانیوں کے بارے میں اتری ہے جو زبردستی عورتوں کا پیچھا کرتے تھے اور وہ زنا سے ناراض ہوتیں۔ فضیل بن عیاضؒ نے کہا کہ ایک کتے یا سور کو بھی بے سبب تکلیف دینا نہ چاہیئے تو مومن کو تکلیف دینا کیونکر درست ہوگا، [۳] بہشت یا نور آنکھوں یا اللہ تعالیٰ کا دیدار، [۴] یہ سب مسلمان بندے مراد ہیں گنہگار تو محشر میں رکے کھڑے رہیں گے اور بہت تکلیف اٹھا کر آخر بہشت میں جائیں گے حدیث میں ہے کہ یہی لوگ بہشت میں جاتے وقت کہیں گے الحمد للہ الذی اذهب عنا الحزن اور بیچ والے وہ جو نیکوں کے پیرو ہیں لیکن کبھی ان (بقیہ اگلے صفحہ پر)

يُدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ
ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿٣٣﴾
وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ
اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿٣٤﴾ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا
دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا
نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ﴿٣٥﴾

(فاطر پ ۲۲ ع ۴)

ہوں گے وہاں ان کو سونے کے کنگن پہناتے جائیں گے اور موتی اور ان کی پوشاک ریشمی ہوگی (اور یہ لوگ بہشت میں داخل ہو کر) کہیں گے شکر اللہ تعالیٰ کا جس نے ہم سے اس طرح کا) رنج دفع کر دیا بیشک ہمارا مالک (بڑا) بخشنے والا قدردان ہے جس نے اپنے فضل سے ہم کو (ہمیشہ) رہنے کے گھر (جنت میں) لا اتارا ہم کو اس گھر میں نہ کوئی تکلیف پہنچے گی نہ ہم کو اس میں کسی طرح کی تھکن ہوگی[1]

۸۴- اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ
الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ
كَرِيْمٍ ﴿١١﴾ (یٰس پ ۲۲ ع ۱)

تو تو اس شخص کو ڈرا سکتا ہے جو قرآن کی پیروی کرے اور اور بن دیکھے خدا سے ڈرے اس کو بخشش اور اچھے ثواب کی خوشخبری سنا۔

۸۵- اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٤٠﴾ اُولٰٓئِكَ
لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿٤١﴾ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ
مُّكْرَمُوْنَ ﴿٤٢﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٤٣﴾ عَلٰى
سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٤٤﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ
مَّعِيْنٍ ﴿٤٥﴾ بَيْضَاۤءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٤٦﴾ لَا
فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَ
عِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿٤٨﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ
مَّكْنُوْنٌ ﴿٤٩﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

مگر پروردگار کے خاص (چنے ہوئے) بندے ان کے لیے راتب کی روزی ہے (طرح طرح کے) میوے اور آرام کے باغوں میں ان کی عزت ہو رہی ہے[2] آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوئے[3] (پانی کی نہر کی طرح) بہتی ہوئی صاف ستھری شراب کا دور ان پر چل رہا ہوگا پینے والوں کو مزہ دے گا۔ نہ اس سے چکر آئے گا (سر پھرے گا) اور نہ اس (کے پینے) سے عقل جائے گی[4] اور ان کے پاس نیچے نگاہ رکھنے والی بڑی آنکھوں والی (حوریں) ہوں گی گویا وہ (شتر مرغ کے) انڈے ہیں جو ڈھانپ کر رکھے گئے ہیں[5] پھر وہ بہشتی لوگ ایک دوسرے کی طرف

(بقیہ صفحہ سابقہ) کوئی لغزش ہوگئی ہے ان کو آسان حساب ہو کر نجات ملے گی اور آگے بڑھنے والے اولیاء اللہ اور شہداء اور ابرار ہیں یہ تو بے حساب جنت میں داخل ہوں گے عقبہؓ نے حضرت عائشہؓ سے اس آیت کو پوچھا انہوں نے کہا آگے بڑھنے والے تو وہ جو آنحضرتؐ کے سامنے گذر گئے اور آپ نے ان کو بہشتی فرمایا اور بیچ والے وہ جو ان کے طریقے پر چلے اور گنہگار جیسے میں اور تو صحیح یہ ہے ان تینوں سے مسلمان مراد ہیں براء نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ سب بہشتی ہیں، (حواشی صفحہ ہذا) [1] رنج سے مراد موت ہے یا گناہوں کا غم یا دوزخ میں جانے کا اندیشہ یا قیامت کے ہول کا ڈر۔ ابن عباسؓ نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پوشیدہ اور علانیہ کوشش کرتے ہیں اور ان کے دلوں میں ڈر ہے کہیں ان کی عبادت قبول نہ ہو ان کے اگلے گناہوں کی وجہ سے وہ جب بہشت میں داخل ہوں گے تو کہیں گے شکر خدا کا جس نے ہماری فکر دور کر دی، حدیث میں ہے کہ لا الٰہ الا اللہ کہنے والوں کو نہ قبر میں وحشت ہوگی نہ حشر میں اور گویا میں ان لوگوں کو دیکھ رہا ہوں اپنے سروں سے گرد جھاڑ رہے ہیں قبروں سے نکل کر اور کہہ رہے ہیں شکر خدا کا جس نے ہمارا رنج دفع کر دیا، [2] ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہیں، [3] دنیا کے شراب کی طرح بدمزہ نہ ہوگا، [4] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے نہ اس سے کوئی بیماری پیدا ہوگی نہ اس سے کوئی نشہ ہوگا، [5] شتر مرغ کے انڈے جو احتیاط سے رکھے جائیں بڑے خوشرنگ ہوتے ہیں سفید زردی مائل بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے گویا وہ اندر کے چھلکے ہیں انڈوں کے۔ حدیث میں ایسا ہی منقول ہے۔

يَتَسَاءَلُونَ ﴿٥٠﴾ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ إِنِّي كَانَ
لِي قَرِينٌ ﴿٥١﴾ يَقُولُ أَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِينَ ﴿٥٢﴾
أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَدِينُونَ ﴿٥٣﴾
قَالَ هَلْ أَنتُم مُّطَّلِعُونَ ﴿٥٤﴾ فَاطَّلَعَ
فَرَآهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿٥٥﴾ قَالَ تَاللَّهِ
إِن كِدتَّ لَتُرْدِينِ ﴿٥٦﴾ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّي
لَكُنتُ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ﴿٥٧﴾ أَفَمَا نَحْنُ
بِمَيِّتِينَ ﴿٥٨﴾ إِلَّا مَوْتَتَنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ
بِمُعَذَّبِينَ ﴿٥٩﴾ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ٦٠
لِمِثْلِ هَٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ ﴿٦١﴾

(الصافات پ ۲۳ ع ۲)

منہ کرکے پوچھا پاچھی کریں گے[1] ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا (دنیا میں) میرا ایک ساتھی تھا (کافر) وہ کہا کرتا تھا کیا تو بھی (اس بات کو) مانتا ہے جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں رہ جائیں گے تو ہم (پھر دوبارہ زندہ ہوکر) بدلہ پائیں گے۔[2] وہ بہشتی (اپنے ساتھ والے بہشتیوں سے یا اللہ تعالیٰ) کہے گا کیا تم اس کو جھانکنا چاہتے ہو[3] پھر وہ جھانکے گا تو اپنے ساتھی کو بیچا بیچ دوزخ میں (پڑا ہوا) دیکھے گا وہ[4] (اپنے ساتھی کو وہاں دیکھ کر) بول اٹھے گا قسم خدا کی تو تو مجھے بھی تباہ ہی کرنے کو تھا اور اگر میرے مالک کا مجھ پر احسان نہ ہوتا تو میں بھی ان لوگوں میں ہوتا جو (دوزخ میں) تیرے ساتھ ہیں کیا ہم (بہشتیوں کا یہ حال نہیں ہے کہ) ایک بار جو مرنا تھا مرچکے اب (کبھی) ہم کو موت نہیں ہے اور نہ ہم کو عذاب ہوگا[5] بیشک یہ تو بڑی کامیابی ہے[6] ایسی چیز کے واسطے محنت کرنے والوں کو محنت کرنی چاہیے[7]

٨٦ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿٤٠﴾ (الصّفّٰت پ ۲۳ ع ۲)

مگر جو (ان میں) اللہ تعالیٰ کے خالص بندے تھے (وہ بچ گئے)

٨٧- وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ﴿٤٩﴾ جَنَّاتِ
عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْأَبْوَابُ ﴿٥٠﴾ مُتَّكِئِينَ فِيهَا
يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ﴿٥١﴾
وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ ﴿٥٢﴾ هَٰذَا
مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٥٣﴾ إِنَّ هَٰذَا
لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِن نَّفَادٍ ﴿٥٤﴾ (ص پ ۲۳ ع ۴)

اور پرہیزگاروں کیلیے (آخرت میں بھی) اچھا ٹھکانا ہے[8] ہمیشہ رہنے کے باغ جن کے دروازے ان کے لیے کھلے ہیں ان میں تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے وہاں بہت سے میوے منگوائیں گے اور (پینے کے لیے) شراب (مزے سے کھائیں پئیں گے) اور ان کے پاس نیچی نگاہ رکھنے والی (شرمگین) عورتیں ہوں گی ایک ہی عمر کی[9] یہ وہ نعمتیں ہیں جن کا تم سے قیامت کے دن وعدہ کیا جاتا ہے بیشک یہ ہماری دی ہوئی روزی ہوگی جو کبھی ختم نہ ہوگی[10]

[1] ہر ایک دوسرے سے اپنے حالات پوچھے گا جو دنیا میں گذرے ہیں، [2] آج میں چاہتا ہوں کہ وہ ساتھی میرا کہیں نظر پڑے تو اسکو خوب شرمندہ کروں، [3] اس کا حال دیکھنا چاہتے ہو، [4] حالانکہ بہشت اور دوزخ میں بڑا فاصلہ اور برسوں کی راہ ہے مگر بہشت میں روح کو ایسی طاقت ہوگی کہ جب چاہے دور سے دور چیز دیکھ لے اور جہاں چاہے دم بھر میں پہنچ جائے اور اس میں کوئی امر عقل کے خلاف نہیں ہے دیکھو سورج ہم سے دس کروڑ میل پر ہے مگر ہماری نگاہ ایک لحظہ میں اس تک پہنچ جاتی ہے روح تو نگاہ سے بھی زیادہ لطیف ہے، [5] اور تجھ کو ہر گھڑی گویا موت ہے اس قسم کا سخت عذاب ہے کہ ہر دم موت کی آرزو کرتا ہے ابن عباسؓ نے کہا جب اللہ تعالیٰ بہشتیوں سے فرمائے گا اب مزے سے کھاؤ پیو تو وہ عرض کریں گے کیا اب ہم کو مرنا نہیں ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا نہیں تب وہ کہیں گے بیشک یہ تو بڑا، [6] تمام نعمتوں سے بڑھ کر یہ نعمت ہے کہ ہم کو فنا نہیں ہمیشہ چین سے گذرے گی کوئی فکر نہیں نہ اندیشہ نہ دکھ نہ بیماری سبحان اللہ بہشت کا کفش خانہ بھی ساری دنیا کی بادشاہت سے بہتر ہے، [7] نہ کہ دنیا کے مال و دولت اور عیش و آرام کے لیے کیونکہ وہ فانی ہے دم بھر کو بھی اس کا بھروسا نہیں، [8] مطلب یہ کہ ان لوگوں کے دین اور دنیا دونوں بن گئے دنیا میں سب سے بڑھ کر فضیلت یہ ہے کہ لوگ نیک نامی اور عزت کے ساتھ یاد کرتے ہیں تو ان پیغمبروں کا یہی حال ہے ہزاروں برس گذر گئے لیکن ان کی یاد باقی اور ہر ایک تعظیم و ادب کے ساتھ ان کا نام لیتا ہے، [9] سب جوان پندرہ پندرہ یا سولہ سولہ برس کی بعضوں نے کہا اپنے خاوندوں کی ہم عمر ہوں گی یعنی ۳۳ برس کی کیونکہ جنتی بھی اس عمر کے ہوں گے بعضوں نے کہا آپس میں ملے جلے ان میں رشک اور حسد نہ ہوگا، [10] نہ بگڑے گی نہیں ہمیشہ ایک ہی حال میں قائم رہے گی۔

۸۸۔ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ
وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ
اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ (الزمر پ۲۳ ع ۲)

جو لوگ اس دنیا میں اچھا کام کریں گے ان کے لیے (آخرت میں) اچھا (بدلہ) ہے[۱] اور اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ ہے[۲] جو لوگ (بلاؤں پر) صبر کرتے ہیں ان کو (آخرت میں) ان کا ثواب بے حساب دیا جاوے گا[۳]

۸۹۔ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا
وَاَنَابُوْا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ ﴿۱۷﴾ (الزمر پ۲۳ ع ۲)

اور جو لوگ شیطان کے پوجنے سے بچے رہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوئے ان کے لیے (جنت کی) خوشخبری ہے۔

۹۰۔ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ
فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ؕ
وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿۲۰﴾
(الزمر پ۲۳ ع ۲)

البتہ جو لوگ اپنے مالک سے ڈرتے رہے ان کے لیے (بہشت میں) بالاخانے ہیں ان کے اوپر اور بالاخانے (درجہ بدرجہ) (کئی منزلہ) جن کے نیچے ندیاں پڑی بہ رہی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اللہ تعالیٰ (اپنا) وعدہ خلاف نہیں کرتا۔

۹۱۔ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ
رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾ لِيُكَفِّرَ
اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ
اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾
(الزمر پ۲۴ ع ۴)

اور جو شخص سچی بات لیکر آیا اور جس نے اسکو سچا جانا ایسے ہی لوگ پرہیزگار ہیں[۴] وہ جو خواہش کریں گے ان کے پاس ان کو ملے گا نیکیوں کا یہی بدلہ ہے (نیک وہ) اس لیے (رہوتے) کہ انہوں نے برے سے برا جو کام کیا اللہ تعالیٰ اس کو ان پر سے اتار دے گا اور ان کے اچھے سے اچھے کام کا نیگ ان کو بدلہ میں دے گا[۵]

۹۲۔ وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ؗ لَا
يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۱﴾
(الزمر پ۲۴ ع ۶)

جو لوگ (شرک اور کفر سے) بچے رہے ان کو کامیابی کے ساتھ اللہ تعالیٰ بچاوے گا[۶] ان کو تکلیف چھوئے گی بھی نہیں اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔

۹۳۔ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ
زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ

اور جو لوگ (دنیا میں) اپنے مالک سے ڈرتے رہے ان کو ٹولیاں ٹولیاں بنا کر بہشت کی طرف لے جائیں گے جب وہ وہاں پہنچیں گے اور بہشت کے

---

[۱] اگر کسی ملک میں رہ کر تم اچھا کام نہ کر سکو تو اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ ہے۔ [۲] اس ملک سے ہجرت کر کے دوسرے ملک میں چلے جاؤ۔ [۳] ان گنت بے ماپے تولے، [۴] معاف کر دے گا جب بڑے سے برا کام معاف ہو گیا تو برا بھی معاف ہو جائے گا، [۵] ان کے سارے اچھے کام اچھے سے اچھے کے برابر ہو جائیں گے یعنی ہر ایک نیک کام کا ثواب اتنا ملے گا جتنا ثواب سب سے بڑھ کر نیک کام کا ملتا ہے، [۴] سچی بات لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور ابوبکر نے آپ کو سچا جانا۔ مجاہد نے کہا سچی بات لے کر آنے والے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سچا جاننے والے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ مراد ہیں بعضوں نے کہا پہلے سے حضرت جبریل اور دوسرے سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔ بعضوں نے کہا ہے تمام مومنین مراد ہیں۔ بعضوں نے کہا کہ پہلے سے تمام پیغمبر اور دوسرے سے تمام مومنین مراد ہیں، [۶] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جو لوگ پرہیزگار رہے ان کو اللہ تعالیٰ بچاتے گا ان کی مراد کو پہنچا کر یعنی جنت میں پہنچا کر،

اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ
فَادْخُلُوهَا خٰلِدِيْنَ ﴿۷۳﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ
نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ
الْعٰمِلِيْنَ ﴿۷۴﴾ (الزمر پ ۲۴ ع ۸)

دروازے پہلے ہی سے) کھلے ہوں گے [1] اور وہاں [2] کے داروغہ ان سے کہیں گے سلام علیکم تم تو مزے میں رہے اب بہشت میں جاؤ ہمیشہ وہیں رہو اور بہشتی لوگ یوں کہیں گے شکر اس خدا کا جس نے اپنا وعدہ ہم کو سچ کر دکھایا اور بہشت کی زمین کا ہم کو وارث بنایا [3] ہم بہشت میں جہاں چاہیں وہاں رہیں [4] تو نیک کاموں میں) محنت کرنے والوں کو کیا اچھا نیگ ملا۔

۹۴- وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ
مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ
فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾ (المومن پ ۲۴ ع ۵)

اور جو کوئی مرد یا عورت اچھا کام کرے ایمان کے ساتھ تو ایسے ہی لوگ بہشت میں جائیں گے وہاں بے حساب روزی پائیں گے۔

۹۵- اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ
اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۸﴾ (حٰم سجدہ پ ۲۴ ع ۱)

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کو ایسا نیگ ملے گا جس کی انتہا نہیں [5] (بے حساب)

۹۶- اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا
تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا
تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ
تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ
وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾ نُزُلًا مِّنْ
غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ
دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ

جن لوگوں نے یہ کہا کہ ہمارا مالک اللہ ہے (توحید کا اقرار) کیا پھر اس پر جمے رہے ان پر (رحمت کے) فرشتے اتریں گے (اور کہیں گے) تم ڈرو نہیں اور نہ رنج کرو اور جس بہشت کا تم سے وعدہ تھا اس کی خوشی مناؤ ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے نگہبان تھے اور آخرت میں بھی اور بہشت میں جو تمہارا جی چاہے وہ تمہارے لیے حاضر اور جو منگواؤ وہاں تمہارے لیے موجود بخشنے والے مہربان (خدا) کے مہمان ہوگے اور اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہو سکتی ہے جو اللہ تعالےٰ کی طرف بلائے اور (خود بھی) اچھے کام کرے اور (زبان سے) کہے میں بھی (خدا کا)

[1] ان کی تعظیم اور احترام کے لیے ان کے پہنچنے سے پہلے ہی دروازے کھول دیئے جائیں گے صحیح حدیث میں ہے کہ پہلی جماعت بہشت والوں کی چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگی دوسری جماعت خوب چمکتے تارے کی طرح ایک حدیث میں ہے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں ایک دروازہ ریّان ہے جس سے روزہ دار لوگ داخل ہوں گے۔ [2] تو ان کی خوب خاطر داری کی جاتے۔ [3] اوپر گذر چکا ہے کہ ہر شخص کے لیے دو ٹھکانے بنائے گئے ہیں ایک دوزخ میں ایک بہشت میں دوزخیوں کے مکانات پر بھی بہشتی قبضہ کر لیں گے۔ [4] یعنی توحید پر قائم رہے شرک نہیں کیا ابن عباسؓ نے کہا جمے رہنے سے یہ مراد ہے کہ مرتے تک لا الٰہ الا اللہ کہتے رہیں اور یہ آیت ابوبکر صدیقؓ کی شان میں اتری۔ [5] مرتے وقت یا قبر میں یا قبر سے اٹھتے وقت۔ [6] یعنی قیامت یا قبر یا موت کے ہولناک واقعوں سے ڈرو نہیں اور نہ دنیا سے جاتے رہنے کا یا اولاد اور عزیز و اقارب کے جدا ہونے کا رنج کرو۔ [7] یار رفیق یا مددگار۔ [8] تمہارے ساتھ ہیں تم کو حفاظت سے بہشت تک پہنچائیں گے۔ [9] کہتے ہیں اور سب امتوں سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت بہشت میں داخل ہوگی اور ان کو اجازت ہوگی جہاں چاہو وہاں مقام کرو وہ اپنی جگہ پسند کر لیں گے پھر دوسری امتیں آئیں گی اور جو جگہیں امت محمدی سے بچ رہیں گی وہ ان میں رہیں گی۔ [10] یا جس کا ان پر احسان نہ رکھا جائے گا کہتے ہیں یہ آیت ایسے بیمار معذور لوگوں کے حق میں اتری ہے جن کو عبادت کی طاقت نہ رہی ہو تو ان کو اتنا ہی عبادت کا ثواب ملتا رہے گا جتنی وہ تندرستی کی حالت میں عبادت کرتے تھے۔

الْمُسْلِمِينَ ﴿۳۳﴾ (حٰم السجدۃ پ ۲۴ ع ۵)

۹۷- وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي
رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ ۖ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ عِندَ
رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿۲۲﴾ ذَٰلِكَ
الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ ۗ ﴿۲۳﴾ (الشوریٰ پ ۲۵ ع ۳)

۹۸- وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ ۚ ﴿۲۶﴾ (الشوریٰ پ ۲۵ ع ۳)

۹۹- لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿۳۶﴾
وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَ
إِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِينَ
اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ
شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴿۳۸﴾
وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنتَصِرُونَ ﴿۳۹﴾
(الشوریٰ پ ۲۵ ع ۴)

۱۰۰- يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنتُمْ

تابعدار ہوں [۱]

اور جو لوگ ایمان دار تھے اور انہوں نے اچھے کام کیے تھے وہ بہشت کے باغوں میں (چین کرتے) ہوں گے اور وہ جو چاہیں گے ان کے مالک کے پاس سے ان کو ملے گا۔ یہی تو خدا تعالیٰ کا بڑا فضل ہے یہی تو وہ (نعمت) ہے جس کی خدا تعالیٰ اپنے ان بندوں کو جو ایماندار ہیں اور اچھے کام کرتے ہیں خوشخبری سُناتے ہیں۔

اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کی دُعا قبول کرتا ہے اور وہ (جو مانگتے ہیں اس سے) زیادہ ان کو اپنے فضل سے دیتا ہے۔

ثواب ان لوگوں کے لیے ہے جو ایماندار ہیں اور اپنے مالک پر بھروسہ رکھتے ہیں وہ بہتر اور زیادہ پائدار ہے [۲] اور یہ ثواب ان لوگوں کے لیے ہے جو بڑے بڑے گناہوں [۳] اور بے حیائی کے کاموں [۴] سے بچے رہتے ہیں اور جب ان کو غصہ آ جاتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں [۵] اور جو اپنے مالک کا حکم مانتے ہیں [۶] اور نماز کو درستی کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور ان کا کام آپس کی صلاح (اور مشورے) سے چلتا ہے [۷] اور جو (مال متاع) ہم نے ان کو دیا ہے اس میں وہ خرچ کرتے ہیں [۸] اور وہ لوگ جن پر کوئی ظلم کرتا ہے تو وہ (ظالم سے) بدلہ لیتے ہیں [۹]

اے میرے بندو تم کو آج کوئی ڈر نہیں اور نہ کوئی غم (یہ وہ لوگ ہوں گے

[۱] کہتے ہیں اس سے مراد خود آنحضرت ہیں بعضوں نے کہا یہ آیت مؤذنوں کی شان میں آتری مگر اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ آیت تو مکہ میں اتری اور اذان کا حکم مدینہ میں ہوا اور حق یہ ہے کہ یہ آیت ان سب لوگوں کو شامل ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف بلائیں اور پیغمبر اور دیندار عالم اور واعظ سب اس میں داخل ہیں۔ [۲] دنیا کا سامان اس کے مقابلہ میں کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتا وہ باقی یہ فانی [۳] یعنی کبیرہ گناہوں جن کا بیان اوپر گذر چکا ہے [۴] یعنی زنا لواطت وغیرہ۔ [۵] یہ اعلیٰ درجہ ہے کہ بُرائی کا بدلہ بُرائی نہ کرے بلکہ اپنا غصہ دبا کر معاف کر دے اور یہ بھی جائز ہے کہ بُرائی کا بدلہ اتنی ہی بُرائی کرے [۶] جو پیغمبر کے ذریعہ ان کو دیا جاتا ہے [۷] سبحان اللہ اگر مسلمان اب بھی قرآن شریف پر چلیں اور اپنے سب کاموں کو صلاح اور مشورے پر چلانے لگیں تو اپنے دشمنوں پر پھر غالب آ سکتے ہیں ابن عربی نے کہا جو قوم مشورے پر چلے گی اس کو ٹھیک رستہ ملے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کل کام دین اور دنیا کے مشورے سے چلاتے تھے یہاں تک کہ خلافت اور بادشاہت بھی مشورے سے قائم کرتے تھے اور سب سے پہلی خلافت یعنی ابوبکرؓ کی خلافت مشورے ہی سے قائم ہوئی اور ابوبکرؓ نے خلیفہ ہونے کے بعد بھی ہر ایک کام میں مشورہ لیا اسی طرح حضرت عمرؓ نے۔ مترجم کہتا ہے کہ مسلمانوں کی حکومت ابتدا ہی سے جمہوری طور پر قائم ہوئی اور جب تک جمہوری رہی اس میں دن دونی رات چوگنی ترقی ہوتی رہی مسلمانوں کا بادشاہ اور خلیفہ مشورے سے قائم کیا جاتا ہے اور مشورے سے معزول ہو سکتا ہے اور جب تک وہ حکومت کرتا ہے مشورہ لیتا رہتا ہے مسلمانوں کا کوئی شخصی بادشاہ نہیں ہوتا کہ جو اس کے جی میں آئے سیاہ اور سفید کر ڈالے بلکہ مجلس ہوتا ہے اور تمام قوانین شرعیہ اور سیرت خلفائے راشدین کی پابندی اس کو لازم ہوتی ہے اگر اس کے خلاف چلے تو مسلمانوں پر واجب ہے کہ فوراً اس کو معزول کر دیں۔ [۸] زکوٰۃ اور صدقہ ادا کرتے ہیں۔ [۹] یعنی اپنے تئیں ایسا ذلیل اور خوار نہیں کر دیتے کہ جو چاہے ان کے مال اور جان پر ستم کرے اور وہ ہمت ہار کر خاموش بیٹھے رہیں بلکہ ظالم کو سزا دیتے ہیں اس سے ظلم کا بدلہ لیتے ہیں۔

تَحْزَنُونَ ﴿٦٨﴾ الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا
مُسْلِمِينَ ﴿٦٩﴾ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ
تُحْبَرُونَ ﴿٧٠﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِنْ
ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ
وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ وَأَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٧١﴾ وَتِلْكَ
الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٧٢﴾
لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿٧٣﴾

(الزخرف پ۲۵ ع ۷)

جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور فرماں بردار رہے (ان سے کہا جائے گا) تم اور تمہاری بیبیاں بہشت میں جاؤ (وہاں) تمہاری خاطر ہوگی[۱] ان پر سونے کی رکابیوں اور کوزوں کا دور چلے گا[۲] اور (ان کے سوا) جو ان کے جی خواہش کریں گے اور آنکھوں کو اچھا معلوم ہوگا (وہ وہاں موجود ہوگا) اور (ان سے یہ بھی کہا جائے گا) تم یہاں ہمیشہ رہو گے[۳] اور یہ باغ تم کو ملا ہے تو ان (نیک) کاموں کے سبب جن کو تم (دنیا میں) کرتے رہے تمہارے لیے اس باغ میں بہت میوے ہیں (طرح طرح کے) انہی کو کھاتے رہو۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ﴿٥١﴾ فِي جَنَّاتٍ
وَعُيُونٍ ﴿٥٢﴾ يَلْبَسُونَ مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ
مُتَقَابِلِينَ ﴿٥٣﴾ كَذَٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ
عِينٍ ﴿٥٤﴾ يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ﴿٥٥﴾
لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ
وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا مِنْ
رَبِّكَ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٥٧﴾

(الدخان پ۲۵ ع ۳)

بیشک پرہیزگار لوگ (اللہ تعالےٰ سے ڈرنے والے) امن کی جگہ میں ہوں گے باغوں اور چشموں میں ریشمی باریک اور سنگین پوشاکیں پہنے ہوئے آمنے سامنے (بیٹھے ایک دوسرے سے باتیں کر رہے ہونگے) ایسا ہی ہوگا اور ہم بڑی آنکھوں والی حوروں سے ان کا جوڑا لگا دیں گے[۵] وہاں اطمینان سے ہر طرح کا میوہ منگوائیں گے (اور مزے سے کھائیں گے) بس جو ایک بار (دنیا میں) مر چکے اس کے سوا پھر موت (کا مزہ) وہاں نہ چکھیں گے[۶] اور اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ کے عذاب سے بچائے رکھے گا (اے پیغمبرؐ یہ تیرے مالک کا فضل (ان پر) ہوگا بیشک یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

۱۰۲- فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ
الْفَوْزُ الْمُبِينُ ﴿٣٠﴾ (الجاثیہ پ۲۵ ع ۴)

پھر جو لوگ ایمان دار ہیں اور انہوں نے اچھے کام (بھی) کیے ان کو تو ان کا پروردگار (اپنی رحمت میں لے گا (جنت میں داخل کرے گا) یہی تو کھلی کامیابی ہے۔

۱۰۳- إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١٣﴾
أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً
بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾ (الاحقاف پ۲۶ ع ۲)

بیشک جن لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ ہمارا مالک ہے پھر (اس پر جمے رہے (شرک نہیں کی) ان کو (قیامت کے دن) نہ ڈر ہوگا نہ غم یہی لوگ تو بہشت والے ہیں وہ اپنے (نیک) کاموں کے بدلے میں (جو دنیا میں کرتے رہے) ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

[۱] عزت ہوگی چین کر دئے گئے خوشی منائے گے، [۲] رکابیوں میں طرح طرح کے کھانے اور میوے اور کوزوں میں طرح طرح کے شراب ہوں گے، [۳] اب کبھی تم کو موت نہیں ہے [۴] جتنا کھاؤ گے اتنا ہی پھر موجود کوئی میوہ کم نہ ہوگا، [۵] حور اُن کو اسے کہتے ہیں کہ ان کی آنکھیں کالی ہوں گی جیسے گائے اور ہرن کی آنکھیں کہتے ہیں حور کا درجہ آدمی کی عورت سے زیادہ ہے لیکن ابن مبارک نے کہا کہ جو عورت بہشت میں جائے گی اس کا درجہ حور سے زیادہ ہوگا۔ ایک حدیث میں ہے کہ بہشتی عورت حور سے ستر ہزار درجے زیادہ افضل ہوگی، [۶] اور دنیا کی موت تو گذر گئی اب پھر اس کا مزہ چکھ نہیں سکتے۔ مطلب یہ ہے کہ وہاں موت نہ ہوگی۔

١٠٤- أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ
مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَن سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ
الْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي
كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿١٦﴾

(الاحقاف پ ٢٦ ع ٢)

یہی لوگ تو وہ ہیں جن کے ہم اچھے کام قبول کر لیں گے اور ان کی برائیاں معاف کر دیں گے۔ بہشت والوں میں سچا وعدہ (پورا ہو گا) جو ان سے (دنیا میں) کیا جاتا تھا۔

١٠٥- وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا
بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ۙ
كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿٢﴾

(محمد پ ٢٦ ع ١)

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے اور جو محمدؐ پر اترا (قرآن) اس پر (بھی) ایمان لائے اور وہ برحق ہے ان کے مالک کے پاس سے (اترا ہے) ان کے گناہ اللہ تعالیٰ نے بخش دیئے اور ان کا کام بنا دیا۔

١٠٦- وَأَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِن رَّبِّهِمْ ۚ
كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ لِلنَّاسِ أَمْثَالَهُمْ ﴿٣﴾ (محمد پ ٢٦ ع ١)

اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ اپنے مالک کے ٹھیک رستے پر چلے[1] یوں اللہ تعالیٰ لوگوں (کو سمجھانے) کے لیے ان کے حالات بیان کرتا ہے۔

١٠٧- إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ ﴿١٢﴾ (محمد پ ٢٦ ع ٢)

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کو اللہ تعالیٰ ایسے باغوں میں لے جائے گا جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں۔

١٠٨- وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ
تَقْوَاهُمْ ﴿١٧﴾ (محمد پ ٢٦ ع ٢)

اور جو لوگ راہ پائے ہوئے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ اور زیادہ ہدایت دیتا ہے اور ان کو پرہیزگاری عنایت فرماتا ہے[3]

١٠٩- وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ ۖ ﴿٢٠﴾

(محمد پ ٢٦ ع ٢)

اور جو لوگ (سچے) ایماندار ہیں وہ کہتے ہیں کاش (جہاد کے باب میں) کوئی سورت اترتی[4]

١١٠- لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ
تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ
عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عِندَ اللَّهِ فَوْزًا
عَظِيمًا ﴿٥﴾ (الفتح پ ٢٦ ع ١)

کہ مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کو اللہ تعالیٰ ایسے باغوں میں لے جائے جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ ان ہی میں رہیں گے اور ان کے گناہ ان پر سے اتار دے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بڑی کامیابی ہے[2]

١١١- إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَ
رَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ

مومن تو وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور رسول پر (دل سے) یقین لاتے۔ پھر ان کو (ایمان کی باتوں میں کسی طرح کا) شک نہیں رہا۔ اور انہوں

---

[1] یا انہوں نے اپنے مالک کے سچے کلام یعنی قرآن کو مانا۔ [2] کہتے ہیں جب دوسری آیت اس سورت کی اتری تو صحابہ نے کہا آپ کو مبارک ہو یا رسول اللہ ہمارا حال کیا ہوتا ہے اس وقت یہ آیت اتری۔ [3] یعنی تقویٰ کا مرتبہ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ان کی پرہیزگاری کا ثواب ان کو عطا فرماتا ہے سید علامہ نے کہا تقویٰ کا مرتبہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں آدمی غرق ہو جائے اور اس کے سوا کسی کا خیال نہ رہے صوفیاء کی اصطلاح میں اسکو فنا فی اللہ کہتے ہیں۔ [4] اور ہم اللہ کی راہ میں اس کے دشمنوں سے لڑتے اور شہید ہوتے۔

وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ
الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾ (الحجرات پ ۲۶ ع ۲)
۱۱۲ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿۳۲﴾ مَنْ خَشِيَ
الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ﴿۳۳﴾
اِدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ط ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾
(قٓ پ ۲۶ ع ۳)
۱۱۳ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۵﴾ اٰخِذِيْنَ
مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ط اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ
مُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶﴾ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا
يَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾
وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾
(الذاريات پ ۲۶ ع ۱)
۱۱۴ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ﴿۱۷﴾
فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰهُمْ رَبُّهُمْ
عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۱۸﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ
مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۲۰﴾ وَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ
اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ
عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ط كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ

نے اپنی جان اور مال سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشش کی[۱] ایسے ہی لوگ سچے ایماندار ہیں۔

(اللہ کی طرف) رجوع ہونے والوں (اللہ تعالیٰ کے حکموں کو) نگاہ رکھنے والوں سے وعدہ کیا جاتا تھا یہ[۲] جو لوگ بن دیکھے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے تھے اور (یہاں) اخلاص سے بھرا ہوا دل لے کر آتے (ایسے لوگوں سے کہا جائے گا) تم سلامتی کے ساتھ بہشت میں جاؤ یہ دن ہمیشہ قائم رہے گا[۳]

بیشک پرہیزگار خدا تعالیٰ سے ڈرنے والے اس دن) باغوں اور چشموں میں مزے کرتے ہوں گے ان کو جو اُن کا مالک دنیا جائیگا لیتے جائیں گے (خدا تعالیٰ دے اور بندے لے نعمت پر نعمت) بیشک لوگ بہشت میں جانے سے پہلے ہی نیک تھے[۴] رات کو تھوڑا ہی سوتے تھے[۵] اور سحر کے وقت استغفار کرتے رہتے تھے[۶] اور ان کے مال میں بھیک مانگنے والے (فقیر) اور چپ رہنے والے (فقیر) دونوں کا حصہ ہے[۷]

جو پرہیزگار ہیں وہ تو بیشک باغوں میں اور چین میں ہوں گے جو میوے ان کے مالک نے کھانے کو ان کو دیئے ہوں گے ان کے مزے اڑا رہے ہوں گے اور ان کا مالک ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالیگا (ان سے کہا جائے گا) تم جو (دنیا میں) نیک کام کیا کرتے تھے ان کے بدل (آج) مزے سے کھاؤ اور پیو وہ ان تختوں پر جو برابر بچھے ہوں گے تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے اور ہم بڑی آنکھوں والی حوروں سے ان کا جوڑ لگا دینگے اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد بھی ایمان کے ساتھ انہی کی راہ پر چلی تو ان کی اولاد کو بھی ہم (بہشت) میں ان سے ملا دیں گے اور ان کے (نیک) کام کا ثواب کچھ کم نہیں کریں گے[۸] ہر شخص اپنے عمل میں

[۱] جہاد کیا زکوٰۃ دی اور دوسرے فرض سب بجالاتے۔ [۲] کبھی تم کو فنا نہیں نہ کبھی بہشت سے نکلنا ہے [۳] دنیا میں نیک کام کرتے رہے گناہوں سے بچتے رہے [۴] اکثر رات عبادت میں گذارتے، [۵] سحر کے وقت سے تہجد کا وقت یعنی رات کا اخیر حصہ مراد ہے، [۶] بعضوں نے کہا محروم وہ شخص ہے جس کا کھیت یا گلہ تباہ ہو گیا ہو یا جو کمائی نہ کرسکتا ہو جس پر کوئی آفت آئی ہو مراد صدقہ نفل ہو کیونکہ یہ سورۃ مکی ہے اور زکوٰۃ مدینہ میں فرض ہوئی۔ فاطمہ بنت قیسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا زکوٰۃ کے سوا دوسرا حق بھی مال میں ہے، [۷] یعنی اولاد کو ان کے ساتھ ملا دینے سے یہ نہ ہوگا کہ ان کے کسی عمل کا ثواب کم ہو جائے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہو گا کہ بہشتیوں کی اولاد کو ان سے درجے میں کم ہو مگر ان کا دل خوش کرنے کے لیے انہی کے درجے میں رکھی جائے گی، [۸] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جس کا تم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے والے گناہوں سے بچنے والے کے لیے وعدہ کیا جاتا تھا۔

رَهِيْنٌ ﴿۲۱﴾ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّ لَحْمٍ
مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا
لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ﴿۲۳﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ
غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۲۴﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ
عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَاۗءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا
قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا
وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ اِنَّا كُنَّا مِنْ
قَبْلُ نَدْعُوْهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿۲۸﴾

(الطور پ ۲۷ ع ۱)

۱۱۵- اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿۵۴﴾ فِيْ مَقْعَدِ
صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۵۵﴾

(القمر پ ۲۷ ع ۳)

۱۱۶- وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ﴿۱۰﴾ اُولٰۗىِٕكَ
الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۱۱﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۱۲﴾ ثُلَّةٌ
مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۴﴾

گرو ہے (اٹکا ہوا ہے)[۱] اور جو میوہ اور گوشت وہ چاہیں گے ہم ان کو برابر پہنچاتے رہیں گے۔[۲] آپس میں (شراب کا جام) ایک دوسرے کے ہاتھ سے جھپٹ لیں گے اس کے پینے سے[۳] تو بیہودہ بکواس کریں گے اور نہ کوئی بری حرکت ان سے سرزد ہوگی اور (خدمت کے لیے) ان کے چھوکرے ان کے پاس پھرتے رہیں گے (ایسے خوبصورت جیسے چھپے ہوئے موتی[۴]) اور آپس میں ایک دوسرے کی طرف منہ کرکے پوچھا پاچھی کریں گے[۵] کہیں گے بھیا ہم تو اس سے پہلے (جب دنیا میں اپنے گھر میں رہتے) تو (بہت) ڈرا کرتے[۶] لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ) اللہ نے ہم پر (بڑا) احسان کیا اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا لیا ہم تو اس سے پہلے (دنیا میں) اسی کو پکارا کرتے تھے بیشک وہ بڑا احسان کرنے والا مہربان ہے۔

جو لوگ پرہیزگار ہیں وہ بیشک باغوں اور نہروں میں سچی صحبت میں (جہاں لغو اور جھوٹ نہ ہوگا) اس بڑے بادشاہ کے پاس رہیں گے جس کو سب قدرت ہے[۷]

تیسرے آگے بڑھنے والے وہ تو آگے بڑھنے والے ہیں ہی (ان کا درجہ سب سے زیادہ ہے) یہ لوگ آرام کے باغوں میں (ہمارے) نزدیک والے ہوں گے[۸] ان آگے بڑھنے والوں میں اگلے لوگ بہت ہوں گے اور تھوڑے پچھلے لوگ ہوں گے۔[۹] (سونے

[۱] جیسے گروی چیز بے پیسہ دیئے چھوٹ نہیں سکتی اسی طرح آدمی بھی عمل کا ثواب یا عذاب پائے بغیر رہ نہیں سکتا۔ [۲] ہر چیز ہر وقت پہنچتی رہے گی خوب ریل پیل ہوگی کسی چیز کی کمی نہ ہوگی [۳] جو سیپی کے اندر ہوں ابھی ان کو ہاتھ نہ لگا ہو یا جو غلاف میں رکھ کر جواہر کی ڈبیا میں چھپائے گئے ہوں، [۵] ایک دوسرے کا حال پوچھے گا کہ دنیا میں کیسی گذری اور قبر میں کیسی گذری حدیث میں ہے کہ جب بہشتی لوگ بہشت میں جا چکیں گے تو اپنے یار دوست بھائیوں کو دیکھنا چاہیں گے پھر ان کے تخت اس کے تخت کے برابر لگیں گے اور دنیا میں جو حال گذرا وہ بیان کریں گے ان میں سے ایک کہے گا بھیا تجھ کو معلوم ہے اللہ تعالیٰ نے ہم کو کب بخشا فلانے دن فلانی جگہ جب ہم نے دعا کی تھی وہ دعا قبول ہو گئی، [۶] دیکھیے انجام کیا ہوتا ہے اور عذاب سے بچتے ہیں یا نہیں، [۷] سموم دوزخ کا ایک نام ہے حضرت عائشہؓ نے کہا اگر اس عذاب میں سے اللہ تعالیٰ ایک پور برابر دنیا والوں پر ڈالے تو سب کے سب جل کر خاک ہو جائیں، [۸] امام جعفر صادق علیہ وعلی آبائہ السلام نے فرمایا سچی صحبت ہوگی وہاں وہی لوگ بیٹھیں گے جو سچے ہوں گے یا اللہ تو اپنے سے اماموں کے ساتھ ہم غلاموں کو بھی اس مجلس والوں کی کفش برداری عطا فرما ہم اس قابل تو نہیں ہیں کہ ایسی سچائی کی مجلس میں شریک ہوں مگر ان سچوں کی خدمت میں ہم کو رکھ لے آمین یا رب العلمین، [۸] آگے بڑھنے والوں سے وہ لوگ مراد ہیں جو ایمان اور نیک کاموں میں سبقت کرتے ہیں یا جنہوں نے آنحضرتؐ کے ساتھ پہلے ہجرت یا جو پیغمبر کی بات سب سے پہلے سنتے ہیں، [۹] یعنی حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت عیسیٰ تک کے پیرو بہت ہوں گے اور اس امت کے تھوڑے لوگ ہوں گے چونکہ اگلے بہت پیغمبر گذرے ہیں لہذا ان کے سب سابقین پیرو ملا کر اس امت کے سابقین سے زیادہ ہوں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اگلے پیغمبروں کے پیرو بہشت میں مسلمانوں سے زیادہ ہوں گے کیونکہ صحیح حدیث میں ہے کہ مجھے امید ہے کہ بہشت والوں میں چوتھائی تم لوگ ہو گے پھر فرمایا تہائی پھر فرمایا آدھے کہتے ہیں جب یہ آیت اتری تو آنحضرت صلعم کے صحابہ کو رنج ہوا اس کے بعد یہ آیت اتری ثلة من الاولین وثلة من الآخرین اور آپ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ آدھے بہشت والے تم لوگ ہو گے،

عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ (١٥) مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا
مُتَقٰبِلِيْنَ (١٦) يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ
بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ (١٨)
لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ (١٩) وَفَاكِهَةٍ
مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ (٢٠) وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ (٢١)
وَحُوْرٌ عِيْنٌ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ (٢٣)
جَزَاۤءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (٢٤) لَا يَسْمَعُوْنَ
فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا (٢٥) اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا
سَلٰمًا (٢٦) وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ
الْيَمِيْنِ (٢٧) فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ (٢٨) وَّ
طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ (٢٩) وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ (٣٠) وَّ
مَاۤءٍ مَّسْكُوْبٍ (٣١) وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ (٣٢)
لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ (٣٣) وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ (٣٤)
اِنَّاۤ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَاۤءً (٣٥) فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا (٣٦)
عُرُبًا اَتْرَابًا (٣٧) لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ (٣٨)

(الواقعۃ پ ٢٧ ع ١)

چاندی جواہرات کے جڑاؤ تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے ہوئے ان پر لڑکے (خوبصورت بے ریش و بروت) جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے [١] کوزے اور صراحیاں اور گلاس شراب کے لیے پھرتے ہوں گے اس (شراب) کے پینے سے نہ تو سر میں درد ہوگا (خمار) اور نہ عقل میں فتور ہوگا (کہ بکواس کریں) اور میوہ جو وہ پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو وہ چاہیں [٢] اور بڑی آنکھ والی (یا بہت کالی آنکھ والی) حوریں (وہاں) ان کو ملیں گی۔ گویا چھپائے ہوئے (احتیاط سے لپیٹے ہوئے) موتی ہیں یہ ان کے اچھے کاموں کا بدلہ ہے جو وہ (دنیا میں) کرتے رہے۔ وہاں نہ کوئی بیہودہ بات ہوگی نہ گناہ کی بات [٣]۔ البتہ ہر طرف سے سلام سلام کی پکار ہوگی اور داہنے ہاتھ والے داہنے ہاتھ والوں کا کیا پوچھنا (وہ لوگ) بے کانٹے کی بیریوں میں ہوں گے [٤] اور لدے ہوئے کیلوں (موز) کے درختوں میں [٥] اور پائدار سائے میں اور بہتے ہوئے (رواں) پانی میں اور ریل پیل میووں میں جو ہمیشہ (بے فصل) بے روک ٹوک ان کو ملتے رہیں گے اور شاندار عورتوں (یا اونچے فرشوں) میں [٦] ہم ان کو ایک دم سے اٹھا کر کھڑا کر دیں گے اور ان کو کنواریاں پیاری پیاری [٧] داہنے ہاتھ والوں کی ہم عمر بنا دیں گے۔

١١٧- فَاَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ (٨٨) فَرَوْحٌ
وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ (٨٩) وَاَمَّاۤ اِنْ كَانَ
مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ (٩٠) فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ
اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ (٩١) (الواقعۃ پ ٢٧ ع ٣)

(پھر جب وہ بیمار مر جاتے) اگر وہ نزدیک والوں میں سے ہے تو اس کیلیے راحت ہے اور روزی اور نعمت کا باغ اور اگر وہ داہنے ہاتھ والوں میں سے ہے تو (اس سے کہا جائے گا) تجھ پر سلام تو داہنے ہاتھ والوں میں سے ہے۔

١١٨- يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى

جس دن (اے پیغمبرؐ) تو ایمان دار مردوں اور ایماندار عورتوں کو دیکھے گا

[١] کبھی جوان یا بوڑھے نہ ہوں گے یا کبھی نہیں مریں گے [٢] گویا پینے کو شراب اور گزک پرندوں کا گوشت اور میوے [٣] مثلاً گالی گلوچ غیبت۔ بہتان جھوٹ وغیرہ [٤] ایک گنوار نے آنحضرتؐ سے کہا جنت میں بیر درخت کا کیا کام ہے اس سے تو ایذا ہوتی ہے آپ نے فرمایا جنت کی بیری میں کانٹا نہ ہوگا ہر کانٹے کے بدل ایک بیر لگا ہوگا اور ہر بیر میں بہتر کھانوں کے مزے ہوں گے، [٥] بعضوں نے کہا طلح ایک درخت ہے کانٹے دار کسی نے کہا وہ ببول کو کہتے ہیں مگر بہشت میں کانٹے نہ ہوں گے حدیث میں ہے ہر کانٹے کے بدل ایک پھل لگا ہوگا ہر پھل میں ستر کھانوں کا مزہ ہوگا، [٦] ایک پر ایک بچھا کر اونچے کیے جائیں گے یا تختوں پر بچھائے جائیں گے [٧] یا اپنے خاوند کی عاشق یا لاڈلی یا عربی زبان بولنے والیاں [٨] جو لوگ وَفُرُشٍ مرفوعہ کا ترجمہ عورتیں کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مراد دنیا کی عورتیں ہیں وہ کنواری خوبصورت اپنے خاوند کی ہم عمر بنکر بہشت میں انکے ساتھ رہیں گی حدیث میں ہے کہ ایک بڑھیا آنحضرت کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ مجھ کو بہشت نصیب کرے آپ نے فرمایا بڑھیا بہشت میں نہیں جائیں گی وہ روتی چلی اس وقت یہ آیت پڑھی اور فرمایا اسکو سنا دو یعنی وہ جوان بن کر بہشت میں جائیگی۔

نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِم بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿۱۲﴾

(الحدید پ۲۷ ع ۲)

ان (کے ایمان) کا نور ان کے آگے اور ان کی داہنی طرف (پل صراط پر) دوڑتا جاتا ہوگا[۱] (فرشتے ان سے کہتے جائیں گے) آج تم کو خوشی ہے، وہ کیا ان باغوں میں جاتا جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں سدا انہی میں رہو گے یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

۱۱۔ أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿۱۶﴾ (الحدید پ۲۷ ع ۲)

کیا ایمانداروں کیلئے ابھی تک وہ وقت نہیں آیا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے پر اور جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے (قرآن) اترا اس کے سننے پر ان کے دل پگھل جائیں[۲] گے اور ان کتاب والوں (یہود اور نصاریٰ) کی طرح نہ ہو جائیں جن کو (قرآن اترنے سے پہلے (اللہ تعالیٰ کی) کتاب دی گئی تھی) پھر ان پر لمبی مدت گذری تو انکے دل سخت ہو گئے[۳] اور اب ان میں اکثر لوگ بدکار (نافرمان) ہیں۔

۱۲۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ عِندَ رَبِّهِمْ ﴿۱۹﴾

(الحدید پ۲۷ ع ۲)

اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے سب پیغمبروں پر ایمان لائے وہی اپنے مالک کے پاس صدیق اور شہید[۴] ہیں[۵]

۱۳۔ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ

(اے پیغمبر) جو لوگ اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن (آخرت) پر یقین رکھتے ہیں ان کو تو (ایسا) نہ دیکھے گا کہ وہ ان لوگوں سے دوستی رکھیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے دشمن ہیں[۶] گو وہ ان کے باپ دادا ہوں یا بیٹے ہوں یا بھائی ہوں یا کنبے والے ہوں

---

[۱] قتادہؒ نے کہا بعض مومنوں کا نور اتنی دور تک پہنچے گا جیسے مدینہ سے صنعا اور بعض مومن ایسے بھی ہوں گے کہ ان کا نور ان کے پاؤں سے آگے نہ بڑھے گا ابن مسعودؓ نے کہا بعضوں کا نور پہاڑ کے برابر ہوگا بعضوں کا درخت کے برابر ادنیٰ درجہ کا وہ نور ہوگا جو صرف اس کے انگوٹھے پر ہوگا کبھی روشنی دے گا کبھی بجھ جائے گا۔ [۲] آنحضرتؐ مسجد میں برآمد ہوئے دیکھا تو لوگ ہنس رہے تھے آپ نے فرمایا کیا تم کو امان مل گئی ہے اور آپ نے یہ آیت سنائی انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ اس کا کفارہ کیا ہے آپ نے فرمایا اتنا ہی روؤ جتنا ہنسے ہو ابن مسعودؓ نے کہا ہمارے اسلام لانے کے چار برس بعد یہ آیت اتری لیکن ابن عباسؓ نے کہا قرآن جب سے اترنا شروع ہوا اس سے تیرہ یا پندرہ برس کے بعد یہ آیت اتری اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ سورت مدنی ہے فضیل بن عیاض برے کاموں میں مصروف تھے ایک رات کو جا رہے تھے کسی نے یہ آیت پڑھی بس لرز گئے اسی وقت توبہ کی اور اولیاء اللہ میں شریک ہو گئے۔ [۳] لگے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تحریف کرنے [۴] ابن مسعودؓ نے کہا ہر مومن صدیق اور شہید ہے ایک شخص نے آنحضرتؐ سے پوچھا اگر میں توحید اور رسالت پر یقین کروں اس کی گواہی دوں اور پانچوں نمازیں ادا کرتا رہوں اور زکوٰۃ دیتا رہوں اور رمضان کے روزے رکھتا رہوں اور رمضان کی راتوں میں عبادت کیا کروں تو میں کیا ہوں گا آپ نے فرمایا صدیق اور شہیدوں میں سے ہوگا [۵] یا صدیق اور شہید کا درجہ ان کو ملے گا حدیث میں ہے کہ میری امت کے مومن شہید ہیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ [۶] کیونکہ دشمن کا دوست بھی دشمن ہوتا ہے، [۷] کوئی ہو جب اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کے دشمن ہوتے تو مسلمان ان کا دوست نہیں ہو سکتا یہ آیت صحابہ کی شان میں اتری ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے باپ عبداللہ بن الجراح کو بدر کے دن مار ڈالا اور ابوبکرؓ نے اپنے بیٹے سے مقابلہ کرنا چاہا اور مصعب بن عمیرؓ نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو احد کے دن مار ڈالا اور حضرت عمرؓ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو بدر کے دن مار ڈالا اور حضرت علیؓ اور حمزہ اور عبیدہ نے اپنے چچا زاد بھائیوں عتبہ اور شیبہ اور ولید بن عتبہ کو قتل کیا غرض ان لوگوں نے خدا اور اسکے رسول کے مقابلہ میں نہ باپ کا لحاظ کیا نہ بیٹے کا نہ بھائی کا نہ کنبے والوں کا مسلمانی اسکو کہتے ہیں اور درحقیقت یہی لوگ مسلمان کہلانے کے لائق تھے صحیح حدیث میں ہے کہ کوئی تم میں سے اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک اس کو میری محبت اپنے باپ اور بیٹے اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو جو کمبخت ایسے جاں نثار صحیح ایمان والوں کو برا

أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٢٢﴾ (المجادلہ پ ۲۸ ع ۳)

ان لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان جما دیا ہے اور اپنی پاک روح (روح القدس) سے ان کی مدد کی ہے اور ان کو بہشت کے ان باغوں میں لے جائے گا جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے خوش اور وہ اللہ تعالیٰ سے خوش یہی لوگ اللہ تعالیٰ کے لشکر والے ہیں سن رکھو اللہ تعالیٰ کے لشکر والے ہی (آخر کار) کامیاب ہوں گے۔

۱۲۲۔ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٩﴾ (التغابن پ ۲۸ ع ۱)

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں اس پر سے اتار دے گا اور اس کو ایسے باغوں میں لے جائے گا جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

۱۲۳۔ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١١﴾ (التغابن پ ۲۸ ع ۲)

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوگا اللہ تعالیٰ (مصیبت میں بھی) اس کا دل ٹھکانے رکھے گا[۱] اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔

۱۲۴۔ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا ﴿٢﴾ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ۚ ﴿٣﴾ (الطلاق پ ۲۸ ع ۱)

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ (ہر آفت) میں اس کیلئے ایک رستہ نکال دیتا ہے[۲] اور اس کو وہاں سے روزی پہنچاتا ہے جہاں اسکو گمان بھی نہیں ہوتا اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ رکھے تو وہ اس کو بس ہے۔

۱۲۵۔ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا ﴿٤﴾ (الطلاق پ ۲۸ ع ۸)

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ اس کا کام آسانی سے نکال دیتا ہے[۳]

۱۲۶۔ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُعْظِمْ لَهُ أَجْرًا ﴿٥﴾ (الطلاق پ ۲۸ ع ۱)

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ اس پر سے اتار دیتا ہے اور اسکو بڑا نیگ (اجر) دیتا ہے[۴]

۱۲۷۔ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ رِزْقًا ﴿١١﴾ (الطلاق پ ۲۸ ع ۲)

اور جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاویں گے اور اچھے کام کریں گے ان کو اللہ تعالیٰ ایسے باغوں میں لے جائیگا جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ تعالیٰ نے ان کو اچھی روزی دی[۵]

---

[۱] وہ کوئی کفر و ناشکری کا کلمہ زبان سے نہیں نکالتے کا بلکہ صبر کرے گا اور راضی برضا۔ سعید بن جبیرؓ نے کہا دل کو ٹھکانے رکھنے سے مراد یہ ہے کہ وہ (انا للہ وانا الیہ راجعون کہے گا ابن عباسؓ نے کہا وہ یہ سمجھے گا کہ تقدیر ایسی ہی تھی جو تقدیر میں لکھا ہے وہ ضرور ہونے والا تھا، [۲] سہل بن عبداللہ نے کہا جو شخص سنت کی پیروی کرے اللہ تعالیٰ سے ڈر کر تو اللہ تعالیٰ بدعتیوں سے اس کو بچالے گا اور اس کو بہشت عطا فرمائے گا، روزی پہنچانے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ مالدار ہوگا کیونکہ بہت متقی ایسے ہوتے جو غریب ہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ ضرورت کے موافق کھانے کو دے گا، [۳] اس کو مشکل نہیں پڑتی سچ ہے ؎

خدا خود میر سامان است ارباب توکل را [۴] یعنی بہشت۔ [۵] جو کبھی فنا نہ ہوگی نہ کم ہوگی۔

۱۲۸۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَیْبِ لَھُمْ
مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ کَبِیْرٌ ﴿۱۲﴾ (الملک پ ۲۹ ع ۱)

بیشک جو لوگ بن دیکھے اپنے مالک سے ڈرتے ہیں ان کیلئے (آخرت میں گناہوں کی) بخشش ہے اور بڑا نیگ (بہشت)[1]

۱۲۹۔ اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ عِنْدَ رَبِّھِمْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۳۴﴾
(القلم پ ۲۹ ع ۲)

پرہیزگاروں کے لیے تو اپنے مالک کے پاس آرام کے باغ ہیں۔

۱۳۰۔ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَہٗ بِیَمِیْنِہٖ فَیَقُوْلُ
ھَآؤُمُ اقْرَءُوْا کِتٰبِیَہْ ﴿۱۹﴾ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ
حِسَابِیَہْ ﴿۲۰﴾ فَھُوَ فِیْ عِیْشَۃٍ رَّاضِیَۃٍ ۲۱
فِیْ جَنَّۃٍ عَالِیَۃٍ ﴿۲۲﴾ قُطُوْفُھَا دَانِیَۃٌ ﴿۲۳﴾ کُلُوْا
وَاشْرَبُوْا ھَنِیْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ
الْخَالِیَۃِ ﴿۲۴﴾ (الحاقۃ پ ۲۹ ع ۱)

تو جس کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ (خوشی خوشی) (لوگوں سے) کہے گا لو ذرا میرا اعمال نامہ تو پڑھو مجھے (دنیا میں) یقین تھا کہ (ایک دن) مجھ کو حساب دینا ہوگا پھر وہ تو بڑے آرام کی زندگی میں اونچے باغ میں رہے گا جس کے میوے جھکے ہوں گے[2] ایسے لوگوں سے کہا جائے گا تم نے جو نیک کام اگلے دنوں میں (دنیا میں) کیے تھے ان کے بدل (آج) مزے سے کھاؤ پیو (چین کرو)[3]

۱۳۱۔ کُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا کَسَبَتْ رَھِیْنَۃٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّآ اَصْحٰبَ
الْیَمِیْنِ ﴿۳۹﴾ فِیْ جَنّٰتٍ یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾
عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾
قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَمْ نَکُ
نُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ ﴿۴۴﴾ وَکُنَّا نَخُوْضُ مَعَ
الْخَآئِضِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَکُنَّا نُکَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۴۶﴾
حَتّٰٓی اَتٰىنَا الْیَقِیْنُ ﴿۴۷﴾ فَمَا تَنْفَعُھُمْ شَفَاعَۃُ
الشّٰفِعِیْنَ ﴿۴۸﴾ (المدثر پ ۲۹ ع ۲)

ہر شخص اپنے (برے) کاموں کے بدل گرفتار رہے گا[4] مگر داہنے ہاتھ والے[5] وہ (بہشت کے) باغوں میں (چین کرتے) ہوں گے گناہ گاروں (کافروں) سے پوچھ رہے ہوں گے اجی تم دوزخ میں کیوں پڑے وہ جواب دیں گے ہم (دنیا میں) نماز نہیں پڑھتے تھے اور محتاج کو کھانا نہیں کھلاتے تھے[8] اور (اوپر سے یہ کرتے تھے کہ) بیہودہ بکنے والوں کے ساتھ ہم بھی بکواس لگاتے تھے[6] اور بدلے کے دن (یعنی قیامت) کو ہم جھوٹ سمجھتے تھے یہاں تک کہ موت ہم پر آن پہنچی (مرتے تک اسی حال میں رہے) تو ان کو سفارش کرنے والوں کی سفارش فائدہ نہ دے گی[9]

---

[1] بن دیکھے سے مراد یہ ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا نہ اس کے عذاب کو یا یہ مراد ہے کہ تنہائی میں خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں جہاں کوئی آدمی دیکھنے والا نہیں ہوتا حدیث میں ہے جو کوئی خلوت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اس کی آنکھیں بہ نکلیں تو اس کو قیامت کے دن سایہ ملے گا جب کہیں سایہ نہ ہوگا، [2] آدمی ہاتھ سے توڑ لے گا [3] ابن عباسؓ نے کہا یعنی دنیا میں جو اللہ تعالیٰ کے لیے تم بھوکے رہے تھے روزہ رکھا تھا اس کے بدل آج کھاؤ پیو، [4] جن کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں ملے گا، [5] نماز عبادت بدنی ہے اور محتاج کو کھانا مالی عبادت ہے، مطلب یہ ہے کہ نہ بدنی عبادت کرتے تھے نہ مالی، [6] کبھی خدا تعالیٰ کو جھٹلاتے کبھی پیغمبر کو کبھی نماز پر ٹھٹھے مارتے ان آیتوں سے اس شخص نے دلیل لی ہے کہ جو کہتا ہے کہ کافروں کو بھی ترک نماز روزے پر عذاب ہوگا، کیونکہ وہ کفر پر مرے اور کافر کے لیے سفارش قبول نہ ہوگی اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ مومن کو سفارش فائدہ دے گی، [7] اس طرح جو سنت کے موافق طلاق دے اور عورت کے ستانے کی نیت نہ رکھے اس کے لیے بھی اللہ تعالیٰ کوئی عمدہ سبیل کرے گا اور دوسری عورت اس سے اچھی عطا فرمائے گا یہ آیت اس وقت اتری جب اشجع کا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے اپنی محتاجی اور کثیر العیالی کا شکوہ کیا اور کہنے لگا میرا بیٹا بھی کافروں نے قید کر لیا ہے آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈر اور صبر کر اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ بہت پڑھا کر اس نے ایسا ہی کیا اس کا بیٹا کافروں کے بہت سے جانور بھگا کر اس کے پاس آگیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ اس شخص کا نام عوف بن مالک اشجعی تھا۔

۱۳۲- اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ
مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ﴿۵﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ
اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ﴿۶﴾ يُوْفُوْنَ
بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ
مُسْتَطِيْرًا ﴿۷﴾ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ
مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ﴿۸﴾ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ
لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ﴿۹﴾
اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ﴿۱۰﴾
فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً
وَّسُرُوْرًا ﴿۱۱﴾ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّ
حَرِيْرًا ﴿۱۲﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ
لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ﴿۱۳﴾ وَ
دَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿۱۴﴾
وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ
كَانَتْ قَوَارِيْرَا ﴿۱۵﴾ قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ
قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا
كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ﴿۱۷﴾ عَيْنًا فِيْهَا

جو لوگ نیک ہیں وہ (آخرت میں) ایسے شراب کا جام پئیں گے جس میں کافور ملا ہوگا[۱] کافور ایک چشمہ ہے (بہشت میں) جس میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندے پئیں گے اس کو خوب بہائیں گے[۲] اُن کو یہ نعمت اس وجہ سے ملے گی کہ) وُہ (دنیا میں) اپنی نذر پوری کرتے تھے اور اس دن سے ڈرتے تھے جس کی مصیبت پھیل جائے گی[۳] اور اللہ تعالیٰ کی محبت سے (یا کھانے کی احتیاج رکھ کر) مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے تھے[۴] اور کہتے تھے) ہم تو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے کھلاتے ہیں ہم تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتے نہ شکر گذاری[۵] ہم کو اپنے مالک سے اس دن کا ڈر لگا ہوا ہے جو بہت اداس اور سخت ہوگا[۶] تو خدا تعالیٰ نے بھی اس دن کی مصیبت سے ان کو بچا لیا اور اسی کے بدل) ان کو تازگی اور خوشی عنایت فرمائی اور جیسا انہوں نے (دنیا میں) صبر کیا تھا اس کے بدل میں ان کو بہشت اور ریشمی پوشاک دی[۷] وہاں تختوں پر تکیے لگائے (مزے سے) بیٹھے ہوں گے نہ تو دھوپ کی گرمی وہاں دیکھیں گے اور نہ جاڑے کی سختی[۸] اور وہاں (درختوں) کے سائے ان پر جھکے ہوں گے اور وہاں کے پھل (میوے یا گچھے) بالکل قریب ہوں گے[۹] اور ان پر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور چل رہا ہوگا وہ شیشے کے ہونگے چاندی کے شیشے (یعنی سفید شفاف) جنکو پلانے والوں نے (بہشت کے خادموں نے) ٹھیک اندازے کے موافق بنالیا ہوگا[۱۰] اور انکو وہاں ایک اور شراب کا جام

---

[۱] کافور کی خوشبو ہوگی اور مشک کی مہر شیشوں پر لگی ہوگی۔ [۲] جدھر چاہیں گے بہالے جائیں گے، [۳] یعنی قیامت کے دن سے جو ایک بلائے عام ہے ہر شخص اس دن پریشان ہوگا، [۴] یعنی اپنی ضرورت اور حاجت پر ان لوگوں کا کھانا مقدم رکھتے تھے حالانکہ خود اپنے آپ کو کھانے کی خواہش ہوتی مگر آپ نہ کھا کر ان لوگوں کو کھلا دیتے، [۵] سبحان اللہ ایسا ہی کھانا مقبول ہے ورنہ ناموری کے لیے کھلانا یا بدلہ کی توقع رکھ کر کچھ ثواب نہیں ہے حدیث میں ہے اس طرح صدقہ دے کہ دائیں ہاتھ کی بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو ایک بزرگ جس کو قرض حسنہ دیتے اس کی دیوار کے سایے میں نہ بیٹھتے اس خیال سے کہ کہیں میرے ثواب میں فرق نہ آ جائے، [۶] یعنی اس دن لوگوں پر اداسی برس رہی ہوگی تیوری چڑھاتے ہوں گے مراد قیامت کا دن ہے، [۷] دنیا میں کھانے سے صبر کیا تھا تو بہشت کے عمدہ عمدہ کھانے ملے اور ریشمی کپڑا دنیا میں نہیں پہنا تھا تو آخرت میں ملا، [۸] نہایت معتدل خوشگوار موسم ہوگا۔ حدیث میں ہے دوزخ نے پروردگار سے فریاد کی کہ میں اپنے تئیں آپ کھا گئی اس کو سال میں دو سانس لینے کی اجازت ہوئی تو جاڑے کی سخت سردی اور گرما کی گرمی اسی کے اثر سے ہے [۹] ہر وقت جب چاہیں گے کھڑے بیٹھے توڑ لیں گے اگرچہ بہشت میں دھوپ نہ ہوگی مگر درختوں کا سایہ پڑے گا یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے، [۱۰] بہشتیوں کی خواہش کے موافق نہ کم نہ زیادہ ابن عباسؓ نے کہا دنیا میں چاندی کو کتنا ہی باریک کریں گو مکھی کے پر برابر مگر وہ شفاف نہیں ہوتی لیکن بہشت کی چاندی شیشے کی طرح شفاف ہوگی۔

تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿۱۸﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ
وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ
لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ
نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿۲۰﴾ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ
سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۫ وَّحُلُّوْٓا
اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا
طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ
مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾ (الدھر پ۲۹ ع ۱)

پلایا جائے گا جس میں سونٹھ ملی ہوگی[۱] سونٹھا ایک چشمہ ہے بہشت میں جس کا نام سلسبیل ہے اور ان پر خدمت کے لیے لڑکے گھوم رہے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے (نابالغ) ہی رہیں گے (ایسے خوبصورت) جب تو ان کو (جا بجا چلتے پھرتے) دیکھے تو سمجھے بکھرے ہوئے موتی ہیں اور (اے پیغمبر) جب تو بہشت کو دیکھے تو وہاں (ہر طرح کی نعمت اور بڑی بادشاہت (کا سامان) دیکھے گا[۲] بہشت والوں کی اوپر کی پوشاک سبز باریک اور موٹے ریشمی کپڑوں کی ہوگی اور ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے[۳] اور ان کا مالک ان کو پاکیزہ شراب پلوائے گا[۴] ان سے کہا جائے گا یہ تمہارے (نیک عمل کا) بدلہ ہے اور تم جو (دنیا میں) محنت اٹھاتے رہے آج اس کا پھل ملا۔

۱۳۳۔ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾ وَّفَوَاكِهَ
مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ (المرسلات پ۲۹ ع ۲)

بے شک جو لوگ پرہیزگار ہیں وہ سایوں اور چشموں اور میووں میں جو ان کو بھائیں (مزے کرتے) ہوں گے (ان سے کہا جائے گا) تم جیسے (اچھے) کام (دنیا میں) کرتے (آج ان کے بدل مزے سے کھاؤ پیو۔ بیشک ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں (مگر) اس دن جھٹلانے والوں کی تو خرابی ہوگی۔

۱۳۴۔ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾ حَدَآئِقَ وَ
اَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّكَاْسًا
دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾
جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾
(النباء پ۳۰ ع ۲)

بیشک پرہیزگار (آخرت میں) مراد کو پہنچیں گے ان کو (رہنے کو) باغ اور (کھانے کو) انگور ملیں گے اور (دل بہلانے کو) نوجوان عورتیں ہم سن اور (پینے کو) بھرا جام[۵] وہاں بیہودہ بکواس (کسی کے منہ سے) نہ سنیں گے اور نہ جھٹلانا (یا جھوٹ) (اے پیغمبر) یہ تیرے مالک کا بدلہ ہے حساب سے (ان کو دے گا)[۶]

۱۳۵۔ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى
النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ

اور جو کوئی (دنیا میں) اپنے مالک کے سامنے (ایک روز حساب کتاب کے لیے) کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا اور نفس کو بری خواہش سے روکتا رہا۔

[۱] عرب لوگ شراب میں سونٹھ ملانا پسند کرتے تھے تاکہ خوشبودار ہو جائے دوسرے یہ کہ کافور ملا ہوا شراب سرد ہوگا اور یہ گرم دونوں کا مزہ اٹھائیں گے بہشت کی سونٹھ بھی دنیا کی سونٹھ سے الگ ہے اس میں ایسی تیزی نہیں جو زبان اور حلق کو تکلیف پہنچائے۔ [۲] کیونکہ وہ اس شہنشاہ کا گھر ہے جس کے سب بادشاہ غلام ہیں کہتے ہیں ہر بہشتی کے سر پر بادشاہی تاج ہوگا اور ان میں اعلیٰ درجے والا وہ ہوگا جس کو ہر روز اپنے مالک کا دیدار نصیب ہوگا۔ [۳] یعنی کبھی چاندی کے کنگن پہنیں گے کبھی سونے کے کنگن جیسے دوسری آیت میں ہے کبھی موتی کے۔ بعضوں نے کہا مرد چاندی کے پہنیں گے اور عورتیں سونے کے بعضوں نے کہا چاندی کے کنگن نچے پہنیں گے اور عورتیں سونے کے۔ [۴] یہ ایک اور قسم کا شراب ہے جس کو شراب طہور کہتے ہیں اس کے پینے سے دل کی تمام کثافتیں دور ہو جائیں گی، مالک کی محبت دل میں جم جائے گی اس کے دیدار کے سوا اور کسی چیز میں پھر لذت نہ آئے گی مقاتل نے کہا شراب طہور کا چشمہ جنت کے دروازے پر ہے جو اس میں پیئے گا اس کا دل حسد اور بغض اور تمام برے اخلاق سے پاک ہو جائے گا ابراہیم نخعی نے کہا کھانے کے بعد یہ شراب ملے گی فوراً کھانا ہضم ہو جائے گا اور بدن سے ایک پسینہ نکلے گا جس میں مشک کی خوشبو ہوگی۔ [۵] کواعب جمع ہے کاعبہ کی کاعبہ اس لڑکی کو کہتے ہیں جو جوانی کو پہنچ جائے اس کی چھاتی ابھر آئے یعنی نارپستان۔ [۶] ہر نیکی کے بدلے دس نیکیوں کا حساب لگا کر۔

الْمَأْوَىٰ ﴿٤١﴾ (النزاعات پ۳۰ ع ۱)

اس کے رہنے کی جگہ بہشت ہی ہوگی۔

۱۳۶- إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿١٣﴾ (الانفطار پ۳۰ ع ۱)

بے شک اچھے نیک لوگ تو آرام میں رہیں گے۔

۱۳۷- كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ﴿١٨﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ ﴿١٩﴾ كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ﴿٢٠﴾ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ ﴿٢١﴾ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿٢٢﴾ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ﴿٢٣﴾ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ﴿٢٤﴾ يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ ﴿٢٥﴾ خِتَامُهُ مِسْكٌ ۚ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ﴿٢٦﴾ وَمِزَاجُهُ مِن تَسْنِيمٍ ﴿٢٧﴾ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ﴿٢٨﴾

(التطفیف پ۳۰ ع ۱)

بے شک نیک لوگوں کے اعمال نامے علیین میں رہتے ہیں [۱] اور (اے پیغمبر) تو کیا جانے علیین کیا ہے [۲] ایک دفتر ہے لکھا ہوا [۳] مقرب فرشتے وہاں حاضر رہتے ہیں [۴] بے شک نیک لوگ بڑے آرام میں تختوں پر بیٹھے ہوئے (بہشت کا سامان) دیکھ رہے ہوں گے (اے شخص اگر تو ان کو دیکھے تو دیکھتے ہی) ان کے چہروں پر خوش حالی کی تازگی پہچان لے [۵] ان کو خالص (روپے) شراب سربمہر پلائی جائے گی پی چکنے پر اس میں سے مشک کی خوشبو آئے گی اور ایسے پاکیزہ شراب کی ریس کرنے والوں کو ریس کرنا چاہیے اور اس شراب میں تسنیم کا پانی ملا ہوگا جو ایک چشمہ ہے (بہشت کا جس کو خاص) مقرب لوگ پئیں گے [۶]

۱۳۸- فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ﴿٣٤﴾ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ﴿٣٥﴾ (التطفیف پ۳۰ ع ۱)

تو آج (اس کے بدل یعنی آخرت میں) مسلمان کافروں پر ہنس رہے ہیں [۷] تختوں پر بیٹھے سیر کر رہے ہیں [۸]

۱۳۹- فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ﴿٧﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ﴿٨﴾ وَيَنقَلِبُ إِلَىٰ

پھر جس کو اس کا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں ملے گا اس سے تو آسانی سے حساب لیا جاوے گا اور وہ خوش خوش اپنے گھر والوں پاس (جو

---

[۱] علیین بلند مقام یعنی ساتواں آسمان مومنوں کی روحیں وہیں رہتی ہیں، [۲] ابن عباسؓ نے کعب احبارؓ سے اس آیت کو پوچھا ان کتاب الابرار لفی علیین انھوں نے کہا مومنوں کی روح بدن سے نکل جاتی ہے تو اس کو آسمان پر لے جاتے ہیں اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور فرشتے خوشی کے ساتھ اس کا استقبال کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ عرش تک پہنچ جاتی ہے پھر عرش کے نیچے سے اس کے لیے ایک کتاب نکالی جاتی ہے اس پر مہر کر کے رکھ دی جاتی ہے وہ پہچان ہے اس کی نجات کی قیامت کے دن۔ حدیث میں ہے کہ ایک نماز کے بعد دوسری نماز پڑھنا بیچ میں کوئی بیہودہ کام نہ کرنا علیین میں لکھا جاتا ہے [۳] نیک لوگوں کا اعمال نامہ، [۴] یا فرشتے قیامت کے دن اس کی سچائی کی گواہی دیں گے خطیب نے کہا اس دفتر میں نیکوں کے اعمال اور ان کے نام سب لکھے جاتے ہیں [۵] جو آدمی آرام اور راحت میں آسودہ زندگی بسر کرتا ہے اس کے چہرے پر طراوت اور تازگی اور خوشی نمایاں رہتی ہے دیکھنے سے معلوم ہو جاتی ہے جنتیوں کا یہی حال ہوگا جو کوئی ان کا چہرہ دیکھے گا تو سمجھ لے گا کہ بڑے آرام اور خوشی میں ہیں۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ نعیم ایک چشمہ ہے جنت میں جنتی اس میں وضو اور غسل کریں گے اور ان کے چہرے پر رونق آ جائے گی، [۶] اولیاء اللہ اور خاص لوگ جو مقربین بارگاہ الٰہی ہیں۔ ابن مسعودؓ نے کہا یہ لوگ شراب خالص ہی پئیں گے۔ باقی عام بہشتیوں کو ملا کر دیا جائے گا۔ ابن زید نے کہا یہ چشمہ عرش کے تلے بہتا ہے، [۷] بہشتی لوگ جب کافروں کی خرابی پر نظر ڈالیں گے اور دوزخ میں ان کی تباہی دیکھیں گے تو ہنس دیں گے۔ ابو صالح نے کہا کہ دوزخ کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور دوزخیوں سے کہا جائے گا باہر نکل جاؤ وہ نکلنے کے لیے دوڑیں گے بہشتی لوگ یہ حال دیکھ رہے ہوں گے جب دروازوں کے قریب پہنچیں گے تو دروازے بند کر دیئے جائیں گے اس پر بہشتی لوگوں کو ہنسی آتی ہوئی ہوگی، [۸] یا دوزخیوں کا برا حال دیکھ رہے ہیں۔

أَهْلِهِ مَسْرُورًا ﴿٩﴾ (الانشقاق پ ۳۰ ع ۱)

بہشت میں ہوں گے (لوٹ جائے گا)[1]

۱۴۰۔ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿٢٥﴾ (الانشقاق پ ۳۰ ع ۱)

مگر (البتہ) جو لوگ ایمان لائیں اور اچھے کام کریں ان کو بے حد ثواب ملے گا۔

۱۴۱۔ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ﴿١١﴾ (البروج پ ۳۰ ع ۱)

بیشک جو ایمان لاتے اور انہوں نے اچھے کام کیے ان کے لیے (آخرت میں) بہشت کے باغ ہیں جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں یہ تو بڑی کامیابی ہے۔

۱۴۲۔ سَيَذَّكَّرُ مَن يَخْشَىٰ ﴿١٠﴾ (الاعلیٰ پ ۳۰ ع ۱)

جس کو اللہ کا ڈر ہے وہ سمجھ جائے گا۔

۱۴۳۔ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ﴿٢٩﴾ وَادْخُلِي جَنَّتِي ﴿٣٠﴾ (الفجر پ ۳۰ ع ۱)

اور مومن سے اللہ تعالیٰ یوں فرمائے گا، چین سے رہنے والی جان تو اپنے مالک کے پاس لوٹ چل تو اس سے خوش وہ تجھ سے خوش[2] اور میرے (نیک) بندوں میں جا مل۔ اور میرے بہشت میں جا داخل ہو[3]

۱۴۴۔ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾ (البلد پ ۳۰ ع ۱)

یہ لوگ (قیامت کے دن) داہنی جانب والے ہوں گے۔

۱۴۵۔ قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا ﴿٩﴾ (الشمس پ ۳۰ ع ۱)

جس کی جان کو اللہ تعالیٰ نے سنوارا اس نے مراد پالی[4]

۱۴۶۔ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ﴿٥﴾ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ﴿٦﴾ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ ﴿٧﴾ (اللیل پ ۳۰ ع ۱)

پھر جس نے (اللہ کی راہ میں دیا) اور (حرام کاموں سے) بچا رہا اور اچھی بات پر یقین کیا تو ہم اس کو آسانی سے اس کام میں لگا دیں گے جس سے اس کو آرام ملے۔

۱۴۷۔ وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ﴿١٧﴾ الَّذِي يُؤْتِي

اور وہ بڑا پرہیزگار اس سے بچا لیا جائے گا جو اپنا مال اللہ تعالیٰ کی

---

[1] آسانی سے حساب لینا یہ ہے کہ اس سے جھگڑا نہ کریں گے اس کے گناہ صرف اس کو بتلا دیں گے اور باز پرس نہ کریں گے جیسے صحیح حدیث میں ہے جس سے حساب میں جھگڑا کیا جاتے گا وہ تباہ ہوگا۔ ایک حدیث میں ہے آپ نماز میں یوں دعا فرماتے یا اللہ مجھ سے آسانی سے حساب لے۔ ایک حدیث میں ہے جس میں یہ باتیں ہوں گی اس سے آسانی سے حساب لیا جائے گا اور وہ بہشت میں جائے گا جو اسکو محروم کرے یہ اسکو دے اور جو اس پر ظلم کرے اس کو معاف کر دے اور جو اس سے رشتہ کاٹے یہ جوڑے، [2] ابن عباسؓ نے کہا جس وقت یہ آیت اتری ابوبکر صدیقؓ بیٹھے ہوتے تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا اچھی آیت ہے، آپ نے فرمایا تجھ سے یہی کہا جائیگا نفس مطمئنہ سے وہ نفس مراد ہے جس کو توحید اور ایمان پر پورا یقین ہے کوئی شک نہیں مجاہد نے کہا کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی ہے کہتے ہیں یہ موت کے وقت کہا جائے گا قبر سے اٹھتے وقت یا جنت میں داخل ہوتے وقت، [3] کہتے ہیں مرتے وقت یہ کہا جاتا ہے میرے نیک بندوں میں جا مل اور قیامت کے دن یہ کہا جائے گا میرے بندے بہشت میں داخل ہو۔ طبرانی نے سعید بن جبیر سے نکالا۔ ابن عباس طائف میں مرے ایک نئی قسم کا پرندہ آیا جس کو کبھی نہیں دیکھا وہ ان کی نعش میں سما گیا پھر کسی نے اس کو باہر نکلتے نہ دیکھا جب ان کو دفن کیا تو قبر کے کنارے سے یہ آیت سنائی دی یا ایتہا النفس المطمئنۃ اخیر تک ہم نہیں جانتے کس نے پڑھی [4] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جس نے اپنی جان کو سنوارا یعنی شرک اور کفر اور برے کام سے۔ بچایا وہ مراد کو پہنچ گیا۔ مگر پہلا ترجمہ زیادہ صحیح ہے حدیث میں ہے اس جان نے مراد پائی جس کو اللہ تعالیٰ نے سنوارا یہ جملہ پہلے سب جملوں کا جواب ہے۔

مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿۲۱﴾

(اللیل پ ۳۰ ع ۱)

راہ میں اس لیے دیتا ہے کہ وہ پاک ہو اور اس پر کسی کا کوئی احسان نہیں کہ وہ دے کر اس کو اتارتا ہو) وہ تو بس اپنے مالک کی رضامندی چاہتا ہے وہ سب سے اونچا ہے (سب سے بلند) اپنے عرش پر ہی اور وہ (اپنے مالک سے) ضرور راضی ہوگا۔

۱۴۸- اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۶﴾ (التین پ ۳۰ ع ۱)

البتہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے (وہ اگر بوڑھے بھی ہو جائیں تو کچھ ڈر نہیں) ان کو بے انتہا ثواب ملے گا[۱]

۱۴۹- اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ﴿۷﴾ (البینۃ پ ۳۰ ع ۱)

بیشک جو لوگ ایمان لائے (انہوں نے سب پیغمبروں کو مانا) اور اچھے کام کیے وہ ساری خلقت میں بہتر ہیں[۲]

۱۵۰- ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ﴿۸﴾ (البینۃ پ ۳۰ ع ۱)

جو کوئی اپنے مالک سے (دنیا میں) ڈرتا رہا اس کو ایسا ہی بدلہ ملے گا۔

اَلْاَعْرَافُ (۲۶)

باب ۲۶ اعراف کا بیان

۱- وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا ۢ بِسِيْمٰهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۣ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا

اور بہشت اور دوزخ کے بیچ میں ایک آڑ ہے[۳] اور اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو جنتیوں اور دوزخیوں کو ان کے نشان سے پہچان لیں گے[۴] اور یہ اعراف والے جنتیوں کو پکار کر کہیں گے سلام علیکم ابھی وہ[۵] جنت میں گئے نہ ہوں گے اور امید رکھتے ہوں گے[۶] اور جب ان کی نگاہ دوزخیوں کی طرف جا پڑے گی[۷] تو کہیں گے مالک ہمارے ہم کو ان ظالم لوگوں کے ساتھ مت کر اور اعراف والے کچھ لوگوں کو پکاریں گے جن کو ان کے نشان سے پہچان لیں گے کہیں گے اب تمہارا جتھا (جماعت یا خزانہ) کچھ کام نہ آیا

---

[۱] بڑھاپے میں بھی اگر نیک عمل نہ ہو سکے تو جو نیک عمل وہ جوانی میں کیا کرتے تھے اس کا ثواب ملتا رہے گا جیسے حدیث میں ہے کہ بندہ جب سفر کرے یا بیمار ہو جائے تو جو عمل وہ حالت صحت اور اقامت میں کیا کرتا تھا اس کا ثواب اس کو ملتا رہے گا رواہ البخاری، [۲] ابو ہریرہ نے کہا مومن کا درجہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت میں فرشتوں سے زیادہ ہوگا اور تم کو شبہ ہو تو یہ آیت پڑھو۔ حضرت عائشہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساری خلقت میں کون بہتر ہے آپ نے فرمایا کیا تو یہ آیت نہیں پڑھتی، [۳] جس کو اعراف کہتے ہیں وہ ایک دیوار ہے بہشت اور دوزخ کے درمیان ہے، [۴] مثلاً جنتیوں کا منہ سفید نورانی ہوگا۔ اور دوزخیوں کا کالا کلوٹا، [۵] یعنی اعراف والے یا جنتی، [۶] جنت میں جانے کی اس کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ اعراف والے بھی جنت کے اندر داخل نہ ہوئے ہوں گے مگر امید رکھتے ہوں گے کہ آئندہ جنت ان کو نصیب ہوگی دوسرے یہ کہ اعراف والے جو ایک بلندی پر ہوں گے اور حساب کتاب سے فارغ ہو چکے ہوں گے وہ ان چند لوگوں کو پکاریں گے جن کا جنتی ہونا ان کو نشانی دیکھ کر معلوم ہو جائے گا اور ابھی وہ حساب کتاب میں مصروف ہوں گے ان سے سلام علیک کر کے ان کو جنت کی خوشخبری دیں گے، [۷] وہ خود ان کو دیکھنا نہ چاہیں گے لیکن نگاہ پڑ جاتے گی ان کا عذاب اور برا حال دیکھ کر۔

مَا اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾
اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ
اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَاۤ اَنْتُمْ
تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾ (الاعراف پ ۸ ع ۵ و ۶)

اور نہ وہ (کام آئیں) جو تم شیخیاں مارتے تھے[1] کیا یہی لوگ ہیں[2] جن کے بیے تم قسم کھاتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نہیں کرنے کا تم تو (مزے سے) جنت میں جاؤ نہ تم کو کوئی ڈر ہے نہ تم رنجیدہ ہو گے[3]

اَلْجَنَّةُ وَنِعَمُهَا (۲۷)

باب ۲۷ بہشت اور اُس کی نعمتوں کا بیان

۱- كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا
هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ
مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾ (البقرة پ ۱ ع ۳)

جب اس باغ کا کوئی میوہ ان کے کھانے کو دیا جاوے گا تو کہیں گے یہ تو وہی ہے جو پہلے ہم کو مل چکا تھا کیونکہ جو میوے وہاں لائے جاویں گے ان کی صورتیں ملتی جلتی ہوں گی (لیکن مزا جدا جدا) اور ان کے لیے وہاں ستھری (پاکیزہ) عورتیں ہیں اور وہ ہمیشہ ہمیشہ ان باغوں میں رہیں گے[4]

۲- لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ
بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ (الانعام پ ۸ ع ۱۵)

وہ ان کے مالک کے پاس ان کے لیے سلامتی کا گھر (یعنی جنت) تیار ہے اور ان کے کیے کے بدل[5] وہی (خدا) ان کا مددگار ہے۔

۳- وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۟ وَمَا كُنَّا
لِنَهْتَدِيَ لَوْلَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ

اور ان کے دلوں میں جو کچھ کینہ ہو گا وہ ہم نکال ڈالیں گے[6] ان کے تلے نہریں بہ رہی ہوں گی اور وہ کہتے ہوں گے خدا کا شکر ہے جس نے ہم کو یہ رستہ دکھلایا[7] اور اللہ ہم کو راہ پر نہ لگاتا تو ہم (جنت کی) راہ نہ پاتے[8] بیشک ہمارے مالک کے پیغمبر سچی بات لے کر آئے

۱ غرور اور تکبر کرتے ہیں، ۲ اور جنتیوں کی طرف اشارہ کر کے ان دوزخیوں سے کہیں گے، ۳ بعضوں نے یوں تفسیر کی ہے کہ جب اعراف والے ان کافروں سے کہیں گے تو یہ جواب دیں گے جیسے یہ لوگ تو بہشت میں گئے مگر تم کو بہشت نہ ملی اس وقت فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان اعراف والوں کو کہیں گے تم بھی جنت میں نہ جاؤ نہ تم کو ڈر ہو گا نہ تم رنجیدہ ہو گے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے یہی لوگ ہیں جن کی نسبت قسمیں کھاتے تھے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی مہربانی نہیں ہو سکتی ان کو تو حکم ہو گیا کہ بے کھٹکے اور بے رنج جنت میں جاؤ، ۴ اور وہاں کے میووں اور نعمتوں اور بیبیوں کے مزے لوٹا کریں گے۔ شاہ عبد القادرؒ نے فرمایا یعنی جنت کے ہر میوے کا مزہ جدا ہے اگرچہ صورت ملتی ہو صورت دیکھ کر جانیں گے کہ وہی قسم ہے جو کھا چکے ہیں جب چکھیں گے تو مزہ جدا پائیں گے۔ ابن حبانؒ نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جنت کی نہریں مشک کے پہاڑوں سے پھوٹی ہیں۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ جنت کی چیزوں میں سے کوئی چیز دنیا میں نہیں ہے صرف نام وہی ہیں (یعنی حقیقت اور ہے) مسلم نے جابرؓ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنتی کھائیں گے پئیں گے لیکن پیشاب اور پاخانہ نہ کریں گے نہ تھوکیں گے نہ ناک سنکیں گے سانس کی بجائے سبحان اللہ اور الحمد للہ ہو گا ان کا کھانا ایک ڈکار لینے سے ہضم ہو جائے گا اور ان کے پسینے میں مشک کی خوشبو ہو گی ستھری اور پاکیزہ عورتیں یعنی جنت کی حوریں نہ ان کو حیض نہ نفاس ہو گا نہ وہ پاخانہ اور پیشاب کریں گی نہ بچہ جنیں گی، ۵ یعنی ان کے نیک کاموں کے بدل، ۶ یعنی بہشتیوں میں آپس میں ایک دوسرے سے کوئی رنج اور حسد نہ ہو گا صاف اور پاک دل ہوں گے ایک دوسرے کا بلند درجہ دیکھ کر ناخوش نہ ہو گا بلکہ خوش ہو گا۔ حضرت علیؓ نے کہا یہ آیت ہم لوگوں کے حق میں اتری جو جنگ بدر میں شریک تھے، ۷ ایمان اور نیک اعمال کا، ۸ جس کے بدل میں یہ ہمیشہ کا عیش ملا، ۹ حدیث میں ہے کہ دوزخی اپنا ٹھکانا جو جنت میں ہو گا دیکھ کر افسوس کرے گا اور بہشتی دوزخ میں اپنا ٹھکانہ دیکھ کر خدا کا شکر کریگا ہر ایک کے لیے دو ٹھکانے تیار ہوتے ہیں ایک جنت میں اور ایک دوزخ میں۔

جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۖ وَنُودُوا أَن تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٤٣﴾ وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ أَن قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدتُّم مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۖ قَالُوا نَعَمْ ۚ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَن لَّعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿٤٤﴾ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُم بِالْآخِرَةِ كَافِرُونَ ﴿٤٥﴾ (الاعراف پ ۸ ع ۵)

تھے[1] اور ان سے پکار کر کہہ دیا جائے گا یہ جنت ہے تم اپنے کاموں کے بدل اس کے وارث ہوئے[2] اور جنتی دوزخیوں کو[3] پکاریں گے ہم سے جو ہمارے مالک نے وعدہ کیا تھا وہ تو ہم نے سچ پایا اب تم سے جو تمہارے مالک نے وعدہ کیا تھا اس کو تم نے سچ پایا (یا نہیں) وہ کہیں گے ہاں (سچ پایا) اتنے میں ایک پکارنے والا[4] ان کے بیچ میں پکار اُٹھے گا کہ ظالموں پر خدا تعالیٰ کی پھٹکار جو اللہ کے دین سے (لوگوں کو) روکتے ہیں اور اس کو ٹیڑھا کرنا چاہتے ہیں[5] اور وہ آخرت کو (بھی) نہیں مانتے[6]

۴۔ مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا ۚ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوا ۖ وَّعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ ﴿٣٥﴾ (الرعد پ ۱۳ ع ۵)

جس باغ کا پرہیزگاروں کے لیے وعدہ ہے اس کا حال یہ ہے اس کے تلے (پانی کی) نہریں پڑی بہ رہی ہیں[7] ہمیشہ (ہر فصل میں) اس کا میوہ تیار (کبھی فنا یا کم نہ ہوگا) اور سایہ (بھی ہمیشہ قائم) یہ پرہیزگاروں کا انجام ہے اور کافروں کا انجام دوزخ ہے[8]

۵۔ لَّا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَامًا ۖ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا ﴿٦٢﴾ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَن كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾ (مریم پ ۱۶ ع ۴)

وہاں کوئی بیہودہ بات سننے میں نہ آئے گی البتہ سلام (کی آواز) سنتے رہیں گے اور وہاں ان کو صبح و شام کھانا ملتا رہے گا[9] یہی وہ بہشت ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے ان کو کریں گے جو پرہیزگار رہیں[10]

۶۔ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَ

بہشت والے تو اس دن اچھے ٹھکانے اور اچھے آرام کی جگہ میں

---

[1] سچ کہتے تھے کہ ایمان اور نیک عمل کا بدلہ جنت ہے۔ [2] یعنی محض خدا کے فضل و کرم سے اس کے مالک ہوئے بیسہ ٹکہ کچھ خرچ نہیں ہوا جیسے ترکہ کا مال مفت ہاتھ آتا ہے۔ [3] ان کے چھیڑنے اور ان کے زخم پر نمک چھڑکنے کو، [4] اسرافیل یا اور کوئی فرشتہ، [5] حالانکہ وہ سیدھا ہے تاکہ لوگ اس سے نفرت کریں، [6] جیسے ہمارے زمانہ میں بہت سے کافر ایسے پیدا ہوئے ہیں جو اسلام کے سچے دین کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جس طرح ہو سکے جھوٹے جھوٹے بہتان لگا کر اس دین سے لوگوں کو نفرت دلائیں کبھی کہتے ہیں کہ اسلام میں عورتوں کو لونڈیاں بنا کر قید رکھنے کا حکم ہے کبھی کہتے ہیں اسلام میں لونڈی غلاموں پر بہت ظلم ہوتا ہے اسلام میں جہاد ہے یعنی بندگان خدا کی مفت جان لینا اور ان کا مال لوٹنا اس قسم کی باتیں تو پادریوں نے یورپ کے جاہلوں میں مشہور کر رکھی ہیں جن کو اسلام کے اصلی مسائل معلوم نہیں ہیں۔
[7] تو کیسا شاداب اور پُر بہار ہوگا، [8] پرہیزگاروں سے مومن مراد ہیں جو شرک سے پرہیز کرتے ہیں، سید علامہ نے کہا اس آیت سے جہمیہ کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں جنت کی نعمتیں ایک روز فنا ہو جائیں گی، [9] بہشتی آپس میں ایک دوسرے کو سلام کریں گے یا اللہ تعالیٰ ان کو سلام کہلا بھیجے گا یا فرشتے ان کو سلام کریں گے۔
[10] بہشت میں نہ تو دن ہوگا نہ رات ہمیشہ ایک سی حالت رہے گی تو مطلب یہ ہے کہ اتنی اتنی دیر کے بعد جتنی دیر دنیا میں صبح سے شام تک ہوتی ہے ان کے لیے کھانا چنا جائے گا، [11] کفر اور شرک سے پرہیز کرتے ہیں۔

اَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿۲۴﴾ (الفرقان پ ۱۹ ع ۳)

ہوں گے [1]

۷۔ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ
فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى
الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ
وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾ سَلٰمٌ قَوْلًا
مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾ (یٰسٓ پ ۲۳ ع ۴)

بیشک بہشتی لوگ آج ایک دہندے میں جی بہلا رہے ہیں [2] وہ اور ان کی بیبیاں چھاؤں میں تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے [3] ان کو وہاں میوہ ملے گا۔ اور جو خواہش کریں گے (وہ حاضر) سب سے بڑھ کر یہ ہوگا کہ مہربان پروردگار کی طرف سے ان کو سلام کہا جائے گا [4]

۸۔ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ﴿۷۱﴾
(الزخرف پ ۲۵ ع ۷)

اور (ان کے سوا) جو ان کے جی خواہش کریں گے اور آنکھوں کو اچھا معلوم ہوگا (وہ وہاں موجود ہوگا)

۹۔ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَآ
اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ
لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ
لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَ
لَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ
رَّبِّهِمْ ؕ ﴿۱۵﴾ (محمد پ ۲۶ ع ۲)

جس بہشت کا پرہیزگاروں سے وعدہ ہے اس کا تو حال یہ ہے کہ اس میں بن بو (صاف) پانی کی نہریں (بہ رہی) ہیں اور دودھ کی (بھی) نہریں ہیں جس کا مزہ نہیں بدلا [5] اور شراب کی (بھی) نہریں ہیں جو پینے والوں کو اچھا مزہ دیں گی اور صاف (شفاف) شہد کی (بھی) نہریں ہیں اور ان کے سوا ہر طرح کے میوے ان کے لیے وہاں موجود ہیں۔ اور (سب سے) بڑھ کر ان کے مالک کی طرف سے بخشش۔

۱۰۔ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿۳۱﴾
هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿۳۲﴾
مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ
مُّنِيْبِۨ ﴿۳۳﴾ اۨدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ
الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا
مَزِيْدٌ ﴿۳۵﴾ (قٓ پ ۲۶ ع ۳)

اور بہشت پرہیزگاروں کے پاس لائی جائیگی کچھ دور نہ ہوگی (ان سے کہا جائیگا) یہی تو وہ بہشت ہے جس کا تم سے (اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونے والوں (اللہ کے حکموں کی نگاہ رکھنے والوں سے وعدہ کیا جاتا تھا [6] جو لوگ بن دیکھے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے تھے اور (یہاں) اخلاص سے بھرا ہوا دل لیکر آتے (ایسے لوگوں سے کہا جائے گا) تم سلامتی کے ساتھ بہشت میں جاؤ یہ دن ہمیشہ قائم رہے گا [7] وہ جو چاہیں گے وہاں ان کو ملے گا اور کچھ زیادہ بھی ہمارے پاس ہے۔ [8]

[1] ابن مسعودؓ نے کہا ابھی دوپہر نہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ حساب سے فارغ ہو جائے گا اور بہشتی لوگ بہشت میں جاکر ٹھہریں گے اور دوپہر کو آرام کریں گے، [2] وہ دہندہ کیا ہے باکرہ حوروں سے صحبت کرنا۔ ابن عمرؓ نے کہا بہشت میں جب کوئی مسلمان اپنی عورت پاس جائے گا اس کو باکرہ (کنواری) پائے گا۔ بعضوں نے کہا دھندہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوں گے طرح طرح کی لذتوں میں مصروف ہوں گے، [3] چھاؤں بہشت کے درختوں اور مکانوں کی ہوں گی، [4] فرشتے ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے اور کہیں گے سلام علیکم یا اہل الجنۃ من رب رحیم۔ ایک حدیث میں ہے کہ بہشت کے لوگ اپنے مزے میں ہوں گے اتنے میں ایک نور اوپر سے چمکے گا وہ سر اٹھائیں گے تو کیا دیکھیں گے پروردگار ان کے اوپر برآمد ہوگا وہ فرمائے گا السلام علیکم اے بہشت والو پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ابن عباسؓ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ خود آکر سلام کرے گا، [5] ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے تازہ دودھ نہ پھٹا نہ کھٹا سڑا، [6] نہ دنیا کے شراب کی طرح جو کڑوا اور تیز اور بدمزہ ہوتا ہے، [7] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جس کا تم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے والے گناہوں سے بچنے والے کے لیے وعدہ کیا جاتا تھا، [8] تم کو کبھی فنا نہیں نہ کبھی بہشت سے نکلنا ہے، [9] وہ کیا ہے دیدار الٰہی ہے جو تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے انسؓ نے کہا ہر جمعہ کی رات کو اللہ تعالیٰ ان کے لیے تجلی کرے گا۔

١١- وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾
ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ
تَجْرِيٰنِ ﴿٥٠﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿٥٢﴾
مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَآئِنُهَا
مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ۭ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٤﴾
فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ
اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٥٦﴾ كَاَنَّهُنَّ
الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾ وَمِنْ دُوْنِهِمَا
جَنَّتٰنِ ﴿٦٢﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾ فِيْهِمَا
عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ
وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ
حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾
لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾
مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ
حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ (الرحمٰن پ ٢٧ ع ٣)

اور جو کوئی اپنے مالک کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا[1] اس کو دو باغ[2] ملیں گے۔ دونوں باغ (ہری ٹہنیوں والے ہوں گے اور دونوں میں دو چشمے بہ رہے ہوں گے[3] دونوں باغوں میں ہر میوے کی دو دو قسمیں ہوں گی[4] بہشت کے لوگ ایسے بچھونوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے[5] جن کے استر بافتے (ریشمی کپڑے) کے ہوں گے[6] اور دونوں باغوں کے میوے (زمین پر) جھکے ہوں گے وہاں نیچے نگاہ والی (شرمگین) عورتیں (حوریں) ہوں گی جن کا بکر بہشتیوں کے پہلے نہ کسی آدمی نے توڑا ہوگا نہ کسی جن[7] نے گویا وہ یاقوت اور مونگے کی بنی ہوئی ہیں[8]۔ اور ان[9] دو باغوں سے اتر کر اور دو باغ ہیں یہ دونوں باغ (بہت سبزی سے) کالے ہو رہے ہیں ان میں دو چشمے ہیں جو ابل رہے ہیں[10] ان میں ہر قسم کے میوے ہیں اور (خاص کر) کھجور اور انار[11] ان میں اچھی خصلت کی خوبصورت عورتیں ہوں گی جو خیموں میں بند بیٹھی ہوں گی[12] بہشتیوں سے پہلے ان کا بکر نہ کسی آدمی نے توڑا ہوگا نہ جن نے۔ یہ لوگ وہاں سبز غالیچوں اور عمدہ عمدہ بچھونوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔[13]

لہ اور گناہ سے بچتا رہا، ٢ه ایک جنۃ العدن اور ایک جنۃ النعیم۔ ابوالدرداء نے کہا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی تو میں نے کہا یا رسول اللہ اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے آپ نے فرمایا ہاں ابوالدرداء کی ناک کو مٹی لگے۔ ابوموسیٰ اشعری نے کہا اگلے مسلمانوں کے لیے دو باغ ہیں سونے کے اور پچھلوں کے لیے دو باغ ہیں چاندی کے۔ ٣ه ایک کا نام سلسبیل دوسرے کا نام تسنیم ہے، ٤ه رنگت یا مزے یا بو کے اعتبار سے ٥ه جب استر ایسے عمدہ کپڑے کے ہوں گے تو ابرے کا خیال کرنا چاہیے وہ کیسا عمدہ ہوگا ٦ه ایسے قریب ہوں گے کہ توڑنے میں کوئی تکلیف بھی نہ ہو، ٧ه بالکل کنواریاں ہوں گی بہشتی ہی ان کا بکر توڑیں گے ان سے صحبت کریں گے، ٨ه یعنی ان کے رنگ یاقوت کی طرح چمکتے ہوں گے اور موتی کی طرح سفید کیونکہ بہشتیوں کے رنگ سفید ہوں گے زردی مائل حدیث میں ہے حور کی پنڈلی کی سفیدی ستر جوڑوں پر سے نظر آئے گی یہاں تک کہ اندر کا مغز بھی دکھلائی دے گا، ٩ه حدیث میں ہے کہ فردوس چار باغ ہیں دو سونے کے اور دو چاندی کے تو سونے دو باغ تو مقرب اور اعلیٰ درجے کے بہشتیوں کے لیے ہیں اور چاندی کے دو باغ اصحاب الیمین ادنیٰ درجہ والوں کے لیے، ١٠ه ہر وقت ان پر پانی جوش مار رہا ہے فوارہ چل رہا ہے۔ ١١ه میوے دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ جو غذا کا کام دیتے ہیں اور کھجور غذائی میووں میں افضل ہے، ١١ه یعنی پردہ نشین یہ حوریں اگلی حوروں سے اتر کر ہوں گی کیونکہ ان کی نگاہ خود نیچے اور سوا خاوندوں کے کسی پر نہ پڑے گی اور یہ پردے میں بیٹھا کر بند رہیں گی حدیث میں ہے کہ خیمہ ایک خولدار موتی ہوگا۔ دوسری حدیث میں ہے اس کی لمبائی ساٹھ میل ہوگی اور ہر طرف حوریں بیٹھی ہوں گی جو دوسری طرف والوں کو دکھلائی نہ پڑیں گی۔ مومن ان پر دورہ کرے گا، ١٢ه معلوم ہوا کہ جن بھی جماع کرتے ہیں اور وہ بھی بہشت میں جائیں گے جو ان میں مومن ہوں گے، ١٣ه عرب لوگ عبقر پرستان کو کہتے تھے جو چیز وہ عمدہ اور لطیف پاتے تو یہ کہتے یہ عبقری ہے۔

صفات المشركين والكفرين و دخولهم في النار (۲۸)

باب ۲۸ مشرکین اور کفّار کی صفات اور اُن کے دوزخی ہونے کا بیان

۱- إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ⑥ خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ⑦ (البقرة پ ۱ ع ۱)

جو لوگ منکر ہوئے اور ان کو برابر ہے تو ڈراوے یا نہ ڈراوے نہ مانیں گے[1] ان کے دلوں اور ان کے کانوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر کر دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے[2] اور ان پر بڑی مار ہے[3]

۲- بَلَىٰ مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ⑧١ (البقرة پ ۱ ع ۹)

بات یہ ہے کہ جن لوگوں نے گناہ کیا اور گناہ کے پھیر میں آگئے وہی دوزخی ہیں[3] ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

۳- مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ⑩٥ (البقرة پ ۱ ع ۱۳)

اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) اور مشرکوں میں سے جو کافر ہیں ان کا دل نہیں چاہتا تمہارے مالک کے پاس سے تم پر جو کچھ بھلائی اترے[4] اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنی مہربانی کے لیے خاص کر لیتا ہے[5] اور اللہ تعالیٰ کا فضل بہت بڑا ہے[6]

۴- وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللَّهُ أَوْ تَأْتِينَا آيَةٌ ۗ كَذَٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ

اور جو لوگ عرب کے کافروں میں سے (یا یہود اور نصاریٰ میں سے) جاہل ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ ہم سے بات کیوں نہیں کرتا یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی[7] اگلے

---

[1] یعنی کبھی ایمان نہ لائیں گے پہلی آیتوں میں اچھے لوگوں کا بیان تھا جیسے ابوبکر صدیقؓ عمر فاروقؓ اور دوسرے صحابہ کرام اور اس آیت سے ان لوگوں کا ذکر شروع ہوا جو کفر کے دین پر قائم تھے اور باپ دادا کی اندھا دھند تقلید میں ایسے مست تھے کہ ایمان کی سچی باتوں کو دل میں جگہ نہ دیتے تھے ان کو نبی کا سمجھانا اور نہ سمجھانا دونوں برابر تھا، [2] یعنی آخرت اور دنیا میں بھی وہ کیا سے فیض ہونا قبل ہونا اللہ جل جلالہ کا مہر کر دینا یہ ہے کہ دل میں کوئی اچھی بات نہ سما سکے جیسے خط پر مہر بس اخیر بس کرتے ہیں گویا ان کے دل بھی اس مہر کی وجہ سے بند کر دیئے گئے ہیں یعنی جو خیالات باپ دادا کے وقت سے سماتے ہوتے تھے بس انہی پر اڑے ہوئے ہیں کوئی نئی بات گو وہ کیسی ہی عمدہ اور درست ہو ان کے دل میں جگہ نہیں پا سکتی کانوں پر مہر یہ کہ حق بات دل لگا کر نہیں سنتے اس کان سنتے اس کان اڑا دیتے ہیں آنکھوں پر بھی پردہ ہے یعنی آنکھ سے اللہ جل جلالہ کی قدرت کی نشانیاں نہیں دیکھتے اور ان میں غور نہیں کرتے دل کے دو ہی بڑے دروازے ہیں ایک کان دوسرے آنکھ تمام علم انسان کو انہی دروازوں سے آتے ہیں جب یہ دونوں دروازے بند ہوں اور اندر دل بھی بند ہو تو پھر راہ پانے کی کیا توقع ہو سکتی ہے، [3] گناہ کے پھیر میں آگئے یعنی گناہوں نے سب طرف سے ان کو گھیر لیا اور کوئی نیکی باقی نہ رہی مطلب یہ ہے کافر یا مشرک ہوئے کیونکہ ایمان کے ساتھ اگر گناہ ہیں تو دوزخ سے نکلنے کی امید ہے اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے، [4] یعنی وہ تمہارے دلی دشمن ہیں بھلائی سے مراد ہر قسم کی بھلائی ہے یا وحی، [5] یعنی جس بندے کو پسند کرتا ہے اس کو نبوت دیتا ہے اور جس قوم میں چاہتا ہے نبی پیدا کرتا ہے اگر یہود جلتے ہیں تو جلا کریں —

[6] کیونکہ وہ بغیر استحقاق کے طرح طرح کی نعمتوں سے اپنے بندوں کو سرفراز کرتا ہے، [7] یعنی اللہ تعالیٰ خود کیوں نہیں ہم سے فرما دیتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے رسول ہیں یا کھلی نشانی جیسے ان کا دل چاہتا تھا کہ زمین سے ایک چشمہ جاری ہو یا ایک باغ بن جائے۔

مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ
قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾
(البقرۃ پ ۱ ع ۱۴)

لوگوں نے بھی ایسی ہی باتیں کہیں۔ جیسی یہ کرتے ہیں ان کے اور اُن کے دِل مل گئے جن لوگوں کو یقین ہے ان کو نو ہم نشانیاں دکھا چکے۔

۵۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ
اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ
اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ
الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ (البقرۃ پ ۲ ع ۱۹)

جو لوگ جیتے جی کافر رہے اور کفر ہی میں مر گئے[1] اُن پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ وہ ہمیشہ اسی لعنت یا دوزخ میں رہیں گے۔ نہ ان کا عذاب ہلکا ہوگا نہ ان کو فرصت ملے گی[2]

۶۔ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا
وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾
وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ
مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ
اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ
مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾ (البقرۃ پ ۲ ع ۲۰)

جب وہ لوگ جن کو مانتے ہیں اپنے ماننے والوں سے الگ ہو جائیں گے[3] اور عذاب آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور آپس کے تعلق (اور محبت کے رشتے) کٹ جائیں گے[4]۔ اور جو ماننے والے ہیں وہ کہیں گے کاش ایک بار اور ہم دنیا میں جاتے اور ہم ان سے الگ ہوتے جیسے (آج کے دن) یہ ہم سے الگ ہوئے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ان کو دکھلائے گا جو نرے افسوس ہی افسوس ہونگے اور ان کو دوزخ سے نکلنا نصیب نہ ہوگا[5]

۷۔ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ
مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ؕ وَاِلَى
اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾ (البقرۃ پ ۲ ع ۲۵)

کیا یہ لوگ اس انتظار میں ہیں کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کے چھتر لگائے ہوئے[6] فرشتوں کو ساتھ لیے ہوئے ان کے پاس آ جائے اور جو ہونا ہے وہ ہو جائے[7] اور سب کام اللہ ہی کے سامنے پیش ہوں گے[8]

۸۔ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ

کافروں کو دنیا کی زندگی بھلی معلوم ہوتی ہے اور مسلمانوں سے ٹھٹھا

---

[1] یعنی قیامت کے دن سب اس پر لعنت کریں گے اور بعضوں نے کہا دنیا ہی میں جو ان کا حال جانتے ہیں وہ لعنت کرتے ہیں اس آیت سے یہ نکلا کہ کافروں پر لعنت کرنا درست ہے لیکن معین کافر پر بعضوں نے درست نہیں رکھی اس خیال سے کہ اس کا خاتمہ معلوم نہیں، [2] یعنی مہلت کو دو تین دن عذاب نہ ہو یا توبہ اور معذرت کریں یا نظر رحمت ان کی طرف نہ ہوگی۔ [3] یعنی گرو چیلوں سے بیزار ہو جائیں گے، [4] یعنی جو لوگ مشرکوں کے سردار گذرے ہیں اور مشرک ان کو اپنے گرو اور مرشد سمجھ کر بے ڈر ہو رہے ہیں کہ قیامت کے دن وہ ہم کو بچالیں گے وہ خود عین وقت پر ان سے الگ ہو جائیں گے جیسے ان میں اور ان میں کوئی تعلق ہی نہ تھا یہ ہر چند غل مچائیں گے کہ ہم نے دنیا میں مدت تک تم کو مانا اور تمہاری اطاعت کی اب ہمارے کام آؤ وہ کہیں گے جاؤ دور ہو ہم نہیں جانتے تم کون بلا ہو یہاں اپنی اپنی پڑی ہے بڑے آئے وہاں سے چیلے بن کر کیسا چیلہ کیسا گرو، [5] نرے افسوس ہی افسوس ہو گے یعنی ہر ایک بُرے عمل کو دیکھ کر افسوس کریں گے کہ کاش ہم نے یہ نہ کیا ہوتا اور ہر ایک نیک عمل کے چھوڑ دینے پر جدا افسوس کریں گے گویا سرتاپا وہ حسرت اور افسوس کی تصویر بن جائیں گے، [6] یعنی سب ہلاک ہوں یا قیامت آ جائے، [7] وہی نیکی بدی کا بدلہ دے گا حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اگلوں اور پچھلوں کو اکٹھا کرے گا وہ سب کھڑے ہوں گے ان کی نگاہیں آسمان کو لگی ہوگی حکم کے منتظر ہوں گے اتنے میں اللہ تعالیٰ بادلوں کے چھتر لگائے ہوئے عرش سے کرسی پر اترے گا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا جب اللہ تعالیٰ اترے گا اس وقت بھی اس کے اور اس کی خلق کے بیچ میں ستر ہزار پردے نور اور ظلمت اور پانی کے ہوں گے اور پانی سے ایسی آواز نکلے گی جس سے دل پھٹ جائیں گے۔

يَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا
فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ
يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾ (البقرۃ پ ۲ ع ۲۶)

کرتے ہیں حالانکہ جو شرک سے بچے ہیں (یعنی مسلمان) وہ قیامت کے دن ان کے اوپر ہوں گے[۱] اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے[۲]

۹- وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ
وَھُوَ كَافِرٌ فَاُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾ (البقرۃ پ ۲ ع ۲۷)

اور جو کوئی تم میں سے اپنے دین (اسلام) سے پھر جائے (اور کافر بن جائے اور کفر ہی میں مرے تو ایسے لوگوں کا کیا کرایا دنیا اور آخرت دونوں میں برباد اور وہ دوزخی ہیں۔ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے[۳]

۱۰- وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗـــُٔــھُمُ الطَّاغُوْتُ ۙيُخْرِجُوْنَهُمْ
مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ
النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾
(البقرۃ پ ۳ ع ۳۴)

اور کافروں کے حمایتی طاغوت ہیں اور ان کو روشنی سے (ایمان کی جو اللہ نے ہر آدمی کی فطرت میں رکھی ہے) نکال کر (کفر کے اندھیرے میں لے جاتے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے[۴]

۱۱- اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِىَ عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ
وَلَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔـا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ
ھُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ﴿۱۰﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ
وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَھُمُ
اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۱﴾
(آل عمران پ ۳ ع ۲)

بے شک کافروں کے مال اور اولاد اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے ان کو کچھ بچا نہ سکیں گے (یا اللہ کے پاس کچھ کام نہ آئیں گے) اور وہ دوزخ کے ایندھن بنیں گے ان کی گت بھی وہی ہونے والی ہے جو فرعون والوں اور ان سے پہلے لوگوں کی ہوئی ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کی سزا میں ان کو پکڑ لیا اور اللہ کا عذاب سخت ہے[۵]

۱۲- كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ
اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّ
جَاۗءَھُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کیونکر راہ پر لاوے گا جن کو یقین ہو گیا[۶] اور انہوں نے گواہی دی کہ یہ رسول (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) سچے (پیغمبر ہیں) اور کھلی کھلی نشانیاں ان کو پہنچ گئیں (اس کے بعد مکر گئے) اور اللہ تعالیٰ

---

۱ یعنی کافر دوزخ میں ہوں گے اور مسلمان جنت میں، جنت کہیں بلند ہے اور دوزخ بہت نیچے بعضے کافر جو مالدار تھے غریب مسلمانوں پر جیسے بلال اور عمار تھے ہنستے تھے اور ان کو حقیر سمجھتے تھے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری، ۲ تو دنیا میں زیادہ مالدار ہونا اس امر کی دلیل نہیں کہ آخرت بھی اچھی ہوگی، ۳ اس آیت سے یہ نکلا کہ اگر مسلمان مرتد ہو جائے یعنی اسلام سے برگشتہ تو اس کے اعمال اسی صورت میں اکارت ہوں گے جب کفر پر مرے اور جو پھر مسلمان ہو جائے تو اس کے اگلے اعمال کا ثواب قائم رہے گا۔ امام شافعیؒ اور اہل حدیث کا یہی قول ہے، ۴ وہ ان کے حمایتی طاغوت یعنی جن کو پوجتے تھے یعنی بت اور پتھر اور جھنڈے اور شدے اور علم یہ سب دوزخ کے ایندھن ہوں گے جیسے دوسری آیت میں ہے انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم، ۵ ان کافروں سے وہی نجران کے نصاریٰ مراد ہیں کہتے ہیں کہ اس سورت کی اسی آیتیں انہی کے باب میں اتری ہیں، ۶ جیسے یہود اور نصاریٰ جنھوں نے توریت اور انجیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتیں دیکھ کر دل سے یقین کر لیا تھا کہ وہ پیغمبر جن کا وعدہ تھا آپ ہی ہیں باوجود اس کے ضد اور حسد اور تعصب اور غرور سے انکار کیا۔

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۟ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾

(آل عمران پ ۳ ع ۹)

ہٹ دھرم لوگوں کو راہ پر نہیں لاتا۔[1] ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی پھٹکار۔[2] وہ ہمیشہ اس میں[3] رہیں گے نہ ان کا عذاب ہلکا ہوگا نہ ان کو مہلت ملے گی۔[4] مگر جن لوگوں نے ایسا کرنے کے بعد توبہ کر لی (یعنی پھر صدق دل سے مسلمان ہو گئے) اور اپنا ایمان درست کر لیا[5] تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ جو لوگ ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے[6] پھر اور کفر بڑھایا (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی انکار کیا) ان کی تو توبہ قبول نہ ہوگی[7] اور یہی لوگ ہیں جو گمراہ ہوئے جو لوگ منکر ہوئے ہیں اور منکر ہی رہ کر مر گئے (یعنی کفر پر ان کا خاتمہ ہوا) ان میں سے اگر کوئی (قیامت کے دن) زمین بھر سونا اپنی چھوڑائی میں دے تو کبھی قبول نہ ہوگا۔ یہی لوگ ہیں جن کو تکلیف کا عذاب ہوگا اور کوئی ان کا مددگار نہ ہوگا۔[8]

۱۳- اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ (آل عمران پ ۴ ع ۱۲)

اور جو لوگ کافر ہیں ان کے مال اور اولاد اللہ تعالیٰ کے آگے کچھ کام نہ آئیں گے (یعنی اللہ تعالیٰ کے عذاب کو روک نہ سکیں گے) اور یہ لوگ دوزخی ہیں ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے۔

۱۴- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ

مسلمانو اگر تم کافروں کا کہا مانو گے وہ تم کو اُلٹے پاؤں

---

[1] انصاری میں سے ایک شخص مسلمان ہوا پھر مرتد ہو کر مشرکوں سے مل گیا بعد اس کے آنحضرت صلعم کو کہلا بھیجا کہ میری توبہ قبول ہو سکتی ہے جب یہ آیتیں اتریں غفور رحیم تک پھر وہ آن کر مسلمان ہو گیا اس کو نسائی اور ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے کہا اس کی اسناد صحیح ہے، [2] سب لوگوں سے مراد مسلمان وہ ہمیشہ کافروں پر پھٹکار (لعنت) کرتے رہتے ہیں اور قیامت میں بھی پھٹکار کریں گے۔ بعضوں نے کہا قیامت کے دن ایک کافر دوسرے کافر پر لعنت کرے گا جیسے حدیث میں وارد ہے، [3] یعنی اس پھٹکار میں یا دوزخ میں کیونکہ پھٹکار والوں کا ٹھکانا وہی دوزخ ہے، [4] اس آیت کی تفسیر سورۃ بقرہ کے انیسویں رکوع میں گزر چکی ہے، [5] جس کو انہوں نے بگاڑ دیا تھا مرتد ہو کر بعضوں نے کہا واصلحوا سے یہ مراد ہے کہ نیک اعمال کیے بعضوں نے کہا اپنا دل درست کر لیا یعنی حق تعالیٰ کی یاد سے لگا دیا اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ مرتد کی توبہ درست ہے [6] جیسے یہودی کہ حضرت موسیٰ پر ایمان لائے تھے بعد اس کے حضرت عیسیٰ سے انکار کیا اور کافر ہو گئے، [7] یہ آیت یہود کے حق میں اتری پہلے تو حضرت عیسیٰ کا انکار کیا ایک کفر ہوا پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کیا گویا ایک ردہ اور چڑھا دیا پھر روز بروز اپنے کفر کو ترقی دیتے رہے آنحضرت سے لڑنے پر مستعد ہوتے ان کی توبہ قبول نہ ہوگی یعنی ان کو توبہ نصیب ہی نہیں ہوگی۔ بعضوں نے کہا کچھ لوگ مسلمان ہوئے پھر مرتد ہو گئے ان کے باب میں یہ آیت اتری، [8] یہ آیت ان لوگوں کے حق میں اتری جو کفر پر مریں اور تمام کافروں کو شامل ہے خواہ اہل کتاب ہوں خواہ مشرک صحیحین میں ہے کہ قیامت کے دن کافروں کو لائیں گے۔ اگر تیرے پاس ساری زمین بھر سونا ہو تو اپنی چھوڑائی میں دے گا وہ کہے گا بیشک دے دوں گا تب اس سے کہیں گے اللہ نے تو بہت ہی آسان کام تجھ سے دنیا میں چاہا تھا (یعنی شرک نہ کرنا)

كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ (آل عمران پ ۴ ع ۱۶)

(کفر کی طرف) پھیر دیں گے اور تم گھاٹے میں جا پڑو گے [۱]

۱۵- وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِى الْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۷﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّمَا نُمْلِىْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ اِنَّمَا نُمْلِىْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْا اِثْمًا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾

(آل عمران پ ۴ ع ۱۸)

اے پیغمبر جو لوگ دوڑ کر کفر کی مدد کرتے ہیں [۲] ان کی وجہ سے تو رنجیدہ مت ہو وہ ہرگز اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے [۳] اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہ رکھے اور ان کو بڑا عذاب ہوگا [۴] بے شک جن لوگوں نے ایمان دے کر کفر مول لیا وہ خدا تعالیٰ کا کچھ بگاڑ نہیں سکیں گے [۵] اور ان کو تکلیف کا عذاب ہوگا اور کافروں کو یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ ہم نے جو ان کو ڈھیلا چھوڑ دیا ہے وہ ان کے حق میں بہتر ہے ہم نے اس لیے ان کو ڈھیل دی ہے کہ اور زیادہ گناہ کریں اور ذلت کا عذاب ہوگا [۶]

۱۶- لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِى الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ (آل عمران پ ۴ ع ۲۰)

(اے پیغمبر) کافروں کے ادھر ادھر شہروں میں پھرنے سے تجھ کو دھوکا نہ ہو [۷] یہ دنیا کا) تھوڑا مزہ ہے پھر ان کا ٹھکانا وہی دوزخ ہے اور کیا بُرا سامان ہے [۸]

۱۷- اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا

جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا [۹] ان کو ہم آگ میں ڈالیں گے پھر بار جب ان کی کھال گل جائے گی تو ہم ان پر دوسری کھالیں چڑھائیں گے۔

---

[۱] جب جنگ احد میں مسلمانوں کو شکست ہوئی تو مشرک یا یہود اور منافق بعضے مسلمانوں کو یہ صلاح دینے لگے کہ پھر اپنے باپ دادا کے دین پر آجاؤ اور اس نبی کا ساتھ چھوڑ دو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو آگاہ کر دیا کہ ان کے فریب میں نہ آنا ورنہ تم سخت نقصان میں پڑ جاؤ گے دنیا اور آخرت دونوں میں گھاٹا اٹھاؤ گے دنیا کا گھاٹا یہ کہ دشمن کے سامنے عاجز اور ذلیل ہو کر رہو گے اس سے مرنا بہتر ہے آخرت کا گھاٹا تو ظاہر ہے کہ بہشت سے محروم ہو کر ہمیشہ کے لیے دوزخ میں رہنا ہوگا، [۲] یعنی اسلام کے برخلاف کفر کی تائید بڑے زور اور مستعدی سے کرتے ہیں، [۳] یعنی ان کی حکومت کا یا دین کا یا اللہ کے دوستوں کا، [۴] کافروں کے کفر پر ہر مسلمان کا جی کڑھتا ہے آنحضرت صلعم کو اور زیادہ رنج ہوتا تھا کیونکہ آپ سارے عالم کے لیے خدا تعالیٰ کی رحمت تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی دی کہ تم اتنا بہت رنج کیوں کرتے ہو ان کی کوششوں سے اللہ کی سلطنت اور حکومت میں کوئی خلل نہیں آسکتا اس کا دین کچھ بگڑ نہیں سکتا خود انہی کا نقصان ہوگا کہ آخرت میں عذاب ہی عذاب ان کی قسمت میں رکھا گیا ہے اور ذرا بھی راحت ان کے لیے وہاں نہیں ہے، [۵] اپنا ہی نقصان کریں گے، [۶] اس میں اللہ تعالیٰ کی کچھ حکمت ہے کہ کافر اور زیادہ گناہ کریں اور سخت عذاب کے مستحق ہوں، [۷] کہ اللہ تعالیٰ کی ان پر مہربانی ہے جب تو وہ شہر بشہر سوداگریاں کرتے پھرتے ہیں اور خوب مال پیدا کرتے ہیں بعضے مسلمانوں نے ایسا کہا تھا کہ کافر اللہ کے دشمن ہیں مگر وہ تو مالدار اور آرام و راحت میں ہیں اور ہم تکلیف میں تب یہ آیت اتری، [۸] جو یہ کافر اپنے لیے آخرت میں کر رہے ہیں یا اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کر رکھا ہے مطلب یہ ہے کہ ان کافروں کی تجارت اور سوداگری اور مالداری یہ سب چند روزہ ہے اور اس فائدے کے سامنے جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے رکھا ہے یہ بہت تھوڑا فائدہ ہے کیونکہ یہ فانی ہے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ باقی ہے۔ [۹] قرآن یا توراۃ یا انجیل یا کسی آسمانی کتاب کو نہ مانا۔

فَغَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا
حَكِيمًا (٥٦) (النساء پ٥ ع ٨)

اس لیے کہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ زبردست ہے حکمت والا۔ [1]

١٨- إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا
ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللَّهُ
لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا (١٣٧)
(النساء پ٥ ع ٢٠)

جو لوگ (تورات پر) ایمان لاتے پھر (بچھڑا پوج کر) کافر ہو گئے [2] پھر ایمان لائے پھر (حضرت عیسیٰ سے انکار کر کے) کافر ہو گئے پھر اور زیادہ کفر کیا (حضرت محمدؐ کا بھی انکار کر کے) اللہ تعالیٰ ان کو بخشنے والا نہیں [3] نہ راہ پر لگانے والا۔

١٩- إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَ
يُرِيدُونَ أَن يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَ
يَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ لا وَ
يُرِيدُونَ أَن يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا (١٥٠)
أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ
عَذَابًا مُّهِينًا (١٥١) (النساء پ٦ ع ٢١)

جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبروں کو نہیں مانتے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبروں میں جدائی ڈالنا چاہتے ہیں [4] اور کہتے ہیں ہم بعضے پیغمبروں کو مانیں گے اور بعضوں کو نہیں مانیں گے [5] اور (کفر و ایمان کے بیچ میں ایک (نیا) رستہ بنانا چاہتے ہیں [6] یہی لوگ تو کٹے (پکے) کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لیے ذلت کا عذاب تیار رکھا ہے۔

٢٠- إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ
اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا (١٦٧) إِنَّ الَّذِينَ
كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ
وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا (١٦٨) إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى

بیشک جو کافر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکا [7] وہ بڑی گمراہی میں پڑ گئے (کیونکہ خود گمراہ تھے دوسروں کو بھی گمراہ کیا) بیشک جو لوگ کافر ہوئے اور انہوں نے (اپنی جانوں پر) ظلم کیا [8] اللہ تعالیٰ ان کو بخشنے والا نہیں [9] نہ ان کو جہنم کے سوا کوئی (نجات کی) راہ سوجھائے گا وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ

[1] تو یہ نئی کھال پیدا کر دینا اس کے نزدیک کیا مشکل ہے دنیا میں کھال جل جاتی ہے تو پھر دوسری کھال چند روز میں پیدا ہو جاتی ہے کھال اسلیے بدل جائے گی کہ ہر بار اس کے جلنے میں ویسی ہی تکلیف ہو جیسے شروع میں ہوئی تھی کیونکہ جلی کے جلانے سے اتنی تکلیف نہیں ہوتی جتنی ترو تازہ کھال کے جلانے سے ہوتی ہے، [2] جب موسیٰؑ کو طور سے لوٹ کر آتے تو [3] کیونکہ اگر کافر پچاس بار بھی کفر کرے پھر توبہ کرے اور ایمان لاوے تو بخشش کی امید ہے مگر ان لوگوں نے تو کفر کیا اور کفر میں بڑھتے گئے یہاں تک کہ کفر ہی میں مرے ان کی بخشش نہیں ہو سکتی بلکہ اگلے اور پچھلے کفر سب کا مؤاخذہ ان سے ہوگا بعضوں نے کہا یہ آیت مرتد لوگوں کے باب میں اتری جو کئی بار مسلمان ہوتے پھر کافر ہو گئے اور مطلب یہ ہے کہ جب کوئی بار بار ایسا کرے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے دل میں ایمان کا نور نہیں وہ کفر اور ایمان سب کو ٹھٹھا سمجھتا ہے۔ ایسے شخص سے کبھی امید نہیں کہ وہ دل سے توبہ کرے گا، [4] مثلاً خدا کو مانتے ہیں پیغمبروں کو نہیں مانتے، [5] جیسے یہود حضرت موسیٰ کو مانتے ہیں اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے اسی طرح نصاریٰ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کو مانتے ہیں لیکن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے، [6] یعنی آدمی مومن ہے یا کافر جو شخص ایک پیغمبر یا ایک کتاب کا بھی انکار کرے وہ کافر ہو جاتا ہے اور جو شخص تمام کتابوں اور تمام پیغمبروں کو مانے وہ مومن ہے۔ اب بیچ میں تیسرا کوئی رستہ نکل ہی نہیں سکتا، [7] اسلام لانے سے دوسروں کو بھی، [8] یعنی گناہ کیا یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ظلم کیا آپ کی نشانیاں جو اگلی کتابوں میں تھیں چھپائیں یا دوسروں پر ظلم کیا اسلام سے روک کر [9] جب وہ اس حال میں مر جائیں کیونکہ کافر کی مغفرت نہیں ہو سکتی۔

اللّٰهِ يَسِيرًا ﴿١٦٩﴾ (النساء پ ۶ ع ۲۳)

پر یہ آسان ہے[۱]

۲۱- وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنكَفُوا وَاسْتَكْبَرُوا
فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٧٢﴾ وَلَا يَجِدُونَ
لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿١٧٣﴾
(النساء پ ۶ ع ۲۴)

اور جن لوگوں نے (دنیا میں اس کی بندگی سے) شرم کی اور اپنے تئیں بڑا سمجھا[۱] تو ان کو تکلیف کا عذاب کرے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی (اپنا) حمایتی پائیں گے نہ مددگار (جو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ان کو چھڑائے یا کچھ سفارش یا مدد کرے۔)

۲۲- الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن دِينِكُمْ فَلَا
تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ﴿٣﴾ (المائدہ پ ۶ ع ۱)

آج کافر تمہارے دین کی طرف سے ناامید ہو گئے[۲] تو ان سے (کافروں سے) مت ڈرو مجھ سے ڈرو۔

۲۳- وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ
أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿١٠﴾ (المائدہ پ ۶ ع ۲)

اور جو کافر ہوئے اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ دوزخی ہیں۔

۲۴- إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الْأَرْضِ
جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ
عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۖ
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٣٦﴾ يُرِيدُونَ أَن يَخْرُجُوا
مِنَ النَّارِ وَمَا هُم بِخَارِجِينَ مِنْهَا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ
مُّقِيمٌ ﴿٣٧﴾ (المائدہ پ ۶ ع ۶)

جو کافر ہوئے اگر ان کے پاس زمین میں جو کچھ ہے سب (مال ومتاع) ہو اور اتنا ہی اور اس لیے کہ اس کو دے کر اپنے تئیں قیامت کے عذاب سے چھڑائیں تو بھی ان کی طرف سے قبول نہ ہوگا اور ان کو تکلیف کا عذاب ہوگا[۳] دوزخ کی آگ سے نکلنا چاہیں گے اور وہ اس میں سے نکلنے نہ پائیں گے اور ان کو ہمیشہ عذاب ہوتا رہے گا[۴]

۲۵- يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنكَ الَّذِينَ
يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا
بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِن قُلُوبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِينَ
هَادُوا ۛ سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ سَمَّاعُونَ

(اے پیغمبر) جو لوگ کفر پر دوڑے پھرتے ہیں اُن سے رنج نہ کر[۵] (یہ لوگ یا تو منافق ہیں) ان لوگوں میں سے جو منہ سے کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور ان کے دلوں میں ایمان (کا نام) نہیں اور (یا) ان لوگوں میں سے جو یہودی ہیں جھوٹی باتیں سننے والے جو لوگ تیرے پاس

---

[۱] جیسے فرعون یا نمرود نے خود اپنے تئیں خدا کہا، [۲] یعنی اب ان کو امید نہ رہی کہ اسلام کا دین مٹ جائیگا اور یہ لوگ پھر ہماری طرح اپنے باپ دادا کے طریق پر آجائیں گے کیونکہ اسلام کو قوت ہو گئی اور مسلمانوں کی تعداد بہت ہو گئی۔ [۳] صحیح حدیث میں ہے جس کو دوزخ میں سب سے ہلکا عذاب ہوگا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا اگر تیرے پاس ساری دنیا ہو تو اپنی چھڑائی میں دے گا یا نہیں وہ کہے گا میں دے دوں گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تجھ سے بہت آسان بات چاہی تھی کہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر تجھ کو جنت ملے گی اور دوزخ سے بچے گا تو نے نہ مانا اور شرک کیا، [۴] یہ آیت کافروں کے حق میں ہے جیسے پچھلی آیت میں صاف موجود ہے جو کافر ہوئے۔ صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ دوزخ سے نکل کر جنت میں جائیں گے یعنی گنہگار مسلمان [۵] کفر پر دوڑتے پڑتے ہیں یعنی موقع ملتے ہی کافر ہو جاتے ہیں یا کافروں کے شریک ہو جاتے ہیں اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر سے یا ایہا الرسول کر کے خطاب کیا یہ بڑی عزت کا خطاب ہے جو سارے قرآن میں صرف دو جگہ ہے ایک اس آیت میں دوسرے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک میں اور یا ایہا النبی کئی مقاموں میں ہے، [۶] یعنی ان کا جہنم میں لے جانا اور ہمیشہ وہاں رکھنا۔

لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ۭ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ۭ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔـا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ۭ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ښ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٤١﴾ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ﴿٤٢﴾

(المائدہ پ ٦ ع ٦)

نہیں آتے ان کے جاسوس[١] لفظوں کو اللہ تعالیٰ کے رکھے ہوئے ٹھکانے سے بے ٹھکانے کرتے ہیں[٢] (اور اپنے لوگوں سے) کہتے اگر تم کو یہی حکم[٣] ملے تو ان کو مان لینا (یا اس پر عمل کرنا) اور جو یہ حکم نہ ملے[٤] تو نہ ماننا اور اللہ تعالیٰ جس کو گمراہ کرنا چاہے تو اس کے بچانے کے لیے اللہ تعالیٰ پر تیرا کچھ زور نہیں چل سکتا یہی لوگ[٥] وہ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے پاک کرنا نہ چاہا وہ دنیا میں ذلیل ہوں گے اور آخرت میں ان کو بڑی مار پڑے گی جھوٹ بنانے کے لیے جاسوسی کرنے والے حرام مال خوب چکھنے والے (یا رشوت اڑانے والے)[٨]

٢٦- وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿٨٦﴾ (المائدہ پ ٧ ع ١١)

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو نہ مانا اور جھٹلایا وہ دوزخی ہیں۔

٢٧- وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٤﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۭ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰۗـؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٥﴾ (الانعام پ ٧ ع ١)

اور ان کافروں کے پاس جب کوئی نشانی ان کے مالک کی نشانیوں میں سے[١٠] آتی ہے تو اس سے غافل ہو جاتے ہیں[٩] انہوں نے سچ کو بھی جھٹلایا[١١] جب ان کے پاس آیا اب ان کو اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی جس پر وہ ہنستے رہے[١٢]

---

[١] بن کر آتے ہیں مطلب یہ ہے کہ یہ اپنے عالموں سے جھوٹی جھوٹی باتیں سنا کرتے ہیں اور ان کو مان لیتے ہیں اور جو لوگ تکبر کی راہ سے تیری مجلس میں نہیں آتے ان کی طرف سے جاسوس بن کر آتے ہیں [٢] جیسے رجم کی آیت کو چھپا لیا گیا اور کہنے لگے تورات میں رجم کا حکم نہیں ہے قسطلانی نے کہا بہت سے علماء یہ کہتے ہیں کہ یہود اور نصاریٰ نے تورات اور انجیل میں لفظ کے لفظ بدل دیئے ہیں اور ان کی جگہ دوسرے لفظ اپنی طرف سے شریک کر دیئے ہیں اور تفسیر میں تو بہت کچھ تحریف کی ہے جو اصلی معنی ہیں اس کو چھوڑ کر دوسرا معنی لیا ہے [٣] حضرت محمدؐ کی طرف ہے [٤] جو بدلا ہوا ہے، [٥] بلکہ وہ بھی اس کے خلاف حکم دیں [٦] ہوا یہ کہ خیبر میں ایک یہودی محصن مرد اور ایک یہودیہ محصنہ عورت نے زنا کیا وہ دونوں امیر خاندان کے تھے یہودیوں نے مدت سے تورات کے حکم کو جو سنگسار کرنا تھا بدل کر زنا کی یہ سزا ٹھہرائی تھی کہ سو کوڑے مارتے منہ کالا کرتے الٹے گدھے پر سوار کرتے انہوں نے اپنی طرف سے چند یہودیوں کو مدینہ بھیجا اس غرض سے کہ آنحضرتؐ سے بھی یہ مسئلہ دریافت کریں اگر آپ بھی کوڑے مارنے کا حکم دیں تو بڑی دلیل مل جائے گی کہ ایک پیغمبر نے بھی یہی حکم دیا اور اگر آپ سنگسار کرنے کا حکم دیں تو نہ مانیں چنانچہ ان کے بھیجے ہوئے جاسوس مدینہ میں آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپؐ نے تورات کے موافق سنگسار کرنے کا حکم دیا، [٧] دونوں قسم کے جن کا بیان اوپر ہوا، [٨] قرآن میں سحت کا لفظ ہے یعنی حرام مال اصل میں سحت کے معنی میٹنے کے ہیں مال حرام تمام نیکیوں کو میٹ دیتا ہے بعضوں نے کہا سحت سے رشوت مراد ہے حدیث میں ہے کہ رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں ملعون ہیں رشوت کے حکم میں ہے سفارش سن کر غلط یا رعایتی فیصلہ کرنا، [٩] اس پر خیال نہیں کرتے [١٠] اس میں غور نہیں کرتے نشانی سے مراد خدا کی وہ آیتیں ہیں جو پیغمبر پر اترتی تھیں یعنی قرآن کی آیتیں یا قدرت کی نشانی جیسے زلزلہ قحط وغیرہ، [١١] یعنی قرآن مجید کو یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو، [١٢] یعنی جب خدا تعالیٰ کا عذاب آئے گا اور یہ کافر تباہ ہوں گے اس وقت سمجھ لیں گے کہ قرآن میں جو پیشین گوئی تھی کہ اسلام غالب ہوگا وہ سچ تھی اب تو اس پر ٹھٹھے اڑاتے ہیں اڑانے دو۔

۲۸۔ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ
بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا
إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ﴿۷﴾ وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ
مَلَكٌ ۖ وَلَوْ أَنْزَلْنَا مَلَكًا لَقُضِيَ الْأَمْرُ ثُمَّ لَا
يُنْظَرُونَ ﴿۸﴾ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَجَعَلْنَاهُ
رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَا يَلْبِسُونَ ﴿۹﴾

(الانعام پ ۷ ع ۱)

اور اگر ہم تجھ پر (اے پیغمبرؐ) کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب اتارتے اور یہ لوگ ہاتھوں سے اس کو چھو لیتے تب بھی کافر یہی کہتے (یہ تو اور کچھ نہیں کھلا جادو ہے اور (کافر) کہتے ہیں اس (پیغمبرؐ) پر فرشتہ کیوں نہ اترا اور اگر ہم (اس طرح سے) فرشتہ اتارتے تو قصہ ہی چک جاتا پھر ان کو (ذرا بھی) مہلت نہ ملتی اور اگر ہم فرشتے کو پیغمبر بناتے (تو آخر کار) اس کو بھی ایک مرد بناتے ۱؎ اور وُہی شبہ اُن پر ڈالتے جو شبہ اب وُہ کر رہے ہیں ۲؎

۲۹۔ وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۖ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ
قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ
وَقْرًا ۚ وَإِنْ يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَا يُؤْمِنُوا بِهَا ۚ
حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوكَ يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ الَّذِينَ
كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿۲۵﴾ وَ
هُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ ۖ وَإِنْ يُهْلِكُونَ
إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿۲۶﴾

(الانعام پ ۷ ع ۳)

اور ان میں بعضے ایسے بھی ہیں جو تیری طرف کان لگاتے ہیں ۳؎ اور ان کے دلوں پر ہم نے پردے ڈال دیئے ہیں اور ان کے کانوں کو بہرا کر دیا ہے وہ اس کو سمجھ نہیں سکتے ۴؎ اور اگر وہ سب نشانیاں ۵؎ دیکھیں تو ایک پر بھی ایمان نہ لائیں (وہ تو جہالت میں) یہاں تک پہنچے ہیں کہ جب تیرے پاس جھگڑتے آتے ہیں تو یہ کافر (مردود) کہتے ہیں (قرآن ہے کیا) اس میں (کیا رکھا ہے) اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں اور کچھ نہیں اور وہ (لوگوں کو) اس سے روکتے ہیں اور خود بھی الگ رہتے ہیں اور یہ لوگ کچھ نہیں مگر اپنے تئیں آپ تباہ کرتے ہیں اور سمجھتے نہیں۔

۳۰۔ وَقَالُوا إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ
بِمَبْعُوثِينَ ﴿۲۹﴾ (الانعام پ ۷ ع ۳)

اور (کافر یہ بھی) کہتے ہیں کہ جو کچھ زندگی ہے دنیا ہی کی زندگی ہے اور کچھ نہیں اور مرے پیچھے ہم اُٹھنے والے نہیں ۶؎

۳۱۔ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ

اور (کافر) کہتے ہیں اس کے مالک کی طرف سے اس پر کوئی نشانی کیوں

۱؎ آدمی کی شکل پر کیونکہ فرشتے کی اصلی شکل انسان دیکھ نہیں سکتا، ۲؎ یعنی فرشتے کو بھی دیکھ کر یہی کہتے یہ تو ہماری طرح آدمی ہے اس کو ہم کیوں مانیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر کہتے تھے دنیا میں جب فرشتے لوگوں کو دکھائی دیتے تو آدمی ہی کی شکل پر دکھائی دیتے ہیں کبھی کبھی حضرت جبرائیل علیہ السلام دحیہ کلبی کی شکل میں آتے اور حضرت داؤدؑ اور حضرت لوطؑ کے پاس جو فرشتے آتے تھے وہ بھی آدمی کی شکل بن کر آئے تھے، ۳؎ یعنی قرآن سننے کو جیسے ابوجہل ملعون اور ولید وغیرہ کیا کرتے تھے ۴؎ اس لیے کہ ان کا سمجھنا ہم نے پسند نہیں کیا جب کان بہرے ہوں تو جانور کی طرح صرف آواز سنتے ہیں اس کا مطلب نہیں سمجھتے، ۵؎ تمام جہان کے معجزے ۶؎ یعنی حشر اور نشر اور آخرت کے قائل نہیں ہیں ہمارے زمانے میں یہ بلا بہت پھیل گئی ہے اور دنیا کے ہر ایک حصے میں ایسے کافر بہت ہو گئے ہیں جن کو نیچر اور آتھیسٹ اور فیلسوف اور لامذہب اور دہری اور باطنی اور بابی اور طبعی اور نادی اور ملحد کہتے ہیں ان لوگوں سے جب بحث کیجئے تو اخیر میں خدا کے وجود کا ان کو قائل ہونا پڑتا ہے کیونکہ اتنے بڑے عالم کا انتظام بغیر ایک حاکم مدبر منتظم کے عقل میں نہیں آتا جب خداتعالیٰ کے قائل ہو گئے پھر ان کو الزام دینا سہل ہے اس لیے کہ اگر حشر و نشر اور جزا و سزا نہ ہو تو اچھے بُرے نیک بد ظالم عادل سب کی حالت یکساں ٹھہرے گی اور یہ اس ذات پاک کے عدل اور انصاف سے بعید ہے،

رَّبِّهِ ۚ قُلْ إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَن يُنَزِّلَ آيَةً وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٧﴾ (الانعام پ ۷ ع ۴)

نہیں اتری[۱] تو کہہ دے اللہ (ایک صاف کھلی) نشانی (بھی) اتار سکتا ہے۔ مگر ان میں سے اکثر لوگ (خدا کی حکمت و مصلحت کو) نہیں جانتے[۲]

۳۲۔ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا صُمٌّ وَبُكْمٌ فِي الظُّلُمَاتِ ۗ مَن يَشَإِ اللَّهُ يُضْلِلْهُ وَمَن يَشَأْ يَجْعَلْهُ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٣٩﴾ (الانعام پ ۷ ع ۴)

اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں (ان کی مثال ایسی ہے گویا) وہ اندھیرے میں گونگے اور بہرے ہیں جس کو چاہے اللہ تعالیٰ گمراہ کرے اور جس کو چاہے سیدھی راہ پر لگا دے۔

۳۳۔ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿٤٩﴾ (الانعام پ ۷ ع ۵)

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ان کو نافرمانی کی سزا میں عذاب ہوگا۔

۳۴۔ وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١١٠﴾ وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَىٰ وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ ﴿١١١﴾ (الانعام پ ۸ ع ۱۲ و ۱۳)

اور ہم ان کے دل اور آنکھیں اُلٹ دیں گے[۳] جیسے پہلی بار نشانی پر ایمان نہیں لائے اور ہم ان کو ان کی شرارت میں بھٹکتا چھوڑ دیں گے اور اگر ہم ان پر (آسمان سے) فرشتے اتاریں اور مردے ان سے بات کریں اور ہر چیز کو ان کے سامنے لا کر اکٹھا کر دیں[۴] جب بھی وہ ایمان لانے والے نہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ چاہے (تو وہ اور بات ہے)[۵] لیکن ان میں[۶] اکثر نادان ہیں[۷]۔

۳۵۔ سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِم حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا ﴿١٤٨﴾ (الانعام پ ۸ ع ۱۸)

قریب ہیں مشرک یہ کہیں[۹] گے اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا ہیں کوئی شرک نہ کرتے اور نہ کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کرتے[۱۰] اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے گزرے انہوں نے بھی اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا۔ آخر ہمارے عذاب کا مزہ چکھا۔

---

[۱] یعنی اس پیغمبر کو ایسا صاف کوئی معجزہ کیوں نہ ملا جیسے اگلے پیغمبروں کو ملا تھا، [۲] اگر صاف کھلی نشانی آ دے جیسے مائدہ حضرت عیسیٰؑ کے وقت اترا تھا یا اونٹنی حضرت صالحؑ کے عہد میں دی گئی تھی اور پھر یہ لوگ نہ مانیں تو اسی وقت عذاب اترے گا۔ سب تباہ ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ کو آنحضرتؐ کے زمانہ میں عربوں کا اس طرح ہلاک کرنا منظور نہ تھا تو ایسی صاف کھلی نشانی بھی نہیں اتاری قرآن شریف کی نشانی کیا کم تھی مگر افسوس یہ لوگ بے علم اور جاہل تھے، [۳] اب یہ بھی اگر نشانیاں اتریں تو ایمان نہ لائیں گے، [۴] یعنی حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ میں یا خود تمہارے زمانہ میں جب چاند پھٹ گیا تھا، [۵] ہر نشانی کو جو وہ چاہتے ہیں اور ہر جاندار کو، [۶] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہر جاندار کو گروہ گروہ لا کر ان کے سامنے اکٹھا کریں یعنی حشر تک ان کے سامنے ہو جائے، [۷] پھر تو ایک نشانی کی بھی حاجت نہیں وہ خود بخود ایمان لائیں گے، [۸] یعنی کافروں میں سے جو سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم اگر نشانی دیکھیں تو ضرور ایمان لائیں گے یا ان مسلمانوں میں سے جو نشانی اترنا چاہتے ہیں اس امید سے کہ یہ کافر اس کو دیکھ کر مسلمان ہو جائیں گے۔ [۹] ان کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کافروں کی قسمت میں کفر لکھ دیا ہے وہ ایک نہیں لاکھ نشانیاں دیکھیں کبھی ایمان نہ لائیں گے، [۱۰] یہ وعدہ پورا ہوا انہوں نے ایسا ہی کہا چنانچہ سورۂ نحل میں مذکور ہے، [۱۱] جیسے ان لوگوں نے تجھ کو جھٹلایا۔

۳۶۔ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمُ الَّذِينَ يَشْهَدُونَ أَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَإِنْ شَهِدُوا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ (۱۵۰) (الانعام پ ۸ ع ۱۸)

(اے پیغمبر ان کافروں سے) کہہ دے اپنے گواہوں کو لاؤ جو اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو حرام کیا ہے[1] پھر اگر وہ گواہی بھی دیں[2] تو بھی ان کے ساتھ ہو کر (ان کی سی) گواہی مت دے[3] اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور جو آخرت کا یقین نہیں رکھتے اور اپنے مالک کے برابر دوسرے کو کرتے ہیں (شرک کرتے ہیں) ان کی خواہش پر مت چل۔

۳۷۔ إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (۱۵۹) (الانعام پ ۸ ع ۲۰)

جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا[4] اور کئی فرقے بن گئے تجھ کو ان سے کوئی غرض نہیں ان کا کام خدا کے حوالے ہے۔ بس وہی ان کو جو وہ (دنیا میں) کرتے رہے جتائے گا[5]

۳۸۔ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا أُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (۳۶) (الاعراف پ ۸ ع ۴)

اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے اور ان (کے ماننے) سے اکڑ بیٹھیں گے[6] وہ دوزخی ہیں۔ ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے۔

۳۹۔ إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ (۴۰) (الاعراف پ ۸ ع ۵)

بیشک جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان پر اکڑ بیٹھے نہ ان کے لیے آسمان کے دروازے کھلیں گے اور نہ وہ بہشت میں جائیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں گھس جائے[7] اور گنہگاروں (کافروں) کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں

۴۰۔ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو اور آخرت کا دن آنے کو جھٹلایا ان کا کیا کرایا سب اکارت ہوا ان کو وہی بدلہ ملے گا جیسے کام[8]

---

[1] بحیرہ اور سائبہ وغیرہ کو [2] کافروں کے موافق کہیں [3] ان کی بات اور گواہی کو مت مان، [4] کچھ باتیں مانیں کچھ نہ مانیں جیسے یہود اور نصاریٰ یا مشرکین یعنی بت پوجتے ہیں بعضے فرشتے بعضے تارے یا جیسے بدعتی کہ بعضی آیتوں اور حدیثوں کو لیتے ہیں اور بعضی کو نہیں لیتے کہتے ہیں ہمارے امام نے ان حدیثوں کو نہیں لیا۔ حدیث میں ہے کہ ان الذین فرقوا دینھم سے بدعتی اور خواہش پر چلنے والے مراد ہیں اسی امت کی دوسری حدیث میں ہے کہ ان کی توبہ قبول نہ ہوگی اور وہ مجھ سے کچھ تعلق نہیں رکھتے اس آیت سے مقلدین کو نصیحت لینا چاہیئے جو اپنے امام کی تقلید میں ایسے غرق ہیں کہ قرآن اور حدیث کی کچھ پرواہ نہیں کرتے اور اپنے مذہب کے خلاف جو حدیثیں آتی ہیں ان کی بے جا تحریف اور تاویل کرتے ہیں، [5] جب وہاں اس اختلاف کا بدلہ ملے گا اس وقت مزہ معلوم ہوگا حدیث میں ہے کہ میری امت بھی تہتر فرقے ہو جائے گی سب دوزخ میں ہیں مگر ایک فرقہ جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع تھے۔ پھر جو لوگ اب بھی تابع حدیث اور قرآن کے پیرو وہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب رضی اللہ عنہم کے طریق پر ہیں، [6] یعنی غرور اور نخوت سے ان آیتوں پر ایمان نہ لائیں گے نہ ان پر عمل کریں گے، [7] اونٹ کا سوئی کے ناکے میں گھسنا محال ہے تو ان کا بھی جنت میں جانا محال ہے، [8] یا جو ان کاموں کا بدلہ ہے۔

يَعْمَلُونَ (۱۴۷) (الاعراف پ۹ ع ۱۷)

کرتے تھے[۱]

۴۱- وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ (۱۸۲) وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ (۱۸۳) (الاعراف پ۹ ع ۲۳)

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہم ان کو چپکے چپکے[۲] جہاں سے (یا اس طرح سے کہ) ان کو معلوم نہ ہو[۳] کھینچ لے جائیں گے[۴] اور میں ان کو مہلت دوں گا بیشک میرا داؤں پکا ہے۔

۴۲- وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِم بِآيَةٍ قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ مِن رَّبِّي ۚ (۲۰۳) (الاعراف پ۹ ع ۲۴)

اور جب (تو ایک مدت تک) ان کافروں کے پاس کوئی آیت[۵] لائے تو کہتے ہیں تو نے خود کیوں نہ تراش لی[۶] کہدے میں تو جو[۷] میرے مالک کی طرف سے حکم آتا ہے اس پر چلتا ہوں۔

۴۳- ذَٰلِكُمْ فَذُوقُوهُ وَأَنَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابَ النَّارِ (۱۴) (الانفال پ۹ ع ۲)

اب یہ (عذاب[۸]) تو چکھو اور (جان لو کہ آخرت میں) کافروں کو دوزخ کا عذاب ہونے والا ہے[۹]

۴۴- إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ (۲۲) وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَّأَسْمَعَهُمْ ۖ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوا وَّهُم مُّعْرِضُونَ (۲۳) (الانفال پ۹ ع ۳)

بیشک سب جانوروں میں بدتر اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہرے گونگے (کافر) ہیں جو عقل نہیں رکھتے[۱۰] اور اگر اللہ تعالیٰ ان بہرے گونگے (کافروں میں) کچھ بھلائی پاتا تو بیشک ان کو سناتا[۱۱] اور اگر ان کو سناتا بھی جب بھی وہ منہ پھیر کر چل دیتے[۱۲]

۴۵- وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ ۚ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ ۖ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ (۳۰) وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ

اور (اے پیغمبر جب تو مکہ میں تھا) کافر داؤں کرنے لگے کہ تجھ کو قید کریں یا قتل یا (ملک سے) نکال باہر کریں اور وہ (اپنا) داؤں کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ (اپنا) داؤں کر رہا تھا اور اللہ تعالیٰ سب داؤں کرنے والوں میں بہتر داؤں کرنے والا ہے[۱۳] اور جب ہماری

۱؎ یعنی کفر کی حالت میں اگر کوئی نیک کام بھی کیے مثلاً خیرات وغیرہ اور خاتمہ کفر پر ہوا تو وہ سب کام گئے گذرے صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ اگر کافر مسلمان ہو جائے تو کفر کے وقت کی نیکیاں بھی اس کی قائم رہیں گی، ۲؎ یا دھیرے دھیرے یا سہج سہج یا آہستہ آہستہ، ۳؎ عذاب یا ہلاکت کی طرف، ۴؎ وہ گناہ کریں گے تو ہم ان کو دھوکا دینے کے لیے دنیا کی اور زیادہ نعمتیں دیں گے تاکہ وہ خوب پھول جائیں خدا کو بالکل ہی بھول جائیں یہ پروردگار کا استدراج اور مکر کہلاتا ہے تمام نیک لوگوں نے اس سے پناہ مانگی ہے، ۵؎ یعنی قرآن نہ اترے، ۶؎ یعنی اپنے دل سے بنالی ہوتی، ۷؎ میں کیا آیتیں خود بناتا ہوں، ۸؎ دنیا میں مارے جانے اور قید ہونے کا، ۹؎ جو اس سے کہیں سخت ہے، ۱۰؎ یعنی جو کافر کان سے اچھی بات نہ سنیں اور زبان سے اچھی بات نہ کہیں اور عقل سے غور نہ کریں وہ جانوروں سے بھی بدتر ہیں ۱۱؎ کہ وہ فائدہ اٹھاتے ہیں، ۱۲؎ بعضوں نے کہا اللہ تعالیٰ ان کو سناتا اس کا یہ مطلب ہے کہ جو وہ پوچھتے اس کا جواب سناتا یا مردوں کا کلام سناتا کیونکہ قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ آپ قصی بن کلاب کو پھر زندہ کر دیں اور وہ آپ کی پیغمبری کی گواہی دے، ۱۳؎ ہوا یہ تھا کہ قریش کے کافر دار الندوہ (مشورہ کے مکان) میں اکٹھا ہو کر آنحضرتؐ کے باب میں مشورہ کرنے لگے کسی نے کہا ان کو قید کر لو کسی نے کہا مار ڈالو کسی نے کہا ملک سے باہر کر دو اللہ تعالیٰ نے ان کی خبر آنحضرتؐ کو دے دی آپ نے اپنے بچھونے پر حضرت علیؓ کو سلا دیا اور خود اسی شب کو ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ نکل کر غار ثور میں چھپ رہے صبح کو جب کافر آئے تو حضرت علیؓ کو آپ کے بچھونے پر پایا پوچھا تمہارے ساتھی کہاں ہیں انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں آخر قدموں کے نشان پر اس پہاڑ تک پہنچے اور اس غار پر گئے جس میں آنحضرتؐ اور ابو بکرؓ چھپے ہوئے تھے مگر دیکھا (بقیہ اگلے صفحہ پر)

اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ
هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۱﴾
وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ
عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ
اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ
لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ
مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَا لَهُمْ
اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ
اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا
يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ
اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ
بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً
ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى

آیتیں ان کافروں کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں ہم سُن چکے ہم بھی اگر چاہیں تو ایسا قرآن کہہ ڈالیں (تصنیف کر لیں) یہ ہے کیا اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں بس اور (اے پیغمبرؐ) جب ان کافروں نے دعا مانگی یا اللہ اگر یہ قرآن سچ ہے تیرے ہی پاس سے اترا ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا اور کوئی تکلیف کا عذاب ہم پر لے کر آ اور اللہ تعالیٰ تو ان کو عذاب کرنے والا نہیں جب تک تو ان میں (موجود) ہے[1] اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ استغفار کرتے ہیں[2] اور (اے پیغمبرؐ) اب ان میں کونسی بات ہے جو اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہ کرے حالانکہ وہ لوگوں کو ادب والی مسجد سے روکتے ہیں[3] اور وہ اس ادب والی مسجد کے متولی نہیں ہیں اس مسجد کے متولی وہی ہیں جو پرہیزگار ہوں[4] لیکن ان میں اکثر یہ نہیں جانتے[5] اور کعبے کے پاس ان کی نماز بھی ہے سیٹیاں اور تالیاں بجانا[6] تو (اے کافرو) اب اپنے کفر کی سزا میں عذاب کا (مزہ) چکھو بے شک جو لوگ کافر ہیں وہ اپنے مالوں کو اس لیے خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ[7] سے روکیں یہ لوگ ابھی اور خرچ کریں گے پھر ان کو (یہ مال خود ایک) افسوس ہوگا پھر مغلوب[8] ہوں گے اور جو کافر ہیں وہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) تو اس سوراخ پر مکڑی کا جالا لگا ہے۔ انہوں نے کہا اگر اس کے اندر کوئی جاتا تو جالا ٹوٹ جاتا یہاں نہیں ہیں کافر یہ کہہ کر لوٹ گئے اور آپ تین دن اور تین رات اسی غار میں رہے چوتھے دن ایک تیز سانڈنی پر جس کو ابوبکرؓ نے تیار کر رکھا تھا سوار ہو کر مدینہ کو روانہ ہوئے (حواشی صفحہ ہذا) [1] کیونکہ کسی امت پر اس وقت تک نہیں عذاب اترا جب تک ان کا پیغمبر انہی میں رہا، [2] ہوا یہ کہ ابوجہل مردود نے اور دوسرے کافروں نے کہنے کو تو یہ کہہ دیا کہ اگر یہ قرآن سچ ہو تو ہم پر پتھر برسیں پھر شام کو شرمندہ ہوئے اور طواف کے وقت غفرانک غفرانک کہنے لگے [3] جیسے حدیبیہ کے سال میں مسلمانوں کو عمرہ کرنے سے روکا اس کا قصہ گذر چکا کہتے ہیں اگلی آیتیں تو مکہ میں اتری تھیں اور یہ آیت اس وقت اتری جب آپ مکہ سے نکل کر مدینہ کو روانہ ہوئے، [4] شرک سے بچتے ہوں، [5] قریش کے لوگوں نے جب مسلمانوں کو مسجد حرام میں آنے سے روکا تو لوگوں نے ان کو ملامت کی اس پر یہ جواب دینے لگے کہ ہم اس مسجد کے متولی ہیں اور یہاں کے اختیار والے ہیں ہم جو چاہیں کریں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ ہرگز متولی ہونے کے لائق نہیں ہیں اس مسجد کے متولی وہ لوگ ہیں جو شرک سے بچتے ہیں کیونکہ یہ مسجد ابراہیم نے بنائی تھی اور وہ موحد تھے ان کی اولاد میں بھی جو موحد ہو اس کو اس مسجد کی تولیت کا حق پہنچے گا، [6] مسلمان تو کعبے کے پاس نماز پڑھتے اور یہ مشرک مردود کیا کرتے کہ وہاں کھڑے ہو کر سیٹی تالی بجاتے تاکہ وہ نماز میں بھول جائیں، [7] اسلام قبول کرنے، [8] جب کافر بدر سے بھاگ کر مکہ میں گئے تو ابوسفیان سے مدد چاہی اس نے بہت سا روپیہ سوداگری کے پیسے ان کو قرض دے دیا پھر جنگ احد میں کافروں پر چالیس اوقیہ سونا اس نے خرچ کیا اخیر میں کافر مغلوب ہوئے اور ابوسفیان کف افسوس ملتا رہ گیا مال کا مال تلف ہوا اور فتح بھی نہ ملی اس آیت میں صاف ایک معجزہ ہے کہ کافروں کے مغلوب ہونے کی خبر دی اور ایسا ہی ہوا۔

جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ﴿٣٦﴾ لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٣٧﴾ (الانفال پ ۹ ع ۴)

(قیامت کے دن) دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے تاکہ اللہ تعالیٰ ناپاک کو پاک سے[1] جدا کرے اور ناپاک (چیزوں یا لوگوں) کو ایک کے اوپر ایک رکھ کر ان سب کا ڈھیر لگا کر اس کو جہنم میں جھونک دے یہی لوگ ہیں جو گھاٹے میں رہے[2]

۴۶- قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُوا إِن يَنتَهُوا يُغْفَرْ لَهُم مَّا قَدْ سَلَفَ وَإِن يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ ﴿٣٨﴾ (الانفال پ ۹ ع ۵)

(اے پیغمبر) ان کافروں[3] سے کہہ دے اگر یہ باز آئیں[4] تو ان کے اگلے قصور معاف کر دیئے جائیں گے اور اگر پھر ایسا کریں[5] تو اگلے لوگوں (میں اللہ تعالیٰ) کی عادت گزر چکی ہے[6]

۴۷- إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٥٥﴾ الَّذِينَ عَاهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ ﴿٥٦﴾ (الانفال پ ۱۰ ع ۷)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب جانوروں میں بدتر کافر ہیں جو ایمان نہیں لاتے[7] (یہ کافر وہ ہیں) جن سے تو نے عہد کیا پھر ہر بار وہ اپنا عہد توڑ ڈالتے ہیں اور (اللہ تعالیٰ سے) نہیں ڈرتے[8]

۴۸- وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَبَقُوا ۚ إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ ﴿٥٩﴾ (الانفال پ ۱۰ ع ۸)

اور کافر لوگ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ وہ (ہمارے) قابو سے نکل گئے وہ ہم کو ہرگز تھکا نہیں سکتے[9]

۴۹- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَٰذَا ۚ وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ

مسلمانو! مشرک تو نرے گندے ہیں[10] تو اس سال کے بعد ادب والی مسجد کے نزدیک نہ آئیں[11]۔ اور اگر تم کو محتاجی کا ڈر ہو[12] تو آگے چل کر اللہ تعالیٰ تم کو اپنے فضل سے اگر

---

[1] بدبخت شخص کو یا شیطان کی راہ میں جو مال خرچ ہوا ہے اس کو پاک سے[2] نیک بخت شخص سے یا اس مال سے جو اللہ کی راہ میں خرچ ہوا ہے، [3] ناپاک سے کافر اور پاک سے مسلمان مراد ہیں یا ناپاک سے وہ مال جو کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی میں صرف کیا ہے اور پاک سے وہ مال جو مسلمانوں نے دینِ حق کی تائید میں خرچ کیا، [4] یعنی ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں سے، [5] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی اور شرارت سے اب بھی، [6] پیغمبر سے لڑیں اور کفر اور شرارت سے باز نہ آویں، [7] یعنی اگلوں کی طرح یہ بھی تباہ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی عادت یہی ہے کہ جو کوئی اس کے پیغمبروں سے مقابلہ کرتا ہے اس کو تباہ اور برباد کرتا ہے اگلوں سے مراد اگلی امتیں ہیں یا خود قریش کے کافر جو جنگِ بدر میں مارے گئے، [9] آدمی کا بھی عجیب حال ہے بڑھے تو فرشتوں سے چڑھ جائے گھٹے تو جانوروں سے بھی اُتر جائے، [10] یا بدعہدی کے انجام سے نہیں ڈرتے مراد بنی قریظہ کے یہودی ہیں ان سے اور آنحضرتؐ سے عہد ہوا کہ ہم آپ کے دشمن کی مدد نہ کریں گے پھر انہوں نے اپنا عہد توڑ ڈالا اور مشرکوں کی مدد کی ہتھیاروں سے جب آنحضرتؐ نے ان سے پوچھا تو کہنے لگے ہم کو اپنا عہد یاد نہیں رہا ہم بھول گئے خیر پھر دوبارہ یہ عہد ہوا پھر خندق کے دن انہوں نے عہد توڑا اور مشرکوں کے ساتھ ہو کر مسلمانوں کو ستانے لگے، [11] عاجز نہیں کر سکتے ہم جب چاہیں گے ان کو عذاب کے شکنجہ میں گرفتار کریں گے، [12] ابن عباسؓ نے کہا ان کے بدن گندے ہیں کتے اور سور کی طرح، [13] یعنی حرم میں داخل نہ ہوں یا خود مسجد حرام میں۔ اب دوسری مسجدوں میں مشرک کا جانا درست ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اہلِ مدینہ نے کہا درست نہیں اور شافعیؒ نے کہا اور مسجدوں میں درست ہے، [14] اور کافر جب نہ آنے پائیں گے تو سوداگری بند ہو جائے گی۔

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۸﴾ (التوبہ پ ۱۰ ع ۴)

چاہے گا تو مالدار کر دے گا[۱] بیشک اللہ تعالیٰ جانتا ہے حکمت والا۔

۵۰۔ فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۵۵﴾ (التوبہ پ ۱۰ ع ۷)

تو (اے پیغمبر) ان کے مال اور اولاد (کی کثرت) پر تعجب نہ کر[۲] اللہ تعالیٰ اور کچھ نہیں یہی چاہتا ہے کہ ان کو دنیا کی زندگی میں ان چیزوں کا عذاب لگا دے[۳] اور ان کی جانیں نکلتے وقت وہ کافر رہیں[۴]

۵۱۔ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۹۷﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۹۸﴾ (التوبہ پ ۱۱ ع ۱۲)

گاؤں کے لوگ کفر اور نفاق میں زیادہ بڑھے ہوئے ہیں[۵] اور اللہ نے جو اپنے پیغمبر پر حکم اتارے اُن کو نہ جاننے کے وہ زیادہ لائق ہیں[۶] اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے حکمت والا[۷] اور بعضے گنوار ایسے ہیں (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) جو خرچتے ہیں اس کو ڈنڈ سمجھتے ہیں اور تم پر (اے مسلمانو) زمانہ کی گردش تاکتے رہتے ہیں[۸] انھی پر بُری گردش پڑے[۹] اور اللہ تعالیٰ (اُن کی باتیں) سنتا ہے (اور ان کے حال) جانتا ہے۔

۵۲۔ وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛؕ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛؔ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ (التوبہ پ ۱۱ ع ۱۳)

اور (مسلمانو) تمہارے گرد[۱۰] جو گنوار ہیں ان میں بعضے منافق ہیں اور مدینے کے رہنے والوں میں سے بھی بعضے نفاق پر اڑے بیٹھے ہیں[۱۱] تو ان کو نہیں جانتا ہم ان کو جانتے ہیں اب ہم ان کو (دنیا میں) دوبار عذاب دیں گے[۱۲] پھر وہ بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے[۱۳]

---

۱ خود مسلمان تجارت اور سوداگری کرنے لگے اور جہاد کی وجہ سے مسلمانوں کو لوٹ بہت ملی اور کافروں سے جزیہ آیا مالدار ہو گئے۔ ۲ کہ اگر اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہوتا تو اس قدر مالدار اور صاحب اولاد کیوں ہوتے، ۳ رات دن مال جوڑتے اور اولاد کی فکر میں لگے رہیں، ۴ اپنے مال اور اولاد ہی کی طرف ان کا خیال ہو نہ عاقبت کی فکر نہ خدا سے کوئی غرض اگرچہ مسلمان کو بھی اپنے مال اور اولاد کی فکر ہوتی ہے مگر وہ خداوند کریم کی رضامندی کا خیال سب پر مقدم رکھتا ہے تو اس کے حق میں یہ چیزیں عذاب نہیں ہیں، ۵ کیونکہ گنوار جاہل اور وحشی سخت دل ہوتے ہیں، ۶ کیونکہ جہالت ان کے خمیر میں ہے، ۷ کہتے ہیں یہ آیت بھی اسد اور غطفان کے لوگوں کے باب میں اتری حدیث میں ہے جو شخص جنگل میں رہا اس کا دل سخت ہوا اور جو شکار کے پیچھے لگا وہ غافل ہو گیا اور جو شخص بادشاہ کا مصاحب ہوا وہ آفت میں پڑا دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے جو شخص بادشاہ سے قرب بڑھائے وہ اللہ تعالیٰ سے دُور ہوتا جائے گا، ۸ کہ کوئی آفت آوے اور تم مغلوب ہو جاؤ، ۹ یہ بددعا ہے ان کے لیے یا انہی پر گردش آوے گی وہی تباہ ہوں گے تم اطمینان رکھو، ۱۰ آس پاس چاروں طرف۔ ۱۱ یا نفاق پر جم گئے، ۱۲ ایک قتل اور قید دوسرے قبر کا عذاب یا قتل اور قید دوسرے رسوائی نفاق کا کھل جانا یا مال اور اولاد کے نقصان دوسرے قبر کا عذاب یا فرشتوں کی مار جان نکالتے وقت دوسرے قبر کا عذاب یا قحط دوسرے قتل یا قبر کا عذاب دوسرے دوزخ کا عذاب، ۱۳ دوزخ کا عذاب یا دوزخ کا نیچے کا طبقہ جہاں بہت سخت عذاب ہے جیسے فرمایا ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار،

۵۳- اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ (یونس پ ۱۱ ع ۱)

جو لوگ (مرنے کے بعد) ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے[1] اور دنیا ہی کی زندگی پر خوش ہیں اور اسی سے ان کی خاطر جمع ہے اور جو لوگ ہماری (قدرت کی) نشانیوں سے غافل ہیں ان لوگوں کا ٹھکانا ان کے کاموں کی سزا میں دوزخ ہے۔

۵۴- وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ (یونس پ ۱۱ ع ۲)

اور جب ان لوگوں کو ہماری صاف صاف آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو جن کو ہم سے ملنے کا خیال نہیں (قیامت کے منکر ہیں) وہ (اے پیغمبر) تجھ سے کہتے ہیں اس (قرآن) کے سوا اور کوئی قرآن[2] لے کر آ یا اسی کو بدل ڈال[3] کہہ دے[4] میرا کیا مقدور جو میں اپنی طرف سے اس کو بدل ڈالوں میں تو حکم کا تابعدار ہوں جو مجھ پر آتا ہے میں اگر اپنے مالک کی نافرمانی کروں تو بڑے دن (قیامت) کے عذاب سے ڈرتا ہوں (اے پیغمبر) کہہ دے اگر خدا چاہتا (کہ میں نہ سناؤں) تو میں اس کو پڑھ کر تم کو نہ سناتا اور نہ اس کی خبر کرتا میں تو اس (نبوت) سے پہلے مدتوں تم میں رہ چکا ہوں[5] کیا تم کو عقل نہیں[6]

۵۵- وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝ (یونس پ ۱۱ ع ۳)

اور یہ (مشرک) کہتے ہیں اس پیغمبر پر اس کے مالک کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہ اتری[7] کہہ دے غیب کی خبر اللہ ہی کو معلوم ہے اور[8] تو انتظار کرتے رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں[9]

۵۶- وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۚ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ۚ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ

اور جن لوگوں نے برائیاں کیں تو برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی[10] اور رسوائی ان پر چھا جائے گی اللہ تعالیٰ سے کوئی ان کو بچانے والا نہیں[11]۔ جیسے ان کے موہنوں پر اندھیری رات کے ٹکڑے اڑھا دیئے ہیں[12] یہی لوگ دوزخی ہیں۔ وہ ہمیشہ اس میں

[1] بلکہ یہ سمجھتے ہیں کہ مرنے کے بعد پھر کچھ نہیں حشر نشر کے قائل نہیں ہیں، [2] جس میں ہمارے بتوں کی برائی نہ ہو، [3] اپنی طرف سے وہ آیتیں جو ہم کو پسند نہیں نکال کر دوسری آیتیں شریک کر دے، [4] میں تو خدا کے حکم سے تم کو یہ قرآن سناتا ہوں [5] چالیس برس تک میں نے کچھ پڑھا نہ لکھا، [6] کہ بن پڑھا لکھا شخص ایسا قرآن اپنے دل سے بنا سکتا ہے جس کی ایک چھوٹی سورت کی طرح تمام پڑھے لکھے لوگ مل کر بھی نہیں بنا سکتے آنحضرتؐ چالیس برس کی عمر میں پیغمبر ہوتے پھر تیرہ برس مکہ میں رہے اور دس برس مدینہ میں تریسٹھ برس کی عمر میں وفات ہوئی اور بعضوں نے کہا ساٹھ برس کی عمر میں بعضوں نے کہا پینسٹھ برس کی عمر میں اور صحیح تریسٹھ برس کی عمر ہے [7] مثلاً مکہ کے پہاڑ سب سونے کے کر دیتا یا ہمارے باپ دادوں کو جلا کر سامنے کھڑا کر دیتا، [8] اس کے سوا کوئی غیب کی بات نہیں جانتا اور نشانی اترنا یہ بھی ایک غیب کی بات ہے، [9] کہ شاید اللہ تعالیٰ کوئی نشانی اتار کر ہمارا تمہارا فیصلہ کر دے، [10] ان کو برائی سے بڑھ کر سزا نہ ملے گی، [11] یعنی اس کے عذاب اور قہر سے ان کے منہ ایسے کالے کلوٹے ہوں گے، [12] یا رات کا اندھیرا ٹکڑا ان کے منہ پر ڈھانک دیا ہے رات کو ایک چادر کی طرح مقرر کیا اس کے حصے گویا چادر کے ٹکڑے ہوتے۔

فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿۲۷﴾ (یونس پ ۱۱ ع ۳)

رہیں گے۔

۵۷۔ بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ ۚ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِينَ ﴿۳۹﴾ وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهِ ۚ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ ﴿۴۰﴾ وَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ لِي عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۖ أَنْتُمْ بَرِيئُونَ مِمَّا أَعْمَلُ وَأَنَا بَرِيءٌ مِمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۴۱﴾ وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ ۚ أَفَأَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوا لَا يَعْقِلُونَ ﴿۴۲﴾ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْظُرُ إِلَيْكَ ۚ أَفَأَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوا لَا يُبْصِرُونَ ﴿۴۳﴾ (یونس پ ۱۱ ع)

ہوا یہ کہ ان لوگوں نے جس کو نہ سمجھ سکے اس کو جھٹلایا (1) اور ابھی اس کی حقیقت ان پر کھلی نہیں۔ اگلے لوگوں نے بھی اسی طرح جھٹلایا (2) تو دیکھ ان ظالموں کا کیسا انجام ہوا اور (ان کافروں) میں بعضے ایسے ہیں جن کے دل میں اس کا یقین ہے اور بعضے ایسے ہیں جن کے دل میں بھی اس کا یقین نہیں اور (اے پیغمبرؐ) تیرا مالک شریروں کو خوب جانتا ہے اور اگر یہ لوگ (3) تجھ کو جھٹلائیں تو کہہ دے میرا کام میرے لیے اور تمہارا کام تمہارے لیے۔ میں جو کرتا ہوں (4) اس کا میں ذمہ دار ہوں اور تم جو کرتے ہو (5) اس کے تم ذمہ دار ہو (6) اور ان میں بعضے ایسے بھی ہیں جو (صرف) تیری طرف کان لگاتے ہیں (7) بھلا کیا تو بہروں کو سنائے گا گو وہ عقل نہ رکھتے ہوں (8) اور ان میں بعضے ایسے ہیں جو (صرف) تجھ کو تکتے ہیں بھلا کیا تو اندھوں کو رستہ دکھا سکتا ہے گو وہ سمجھ نہ سکتے ہوں (9)

۵۸۔ وَيَقُولُونَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ﴿۴۸﴾ (یونس پ ۱۱ ع ۵)

اور (10) کہتے ہیں بھلا اگر تم سچے ہو تو یہ (عذاب کا) وعدہ کب پورا ہوگا۔

۵۹۔ يَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ ۖ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ ۚ ﴿۵۳﴾ (یونس پ ۱۱ ع ۵)

اور یہ کافر تجھ سے دریافت کرتے ہیں کیا (11) یہ سچ ہے کہہ دے ہاں ہاں بیشک میرے مالک کی قسم یہ سچ ہے۔

۶۰۔ إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۹۶﴾ وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ آيَةٍ حَتّٰى

(اے پیغمبرؐ) جن لوگوں پر تیرے مالک کا قول پورا ہوا وہ ایمان لانے والے نہیں گو ان کے پاس تمام نشانیاں آ جائیں جب تک تکلیف کا

---

(1) جیسے جاہلوں کی عادت ہوتی ہے جو بات ان کی سمجھ سے باہر ہوتی اس کو گے جھٹلانے قرآن میں مرنے کے بعد قیامت اور حشر و نشر کے حالات اسی طرح آسمان اور زمین کی پیدائش اگلے پیغمبروں کے معجزے اللہ کی قدرتیں جو بیان ہوتی ہیں وہ ان کی سمجھ میں نہیں آئیں تو بجائے اس کے کہ غور اور فکر کرتے یا دوسرے سمجھ داروں سے دریافت کرتے سہل طریقہ یہ اختیار کر لیا کہ انکار کرنے لگے (2) جیسے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو (3) ایسی کھلی دلیل بیان کرنے پر بھی، (4) توحید اور خالص خدا کی عبادت، (5) شرک اور بت پرستی، (6) یعنی تمہارے اعمال کا مؤاخذہ مجھ سے اور میرے اعمال کا تم سے نہ ہوگا ہر ایک کو اس کے عمل کا خود جواب دینا ہوگا کہتے ہیں یہ آیت منسوخ ہے جہاد کی آیت سے، (7) سن لیتے ہیں پر مانتے نہیں، (8) جب دل میں یقین نہیں تو کان سے سننا نہ سننے کی طرح ہے پھر بہرے پن کے ساتھ بے وقوف بھی ہو تو وہ کیا خاک سمجھے گا۔ اگر عقل ہوتی تو شاید اشارے سے کچھ سمجھ لیتا، (9) جب دل متوجہ نہ ہو تو آنکھ سے تکنا نہ دیکھنے کی طرح ہے پھر اندھے پن کے ساتھ بے عقل بھی ہو تو وہ کیا خاک سمجھے گا اگر عقل ہوتی تو شاید کچھ سمجھ لیتا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کے ظاہری دیکھنے اور سننے سے یہ توقع مت رکھو کہ وہ ایمان لائیں گے جب خدا تعالیٰ نے ان کو عقل ہی نہیں دی تو کان اور آنکھ کچھ کام نہیں دے سکتے۔ (10) یہ کافر مسلمانوں سے اور پیغمبر سے۔ (11) عذاب یا قیامت کا ہونا، (12) کہ وہ کفر پر مریں گے۔

يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٩٧﴾ (یونس پ ۱۱ ع ۱۰)
۶۱۔ وَلَئِن قُلْتَ إِنَّكُم مَّبْعُوثُونَ مِن بَعْدِ
الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا
سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٧﴾ (ھود پ ۱۲ ع ۱)
۶۲۔ وَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا
زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ ﴿١٠٦﴾ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ
السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ ۚ إِنَّ
رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴿١٠٧﴾ (ھود پ ۱۲ ع ۹)
۶۳۔ وَإِن تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا أَإِنَّا
لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۖ
وَأُولَٰئِكَ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ
النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٥﴾ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ
بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِن
قَبْلِهِمُ الْمَثُلَاتُ ۗ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ
لِّلنَّاسِ عَلَىٰ ظُلْمِهِمْ ۖ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ
الْعِقَابِ ﴿٦﴾ وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا
أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۗ إِنَّمَا

عذاب (اپنی آنکھوں سے) نہ دیکھیں[1]۔

اور (اے پیغمبرؐ) اگر تو (ان کافروں سے) کہے تم بیشک مرنے کے بعد جی اُٹھو گے تو وہ کافر ضرور کہیں گے یہ (تمہاری بات) تو ایک کھلے جادو کی طرح ہے اور بس[2]

پھر جو لوگ بدبخت ہوں گے وہ دوزخ میں رہیں گے وہاں چل پوں مچائیں گے[3] ہمیشہ اسی میں رہیں گے جب تک (آخرت کے) آسمان اور زمین قائم رہیں گے[4] مگر جن لوگوں کو تیرا مالک چاہے گا[5] بیشک تیرا مالک جو چاہے وہ کر گزرتا ہے۔

اور اگر تو تعجب کرے[6] تو کافروں کا یہ کہنا زیادہ عجیب ہے[7] کہ جب ہم خاک ہو جائیں گے تو کیا پھر ہم نئے سرے سے پیدا ہونگے[8] یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے مالک کو نہ مانا اور یہی لوگ ہیں جن کی گردنوں میں (قیامت کے دن) طوق پڑیں گے اور یہی لوگ دوزخی ہیں وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے[9] اور یہ لوگ بھلائی کے آگے ہی برائی کی جلدی مچاتے ہیں[10] حالانکہ ان سے پہلے[11] کئی بلائیں گذر چکی ہیں اور بیشک تیرا مالک لوگوں سے درگذر کرتا رہتا ہے وہ گناہ کیے جاتے ہیں[12] اور اس میں بھی شک نہیں کہ تیرے مالک کا عذاب[13] سخت ہوتا ہے[14] اور کافر کہتے ہیں[15] اس پر اس کے مالک کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری[16]

[1] اس وقت ایمان لائیں گے لیکن کوئی فائدہ نہ ہوگا، [2] جیسے جادو کی حقیقت کچھ نہیں ہوتی ایک خیال بندی ہے اسی طرح یہ قرآن اور تمہاری باتیں بھی جادو کی طرح ایک دھوکہ اور مکر ہیں، [3] چیخیں گے چلائیں گے پکاریں گے دھاڑیں گے، [4] آخرت کے آسمان اور زمین کو کبھی فنا نہیں ہے تو یہ بھی کبھی دوزخ سے نہ نکلیں گے بعضوں نے کہا دنیا کے آسمان اور زمین مراد ہیں اور مطلب یہ ہے کہ اسی میں رہیں گے کیونکہ عرب کا محاورہ ہے کہ جب کسی چیز کو کہتے ہیں ہمیشہ رہے گی تو یہ کہتے ہیں کہ آسمان اور زمین کے قائم رہنے تک رہے گی، [5] یعنی گنہگار موحدہ ایک ایک دن دوزخ سے نکالے جائیں گے اور جنت میں داخل ہوں گے جیسے متواتر حدیثوں سے ثابت ہے، [6] کافروں پر کہ انہوں نے اتنی نشانیاں دیکھ کر بھی تجھ کو جھٹلایا، [7] یعنی حشر کے واسطے کافروں کے اس کہنے پر اللہ تعالیٰ نے بہت تعجب فرمایا کیونکہ وہ خدا کی ہزاروں قدرتیں دیکھتے جاتے ہیں اور زمین سے طرح طرح کے میوے اور پھل اگاتا ہے ہزاروں جانور ایک ہی دن میں زمین سے پیدا کر دیتا ہے کیا جو ایسا خالق ہو مرنے کے بعد پھر زندہ نہیں کر سکتا، [8] جیسے قیدیوں کے گلے میں ڈالے جاتے ہیں، [9] کیونکہ وہ قیامت کے منکر تھے معلوم ہوا کہ کافر اور مشرک دونوں ہمیشہ جہنم میں رہیں گے، [10] ٹھٹھے کی راہ سے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا عذاب ہم پر جلد اترے اللہ تعالیٰ سے تندرستی تو نہیں مانگتے ہیں، [11] دوسرے کافروں پر، [12] اور سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا، [13] جب وہ اترتا ہے تو بہت [14] جب یہ آیت اتری تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ درگذر نہ کرے تو زندگی دشوار ہو جاتی اور اگر اسکے عذاب کا ڈر نہ ہو تو ہر شخص بے کھٹکے گناہ کرے، [15] اگر یہ سچا پیغمبر ہوتا تو [16] یعنی وہ نشانی جس کو کافر چاہتے تھے مثلاً مکہ کے پہاڑ سونے کے ہو جائیں یا موسیٰ علیہ السلام کی طرح عصا اور ید بیضا ہو یا عیسیٰؑ کی طرح مردوں کو زندہ کریں

اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ⑦ (الرعد پ۱۳ ع ۱)

تو تو ڈرانے والا ہے[1] اور ہر قوم کا ایک ایک راہ بتانے والا ہے[2]۔

۶۴- لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؔ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ⑱ (الرعد پ۱۳ ع ۲)

جن لوگوں نے اپنے مالک کا کہنا مانا ان کے لیے بھلائی (جنت) ہے اور جن لوگوں نے ان کا کہا نہ مانا اگر اس کے پاس ساری دنیا کی دولت ہو اور اتنا ہی اور تو وہ (قیامت کے دن) اپنی چھڑائی میں دے ڈالیں[a] یہی لوگ ہیں جن سے بُری طرح حساب لیا جائے گا[b] اور ان کا ٹھکانا[3] دوزخ ہے اور دوزخ بُرا مقام ہے۔

۶۵- وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ㉕ (الرعد پ۱۳ ع ۳)

اور جو لوگ اللہ تعالیٰ سے پکا قول کر کے پھر اسکو توڑ ڈالتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جس کے جوڑنے کا حکم دیا ہے (مثلاً ناطہ جوڑنے کا) اس کو پھوڑ ڈالتے ہیں[4] اور ملک میں (ناحق) دھند مچاتے ہیں[5] ان ہی لوگوں پر لعنت پڑے گی اور رہنے کو بُرا گھر ملے گا

۶۶- وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ㉗ (الرعد پ۱۳ ع ۴)

اور کافر کہتے ہیں اس کے مالک کی طرف سے اس پر کوئی نشانی کیوں نہیں اتری[6] کہہ دے اللہ تعالیٰ جن کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع ہوتے ہیں ان کو اپنی راہ بتاتا ہے[7]

۶۷- وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ① (الرعد پ۱۳ ع ۴)

اور (مکہ کے) کافروں کو ان کے اعمال کی سزا میں کوئی نہ کوئی آفت پہنچتی رہے گی[8] یا ان کی بستی کے نزدیک آفت اترے گی[9] یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ (موت یا قیامت یا فتح مکہ) آ لگے بیشک اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا[10]

۶۸- بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ

ہے یہ کہ ان (کافروں) کو اپنا کفر اچھا معلوم ہوتا ہے اور (اپنی) راہ سے روک دیئے گئے[11] اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرے اس کو کوئی راہ

[1] اے پیغمبر صرف خدا کے عذاب سے، [2] تم ہی کوئی انوکھے پیغمبر نہیں ہو کہ خواہ مخواہ نشانیاں بتلاؤ وہ تو تمہارا نبی ہونا ہے نشانیاں تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ [3] آخر میں حساب کتاب کے بعد، [4] ناطے والوں سے بدسلوکی کرتے ہیں، [5] لوٹ مار خرابی ظلم بدعت، [6] یعنی وہ نشانی جو کافر چاہتے تھے مثلاً مکہ کے پہاڑ سونے کے ہو جائیں یا ایک فرشتہ کھلم کھلا سامنے آوے [7] یعنی نشانی اترنے سے کچھ نہیں ہوتا اگلے پیغمبروں کو کھلی کھلی نشانیاں دی گئی تھیں مگر جس کی قسمت میں ایمان نہ تھا وہ کسی طرح یقین نہ لاتے، [8] قتل ہوں گے قید ہوں گے یا قحط یا بیماری میں مبتلا ہوں گے [9] یعنی ان کے آس پاس والوں پر بلا آوے گی وہ ان کا حال دیکھ کر ڈریں گے یا اے پیغمبر تو ان کے گھر کے پاس جا کر اترے گا یعنی ان کو گھیرے گا، [10] ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا مکہ فتح ہو گیا قریش کے کافر بالکل تباہ و برباد ہو گئے، [11] شیطان نے ان کو بہکا دیا ہے، [12] اللہ تعالیٰ نے ان کی قسمت میں ہدایت نہیں رکھی، [a] اور اس قدر مال و دولت کی بھی اس عذاب کے مقابل کچھ پرواہ نہ کریں، [b] ایک ایک بُرائی کا مواخذہ ہوگا کوئی قصور معاف نہ ہوگا۔

مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾ (الرعد پ۱۳ ع ۵)

پھر نہیں لاسکتا۔ ان لوگوں کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب (رکھا ہوا) ہے[1] اور آخرت کا عذاب تو بے شک بہت سخت ہے اور اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے ان کو کوئی بچانے والا نہیں[2]

۶۹۔ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ۖ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۗ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ۚ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾ (الرعد پ۱۳ ع ۶)

اور ان (مکہ کے) کافروں سے پہلے جو لوگ گذرے ہیں انہوں نے بھی[3] مکر (اور فریب) کیے ہیں[4] لیکن سارا مکر اللہ کے اختیار میں ہے[5] وہ تو ہر شخص جو کر رہا ہے اس کو جانتا ہے[6] اور اب قریب ہیں کافر لوگ یہ جان لیں گے کس کا انجام اچھا ہوتا ہے[7] اور کافر کہتے ہیں تو اللہ کا بھیجا ہوا نہیں[8] ہے کہہ دے مجھ میں اور تم میں اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے اور ان لوگوں کو جن کو (اگلی) کتابوں کا علم ہے[9]

۷۰۔ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۳﴾ (ابراهیم پ۱۳ ع ۱)

اور کافروں کی ایک سخت عذاب سے خرابی ہونے والی ہے[1] جو دنیا کی زندگی کو آخرت پر پسند کرتے ہیں[2] اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے (لوگوں کو) روکتے ہیں[3] اور اس میں عیب لگاتے ہیں[4] یہی لوگ پرلے درجے کی گمراہی میں (راہ سے) بہت دور بھٹک گئے۔

۷۱۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَ

اور کافروں نے اپنے پیغمبروں سے کہا ہم تم کو اپنے ملک سے ضرور نکال باہر کریں گے (تو یا تو نکلنا گوارا کرو) یا پھر ہمارے دین میں لوٹ آؤ[10] تب اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ ہم ان ظالموں کو برباد کریں گے اور

[1] عنقریب قتل اور قید اور ذلیل و خوار ہوں گے، [2] جن کو اپنا سفارشی سمجھ کر ان کی پوجا پاٹ کرتے ہیں وہ کچھ کام نہ آئیں گے اول تو وہ فرضی نام ہیں ان کی حقیقت ہی کچھ نہیں اگر ہو بھی تو وہ خود عاجز بندے ہیں قیامت میں ان کو اپنی فکر پڑے گی وہ ان کو پوچھیں گے بھی نہیں ان کی صورت سے بیزار ہوں گے، [3] اپنے اپنے پیغمبروں سے، [4] تو نے پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کیا ہے، [5] یعنی یہود اور نصاریٰ کے وہ عالم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے تھے ان کی گواہی، [6] یعنی قیامت کے عذاب سے ان کی مٹی پلید ہونے والی ہے، [7] آخرت کی کچھ پرواہ نہیں کرتے، [8] ان کو ایمان لانے سے منع کرتے ہیں، [9] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور اس میں کجی پیدا کرنا چاہتے ہیں یعنی باوجودیکہ اللہ تعالیٰ کی راہ یعنی اس کی شریعت سیدھی اور بے عیب ہے لیکن یہ کافر اس میں عیب نکالتے ہیں اور سیدھی کو کج اور ٹیڑھا بنانا چاہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے اور یہ کافر دنیا کو ٹیڑھی راہ پر چلنے کے لیے طلب کرتے ہیں یعنی گناہ اور ظلم اور بدکاری کی نیت سے دنیا کماتے ہیں اور دنیا کا مال برے کاموں میں خرچ کرتے ہیں، [10] یا ہمارا دین اختیار کر لو کیونکہ پیغمبر پہلے کبھی ان کے دین پر نہ تھے، [11] پیغمبر اور ان کے ساتھی بہت پریشان ہوتے آخر اللہ تعالیٰ الخ [12] ان کو ستانے کی بہت بہت تدبیریں کیں ہیں یہ کوئی نئی بات خاص تیرے ساتھ نہیں ہے، [13] یا اللہ تعالیٰ کے مکر کے سامنے وہ محض بے حقیقت ہے [14] ایسے مالک کے سامنے بھلا مکر کیا چل سکتا ہے، [15] دنیا میں کس کو عزت ملتی ہے اور کون غالب ہوتا ہے یا آخرت میں کس کو پچھلا گھر ملتا ہے یعنی جنت۔

لَنُسْكِنَنَّكُمُ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۚ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيدِ ﴿١٤﴾ وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ﴿١٥﴾ مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيدٍ ﴿١٦﴾ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهٗ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۖ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيظٌ ﴿١٧﴾

(ابراہیم پ ۱۳ ع ۳)

تم کو ان کے بعد ملک میں بسائیں گے جو شخص میرے سامنے[1] کھڑے ہونے سے ڈرے اور میرے عذاب کا خوف رکھے اس کو یہی (انعام) ملے گا[2] اور انہوں نے (یعنی پیغمبروں نے اللہ تعالیٰ سے) فتح مانگی[3] اور (ایسا ہوا کہ) ہر ایک گھمنڈ والا ضدی تباہ ہوا[4] (اور آخرت میں) اسکے سامنے جہنم ہے[5] اور (وہاں) پیپ کا[6] پانی اس کو پلایا جاوے گا جسکے لے کر اسکو پیئے گا[7] اور (پھر بھی) گلے سے اتارنا مشکل ہوگا[8] اور (وہ سختی ہوگی گویا) ہر طرف سے موت اس پر چلی آرہی ہے[9] حالانکہ وہ مر نہیں سکتا[10] اور (اس عذاب کے سوا) اس کے آگے (یا پیچھے) ایک اور سخت عذاب ہے[11]

۲۷۲- وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِينَ ۚ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿٢٧﴾ (ابراہیم پ ۱۳ ع ۴)

اور بدکاروں (کافروں) کو خدا تعالیٰ بھٹکا دیتا ہے[12] اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے[13]

۲۷۳- اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿٢٨﴾ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۖ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٢٩﴾ (ابراہیم پ ۱۳ ع ۵)

کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا[14] جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے احسان کے بدل ناشکری کی[15] اور (نتیجہ یہ ہوا کہ) اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں لے جا اتارا (وہ تباہی کا گھر کیا ہے) جہنم اس میں اتریں گے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔

۲۷۴- وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُونَ ۚ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْاَبْصَارُ ﴿٤٢﴾ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ ﴿٤٣﴾ (ابراہیم پ ۱۳ ع ۷)

اور یہ مت سمجھ کہ اللہ تعالیٰ ظالموں (مکہ کے کافروں) کے کاموں سے بے خبر ہے نہیں اللہ ان (کے عذاب) کو اس دن کے لیے اٹھا رکھتا ہے جس دن آنکھیں کھلی کھلی رہ جائیں گی سر اٹھائے[16] بھاگ رہے ہوں گے ان کی نگاہ اپنی طرف نہ پھرے گی اور دل ہوا ہوں گے (عقل و شعور سے خالی)

---

[1] قیامت کے دن حساب کے لیے، [2] دنیا میں آسائش اور حکومت حاصل ہوگی اس کو چین سے بسر کرے، [3] کافروں کے مقابلہ میں خدا کی مدد چاہی، [4] پیغمبروں کی اللہ تعالیٰ نے مدد کی اور کافروں کی کچھ نہ سُنی ان کی دعا قبول نہیں ہوئی سب تباہ اور برباد ہوگئے یہ تو دنیا میں ہوا اور آخرت الخ [5] یا اس کے پیچھے یعنی اس کے مرنے کے بعد جہنم ہے، [6] جو دوزخیوں کے زخموں سے بہے گا یا بدکاروں کی شرمگاہوں سے، [7] کیونکہ وہ بہت خراب بدبودار کڑوا ہوگا فرشتے مار مار کر زبردستی پلائیں گے [8] صحیح حدیث میں ہے کہ وہ پانی ایسا گرم ہوگا کہ پیتے ہی آنتیں کٹ کر دُبر سے نکل پڑیں گی منہ کے سامنے آتے ہی منہ جل بھُن جائے گا سر کی کھال نکل پڑے گی معاذ اللہ، [9] یا ہر عضو سے موت کا سامان محسوس ہوگا، [10] کیونکہ وہاں موت نہیں ہے موت ہو تو راحت ہو جائے اور خدا کو تکلیف دینا منظور ہے، [11] یعنی اللہ تعالیٰ کے عذاب بے انتہا ہیں ایک عذاب ختم نہ ہوگا کہ دوسرا عذاب اس سے بھی سخت درپیش ہوگا، [12] وہ فرشتوں کا جواب برابر نہیں دے سکتے ہیں دائے کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نہیں جانتے فرشتے ان کو لوہے کی گرزوں سے مارتے ہیں۔ یہ مضمون صحیح حدیثوں میں وارد ہے، [13] کسی کی مجال نہیں کہ چون چرا کرے [14] ان کے حال پر نظر نہیں کی، [15] مراد قریش کے کافر ہیں اللہ تعالیٰ کا یہ احسان تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی طرف بھیجا انہوں نے ناشکری یہ کی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا [16] ڈر کے مارے ٹکٹکی بندھ جائے گی آنکھیں سوچ سمجھ نہ سکیں گی،

۷۵- وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِندَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِن كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾
(ابراھیم پ ۱۳ ع ۷)

اور وہ لوگ اپنا ہی داؤں چلتے رہے[1] اور ان کا داؤں اللہ کو معلوم ہے[2] اور گو ان کا داؤں ایسا (سخت) ہو جس سے پہاڑ ٹل جائیں[3]

۷۶- وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿۴۹﴾ سَرَابِيلُهُم مِّن قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۰﴾
(ابراھیم پ ۱۳ ع ۷)

اور تو گنہگاروں کو اس دن زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھے گا ان کے کرتے گندھک (یا گدا ہوا تانبا یا تارکول) کے ہوں گے اور ان کے منہ آگ سے ڈھکے ہوں گے[4]

۷۷- رُّبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ﴿۲﴾ ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿۳﴾
(الحجر پ ۱۴ ع ۱)

بہت بار کافر یہ آرزو کریں گے کاش وہ (دنیا میں) مسلمان ہوتے[5] ان کو (اپنے حال پر چھوڑ دے وہ کھاتے (پیتے) اور مزے اڑاتے رہیں اور (دنیا کی) آرزو ان کو غفلت میں رکھے اب قریب انکو معلوم ہو جائیگا[6]

۷۸- وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ﴿۶﴾ لَّوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿۷﴾

اور کافر (ہنسی ٹھٹھے سے تجھ کو) کہتے ہیں اے وہ شخص جس پر قرآن اترا (یعنی اس کے گمان کے موافق) تو تو دیوانہ ہے[7] بھلا اگر تو سچا ہے تو فرشتوں کو ہمارے سامنے کیوں لاتا[8]

۷۹- وَمَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿۱۱﴾ كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ﴿۱۲﴾ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۳﴾ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ ﴿۱۴﴾ لَقَالُوا إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ

اور جب ان کے پاس کوئی پیغمبر آیا تو وہ اس سے ہنستے رہے[9]۔ ایسے ہی[10] ہم ان بدکاروں کے دلوں میں (بھی) کفر اور ٹھٹھا مذاق ڈال دیتے ہیں[11] وہ قرآن پر ایمان نہ لائیں گے اور یہی طریقہ اگلوں سے چلا آیا ہے اور (ان کافروں کا تو یہ حال ہے) اگر ہم ان پر آسمان کا ایک دروازہ کھول دیں[12] پھر وہ دن دہاڑے اس پر چڑھتے رہیں تو بھی ضرور کہیں گے کچھ نہیں ہماری آنکھیں متوالی ہوگئی ہیں نہیں ہم لوگوں پر جادو

---

[1] پیغمبر کو قتل یا قید یا اخراج کی فکر میں رہے، [2] اس سے کچھ چھپا نہیں [3] جب بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے ان کے داؤں سے کچھ اثر نہ ہوگا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور ان کے داؤں سے پہاڑ نہیں ٹل سکتے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معاملہ جو گویا بید الہی پہاڑ کی طرح مضبوط اور راسخ ہے اس پر ان کا داؤں کچھ اثر نہیں کر سکتا، [4] قطران وہ کالا روغن ہے جو خارشی اونٹوں پر ملا جاتا ہے وہ کھال کو جلا دیتا ہے اور کھجلی کھو دیتا ہے اس میں آگ خوب لگتی ہے بدبودار بعضوں نے کہا تانبا پگھلا ہوا حدیث میں ہے کہ جو عورت مردوں پہ نوحہ کرتی ہے وہ اگر توبہ نہ کرے اور مر جائے تو قیامت کے دن قطران کا کرتہ اسکو پہنایا جائے گا [5] یعنی مرنے وقت یا قیامت کے دن یا جب گنہگار مسلمان اور کافر دوزخ میں اکٹھا ہوں گے اور کافر ان کو طعنہ دیں گے تمہاری مسلمانی کچھ کام نہ آئی اور اللہ تعالیٰ غصے ہو کر مسلمانوں کو دوزخ سے نکال لے گا جیسے صحیح حدیث میں ہے، [6] موت آتے ہی آنکھیں کھل جائیں گی، [7] تیرے دل میں یہی خبط سما گیا ہے کہ قرآن جو مجھ پر اترتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور میں اس کا پیغمبر ہوں۔ فرعون نے بھی حضرت موسیٰ کو دیوانہ کہا تھا مکہ کے کافر بھی اسی راہ پر چلے، [8] وہ سامنے آکر گواہی دیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا سچا پیغمبر ہے اس کا کہا مانو، [9] ان دونوں آیتوں سے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد کو تسلی دی کہ تم کافروں کے ٹھٹھے اڑانے کا رنج نہ کرو تم سے پہلے ہر پیغمبر پر ہنسی اڑائی گئی ہے، [10] جیسے ہم نے اگلے کافروں کے دلوں میں کفر اور ٹھٹھا مذاق ڈال دیا تھا، [11] معلوم ہوا کہ کفر اور گمراہی کا دل میں ڈالنے والا اور پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور معتزلہ کا رد ہوا، [12] اور اوپر چڑھنے کا سامان کر دیں۔

مَّسْحُوْرُوْنَ (۱۵) (الحجر پ۱۴ ع ۱)

ہوا ہے[1]

۸۰- فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ
مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ (۲۲) (النحل پ۱۴ ع ۳)

پھر جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے ان کے دلوں میں انکار بس گیا ہے اور وہ غروری (مکرے) ہیں (وہ بچ کے کہاں جائیں گے)

۸۱- وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوْٓا
اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ (۲۴) لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ
كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ
يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ اَلَا سَآءَ مَا
يَزِرُوْنَ (۲۵) (النحل پ۱۴ ع ۳)

اور جب ان (بے ایمانوں) سے کوئی کہتا ہے تمہارے مالک نے کیا اتارا تو کہتے ہیں (اجی) اگلوں کی کہانیاں ہیں[2] آخر وہ اپنے (گناہوں کے) پورے بوجھ قیامت کے دن اٹھائیں گے[3] اور جن لوگوں کو بے جانے بوجھے گمراہ کرتے ہیں ان کے کچھ بوجھ (اٹھائیں گے) سن لو کیا برا بوجھ اٹھا رہے ہیں۔

۸۲- ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ
شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ
قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ
وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ (۲۷) الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ
الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ
مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۲۸) فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ (۲۹)
(النحل پ۱۴ ع ۴)

پھر قیامت کے دن خدا ان کو رسوا کرے گا اور فرمائے گا میرے وہ شریک[4] کہاں ہیں جن کے مقدمے میں تم (ایمان والوں سے) جھگڑا کیا کرتے تھے جن لوگوں کو (دنیا میں) علم دیا گیا تھا[5] بول اٹھیں گے آج کے دن تو رسوائی اور برائی کافروں کی ہی ہوگی جن کی (دنیا میں) فرشتوں نے جب جانیں نکالیں تھیں وہ اپنے آپ پر ظلم کر رہے تھے پھر (مرتے وقت) صلح کی لینے لگے ہم تو کوئی برا کام نہیں کرتے تھے (فرشتوں نے کہا) کیوں نہیں[6] بے شک اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے جو تم کرتے تھے[7] تو (اب) جہنم کے دروازوں میں گھسو ہمیشہ اسی میں رہو گے۔ غروری لوگوں کا کیا برا ٹھکانا ہے[8]

۸۳- وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا

اور مشرک کہتے ہیں (ہمارا کیا قصور ہے) اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم اور

---

[1] حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر جادو کر دیا ہے ہم کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم آسمان پر چڑھ رہے ہیں اور فی الحقیقت کچھ نہیں جو شخص اس طرح سے ڈھیٹ بنا کرے کہ آنکھوں سے بھی اللہ تعالیٰ کی نشانی دیکھ کر نہ مانے اس کو سحر اور جادو سمجھے اسکی ہدایت کی توقع نہیں ہو سکتی، [2] اللہ تعالیٰ کا کلام تھوڑی ہے یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں اتری اسکے پاس تاریخ کی بہت سی کتابیں تھیں وہ کہتا تھا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر حکایتیں بیان کر سکتا ہوں اور جب کوئی اس سے قرآن کے باب میں پوچھتا تو کہتا یہ اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں ہے اگلے لوگوں کی کچھ کہانیاں یاد کر لی ہیں بس بار بار انہیں کو یاد کرتے ہیں، [3] کیونکہ ان کا کوئی گناہ تو معاف ہوگا نہیں [4] حدیث میں ہے کہ جو کوئی اچھی رسم قائم کرے (یعنی سنت کے موافق) اس کو اپنا ثواب ملے گا اور ان لوگوں کے ثواب میں سے جو قیامت تک اس پر عمل کریں، اور جو کوئی بری رسم قائم کرے (بدعت خلاف شرع) اس پر اپنا وبال بھی پڑے گا اور ان لوگوں کا وبال بھی سے جو قیامت تک اس پر عمل کریں، [5] یعنی جن کو تم میرا شریک سمجھتے تھے، [6] پیغمبر یا اور نیک لوگ، [7] تم نے تو سب سے بڑھ کر برا کام کیا ہے یعنی شرک، [8] مکرنے سے کیا ہوتا ہے ساری عمر تو خدا سے اور ایمان والوں سے لڑتے رہے جب عاجز ہوئے تو لگے صلح کی لینے۔ [9] اب سب غرور ناک کی راہ سے نکل جائے گا۔

عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا
وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ
فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ
اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ (۳۵) (النحل پ ۱۴ ع ۵)

ہمارے باپ دادا اس کے سوا اور کسی چیز کو نہ پوجتے اور نہ ہم اللہ تعالیٰ کے بغیر حرام کیے اپنی طرف سے کسی چیز کو حرام ٹھہراتے[۱] ان سے پہلے جو کافر گذرے ہیں انہوں نے بھی ایسا ہی کیا تو پیغمبروں کے ذمہ کچھ کام نہیں صرف کھول کر (اللہ تعالیٰ کا حکم) پہنچا دینا ہے[۲]

۸۴- وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ
اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ
اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ (۶۲)
(النحل پ ۱۴ ع ۸)

اور اللہ تعالیٰ کے لیے وہ تجویز کرتے ہیں جو اپنے لیے پسند نہیں کرتے[۳] اور اپنی زبانوں سے جھوٹی باتیں نکالتے ہیں کہ (آخرت) میں ان کو بھلائی ہوگی[۴] بے شک (بھلائی تو نہیں) ان کے لیے (دوزخ کی) آگ موجود ہے بلکہ[۵] پہلے دوزخ میں پہلے دوزخ میں جائیں گے[۶]

۸۵- وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا
ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ
يُسْتَعْتَبُوْنَ (۸۴) وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا
الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ (۸۵)
وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا
هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ
دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ
لَكٰذِبُوْنَ (۸۶) وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ِۨ
السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ (۸۷)

اور (وہ دن یاد کر) جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اٹھائیں گے[۷] پھر جو لوگ کافر ہے ان کو (بولنے کی یا عذر کرنے کی) اجازت نہ ہوگی (اور) وہ لوٹنے پائیں گے[۸] اور جب یہ ظالم (مشرک) عذاب دیکھیں گے[۹] تو پھر (کسی صورت سے) ان کا عذاب ہلکا نہ ہوگا اور نہ ان کو مہلت ملے گی اور جب یہ مشرک ان کو دیکھیں گے جن کو خدا کا شریک بنایا تھا[۱۰] تو بول اٹھیں گے مالک ہمارے یہی ہیں وہ شریک ہمارے جن کو ہم تیرے سوا پکارتے تھے[۱۱] وہ الٹ کر ان کو جواب دیں گے تم تو (بالکل) جھوٹے ہو اور (آخر) کافر لوگ اس دن اللہ تعالیٰ کے سامنے سر جھکا دیں گے اور جتنی جھوٹی باتیں بنایا کرتے تھے وہ سب گئی گزری ہو جائیں گی۔

---

[۱] جیسے سائبہ اور بحیرہ وغیرہ کو ہم نے حرام کر لیا ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم ایسا نہ کرتے مشرکوں کا مطلب ایسا کہنے سے یہ تھا کہ اپنے پیغمبر کو لاجواب کریں۔ حالانکہ یہ ان کی نا سمجھی تھی اور اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر بیشک کوئی کام نہیں ہوتا مگر مشیت اور چیز ہے رضامندی دوسری چیز اللہ تعالیٰ برے کام سے راضی نہیں ہے رضا اور مشیت میں بڑا فرق ہے دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت کو پوشیدہ رکھا ہے اور ظاہر میں بندے کو اختیار دیا ہے جس پر بندے کو جزا اور سزا ملتی ہے اور ان مشرکوں سے کوئی پوچھے کہ اگر کوئی تمہارے باپ کو مار ڈالے یا تمہارا مال چھین لے تو تم ان کو سزا کیوں نہیں دیتے ہو وہ یہی کہے گا میرا کیا قصور اللہ تعالیٰ کی مشیت ایسی ہی تھی پھر اس کا کیا جواب دیں گے [۲] اگر کافر ہٹ دھرمی اور کج بحثی کرتے ہیں اور نہ مانیں تو پیغمبروں سے اسکی باز پرس نہ ہوگی کہ ان کو ہدایت کیوں نہیں ہوئی ہدایت اور گمراہی اللہ کے ہاتھ میں ہے [۳] کہیں کہتے ہیں اس کی بیٹیاں ہیں کہیں اس کا شریک ٹھہراتے ہیں، [۴] کہتے ہیں جب دنیا میں ہم کو اللہ تعالیٰ نے یہ آرام اور چین دیا تو آخرت میں اسی سے زیادہ ملے گا [۵] دوزخیوں سے۔ [۶] یا دوزخ میں جھونکے جائیں گے کوئی ان کو یاد بھی نہ کرے گا پڑے جلا کریں گے، [۷] ان کا پیغمبر خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوگا اور گواہی دے گا۔ [۸] کہ پھر دنیا میں جائیں اور نیک عمل کریں آخرت ہی میں نیک عمل اختیار کریں کیونکہ آخرت عمل کا گھر نہیں ہے عمل کا گھر دنیا ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور نہ ان کو یہ موقع دیا جائے گا کہ اپنے مالک کو راضی کریں یعنی نیک عمل کر کے، [۹] دوزخ میں داخل ہوں گے، [۱۰] یعنی اپنے جھوٹے معبودوں اور اوتاروں اور ٹھاکروں کو، [۱۱] مصیبت یا تکلیف میں یا ان سے حاجت مراد چاہتے ہیں ان کی منت نذر نیاز کرتے ہیں۔

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿۸۸﴾

(النحل پ ۱۴ ع ۱۴)

جو لوگ کافر رہے اور (دوسروں کو) اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے رہے (ان کو بھی مسلمان نہ ہونے دیا) ان کو شرارت کے بدل عذاب پر عذاب ہم بڑھاتے جائیں گے [۱]

۸۶- اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾

(النحل پ ۱۴ ع ۱۴)

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر یقین نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ ان کو (حق بات کی) ہدایت نہیں کرتا [۲] اور ان کو تکلیف کا عذاب ہوگا [۳]

۸۷- مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖۤ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

(النحل پ ۱۴ ع ۱۴)

جس شخص پر زبردستی کی جائے [۴] اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو تو اس پر کچھ گناہ نہ ہوگا [۵] لیکن جو کوئی ایمان لائے پیچھے دل کھول کر کفر کرے تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب اُترے گا اور ان کو بڑا عذاب ہوگا یہ [۶] (غضب اور عذاب ان پر اس لیے ہوگا) کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلہ میں پسند کیا اور اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا (سیدھی راہ پر نہیں لگاتا) یہی لوگ ہیں جن کے دلوں اور جن کے کانوں اور جن کی آنکھوں پر اللہ نے مہر کر دی ہے [۷] اور یہی لوگ (خدا تعالیٰ کے عذاب سے جو ان کو ہونے والا ہے) غافل ہیں۔ آخرت میں یہی لوگ ضرور ٹوٹا پائیں گے [۸]

---

[۱] کیونکہ ان کا قصور بہت سخت ہے ایک تو خود مسلمان نہ ہوتے دوسرے خدا کے بندوں کو بھی بہکاتے رہے ابن مسعودؓ نے کہا کھجور کے درخت کے برابر بچھو ان پر مسلط ہوں گے وہ ان کو ڈنک ماریں گے۔ سعید بن جبیرؓ نے کہا سانپ بختی اونٹوں کے برابر اور بچھو خچروں کے برابر ان کو کاٹیں گے۔ [۲] وہ ایسی ہی بے سروپا باتیں بکا کرتے ہیں ہر شخص کو ہنسی آتی ہے بھلا یہ بھی کوئی بات ہے کہ قرآن ایسا فصیح اور بلیغ کلام جس کی ایک سورت بنانے میں سارے اہل زبان عاجز ہیں وہ ایک غیر زبان والا غلام بنالے۔ [۳] اب وہ کافر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے تھے کہ تم نے یہ آیت خود رٹ لی ہے اس کا جواب اللہ تعالیٰ دیتا ہے ۱۲ [۴] اور وہ منہ سے اپنی جان بچانے کے لیے کفر کا کلمہ کہہ دے اور اس کا دل الخ [۵] اسی طرح اگر کفر کا کام زبردستی کی وجہ سے کرے تب بھی گنہگار نہ ہوگا۔ جامع البیان میں ہے کہ جب جان کا ڈر ہو تو کفر کا کلمہ نکالنا درست ہے، لیکن اگر نہ نکالے اور مارا جائے تو بڑا ثواب پائے گا۔ [۶] یعنی رضامندی اور خوشی سے، [۷] حق بات نہ سمجھتے ہیں نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں ۱۲ [۸] کیونکہ یہ پھر آفتوں میں گرفتار ہوتے اللہ تعالیٰ کا ان پر غصہ ہوا عذاب کے سزاوار ٹھہرے دنیا کو آخرت پر ترجیح دی ہدایت سے محروم ہوتے دل اور آنکھ اور کان پر مہر ہوتی غافلوں میں لکھے گئے، [۹] حضرت عمارؓ نے کافروں کے ڈر سے پیغمبروں کو بُرا کہا اور بتوں کی تعریف کی جب آنحضرت کے پاس آئے تو آپ سے یہ بیان کیا آپؐ نے فرمایا تیرا دل کیسا ہے انہوں نے کہا میرا دل اسلام پر جما ہوا ہے آپؐ نے فرمایا پھر کچھ مضائقہ نہیں۔ اگر پھر ایسا اتفاق ہو تو پھر ایسا کر (اور اپنی جان بچالے) مَنْ اُكْرِهَ سے اس آیت میں عمار مراد ہے اور من شرح سے عبد اللہ بن ابی سرح جس نے خوشی سے کفر اختیار کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے روز اس کے قتل کا حکم دیا لیکن حضرت عثمان نے اس کو پناہ دی آپؐ نے معاف کر دیا۔

۸۸ - وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظَٰلِمُونَ ﴿۱۱۳﴾

(النحل پ ۱۴ ع ۱۵)

ان لوگوں کے پاس انہی میں کا (یعنی عربی) ایک پیغمبر آچکا لیکن انہوں نے اس کو جھٹلایا آخر عذاب نے ان کو دھر پکڑا، اور وہ قصور وار تھے (اس عذاب کے سزاوار تھے)۔

۸۹ - وَقَالُوٓا أَءِذَا كُنَّا عِظَٰمًا وَرُفَٰتًا أَءِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ كُونُوا حِجَارَةً أَوْ حَدِيدًا ﴿۵۰﴾ أَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِى صُدُورِكُمْ ۚ فَسَيَقُولُونَ مَن يُعِيدُنَا ۖ قُلِ الَّذِى فَطَرَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُونَ إِلَيْكَ رُءُوسَهُمْ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هُوَ ۖ قُلْ عَسَىٰٓ أَن يَكُونَ قَرِيبًا ﴿۵۱﴾

(بنی اسرائیل پ ۱۵ ع ۵)

اور کہتے ہیں کیا جب ہم (مرے پیچھے) ہڈیاں اور چورا (ریزہ ریزہ) ہو جائیں گے کیا ہم پھر نئے بن کر جی اٹھیں گے (اے پیغمبرؐ) کہہ دے تم (اگر پتھر ہو جاؤ یا لوہا یا کوئی اور چیز جو تمہارے دلوں میں بڑی معلوم ہو[۱] تو اب یہ کافر) کہیں گے جب ہم پتھر یا لوہا ہو جائیں تو) کون ہم کو دوبارہ زندہ کرے گا کہہ دے وہی (تم کو دوبارہ زندہ کرے گا) جس نے پہلی بار تم کو پیدا کیا[۲] (یہ سن کر) اب (تعجب سے) تیرے سامنے اپنے سر مٹکائیں گے اور پوچھیں گے بھلا (بتلاؤ تو) یہ کب ہونا ہے (قیامت کب آئے گی) کہہ دے عجب نہیں وہ نزدیک ہو[۳]

۹۰ - وَإِن كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِىٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ لِتَفْتَرِىَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ ۖ وَإِذًا لَّاتَّخَذُوكَ خَلِيلًا ﴿۷۳﴾ وَلَوْلَآ أَن ثَبَّتْنَٰكَ لَقَدْ كِدتَّ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيلًا ﴿۷۴﴾ إِذًا لَّأَذَقْنَٰكَ ضِعْفَ الْحَيَوٰةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ﴿۷۵﴾ وَإِن كَادُوا لَيَسْتَفِزُّونَكَ مِنَ الْأَرْضِ لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا ۖ وَإِذًا لَّا يَلْبَثُونَ خِلَٰفَكَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿۷۶﴾ (بنی اسرائیل پ ۱۵ ع ۱۰)

اور (اے پیغمبرؐ) یہ کافر تو تجھے ان حکموں سے جو ہم نے تجھ کو بھیجے بہکا نے ہی کو تھے[۴] ان کا مطلب یہ تھا کہ تو ہم پر جھوٹ باندھے اور تو ایسا کرتا تو وہ تجھ کو دوست بنا لیتے[۵] اور اگر ہم تجھ کو مضبوط (ثابت قدم) نہ رکھتے تو ان کی طرف ذرا سا جھکنے ہی کو تھا اگر تو ایسا کرتا (جھکنے کے قریب ہوتا) تو ہم تجھ کو دوہری سزا زندگی میں اور دوہری مرنے کے بعد چکھاتے پھر تجھ کو ہمارے مقابلہ میں کوئی مددگار نہ ملتا[۶] اور یہ لوگ تو تجھ کو گھبرا کر مکہ سے نکالنے والے تھے اور ایسا کرتے بھی تو وہ تیرے بعد (کیا بہت دنوں ٹھہرتے نہیں) چند روز ٹھہرتے[۷]

---

[۱] تب بھی اللہ تعالیٰ جب چاہے گا تم کو جلا اٹھائے گا اتنی عبارت محذوف ہے [۲] سبحان اللہ کیا عمدہ دلیل ہے جس سے آدمیوں کی پوری تسلی ہو جاتی ہے۔ ہر چیز کا پہلی بار پیدا کرنا دوبارہ بنانے سے زیادہ مشکل ہوتا ہے جب اس خالق کریم نے ہم کو پہلی بار پیدا کر دیا تو دوبارہ اس کو جلا اٹھانا اور آسان ہے، [۳] قیامت کتنی ہی دور ہو جب وہ ضرور آنے والی ہے تو نزدیک ہی ہے عرب میں ایک مثل ہے جو گذر گئی وہ دور جو آنے والی وہ نزدیک، [۴] ان کی مرضی کے موافق جھوٹا قرآن بٹ بنا [۵] امیہ بن خلف اور ابو جہل اور چند قریش کے کافر آنحضرتؐ کے پاس آتے اور کہنے لگے آپ ہمارے بتوں پر ہاتھ پھیر دیجئے تو ہم آپ کے دین میں شریک ہوتے ہیں آپؐ کے دل میں خیال آیا کہ ایسا کر لوں کیونکہ آپؐ بہت چاہتے تھے کہ میری قوم کے لوگ مسلمان ہو جائیں اس وقت یہ آیت اتری، [۶] سبحان اللہ نزدیکاں را بیش بود حیرانی، عام آدمیوں کو دل میں خطرہ آنے یا برے کام کی طرف جھکنے میں کبھی کوئی سزا نہیں ہوتی جب تک وہ کام کریں نہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ بہت بلند ہے جھکنا تو کیا جھکنے کے قریب ہونے پر بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو دوہری سزا سے ڈرایا، [۷] اخیر میں بہت جلد تباہ ہوتے اور مکہ سے نکالے جاتے گو انہوں نے آپ کو نہیں نکالا مگر ایسا ستایا کہ آخر آپ مکہ سے نکل گئے جنگ بدر کے بعد تھوڑے ہی دنوں میں مسلمان غالب ہوتے اور انہوں نے مکہ فتح کر لیا۔

۹۱۔ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ ۖ قُلِ الرُّوحُ مِنْ
أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ﴿۸۵﴾
(بنی اسرائیل پ۱۵ ع ۱۰)

اور تجھ سے پوچھتے ہیں رُوح کیا ہے[۵۱] کہہ دے روح میرے مالک کا حکم ہے[۵۲] اور تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے علم میں سے کچھ نہیں ملا مگر تھوڑا[۵۳]

۹۲۔ وَقَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ
الْأَرْضِ يَنْبُوعًا ﴿۹۰﴾ أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِنْ
نَخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا
تَفْجِيرًا ﴿۹۱﴾ أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ
عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا ﴿۹۲﴾
أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِنْ زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ
فِي السَّمَاءِ وَلَنْ نُؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ
تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَقْرَؤُهُ ۗ قُلْ سُبْحَانَ
رَبِّي هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَسُولًا ﴿۹۳﴾
(بنی اسرائیل پ۱۵ ع ۱۰)

اور کہنے لگے (کیا) ہم تو کبھی تیری بات ماننے والے نہیں جب تک تو ہمارے لیے ایک چشمہ پانی کا زمین سے نہ بہائے یا ایسا تو بھی ہو (خود) تیرا ایک باغ ہو کھجور اور انگور کا اور اس کے بیچ میں تو پانی کی بھرپور نہریں بہا دے[۵۴] یا جیسا تو کہا کرتا ہے ہم پر آسمان ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرا دے[۵۵] یا اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لا کھڑا کر (ہم خود آنکھ سے دیکھیں) یا تیرا ایک گھر ہو سونے کا (طلائی) یا تو آسمان میں چڑھ جائے اور صرف چڑھ جانے سے ہم ماننے والے نہیں۔ جب تک ہم پر ایک کتاب نہ اتار لائے جس کو ہم (خود) پڑھ لیں[۵۶]۔ (ان لوگوں کے جواب میں) کہہ دے سبحان اللہ میں کیا ہوں ایک بندہ ہوں (اللہ تعالیٰ کا) پیغام پہنچانے والا[۵۷]

۹۳۔ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ
سُرَادِقُهَا ۚ وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ
كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ ۚ بِئْسَ الشَّرَابُ وَ
سَاءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾ (الکھف پ۱۵ ع ۱۴)

ہم نے کافروں کے لیے آگ تیار کر رکھی ہے اس کی قناطیں اُن کو گھیر لیں گی[۵۸] اور اگر پیاس کے مارے فریاد کریں گے تو یہ فریاد رسی ہوگی کہ پگھلے ہوئے تانبے کی طرح (گرم) پانی (پینے کو) ملے گا جس سے (سامنے آتے ہی) منہ بُن جائیں گے کیا بُرا پانی ہوگا اور دوزخ بھی کیا بُری جگہ ہے[۵۹]

۵۱ یعنی جان جس کی وجہ سے آدمی زندہ ہے ۵۲ اس کی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اس نے اپنے بندوں کو نہیں بتلائی حکیموں نے روح کے باب میں بہت غور کیا مگر اس کی حقیقت اب تک نہیں کھلی اور ہر ایک نے اپنے اپنے خیال سے ایک ایک بات کہی یہاں تک کہ اٹھارہ سو قول روح کے باب میں ہو گئے ہیں، ۵۳ اللہ تعالیٰ کا علم بہت وسیع ہے، ۵۴ کہ تجھ کو روٹی کمانے کی فکر نہ کرنا پڑے جیسے ہم فکر کرتے ہیں، ۵۵ دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا اگر ہم چاہیں تو زمین ان پر دھنسا دیں یا آسمان کے ٹکڑے ان پر گرا دیں ان مشرکوں نے اسی کا حوالہ دیا کہ اچھا آسمان ہم پر گرا دے، ۵۶ مطلب یہ ہے کہ اول تو یہ کر کہ ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ ہم دیکھتے رہیں اور پھر اگر یہ بھی کرے تو ہم کو یقین نہیں آئے گا شاید تو نے نظر بندی کر دی ہو، نہیں آسمان پر چڑھ کر وہاں سے ایک کتاب اتار لا جس میں ہم سب لوگوں کے نام ہوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم کو حکم لکھا ہو کہ یہ سچا پیغمبر ہے اس کا کہا مانو۔ ۵۷ اور جن کاموں کی تم فرمائش کرتے ہو وہ انسانی قوت سے باہر ہیں اگر تم یہ چاہتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ سے ان باتوں کے لیے دعا کر دوں تو یہ بھی اس وقت نہیں ہو سکتا جب اللہ تعالیٰ کی مرضی معلوم نہ کر لوں دوسرے جو نشانی اللہ تعالیٰ نے مجھ کو عنایت فرمائی ہے اگر تم غور کرو تو وہی کافی ہے اور جب تم غور نہیں کرنا چاہتے اور تمہاری نیت حق طلبی کی نہیں ہے تو ان نشانیوں سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوگا اس وقت بھی کوئی اور شبہ نکال دو گے، ۵۸ چار طرف سے آگ کی دیوار ہوگی اور کہیں بھاگنے کا ٹھکانا نہ ملے گا حدیث میں ہے کہ دوزخ کے گرداگرد چار دیواریں ہوں گی ہر ایک دیوار کا عرض چالیس برس کی راہ ہوگا، ۵۹ مثل پگھلا ہوا لوہا یا تانبا یا سیسہ یا تلچھٹ۔

۹۴۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ
عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى
قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ
وَقْرًا ؕ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا
اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾ (الکھف پ ۱۵ ع ۸)

اور اس سے بڑھ کر کون ظالم (گنہگار) ہوگا جس کو اس کے مالک کی آیتوں سے نصیحت کی جائے اور وہ ان سے منہ پھیر لے اور اپنے اگلے کاموں (گناہوں) کو بھول جائے ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں ایسا نہ ہو کہ وہ قرآن کو سمجھ جائیں [۱] اور ان کے کانوں کو بھاری کر دیا ہے (تاکہ وہ حق بات برابر نہ سنیں) اور اسی وجہ سے اگر تو ان کو سیدھے رستے کی طرف بلائے تو وہ ہرگز کبھی راہ پر آنے والے نہیں۔

۹۵۔ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ
مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ؕ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ
لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ
بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿۱۰۳﴾ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ
يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا
نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾ ذٰلِكَ
جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ
وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ (الکھف پ ۱۶ ع ۲)

کیا یہ کافر یہ سمجھتے کہ مجھ کو چھوڑ کر میرے بندوں کو اپنا حمایتی بنائیں [۲] ہم نے تو ان کے لیے دوزخ کی مہمانی تیار کر رکھی ہے [۳]۔ (اے پیغمبر) کہہ دے میں تم کو وہ لوگ بتلاؤں جو عمل کے راہ سے بہت گھاٹے میں پڑ گئے [۴]۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی (ساری) کوشش دنیا کی زندگی میں اکارت ہوئی [۵] اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھے کام کر رہے ہیں [۶]۔ انہی لوگوں نے اپنے مالک کی آیتوں کو (اللہ تعالیٰ کے کلام یا اس کی قدرت کی نشانیوں کو) اور اس سے ملنے کو نہ مانا [۷] تو ان کے نیک کام (کفر کی وجہ سے) اکارت ہو گئے قیامت کے دن ہم ان کے (نیک کاموں کی) تول نہیں چڑھائیں گے [۸] یہ دوزخ کی سزا ان کو اس لیے ملے گی کہ انہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں اور پیغمبروں کی ہنسی اڑائی۔

۹۶۔ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ
لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۳۷﴾
اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا
لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ

پھر (حضرت عیسیٰؑ کے بعد نصاریٰ کے) فرقے آپس میں لگے اختلاف کرنے تو جن لوگوں نے کفر اختیار کیا [۹] بڑے دن میں حاضر ہوتے وقت ان کی خرابی ہے [۱۰] جس دن ہمارے سامنے آئیں گے (یعنی قیامت کے دن) اس دن خوب سنتے اور دیکھتے ہوں گے لیکن آج تو

۱؎ یا اس لیے کہ وہ قرآن کو سمجھ نہ سکیں، ۲؎ وہ سمجھتے ہیں ان کے کچھ کام آئیں گے میرے عذاب سے بچالیں گے یہ خیال غلط ہے، ۳؎ ان کے جھوٹے معبود جو خود ہمارے بندے ہیں جیسے فرشتے یا عیسیٰؑ یا جن یا شیطان یا اوتار ہرگز ان کو بچا نہیں سکتے، ۴؎ ان کے سارے نیک کام اکارت ہو گئے مصعب بن سعد کہا میں نے اپنے باپ سے پوچھا کیا اس سے خارجی لوگ مراد ہیں انہوں نے کہا نہیں یہود اور نصاریٰ مراد ہیں یہود نے حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمدؐ کو جھٹلایا اور نصاریٰ نے جنت کا انکار کیا ۵؎ جتنے نیک اعمال انہوں نے کیے کفر کی وجہ سے وہ سب بیکار ہو گئے، ۶؎ آخرت میں ہم ہی کو بہشت ملی ہم حق پر ہیں، ۷؎ اور توحید کو چھوڑ کر شرک میں پھنسے رہے ۸؎ کیونکہ ان کے نیک اعمال تول پر چڑھانے کے لائق ہی نہیں یا مطلب یہ ہے کہ قیامت میں ان کے اعمال تولے ہی نہ جائیں گے کیونکہ کفر کی وجہ سے ان کا دوزخی ہونا یقینی ہے تو لنے سے کیا فائدہ صحیح حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن ایک بڑے تن و توش کا شخص موٹا تازہ آئے گا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے مچھر کے بازو کے برابر بھی اس کی عزت نہ ہوگی، ۹؎ حضرت عیسیٰؑ کو خدا یا خدا کا بیٹا سمجھنے لگے، ۱۰؎ خدا تعالیٰ کے سامنے قیامت کے دن ذلیل وخوار ہوں گے۔ عذاب میں گرفتار۔

مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ (مریم پ ۱۶ ع ۲)

(دنیا میں) یہ ظالم کھلی گمراہی میں ہیں [1]

۹۷- فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾ (مریم پ ۱۶ ع ۴)

پھر ان کے بعد ایسے نالائق پیدا ہوئے جنہوں نے نماز کو تو گنوا دیا [2] اور (دنیا کے) مزوں میں لگ گئے تو ان کی گمراہی ضرور ان کے سامنے آئے گی [3]

۹۸- وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿۷۳﴾ (مریم پ ۱۶ ع ۵)

اور جب ہماری کھلی کھلی (صاف مضمون کی) آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کافر ایمان والوں سے کہتے ہیں (بھلا یہ تو بتاؤ) دونوں فرقوں میں (یعنی ہم میں اور تم میں) کس فرقے کے مکان اچھے ہیں اور کس کی مجلس شاندار ہے [4]

۹۹- اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۷۷﴾ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۷۸﴾ كَلَّا ط سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿۷۹﴾ وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ﴿۸۰﴾ (مریم پ ۱۶ ع ۵)

(اے پیغمبر) کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں کو نہ مانا اور کہتا ہے (اگر سچ آخرت میں بہشت ملے گی) تو مجھ کو ضرور مال ملے گا اور اولاد بھی ملے گی [5] کیا اس کو غیب کی بات معلوم ہوئی [6] یا اس نے اللہ تعالیٰ سے کوئی اقرار لیا ہے (کہ ضرور اسکو بہشت ملے گی) ہرگز نہیں وہ جو بکتا ہے ہم اسکو لکھ رکھیں گے اور اس کا عذاب خوب بڑھائیں گے اور جس کا ذکر کرتا ہے [7] وہ (سب) ہم لے لینگے اور وہ اکیلا (ریک بینی و دوگوش) ہمارے پاس آئے گا۔

۱۰۰- اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴿۸۳﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ط اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿۸۴﴾ (مریم پ ۱۶ ع ۶)

اے پیغمبر کیا تو نے نہیں دیکھا ہم نے شیطانوں کو کافروں پر چھوڑ رکھا ہے (ان پر مسلط کر دیا ہے) وہ ان کو اکساتے رہتے ہیں [8] (اے پیغمبر) تو ان کے عذاب کیلئے جلدی نہ کر ہم (خود) ان کے لیے دن گن رہے ہیں۔ [9]

۱۰۱- وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿۱۱۱﴾ (طٰہٰ پ ۱۶ ع ۶)

اور جس نے شرک کا بوجھ اٹھایا وہ (اس دن) خراب ہو چکا [10]

۱۰۲- وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ

اور جس نے میری کتاب (قرآن) سے منہ موڑ لیا (دنیا میں) اس کی زندگی

---

[1] اور حق بات نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں آخرت میں اچھی طرح دیکھیں اور سنیں گے پر وہاں کا دیکھنا اور سننا کوئی فائدہ نہ دے گا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اے پیغمبر ان کا حال لوگوں کو سنا دے اور دکھا دے یعنی قیامت میں جو ان کی خرابی ہونے والی ہے، [2] پڑھنا چھوڑ دیا یا بے وقت پڑھنے لگے یا جلدی جلدی بے تمیزی سے، [3] یا ان کی تباہی و بربادی بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے یہ لوگ عنقریب غی میں ڈالے جائیں گے حدیث میں ہے کہ غی ایک نالہ ہے دوزخ کا جس میں سے دوزخیوں کا لہو اور پیپ بہے گا اس میں زانی اور شراب خوار اور سود خوار ماں باپ کو ستانے والے ڈالے جائیں گے ان نالائق لوگوں سے یہود اور نصاریٰ مراد ہیں، [4] وہ دنیا کے ساز و سامان اور ظاہری شوکت سے اپنی فضیلت جتاتے ہیں، [5] یہ شخص عاص بن وائل تھا خباب بن ارت جو مسلمان تھے ان کا کچھ قرض عاص پر آتا تھا خباب نے تقاضا کیا تو عاص کہنے لگا کہ تم اس کے قائل نہیں ہو کہ بہشت میں سونا چاندی میوہ سب ہاتھ آئے گا اگر یہ سچ ہے تو میں تیرا قرضہ آخرت میں ادا کر دوں گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ضرور مجھ کو وہاں مال اور اولاد دے گا، [6] کہ وہ بہشت میں جائے گا اور وہاں جا کر مال دولت پائے گا، [7] یعنی مال اور اولاد اس کے مرے پیچھے، [8] برے کاموں کی رغبت دلاتے ہیں۔ گڑیوں کی طرح ان کو اچھالتے ہیں ان کو اپنا کھلونا بنا رکھا ہے، [9] ایام شماری کر رہے ہیں کہ کب دن پورے ہوں اور ان کو عذاب میں پھانسیں، [10] یعنی مشرک کی مغفرت نہ ہو گی۔

مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾
قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَ قَدْ
كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿۱۲۵﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ
اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿۱۲۶﴾
وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ
بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَ
اَبْقٰى ﴿۱۲۷﴾ (طٰہٰ پ۱۶ ع ۷)

تنگ گزرے گی) اور قیامت کے دن ہم اس کو اندھا اٹھائیں گے[۱] وہ کہے گا مالک تو نے مجھ کو اندھا کیوں اٹھایا اور میں تو (دنیا میں) دیکھتا بھالتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے ایسا ہی کیا ہماری آیتیں تیرے پاس آئیں تو نے ان کا خیال نہ کیا[۲] اور اسی طرح آج کے دن تو بھی چھوڑ دیا جائے گا[۳] اور جو شخص حد سے گذر جائے[۴] اور اپنے مالک کی آیتوں پر ایمان نہ لائے اس کو ہم ایسی ہی سزا دیں گے اور بیشک آخرت کا عذاب (دنیا کی تکلیف سے) بہت سخت ہے اور بہت دیر پا ہے (ہمیشہ رہنے والا ہے)

۱۰۳- وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ
لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ
اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿۱۳۴﴾
(طٰہٰ پ۱۶ ع ۸)

اور اگر ہم ان (کافروں) کو اس کے (یعنی پیغمبر یا قرآن آنے کے) پہلے ہی ہلاک کر دیتے تو پھر ضرور یوں کہتے مالک ہمارے تو نے ہم پر ایک پیغمبر کیوں نہ بھیجا کہ ہم اس (دنیا کی) ذلت اور (قیامت کی) رسوائی سے پیش از پیش تیرے حکموں پر چلنے لگتے[۵]

۱۰۴- وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ
هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ
وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۳﴾ (الانبیاء پ۱۷ ع ۱)

اور یہ ظالم چپکے چپکے صلاح کرتے ہیں کہ یہ شخص (یعنی پیغمبر) ہے کیا ایک آدمی ہے تمہاری طرح (اور پیغمبر تو کوئی فرشتہ ہونا چاہیے) کیا تم دیکھ بھال کر جادو میں پڑتے ہو۔[۶]

۱۰۵- بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۢ بَلِ افْتَرٰىهُ
بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ
الْاَوَّلُوْنَ ﴿۵﴾ (الانبیاء پ۱۷ ع ۱)

بلکہ کہنے لگے پریشان خواب ہیں نہیں بلکہ اس نے (اپنے دل سے) جھوٹ بٹ لیا ہے نہیں بلکہ یہ شاعر ہے (مضمون باندھتا ہے اگر واقعی سچا پیغمبر ہے) جس طرح اگلے پیغمبر (نشانیاں دیکر) بھیجے گئے تھے یہ بھی کوئی نشانی لے کر ہمارے پاس آئے[۷]

۱۰۶- وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ
اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ
اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ

اور (اے پیغمبر) یہ کافر جب تجھ کو دیکھتے ہیں تو اور کچھ نہیں تجھ کو مسخرہ بنانے ہیں (کہتے ہیں) کیا یہی وہ شخص ہے جو تمہارے معبودوں کو (برائی سے) یاد کرتا ہے اور وہ خود اللہ تعالیٰ کی یاد سے پھرے

[۱] یا اس کو دوزخ کے سوا کچھ نہ دکھائی دے گا یا اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی۔ بعضوں نے کہا تنگ زندگی سے قبر کا عذاب مراد ہے۔ جیسے ایک حدیث میں ہے حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے ایک حدیث میں ہے کہ تنگ زندگی یہ ہے کہ قبر میں اس پر ننانوے سانپ مسلط ہوں گے جو قیامت تک اسکو کاٹتے رہیں گے۔ [۲] خبر تک نہ لی قرآن و حدیث کو چھوڑ دیا کبھی نہیں دیکھا جھوٹے قصوں اور دنیا کے جھگڑوں میں عمر گنوائی۔ [۳] کوئی تیری خبر نہ لے گا اوندھا پڑا دوزخ میں جلتا رہے گا۔ [۴] شرک میں پڑ جائے نفس کی خواہش پر چلتا رہے۔ [۵] اور اس آفت میں مبتلا نہ ہوتے۔ [۶] مطلب یہ کہ جب یہ تمہاری طرح ایک آدمی ہے تو پیغمبر تو نہیں ہو سکتا اب جو خلاف عادت باتیں دکھلاتا ہے مثلاً اس قسم کی فصیح و بلیغ کلام یعنی قرآن سناتا ہے تو یہ جادو ہے بہت لوگ دنیا میں جادو اور شعبدے کیا کرتے ہیں عقلمند آدمی ان کے فریب میں نہیں آتا۔ [۷] یہ صرف فریب اور دغا کی باتیں تھیں ان کا دل ایمان کی طرف مائل نہ تھا کفر میں بسے ہوئے تھے لیکن چھیڑا تانے کے لیے یوں کہتے کہ اگلے پیغمبروں کی طرح یہ کوئی نشانی دکھلاتا تو ہم ضرور ایمان لاتے اور اللہ تعالیٰ کو خوب معلوم تھا کہ اگر ان کی فرمائشی نشانی بھی ان کو دکھلائی جائے گی جب بھی ایمان نہ لائیں گے اس وجہ سے ان کا سوال پورا نہیں کیا۔

كَافِرُونَ (٣٦) (الانبیاء پ١٧ ع٣)

ہوئے ہیں [١]

١٠٧- وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (٣٨) لَوْ يَعْلَمُ الَّذِينَ كَفَرُوا حِينَ لَا يَكُفُّونَ عَن وُجُوهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَن ظُهُورِهِمْ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ (٣٩) (الانبیاء پ١٧ ع٣)

اور (کافر) کہتے ہیں (اچھا) اگر تم سچے ہو (تو بتلاؤ) یہ وعدہ [٢] کب پورا ہوگا کاش ان کو معلوم ہوتا (ایک وقت ایسا آنے والا ہے) جب (چار) طرف سے ان کو دوزخ کی آگ گھیرلے گی اور یہ لوگ نہ اپنے منہ سے آگ ہٹا سکیں گے نہ پیٹھ پر سے اور نہ (کہیں سے) ان کو مدد ملے گی۔

١٠٨- قُلْ مَن يَكْلَؤُكُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمَٰنِ ۗ بَلْ هُمْ عَن ذِكْرِ رَبِّهِم مُّعْرِضُونَ (٤٢) (الانبیاء پ١٧ ع٣)

(اے پیغمبر) ان سے کہہ دے اللہ تعالیٰ (کے عذاب سے) رات اور دن کون تمہاری نگہبانی کرتا ہے [٣] بلکہ وہ اس کی یاد سے بھاگتے ہیں [٤]

١٠٩- بَلْ مَتَّعْنَا هَٰؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۗ أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ أَفَهُمُ الْغَالِبُونَ (٤٤) (الانبیاء پ١٧ ع٤)

ہوا یہ کہ ہم نے ان لوگوں اور ان کے باپ دادوں کو (دنیا میں) چین سے رکھا یہاں تک کہ ان کی عمر لمبی ہوئی کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم (کفر کی) زمین کناروں سے کم کرتے آرہے ہیں [٥] کیا یہ غالب ہیں یا مسلمان (ہرگز نہیں مسلمان غالب ہیں)

١١٠- وَلَئِن مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ (٤٦) (الانبیاء پ١٧ ع٤)

اور (اے پیغمبر) اگر تیرے مالک کے عذاب کی ہوا بھی اُن کو لگ جائے تو وہ ضرور کہہ اُٹھیں گے۔ ہائے ہماری خرابی بیشک ہم گنہگار تھے [٦]

١١١- وَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ ۖ كُلٌّ إِلَيْنَا رَاجِعُونَ (٩٣) (الانبیاء پ١٧ ع٦)

اور لوگوں نے اپنے مذہب میں آپس میں پھوٹ ڈال لی ہے [٧] سب کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے [٨]

١١٢- فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ آذَنتُكُمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۖ وَإِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ أَم بَعِيدٌ مَّا تُوعَدُونَ (١٠٩) (الانبیاء پ١٧ ع٧)

پھر اگر یہ لوگ نہ مانیں تو (اے پیغمبر) (ان سے) کہہ دے میں نے تو تم (سب) کو ایک سال خبر کردی [٩] اور میں نہیں جانتا کہ جس (عذاب) کا تم سے وعدہ ہے وہ قریب آلگا ہے یا ابھی دُور ہے [١٠]

[١] درحقیقت وُہ خود مسخرے ہیں اس قابل ہیں کہ لوگ ان پر ہنسیں، [٢] دنیا کا عذاب یا قیامت کا آنا، [٣] وہی بچاتا ہے اس کے سوا کوئی اس کے عذاب کو روک نہیں سکتا۔ اس سے تو ڈرتے نہیں بلکہ وہ الٹے اس کا نام تک نہیں لیتے، [٥] ہر طرف مسلمان پھیلتے جاتے ہیں اور کافروں کا ملک گھٹتا جاتا ہے، [٦] جو ہم نے خدا کے ساتھ شرک کی اور اس کے پیغمبروں کو نہ مانا، [٧] باپ دادا کی تقلید اور خاندانی رسموں کی پیروی سے اختلاف کر لیا مگر آخر سب کو الخ [٨] ہر ایک فرقہ قیامت کے دن ہمارے حضور میں حاضر ہوگا اس وقت معلوم ہو جائیگا کہ حق پر کون تھا اور ناحق پر کون، [٩] لڑائی کی اور اسلام کے غلبہ کی یا قیامت آنے کی ایک سال خبر کردی یعنی سب کو پورا پورا حال بتلا دیا یہ نہیں کہ کسی کو بتایا کسی سے چھپایا یا کسی کو زیادہ بتلایا کسی کو کم، [١٠] اس کا ٹھیک وقت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے جب پیغمبروں کو آنے والے واقعات کا ٹھیک وقت معلوم نہ ہو تو دوسرے نجومی یا پنڈت کس شمار میں ہیں ان کو یہ کیونکر معلوم ہو سکتا ہے کہ فلاں کام کے لیے اتنی مدت ہے سب ان کی دھوکہ دہی اور ابلہ فریبی کی باتیں ہیں بیچارے کم علم جاہل لوگ ان کے دام میں پھنس جاتے ہیں اور ان کی باتوں پر بھول یا ڈر جاتے ہیں اور سچ یہ ہے کہ آئندہ کا علم بجز خداوند کریم کے اور کسی کو نہیں ہے۔

۱۱۳- وَإِنْ أَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ
إِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۱۱﴾ (الانبیاء پ۱۷ ع ۷)۔

اور میں نہیں جانتا شاید[۱] یہ مہلت تمہارے آزمانے کے لیے ہے[۲] یا ایک مدت تک (دنیا سے) فائدہ اٹھاتے رہو اس کے لیے۔

۱۱۴- وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ
عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ﴿۳﴾ كُتِبَ
عَلَيْهِ أَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَأَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ
إِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۴﴾ (الحج پ۱۷ ع ۱)

اور لوگوں میں بعض ایسا ہے جو بن جانے بوجھے اللہ تعالیٰ (کے باب) میں جھگڑتا ہے اور کرے (نہر بمعنی مغرور) شیطان کی پیروی کرتا ہے[۳] شیطان کے لیے تو یہ حکم ہو چکا ہے جو کوئی اس سے دوستی کرے (اسکے بہکاتے بہ چلے) تو وہ اسکو بہکا دے گا اور دوزخ کے عذاب میں پہنچا کر رہے گا۔

۱۱۵- وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ
عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿۸﴾ ثَانِيَ
عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِي الدُّنْيَا
خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ
الْحَرِيْقِ ﴿۹﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدَاكَ وَ
أَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۰﴾
(الحج پ۱۷ ع ۱)

اور لوگوں میں کوئی ایسا ہے جو اللہ تع کے مقدمے میں جھگڑتا ہے نہ اس کو علم ہے اور نہ عقل ہے اور نہ کوئی روشن کتاب رکھتا ہے[۴] اپنی گردن پھیرے ہوئے (اینٹھتا ہوا) تاکہ (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کی راہ سے بہکا دے اس کے لیے (سزا) دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم ان کو جلن کا عذاب چکھائیں گے (اور اس سے کہیں گے) یہ عذاب تیرے ان کاموں کا بدلہ ہے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجے تھے[۵] اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا[۶]

۱۱۶- وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ
فَإِنْ أَصَابَهٗ خَيْرُ نِ اطْمَأَنَّ بِهٖ ۚ وَإِنْ أَصَابَتْهُ
فِتْنَةُ نِ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ قف خَسِرَ الدُّنْيَا وَ
الْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۱﴾ (الحج پ۱۷ ع ۲)

اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو ایک کنارے رہ کر اللہ تعالیٰ کو پوجتا ہے[۷] پھر جو اس کا بھلا ہوا[۸] تو اپنے دین پر جما رہا) اور جو کوئی مصیبت اس پر آن پڑی تو جدھر سے آیا تھا ادھر ہی لوٹ گیا[۹] اس (کم بخت) نے اپنی دنیا اور آخرت (دونوں) کھوئے۔ یہی تو کھلا گھاٹا ہے[۱۰]

---

[۱] خدا نے جو تم کو ابھی چند روز کی مہلت دے رکھی ہے اور عذاب اتارنے میں دیر کر رہا ہے تو یہ مہلت الخ [۲] تاکہ یہ کھل جائے کہ تم اللہ کی طرف رجوع ہوتے ہو یا غفلت میں آن کر اور مغرور ہو جاتے ہو۔ [۳] کہتے ہیں یہ آیت نضر بن حارث کے باب میں اتری یا ولید بن مغیرہ بعضوں نے کہا ایک کافر کے باب میں جو بے ادب اور سرکش تھا کہنے لگا محمد تمہارا خدا سونے کا ہے یا چاندی کا یا تانبے کا آخر اس مردود پر بجلی گری اور فی النار والسقر ہوا، [۴] یعنی نہ تو اس کو فطری اور پیدائشی علم ہے نہ عقل کی پیروی کرتا ہے نہ کوئی آسمانی کتاب سے دلیل لاتا ہے بلکہ محض اوکی طرح اللہ تعالیٰ کے باب میں تکرار و جھگڑا کرتا ہے۔ البتہ باپ دادا اور خاندان کی رسم ورواج کی سند وہ پیش کرتا ہے مگر یہ کسی کام کی نہیں کیونکہ جیسے یہ الو اور احمق ہے کیا اس کے باپ دادا بھی ویسے ہی گدھے نہیں ہو سکتے، [۵] یعنی دنیا میں کیسے تھے، [۶] بلکہ نیک کو ثواب دینا اور نابکار بدکار کو عذاب کرنا عین عدل ہے ظالم تعصب سے بدکار کو چھوڑ دیتے ہیں اور نیک کی قدر نہیں کرتے، [۷] اس کے دل میں اطمینان نہیں جیسے کوئی پہاڑ یا دیوار کے کنارے پر کھڑا ہو تو ہر وقت گر پڑنے کا اندیشہ اس کو رہے گا یا کسی لشکر کے کنارے پر رہے اگر فتح ہو تو ٹھہر جائے اگر شکست ہو تو سب سے پہلے بھاگ جائے، [۸] کچھ مال متاع ہاتھ آیا، [۹] مرتد ہو گیا پھر شرک اور کفر اختیار کر لیا جس کو چھوڑ کر مسلمان ہوا تھا، [۱۰] آخرت کا کھونا تو صاف ظاہر ہے دنیا اس لیے کھوئی کہ ایسے دغا باز خود غرض کا دنیا داروں کو بھی اعتبار نہیں رہتا وہ کہتے ہیں یہ رکابیا مذہب ہے کسی کا دوست نہیں بندۂ شکم ہے جہاں لقمہ ہاتھ آیا وہیں کا ہو رہا ابن عباسؓ نے کہا یہ آیت اس [illegible] کے باب میں اتری جو مدینہ میں آن کر رہتا پھر اس کی بی بی لڑکا جنتی اور گھوڑیاں بچے نکالتیں تو کہتا یہ دین اچھا ہے نہیں تو کہتا یہ برا دین ہے اور اسلام سے پھر جاتا۔

۱۷۔ مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿۱۵﴾ (الحج پ ۱۷ ع ۲)

جو (کافر) یہ سمجھتا ہو کہ اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) اپنے پیغمبر (حضرت محمدؐ) کی دنیا اور آخرت میں مدد نہ کرے گا[1] اس کو چاہیئے کہ ایک رسی چھت پر لٹکائے پھر پھانسی لے ڈالے اور دیکھے اس تدبیر سے اس کا غصہ (اور حسد) دور ہوتا ہے یا نہیں[2]

۱۸۔ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ز فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ط يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿۱۹﴾ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ﴿۲۰﴾ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿۲۱﴾ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۲۲﴾ (الحج پ ۱۷ ع ۲)

یہ دو فرقے مومن اور کافر ایک دوسرے کے (مخالف (مدعی)) ہیں جو اپنے خدا کے باب میں جھگڑ رہے ہیں[3] پھر جو لوگ کافر ہیں ان کے لیے آگ کے کپڑے (ٹھیک ان کے بدن کے موافق) قطع کیے جائیں گے ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی انڈیلا جائے گا جس (کی گرمی) سے جو ان کے پیٹ میں ہے (آنتیں) اور کھالیں گل جائیں گی اور (ان کے مارنے کے لیے) لوہے کے گرز ہوں گے[4] ہر بار جب وہ[5] گھٹ کر اس میں سے نکلنا چاہیں گے تو پھر اسی میں دھکیل دیئے جائیں گے اور (ان سے) کہا جائے گا جلن کا عذاب چکھتے رہو[6]

۱۹۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ نِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ط

جو لوگ کفر کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے رستے اور ادب والے (کعبہ کی) مسجد (اس میں جانے) سے لوگوں کو) روکتے ہیں جسے ہم نے (عام سب) لوگوں کے لیے یکساں (عبادت کا مقام ٹھہرایا[7]) وہاں کا رہنے والا اور باہر سے آیا ہوا (دونوں برابر ہیں)[8]

---

[1] بلکہ ان کو چھوڑ دے گا وہ تباہ ہو جائیں گے جیسے مشرک مارے حسد اور غصے کے ایسا خیال کرتے تھے اور زمانہ کی گردش کا انتظار کرتے تھے [2] مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور اپنے پیغمبر کی مدد کرے گا اور اسلام کو رونق دے گا اگر کافروں کو اس پر حسد اور غصہ ہے تو ایک یہی تدبیر ان کا غصہ دور کرنے کی ہے کہ پھانسی میں لٹک کر مر رہیں اور کوئی تدبیر ان کی پیغمبر کے خلاف نہیں چلنے کی۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس کو چاہیے کہ ایک رسی آسمان تک لمبی لٹکائے اور پیغمبر کی مدد جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آ رہی ہے اس کو کاٹ دے، [3] مومن تو کہتے ہیں بس وہی ایک سچا خدا ہے جس نے زمین اور آسمان بنائے اسی کو پوجو اسی کو پکارو اسی سے مدد چاہو اور نصاریٰ اور مشرک اور مجوس وغیرہ اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کو بھی پکارتے ہیں ان کی پوجا کرتے ہیں ان سے مدد چاہتے ہیں، [4] معاذ اللہ اوّل تو پانی ایسا گرم ہوگا کہ سر پر پڑتے ہی پیٹ کی آنتیں وغیرہ سب نکال دے گا، حدیث میں ہے کہ پھر وہ درست کر دی جائیں گی پھر بھی عذاب ہوگا۔ دوسرے سروں پر گرزوں کی مار پڑے گی حدیث میں ہے کہ وہ گرز اتنا بھاری ہے کہ اگر زمین پر رکھا جائے تو سب آدمی اور جن بھی مل کر اسکو نہ اٹھا سکیں اور اگر پہاڑ پر مارا جاتے تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتے، [5] حسن نے کہا دوزخیوں کے تو ہاتھ پاؤں بندھے ہوں گے لیکن آگ کا شعلہ ان کو اوپر چڑھا دیگا پھر اوپر سے گرزوں کی مار پڑے گی اور آگ میں دھکیل دیئے جائیں گے۔ [6] نے کہا دوزخ کی آگ بالکل سیاہ اور تاریک ہے وہاں روشنی کا نام نہیں، [7] کسی کی خصوصیت نہیں، دونوں بلا مزاحمت وہاں عبادت کر سکتے ہیں ارکان حج اور عمرہ بجا لا سکتے ہیں کوئی یہ حق نہیں رکھتا کہ دوسرے کو منع کرے یہ تو خاص مسجد حرام کا حکم ہے۔ اب مکہ کا شہر اور وہاں کے مکانات اس میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں وہ بھی کسی کے ملک نہیں ہو سکتے ہر شخص جہاں چاہے وہاں اتر سکتا ہے۔ بعضے کہتے ہیں گھر اور بستی کا یہ حکم نہیں اور ہر شخص اپنے مکان اور جگہ کا مالک ہے اور دوسرے کو بلا کرایہ اترنے اور ٹھہرنے سے روک سکتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ مکہ کے گھر وقف ہیں نہ ان کا کرایہ لیا جاتے اور نہ ان کی زمین بیچی جائے امام ابو حنیفہ رح نے انہی حدیثوں پر عمل کیا ہے۔

وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۵﴾ (الحج پ ۱۷ ع ۳)

اور جو کوئی اس میں شرارت سے ٹیڑھی راہ پر چلنا چاہے اس کو ہم تکلیف کا عذاب چکھائیں گے [۱]

۱۲۰- اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَاۤ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ﴿۴۶﴾ (الحج پ ۱۷ ع ۶)

کیا یہ لوگ زمین میں نہیں پھرے (ملکوں کی سیر نہیں کی اگر سیر کرتے) تو ان کے دل ایسے ہو جاتے جن سے (حق بات) سمجھ لیتے یا کان ایسے ہو جاتے جن سے (نصیحت) سن لیتے بات یہ ہے کہ آنکھیں تو (ان کی) اندھی نہیں ہیں لیکن دل جو سینوں میں ہیں وہ اندھے ہیں [۲]

۱۲۱- وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۵۱﴾ (الحج پ ۱۷ ع ۷)

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں (کے رد کرنے) میں کوشش کی (اپنے خیال میں) ہم کو عاجز کرنے کے لیے [۳] یہی لوگ دوزخی ہیں۔

۱۲۲- وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿۵۵﴾ (الحج پ ۱۷ ع ۷)

اور جو لوگ کافر ہیں وہ ہمیشہ قرآن میں شک ہی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ ایک ہی ایکا قیامت ان پر آ جائے یا ایک منحوس دن کا عذاب ان پر آ لگے [۴]

۱۲۳- وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵۷﴾ (الحج پ ۱۷ ع ۷)

اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے تو یہی وہ لوگ ہیں جن کو ذلت کا عذاب ہوگا۔

۱۲۴- وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۲﴾ (الحج پ ۱۷ ع ۹)

اور جب ان کے سامنے ہماری صاف صاف آیتیں پڑھی جاتی ہیں [۵] تو ان کافروں کے منہ بگڑے ہوئے دیکھتا ہے [۶] جیسے وہ ان لوگوں پر جو ہماری آیتیں ان کو پڑھ کر سناتے ہیں اب حملہ کر بیٹھیں گے [۷] (اے پیغمبر! ان کافروں سے) کہہ دے میں تم کو اس سے بھی زیادہ ایک بڑی بات سناؤں [۸] (وہ کیا ہے) دوزخ (تمہارے لیے تیار ہے) اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے اس کا وعدہ کیا ہے اور (وہ) برا ٹھکانا ہے [۹]

۱۲۵- فَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ؕ كُلُّ

پھر ان لوگوں نے اپنے دین کو آپس میں پھوٹ کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا [۱۰] ہر فرقہ

---

[۱] شرک بدعت کا ارادہ کرے [۲] بعضوں نے کہا ٹیڑھی راہ یہ ہے کہ مکے کے جانوروں کو ستاتے وہاں کے درخت کاٹے یا وہاں جھوٹی قسم کھائے یا غلہ یا چارہ روک رکھے کہتے ہیں مکہ کی خصوصیت ہے کہ وہاں گناہ کا قصد کرنا بھی گناہ ہے جس پر عذاب ہوگا [۳] تو ظاہر میں بینا ہیں مگر حقیقت میں نابینا [۴] سمجھے ہم ہار جائیں گے یا ان پر قابو نہ پائیں گے [۵] منحوس دن سے مراد قیامت کا دن ہے یا بدر کا دن جس دن کافر خوب مارے گئے اچھی سزا ملی [۶] جن کا مطلب کھلا ہوا ہے، [۷] ان کے چہروں پر ناخوشی معلوم ہوتی ہے [۸] مارنے دوڑیں گے ایسی شکلیں بناتے ہیں بدعتیوں کا بھی یہی حال ہے جب ان کو آیت یا حدیث سنائیے تو منہ بنا لیتے ہیں گویا کاٹ کھائیں گے چپت لگائیں گے، [۹] یعنی تم نے جو اللہ تعالیٰ کی آیتیں سن کر غصہ کیا منہ بنایا اس سے بھی بدتر یا اس سے بھی زیادہ ناگوار ایک بات سناؤں یعنی جو آیتیں تم نے سنی ہیں ان سے کہیں سخت، [۹] جو مردود اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کے رسول کا کلام سن کر منہ بنا دے اس کو اور جلاؤ کہو تیرے لیے دوزخ تیار ہے مرتے ہی فی النار و السقر ہوگا، [۱۰] ہر ایک نے ایک اینٹ کی جدا مسجد بنائی۔

حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَذَرْهُمْ فِيْ
غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٥٤﴾ (المومنون پ ۱۸ ع ۴)
۲۶ بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ
اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿٦٣﴾
حَتّٰى اِذَا اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ
يَجْئَرُوْنَ ﴿٦٤﴾ لَا تَجْئَرُوا الْيَوْمَ
اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَدْ كَانَتْ
اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ
تَنْكِصُوْنَ ﴿٦٦﴾ مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سٰمِرًا
تَهْجُرُوْنَ ﴿٦٧﴾ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ
جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾
اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٦٩﴾
اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ
وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَوِ اتَّبَعَ
الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَ

جو اس کے پاس ہے (یعنی جو دین اس کا ہے) اسی سے خوش ہے[1] تو (اے پیغمبر) ایک وقت تک[2] ان کی جہالت میں ان کو پڑا رہنے دے یا ڈوبا رہنے دے مگر ان کے دل اس بات سے غافل ہیں[3] اور اس غفلت کے سوا ان کے دوسرے اور برے) کام ہیں جو وہ کیا کرتے ہیں[4][5] یہاں تک کہ جب ہم ان کے آسودہ لوگوں کو عذاب میں گانٹھ لیں گے تو اس وقت بلبلا اٹھیں گے[6] (اس وقت ہم ان سے کہیں گے اب کیوں بلبلاتے ہو مت بلبلاؤ تم کو ہماری طرف سے کوئی مدد نہ ملے گی[7] ایک روز وہ تھا یاد کرو (جب) ہماری آیتیں تم کو پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تو تم اکڑے ہوئے رات کو گپ شپ لگاتے ہوئے بیہودہ بکواس کرتے ہوئے اپنی ایڑیوں کے بل الٹے بھاگتے تھے[8] کیا ان کافروں نے قرآن میں غور نہیں کیا یا (اس وجہ سے بھٹک گئے) کہ ان کے پاس وہ آیا جو ان کے باپ دادوں کے پاس نہیں آیا[9] یا وہ اپنے پیغمبر (حضرت محمدؐ) کو نہیں پہچانتے اس وجہ سے اس کو نہیں مانتے[10] یا وہ کہتے ہیں اس کو (یعنی پیغمبرؐ کو) جنون ہو گیا ہے (ہرگز نہیں) بلکہ (یہ ہے) یہ کہ وہ سچی بات (قرآن) لے کر آیا ہے اور ان کافروں میں اکثر لوگ حق بات کو ناپسند کرتے ہیں[11] اور اگر (کہیں) حق ان کی خوشی پہ چلتا[12] تو آسمان اور

[1] ہر فرقہ اپنے تئیں حق پر اور بہشت کا سزاوار خیال کرتا ہے اور دوسروں کو ناحق پر اور دوزخ کے لائق سمجھتا ہے۔ [2] یعنی خدا کا عذاب جب تک اترے یا مریں [3] ان کو یہ خیال ہی نہیں ہے کہ ان کے اعمال رتی رتی لکھے جاتے ہیں، [4] شرک اور کفر طرح طرح کے گناہ، [5] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور شرک سے اتر کر ان کے اور بھی گناہ ہیں (مثلاً لونڈیوں سے زنا کرانا ان کی خرچی کھانا جن کو وہ کیا کرتے ہیں۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ان کے اور بھی کام ہیں جو مومنوں کے کاموں کے خلاف ہیں جن کو وہ کیا کرتے ہیں [6] چیخیں گے چلائیں گے غل سے فریاد کریں گے وہ عذاب قحط کا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا سے قریش پر آیا تھا یہاں تک کہ مردار بھی کھا گئے بعضوں نے کہا بدر کے دن جو مارے گئے اور ذلیل ہوئے [7] جب اللہ تعالیٰ کا عذاب آ گیا تو اب دعا فائدہ نہ دے گی، [8] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جب ہماری آیتیں تم کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو تم الٹے پاؤں ایڑیوں کے بل لوٹ جاتے تھے بیت اللہ کی مجاوری پر تم اکڑے ہوئے تھے رات کو بیٹھ کر قرآن اور پیغمبر کے حق میں بیہودہ بکواس لگاتے تھے یعنی طرح طرح کے طعنے قرآن اور پیغمبر پر کرتے تھے ابن عباسؓ نے کہا قریش کی عادت تھی رات کو کعبہ شریف کے گرد حلقہ باندھ کر بیٹھتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برائی کرتے اور اسی وجہ سے آنحضرتؐ نے عشاء کی نماز کے بعد رات کی گپ شپ سے منع فرمایا ہے، [9] یعنی پیغمبری کوئی نئی بات تھوڑی ہے اگلے زمانہ میں بہت سے پیغمبر ان کے باپ دادا پاس آ چکے ہیں پھر انکار اور تعجب کا کیا محل ہے قرآن میں انہوں نے غور نہیں کیا اگر غور کرتے تو صاف معلوم ہو جاتا کہ وہ تعریف کے قابل ہے نہ طعن و تشنیع کے لائق اس میں سراسر حکمت بھری ہوئی ہے اور کلام بھی ایسا فصیح ہے کہ آدمی کا مقدور نہیں جو ایسا بنائے، [10] ابو صالح نے کہا قریش کے لوگ خوب جانتے تھے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے اور راستباز ہیں لیکن حسد سے انکار کرنے لگے۔ [11] مثل مشہور ہے اَلْحَقُّ مُرٌّ یعنی سچ بات تلخ ہوتی ہے۔
[12] جو یہ خواہش کرتے اللہ تعالیٰ ویسا ہی حکم دیتا یا قرآن اسی کے موافق اترتا۔

الْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ ۚ بَلْ أَتَيْنَاهُم بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَن ذِكْرِهِم مُّعْرِضُونَ (۷۱) أَمْ تَسْأَلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ (۷۲) وَإِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (۷۳) وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاكِبُونَ (۷۴) وَلَوْ رَحِمْنَاهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِم مِّن ضُرٍّ لَّلَجُّوا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ (۷۵) (المومنون پ۱۸ ع۴)

زمین اور جو لوگ ان میں ہیں (سب) خراب ہو جاتے ہیں[1] بلکہ ہم ان کے پاس وہ کتاب لے کر آئے ہیں جس سے ان کو فخر ہونا چاہیئے تو وہ اپنے فخر (اور عزت وشرف) سے منہ پھیرتے ہیں[2] کیا تو (اے پیغمبر) ان سے کچھ نہیں مانگتا ہے (ہرگز نہیں) تیرے مالک کی فیس[3] بہتر ہے اور وہ (سب سے) اچھا روزی دینے والا ہے[4] اور (پھر دوسری بات یہ ہے) تو تو ان کو بیشک سیدھے رستے کی طرف بلاتا ہے[5] اور بیشک جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے وہ سیدھے رستے سے ہٹ گئے ہیں اور اگر ہم ان پر رحم کریں اور ان کو جو تکلیف[6] ہے وہ دور کر دیں تو اور اپنی شرارت پر جم کر بھٹکے پھریں[7]

۱۲۷۔ بَلْ قَالُوا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ (۸۱) قَالُوا أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ (۸۲) لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا هَٰذَا مِن قَبْلُ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ (۸۳) (المومنون پ۱۸ ع۵)

بلکہ جیسا[8] اگلے لوگ بکتے رہے یہ بھی بکتے ہیں کہتے ہیں کیا جب ہم مر گئے اور خاک ہو گئے ہڈیاں رہ گئیں تو پھر اٹھائے جائیں گے (پھر زندہ ہوں گے) بیشک ہم سے پہلے ہمارے باپ دادوں سے وعدہ کیا گیا تھا[9] یہ کچھ نہیں مگر اگلے لوگوں کے (بنائے ہوئے) ڈھکوسلے ہیں[10]۔

۱۲۸۔ أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ (۱۱۵) (المومنون پ۱۸ ع۶)

لوگو (کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تم کو بیکار (یا کھیل) بنایا ہے۔ (مر کر خاک ہو جاؤ گے اور ہمارے پاس لوٹ کر نہ آؤ گے)[11]

---

[1] کوئی ایک خواہش کرتا ہے دوسرا اس کے خلاف۔ چلو نہ یہ ہوتا نہ وہ سارا انتظام درہم برہم ہو جاتا ان کی خواہش شرک کی ہے اور اگر یہ خواہش پوری ہوتی اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے خدا بھی ہوتے تو آسمان و زمین سب بگڑ جاتے رات دن لڑائیوں جھگڑوں کا بازار گرم رہتا جیسے اوپر گذر چکا ہے، [2] قرآن شریف عربی زبان میں اترا قریش کو چاہیے تھا کہ جان و دل سے اس کو قبول کرتے اور یہ خیال کرتے کہ قرآن شریف کی وجہ سے ساری دنیا میں ہماری عزت اور فضیلت پھیلے گی ایسا تو نہ کیا اپنی ناک آپ کاٹنے کی فکر میں پڑ گئے [3] جو ثواب اور درجہ وہ تجھ کو آخرت میں دے گا وہ ان کی فیس سے کہیں بہتر ہے الخ [4] مطلب یہ ہے کہ تم میری نصیحتوں سے اس وقت گریز کرتے تو ایک بات تھی کہ میں تم سے کچھ مال ومتاع یا دنیاوی منفعت کا طالب ہوتا میں تو خالص خدا کے لیے تم کو نصیحت کرتا ہوں اور تم سے کسی فائدہ کا طالب نہیں ۔ ایسے بےغرض خیر خواہ ناصح کی نصیحت نہ ماننا سخت نادانی ہے، [5] اور جس شخص کو ذرا بھی عقل ہو اس کو اگر کوئی ٹیڑھے پیچدار راستہ سے سیدھے راہ کی طرف بلائے تو فوراً شکریہ کے ساتھ مان لے گا شرک اور کفر کی راہ ٹیڑھی راہ ہے اور توحید سیدھی راہ ہے، [6] قحط اور گرانی کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بددعا سے آئی تھی، [7] جب بھی ان کو خدا کی طرف توجہ نہ ہو بلکہ یہ سمجھیں کہ یہ ہمارا اقبال ہے یا ہمارا انتظام ہے کہ آئی ہوئی بلا آسانی کے ساتھ ٹل گئی، [8] صرف تقلید کرتے ہیں دلیل دلیل کچھ نہیں، [9] جو لوگ اپنے تئیں پیغمبر کہتے تھے انہوں نے یہ بات تبلائی تھی، [10] انہوں نے دنیا کے انتظام کے لیے اور شریر اور بدکار لوگوں کو شرارت سے باز رکھنے کے لیے یہ ڈھوسلا نکالا کہ مرنے کے بعد اعمال کا حساب دینا ہے اچھے کام کا ثواب ملے گا اور برے کام پر عذاب ہوگا، [11] اس آیت میں ان بے وقوفوں کا رد ہے جو کہتے ہیں عالم اللہ میاں کا ایک کھلونا ہے چند روز کھیلا پھر بگاڑ ڈالا حشر نشر عذاب ثواب کہاں۔

۱۲۹- وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيْعَةٍ ﴿۳۹﴾ (النور پ ۱۸ ع ۶)

اور کافروں کے (نیک) اعمال (جیسے خیرات وغیرہ) اس چمکتے ریتے کی طرح جو چٹیل میدان میں ہو۔

۱۳۰- وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ (النور پ ۱۸ ع ۶)

اور یہ (منافق) لوگ کہتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ اور رسول پر ایمان لائے اور ہم نے (اللہ تعالیٰ اور رسول کا حکم) مان لیا پھر ایسا کہنے کے بعد ان میں کا ایک فرقہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کے حکم سے) منہ پھیر لیتا ہے اور یہ لوگ درحقیقت ایمان نہیں رکھتے ۵۱

۱۳۱- وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾ (النور پ ۱۸ ع ۲)

اور جب ان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ان کا جھگڑا فیصل کرنے کے لیے بلایا جاتا ہے تو ایک ہی ایکا ان کا ایک فرقہ گریز کر جاتا ہے ۵۲

۱۳۲- وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَىِٕنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۭ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾ (النور پ ۱۸ ع ۷)

اور (اے پیغمبر) ان منافقوں نے اللہ تعالیٰ کی پکی قسمیں کھائیں کہ اگر تو ان کو حکم کرے تو وہ جہاد کے لیے ضرور نکلیں گے کہہ دے قسم نہ کھاؤ (جھوٹی قسم کھانے سے فائدہ کیا تمہاری) طاعت معلوم ہے ۵۳ بیشک جو تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی خبر ہے۔

۱۳۳- لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾ (النور پ ۱۸ ع ۷)

(اے پیغمبر) یہ مت سمجھ کہ کافر لوگ زمین میں (کہیں بھاگ کر) ہم کو تھکا دیں گے (کہ ہم ان کو نہ پکڑ سکیں) ان کا تو (مقرری) ٹھکانا جہنم ہے (وہ اس میں ضرور جائیں گے) اور بیشک وہ بُرا ٹھکانا ہے۔

۱۳۴- وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ۨ افْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ڔ فَقَدْ جَاۗءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ﴿۴﴾ وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ

اور کافر (قرآن کی نسبت) کہتے ہیں یہ تو اور کچھ نہیں جھوٹ ہے جس کو اس شخص نے بٹ لیا ہے اور دوسرے لوگوں نے بھی اس بٹنے میں اس کی مدد کی (سخت افسوس ہے جب بھی ان سے کچھ نہ بنا) تو یہ ظلم اور فریب پر آ گئے ۵۴ اور کہتے ہیں (قرآن ہے کیا) اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جو اس نے لکھوا رکھی ہیں وہ صبح اور شام اس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ۵۵ (اے پیغمبر ان کافروں سے) کہہ دے

---

۵۱ ان کے دل میں یقین نہیں ہے صرف زبان سے اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں، ۵۲ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کی طرف توجہ نہیں کرتا نہ حاضر ہوتا ہے۔ سید علامہ نے کہا ہمارے زمانہ میں مقلدین کا یہی حال ہے جب ان سے کہو قرآن اور حدیث کی رو سے اپنا جھگڑا فیصلہ کر لو تو چل دیتے ہیں اور راضی نہیں ہوتے، ۵۳ خوب مشہور ہے جیسے تم اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کرتے ہو ایک حکم تو مانتے نہیں دل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن ہو سارے جہان کو یہ معلوم ہے اس پر دنیا سازی کر کے جھوٹی قسمیں کھا کر اور اپنے تئیں گنہگار کرتے ہو کہ ہم آپ کے ایسے تابعدار ہیں کہ حکم ہوتے ہی نکل کھڑے ہوں گے ۵۴ یعنی یہود کے چند عالموں نے الخ ۵۵ لگے ڈھینگا مشتی کی باتیں کرنے بھلا قرآن کو دیکھو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے امی اور ان پڑھ کا اس کو بٹ لینا کیا کہی ہے جس شخص نے ساری عمر جھوٹ نہ بولا ہو اور راستگوئی اور سچائی میں ضرب المثل ہو وہ اپنے مالک پر جھوٹ بٹے گا ہر گز یہ عقل میں نہیں آتا ۵۶ ایسا نہ ہو بھول جائے کیونکہ وہ امی ہے خود تو لکھ پڑھ نہیں سکتا۔

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا
رَّحِيْمًا ﴿۶﴾ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ
الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ لَوْلَآ
اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ﴿۷﴾
اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ
مِنْهَا ؕ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا
رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۸﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ
الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۱۰﴾

(الفرقان پ ۱۸ ع ۱)

۱۳۵۔ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۚ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ
بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ﴿۱۱﴾ (الفرقان پ ۱۸ ع ۲)

۱۳۶۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ
عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا
فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿۲۱﴾

(الفرقان پ ۱۹ ع ۳)

قرآن تو اس (خدا) نے اتارا ہے جو آسمان اور زمین کی چھپی باتیں (غیب کی بات) جانتا ہے بیشک وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے[1]۔ اور کہتے ہیں یہ کیسا پیغمبر ہے[2] کھانا وہ کھاتا ہے[3] اور بازاروں میں وہ پڑا پھرتا ہے[4] خیر یہ بھی سہی ہم نے مان لیا بھلا اس پر ایک فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا وہ بھی اس کے ساتھ ساتھ رہ (لوگوں کو) ڈراتا رہتا[5] یا (آسمان سے) ایک خزانہ کیوں نہیں اس پر ڈالا گیا یا (خیر یہ بھی نہیں تو) ایک باغ تو اس کا ہوتا جس میں سے وہ کھاتا رہتا[6] اور یہ ظالم[7] کہتے ہیں تم تو ایسے شخص کے تابعدار بن گئے ہو جس پر کسی نے جادو کر دیا ہے[8] (اے پیغمبر) دیکھ تو وہ تیرے حق میں کیا کیا باتیں بناتے ہیں[9] تو وہ گمراہ ہو گئے اب راہ پر نہیں آسکتے[10]

بات یہ ہے کہ ان کافروں نے قیامت کو جھوٹ سمجھا اور جو کوئی قیامت کو جھٹلائے اس کے لیے ہم نے دوزخ تیار کر رکھی ہے[11]

اور جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں (اگر محمد سچے ہیں تو) ہم پر فرشتے کیوں نہیں اترتے[12] یا ہم اپنے پروردگار کو دیکھ لیں (تو ان کی بات مانیں) ان لوگوں نے اپنے دلوں میں غرور پیدا کیا ہے اور شرارت کر رہے ہیں کیسی بڑی شرارت[13]

---

[1] ورنہ اس بے ادبی اور زبان درازی کی سزا میں جو تم اس کلام اور اس پیغمبر سے کر رہے ہو تم پر فوراً عذاب اترتا۔ [2] کہیں ایسا شخص پیغمبر ہو سکتا ہے پیغمبر ہوتا تو ایک فرشتے کی طرح بیٹھا رہتا نہ کچھ کھاتا نہ پیتا نہ روٹی پیدا کرنے کے لیے بازار میں جاتا۔ واللہ کیا بیوقوف گدھے تھے یہ نہ سمجھے کہ پیغمبر بھی ایک آدمی ہوتا ہے اور آدمیوں کی طرح کھاتا پیتا بھی ہے بازار میں بھی جاتا ہے [3] جہاں یہ جاتا فرشتہ ساتھ رہتا اور لوگوں سے کہتا اس کی بات مان کو یہ سچا پیغمبر ہے۔ [4] یہ کیوں نہیں برسا کہ بازار میں جانے اور روٹی کمانے کی فکر نہ کرنا پڑتی، [5] اور روٹی کا محتاج نہ ہوتا مطلب یہ ہے کہ پیغمبر کیونکر ہو سکتا ہے فرشتہ ہوتا تو کھاتا پیتا کیوں بادشاہ ہوتا تو بازاروں میں کیوں مارا پھرتا خیر کم سے کم اتنا تو ضرور چاہیے تھا کہ اس کے ساتھ اس کی مدد کے لیے اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ تو ہوتا یا کچھ مالداری ہوتا خزانہ والا یا جائیداد والا ہوتا جب یہ کوئی بات نہیں تو ہم کیونکر باور کریں کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا واقعی سچا پیغمبر ہے۔ [6] راہ پر وہی آسکتا ہے جس کی مزاج میں انصاف ہو وہ تو ہٹ دھرمی پر مستعد ہو گئے ہیں کہتے پیغمبری کو دنیا کے مال و دولت سے کیا علاقہ کھانا پینا بازار میں جانا یہ سب پیغمبر کرتے رہے ایسے ناسمجھ لوگ راہ پر کیوں آئیں گے، [7] چونکہ قیامت اور حشر نشر کے قائل نہیں ہیں اس لیے جو منہ میں آتا ہے وہ بک دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اور پیغمبر کے ساتھ بے ادبی کرتے ہیں مثل مشہور ہے، بے حیا باش ہرچہ خواہی کن، [8] جو ان کی پیغمبری کی گواہی دیں، [9] ایمان داروں سے جو پیغمبر کے تابعدار بن گئے ہیں، [10] اس کی عقل جاتی رہی ہے وہ تو معمولی آدمی سے بھی بدتر ہے، [11] کبھی کہتے ہیں اس پر جادو ہوا ہے کبھی کہتے ہیں محتاج ہے بازاروں میں مارا پھرتا ہے۔ [12] اول تو اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کو نہیں مانتے حالانکہ اگلے زمانہ میں سینکڑوں پیغمبر اس طرح آدمی کے لباس میں آچکے ہیں دوسرے فرشتوں کو چاہتے ہیں وہ ان پر اتریں یہ منہ اس پر خواہش۔ تیسرے اس سے بھی بڑھ چڑھ کر ایسا بڑا بول بولنے لگے کہ ہم خود اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیں بھلا کیسے تمہاری کیا بساط ایک قطرہ ناچیز ایک مردار بدبودار تو اس کا پروردگار دیکھنے کی خواہش کرتے ہو جو شہنشاہ زمین اور آسمان ہے۔

١٣٦- وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً ۚ كَذَٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ ۖ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا (٣٢) (الفرقان پ١٩ ع٣)

اور کافر کہتے ہیں اس پیغمبر (یعنی حضرت محمدؐ) پر قرآن سب کا سب ایک ہی بار کیوں نہیں اترا[1] تھوڑا تھوڑا ہم نے اسلیے اتارا کہ تیرے دل کو اس وجہ سے تسلی دیتے رہیں[2] اور ہم نے اس کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھ سنایا[10]

١٣٧- الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيلًا (٣٤) (الفرقان پ١٩ ع٣)

(یہ کافر وہ لوگ ہیں) جو اپنے منہ کے بل دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے ان کا ٹھکانا بُرا اور سب سے بڑھ کر گمراہ یہی لوگ ہیں۔

١٣٨- وَإِذَا رَأَوْكَ إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا أَهَٰذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا (٤١) إِن كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ آلِهَتِنَا لَوْلَا أَن صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۚ وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ أَضَلُّ سَبِيلًا (٤٢) (الفرقان پ١٩ ع٤)

اور (اے پیغمبرؐ) جب لوگ تجھ کو دیکھتے ہیں تو تجھ سے ٹھٹھا ہی کرتے ہیں[3] یہی (حضرت) ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے[4] (اور کہتے کیا ہیں) یہ شخص تو قریب تھا کہ ہم کو ہمارے دیوتاؤں سے بہکا دے (ایسی ایسی باتیں سمجھائیں) اگر ہم اپنے دیوتاؤں پر جمے نہ رہتے (واہ رے عقل) اور آگے چل کر (جب قیامت کا عذاب دیکھیں گے تو ان کو معلوم ہو جائے گا کون گمراہ تھا[5]

١٤٠- وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْجُدُوا لِلرَّحْمَٰنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمَٰنُ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُورًا ۩ (٦٠) (الفرقان پ١٩ ع٥)

اور جب ان کافروں سے کہا جاتا ہے رحمٰن (یعنی خدا) کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں رحمٰن کون ہے کیا تو جس کو کہے اس کو ہم سجدہ کریں (نہ جان نہ پہچان) اور (رحمٰن کا نام لینے سے) ان کی نفرت اور بڑھ جاتی ہے[6]

١٤١- قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ ۖ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا (٧٧) (الفرقان پ١٩ ع٦)

(اے پیغمبرؐ کہہ دے اگر تم خدا کو نہ پکارتے رہتے تو میرے مالک کو کچھ تمہاری پرواہ نہیں ہے[7] سو اب تو تم نے (اس کی آیتوں کو جھٹلایا) تو اس کا وبال ضرور پڑے گا[8]

١٤٢- إِن نَّشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ (٤) (الشعراء پ١٩ ع١)

اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ان پر ایک (بڑی اور ہولناک) نشانی اتاریں پھر (اس کو دیکھ کر) ان کی گردنیں اس کے سامنے جھک جائیں[9]

---

[1] جیسے توریت شریف حضرت موسیٰ پر اتری تھی ۔[2] کبھی آدمیت کے ساتھ تیری باتوں پر غور نہیں کرتے ، [3] مردود تحقیر کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کرنے کہ یہی صاحب اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں ، [4] لیکن ہم شرک پر خوب مضبوط تھے اس لیے اس کی باتوں سے نہ بہکے ، [5] کون سیدھی راہ سے بہکا ہوا تھا ، [6] یہاں پر سجدہ ہے پڑھنے والے سننے والے پر مکہ کے مشرکوں میں اللہ تعالیٰ کا نام رحمٰن مشہور نہ تھا جب ان سے کہا جاتا رحمٰن کو سجدہ کرو تو ایسی کفر کی بات کہتے اور کہتے ہم تو رحمٰن کو نہیں پہچانتے البتہ یمامہ کا رحمٰن ہمیں معلوم ہے یعنی مسیلمہ کذاب اس کو رحمٰن کہا کرتے تھے جب کسی قوم کی تباہی آتی ہے اور اس کی عقل اس طرح سے الٹ جاتی ہے [7] تمہاری ان کے سامنے کوئی حقیقت نہیں ہے ایک مچھر سے بھی کم چونکہ تم اس سے دعا کرتے رہتے ہو اس کے سامنے گڑگڑاتے رہتے ہو تو وہ اپنے رحم سے تم پر عنایت کرتا ہے اور عذاب نہیں کرتا ، [8] وہ وبال یہ پڑا کہ بدر کے دن مارے گئے اور ذلیل اور قید ہوئے ، [9] یا ان کے بڑے بڑے سردار لوگ بھی اس کو دیکھ کر جھک پڑیں [10] یا تیرے دل کو اس سے قوت دیں تو اچھی طرح اس کو یاد کرے [11] جیسی جیسی ضرورت ہوتی جاتی ہے ہم اسکو جبرئیل کی زبان سے تجھ کو سناتے جاتے ہیں۔

۱۴۳- فَقَدْ كَذَّبُوا فَسَيَأْتِيهِمْ أَنْبَٰٓؤُا مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۶﴾ (الشعراء پ ۱۹ ع ۱)

خبر انہوں نے تو (اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو) جھٹلایا (اس سے ٹھٹھا مذاق کیا) اب جس کا وہ ٹھٹھا اڑاتے ہیں اس کی حقیقت ان کو معلوم ہو جائے گی ۵۱ جو لوگ

۱۴۴- إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ أَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُونَ ﴿۴﴾ أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ لَهُمْ سُوٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ﴿۵﴾ (النمل پ ۱۹ ع ۱)

آخرت کا یقین نہیں رکھتے ہم نے اُن کے (بُرے) کام ان کی نظر میں اچھے کر دکھائے ہیں پھر وہ بہکے بہکے پھر رہے ہیں ۵۲ یہی لوگ ہیں جن کو (آخرت میں) بُرا عذاب ہونے والا ہے اور آخرت میں سب سے زیادہ وہی خراب ہونے والے ہیں

۱۴۵- بَلِ ادَّارَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْآخِرَةِ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِّنْهَا بَلْ هُم مِّنْهَا عَمُونَ ﴿۶۶﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوٓا أَءِذَا كُنَّا تُرَٰبًا وَءَابَآؤُنَآ أَئِنَّا لَمُخْرَجُونَ ﴿۶۷﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هَٰذَا نَحْنُ وَءَابَآؤُنَا مِن قَبْلُ إِنْ هَٰذَآ إِلَّآ أَسَٰطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿۶۸﴾ (النمل پ ۲۰ ع ۵ و ۶)

بات یہ ہے کہ آخرت میں ان کا علم پورا ہو گا (جب آنکھ سے دیکھ لیں گے ۵۳) اور (اس دنیا میں تو) وہ آخرت میں شک ہی کیتے رہیں گے بلکہ (شک کیا) آخرت سے (بالکل) اندھے بنے رہیں گے ۵۴ اور کافر کہتے ہیں بھلا جب ہم اور ہمارے باپ دادا (گل سڑ کر) خاک ہو گئے تو کیا پھر (دوبارہ زمین سے) ہم نکالے جائیں گے ۵۵ اس سے پہلے بھی ہم سے اور ہمارے باپ دادوں سے ایسے وعدے ہو چکے تھے ۵۶ یہ کچھ نہیں صرف اگلے لوگوں کی بنی ہوئی باتیں ہیں ۵۷

۱۴۶- وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿۷۱﴾ قُلْ عَسَىٰٓ أَن يَكُونَ رَدِفَ لَكُم بَعْضُ الَّذِي تَسْتَعْجِلُونَ ﴿۷۲﴾ (النمل پ ۲۰ ع ۶)

اور یہ کافر (مسلمانوں سے) کہتے ہیں اگر تم سچے ہو یہ وعدہ ہم پر (عذاب آنے کا) کب پورا ہو گا (ان کے جواب میں) کہہ دے عجب نہیں اس عذاب میں سے جس کی تم جلدی مچا رہے ہو کچھ تمہاری پیٹھ پہ آ لگا ہو ۵۸

۱۴۷- وَلَوْلَآ أَن تُصِيبَهُم مُّصِيبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا رَبَّنَا لَوْلَآ أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ ءَايَٰتِكَ وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۴۷﴾

اور (ہم نے تجھ کو اسلیے بھیجا) ایسا نہ ہو جب اُنکے (بُرے) اعمال کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت (عذاب) آن پڑے تو وہ یوں کہنے لگیں مالک ہمارے تو نے ہمارے پاس ایک پیغمبر کیوں بھیجا کہ ہم تیری آیتوں پہ چلتے اور مسلمان ہو جاتے ۵۹

۵۱ جب خدا کا عذاب دیکھیں گے اس وقت سمجھ لیں گے کہ پیغمبر سچے تھے اور اللہ تعالیٰ کا کلام برحق تھا، ۵۲ یا پھر وہ انہی کاموں کو ہمیشہ کیے جاتے ہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے ہم نے ان کو بھی نیک اعمال بتا دیئے ہیں پر وہ بھٹکے پھرتے ہیں یعنی نیک کام نہیں کرتے باوجودیکہ ان کو معلوم ہو گیا ہے کہ یہ نیک کام ہیں ۵۳ شاہ عبدالقادر صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے ہار گئی ان کی دریافت آخرت میں ۵۴ آخرت کا کچھ خیال ہی نہ کریں گے نہ اس کی دلیلوں میں غور کریں گے رات دن دنیا ہی میں غرق رہیں گے، ۵۵ یعنی حضرت محمدؐ کی پیغمبری سے، ۵۶ جاہلیت کے زمانہ میں بھی بعضے عرب لوگ یہود اور نصاریٰ سے سن کر یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ قیامت آئے گی اور حشر نشر ہو گا ۵۷ انہوں نے دنیا کے انتظام کے لیے اور بدکاروں اور ظالموں کو ڈرانے کے لیے مصلحت کے طور پر یہ بات بنا لی ہے اور مرنے کے بعد پھر جینا اور اعمال کا محاسبہ دینا ہو گا، ۵۸ یعنی نزدیک آن پہنچا ہو مراد بدکار کا عذاب ہے جو آخر کار کافروں سے آ لگا اس طرح ہار گئے اور ذلیل ہوئے، ۵۹ مطلب یہ ہے کہ ان کے بُرے اعمال کی وجہ سے ان کو عذاب ہونا ضرور ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی زبان بند کرنے کے لیے تجھ کو پیغمبر بنا کر ان کی طرف بھیج دیا تاکہ ان کو یہ عذر نہ رہے کہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچانے والا کوئی نہیں آیا، اگر آتا تو ہم ضرور ایمان لاتے۔ گویا پیغمبر بھیج کر اللہ تعالیٰ نے حجت تمام کر دی۔

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ط اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ج قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظَاهَرَا قف وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ (۴۸) قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (۴۹) فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ط وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ (۵۰) وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ (۵۱)

(القصص پ ۲۰ ع ۵)

(اور اس عذاب سے بچے رہتے) پھر جب ہماری طرف سے سچا (پیغمبرؐ) ان کے پاس پہنچا (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو کہنے لگے اس کو ویسے معجزے کیوں نہ ملے جیسے موسیٰ کو ملے تھے[۵۱] کیا ان سے پہلے لوگوں نے ان (معجزوں) کا انکار نہیں کیا جو موسیٰ کو ملے تھے کہنے لگے موسیٰ اور ہارون دونوں جادوگر ہیں ایک دوسرے کے مددگار اور کہنے لگے ہم تو کسی کو بھی نہیں مانتے[۵۲] (اے پیغمبرؐ ان سے) کہہ دے اگر تم سچے ہو تو ان سے[۵۳] بڑھ کر کوئی راہ بتانے والی کتاب لاؤ میں اس پر چلنے کو حاضر ہوں پھر اگر وہ ایسا نہ کر سکیں[۵۴] تو سمجھ لے کہ وہ (حق کی پیروی) نہیں چاہتے بلکہ اپنی خواہش پر چلنا چاہتے ہیں اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے بن بتلائے اپنی خواہش پر چلے اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہوگا بیشک اللہ تعالیٰ (ایسے) بے انصاف (بہکے) لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا اور ہم نے تو لگاتار قرآن مجید کی آیتیں لوگوں پر بھیجیں اس لیے کہ وہ دھیان کریں[۵۵]

۱۴۸- وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ط اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ (۵۷)

(القصص پ ۲۰ ع ۶)

اور (اے پیغمبرؐ) یہ قریش کے) کافر کہتے ہیں اگر ہم تیری راہ پر ہو جائیں[۵۶] تو اپنے ملک سے نکال دیئے جائیں[۵۷] کیا ہم نے ان کو حرم کی زمین میں نہیں جمایا جہاں کچھ ڈر نہیں[۵۸] ہر قسم کے میوے ہمارے دیئے ہوئے (ہر ملک سے) وہاں کھنچے چلے آتے ہیں لیکن ان میں اکثر لوگ نادان ہیں[۵۹]

۱۴۹- وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں ہماری راہ پر چلو (کفر اختیار کر لو) اور

۵۱ عصا اور ید بیضا یا تورات کی تختیاں، ۵۲ نہ موسیٰ کو نہ ہارون کو بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کیا ان قریش کے کافروں نے حضرت محمدؐ سے پہلے جو معجزے حضرت موسیٰ کو ملے تھے ان کا انکار نہیں کیا کہنے لگے موسیٰ بھی جادوگر تھے اور محمدؐ بھی جادوگر ہیں دونوں ایک ہی چٹے بٹے یا تورات اور قرآن دونوں جادو ہیں ایک کی ایک مدد میں اور کہتے ہیں ہم تو ایک کو بھی نہیں مانتے یعنی نہ موسیٰ علیہ السلام کو نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یا نہ تورات کو نہ قرآن کو، ۵۳ کہ تورات اور قرآن یا انجیل اور قرآن دونوں جھوٹے ہیں، ۵۴ کوئی کتاب ان کتابوں سے بہتر نہ لا سکیں، ۵۵ یعنی ایک کے بعد ایک نصیحت اسی طرح ایک قصے کے بعد دوسرا قصہ بیان کیا کسی طرح وہ غور تو کریں یا ایک پیغمبر کے بعد دوسرا پیغمبر بھیجا تاکہ شاید ۵۶ تیرے ساتھ سچا دین اختیار کریں، ۵۷ دوسرے عرب کے قبیلے جو اسلام کے مخالف ہیں جمع ہو کر ہم کو مکہ سے اچک لے جائیں گے اور کہیں لے جا کر مار ڈالیں گے یا لونڈی غلام بنائیں گے اور ہم میں یہ طاقت نہیں کہ ان سب کا مقابلہ کریں بعضے قریش کے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی عذر ایمان نہ لانے کے لیے پیش کیا تھا اس وقت یہ آیت اتری، ۵۸ وہاں کے جانور اور درخت تک کو کوئی نہیں ستاتا تو وہاں کے آدمیوں کو کون ستائے گا یا مطلب یہ ہے کہ باوجود ان کے شرک اور کفر کے ہم نے ان کو ایسے حرم میں جگہ دی جو امن کا مقام ہے پھر جب وہ توحید اختیار کریں گے تو ہم ان کو کیونکر تباہ ہونے دیں گے، ۵۹ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر غور نہیں کرتے مکہ کی زمین میں کچھ پیدا نہیں ہوتا لیکن جب وہاں جائیے تو وہ وہ میوے کھانے میں آتے ہیں جو بڑے بڑے شاداب اور سرسبز ملکوں میں نصیب نہیں ہوتے۔

اتَّبِعُوا سَبِيلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطَايَاكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحَامِلِينَ مِنْ خَطَايَاهُمْ مِنْ شَيْءٍ ؕ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿١٢﴾ وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ ؗ وَلَيُسْأَلُنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿١٣﴾ (العنكبوت پ ۲۰ ع ۱)

(قیامت کا اگر تم کو ڈر ہے تو) تمہارے گناہوں کے بوجھ ہم (اس دن) اٹھالیں گے جھوٹ بکتے ہیں وہ ذرا بھی ان کے گناہوں کا بوجھ اٹھانے والے نہیں اور وہ تو (خود) اپنے بوجھ اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ دوسرے لوگوں کے[1] بوجھ[2] اور بیشک قیامت کے دن ان سے پوچھا جائے گا جو وہ (دنیا میں) جھوٹ باندھتے رہے[3]

۱۵۰- وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَلِقَائِهِ أُولَٰئِكَ يَئِسُوا مِنْ رَحْمَتِي وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٣﴾ (العنكبوت پ ۲۰ ع ۲)

اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں اور اللہ تعالیٰ کے ملنے کو (حشر نشر کو) نہ مانا وہ مہربانی سے ناامید ہوئے[4] اور ان کو تکلیف کا عذاب ہوگا۔

۱۵۱- وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَاتٌ مِنْ رَبِّهِ ؕ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللَّهِ ؕ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٥٠﴾ (العنكبوت پ ۲۱ ع ۵)

اور (مشرک) کہتے ہیں اس پیغمبر (حضرت محمدؐ) پر اس کے مالک کی طرف سے نشانیاں کیوں نہ اتریں[5] کہہ دے نشانیاں اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور میں تو اور کچھ نہیں ایک کھلا ڈرانے والا ہوں۔

۱۵۲- وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوا بِاللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٥٢﴾ (العنكبوت پ ۲۱ ع ۶)

اور جو لوگ جھوٹے معبودوں پر ایمان لاتے اور اللہ تعالیٰ کو نہ مانا (قیامت کے دن) وہی نقصان پائیں گے۔

۱۵۳- يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ ﴿٧﴾ (الروم پ ۲۱ ع ۱)

وہ تو دنیا کی زندگی کے ظاہر (سامان) جانتے ہیں (زراعت، حرفت تجارت نوکری) اور آخرت سے بے خبر ہیں[6]

۱۵۴- ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسَاءُوا السُّوأَىٰ أَنْ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِئُونَ ﴿١٠﴾ (الروم پ ۲۱ ع ۱)

پھر جن لوگوں نے برا کیا ان کا انجام بھی برا ہوا کیونکہ انہوں نے اللہ (سبحانہ و تعالیٰ) کی آیتوں کو جھٹلایا اور ان پر ٹھٹھے مارتے تھے۔

۱۵۵- وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ فَأُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ﴿١٦﴾ (الروم پ ۲۱ ع ۲)

اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں اور قیامت کے ملنے کو جھٹلایا وہ عذاب میں گھسے رہیں گے (سدا اس میں پڑے رہیں گے)

۱۵۶- بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَهُمْ

بات یہ ہے کہ ان ظالموں (مشرکوں) نے بن سمجھے بوجھے اپنی خواہشوں

---

[1] جن کو انہوں نے گمراہ کیا ہے [2] جیسے حدیث میں ہے جو کوئی بری بات نکالے تو اس پر اس کا بھی بوجھ پڑے گا اور ان لوگوں کا بھی جو اس کی بات پر عمل کریں [3] اللہ تعالیٰ پر افتراء اور بہتان کرتے ہیں [4] دنیا میں یا قیامت میں ناامید ہوں گے، [5] جیسے حضرت موسیٰ کو عصا اور حضرت صالح کو اونٹنی ملی تھی [6] تمام دنیا داروں کا یہی حال ہے دنیا کی ظاہری آرائش اور ساز و سامان کی فکر میں ہیں خدا تعالیٰ سے غرض نہیں۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ دنیا دار فتح اور شکست کو دنیا کے ظاہری سامان پر منحصر جانتے ہیں اور جس کے پاس جنگ کا سامان مال و دولت لشکر و ہتھیار زیادہ ہوتے ہیں سمجھتے ہیں کہ اس کی فتح ہوگی ان کو انجام کی خبر نہیں۔ انجام اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔

بِغَيْرِ عِلْمٍ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ (الروم پ ۲۱ ع ۴)

کی پیروی کی ہے ۵۱ تو جس کو اللہ تعالیٰ بہکا دے اسکو کون راہ پر لا سکتا ہے (اور اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں) کوئی ان کی مدد نہیں کر سکتا۔

۱۵۷- وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾ (الروم پ ۲۱ ع ۵)

اور اگر ہم آندھی (ایسی) بھیجیں پھر لوگ کھیت کو دیکھیں پیلا پڑا ہے تو اس کے بعد ناشکری کرنے لگیں گے ۵۲

۱۵۸- وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۶﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْۤ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۷﴾ (لقمن پ ۲۱ ع ۱)

اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو واہی (لغو بیکار خدا کو بھلانے والی) باتیں مول لیتے ہیں اسلیے کہ بن سمجھے بوجھے اللہ تعالیٰ کی راہ سے (لوگوں کو) بہکا دیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ کو ہنسی ٹھٹھا بنائیں ان لوگوں کو (قیامت کے دن) ذلت کا عذاب ہوگا ۵۳ اور جب (ان لوگوں میں سے) کسی کو ہماری آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ اکڑتا ہوا پیٹھ موڑ کر چل دیتا ہے گویا اس نے اس کو سنا ہی نہیں گویا اس کے دونوں کانوں میں بوجھ ہے (بہرا پن) تو (اے پیغمبر ایسے شخص کو تکلیف کے عذاب کی خوشخبری سنا دے ۵۴

۱۵۹- وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿۲۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۲۱﴾ (لقمن پ ۲۱ ع ۳)

اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں خود (خواہ مخواہ) اللہ تعالیٰ کے مقدمے میں جھگڑتے ہیں نہ ان کو سمجھ ہے نہ سوجھ نہ کوئی روشن کتاب ان کے پاس ہے ۵۵ اور جب ان سے کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے جو (قرآن) اتارا اس پر چلو تو کہتے ہیں ہم تو اس پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا بھلا اگر شیطان ان کے باپ دادوں کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا رہا ہو ۵۶

۱۶۰- وَقَالُوْۤا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ

اور یہ (کافر) کہتے ہیں جب ہم زمین میں (خاک ہو کر) غائب ہو

۵۱ جس کو چاہا دیوتا بنا لیا، ۵۲ اور رونے پیٹنے لگیں گے مطلب یہ ہے کہ آدمی کا دل نہایت ضعیف ہے دم بھر میں خوش ہوتا ہے اور دم بھر میں رونے لگتا ہے، ۵۳ واہی باتوں سے گانا بجانا قصے کہانیاں جھوٹی ناولیں اور تمام کھیل کود کی باتیں مراد ہیں جس نے کہا واہی باتوں سے گانا اور بجانا مراد ہے۔ بعضوں نے کہا کفر اور شرک کی باتیں۔ ابن عباس نے کہا گانا مراد ہے اور ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت نضر بن حارث کے باب میں اتری وہ بادشاہوں کے قصے لوگوں کو سناتا اور قرآن سننے سے لوگوں کو روکتا۔ ابن مسعود نے قسم کھا کر کہا واہی باتوں سے گانا مراد ہے اور ایسا ہی منقول ہے ایک جماعت تابعین سے اور اکثر علماء نے غنا اور مزامیر کا سننا حرام یا مکروہ رکھا ہے۔ امام مالک نے راگ اور اس کے سننے سے منع فرمایا ہے اور کہا ہے کہ جو کوئی لونڈی خریدے اور معلوم ہو کہ وہ گانے والی ہے مشتری کو اختیار ہے کہ اس کو عیب کے سبب واپس کر دے اور ان سے کسی نے اس راگ کا حال پوچھا جس کی اجازت مدینہ والے دیتے ہیں فرمایا ہمارے نزدیک تو بیام فاسق ہی کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہؒ راگ کو مکروہ فرماتے ہیں اور اس کو گناہوں میں ٹھہراتے ہیں اور یہی ہے مذہب اہل کوفہ اور سفیانؒ، حمادؒ، ابراہیمؒ اور شعبی وغیرہ کا ۵۴ عذاب کی خبر کو ہنسی کی راہ سے خوشخبری فرمایا، ۵۵ یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب یہ آیت نضر بن حارث اور ابی بن خلف اور امیہ بن خلف کے حق میں اتری وہ اللہ تعالیٰ کے ذات و صفات میں ناحق جھگڑا کرتے تھے، ۵۶ تو یہ بھی ان کے ساتھ دوزخ میں جا دھنسیں گے ایسے بے وقوف دیکھنے میں نہیں آتے بن سمجھے بوجھے پرانی لکیر کے فقیر انسان کو ہر امر میں خود غور و فکر کرنا چاہیے۔

جَدِيْدٍ ؕ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ⑩ (السجدہ پ ۲۱ ع ۱)

جائیں گے تو کیا پھر ہم نئے سرے سے پیدا ہوں گے[۱] بات یہ ہے کہ جو لوگ اپنے مالک سے ملنے کو نہیں مانتے[۲]

۱۶۱- وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَاۤ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ⑫ (السجدہ پ ۲۱ ع ۲)

اور (اے پیغمبر) کاش تو وہ سماں دیکھے جب یہ گنہ گار اپنے مالک کے سامنے سر جھکائے (کھڑے) ہونگے (اور کہہ رہے ہونگے) مالک ہمارے (اب) ہم نے دیکھا اور سُنا تو (ایک بار اور) ہم کو (دنیا میں) لوٹا دے ہم (اب کے) اچھے کام کریں گے اور (اب) ہم کو یقین ہوا[۳]

۱۶۲- وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ㉒ (السجدہ پ ۲۱ ع ۲)

اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جس کو اس کے مالک کی آیتیں سنائی جائیں پھر وہ ان پر خیال نہ کرے بیشک ہم گنہگاروں سے (ان کی نافرمانی کا بدلہ لیں گے[۴]

۱۶۳- اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿۶۴﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۶۵﴾ (الاحزاب پ ۲۲ ع ۸)

بیشک اللہ تعالیٰ نے کافروں کو پھٹکار دیا ہے اور ان کے لیے (جیسے دنیا میں ذلت ہے، ویسے آخرت میں) دہکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے ہمیشہ اس میں رہیں گے اور کوئی حمایتی اپنا نہ پائیں گے اور نہ مددگار۔

۱۶۴- وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ ⑩ (السبا پ ۲۲ ع ۱)

اور کافر کہتے ہیں قیامت تو ہم پر آنے والی نہیں (اے پیغمبر) کہہ دے کیوں نہیں قسم میرے مالک کی۔

۱۶۵- وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ⑤ (السبا پ ۲۲ ع ۱)

اور جن لوگوں نے یہ سمجھ کر ہماری آیتوں (کے بگاڑنے) میں کوشش کی کہ وہ ہمارے قابو سے نکل جائیں گے ان کو بڑا تکلیف کا عذاب ہوگا۔

۱۶۶- وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ⑦ اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ⑧ (السبا پ ۲۲ ع ۱)

اور کافر (ہنسی سے ایک دوسرے سے) کہتے ہیں اجی ہم تم کو ایک آدمی بتائیں جو تم کو یہ خبر دیتا ہے کہ جب تم مرکر ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو پھر تم نئے سرے سے پیدا ہوگے (عجیب آدمی ہے) کیا اس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھ لیا ہے یا وہ سودائی ہے (پاگل یہ کوئی بات نہیں) جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے وہ (خود احمق ہیں آخرت میں) عذاب پائیں گے اور (دنیا میں) پہلے سرے کے گمراہ ہیں۔

۱۶۷- وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ

اور کہتے ہیں بھلا اگر تم سچے ہو تو (بتلاؤ) یہ وعدہ کب

---

[۱] اس کی قدرت کے سامنے یہ کچھ مشکل نہیں، [۲] سمجھتے ہیں جو کچھ ہے یہی دنیا کی زندگی ہے آخرت واخرت کچھ نہیں، [۳] جب سب آنکھ سے دیکھ لیا مگر اس وقت کا ایمان کچھ فائدہ نہ دے گا، [۴] حدیث میں ہے کہ تین کاموں کا کرنے والا گنہ گار ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم گنہ گاروں سے بدلہ لینگے ایک تو وہ جو ناحق ظلم کا جھنڈا اٹھاتے دوسرے وہ جو ماں باپ کو ستاتے۔ تیسرے وہ جو ظالم کے ساتھ ہو کر اس کی مدد کرے۔

صٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾ (السبا پ ۲۲ ع ۳)

پورا ہوگا۔

۱۶۸- وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا
الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ وَلَوْ تَرٰٓى
اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖۚ يَرْجِعُ
بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ۨالْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ
اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا
مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ
اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى
بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾
وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا
بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ
بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ
لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ
اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾

اور (مکہ کے) کافر کہتے ہیں ہم تو اس قرآن کو کبھی نہیں مانتے کے اور نہ ان کتابوں کو جو قرآن سے پہلے ہیں[1] اور کاش تو (وہ سماں) دیکھے جب یہ ظالم (قیامت کے دن) اپنے مالک کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے ایک کی بات ایک کاٹ رہا ہوگا[2]۔ کمزور لوگ زور والوں (سرداروں) سے کہیں گے تم اگر (دنیا میں) نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان دار ہوتے۔ زور والے لوگ کمزوروں کو جواب دیں گے (واہ یہ اچھا ٹھہرا) کیا ہم نے تم کو ہدایت کی بات آتے پیچھے (زبردستی) اس سے روکا (بات یہ ہے) تم خود قصوروار تھے[3] اور کمزور لوگ زور والوں سے کہیں گے (تم نے زبردستی تو نہیں کی) مگر رات دن فریب کرتے رہتے تھے تم ہی تو ہم سے کہتے تھے خدا کو نہ مانو اور اس کے ساجھی ٹھہراتے رہو اور جب یہ (دونوں فرقے) عذاب کو دیکھ لیں گے تو دل ہی دل میں شرمندہ ہوں گے اور کافروں کی گردنوں میں ہم طوق پہنائیں گے جیسا وہ (دنیا میں) کرتے رہے ویسا ہی ان کو بدلہ ملے گا۔

(السبا پ ۲۲ ع ۴)

۱۶۹- وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا
نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۳۵﴾

اور یہ (مکہ کے) کافر کہتے ہیں ہم مال اور اولاد (لے مسلمانو) تم سے بڑا رکھتے ہیں اور جب (دنیا میں ہم تم سے اچھے ہیں تو آخرت میں (بھی) ہم کو عذاب ہونے والا نہیں[4]

(السبا پ ۲۲ ع ۴)

۱۷۰- وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ
اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾

اور جو لوگ ہماری آیتوں (کے بگاڑنے) میں کوشش کر رہے ہیں یہ سمجھ کر کہ وہ ہمارے قابو میں نہ آئیں گے وہ عذاب میں گرفتار ہوں گے۔

(السبا پ ۲۲ ع ۵)

۱۷۱- وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا
هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا

اور جب ان (کافروں) کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کیا ہیں یہ شخص (پیغمبر) تو ایک آدمی ہے (ہماری طرح) اس کا مطلب یہ ہے

---

[1] توریت اور انجیل اور زبور وغیرہ، [2] یا ہر ایک دوسرے پر بات ڈال رہا ہوگا اس سے کہے گا سارا قصور تیرا قصادہ کہے گا نہیں اسی نے ہم کو خراب کیا غرض ایک دوسرے کو ملامت کریں گے اور قصوروار ٹھہرائیں گے، [3] تم اپنی خوشی سے ہمارے کہنے پر پہلے ہدایت کی بات کو نہ مانا۔ [4] ان کا مطلب یہ ہے کہ دنیا بھی آخر اسی خدا کی ہے جب اس نے دنیا میں ہم کو عزت اور چین سے رکھا تو آخرت میں بھی ہم چین سے رہیں گے۔

كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ
اِفْكٌ مُّفْتَرًى ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ
لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۳﴾
وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ
اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿۴۴﴾ وَكَذَّبَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ
اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ تف فَكَيْفَ كَانَ
نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ
تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا
مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ
لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿۴۶﴾
قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ؕ اِنْ
اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
شَهِيْدٌ ﴿۴۷﴾ (السبا پ ۲۲ ع ۵ و ۶)

کہ تمہارے باپ دادا جن کی پوجا کرتے تھے ان (کے پوجنے) سے تم کو روک دے اور کہتے ہیں یہ قرآن نرا بنایا ہوا جھوٹ ہے اور کچھ نہیں اور کافروں کے پاس جب حق بات (اللہ تعالیٰ کی کتاب) آ پہنچی تو کہنے لگے یہ تو اور کچھ نہیں کھلا جادو ہے[51] اور ان (مکہ کے) کافروں کو تو ہم نے کوئی کتاب بھی ایسی نہیں دی جس کو وہ پڑھتے پڑھاتے رہتے ہیں[52] اور نہ تجھ سے پہلے ہم نے انکے پاس کوئی پیغمبر بھیجا[53] اور ان سے پہلے کافروں نے بھی (پیغمبروں کو) جھٹلایا اور یہ عرب کے کافر تو اس کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچے جو ہم نے اگلے کافروں کو دے رکھا تھا[54] غرض انہوں نے میرے پیغمبروں کو جھٹلایا پھر میں نے کیسا ان کو بگاڑ دیا[55] (اے پیغمبر) کہہ دے میں تم کو ایک نصیحت کرتا ہوں تم دو دو اور ایک ایک اللہ تعالیٰ کے واسطے اُٹھ کھڑے ہو پھر (دل میں) سوچو (تم خود سمجھ لوگے) کہ تمہارا ساتھی (یعنی پیغمبرؐ) باؤلا نہیں ہے[56] وہ تو اور کچھ نہیں بس ایک سخت عذاب کے آجانے سے پہلے تم کو ڈراتا ہے[57] (اے پیغمبرؐ) کہدے اگر میں تم سے کچھ نیگ مانگوں تو وہ تم ہی لے لو تم ہی کو مبارک رہے، میرا نیگ تو بس اللہ تعالیٰ ہی پر ہے اور ہر چیز اس کے سامنے ہے۔

۱۷۲- وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَ
اُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۵۱﴾ وَقَالُوْٓا
اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ
بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾ وَقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَ
يَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ

اور (اے پیغمبرؐ) کاش تو (وہ سماں) دیکھے جب کافر گھبرا جائیں گے (مرتے وقت) پھر بچ نہ سکیں گے اور نزدیک جگہ سے پکڑ لیے جائیں گے[58] اور (اس وقت) کہہ اٹھیں گے ہم (قرآن پر) ایمان لاتے اور بھلا اتنے دور مقام پر ان کا ہاتھ کہاں پہنچ سکتا ہے[59] اور پہلے تو (دنیا میں) پیغمبر یا قرآن سے انکار کرتے رہے اور دُور سے بن دیکھے (بن سمجھے بوجھے) تکے چلاتے

---

[51] معلوم ہوا کبھی تو وہ قرآن کی نسبت یہ کہتے کہ جھوٹ بٹ لیا گیا ہے کبھی یوں کہتے کہ وہ جادو ہے یا ان میں سے بعضے یوں کہتے اور بعضے یوں کہتے ہے، [52] جیسے یہود اور نصاریٰ کو دی، [53] پھر یہ کس دلیل سے شرک کرتے ہیں اور کس دلیل سے تجھ کو جھٹلاتے ہیں، [54] یعنی اگلے کافروں کو جو مال و دولت اور دنیا کی شوکت ہم نے دی تھی ان عرب کے کافروں کے پاس اس کا دسواں حصہ بھی نہیں ہے یعنی دسویں حصے کا دسواں حصہ، [55] ایسا تباہ اور برباد کر دیا کہ نام و نشان تک نہ رکھا [56] وہ پیغمبری سے پہلے تم سب لوگوں میں عقلمند اور سچا اور راستباز مشہور تھا ایسا شخص ایک ہی ایکا باولا دیوانہ نہیں ہوسکتا وہ کچھ مال دولت کا بھی تم سے طالب نہیں ہے کہ تم یہ سمجھو۔ ایں ہمہ تشکل از برائے اکل۔ [57] ایسا نہ ہو کہ اسی شرک اور کفر میں مر جاؤ اور عذاب میں پھنس جاؤ [58] قبر سے یا میدان حشر سے بعضوں نے کہا اس آیت سے وہ اسی ہزار لوگ مراد ہیں جو قیامت کے قریب کعبہ ڈھانے آئیں گے اللہ تعالیٰ ان کو مکہ کے قریب زمین میں دھنسا دے گا، [59] یعنی اب ایمان ان کے ہاتھ کہاں آسکتا ہے ایمان دنیا میں لاتے تو کچھ فائدہ ہوتا دنیا ہو گئی دور اس کو کہاں پاسکتے ہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اب وہ اتنی دور مقام پر کہاں لوٹ سکتے ہیں مطلب یہ ہے کہ پھر دنیا میں جانا چاہیں گے لیکن یہ کہاں ممکن ہے،

بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ
كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ
كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿۵۴﴾ (السبا پ ۲۲ ع ۶)

رہے[۵۱] اور (اب) ان میں اور جو وہ چاہتے ہیں[۵۲] اس میں روک ہو جائے گی جیسا اگلے لوگوں کے ساتھ کیا گیا جو انہی کے ہم جنس تھے وہ بھی (ان ہی کی طرح) شک در شک میں پڑے ہوئے تھے[۵۳]

۱۷۳۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۷﴾
(فاطر پ ۲۲ ع ۱)

جو لوگ منکر ہوئے ان کو سخت عذاب ہو گا ۔

۱۷۴۔ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ
نَكِيْرِ ﴿۲۶﴾ (فاطر پ ۲۲ ع ۳)

پھر جب ان کافروں نے نہ سُنا تو میں نے ان کافروں کو (عذاب میں) گانٹھ لیا اور کس طرح ان کو تباہ کر دیا ۔

۱۷۵۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى
عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ
عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ﴿۳۶﴾
وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا
نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ
اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ
مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ؕ فَذُوْقُوْا
فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۳۷﴾
(فاطر پ ۲۲ ع ۴)

اور جو لوگ کافر ہیں ان کیلئے دوزخ کی (آگ تیار) ہے نہ تو ان کی قضا آئے گی کہ وہ مر جائیں[۵۴] اور عذاب سے چھوٹیں) اور نہ دوزخ کا عذاب ان پر ہلکا ہو گا ہم ہر ناشکرے (کافر) کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں اور وہ دوزخ میں چلاتے رہیں گے مالک ہمارے ہم ہی کو یہاں سے نکال لے[۵۵] ہم اب کے اچھے کام کریں گے جیسے پہلے کرتے تھے ویسے نہیں کریں گے (پروردگار فرمائے گا) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ اگر کسی کو سوچنا منظور ہوتا تو وہ اس میں سوچ لیتا[۵۶] اور تمہارے پاس ڈرانے والا پہنچا (تم نے نہ مانا) اب (اپنے کیے کا بدلہ) چکھتے رہو تو نافرمان (لوگوں) کا کوئی مددگار نہ ہوگا[۵۷]

۱۷۶۔ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ
كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ
كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿۳۹﴾ (فاطر پ ۲۲ ع ۵)

جو کوئی کفر کرے اس کے کفر کا وبال اسی پر پڑے گا[۵۸] اور کافروں پر ان کے کفر سے خدا کا غضب اور زیادہ ہی ہو گا اور کافروں کو کفر کی وجہ سے اور زیادہ ہی گھاٹا ہو گا[۵۹]

---

۵۱ اپنے اپنے گمان سے جو چاہا پیغمبرؐ کے حق میں کہتے رہے کبھی کہا جادوگر ہے کبھی کہا جھوٹا ہے کبھی کہا باؤلا ہے اور غور کرکے کوئی بات نہ کہی خیالی تکے چلایا کیے ۔ ۵۲ خواہش کرتے ہیں عذاب سے بچنا عیش کا سامان، ۵۳ اللہ تعالیٰ اور رسولؐ اور قیامت ہر ایک بات میں ان کو شک تھا، آخر جب مرے تو عذاب میں پھانسے گئے اور تمام خواہشوں سے محروم کیے گئے ۔ بعضوں نے کہا خواہش سے پھر دنیا میں بھیجا جانا مراد ہے اس آیت سے یہ بھی نکلتا ہے کہ شک کرنے والے منکروں کی طرح عذاب دیئے جائیں گے، ۵۴ اور دنیا میں دوبارہ بھیج دے، ۵۵ حدیث میں ہے کہ اس آیت سے ساٹھ برس کی عمر مراد ہے، امام زین العابدینؒ نے فرمایا سترہ برس کی عمر ۔ بعضوں نے کہا چالیس برس کی ۔ بعضوں نے کہا اٹھارہ برس کی ۔ ایک حدیث میں ہے میری امت کی اکثر عمریں ساٹھ سے لے کر ستر تک ہوں گی ۔ ایک حدیث میں ہے قیامت کے دن پکاریں گے ساٹھ برس والے لوگ کہاں ہیں ۵۶ بعضوں نے کہا ڈرانے والے سے بیماری مراد ہے یا بڑھاپا یا بخار، ۵۷ دوسرے کسی کو کوئی نقصان نہ ہوگا، ۵۸ اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے دیوتا ہماری سفارش کرکے خدا تعالیٰ کو ہم سے خوش کر دیں گے گمان غلط ہے خدا تعالیٰ کافروں پر اور سخت غصہ کرے گا اور کسی کی مجال نہ ہوگی کہ کافر کی سفارش کرے ،

۱۷۷۔ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ
نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى
الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ
اِلَّا نُفُوْرَا ﴿۴۲﴾ نِاسْتِكْبَارًا فِى الْاَرْضِ وَمَكْرَ
السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا
بِاَهْلِهٖ ۚ ﴿۴۳﴾ (فاطر پ ۲۲ ع ۵)

اور یہ کافر (پیغمبر کے آنے سے پہلے) تو بڑے زور کی قسمیں کھایا کرتے تھے کہ ان کے پاس (خدا کی طرف سے) ڈرانے والا (پیغمبر) آئے گا تو وہ کوئی سی امت اس سے بڑھ چڑھ کر سیدھی راہ چلیں گے پھر جب ڈرانے والا (پیغمبر) ان کے پاس آن پہنچا تو اور نفرت ان کی بڑھ گئی۔ لگے زمین میں شیخی مارنے اور بڑے بڑے فریب کرنے اور یہ (نہیں جانتے) برا فریب فریب کرنے والے ہی پر لوٹ جاتا ہے [1]

۱۷۸۔ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ
لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِىْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا
فَهِىَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿۸﴾ وَ
جَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ
سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾ وَ
سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ
لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾ (یٰس پ ۲۲ ع ۱)

ان میں سے اکثر لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا فرمانا پورا ہو چکا ہے [2] تو وہ ایمان نہ لائیں گے [3] ہم نے ان کی گردنوں میں (بھاری بھاری) طوق ڈال دیئے ہیں [4] وہ ٹھڈیوں تک (پھنسے ہوتے ہیں) تو وہ اپنے سر اٹھائے ہوتے ہیں [5] اور ہم نے ان کے سامنے آڑ کر دی ہے اور ان کے پیچھے آڑ کر دی ہے) اور اوپر سے ان کو ڈھانک دیا ہے تو وہ دیکھ ہی نہیں سکتے اور (اے پیغمبر) ان کافروں کو تو (اللہ تعالیٰ سے) ڈراتے یا نہ ڈراتے دونوں برابر ہیں وہ کبھی ماننے والے نہیں [6]

۱۷۹۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ
وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾ (یٰس پ ۲۳ ع ۳)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے تمہارے سامنے اور تمہارے پیچھے جو (عذاب لگا ہوا ہے) اس سے ڈرو تاکہ تم پر رحم ہو (تو وہ کچھ پرواہ نہیں کرتے) [7]

۱۸۰۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ
قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ
لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِىْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ﴿۴۷﴾ (یٰس پ ۲۳ ع ۳)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے جو تم کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرو تو کافر لوگ ایمان والوں کو (ان کی بات کا) یہ جواب دیتے ہیں کیا ہم اس شخص کو کھلائیں جس کو اگر اللہ تعالیٰ کھلانا چاہتا تو (بہت) کھلا سکتا تھا۔ تم تو صاف بہک گئے ہو۔

[1] چاہ کن را چاہ در پیش، [2] وہ جو روز ازل میں اس نے فرمایا تھا کہ میں دوزخ کو آدمیوں اور جنوں سے بھر دوں گا، [3] کہتے ہیں یہ آیت ابوجہل اور اس کے دونوں ساتھیوں کے حق میں اتری، [4] شاہ عبدالقادر صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے پھر ان کے سر الل رہے ہیں مطلب یہ ہے کہ طوق کی وجہ سے وہ سر جھکا نہیں سکتے نہ کسی طرف دیکھ سکتے ہیں ان کو ہدایت کیوں کر ہو [5] ان کو حق بات سوجھ ہی نہیں پڑتی سوجھے کیسے جب ہر طرف دیوار ہو اور اوپر سے پٹی ہوئی چھت بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ستانے کیلئے آتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کو اندھا کر دیتا ہے [6] کہتے ہیں عمر بن عبدالعزیز نے غیلان کو جو قدری تھا یہی آیت سنائی اس نے کہا سچ تو یہی۔ عمر نے کہا یا اللہ اگر یہ سچا ہو۔ تو اس کا گناہ معاف کر دے اور جو جھوٹا ہو تو اس پر ایسا شخص مسلط کر جو اس پر رحم نہ کرے پھر ایسا ہی ہوا ہشام بن عبدالملک نے اس کے ہاتھ پاؤں کٹوائے اور دمشق کے دروازے پر اس کو سولی دی [7] یعنی تم سے پہلے لوگوں پر جو عذاب اترے اور جو تمہارے بعد اتریں گے ان سے بچے رہو، [8] کافروں نے مسلمانوں سے یہ سنا تھا کہ اللہ تعالیٰ ہی روزی دینے والا ہے وہی سب کو کھلاتا پلاتا ہے اس بنا پر مسلمانوں سے ٹھٹھا کرنے لگے کہ جب تم خود خدا کو کھلانے والا سمجھتے ہو تو ہم مسکین کو کیوں کھلائیں اللہ تعالیٰ کو اگر اس کا کھلانا منظور ہوتا تو اس کو مسکین کیوں بناتا معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی یہی ہے کہ وہ بھوکا رہے ہم اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف نہیں کریں گے

۱۸۱- وَيَقُولُونَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ (یٰسٓ پ۲۳ ع ۳)

اور کہتے ہیں (اچھا بتلاؤ اگر تم سچے ہو تو یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہوگا۔

۱۸۲- بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۱۷﴾ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ (الصافات پ۲۳ ع ۱)

بات یہ ہے کہ تو تو تعجب کرتا ہے[۱] اور وہ (تجھ سے) ٹھٹھا کرتے ہیں[۲] اور جب ان کو نصیحت کی جاتی ہے تو سمجھتے نہیں اور جب کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو ہنسی اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو کچھ نہیں کھلا جادو ہے کیا جب ہم مر جائیں گے اور (گل سڑ کر) خاک اور ہڈیاں رہ جائیں گے تو ہم (دوبارہ) زندہ ہو کر اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی اٹھائے جائیں گے) کہہ دے ہاں اور ذلیل بھی ہو گے[۳]

۱۸۳- وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۲۰﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ (الصافات پ۲۳ ع ۲)

اور کافر کہنے لگیں گے ہائے ہماری خرابی یہ تو بدلے کا دن معلوم ہوتا ہے[۴] (فرشتے کہیں گے) یہی تو فیصلے کا وہ دن ہے جس کو تم (دنیا میں) جھٹلاتے تھے۔

۱۸۴- اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۶﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ (الصافات پ۲۳ ع ۲)

ان لوگوں سے جب کہا جاتا ہے لا الٰہ الا اللہ (کہو) تو اکڑ بیٹھتے تھے[۵] اور کہتے تھے کیا ہم ایک باؤلے شاعر کے کہنے سے اپنے دیوتاؤں کو چھوڑ دیں[۶] (پیغمبر تو باؤلا ہے نہ شاعر) بلکہ سچا کلام لے کر آیا ہے اور (اگلے) پیغمبروں کو سچا بتلاتا ہے۔ تم کو ضرور تکلیف کا عذاب ہونے والا ہے[۷]

۱۸۵- اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿۶۹﴾ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۷۴﴾ (الصافات پ۲۳ ع ۲)

(اے پیغمبر) ان (مکہ کے) کافروں نے اپنے دادوں کو گمراہ پایا پھر یہ انہی کے قدموں پر لپک رہے ہیں[۸] اور ان سے پہلے بھی اگلے بہت لوگ گمراہ ہو چکے ہیں اور ان کے پاس بھی ہم ڈرانے والے (پیغمبر) بھیج چکے ہیں۔ تو (اے پیغمبر) دیکھ یہ لوگ جو ڈرائے گئے تھے ان کا کیا انجام ہوا[۹]۔ مگر جو (ان میں) خدا کے خالص بندے تھے (وہ بچ گئے)

---

۱ ان کے جھٹلانے پر یا اللہ تعالیٰ کی قدرت پر ۲ ایک قرأت یوں ہے میں ان کے جھٹلانے پر تعجب کرتا ہوں اور وہ ٹھٹھا کرتے ہیں ۳ تمہاری ساری اکڑ فوں ناک کی راہ نکل جاتے گی ۴ یعنی قیامت کا دن جس کا ہم کو یقین نہ تھا، ۵ کلمۂ توحید سے نفرت کرتے تھے کم بخت شرک کو پسند کرتے تھے ۶ باؤلے شاعر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد لیتے تھے جو تمام جہان کے لوگوں میں زیادہ علم اور عقل رکھتے تھے، ۷ اللہ تعالیٰ نے تمہاری قسمت میں ایمان نہیں رکھا، ۸ چاہتے ہیں جس طرح ہو سکے باپ دادا کے طریق پر چلیں ان کو اتنی عقل نہیں ہے کہ ذرا سوچیں فکر تو کریں باپ دادا اگر بے وقوف ہوں تو کیا ہم بھی بے وقوف ہو جائیں، ۹ کس طرح تباہ اور برباد ہو گئے،

۱۸۵- اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۭ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ (الصافات پ ۲۳ ع ۴)

سن لے یہ اُن کا جھوٹ ہے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے اور وہ بے شک جھوٹے ہیں بھلا کیا اس نے بیٹوں پر بیٹیوں کو پسند کیا تم کو کیا ہوا ہے تم کیسا حکم لگاتے ہو کیا تم سوچتے نہیں یا تمہارے پاس (اس بات کی) کوئی کھلی سند ہے[۱] اگر تم سچے ہو تو اپنی کتاب لے کر آؤ[۲] اور اُن لوگوں نے خدا تعالیٰ اور جنوں میں ناطہ رشتہ قائم کیا ہے[۳] اور جنوں کو معلوم کہ ایسا بکنے والے (عذاب میں) پکڑے آئیں گے

۱۸۶- فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۳﴾ (الصافات پ ۲۳ ع ۴)

اے (مکہ کے مشرکو) تم اور جن (بتوں) کو پوجتے ہو کسی کو (بہکا کر) بُت پرستی پر نہیں لگا سکتے مگر اس کو جو دوزخ میں جانے والا ہے[۶]

۱۸۷- وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ (الصافات پ ۲۳ ع ۴)

اور یہ لوگ[۷] یوں کہا کرتے تھے اگر اگلے لوگوں کی کوئی کتاب ہمارے پاس ہوتی تو ہم اللہ کے چنے ہوئے بندے ہو جاتے[۸] تو لگے[۹] اس کا انکار کرنے آگے چل کر ان کو معلوم ہو جائے گا[۱۰]

۱۸۸- بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ﴿۲﴾ (ص پ ۲۳ ع ۱)

مگر (اس کا کیا علاج) کہ کافر گھمنڈ اور ضد میں پڑ گئے[۱۱]

۱۸۹- وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَاۗءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ

کیا انکو اس بات پر تعجب آیا کہ انہی میں سے ایک شخص ڈرانیوالا ان کے پاس آیا[۱۲]

---

[۱] اللہ تعالیٰ کی کسی کتاب میں لکھا ہے کہ اس کی اولاد ہے یا فرشتے اس کی بیٹیاں ہیں [۲] جو تم پر اتری ہو، [۳] فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہتے جب ان سے پوچھا گیا ان کی ماں کون ہے تو کہنے لگے جنوں کی عورتیں بعضوں نے کہا یہ مردود معاذ اللہ خدا اور شیطان کو بھائی بھائی سمجھتے بعضوں نے کہا جنوں سے یہاں مراد فرشتے ہیں [۴] وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ غلط ہے اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد نہیں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی اولاد کہتے ہیں وہ قیامت کے دن عذاب میں گرفتار ہوں گے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جن جانتے ہیں کہ وہ خود عذاب میں پکڑے جائیں گے یعنی جو ان میں سے کافر ہیں، [۵] تقدیر الٰہی سے [۶] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تم اور تمہارے معبود اللہ تعالیٰ سے ضد باندھ کر کسی کو بہکا نہیں سکتے مگر اس کو جس کی تقدیر میں اللہ تعالیٰ نے دوزخ میں جانا لکھ دیا ہے۔ [۷] مکہ کے کافر قرآن اترنے سے پہلے یوں الخ [۸] یعنی اگر اگلے لوگوں کی طرح کوئی پیغمبر ہمارے پاس آتا یا اللہ تعالیٰ کی کتاب ہم پر اترتی تو ہم ضرور اس کو قبول کرتے اور نیک بندے بن جاتے، [۹] جب یہ کتاب ان کے پاس آئی یعنی قرآن تو لگے الخ [۱۰] اس انکار کا جو بُرا انجام ہونے والا ہے، [۱۱] اگر ہیکڑی کی نہ لیں اور انصاف کر کے غور سے دیکھیں تو قرآن کو سراسر ہدایت اور نصیحت پائیں گے اور صاف معلوم کر لیں گے وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ [۱۲] جب انہوں نے اس کے معجزے دیکھے تو کافر کہنے لگے،

وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ④

ان کے کافر کہنے لگے یہ تو جادوگر جھوٹا (لپاڑیا) ہے [1]

(صٓ پ ۲۳ ع ۱)

١٩٠- وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا
عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ⑥ مَا
سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا
اخْتِلَاقٌ ⑦ ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْ
بَيْنِنَا ۭ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ
لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ⑧ اَمْ عِنْدَهُمْ
خَزَاۗىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ⑨
اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
بَيْنَهُمَا ۣ فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ⑩ جُنْدٌ
مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ⑪

اور ان کافروں کے سردار یہ کہہ کر اُٹھ گئے چلو جی اور اپنے دیوتاؤں (کے پوجے) پر جمے رہو بیشک تو اس شخص کی اخواہش ہے [2] ہم نے تو یہ بات پچھلے دین (نصاریٰ کے دین) میں بھی نہیں سُنی ہو نہ ہو یہ مذہب (اس شخص کا) گھڑا ہوا ہے [3] کیا ہم سب میں اسی شخص پر قرآن اُترا [4] بات یہ ہے کہ ان کو تو (سرے سے) میری کلام ہی میں شک ہے بات یہ ہے کہ انہوں نے میرا عذاب نہیں چکھا [5] یا (اے پیغمبر) تیرے زبردست بخشنے والے مالک کی مہربانی کے خزانے اس کے پاس ہیں [6] یا آسمان اور زمین اور جو ان کے بیچ میں ہے اس کی حکومت ان کو مل گئی ہے (ایسا ہے) تو رسیاں لگا کر (آسمان پر) چڑھ جائیں [7] اور جتھوں میں سے [8] ایک یہ بھی تھوڑا سا جتھہ ہے جو یہیں شکست پائے گا [11]

(صٓ پ ۲۳ ع ۱)

١٩١- وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ
الْحِسَابِ ⑯ (صٓ پ ۲۳ ع ۲)

اور یہ کافر (ٹھٹھے سے) کہتے ہیں مالک ہمارے جو ہمارا حصّہ ہے وہ حساب کے دن سے پہلے ہی ہم کو جلدی سے دے ڈال [12]

١٩٢- هٰذَا ۭ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ⑤⑤

یہ تو (اچھوں کا حال ہوا) اور شریروں کے لیے بُرا ٹھکانا ہے۔

[1] معجزوں کو جادو قرار دیا اور پیغمبری کے دعویٰ کو جھوٹ [2] کہ ایک ہی خدا کی عبادت رہ جائے اور سب خداؤں کا پوجا موقوف ہو جائے مگر یہ خواہش پوری کہاں ہو سکتی ہے، [3] یعنی اگلی پُرانی امتوں کو چھوڑ دو سب سے آخری مذہب نصاریٰ کا ہے ان کے یہاں بھی ایسی توحید نہیں جیسے یہ پیغمبر بتلاتا ہے نصاریٰ بھی یہی کہتے ہیں کہ تین خدا ہیں مگر یہ شخص تو ایک ہی خدا بتلاتا ہے، [4] یعنی خداوند کریم کو ایسی کیا غرض پڑی تھی کہ ہم سب لوگوں کو جو محمدؐ سے شرافت میں عقل میں مال و دولت میں زیادہ ہیں چھوڑ کر محمدؐ کو اختیار کرتا انہی پر وحی اتارتا۔ یہاں مردودوں نے حسد کیا کہ حضرت محمدؐ گو مال و دولت عمر میں نہ سہی مگر اور سب باتوں میں ان سے کہیں افضل تھے۔ [5] ان پر قرآن اترا یا اس پر یہ دوسری بحث ہے [6] وہ تو پیغمبری اور رسالت ہی کے لائق نہیں ہیں نہ ہی ان کو اس کا یقین ہے کہ اللہ کا کلام کسی بندے پر اتر سکتا ہے، [7] جب وہ عذاب کا مزہ چکھیں گے اس وقت قرآن کی تصدیق کریں گے پیغمبر کی سچائی کا یقین ہوگا لیکن اس وقت کوئی فائدہ نہیں، [8] ان کے قبضے میں آگئے ہیں کہ وہ جس کو چاہیں دیں جس کو چاہیں نہ دیں مطلب یہ ہے کہ پیغمبری اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے وہ جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے سرفراز فرماتا ہے اس میں تمہارا جلنا اور حسد کرنا محض نادانی ہے، [9] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ایسا ہے تو آسمان کے دروازوں پر چڑھ جائیں، [10] جنہوں نے پیغمبروں سے دشمنی کی اور ان کو شکست ہوئی [11] یعنی قریش کے کافروں کا، [12] یعنی مکہ ہی میں ذلیل و خوار ہوں گے جہاں رہ کر ان لوگوں نے یہ باتیں بنائیں اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مکہ کے فتح کی بشارت دی اور یہ بشارت پوری ہوئی، [13] دوزخ یا بہشت میں جہاں ہمارا جو حصّہ ملنا ہے وہ ابھی سے مل جاتے یا جو عذاب ہم کو ہونے والا ہے وہ قیامت سے پہلے ہی ہم کو دے چک۔

جَهَنَّمَ ج يَصلَونَهَا ج فَبِئسَ المِهَادُ ﴿٥٦﴾ هٰذَا
فَليَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿٥٧﴾ وَّاٰخَرُ مِن
شَكلِهٖٓ اَزوَاجٌ ﴿٥٨﴾ هٰذَا فَوجٌ مُّقتَحِمٌ
مَّعَكُم ج لَا مَرحَبًا بِهِم ط اِنَّهُم صَالُوا النَّارِ ﴿٥٩﴾
قَالُوا بَل اَنتُم قف لَا مَرحَبًا بِكُم ط اَنتُم قَدَّمتُمُوهُ
لَنَا فَبِئسَ القَرَارُ ﴿٦٠﴾ قَالُوا رَبَّنَا مَن قَدَّمَ
لَنَا هٰذَا فَزِدهُ عَذَابًا ضِعفًا فِي النَّارِ ﴿٦١﴾
وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُم
مِّنَ الاَشرَارِ ﴿٦٢﴾ اَتَّخَذنٰهُم سِخرِيًّا اَم
زَاغَت عَنهُمُ الاَبصَارُ ﴿٦٣﴾ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ
تَخَاصُمُ اَهلِ النَّارِ ﴿٦٤﴾ (صٓ پ ۲۳ ع ۴)

دوزخ اس میں جا پڑیں گے وہ بُرا بچھونا ہے (یا بُری جگہ ہے) یہ گرم کھولتا پانی اور پیپ اور اسی صورت[۱] کی دوسری چیزیں (تیار ہیں) اس کو چکھیں یہ[۲] ایک فوج ہے جو تمہارے ساتھ (دوزخ میں) دھنستے والی ہے[۳] دور ہوں بیشک یہ بھی دوزخ میں جانے والے ہیں (تابعدار لوگ) کہیں گے واہ تم دور ہو (کم بخت) تم ہی تو یہ بلا ہمارے سامنے لائے[۴] اب دونوں کیلئے بُرا ٹھکانا ہے۔ دعا کریں گے مالک ہمارے جو شخص ہمارے آگے یہ (بلا) لایا اس کو (دوزخ میں) زیادہ دُونا عذاب کر[۵] اور (دوزخی آپس میں) کہیں گے کیا بات ہے[۶] وہ لوگ جنکو ہم (دنیا میں) بروں میں شمار کرتے تھے (یہاں دوزخ میں) ہم کو نظر نہیں پڑتے[۷] کیا ہمارا ہنسنا ان کو (ناحق) مسخرہ بنانا تھا[۸] یا ہماری آنکھیں ان سے چوک گئیں[۹] یہ دوزخیوں کا آپس میں جھگڑنا (بالکل) سچ ہے (جو ایک دن ضرور ہوگا۔)

١٩٣- لَهُم مِّن فَوقِهِم ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِن
تَحتِهِم ظُلَلٌ ط ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ط
يٰعِبَادِ فَاتَّقُونِ ﴿١٦﴾ (الزمر پ ۲۳ ع ۲)

ان کے اوپر دوزخ میں آگ کے چھتر ہوں گے اور ان کے نیچے بھی (آگ کے) چھتر[۱۰] یہی وہ عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے مسلمان بندوں کو ڈراتا ہے[۱۱] اے بندو مجھ سے ڈرتے رہو[۱۲]

١٩٤- فَوَيلٌ لِّلقٰسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكرِ اللّٰهِ ط
اُولٰٓئِكَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٢٢﴾ (الزمر پ ۲۳ ع ۳)

تو ان لوگوں کی خرابی ہے جن کے دل اللہ تعالیٰ کی یاد سے (غافل ہو کر) سخت ہو گئے ہیں[۱۳] یہی لوگ (جن کے دل سخت ہیں) کھلی گمراہی میں ہیں اور

١٩٥- وَقِيلَ لِلظّٰلِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنتُم

(اس دن) نافرمانوں (کافروں) سے کہہ دیا جائے گا تم جیسے کام کیا

---

[۱] یا اسی قسم کے اور عذاب ان کے لیے تیار ہیں [۲] جب دوزخیوں کے سردار اور پیشوا دوزخ میں جانے لگیں گے ان کے تابعدار بھی باہر ہی کھڑے ہوں گے تو فرشتے ان سرداروں سے کہیں گے ہٰذا فوج الآیۃ، [۳] نہ دنیا میں تم ہم کو بہکاتے نہ ہم اس آفت میں پھنستے، [۴] ایک عذاب تو اپنی گمراہی کا اور دوسرے ہمارے گمراہ کرنے کا بعضوں نے کہا دونے عذاب سے یہ مراد ہے کہ سانپ بچھوان کو کاٹیں، [۵] بروں میں شمار کرتے تھے یعنی ذلیل اور مفلس لوگوں میں جیسے مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ عمار اور خباب اور صہیب اور بلال اور سالم اور سلیمان رضی اللہ عنہم کو سمجھتے، [۶] حقیقت میں وہ ایسے نہ تھے بلکہ اچھے لوگ تھے [۷] وہ آج بہشت میں گئے دوزخ میں نہیں ہیں، [۸] دوزخ میں ہیں لیکن ہم کو نظر نہیں آتے، [۹] یعنی اوڑھنا اور بچھونا دونوں آگ کا ہوگا۔ چھتر سے مراد آگ کے طبقے ہیں اور نیچے کے طبقے کو بھی چھتر کہہ دیا حالانکہ چھپر اوپر ہوا کرتے ہیں یہ عرب کا محاورہ ہے کہ ایک چیز کا نام اس کی ضد پر بھی رکھ دیتے ہیں، [۱۰] کہ کفر اور گناہوں سے بچیں ورنہ اس عذاب میں گرفتار ہوں گے، [۱۱] اور کفر اور گناہ سے بچے رہو۔ [۱۲] یا اللہ کی یاد سے ان کے دل سخت ہو جاتے ہیں۔ جیسے دوسری جگہ فرمایا واذا ذکر اللہ وحدہ اشمأزت قلوب الذین لا یؤمنون بالآخرہ۔ یعنی چونکہ وہ ہمہ تن دنیا میں غرق ہیں تو اللہ تعالیٰ کی یاد سے ان کے دل نفرت کرتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ بہت باتیں نہ کیا کرو اللہ تعالیٰ کی یاد کے سوا جو کوئی اللہ تعالیٰ کی یاد کے سوا بہت باتیں کرے اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے گا اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے بہت دور وہی دل ہے جو سخت ہو۔

تَكْسِبُونَ ﴿۲۴﴾ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ
فَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۲۵﴾
فَأَذَاقَهُمُ اللَّهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ
لَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿۲۶﴾

(الزمر پ ۲۳ ع ۳)

کرتے تھے (اب ان کا مزہ چکھو) ان سے پہلے جو لوگ ہو گئے ہیں انہوں نے ہی (پیغمبروں کو) جھٹلایا آخر جدھر سے ان کو (گمان بھی) نہ تھا ادھر سے (اللہ تعالیٰ کا) عذاب ان پر آن پہنچا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا ہی کی زندگی میں رسوائی (ذلت) کا مزہ چکھایا اور آخرت کا عذاب تو بہت بڑا ہے اگر ان کو معلوم ہوتا[۱]

۱۹۶۔ وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ
الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ ۖ وَإِذَا ذُكِرَ
الَّذِينَ مِن دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿۴۵﴾

(الزمر پ ۲۴ ع ۵)

اور جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ان کے سامنے جب اکیلے خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل بھیج جاتے ہیں (نفرت کرتے ہیں) اور جب خدا کے سوا (دوسرے دیوتاؤں کا) مذکور ہوتا ہے تو اسی وقت خوش ہو جاتے ہیں[۲]

۱۹۷۔ وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا
وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ مِن سُوءِ
الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ وَبَدَا لَهُم مِّنَ
اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ ﴿۴۷﴾ وَبَدَا
لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا
كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿۴۸﴾ (الزمر پ ۲۴ ع ۵)

اگر ان نافرمانوں کے پاس ساری زمین کی دولت ہو اور اتنی ہی اور تو قیامت کے دن اپنی چھوڑائی میں حوالے کر دیں (دے کر اپنی خلاصی کرائیں) اور لوگوں پر خدا کی طرف سے وہ وہ کھلے گا جس کا ان کو گمان بھی نہ تھا اور ان کے (سارے) برے کام ان پر کھل جائیں گے اور جس (عذاب) کا ٹھٹھا کیا کرتے تھے وہی ان پر الٹ پڑے گا۔

۱۹۸۔ قَدْ قَالَهَا الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَمَا أَغْنَىٰ
عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۵۰﴾ فَأَصَابَهُمْ
سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا ۚ وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ
هَٰؤُلَاءِ سَيُصِيبُهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا ۙ وَمَا
هُم بِمُعْجِزِينَ ﴿۵۱﴾ (الزمر پ ۲۴ ع ۵)

ان سے پہلے جو لوگ گذر چکے ہیں انہوں نے بھی ایسی ہی باتیں کہیں آخر (تباہ ہو گئے اور) جو انہوں نے کمایا تھا وہ ان کے کچھ کام نہ آیا تو جو برے کام انہوں نے کیے ان کے وبال ان پر پڑ گئے اور ان (قریش کے) کافروں میں بھی جو قصور ہیں ان کے (برے) کاموں کے وبال ان پر ضرور پڑیں گے اور (یہ کافر خدا کو) ہرا نہیں سکتے۔

۱۹۹۔ بَلَىٰ قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي فَكَذَّبْتَ بِهَا وَ
اسْتَكْبَرْتَ وَكُنتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿۵۹﴾

(الزمر پ ۲۴ ع ۶)

کیوں نہیں (ارے کافر دنیا میں تو) میری آیتیں تجھ تک پہنچی تھیں لیکن تو نے ان کو جھٹلایا اور شیخی کرنے لگا اور منکر بن بیٹھا[۴]

۲۰۰۔ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ

اور جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں کو نہیں مانا (قیامت میں) وہی

---

[۱] یا کاش ان کو معلوم ہوتا دنیا کی رسوائی یہ کہ ذلیل و خوار ہو کر مارے گئے ان کا مال و متاع دشمنوں کے ہاتھ آیا بعضے بندر اور سور ہو گئے، [۲] اور اپنے جھوٹے دیوتاؤں کی محبت میں ایسے عذاب نمودار ہوں گے، [۳] اب ان باتوں سے کیا کام نکل سکتا ہے ہائے مجھ سے کوتاہی ہوئی ہائے میں پھر دنیا میں جاؤں تو نیک بن کر آؤں۔ اب پچھتاوت کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔

الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾ (الزمر پ ۲۴ ع ۶)

نقصان اٹھائیں گے۔

۲۰۱- وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۲﴾ (الزمر پ ۲۴ ع ۸)

اور کافر ٹولیاں ٹولیاں بنا کر دوزخ کی طرف ہانک دیئے جائیں گے [1] جب وہاں پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور وہاں کے داروغہ ان سے کہیں گے کیا تمہارے پاس کوئی پیغمبر تمہاری قوم کے نہیں آئے جو تمہارے مالک کی آیتیں تم کو پڑھ کر سناتے اور اس دن کے پیش آنے سے تم کو ڈراتے وہ جواب دیں گے کیوں نہیں [2] مگر قسمت کا لکھا) عذاب کا وعدہ (ہم) کافروں کے حق میں پورا ہوا [3] (ان سے) کہا جائے گا (جب ایسا ہے) تو دوزخ کے دروازوں میں گھسو ہمیشہ اسی میں پڑے رہو مغروروں کا کیا بُرا ٹھکانا ہے۔

۲۰۲- مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِى الْبِلَادِ ﴿۴﴾ (المومن پ ۲۴ ع ۱)

خدا کی آیتوں میں اور کوئی نہیں وہی لوگ جھگڑتے ہیں جو کافر ہیں [4] تو ان کافروں کا ایک شہر سے دوسرے شہر پڑا پھرنا تجھ کو دھوکے میں نہ ڈالے [5]

۲۰۳- وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۶﴾ (المومن پ ۲۴ ع ۱)

اور اسی طرح ان (مکہ کے) کافروں پر بھی تیرے مالک کی بات پوری ہوئی ان پر بھی عذاب آئے گا کیونکہ یہ دوزخی ہیں [6]

۲۰۴- اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰﴾ قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا

جو لوگ کافر ہیں اُن سے (قیامت کے دن) پکار کر کہہ دیا جائیگا تم (آج) جتنا اپنی جان سے بیزار ہو اس سے زیادہ (دنیا میں) اللہ (تم سے) بیزار ہوتا تھا جب تم کو ایک ایمان کی طرف بلاتے تھے تم نہیں مانتے تھے [7] وہ

---

[1] جیسے قیدی سزا کے لیے بھیجے جاتے ہیں [2] پیغمبر تو ہمارے پاس آتے تھے انہوں نے ہم کو ڈرایا بھی تھا، [3] وہ کلمہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا میں دوزخ کو جنوں اور آدمیوں سب سے بھروں گا ہم پر پورا ہو کر رہا، [4] جدال یعنی جھگڑا دو طرح کا ہے ایک تو حق بات کھول دینے کے لیے وہ تو مسنون اور ثواب اور پیغمبروں کا طریق ہے۔ دوسرے نفسانیت سے حق بات کو جھوٹا کرنے اور جھوٹ کو سچ کرنے کے لیے یہ بُرا اور گناہ ہے یہاں پر جھگڑنے سے وہی مراد ہے کافر قرآن شریف کو کبھی جادو کہتے کبھی شعر کبھی اگلوں کی کہانیاں حدیث میں ہے کہ قرآن میں جھگڑنا کفر ہے۔ ایک بار دو شخص ایک آیت میں جھگڑ رہے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے آپ کے مبارک چہرہ پر غصہ معلوم ہوتا تھا فرمایا تم سے پہلے اہل کتاب اسی اختلاف کی وجہ سے تباہ ہوتے ہیں [5] تو اپنے دل میں یہ خیال کرکے کہ جب یہ کافر اللہ تعالیٰ کے دشمن ہیں تو ملکوں میں امن کے ساتھ کیوں سوداگری کرتے پھرتے ہیں اور دنیا کا مال واسباب کیوں پیدا کرتے ہیں ان میں تباہی کیوں نہیں اترتی، [6] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور اسی طرح ان کافروں پر یعنی نوحؑ کی قوم اور ان کے بعد اگلی امتوں پر تیرے مالک کا یہ فرمانا پورا ہوا کہ وہ دوزخی ہیں، [7] دوزخی جب دوزخ میں جائیں گے تو وہاں کی تکلیفیں دیکھ کر اپنی جان سے بیزار ہوں گے اور اپنے تئیں آپ کوسیں گے گویا خود اپنے دشمن بنیں گے اس وقت فرشتے کہیں گے دنیا میں تم جب کفر کرتے تھے اور پیغمبروں کے بلانے پر انکار کرتے تھے تو خدا اس سے زیادہ تم سے بیزار تھا اور تمہارا دشمن تھا جتنا تم آج اپنے سے بیزار اور دشمن بنے ہو۔

اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ ﴿١١﴾ ذَٰلِكُم بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ ۖ وَإِن يُشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا ۚ فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ﴿١٢﴾ (المومن پ ۲۴ ع ۲)

کہیں گے مالک ہمارے تو نے دو بار ہم کو مارا اور دو بار ہم کو جلایا[1] اب تو ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں تو یہاں سے نکلنے کا بھی کوئی رستہ ہے[2] اسلیے کہ (دنیا میں تمہارا یہ حال تھا) جب اکیلے خدا کو پکارا جاتا تھا تو تم اس (کی توحید) کا انکار کرتے تھے اور جب اس کے ساتھ شرک کی جاتی تو تم مان لیتے تھے[3] تو آج تو اسی خدا تعالیٰ کی بادشاہت ہے جو (سب سے) بلند بڑا ہے[4]

۲۰۵- مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ ﴿١٨﴾ (المومن پ ۲۴ ع ۲)

(اس دن) نافرمانوں کا کوئی دلسوز دوست نہ ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جس کی سفارش مانی جائے۔

۲۰۶- وَإِذْ يَتَحَاجُّونَ فِي النَّارِ فَيَقُولُ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنتُم مُّغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِّنَ النَّارِ ﴿٤٧﴾ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾ وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾ قَالُوا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُم بِالْبَيِّنَاتِ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۚ قَالُوا فَادْعُوا ۗ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ﴿٥٠﴾ (المومن پ ۲۴ ع ۵)

اور (اے پیغمبر) وہ وقت خیال کر جب دوزخی ایک دوسرے سے دوزخ میں جھگڑیں گے غریب آدمی بڑے آدمیوں سے کہیں گے ہم تو تمہارے تابعدار تھے (دنیا میں تو تم کو زور تھا یہاں بھی) کیا تم آگ کا کوئی حصہ ہم پر سے ہٹا سکتے ہو[5] تو بڑے آدمی کہیں گے (تم) ہم سب آگ میں پڑے ہیں (اب ہٹائیں کیا) اللہ تو بندوں کا (جو فیصلہ کرنا تھا) فیصلہ کر چکا[6] اور جو لوگ دوزخ میں ہوں گے وہ دوزخ کے داروغوں سے کہیں گے تم ہی اپنے مالک سے عرض کرو ایک دن تو (بھلا) ہم پر سے کچھ عذاب ہلکا کر دے[7] وہ جواب دیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے پیغمبر (حق تعالیٰ کی) نشانیاں لیکر نہیں آتے تھے[8] وہ کہیں گے کیوں نہیں آتے تو تھے[9] تب داروغہ کہیں گے (ایسا ہے) تو تم ہی (خود) دعا کرو[10] اور کافروں کی دعا اس دن بے کار ہوگی۔

۲۰۷- إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ ۙ إِن فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ

جو لوگ بن سند پہنچے اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں جھگڑتے (ان کو حق کی پیروی منظور نہیں ہے بلکہ) ان کے دلوں میں اور کچھ نہیں بڑائی (کی ہوس

---

[1] پیدائش سے پہلے آدمی بے جان تھا وہ ایک موت اور دوسری موت تو سب کو معلوم ہے اسی طرح دو زندگی ایک دنیا کی ایک آخرت کی بعضوں نے کہا پہلی موت دنیا کی موت اور پہلی زندگی قبر میں سوال کے وقت پھر دوسری موت قبر میں سوال کے بعد پھر دوسری زندگی آخرت میں اور صحیح یہی ہے کہ پہلی موت سے آدمی کی وہ حالت مُراد ہے جب وہ ماں کے پیٹ میں یا باپ کی پشت میں ایک بے جان نطفہ تھا ابن عباسؓ اور ابن مسعودؓ اور اکثر سلف سے ایسا ہی منقول ہے [2] اور اللہ تعالےٰ فرمائے گا اب نکلنے کا کوئی رستہ نہیں، [3] گور پرستی اور بت پرستی اور شدہ پرستی میں سب سے پہلے موجود خوشی سے شریک اور جہاں پر توحید کی تعلیم ہو وہاں سے بھاگتے تھے توحید والوں کو وہاں کا فریبی دین منکر اولیاء سمجھتے تھے، [4] اب تمہارے وُہ دیوتا اور پیر اور مرشد کہاں گئے جن کو بچانے والا سمجھ کر خدا کے ساتھ شریک کرتے تھے، [5] یا آگ کا کوئی حصہ ہم سے اُٹھا کر اپنے اوپر رکھتے ہو، [6] تمہاری قسمت کا عذاب تم کو ملا ہماری قسمت کا ہم کو ملا نہ تم کچھ ہمارا عذاب ہلکا کر سکتے ہو نہ ہم تمہارا آخر لاچار ہو کر تمام دوزخی دوزخ کے داروغوں سے کہیں گے تمہیں اپنے مالک سے الخ [7] اور تم کو اس دن سے نہیں ڈرایا تھا، [8] لیکن ہم نے ان کا کہنا نہ سُنا، [9] ہم کافروں کی سفارش نہیں کر سکتے۔

مَا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ج فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ط اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾ (المومن ۲۴ ع ۶)

سما گئی ہے بڑائی تک وہ پہنچ نہیں سکتے (1) (2) تو اے پیغمبر اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ (3) بیشک وہ (سب کچھ) سنتا دیکھتا ہے۔

۲۰۸- اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ (المومن ۲۴ ع ۶)

بیشک جو لوگ میرا پوجا کرنے سے اینٹھتے ہیں (4) وہ ضرور (مر کے پیچھے) ذلیل ہو کر دوزخ میں جائیں گے (5)

۲۰۹- كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ (المومن ۲۴ ع ۷)

جو لوگ خدا تعالیٰ کی آیتوں کو نہیں مانتے وہ اسی طرح بہکتے ہیں۔

۲۱۰- اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ط اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا قف فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۰﴾ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ يُسْحَبُوْنَ ﴿۷۱﴾ لا فِي الْحَمِيْمِ ۵ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ (المومن ۲۴ ع ۸)

کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں کدھر پھیرے جا رہے ہیں (6) جنہوں نے کتاب (قرآن) کو جھٹلایا اور ان باتوں کو (بھی جھٹلایا) جو ہم نے اپنے پیغمبروں کو دیکر بھیجیں (7) تو آگے چل کر ان لوگوں کو معلوم ہو جائے گا جب ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی۔ (کتوں کی طرح) کھولتے پانی میں گھسیٹے جائیں گے (کھال اتر جائے گی) پھر آگ میں جھونکے جائیں گے (اس کا ایندھن بنیں گے) (8)

۲۱۱- وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ﴿۵﴾ (حٰمٓ السجدۃ ۲۴ ع ۱)

اور (اے پیغمبر) تجھ سے یہ کافر کہتے ہیں جس بات کی طرف تو ہم کو بلاتا ہے اسکے ماننے سے تو ہمارے دلوں پر غلاف چڑھے ہیں (9) اور ہمارے کانوں میں ٹھٹھہ ہے (بوجھ ہے) اور ہم میں اور تجھ میں ایک اوٹ ہے تو تو (اپنا کام کیے جا (توحید پر قائم رہ) ہم اپنا کام کر رہے ہیں (10)

۲۱۲- وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶﴾ لا الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ

اور مشرکوں کی (ایک دن) خرابی ہونے والی ہے جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کو بھی وہ نہیں

---

(1) ان کو بڑائی ملنے والی نہیں، (2) مطلب یہ ہے کہ قرآن شریف میں جو جھگڑے نکالتے ہیں ان کا باعث یہ ہے کہ ان کے دل میں غرور اور تکبر سما گیا ہے قریش کے کافر یہ چاہتے ہیں کہ خود پیغمبر بن بیٹھیں یا تجھ کو قتل کر کے تیرا درجہ خود حاصل کریں اور یہ مراد ان کی پوری ہونے والی نہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی قسمت میں ذلت رکھی ہے ان کو بڑائی کہاں مل سکتی ہے (3) وہ ان کے شر سے تجھ سے بچائے بعضوں نے کہا دجال خدا کی پناہ مانگ، (4) غرور سے اللہ تعالیٰ کی پوجا نہیں کرتے، (5) ان کے غرور کی سزا یہ ہوگی کہ قیامت میں خوب جوتے کھائیں گے اور ذلت اور رسوائی کے ساتھ جہنم میں جائیں گے، (6) اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ یہ آیتیں قدریہ لوگوں کے حق میں اتریں جو تقدیر کے منکر ہیں اور کہتے ہیں آدمی اپنے کاموں کا پورا اختیار رکھتا ہے اور وہ خود اپنے افعال کا خالق ہے۔ ابن سیرین نے کہا اگر یہ آیت قدریہ کے باب میں نہ اتری ہو تو مجھے معلوم نہیں اور کن لوگوں کے حق میں اتری، (7) یعنی اگلی کتابوں اور شریعتوں کو، (8) حدیث میں ہے کہ اگر سیسے کی گولی آسمان سے زمین کی طرف پھینکی جائے تو باوجودیکہ پانسو برس کی راہ ہے لیکن وہ گولی ایک دن میں زمین تک آجاتے گی اور یہ زنجیر جو دوزخیوں کے گلوں میں ڈالی جائیں گی اتنی بڑی ہوں گی کہ اگر ان کے سرے سے یہ گولی چھوڑی جائے تو چالیس برس تک چلتی رہے اور زنجیروں کے اخیر تک نہ پہنچے، (9) تیری بات ہمارے دل میں سما ہی نہیں سکتی، (10) ہم اپنے باپ دادا کے دین شرک اور بت پرستی پر قائم رہیں گے،

كَفِرُوْنَ ⑦ (حٰمٓ السجدة ۲۴ پ ع ۱)

مانتے ہیں[۱]

۲۱۳- وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ
أَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ
فِيْٓ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ
وَالْإِنْسِ إِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ㉕ وَقَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا
فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ㉖ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِيْ
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ㉗ ذٰلِكَ جَزَآءُ أَعْدَآءِ اللّٰهِ
النَّارُ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا
بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ㉘ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
رَبَّنَآ أَرِنَا الَّذَيْنِ أَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ
نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ
الْأَسْفَلِيْنَ ㉙

اور ہم نے ان کے ساتھ ہمزاد (یعنی شیطان) لگا دیتے ہیں انہوں نے ان کے اگلے اور پچھلے (سب کاموں کو ان کی نظر میں اچھا کر دکھایا[۲] اور جو قومیں جنات اور آدمیوں کی ان سے پہلے گذر چکیں ان کے ساتھ ان پر بھی (عذاب کا) قول پورا ہوا کیونکہ یہ تباہ ہونے والے ہی تھے[۳] اور یہ (قریش کو) کافر کہتے ہیں اس قرآن پر کان ہی نہ لگاؤ اور (پڑھتے وقت خوب) بک بک کر (غل مچاؤ) شاید (اس تدبیر) تم (ور) رہو[۴] تو ہم ان کافروں کو سخت سزا دیں گے اور بڑے سے بڑے کام کا ان کو ضرور بدلہ دیں گے[۵] اللہ تعالیٰ کے دشمنوں (کافروں) کا یہی بدلہ ہے دوزخ وہ جو ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے اس کی سزا میں ان کو ہمیشہ کا گھر دیا جائے گا (سدا دوزخ ہی میں رہیں گے اور (قیامت کے دن) یہ کافر کہیں گے مالک ہمارے (ایک نظر) ہم کو ان شیطانوں اور آدمیوں کو دکھلا دے جنہوں نے ہم کو دنیا میں گمراہ کیا تھا ہم (آج) ان کو اپنے پاؤں تلے ڈال دیں[۷] تاکہ وہ خوب ذلیل خوار ہوں[۸]

(حٰمٓ السجدة ۲۴ پ ع ۳ و ۴)

۲۱۴- إِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ
عَلَيْنَا ؕ ㊵ (حٰمٓ السجدة ۲۴ پ ع ۵)

جو لوگ ہماری آیتوں کا (جان بوجھ کر) ٹیڑھا مطلب نکالتے ہیں[۹] وہ ہم پر چھپے ہوئے نہیں ہیں[۱۰]

۲۱۵- إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ
وَإِنَّهُ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ㊶ لَّا يَأْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْ

بیشک جن لوگوں نے قرآن کو نہ مانا جب اُن کے پاس پہنچا[۱۱] اور بیشک قرآن عزت والی کتاب ہے۔ جھوٹ کا تو اس میں دخل

---

[۱] مطلب یہ ہے کہ نہ میں جادوگر ہوں نہ کاہن نہ فرشتہ نہ جن تمہاری طرح آدمی ہوں لیکن فرق یہ ہے کہ مجھ پر وحی اترتی ہے اور تم پر وحی نہیں اترتی۔ زکوٰۃ سے مراد صدقہ دینا ہے۔ اور گو زکوٰۃ کی تفصیل مدینہ میں کی گئی لیکن اصل فرضیت اس کی پہلے سے تھی ابن عباسؓ نے کہا زکوٰۃ دینے سے مراد یہ ہے کہ اپنے نفسوں کو شرک اور کفر کی نجاست سے پاک نہیں کرتے

[۲] ان کے بُرے اعتقاد اور بُرے عمل کو شیطان انہیں اچھا بتاتے رہتے ہیں [۳] اللہ تعالیٰ نے روز ازل سے ان پر تباہی لکھ دی ہے، [۴] جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو آپس میں ایک دوسرے سے کہتے ہیں یا [۵] لوگ مسلمان نہ ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ مکہ میں قرآن شریف پکار کر سناتے تو یہ کافر مردود لوگوں کو قرآن سننے سے روک دیتے اور ایک دوسرے سے کہتے خوب بک بک کر دغل مچاؤ شاید اسی تدبیر سے تم جیت جاؤ، [۶] بُرے سے بُرا کام ان کا یہی تھا کہ نہ تو خود اسلام قبول کرتے نہ دوسرے اللہ تعالیٰ کے بندوں کو قرآن سننے دیتے کہ ان کو ہدایت ہو [۷] مسلیں یا کھندلیں یا رگڑیں، [۸] حضرت علی رضا نے کہا جن سے شیطان مراد ہے اور آدمی سے قابیل آدمؑ کا بیٹا جس نے دنیا میں باپ کی نیاد قائم کی، [۹] سچے صاف معنی کو چھوڑ کر خواہ مخواہ تاویل یا تحریف کرتے ہیں جیسے اہل بدعات جہمیہ اور معتزلہ اور روافض اور خوارج کا طریقہ ہے، [۱۰] ان کا حال ہم کو معلوم ہے، [۱۱] وہ اپنی سزا دیکھ لیں گے۔

بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿۴۲﴾ (حٰمٓ السجدۃ پ ۲۴ ع ۵)

ہی نہیں نہ آگے سے نہ پیچھے سے[1] حکمت والے تعریف کے لائق (خدا) کی اُتاری ہوئی ہے۔

۲۱۶- اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ؕ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿۵۴﴾ (حٰمٓ السجدۃ پ ۲۴ ع ۶)

سن لو یہ لوگ اپنے مالک سے ملنے میں شک رکھتے ہیں[2] سن لے وہ تو ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔

۲۱۷- وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۶﴾ (الشوریٰ پ ۲۵ ع ۱)

اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو (اپنا) سرپرست بنا رکھا ہے وہ (سب) اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہیں[3] اور اے پیغمبر تو ان کا ذمہ دار نہیں[4]

۲۱۸- كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ؕ ﴿۱۳﴾

۲۱۹- وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۴﴾ (الشوریٰ پ ۲۵ ع ۲)

(اے پیغمبر) جس (دین) کی طرف تو مشرکوں کو بلاتا ہے وہ ان پر بھاری ہے[5] اور (پیغمبروں کا تو ایک ہی دین تھا) اب لوگ جو اختلاف کرنے لگے تو سمجھ آ جانے کے بعد ہے[6] آپس کی ضد سے[7] اور (اے پیغمبر) اگر تیرا مالک ایک بات نہ فرما چکا ہوتا (کہ ان کو) ایک ٹھہرے ہوئے وعدہ تک (مہلت دے) تو (کب کا) ان کا جھگڑا چک جاتا[8] اور جو لوگ ان (اگلے کافروں) کے بعد اللہ کی کتاب کے وارث ہوئے[9] وہ (بھی) قرآن کی طرف شک در شک میں پڑے ہوئے ہیں

۲۲۰- وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۶﴾ (الشوریٰ پ ۲۵ ع ۲)

اور جب خدا کو (اس کے بندے) مان چکے اس کے بعد جو لوگ خدا تعالیٰ کے دین میں جھگڑے نکالتے ہیں ان کی دلیل ان کے پروردگار کے نزدیک تاپیسی (واہی اور لغو) ہے اور ان پر (اللہ تعالیٰ کا) غصہ ہے اور ان کو سخت عذاب ہوگا[10]

---

[1] پیچھے سے دخل یہ کہ اس میں کچھ نہ بڑھا دیا جائے اور آگے سے دخل یہ کہ اس میں سے کچھ گھٹا دیا جائے درحقیقت قرآن ایسی ہی محفوظ کتاب ہے جس پر تمام مذہب والے رشک کرتے ہیں اس کی آیتیں اور الفاظ اور حرف سب گنے ہوئے ہیں اور صدہا مسلمانوں کے دلوں میں محفوظ ہیں اگر سچ پوچھیے تو قرآن شریف ہی ایک ایسا معجزہ ہے جو انصاف کرنے والے کے لیے اسلام کی حقیقت پہچاننے کو کافی ہے بھلا کسی اور دین میں ایسی کوئی محفوظ کتاب تو بتلا دیں یا کسی کو اپنی کتاب کا حافظ تو دکھلائیں۔ اگلی آسمانی کتابوں میں اس امت کا پتہ یہ بتلایا ہے کہ ان کی انجیلیں ان کے سینوں میں ہوں گی۔ [2] ان کو آخرت میں پھر جی اٹھنے کا یقین نہیں، [3] اس کا علم سب کو حاوی ہے اب کب یہ لوگ اس کے علم وقدرت سے باہر ہیں وہ اگر یہ چاہے تو ابھی ان کو سزا دے سکتا ہے، [4] عنقریب ان کو بدلہ دے گا، [5] کہ خواہ مخواہ ان کو ہدایت ہو۔ کہتے ہیں یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے، [6] ان کو شاق گذرتا ہے، [7] سمجھ آ جانے کے بعد یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم جان بوجھ کر ضد اور نفسانیت سے ایک دوسرے کا خلاف کرنے لگے اس طرح سے الگ الگ فرقے ہو گئے، [8] اب تک کب کے ہلاک ہو چکتے، [9] یعنی تیرے زمانہ کے یہود اور نصاریٰ یا عرب کے مشرکین، [10] جب اسلام کو اللہ تعالیٰ نے غلبہ دیا اور جوق در جوق لوگ مسلمان ہونے لگے تو یہود اور نصاریٰ کو حسد پیدا ہوا بعضے کہنے لگے پھر جاہلیت کا زمانہ آئے گا اور خدا کے باب میں اور دین اسلام کی حقیقت میں خواہ مخواہ کٹ حجتیاں کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب ان کی کٹ حجتی نہیں چلنے کی ان کی دلیل ذلیل ہو جائے گی اور حق تعالیٰ کا سچا دین ضرور چمکے گا اور ساری دنیا میں اس کا نور پھیل جائے گا۔

۲۲۰۔ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ ﴿۲۲﴾ (الشوریٰ پ ۲۵ ع ۳)

تو ان گناہ گاروں کو دیکھے گا اپنے کیے ہوئے (بُرے) کاموں پر ڈر رہے ہوں گے اور ان کا وبال تو اُن پر پڑ کر رہے گا۔

۲۲۱۔ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۲۶﴾ (الشوریٰ پ ۲۵ ع ۳)

اور کافروں کے لیے سخت عذاب ہونا ہے۔

۲۲۲۔ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ قف وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۳۱﴾ (الشوریٰ پ ۲۵ ع ۴)

اور (لوگو) تم زمین میں خدا تعالیٰ کو تھکا نہیں سکتے [۱] اور خدا تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی کام بنانے والا نہیں ہے۔

۲۲۳۔ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۴﴾ وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ تف مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِىْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿۴۵﴾ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۶﴾ (الشوریٰ پ ۲۵ ع ۵)

اور (اے پیغمبر) قیامت کے دن تو گنہگاروں کو دیکھ لے گا جب وہ اللہ تعالیٰ کا عذاب دیکھیں گے تو کہیں گے (ہائے دنیا میں) پھر لوٹ جانے کا کوئی رستہ ہے اور ان کو دیکھے گا وہ دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے مارے ذلت کے جھکے ہوئے کنکھیوں سے دیکھتے ہوئے [۲] اور ایمان دار لوگ کہیں گے حقیقت میں (بڑے) بدنصیب وہی ہیں جنہوں نے (کفر میں مبتلا ہو کر) قیامت کے دن اپنے تئیں بھی تباہ کیا اور اپنے گھر والوں کو بھی سن لے ظالم (گنہ گار) ہمیشہ کے عذاب میں پڑے رہیں گے اور خدا کے سوا (وہاں) کوئی ان کے حمایتی نہ ہوں گے جو ان کی مدد کریں اور جس کو اللہ بھٹکا دے اس کے لیے (ہدایت) کا رستہ نہیں ہے۔

۲۲۴۔ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ﴿۴۸﴾ (الشوریٰ پ ۲۵ ع ۵)

تو اگر (اتنا سمجھانے پر بھی) وہ نہ مانیں تو ہم نے تجھ کو ان کا داروغہ بنا کر نہیں بھیجا۔ تجھ پر تو بس [۳] پہنچا دینا ہے [۴] اور کچھ نہیں۔

۲۲۵۔ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ﴿۵﴾ (الزخرف پ ۲۵ ع ۱)

کیا تم لوگ جو (شرارت میں) حد سے بڑھ گئے ہو اس وجہ سے ہم تم کو نصیحت کرنا بالکل چھوڑ دیں [۵]

۲۲۶۔ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

اور اگر تو اُن سے پوچھے آسمان اور زمین کس نے بنائے

---

[۱] اس سے بھاگ کر کہیں بچ نہیں سکتے، [۲] جیسے کسی کو تلوار مارنے لگیں تو وہ ڈر کے مارے آنکھ چرا کر دیکھتا ہے، [۳] یہ دنیا میں کہیں گے یا آخرت میں جب دیکھیں گے کہ وہ عذاب میں گرفتار ہوتے اپنے آپ کو تباہ کیا اور گھر والے ان کو دیکھا دیکھی کفر میں پڑے سے وہ بھی تباہ ہوئے یا گھر والے بہشت میں گئے اور یہ دوزخ میں رہے تو انہوں نے اپنی جان کو آفت میں ڈالا اور گھر والے بھی ہاتھ سے گئے یعنی جدا ہو گئے [۴] کہ خواہ مخواہ ان کو منا کر چھوڑے، [۵] خدا تعالیٰ کا حکم [۶] سُنا دینا کوئی مانے یا نہ مانے، [۷] اور قرآن اتارنا موقوف کر دیں یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ یہی تمہاری شرارت اور گمراہی تو قرآن اترنے کا سبب ہے،

الْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ﴿٩﴾ (الزخرف پ ۲۵ ع ۱)

تو ضرور یہی جواب دیں گے اس زبردست علم والے خدا نے بنائے [۱]

۲۲۷- وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا ۚ إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ﴿١٥﴾

اور ان کافروں نے خدا کے بندوں کو اس کی اولاد بنایا [۲] بیشک آدمی بڑا کھلم کھلا ناشکرا ہے [۳]

۲۲۸- وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمَٰنُ مَا عَبَدْنَاهُم ۗ مَّا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿٢٠﴾ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا مِّن قَبْلِهِ فَهُم بِهِ مُسْتَمْسِكُونَ ﴿٢١﴾ بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّهْتَدُونَ ﴿٢٢﴾ (الزخرف پ ۲۵ ع ۲)

اور یہ کافر کہتے ہیں اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو ہم فرشتوں کا پوجا نہ کرتے [۴] ان کو اس بات کا [۵] کوئی علم نہیں ہے وہ اور کچھ نہیں اٹکلیں دوڑاتے ہیں [۶] یا ہم نے ان کافروں کو قرآن سے پہلے کوئی کتاب دی تھی یہ اس کو تھامے ہوئے ہیں [۷] نہیں بلکہ یہ کہتے ہیں ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک دین پر پایا اور ہم ان ہی کے قدم بقدم ٹھیک رستے پر چل رہے ہیں [۸]

۲۲۹- وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ﴿٣٦﴾ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ﴿٣٧﴾ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَنَا قَالَ يَا لَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ

اور جو کوئی خدا کی یاد سے آنکھ چرائے (غفلت کرے) ہم اس پر ایک شیطان تعینات کر دیتے ہیں وہ (ہر وقت) اس کے ساتھ رہتا ہے [۹] اور یہ شیطان ان کافروں کو (خدا کی) راہ سے روکتے ہیں اور کافر سمجھتے ہیں کہ وہ ٹھیک رستے پر ہیں [۱۰] یہاں تک کہ جب یہ کافر ہمارے پاس آئے گا (تو اپنے ساتھی شیطان کو دیکھ کر) کہے گا کاش مجھ میں اور تجھ میں

---

[۱] اور پھر یہ جان کر بھی شرک کرتے ہیں اور زبردست علم والے خدا کو چھوڑ کر دوسروں کا پوجا پاٹ کرتے ہیں، [۲] فرشتوں کو اس کی بیٹیاں کہا، [۳] اپنے مالک کی شان اور عظمت کو نہیں سمجھتا، [۴] یعنی ہمارا شرک اور کفر خدا تعالیٰ کی مشیت سے ہے اگر اس کی مشیت نہ ہوتی تو ہم کیوں کفر اور شرک میں مبتلا ہوتے یہ کہنا صحیح ہے مگر کافر جو مطلب اس سے سمجھے ہیں وہ غلط ہے، [۵] کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں یا اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم فرشتوں کی پوجا نہ کرتے کوئی علم نہیں الخ، [۶] اپنے دل سے یہ لگا لیا کہ فرشتے عورت ذات ہیں باقی ان کو معلوم اور علوم کچھ بھی نہیں یا یہ جو کہتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے اور اس سے اپنا معذور ہونا نکالتے یہ بھی غلط ہے اگر ان کو علم ہوتا تو یہ جان لیتے کہ گو کل کام اللہ تعالیٰ کی مشیت اور ارادہ سے ہوتے ہیں مگر اس کی مشیت اسی کو معلوم ہے بندے کو تقدیر کی خبر نہیں اور جو اختیار اللہ تعالیٰ نے ظاہر میں دیا ہے وہ اسی لیے دیا ہے کہ ہم اچھی بات کو اختیار کریں بُری بات سے پرہیز کریں۔ دوسرے یہ کہ مشیت اور بات ہے رضامندی اور بات ہے گو کفر اور شرک کا وجود دنیا میں اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہے مگر اللہ تعالیٰ کفر اور شرک سے راضی نہیں جیسے فرماتا ہے ولا یرضیٰ لعبادہ الکفر، [۷] اس سے دلیل لاتے ہیں کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں، [۸] مطلب یہ ہے کہ نہ تو کوئی علم اور فہم رکھتے ہیں نہ کسی کتاب آسمانی کے پیرو ہیں جب بحث میں عاجز ہوتے ہیں تو اخیر چل کر باپ دادا کی تقلید کا سہارا لیتے ہیں، [۹] اس کو نیک کام کرنے نہیں دیتا بُرے کام میں اس کا جی لگاتا ہے کہتے ہیں مشرکوں نے یہ صلاح کی کہ آنحضرت ﷺ کے ہر ایک صحابی پر ایک ایک آدمی تعینات کر دیں وہ اس کو بہکاتا ہے تو ابوبکر پر طلحہ کو تعینات کیا ابوبکر نے طلحہ سے پوچھا تم مجھ سے کیا چاہتے ہو طلحہ نے کہا لات اور عزّیٰ کو پوجو ابوبکر نے کہا لات کون ہے طلحہ نے کہا اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے ابوبکر نے کہا اس کی ماں کون ہے یہ سُن کر طلحہ خاموش ہو رہے اور اپنے لوگوں سے کہا جواب دو وہ بھی جواب نہ دے سکے آخر طلحہ نے کہا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً رسول اللہ اور مسلمان ہو گئے اس وقت یہ آیت اتری۔ صحیح مسلم میں کہ ہر ایک آدمی کے ساتھ ایک جن ہے جو اس کا رفیق ہے۔ [۱۰] اس کی آنکھوں پر ایسا پردہ ڈال دیتے ہیں کہ وہ بُری راہ کو اچھی راہ سمجھتے ہیں۔

الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾
(الزخرف پ ۲۵ ع ۴)

پورب پچھم کا فاصلہ ہوتا تو کیا بُرا ساتھی ہے[۱] (تو اللہ تعالیٰ فرماتے گا) جب تم نے (دُنیا میں) شرک کی تو آج تم کو اس سے کوئی فائدہ نہ ہو گا کہ تم (سب) عذاب میں شریک ہو[۲]

۲۳۰۔ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۶۵﴾

تو جن لوگوں نے ظلم کیا[۳] وہ تکلیف والے دن کے عذاب سے خراب ہوں گے[۴]

۲۳۱۔ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۶﴾ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ﴿۷۷﴾ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۸۰﴾
(الزخرف پ ۲۵ ع ۶)

بے شک گنہگار تو ہمیشہ دوزخ کے عذاب میں رہیں گے، ان کا عذاب کبھی کم نہ ہو گا وُہ نا امید ہو کر اس میں (پڑے) رہیں گے[۵] اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وُہ خود ظالم تھے[۶] اور دوزخی (داروغہ کو) پکاریں گے اے مالک (کچھ ایسا کر کہ) ہمارا پروردگار ہمارا فیصلہ کر دے[۷] وہ کہے گا تم کو تو (اسی حال میں) رہنا ہے[۸] (اے مکہ کے کافرو) ہم تو تمہارے پاس سچا (کلام قرآن) بھیج چکے لیکن تم میں بہت لوگ سچی بات سے چڑتے ہیں[۹] کیا ان لوگوں نے کوئی بات ٹھان رکھی ہے اور ہم نے بھی ٹھان رکھی[۱۰] کیا کافر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی چھپی باتیں اور کانا پھوسی نہیں سنتے کیوں نہیں (ہم سب سنتے ہیں) اور ہمارے فرشتے ان کے پاس سب لکھتے جاتے ہیں[۱۱]

۲۳۲۔ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۸۷﴾ (الزخرف پ ۲۵ ع ۷)

اور (اے پیغمبر) اگر تو ان کافروں سے پوچھے ان کو کس نے پیدا کیا تو ضرور کہیں گے اللہ تعالیٰ نے پھر (یہ جان کر) کدھر بہک رہے ہیں[۱۲]

۲۳۳۔ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ﴿۹﴾ (الدخان پ ۲۵ ع ۱)

بات یہ ہے کہ یہ لوگ شک میں پڑے کھیل رہے ہیں[۱۳]

---

[۱] وہ سب بن کر مجھ کو خراب اور برباد کیا، [۲] جیسے کہتے ہیں مرگ انبوہ جشنے دارد اور دوزخیوں کو یہ بھی نصیب نہ ہو گا ہر ایک دوزخی کو علیحدہ رکھ کر ایسا سخت عذاب کریں گے کہ معاذ اللہ، [۳] حضرت عیسیٰؑ کا کہنا نہ مانا یا شرک اور کفر میں گرفتار ہوئے، [۴] تکلیف والے دن سے قیامت کا دن مراد ہے [۵] ان کو نجات کی امید بالکل نہیں رہیگی [۶] گناہ کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا آفت میں ڈالا، [۷] کسی طرح مر جائیں جھگڑا تمام ہو، [۸] موت نہیں آسکتی مالک اس فرشتے کا نام ہے جو دوزخ کا داروغہ ہے کہتے ہیں مالک چالیس برس یا اسّی برس یا ہزار برس تک تو ان کی بات کا جواب ہی نہیں دیگا پھر دے گا تو یہ جواب دے گا اور برس تین سو ساٹھ دن کا ہو گا اور ہر دن ہزار برس کا [۹] نفرت کرتے ہیں بُرا جانتے ہیں، [۱۰] کافروں نے یہ منصوبہ کیا تھا کہ پیغمبر کو قتل کر ڈالیں یا مکہ سے نکال باہر کریں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے بھی منصوبہ کر لیا ہے آخر اللہ تعالیٰ ہی کا منصوبہ چلا آنحضرتؐ مکہ سے ہجرت کر کے خیریت کے ساتھ مدینہ پہنچ گئے۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسا زور دیا کہ مکہ فتح کر لیا اور سارے کافر مغلوب ہو گئے، [۱۱] یعنی کراماً کاتبین فرشتے جو ہر آدمی پر معین ہیں وہ آدمی کی سب باتیں بُری یا بھلی لکھتے جاتے ہیں، یحییٰ بن معاذ نے کہا جو اپنے گناہ آدمیوں سے چھپائے اور اللہ تعالیٰ سے اس کو شرم نہ ہو تو یہ نفاق کی نشانی ہے [۱۲] اپنے پیدا کرنے والے مالک کو چھوڑ کر دوسروں کا پوجا کرتے ہیں، [۱۳] باپ دادا کی تقلید سے یہ کر دیتے ہیں کہ آسمان اور زمین خدا تعالیٰ کے بنائے ہیں اس کا بھی ان کو پورا یقین نہیں ہے وہ ان باتوں کو کھیل سمجھتے ہیں۔

۲۳۴- اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۳۴﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا
الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۶﴾ (الدخان پ ۲۵ ع ۲)

یہ لوگ (مکہ کے کافر) کہتے ہیں ہم کو تو بس ایک ہی بار مرنا ہے[1] اور ہم زندہ ہو کر نہیں اٹھائے جائیں گے اگر تم سچے ہو (کہ قیامت ایک دن ضرور آئے گی) تو ہمارے باپ دادوں کو جلا کر لے آؤ۔

۲۳۵- وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿۷﴾ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ
اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ
يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۸﴾ وَاِذَا
عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئَا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ
لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹﴾ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ
وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰﴾
(الجاثیہ پ ۲۵ ع ۱)

ہر جھوٹے بدکار کی خرابی ہوگی جس کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں وہ سنتا تو ہے لیکن پھر غرور کے مارے ضد پہ آجاتا ہے[2] جیسے اس نے وہ آیتیں سنی نہیں تو ایسے شخص کو عذاب کی خوشخبری سنا اور جب اس کو ہماری کوئی آیت معلوم ہو جاتی ہے تو اس کو ٹھٹھا مقرر کرتا ہے ایسے لوگوں کو (قیامت میں) ذلت کا عذاب ہوگا ان کے سامنے دوزخ (تیار) ہے (اور دنیا میں) جو کچھ انہوں نے کمایا وہ ان کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ وہ (دیوتا) جن کو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اپنا رفیق بنایا تھا (ان کے کچھ کام آئیں گے) اور ان کو بڑا عذاب ہوگا۔

۲۳۶- اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَ
اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَ
قَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ
يَّهْدِيْهِ مِنْ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾
وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَ
نَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا
لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا

اے پیغمبر کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا ہے[3] اور اللہ تعالیٰ نے جیسے اس کے علم میں تھا اس کو گمراہ کر دیا ہے[4] اور اس کے کان اور دل پر مہر کر دی ہے[5] اور اس کی آنکھ پر اندھیری ڈال دی ہے تو اللہ تعالیٰ نے جب اس کو گمراہ کیا اب کون اس کو راہ پر لا سکتا ہے کیا تم غور نہیں کرتے اور (کافر) کہتے ہیں ہماری تو یہی دنیا کی زندگی ہے (دنیا ہی میں مرتے ہیں) اور (یہیں) جیتے رہتے ہیں اور زمانہ کی گردش ہم کو مار ڈالتی ہے[6] اور ان کو اس کی تحقیق تو ہے نہیں وہ اٹکلیں

[1] پھر قبر میں جی اٹھنا اور دوبارہ جینا نہیں ہے، [2] اپنے کفر کو نہیں چھوڑتا، [3] کہتے ہیں یہ آیت نضر بن حارث کے باب میں اتری وہ کہا کرتا تھا رستم اور اسفندیار کی کہانیاں لوگوں کو سناتا اور نہ خود دل لگا کر قرآن سنتا نہ دوسروں کو سننے دیتا، [4] جو دل میں آتا ہے کرتا ہے نہ سوچتا ہے نہ سمجھتا ہے نہ دوسرے کی سنتا ہے۔ سعید بن جبیر نے کہا یہ اس کافر کا ذکر ہے جو ایک پتھر کو پوجتا پھر اس سے اچھا دوسرا پتھر پاتا تو اس کو پوجنے لگتا، [5] یعنی ازل سے خدا کے علم میں یہ تھا کہ وہ راہ پر آنے والا نہیں، اس لیے اس کو گمراہ کر دیا۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور علم ہوتے ساتے اللہ تعالیٰ نے اس کو گمراہ کر دیا ہے یعنی وہ جانتا ہے کہ پتھر ایک بے جان چیز نہ اس سے فائدہ ہو سکتا ہے نہ نقصان مگر اس کی عقل پر پتھر پڑے ہیں اسی کو پوجتا ہے، [6] کان سے حق بات سنتا نہیں دل سے اس پر غور نہیں کرتا، [7] زمانہ کی گردش سے ہم بوڑھے ہو جاتے ہیں پھر مر جاتے ہیں ملک الموت کوئی چیز نہیں ہے اور نہ خدا کے حکم سے وہ ہماری جان قبض کرتا ہے۔ جاہلیت کے زمانہ میں بہت سے عربوں کا یہی اعتقاد تھا اور وہ برائی بھلائی زمانے کا اثر سمجھتے مصیبت کے وقت زمانے کو برا کہتے۔ صحیح حدیث میں ہے کہ آدم کا بیٹا مجھ کو ستاتا ہے زمانہ کو برا کہتا ہے اور زمانہ میں ہوں سب کام میرے ہاتھ میں ہیں رات اور دن کو الٹتا پلٹتا ہوں۔ دوسری حدیث میں ہے کوئی یوں نہ کہے ہائے کم بخت زمانہ کیوں کہ زمانہ وہی اللہ تعالیٰ ہے،

يَظُنُّوْنَ ﴿٢٤﴾ وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ إِلَّآ أَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ (الجاثیہ پ ۲۵ ع ۳)

دوڑاتے ہیں اور کچھ نہیں[1] اور جب انکو ہماری کھلی کھلی صاف صاف مضمون کی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو بس یہی کٹ حجتی کرتے ہیں اچھا (مسلمانو) اگر تم سچے ہو تو ہمارے[2] باپ دادا کو (جو مر چکے ہیں جلا کر سامنے) لے آؤ[3]

۲۴۷- وَأَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تف أَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣١﴾ وَإِذَا قِيْلَ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ إِنْ نَّظُنُّ إِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَأْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٤﴾ ذٰلِكُمْ بِأَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٣٥﴾

(الجاثیہ پ ۲۵ ع ۴)

اور جو لوگ کافر ہیں (ان سے پروردگار فرمائیگا) کیا (دنیا میں) تم کو میری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی تھیں پھر تم اینٹھتے رہے (غرور کرتے رہے) اور تم نافرمان لوگ تھے اور جب تم سے یہ کہا جاتا تھا (دیکھو) اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کوئی شک نہیں تو تم کہتے تھے ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے[4] بلکہ کچھ تھوڑا سا گمان تو ہم کو بھی ہے (کہ شاید قیامت آئے) مگر ہم کو یقین نہیں اور جو جو کام انہوں نے (دنیا میں) کیے تھے ان کی برائیاں ان پر کھل جائیں گی اور جس (عذاب) کا وہ ٹھٹھا اڑاتے تھے وہی ان پر آن پڑے گا اور (ان سے کہہ دیا جائے گا آج ہم تم کو بھلا دیں گے جیسے تم نے اپنے اس دن کے آنے سے بھلا رکھا تھا اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے اور کوئی تمہاری مدد کرنے والا نہیں یہ اس کی سزا ہے جو تم نے (دنیا میں) اللہ کی آیتوں کو ہنسی ٹھٹھا بنایا تھا (ان سے مسخرہ پن کرتے تھے) اور دنیا کی زندگی نے تم کو فریب دے رکھا تھا (تم اس دھوکے میں آ گئے تھے) تو آج یہ لوگ (کبھی) دوزخ سے نہ نکالے جائیں گے اور نہ ان کو منانے کا موقع دیا جائے گا[6]

۲۴۸- وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧﴾ أَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۖ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۖ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًا

اور جب ہماری کھلی کھلی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو (یہ) کافر سچی بات کو سنتے ہی کہہ بیٹھتے ہیں یہ صریح جادو ہے[7] بلکہ یوں کہتے ہیں اس شخص نے (یعنی پیغمبر نے) اس کو اپنے دل سے بنا لیا ہے اور کہتا ہے اللہ کا کلام ہے (اے پیغمبرؐ) کہہ دے اگر میں نے (بالفرض) اس کو بنا لیا ہے[8] تو تم اللہ کے مقابلے میں مجھے کچھ بچا نہیں سکتے وہ خوب جانتا ہے جن باتوں میں تم الگ رہے ہو[9]

[1] ان کو اتنا شعور نہیں کہ جس کو وہ زمانہ سمجھتے ہیں یعنی آفتاب یا زمین یا ستاروں کی گردش اس کو آدمی پر کیا اختیار ہے اختیار اس کا ہے جس نے ان سب چیزوں کو بنایا ہے یہ سب اس کے حکم کے تابع ہیں، [2] کہ مرنے کے بعد پھر ہم جی اٹھیں گے، [3] مردود اتنا نہیں سمجھتے کہ تمہارے باپ دادا بھی اسی روز جلائے جائیں گے جس دن تم جلائے جاؤ گے اگر ابھی قیامت آ جائے تو پھر تم کو سمجھانے کی کیا ضرورت ہے قیامت میں تو سبھی ایمان لے آئیں گے، [4] اس آیت سے صاف یہ نکلتا ہے کہ اگر کسی کو حشر نشر حساب کتاب فرشتوں پیغمبروں دین کے ضروری عقائد میں شک ہو تو وہ کافر ہے اور ایمان اس وقت تک پورا نہیں ہوتا جب تک پورا یقین نہ ہو، [5] تمہارا خیال چھوڑ دیں، [6] کہ توبہ کر کے اپنے مالک کو راضی کر لیں کیونکہ توبہ وہاں قبول نہیں ہوگی، [7] نہ سوچتے ہیں نہ اس کلام میں غور کرتے ہیں سچی بات سے مراد قرآن کی آیتیں ہیں، [8] میں اللہ تعالیٰ کے پاس پکڑا جاؤں گا، [9] قرآن کی نسبت جو جو کفر بکتے ہیں۔

بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۖ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٨﴾

(احقاف پ ۲۶ ع ۱)

میرے اور تمہارے بیچ میں اس کی گواہی بس کرتی ہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

۲۳۹۔ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُونَا إِلَيْهِ ۚ وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا بِهِ فَسَيَقُولُونَ هَٰذَا إِفْكٌ قَدِيمٌ ﴿١١﴾

(الاحقاف پ ۲۶ ع ۲)

اور کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں اگر (اسلام کا دین) اچھا ہوتا تو مسلمان ہم سے پہلے رکھتے (اس کو اختیار نہ کرتے)[۱] اور جب قرآن سے ان کو ہدایت نہیں ہوئی تو اب کہیں گے یہ تو ایک پرانا جھوٹ چلا آتا ہے)[۲]

۲۴۰۔ وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِن قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٧﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ﴿١٨﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۖ وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٩﴾

(الاحقاف پ ۲۶ ع ۲)

اور جس نے اپنے ماں باپ سے کہا تم پر افسوس ہے کیا تم مجھ کو یہ بہلا دیتے ہو کہ میں (قبر سے) زندہ ہو کر پھر نکالا جاؤں گا (اور روز حشر ہوگا) اور مجھ سے پہلے تو ہزاروں قومیں (دنیا میں) گذر چکیں[۳] اور (اس کے) ماں باپ ہیں کہ خدا سے فریاد کر رہے ہیں[۴] ارے تیرا ستیاناس مسلمان ہو جا اللہ کا وعدہ بیشک سچا ہے وہ (پھر) یہی کہتا ہے یہ تو اگلے لوگوں کے رٹے ڈھکوسلے ہیں[۵] یہی وہ لوگ ہیں جن پر اگلے جنات اور آدمیوں کی قوموں کے ساتھ جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں اللہ تعالیٰ کا فرمودہ پورا ہوا (کہ میں دوزخ کو آدمیوں اور جنوں سے بھر دوں گا) بیشک وہ تباہ ہونے والے ہی تھے[۶] اور ہر ایک کو اپنے اعمال کے موافق درجے ملیں گے اور یہ اسلیے ہوگا کہ ان کے اعمال کا پورا بدلہ ان کو ملے اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

ف۱ بلکہ ہم ان سے پہلے اسلام کو قبول کرتے اور اپنے تئیں اشراف خیال کرتے تھے اور مسلمانوں کو کمینہ اور اچھی چیزوں کو اشراف جلدی حاصل کرتے ہیں ۔ف۲ پہلے تو یہ کہتے تھے کہ اس دین میں کوئی بھلائی نہیں اب اس سے اور بڑھیں اور کہیں گے کہ یہ بالکل جھوٹا دین ہے جو پرانے وقتوں سے چلا آتا ہے۔ ف۳ ان میں کا کوئی پھر قبر سے جی کر نہیں اٹھا وہ تو یہ کفر بکتا ہے، ف۴ دعا کر رہے ہیں یا اللہ اس کو ایمان کی توفیق دے اس کا دل پھیر دے اور اس سے کہہ رہے ہیں ارے تیرا ناس ف۵ اور کچھ نہیں مر کر بھی کوئی جیا ہے یہ فقط اگلے لوگوں کی بنی ہوئی باتیں ہیں کہتے ہیں معاویہؓ نے مروان کو حجاز کا حاکم کیا اس نے یزید کے فضائل بیان کرنا شروع کیے تاکہ لوگ اس سے بیعت قبول کر لیں۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ نے کچھ گفتگو کی مروان نے حکم دیا کہ عبدالرحمٰن کو پکڑو وہ حضرت عائشہؓ کے گھر میں چھپ رہے مروان کی وہاں کچھ نہ چل سکی تو کیا کہنے لگا۔ عبدالرحمٰن کے باب میں یہ آیت اتری۔ والذی قال لوالدیہ اُف لکما حضرت عائشہؓ نے جب یہ سنا تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ہماری کوئی برائی نہیں اتاری البتہ میرا عذر اتارا (یعنی میری برأت) اور تہمت لوں کا منہ کالا ہوا) دوسری آیت میں ہے جب معاویہؓ نے اپنے بیٹے یزید کی بیعت لی تو مروان کہنے لگا یہ تو ابو بکرؓ اور عمرؓ کی سنت ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے کہا نہیں بلکہ ہرقل اور قیصر کی سنت ہے مروان نے کہا تمہارے ہی باب میں تو یہ آیت اتری ہے والذی قال لوالدیہ اُف لکما اخیر تک حضرت عائشہؓ نے جب یہ سنا تو فرمایا مروان جھوٹا ہے البتہ مروان کے باپ پر آنحضرت صلعم نے لعنت کی اس وقت مروان اپنے باپ کی پشت میں تھا تو مروان اللہ کی لعنت کا ایک ٹکڑا ہے ف۶ اللہ تعالیٰ نے ان کی تقدیر میں روز ازل سے جہنم لکھ دیا تھا اس سے صاف یہ نکلتا ہے کہ اگلی آیت سے عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ مراد نہیں ہیں اور مروان جھوٹا ہے۔ کیونکہ عبدالرحمٰنؓ تو بڑے شان اور علم والے اصحابہ میں سے تھے۔

۲۴۱- اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ① (محمد پ ۲۶ ع ۱)

جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے (لوگوں کو) روکا اللہ تعالیٰ نے ان کے (اچھے) کام (سب) اکارت کر دیئے[1]

۲۴۲- ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ ۳ (محمد پ ۲۶ ع ۱)

اس کی وجہ یہ ہے کہ کافر غلط (رستے) پر چلے[2]

۲۴۳- وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ⑧ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ⑨ (محمد پ ۲۶ ع ۱)

جو کافر ہیں وہ تباہ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے کام برباد کر دے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو (قرآن) اُتارا اسکو انہوں نے پسند نہیں کیا تو اللہ نے بھی ان کے (نیک) کام اکارت کر دیئے۔

۲۴۴- وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا یَتَمَتَّعُوْنَ وَیَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ⑫ (محمد پ ۲۶ ع ۲)

اور جو کافر ہیں وُہ (دنیا میں) مزے اڑاتے ہیں اور جیسے جانور کھاتے ہیں اس طرح (کھانا) کھاتے ہیں[3] اور ان کا (آخری) ٹھکانا دوزخ ہے۔

۲۴۵- وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّسْتَمِعُ اِلَیْكَ ۚ حَتّٰۤى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ ⑯ (محمد پ ۲۶ ع ۲)

اور (اے پیغمبرؐ) ان (کافروں) میں بعضے (منافق) ایسے بھی ہیں جو تیری بات کان لگا کر سنتے ہیں مگر جب تیرے پاس سے اُٹھ کر (باہر) جاتے ہیں (وہاں) علم والوں سے کہتے ہیں (کیوں جی) ابھی اس شخص نے (پیغمبرؐ نے) کیا کہا۔ یہی تو وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر کر دی ہے اور وہ اپنے (دل کی) خواہشوں پر چلتے ہیں[5]

۲۴۶- اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ مِّنْ

بیشک جن لوگوں کو حق بات معلوم ہو گئی پھر بھی وُہ اُلٹے پاؤں پھر گئے تو

---

[1] اللہ تعالیٰ نے ان کے سب مکر اور فریب بیکار کر دیئے ان کا کوئی چلتر نہ چل سکا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو پوری طرح سے بچا لیا کافروں کے اچھے کام جیسے صدقہ اور خیرات غریبوں کو کھانا کھلانا مسجد کی مرمت کرنا سب بیکار ہیں آخرت میں ان کا کچھ ثواب نہیں ملنے کا کیونکہ ایمان کے بغیر کوئی نیک عمل قبول نہیں ہوتا، [2] یا انہوں نے شیطان کا کہا مانا، [3] جو مسلمان محض خدا کا کلمہ بلند ہونے کے لیے لڑتے ہیں نہ مال کی طمع سے نہ حکومت کی خواہش سے نہ بہادری دکھلانے کے لیے ان کے دلوں میں عجیب جوش ہوتا ہے ان کے سامنے کوئی ٹھہر بھی نہیں سکتا اور کافر کتنا ہی نشہ پی کر آدیں ان کو دیکھ کر بھاگ نکلتے ہیں اللہ تعالیٰ کی مدد ان کے ساتھ ہوتی ہے، [4] جانوروں کو سوا کھانے پینے کے اور کوئی فکر نہیں یہی حال کافروں کا بھی ہے دنیا میں غرق ہیں عاقبت کا مطلق خیال نہیں۔ صحیح حدیث میں ہے کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔ مطلب یہ ہے کہ مومن بقدر ضرورت کھاتا ہے اور کافر ناکوں تاک اپنا پیٹ بھر لیتا ہے، [5] گویا آپ کے کلام کی تحقیر کرتے ہیں اور ٹھٹھے کی راہ سے دوسرے عالموں سے اس کو بیان کرتے ہیں پوچھتے ہیں اس کا کیا مطلب ہوا دوسرے عالموں سے مراد عبداللہ بن مسعودؓ ہیں۔ ابن عباسؓ نے کہا میں بھی ان عالموں میں سے تھا مجھ سے بھی پوچھا کرتے تھے۔ عکرمہ نے کہا حالانکہ ابن عباسؓ سب صحابہ میں کم سن تھے مگر یہ لوگ ان سے اگر پوچھتے اور وہ بیان کرتے۔ [6] ان کو پیغمبر کے کلام سے تسلی اور تشفی نہیں ہوتی۔ دوسرے علم والوں سے پوچھ کر اپنی تسلی کرتے ہیں خاک پڑے ایسے بیوقوفوں پر جب قرآن یا حدیث مل جائے تو پھر دوسرے کسی کا کلام دیکھنے یا سننے کی ضرورت نہیں اگر تمام جہان کے مولوی فقیہ امام علامہ مرشد شاگرد ایک طرف ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک طرف تو جو کوئی پکا مسلمان ہے وہ آنحضرت صلعم کا فرمودہ بسر و چشم منظور کرے گا اور ان علماؤں کے کلام کو جھک مارے گا۔

بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۚ وَأَمْلٰى لَهُمْ ﴿٢٥﴾ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ ۖ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ﴿٢٦﴾

(محمد پ ۲۶ ع ۳)

شیطان نے ان کو بنا دیا (بڑھا دیا، دھل دیا) اور ان کی آرزو کی رسی لمبی کر دی ۵۱ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ان لوگوں نے ان لوگوں سے کہا جو خدا کے اتارے ہوئے (قرآن کو) ناپسند کرتے ہیں کہ ہم ظاہر میں مسلمان تو ہو جاتے ہیں مگر بعض باتوں میں تمہارا کہنا ضرور سنتے رہیں گے ۵۲ اور اللہ تم تو ان کی چھپی چھپائی باتوں کو (خوب) جانتا ہے ۵۳

۲۴۷- ذٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ﴿٢٨﴾

(محمد پ ۲۶ ع ۳)

اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس راہ پر چلے جس سے اللہ تعالیٰ غصہ ہوا ۵۵ اور ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی خوشی کو برا سمجھا ۵۶ تو اللہ نے بھی ان کے (نیک) کام (سب ملیامیٹ کر دیئے۔

۲۴۸- إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى لَنْ يَضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ۖ وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ ﴿٣٢﴾ (محمد پ ۲۶ ع ۴)

بیشک جن لوگوں نے خود کفر کیا اور (دوسرے خدا کے بندوں کو بھی) خدا کی راہ سے روکا اور حق بات معلوم ہو جانے کے بعد پیغمبر کا خلاف کیا وہ اللہ کا ہرگز کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں گے اور (الٹا) یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ان کے (نیک) کام بھی (سب) ملیامیٹ کر دے گا۔

۲۴۹- إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿٣٤﴾ (محمد پ ۲۶ ع ۴)

بیشک جو لوگ کافر رہے اور (دوسرے لوگوں) کو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے رہے پھر کفر ہی کی حالت میں مر گئے تو اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز نہ بخشے گا ۵۷

۲۵۰- وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّانِّينَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ ۖ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿٦﴾ وَلِلّٰهِ جُنُودُ السَّمٰوٰتِ

اور منافق مرد اور منافق عورتوں اور مشرک مرد اور مشرک عورتوں کو جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ برا گمان رکھتے ہیں سزا دے ۵۸ وہی آفت کے چکر میں آئیں گے ۵۹ اور اللہ تعالیٰ کا غضب ان پر اترا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو پھٹکار دیا اور ان کے لیے دوزخ تیار کر رکھی ہے اور وہ بری جگہ ہے۔ اور آسمان اور زمین

۵۱ ان کے دلوں میں یہ ڈال دیا کہ اگر جہاد نہ کریں گے تو وہ مدت تک دنیا میں زندہ رہیں گے زندگی کے مزے اٹھائیں گے کمبخت یہ نہ سمجھے کہ موت اپنے مقرری وقت پر کسی حیلے سے بھی ضرور آئے گی اگر سات قلعوں میں چھپو تو بھی کیا ہوتا ہے، ۵۲ یعنی منافقوں نے، ۵۳ اگر جنگ کا موقع ہوگا تو ہم تم سے لڑیں گے نہیں یا جنگ کے وقت تمہارے ساتھ ہو کر مسلمانوں کو جھکمہ دیں گے، ۵۴ یہ منافق مردود بظاہر تو مسلمان ہوتے تھے مگر درپردہ یہودیوں اور مشرکوں سے سازش رکھتے تھے چنانچہ جب غزوہ احزاب ہوا تو مسلمانوں کی حالت تنگ دیکھ کر اعلانیہ انہوں نے دغا کی، ۵۵ یعنی کفر اور شرک اور نفاق کی راہ پر، ۵۶ جن کاموں میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی تھی جیسے ایمان اور توحید اور اخلاص اور تقوٰی اس کو ناپسند کیا، ۵۷ یہ آیت ان کافروں کے باب میں اتری جو بدر کے دن مارے گئے ان کی لاشیں اندھے کنوئیں میں ڈال دی گئیں اور اس سے صاف یہ نکلتا ہے کہ جس شخص کا خاتمہ شرک یا کفر پر ہو اس کی مغفرت نہیں ہو سکتی، ۵۸ اللہ تعالیٰ کے ساتھ برا گمان یہ رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کی مدد نہ کرے گا مسلمانوں کا غلبہ نہ ہوگا، ۵۹ وہ مردود مسلمانوں کے لیے گردش کا انتظار کرتے رہتے تھے اللہ نے فرمایا انہی پر بری گردش پڑے گی۔

وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِـيْمًا ۝
(الفتح پ ۲۶ ع ۱)

کی فوجیں (سب) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہی کی ہیں اور اللہ تعالیٰ زبردست ہے حکمت والا[1]

۲۵۱- وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ
اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ۝۱۳ (الفتح پ ۲۶ ع ۲)

جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہم نے (ایسے) منکروں کے لیے دہکتی (دوزخ کی) آگ تیار کر رکھی ہے۔

۲۵۲- بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَاۗءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ
الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝۲ ءَاِذَا
مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝۳
(ق پ ۲۶ ع ۱)

بلکہ ان کو تعجب ہوا کہ ایک ڈرانے والا (پیغمبر) انہی (کی قوم) میں سے ان کے پاس آیا[2] تو کافر کہنے لگے یہ تو (مر کر پھر جی اٹھنا) ایک عجیب بات ہے کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی خاک ہو جائیں گے پھر زندہ ہو کر اُٹھائے جائیں گے، یہ دوبارہ لوٹانا تو (عقل سے) دور ہے[3]

۲۵۳- بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ
مَّرِيْجٍ ۝۵ (ق پ ۲۶ ع ۱)

ان کافروں نے تو سچا قرآن جب ان کو پہنچ گیا[4] تو اس کو جھٹلایا اور وہ ڈگمگا رہے ہیں[5]

۲۵۴- اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ۝۲۴
مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِۨ ۝۲۵ الَّذِيْ
جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ
الشَّدِيْدِ ۝۲۶ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ
وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝۲۷ قَالَ لَا
تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ
بِالْوَعِيْدِ ۝۲۸ (ق پ ۲۶ ع ۲)

دونوں جا کر ہر ناشکرے شریر بھلائی سے روکنے والے حد سے بڑھ جانے والے (ایمان کی باتوں میں) شک کرنے والے کو دوزخ میں جھونک دو جس نے اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرا معبود ٹھہرایا، اس کو خوب سزا دو اس کا ساتھی (ہمزاد شیطان) کہے گا مالک میرے میں نے اس کو گمراہ نہیں کیا وہ کم بخت) خود پرلے سرے کا گمراہ تھا۔[6] اللہ تعالیٰ فرمائے گا بس بس، میرے سامنے یہ جھگڑے نہ نکالو اور میں تو پہلے ہی (دنیا میں) تم کو (پیغمبر بھیج کر) ڈرا چکا تھا۔

۲۵۵- يَسْــَٔـلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ۝۱۲ يَوْمَ
هُمْ عَلَي النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ۝۱۳ ذُوْقُوْا
فِتْنَتَكُمْ ۭ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ

یہ (مردود) کافر پوچھتے ہیں بدلے کا دن کب آئے گا[7] (اے پیغمبر ان سے کہہ دے) جس دن آگ پر تپائے جائیں گے (ان سے کہا جائے گا) اب اپنی شرارت کا مزہ چکھو اسی کی تم (دنیا میں)

[1] پہلی آیت میں وہ فوجیں مراد تھیں جو نیک ہیں اور اس آیت میں بُری فوجیں مراد ہیں غرض بُرے اور بھلے اور نیک و بد دونوں اسی بادشاہ کی فوجیں ہیں جیسے ایک سفید کوٹ والے دوسرے کالے کوٹ والے سفید کوٹ والوں کی پارک بہشت ہے اور کالے کوٹ والوں کی دوزخ اور ان دونوں فوجوں کے پیدا کرنے کی حکمت وہی جانتا ہے، [2] وہ ان کو یوں ڈراتا ہے کہ مرنے کے بعد تم پھر جلائے جاؤ گے اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا، [3] ہماری سمجھ سے بعید ہے یا عادات کے خلاف ہے، کہو تم کیا تمہاری عقل کیا ایک قطرۂ ناچیز اور اس شہنشاہ قادر کی قدرت پر تعجب کرنے لگے، [4] اب تک پیغمبر اور قرآن کے باب میں ڈگمگا رہے ہیں، [5] بھر رہے ہیں کبھی پیغمبر کو جادوگر اور قرآن کو جادو اور کبھی پیغمبر کو شاعر اور قرآن کو شعر اور کبھی پیغمبر کو کاہن اور قرآن کو کہانت بتلاتے ہیں ایک بات ہی نہیں ہر دم ایک نرالی بات کہتے ہیں اب تک اس الجھاؤ میں گرفتار ہیں، [6] اس نے جھٹ میرا کہنا سُن لیا اور کچھ غور نہ کیا اگر غور کرتا تو وہ میرے بھڑکانے پر نہ چلتا، [7] ٹھٹھے سے پوچھتے ہیں اجی قیامت کب آئے گی۔ قیامت کو جھوٹ سمجھتے ہیں۔

تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ (الذاریٰت ع ۱)

جلدی کرتے تھے۔

۲۵۶۔ کَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طٰغُوْنَ ﴿۵۳﴾ (الذاریات پ ۲۷ ع ۳)

(اے پیغمبرؐ) ایسے ہی جو لوگ ان سے پہلے گذرے ہیں ان کے پاس بھی جب کوئی پیغمبر آیا تو اس کو جادوگر یا باؤلا بتلانے لگے[۱] کیا یہ کافر ایک دوسرے کو پیغمبروں کو جھٹلانے کے لیے کہہ مرے ہیں (وصیت کر گئے ہیں) نہیں یہ ہیں ہی شریر لوگ[۲]

۲۵۷۔ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾ (الذاریات پ ۲۷ ع ۳)

تو ان (مکہ کے) کافروں کا بھی ڈول ان کے ساتھیوں (اگلے کافروں) کے ڈول کی طرح (بھرنے والا) ہے[۳] (عذاب کی) جلدی نہ مچائیں[۴] ان کافروں کی اس دن خرابی ہوگی جس دن کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے[۵]

۲۵۸۔ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ﴿۱۲﴾ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴿۱۳﴾ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ (الطور پ ۲۷ ع ۱)

اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہوگی جو بیہودہ باتوں میں کھیل رہے ہیں[۶] جس دن یہ لوگ دوزخ کی آگ کی طرف دھکیلے جائیں گے[۷] (ان سے کہا جائے گا) یہی وہ دوزخ ہے جس کو تم (دنیا میں) جھٹلاتے تھے۔ کیا[۸] یہ بھی جادو ہے یا تم کو سوجھ نہیں پڑتا[۹] (جاؤ اب) اس میں گھسو اب تم صبر کرو یا بے صبری کرو دونوں باتیں تمہارے حق میں برابر ہیں۔ جیسے کام تم کرتے رہے ویسا ہی تم کو بدلہ ملے گا[۱۰]

۲۵۹۔ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿۳۱﴾ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ

کہتے ہیں شاعر ہے (پڑا رہنے دو) ہم اس کے لیے زمانہ کی گردش کا انتظار کر رہے ہیں[۱۱] کہہ دے اچھا انتظار کرتے رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں[۱۲] کیا ان کی عقلیں ان کو ایسے ہی (بیوقوفی کی) باتیں

[۱] ان کے لیے تو کیوں رنج کرتا ہے تجھ سے پہلے اگلے سب پیغمبر اس بلا میں مبتلا ہو چکے ہیں، [۲] ان کا خمیر شرارت سے ہوا ہے جب کوئی پیغمبر آئے گا تو یہ جھٹلائیں گے [۳] زندگی کا پیمانہ ایک روز بھر جائے گا، [۴] یعنی اگلے کافروں کی طرح ان کافروں کا بھی دنیا میں زندہ رہنے کا ایک وقت مقرر ہے اپنے وقت پر تباہ ہوں گے جلدی کیوں کرتے ہیں۔ [۵] مراد بدر کا دن ہے جس دن یہ کافر مارے گئے اور قید ہوئے ذلیل اور خوار ہوئے، [۶] نہ آخرت کا ان کو ڈر ہے نہ عذاب کا خیال بالکل دنیا میں غرق ہیں [۷] فرشتے ان کی گردن ناپیں گے اور دوزخ میں دھکیل دیں گے [۸] جیسے تم دنیا میں حق تعالے کے کلام کو جادو کہتے تھے، [۹] جیسے دنیا میں تم کو حق بات کی سوجھ نہیں پڑتی تھی یہ ٹھٹھے کے طور پر ان سے کہا جائے گا، [۱۰] خواہ صبر کرو یا نہ کرو بدلہ ملنا ضرور ہے، [۱۱] جیسے اور شاعر مر گئے گذر گئے یہ بھی ایک دن دنیا سے چل دے گا، ابن عباسؓ نے کہا قریش کے لوگ دار الندوہ میں جمع ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت صلاح کرنے لگے کہ آپ کو قید کر لو اور آپؐ کی موت کا انتظار کرتے رہو جیسے زہیر اور نابغہ اگلے شاعر مر گئے آپؐ بھی مر جائیں گے اس وقت یہ آیت اتری، [۱۲] تم میرے مرنے کے منتظر رہو میں تمہاری ہلاکت کا انتظار کر رہا ہوں دیکھو اللہ تعالیٰ کا عذاب کس پر اترتا ہے۔

اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۳۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖۤ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۳۴﴾ (الطور پ ۲۷ ع ۲)

سکھاتی ہیں نہیں یہ نِرے سرکش لوگ ہیں[1] یا یوں کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اس قرآن کو (اپنے دل سے بٹ لیا ہے) نہیں یہ بات ہے کہ ان میں ایمان نہیں ہے[2] تو وہ اس طرح کا ایک کلام (بنا کر) لے آئیں اگر سچے ہیں۔

۲۶۰۔ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَۜيْطِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ (الطور پ ۲۷ ع ۲)

کیا تیرے مالک کی رحمت کے خزانے ان کے ہاتھ میں ہیں[3] یا وہ کوئی داروغہ ہیں (وہ جو پیغمبر سے جھگڑتے ہیں تو) کیا ان کے پاس کوئی (ایسی لمبی) سیڑھی ہے جس پر (چڑھ کر وہ آسمان کی باتیں) سن لیتے ہیں (اگر ایسا ہے) تو کوئی ان میں سے سن کر آتا ہے وہ کوئی کھلی سند پیش کرے[4]

۲۶۱۔ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۚ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿۴۲﴾ (الطور پ ۲۷ ع ۲)

یا تو ان سے کوئی مزدوری مانگتا ہے پھر یہ اس تاوان کے بوجھ سے دبے جاتے ہیں[5] یا ان کو غیب کی باتیں معلوم ہیں وہ ان کو لکھتے رہتے ہیں[6] یا وہ (پیغمبر سے) داؤں کرنا چاہتے ہیں تو خود یہ کافر داؤں میں آ جائیں گے[7]

۲۶۲۔ وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۴﴾ (الطور پ ۲۷ ع ۲)

اور (یہ کافر ایسے ڈھیٹ ہو گئے ہیں) اگر آسمان سے ایک ٹکڑا دُھواں کا دُھوا گرتا ہوا دیکھیں (جو عذاب کے طور پر آ رہا ہو) تو بھی یوں کہیں یہ جما ہوا ابر ہے۔

۲۶۳۔ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ (الطور پ ۲۷ ع ۲)

اور ان ظالموں کو اس عذاب کے سوا اس سے ادھر ہی ایک اور عذاب ہونے والا ہے مگر ان میں اکثر لوگ نہیں جانتے[9]

---

[1] بیوقوفی کی باتیں یہ ہیں کہ کبھی پیغمبر کو کاہن یا شاعر کہتے ہیں جس کے لیے بہت عقل لازم تھی اور کبھی باؤلا بتاتے ہیں جس کو بالکل عقل نہیں ہوتی یہ بیوقوفی نہیں تو اور کیا ہے پھر فرمایا کہ ایسے بیوقوف تو یہ نہیں ہیں پر شریر ہیں اور شرارت سے اس قسم کی باتیں بناتے ہیں۔ [2] کفر اور شرک ان کے دلوں میں رچ گیا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کا کلام وہ مانتے ہی نہیں اگر ان کا یہ کہنا صحیح ہے کہ پیغمبر نے اس کو اپنے دل سے بٹ لیا ہے تو پیغمبر تو اُمّی ہیں ان میں تو بہت لوگ پڑھے لکھے بھی موجود ہیں جن کو اپنی لیاقت اور زبان دانی پر ناز بھی ہے۔ [3] کہ جس کو یہ چاہیں وہ پیغمبر ہو جیسے مشرک کہتے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ واقعی کسی پیغمبر کو بھیجتا تو کسی بڑے آدمی مالدار کو پیغمبر بناتا۔ بعضوں نے کہا روزی کے خزانے مراد ہیں۔ [4] جس سے معلوم ہوا کہ وہ واقعی آسمان تک گیا تھا۔ [5] اور اس ڈر سے کہ ان پر تاوان کا بار پڑے گا ڈنڈ دینا ہو گا۔ تیرا کلام سننا نہیں چاہتے۔[11] اور اس وجہ سے پیغمبر کا کہنا نہیں مانتے، بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ان کے پاس لوح محفوظ ہے وہ اس میں سے لکھ لیتے ہیں اور لوگوں سے بیان کرتے ہیں۔ [7] اللہ تعالیٰ کا داؤں ان پر چل جائے گا اور تباہ ہوں گے جیسے بدر کے دن ہوا۔ [8] غلیظ بادل ہے اس وجہ سے ایک دُھوا معلوم ہوتا ہے۔ مترجم کہتا ہے ہمارے زمانے میں کفر اور الحاد اس درجہ پھیل گیا ہے کہ عموماً لوگوں کی توجہ خدا کی طرف نہیں رہی ہے طاعون آتے ہیں قحط پڑتے ہیں بھونچال ستاتے ہیں پر ان کی غفلت نہیں جاتی بُرے کاموں سے توبہ نہیں کرتے نہ استغفار کرتے ہیں بلکہ اپنی عقلی تدابیر یہ نادان ہو کر ان آفتوں کے ٹالنے کی فکریں کیا کرتے ہیں اور خاک ان کی تدبیر کچھ نہیں ہوتا۔ [9] وہ عذاب مراد ہے جو بدر کے دن ہوا خوب مارے گئے بعضوں نے کہا وہ عذاب مراد ہے جو سات برس تک ان پر قحط پڑا بعضوں نے کہا قبر کا عذاب مراد ہے ابن عباسؓ سے ایسا ہی منقول ہے۔

۲۶۴۔ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنْ رَبِّهِمُ الْهُدَىٰ (۲۳)
(النجم پ۲۷ ع ۱)

حالانکہ ان کے مالک کی طرف سے ان کو (ٹھیک) رستہ بھی بتلایا جا چکا [1]

۲۶۵۔ إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ لَيُسَمُّونَ الْمَلَائِكَةَ تَسْمِيَةَ الْأُنْثَىٰ (۲۷) وَمَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ (۲۸)
(النجم پ۲۷ ع ۲)

جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے وہی فرشتوں پر عورت ذات کا نام دھرتے ہیں [2] اور ان کو اس بات کا کوئی تحقیق نہیں ہے (کہ فرشتے عورت ذات ہیں)

۲۶۶۔ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي تَوَلَّىٰ (۳۳) وَأَعْطَىٰ قَلِيلًا وَأَكْدَىٰ (۳۴) أَعِنْدَهُ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرَىٰ (۳۵)
(النجم پ۲۷ ع ۳)

(اے پیغمبرؐ) کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے (ایمان سے) منہ پھیر لیا اور تھوڑی سی خیرات کی پھر ہاتھ روک لیا [3] کیا اس کو غیب کا علم ہے وہ اپنی آنکھ سے (اپنا انجام) دیکھ رہا ہے [4]

۲۶۷۔ أَفَمِنْ هَٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ (۵۹) وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ (۶۰) وَأَنْتُمْ سَامِدُونَ (۶۱)
(النجم پ۲۷ ع ۳)

کیا تم (اے کافرو) قرآن کو سن کر تعجب کرتے ہو (اس کو جھٹلاتے ہو) اور ہنستے ہو روتے نہیں اور غفلت میں پڑے ہو [5]

۲۶۸۔ وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ (۲) وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَكُلُّ أَمْرٍ مُسْتَقِرٌّ (۳) وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنَ الْأَنْبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ (۴) حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ (۵)
(القمر پ۲۷ ع ۱)

اگر کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو ٹال دیتے ہیں [6] اور کہتے ہیں یہ جادو تو ہمیشہ سے چلا آیا ہے اور انہوں نے (پیغمبرؐ کو) جھٹلایا اور اپنے دل کی خواہشوں پر چلے اور ہر کام کا آخر ایک ٹھہراؤ ہے [7] اور ان کافروں کو تو وہ خبریں (اگلی امتوں کی) پہنچ چکی ہیں جن سے ان کو تنبیہ ہوتا سراسر دانائی کی باتیں مگر ڈرانے والی خبریں (ان کافروں کو) کچھ فائدہ نہیں دیتیں۔

۲۶۹۔ أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِنْ أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُمْ بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ (۴۳) أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُنْتَصِرٌ (۴۴) سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ

(اے قریش کے لوگو) تم میں جو کافر ہیں کیا وہ ان قوموں سے [8] بڑھ کر ہیں [9] یا تم کو (اللہ تعالیٰ کی) کتابوں میں معافی مل گئی ہے [10] یا یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ ہمارا جتھا زوردار ہے (دشمن کو) نیچا دکھا سکتا ہے اب یہ

---

[1] پیغمبرؐ آئے قرآن اترا توحید کا ٹھیک رستہ معلوم ہوگیا مگر وہ اپنی نادانی نہیں چھوڑتے۔ [2] ان کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہتے ہیں۔ [3] بخیل بن گیا یا سخت دل ہوگیا۔ [4] یہ آیتیں ایک شخص کے باب میں اتریں جس کا نام ولید بن مغیرہ تھا پہلے وہ مسلمان ہوا پھر کسی مشرک نے اس کو ملامت کی اور کہا اگر وہ دوبارہ مشرک بن جائے تو اس کو عذاب نہ ہونے کا وہ ضامن ہے اس پر وہ دوبارہ مشرک بن گیا اسلام سے پھر گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا اس کو غیب کی بات معلوم ہے کہ اس کو عذاب نہ ہوگا۔ [5] یا غرور میں پڑے ہو یا گاتے رہتے ہو۔ حدیث میں ہے کہ جب سے یہ آیت اتری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے ہنستے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔ [6] اس کا کچھ خیال نہیں کرتے۔ [7] یعنی ہر کام کی ایک انتہا ہے ایک حد ہے یا ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے تو جن لوگوں کی قسمت میں دوزخ لکھی ہے کفر اور تکذیب ان پر جا کر ٹھہرتی ہے اور جن لوگوں کی تقدیر میں بہشت لکھی ہے ایمان اور تصدیق ان پر جا کر ٹھہرتی ہے۔ [8] عاد ثمود وغیرہ سے بل بوتے میں۔ [9] ان کو خدا تباہ نہیں کر سکتا۔ [10] اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی کتاب میں یہ تحریر فرما دی ہے کہ قیامت میں تم کو عذاب نہ ہوگا اس لیے اطمینان سے بیٹھے ہو۔

وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾ (القمر پ۲۷ ع ۳)

جتھا شکست کھاتا ہے اور پیٹھ موڑ کر (نوک دم) بھاگتا ہے[1]۔

۲۷۰- اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۴۷﴾
يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ
ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾ (القمر پ۲۷ ع ۳)

بیشک گنہگار گمراہ ہیں اور دہکتی آگ میں پڑیں گے جس دن اوندھے منہ (دوزخ کی) آگ میں گھسیٹے جائیں گے (ان سے کہا جائے گا) اب دوزخ کی آگ لگنے کا مزہ چکھو۔

۲۷۱- وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۵ مَاۤ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾
فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿۴۲﴾ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾
لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿۴۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ
ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ
الْعَظِيْمِ ﴿۴۶﴾ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا
تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۴۷﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا
الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۸﴾ (الواقعہ پ۲۷ ع ۲)

اور بائیں ہاتھ والے بائیں ہاتھ والوں کی کیا خرابی ہوگی (دوزخ کی) گرم ہوا اور جھلستے جھلسنے پانی میں رہیں گے اور سایہ کیا ہوگا کالا دھواں[2] نہ اس میں ٹھنڈک ہوگی نہ وہ دیکھنے میں بھلا معلوم ہوگا کیونکہ وہ لوگ اس سے پہلے (دنیا میں) مزے اڑا چکے تھے[3] اور بڑے گناہ (شرک) پر جمے رہتے تھے اور کہتے کیا تھے بھلا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے کیا پھر ہم یا ہمارے باپ دادا (جی کر) اُٹھائے جائیں گے۔

۲۷۲- ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾
لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾ فَمَالِـُٔوْنَ
مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾
فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ
يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا
تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ (الواقعہ پ۲۷ ع ۲)

پھر تم کو لے گمراہو (قیامت کے) جھٹلانے والو تھوہر کا درخت ضرور کھانا پڑے گا اس سے پیٹ بھرنا ہوگا (پیٹ بڑی بلا ہے) پھر (اوپر سے جب پیاس لگے گی تو) کھولتا پانی پینا ہوگا اس طرح پیو گے جیسے پیاسے بیمار اونٹ (غٹ غٹ) پی جاتے ہیں[4] انصاف کے دن ان کی یہ مہمانی ہوگی ہم ہی نے (اے کافرو) تم کو پیدا کیا اور تم (ہماری بات کا) یقین نہیں کرتے[5]

۲۷۳- اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾
وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾

کیا تم لوگ اس کلام (قرآن کا) انکار کرتے ہو[6] اور تم نے اپنا شکریہ (اللہ تعالیٰ کے احسان کا) یہ ٹھہرایا ہے کہ اس کی نعمت کو جھٹلاتے ہو[7]

[1] کہتے ہیں بدر کے دن ابوجہل ملعون کہنے لگا ہمارا جتھہ بہت زوردار ہے ہم ان دشمنوں پر ضرور غالب ہوں گے اس وقت یہ آیتیں اتریں آپ کے سچے پیغمبر ہونے کی یہ آیتیں بہت عمدہ نشانی ہیں کیونکہ ایسی صحیح پیشین گوئی بجز خدا جل جلالہ کے کوئی نہیں کرسکتا اور ظاہری قرینہ کوئی نہ تھا کہ مسلمانوں کو فتح ہوگی وہ کل تین سو تیرہ تھے اور بے سامان اور بے ہتھیار اور کافر ایک ہزار تھے اور وہ بھی پورے سامان سے لیس اور تیار، [2] اس کو دوزخی سایہ سمجھ کر دوڑیں گے، [3] نفس کی خواہش پر چلتے تھے یا مشرک تھے یا غدری، [4] اور ان کی پیاس نہیں بجھتی اونٹ کو ایک بیماری استسقاء کی طرح ہو جاتی ہے وہ جتنا پانی پاتا ہے پیتا چلا جاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا دوزخیوں کو بھی استسقاء کی پیاس میں مبتلا کریں گے اور پھر پینے کو جلتا جھلستا پانی دیں گے۔ اللھم احفظنا منہ، [5] کہ ہم پھر تم کو جلائیں گے جس نے پہلی بار پیدا کر دیا اس کو دوبارہ جلانا کیا مشکل ہے، [6] اس کو نہیں مانتے جھٹلاتے ہو یا منافقی کرتے ہو، [7] پانی وہ برسائے اور تم یوں کہو کہ فلاں تارے فلاں مقام پر آگئے تھے اس سے پانی خوب برسایا ایک جوگ جو تھے پر سوار تھا اس لیے بارش اچھی ہوئی یہ سب کفر کی باتیں ہیں پانی برسانے والا پروردگار ہے اور سارا اختیار اسی کے ہاتھ میں ہے اور نجومی اور پنڈت محض جھوٹے ہیں خیالی تکے اڑاتے ہیں اور جب ان کی بات جھوٹی نکلتی ہے اور اپنا جھوٹ نہ کھلنے کے لیے ایک بہانہ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ
تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ
وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ
مَدِيْنِيْنَ ﴿۸۶﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿۸۷﴾ (الواقعہ پ۲۷ ع ۳)

پھر اگر تم سچے ہو[1] تو جب (بیمار کی) جان (بدن سے نکل کر) حلق میں آن پہنچتی ہے اور تم اس وقت ٹکر ٹکر پڑے (دیکھتے رہتے ہو اور ہم تم سے زیادہ اس (بیمار) کے قریب ہوتے ہیں[2] لیکن تم نہیں جانتے پھر اگر تم کسی کے محکوم نہیں ہو[3] تو اس (بیمار) کی جان (گلے سے) پلٹا کیوں نہیں لیتے[4]۔

۲۷۴۔ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾
فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾ وَتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾
اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۹۵﴾ (الواقعہ پ۲۷ ع ۳)

اور اگر وہ (بیمار) جھٹلانے والوں گمراہوں (کافروں) میں سے ہے تو اس کے لیے کھولتے پانی کی ضیافت ہے اور دوزخ میں دھکیلے جانا بیشک یہ (سب باتیں) بالکل سچ ہیں (جن میں ذرا بھی شبہ نہیں)

۲۷۵۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۹﴾ (الحدید پ۲۷ ع ۲)

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو نہ مانا اور جھٹلایا وہی دوزخی ہیں۔

۲۷۶۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا
كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ
اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵﴾
(المجادلہ پ۲۸ ع ۱)

جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے اختلاف کرتے ہیں وہ ایسے ہی ذلیل ہوں گے (یا بدر کے دن ذلیل ہو چکے) جیسے ان سے پہلے (اگلے کافر لوگ ذلیل ہوئے اور ہم تو[5] کھلی کھلی نشانیاں (یا آیتیں) اتار چکے اور جو لوگ نہیں مانتے ان کو ذلت کا عذاب ہوگا۔

۲۷۷۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ
اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَ
يَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾
اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ

(اے پیغمبر) تو نے ان لوگوں کو (منافقوں کو) نہیں دیکھا جنہوں نے ان لوگوں سے دوستی رچائی جن پر اللہ تعالیٰ کا غصہ ہے (یعنی یہودیوں سے) اب وہ (یعنی منافق لوگ) نہ تو تم میں (مسلمانوں میں) رہے اور نہ ان میں (یہودیوں میں)[6] اور جان بوجھ کر جھوٹی بات پر قسم کھاتے ہیں[7]۔ اللہ تعالیٰ نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) نکال لیتے ہیں حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پانی برسا صبح کو لوگوں میں آج کوئی شکر گذار ہے کوئی ناشکرا ہے۔ شکر گذار تو وہ ہے جو کہتا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پانی برسا اور ناشکرا وہ ہے جو کہتا ہے فلاں منزل میں فلانے ستارے کے آنے سے پانی برسا۔ (حواشی صفحہ ہذا)

[1] کہ نہ قرآن میری کتاب ہے نہ پیغمبر میرا بھیجا ہوا ہے نہ پانی برسانا میرا کام ہے نہ قیامت ہے نہ حشر نشر، [2] یعنی علم اور قدرت سے ہمارے فرشتے تم سے زیادہ اس کے نزدیک ہوتے ہیں [3] خدا تعالیٰ کے قائل نہیں ہو اور حساب کتاب اور جزا اور سزا کے، [4] پھر بدن میں پلٹا کھا کر بیمار کو موت سے بچا کیوں لیتے مطلب یہ ہے کہ جب ہر طرح سے تم میری قدرت اور اختیار کا انکار کرتے ہو اور انا ولا غیری کا دم بھرتے ہو اپنے عقل و حکمت پر نازاں ہو تو مرتے ہوئے بیمار پر بھی کچھ اپنی تدبیر چلاؤ۔ اس کو موت سے بچاؤ جب تم ایسا نہیں کر سکتے تو جھک مار کر خدا کے قائل ہو اور جب خدا کے قائل ہوئے تو پھر اس کی قدرت اور طاقت کو بھی تسلیم کرو پھر حشر اور نشر اور پیغمبر کا کیوں انکار کرتے ہو وہ خداوند قادر مطلق سب کچھ کر سکتا ہے۔ [5] پیغمبر کی سچائی ثابت کرنے کے لیے کھلی الخ [6] مذبذبین بین ذالک لا الی ھؤلاء ولا الی ھؤلاء۔ منافق کا انجام یہی ہوتا ہے اس پر کوئی فریق بھروسا نہیں کرتا جیسے دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا، [7] مسلمانوں سے قسم کھا کر کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور یہودیوں سے ہماری دوستی نہیں ہے۔ حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۶﴾ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ط اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾

(المجادلۃ پ۲۸ ع ۳)

ان کے لیے سخت عذاب دوزخ کا تیار کر رکھا ہے کیونکہ ان کے کام (بہت ہی) بُرے تھے[۱] انہوں نے اپنی (جھوٹی) قسمیں ڈھال بنا رکھی ہیں[۲] اور (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کی راہ سے روک دیا ہے (مسلمان ہونے سے منع کرتے ہیں) ان کو ذلت کا عذاب ہونا ہے ان کے مال اور ان کے بال بچے اللہ تعالیٰ کے عذاب کے سامنے کچھ کام نہیں آئیں گے یہ لوگ دوزخی ہیں وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

۲۷۸- اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ط اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ط اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾

(المجادلۃ پ۲۸ ع ۳)

شیطان ان پر چڑھ بیٹھا ہے اور اس نے اللہ تعالیٰ کی یاد ان کو بھلا دی یہ لوگ شیطان کے لشکر ہیں (اس کی فوج ہیں) سن رکھو شیطان کے لشکر والے ہی ضرور تباہ ہوں گے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے خلاف کرتے ہیں وہ بہت ذلیل ہوں گے۔

۲۷۹- يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾

(الصف پ۲۸ ع ۱)

ایسے کافر چاہتے ہیں کہ اپنے منہ سے اللہ تعالیٰ کے نور (قرآن یا اسلام یا حضرت محمدؐ) کو بجھا دیں[۳] اور اللہ تعالیٰ تو اپنا نور پورا کر کے رہے گا[۴] گو کافر بُرا مانیں[۵]

۲۸۰- زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ط قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ط وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۷﴾

(التغابن پ۲۸ ع ۱)

کافر یہ گمان کرتے ہیں کہ ان کو (مرنے کے بعد) پھر جی اٹھنا نہیں ہے۔ (اے پیغمبرؐ تم (ان لوگوں سے) کہو کہ ہاں مجھے پروردگار ہی کی قسم ہے کہ تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر جو کچھ تم نے (دنیا میں) کیا ہے (اس کا بدلہ دے کر) تم کو تباہ کر دیا جائے گا اور یہ اللہ کے نزدیک آسان ہے۔

۲۸۱- وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۰﴾

(التغابن پ۲۸ ع ۱)

اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی لوگ دوزخی ہیں۔ ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے اور وہ بُری جگہ ہے۔

---

[۱] یعنی دنیا میں وہ بہت بُرے کام کرتے رہے، [۲] جیسے ڈھال سے تلوار کا حملہ روکتے ہیں۔ اسی طرح منافق جھوٹی قسمیں کھا کر اپنی جان اور اپنا مال مسلمانوں سے بچاتے ہیں، [۳] یعنی جھوٹی باتیں بنا کر طعن و تشنیع کر کے قرآن یا اسلام کو بے اعتبار کر دیں جس میں اور لوگ مسلمان ہوں، [۴] ساری دنیا میں اس کی روشنی پھیلا دے گا، [۵] یہ ایک عمدہ دلیل ہے قرآن کے حق اور منزل من اللہ ہونے کی، ہر چند یہود اور نصاریٰ اور مشرکوں نے بہت زور مارا کہ اسلام کا دین پھیلنے نہ پائے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے پہلے عرب کے ملک میں پھر سارے ایشیا اور افریقہ میں اس کو پھیلا کر چھوڑا۔ ہمارے زمانہ میں یورپ اور امریکہ میں بھی اسلام پھیل رہا ہے اور گو پادری طرح طرح کے بہتان اسلام اور مسلمانوں پر رکھتے ہیں اور لوگوں کے دل اسلام کی طرف سے منحرف کرنے میں کوئی کوشش باقی نہیں چھوڑتے مگر اللہ تعالیٰ اسلام کا حامی ہے وہ پھیلتا ہی جاتا ہے۔

۲۸۲۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ (التحریم پ ۲۸ ع ۱)

کافرو اب آج کے دن بہانے مت بناؤ جیسے کام تم دنیا میں کرتے رہے (ان کا) بدلہ پاؤ گے۔

۲۸۳۔ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اِذَاۤ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۝ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَاۤ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ۬ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْۤ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝ (الملک پ ۲۹ ع ۱)

اور جو لوگ اپنے مالک کو نہیں مانتے اُن کے لیے بھی دوزخ کا عذاب ہونا ہے اور وُہ بُری جگہ ہے جب یہ لوگ اس میں جھونکے جائیں گے تو گدھے کی سی آواز سنیں گے[۱] اور وہ ایسی بھڑک رہی ہوگی (گویا) اب جوش کے مارے دم میں پھٹ پڑتی ہے جب (کافروں کا) ایک گروہ اس میں جھونکا جائے گا تو وہاں کے داروغہ (فرشتے) اُن سے پوچھیں گے کیا (دنیا میں) کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) تمہارے پاس آیا تھا پر ہم نے اس کو جھٹلایا اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے تو کچھ نہیں اتارا تم بہت بھٹک گئے ہو بس یہی بات ہے[۳] اور (یہ بھی) کہیں گے اگر ہم پیغمبروں کا کہنا سنتے یا (اپنی عقل سے) سمجھتے اللہ تعالیٰ کو دلیلوں سے پہچان لیتے) تو (آج) ہم دوزخیوں میں نہ ہوتے تو دوزخی اپنی خطا کو مان لیں گے دوزخی پر خدا کی پھٹکار[۴]

۲۸۴۔ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ۝ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ۝ (الملک پ ۲۹ ع ۲)

کیا تم اس خدا سے بے ڈر ہو گئے ہو جو آسمان پر ہے وہ چاہے تو تم کو زمین میں دھنسا دے اور زمین ایک ہی ایکا جھکولے مارنے لگے[۵] یا تم اس (خدا) سے بے ڈر ہو گئے ہو جو آسمان پر ہے وہ چاہے تو تم پر پتھراؤ کی آندھی بھیج دے (یا تم پر پتھراؤ کرے کے تو (ذرا ٹھہرو) قریب ہیں (عذاب دیکھتے ہی) تم جان لوگے میرا ڈرنا کیسا تھا[۶]

۲۸۵۔ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ (الملک پ ۲۹ ع ۲)

اور یہ کافر (مسلمانوں سے) کہتے ہیں (اچھا خیر) اگر تم سچے ہو تو بتلاؤ یہ (قیامت کا وعدہ) کب پورا ہوگا (اے پیغمبر ان کے جواب میں) کہہ دے یہ تو خدا ہی جانتا ہے اور میں تو اور کچھ نہیں (خدا کے عذاب سے) ایک کھلا ڈرانے والا ہوں[۷]

---

[۱] گدھے کی آواز سب آوازوں سے بدتر ہے دوزخی اس قسم کی آواز نکالیں گے یا دوزخ میں سے ایسی آواز نکلے گی بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جب اس میں ڈالے جائیں گے اس کا دھاڑنا یا اس کا شور سنیں گے، بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے سائیں سائیں کی آواز اس میں سے سنیں گے [۲] اور تم کو آج کے دن کی خبر کس نے دی تھی، [۳] یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں کہنے لگے تم اور تمہارے پیرو گمراہی میں پڑ گئے اللہ تعالیٰ نے نہ کوئی پیغمبر بھیجا نہ کوئی کتاب اتاری، [۴] سعید بن جبیر نے کہا سحق ایک وادی ہے جہنم میں، [۵] لرزنے لگے۔ زلزلہ آتے اور زمین پھٹ جاتے تم اس میں دھنس جاؤ اس آیت سے صاف یہ ثابت ہے کہ پروردگار آسمان پر ہے یعنی اوپر کی جانب ہمارے شیخ امام ابن تیمیہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا آسمان پر ہونا اور عرش پر ہونا دونوں کا ایک ہی مضمون ہے [۶] سچ تھا یا جھوٹ پتھراؤ کی آندھی سے زور کی ہوا مراد ہے جس سے کنکر پتھر اڑ کر بدن پر لگتے ہیں، [۷] باقی غیب کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے قیامت کا وقت اسی کو معلوم ہے۔

۲۸۶۔ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ⑤ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ⑥ (القلم پ ۲۹ ع ۱)

اب تو دیکھ لے گا اور کافر بھی دیکھ لیں گے۔ تم میں سے کون دیوانہ ہے [1]

۲۸۷۔ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ⑨ (القلم پ ۲۹ ع ۱)

وہ چاہتے ہیں تو ڈھیلا پڑ جائے تو وہ بھی ڈھیلے ہو جائیں [2]

۲۸۸۔ فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ⑭ وَاُمْلِيْ لَهُمْ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ⑮ اَمْ تَسْئَلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ⑯ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ⑰ (القلم پ ۲۹ ع ۲)

تو (اے پیغمبر) مجھ کو اور ان لوگوں کو جو اس قرآن کو جھٹلاتے ہیں چھوڑ دے (ان کو میرے سپرد کر دے) ہم آہستہ آہستہ ڈھیل دے کر (دوزخ میں) لے جائیں گے ان کو خبر ہی نہ ہوگی [3] اور میں ان کو (دنیا میں) مہلت دوں گا (جلدی عذاب نہیں کرنے کا) کیونکہ میرا داؤں پکا ہے (اے پیغمبر) کیا تو ان سے (اللہ کا پیغام پہنچانے پر) کچھ نیگ چاہتا ہے وہ ڈنڈ (تاوان چٹی) کی وجہ سے دبے جاتے ہیں [4] یا ان کو غیب کا علم ہے خود لکھتے ہیں [5]

۲۸۹۔ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ⑤① (القلم ع ۲)

اور کافر جب یہ قرآن تیرے منہ سے سنتے ہیں تو اس طرح اپنی آنکھوں سے گھورتے ہیں جیسے وہ تجھ کو اپنی جگہ سے پھسلا دیں گے [6] اور (حسد سے جل کر) کہتے ہیں یہ تو باؤلا ہے۔

۲۹۰۔ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ㉕ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ㉖ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ㉗ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ㉘ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ㉙ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ㉚ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ㉛ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا

اور جس کا اعمال نامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ (افسوس سے) کہے گا کاش میرا اعمال نامہ مجھ کو نہ ملتا اور مجھ کو اپنے حساب کی خبر ہی نہ ہوتی۔ کاش اگلی موت میرا کام تمام کر دیتی [7] (ہائے افسوس) میں نے جو (دنیا میں) دولت کمائی وہ بھی کچھ کام نہ آئی [8] میری حکومت بھی خاک میں مل گئی حکم ہوگا، اس کو پکڑ لو (باندھ لو) گلے میں طوق ڈالو پھر دوزخ میں دھکیل دو پھر ستر ہاتھ کی ایک زنجیر میں اس

---

[1] پیغمبر دیوانے ہیں جیسے کافر کہتے ہیں یا خود وہ دیوانے ہیں یعنی عنقریب اللہ تعالیٰ تجھ کو غلبہ دے گا اور کافر ذلیل و خوار ہوں گے اسوقت معلوم ہو جائے گا کون باؤلا تھا، [2] یعنی تو ان کے معبودوں کو برا کہنا چھوڑ دے اور ان کے ساتھ نرمی کرے تو وہ بھی تیرے ساتھ نرمی اور ملائمت سے پیش آئیں گے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو کافروں اور مشرکوں کے ساتھ نرمی اور ملائمت کرنے سے منع فرمایا اسی کو مداہنت کہتے ہیں یہ سخت گناہ ہے کافروں اور مشرکوں سے کھلم کھلا دشمنی اور عداوت رکھنا چاہیے، [3] یعنی دنیا میں ان کو طرح طرح کے مزے اور آرام دیں گے تاکہ وہ اور زیادہ غافل ہو جائیں اور غفلت ہی میں مریں مرتے ہی جہنم میں داخل۔ یہ اللہ تعالیٰ کا استدراج اور مکر ہے خدا کی پناہ، ایک حدیث میں ہے جب کوئی بندہ گناہ کرتا جائے اور پروردگار اس کو دنیا زیادہ دیتا جائے تو سمجھو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا استدراج ہے، [4] اس لیے تیری بات نہیں سنتے کہ نیگ دینا ہوگا اور روپیہ خرچنا آدمی کو مشکل گذرتا ہے، [5] اس لیے تیری بات سننے کی ان کو ضرورت نہیں، [6] راہ راست سے پھیر دیں گے مطلب یہ کہ غصے بھری کرتے ہیں حسن نے کہا جس کو نظر بد لگ جائے تو یہ آیت اس کا منتر ہے [7] میں جاہل ہی رہتا جیسے دنیا میں تھا کھانے پینے سے مطلب تھا۔ اعمال کا خیال بھی نہ تھا، [8] میرا نام و نشان نہ رکھتی دوبارہ زندہ ہی نہ ہوتا۔ اس آفت میں نہ پھنستا، [9] اور جان کی جنجال بنی اس وقت کاٹنے آتی ہے۔

سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۳۴﴾ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿۳۵﴾ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿۳۶﴾ لَّا يَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخَاطِــُٔوْنَ ﴿۳۷﴾ (الحاقہ پ۲۹ ع ۱)

کو پرو دو[1] کیونکہ یہ دنیا میں) اللہ تعالیٰ پر یقین نہیں رکھتا تھا جو سب سے بڑا ہے اور محتاج کو کھلانے کی رغبت نہیں دلاتا تھا[2] اب اس کا یہاں کوئی دل جلا دوست نہیں اور نہ اس کے لیے یہاں (کھانا ہے مگر (دوزخیوں کا) پیپ لہو[3] یہ کھانا وہی کھائیں گے جو گناہ گار ہیں۔ (یعنی مشرک اور کافر)

۲۹۱- اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ﴿۶﴾ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ، (المعارج پ۲۹ ع ۱)

یہ لوگ قیامت کو دور از قیاس سمجھتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ وہ نزدیک ہے (ضرور آنے والی ہے)

۲۹۲- فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۶﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿۳۷﴾ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿۳۸﴾ كَلَّا ط ﴿۳۹﴾ (المعارج پ۲۹ ع ۲)

تو اے پیغمبر ان کافروں کو کیا ہو گیا ہے داہنے اور بائیں طرف سے جتھے جتھے تیری طرف دوڑتے آتے ہیں[4] کیا ان میں کا ہر کوئی یہ امید رکھتا ہے کہ وہ آرام کے باغ (بہشت میں) جائے گا وہ یہ تو کبھی ہونا نہیں۔

۲۹۳- وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾ (الجن پ۲۹ ع ۱)

اور جو کوئی اپنے مالک کی یاد سے منہ موڑے تو وہ اس کو سخت عذاب میں لے جائے گا[6]

۲۹۴- حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾ (الجن پ۲۹ ع ۲)

اور کافر اس وقت تک ماننے والے نہیں جب تک وہ اس عذاب کو نہ دیکھ لیں جس کا ان سے وعدہ ہے تب وہ جان لیں گے کس کا مددگار کمزور ہے اور کس کا جتھا گنتی میں کم ہے[7]

---

[1] اس کی دبر میں ڈال کر منہ سے نکالو ابن عباسؓ سے ایسا ہی منقول ہے۔ کلبی نے کہا اس زنجیر میں دوزخی اس طرح پروئے جائیں گے جیسے موتی دھاگے میں کہتے ہیں جب پروردگار کا حکم ہوگا اس کو پکڑو تو ستر ہزار فرشتے اس پر لپکیں گے اور ہر چیز اس کو دھپیاتے گی وہ کہے گا میں نے تیرا کیا قصور کیا وہ جواب دے گی پروردگار تجھ پر غصے ہے تو ہر چیز پر غصے ہے ع
از خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت، [2] یعنی خود تو کھانا در کنار دوسروں کو بھی یہ نہیں کہتا کہ محتاجوں کو کھانا کھلاؤ مطلب یہ ہے کہ خود بھی بخیل تھا اور دوسروں کو بھی چاہتا تھا کہ بخیل ہو جائیں غریب اور مسکین کو کھانا نہ دیں۔ اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ کفر کے بعد پھر بخیلی کرنا سخت گناہ ہے ایک حدیث میں ہے کہ بخیل اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے گو عابد زاہد ہو اور سخی اللہ کا دوست ہے گو گنہگار ہو سخی آدمی کی زندگی بڑے چین سے گذرتی ہے ہزاروں آدمی اس کے ساتھ جان دینے کو تیار رہتے ہیں اور آخرت میں بھی اس کے لیے چین ہی چین ہے۔
ابو الدرداء اپنی بیوی سے کہتے ہیں سالن میں شوربہ بہت رکھا کر محتاجوں کے کام آتے اور کہتے عذاب کی زنجیر آدھے تو ایمان کی وجہ سے اتر گئی محتاجوں کو کھلانے کی ترغیب سے ہم کیوں نہ اتار دیں، [3] ایک حدیث میں ہے غسلین کا ایک ڈول زمین پر ڈال دیا جاتے تو ساری دنیا میں بدبو پھیل جائے حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے، [4] یہ کافر مردود آنحضرتؐ کے گرد جھنڈ کے جھنڈ دوڑتے آتے اور آپ پر ٹھٹھے اڑاتے اس وقت یہ آیت اتری، [5] مشرک کہتے تھے اگر مسلمان بہشت میں جائیں گے تو ہم ان سے پہلے بہشت میں پہنچیں گے اس وقت یہ آیت اتری، [6] دوزخ کے عذاب میں بعضوں نے کہا صعد ایک چکنی چٹان ہے دوزخ میں دوزخیوں کو اس پر چڑھنے کا حکم دیا جائے گا بڑی مشکل سے محنت اٹھا کر چڑھیں گے جب اس کے اوپر پہنچیں گے تو پھر نیچے گرا دیئے جائیں گے پھر چڑھنے کا حکم ہوگا، [7] عذاب سے مراد بدر کا عذاب ہے کافر مسلمانوں کو کمزور اور شمار میں تھوڑا سمجھتے تھے اس وقت یہ آیت اتری،

٢٩٥- إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا ﴿١٦﴾ سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا ﴿١٧﴾ إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿١٨﴾ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿١٩﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿٢١﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿٢٣﴾ فَقَالَ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ ﴿٢٤﴾ إِنْ هَٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿٢٥﴾ سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ﴿٢٦﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ﴿٢٧﴾ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾ لَوَّاحَةٌ لِلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾

(المدثر پ ٢٩ ع ١)

وہ تو ہماری آیتوں کا منکر ہے (قرآن کو جادو کہتا ہے) میں اسکو عنقریب (دوزخ میں) صعود[1] پر چڑھاؤں گا کیونکہ (جب اس سے قرآن کو پوچھا گیا) تو سوچنے لگا اس پر خدا کی مار کیا اٹکل دوڑائی پھر اس پر خدا کی مار کیسی اٹکل دوڑائی پھر سوچا پھر تیوری چڑھائی اور منہ تھتا لیا[2] پھر پیٹھ پھیر کر چلتا ہوا اور شیخی میں آگیا کہنے لگا (ہو نہ ہو) یہ قرآن (ایک قسم کا) جادو ہے (جو ہمیشہ سے) چلا آتا ہے[3] (ہو نہ ہو) یہ آدمی کا بنایا ہوا کلام ہے[4] میں عنقریب اس کو دوزخ میں جھونک دوں گا اور (اے پیغمبر) تجھے کیا معلوم دوزخ کیسی بلا ہے وہ کچھ باقی نہ رکھے گی کچھ نہ چھوڑے گی کھال کو (جلا کر) کالا کردے گی اس پر انیس[19] (داروغہ) مقرر ہیں۔

٢٩٦- فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ﴿٤٩﴾ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُسْتَنْفِرَةٌ ﴿٥٠﴾ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾ بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِنْهُمْ أَنْ يُؤْتَىٰ صُحُفًا مُنَشَّرَةً ﴿٥٢﴾ كَلَّا بَلْ لَا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ﴿٥٣﴾ (المدثر پ ٢٩ ع ٢)

ان کو کیا ہوا ہے (قرآن کی) نصیحت سے منہ موڑ لیتے ہیں[5] گویا وہ جنگلی گدھے ہیں جو شیر کو دیکھ کر بھاگے اس پر (یہ حوصلہ) ان میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کو (خدا کی طرف سے) کھلی ہوئی کتابیں ملیں[6] یہ ہونا نہیں بات یہ ہے کہ ان کو آخرت کا ڈر ہی نہیں[8]

٢٩٧- فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّىٰ ﴿٣١﴾ وَلَٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿٣٢﴾ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَمَطَّىٰ ﴿٣٣﴾ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ﴿٣٤﴾ ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ﴿٣٥﴾ (القيمة پ ٢٩ ع ٢)

تو وہ نہ تو (دنیا میں) ایمان لایا اور نہ نماز پڑھی البتہ یہ کیا کہ (پیغمبر اور قرآن کو) جھٹلایا اور منہ موڑ لیا پھر اکڑتا ہوا اپنے گھر والوں کے پاس چل دیا اے تیری خرابی خرابی پر خرابی پھر تیری خرابی خرابی پر خرابی[11]

---

[1] صعود ایک پہاڑ ہے دوزخ میں کافر زبردستی اس پر چڑھائے جائیں گے بڑی مشکل سے جب اس پر پہنچیں گے تو پھر نیچے گر پڑیں گے پھر چڑھائے جائیں گے یہی عذاب ہوا کرے گا، [2] کیونکہ قرآن میں اس کو کوئی موقع اعتراض کا نہ ملا تو اپنے آپ گھٹ گیا اور رنج کے مارے اپنا منہ بگاڑ لیا۔ واہ میاں ولید آپ کی وہی مثل ہے پرائے شگون کے لیے اپنی ناک کٹائی، [3] جادوگر ایک دوسرے کو سکھاتے آتے ہیں محمدؐ نے بھی کسی جادوگر سے یہ کلام سیکھ لیا ہے ارے بیوقوف جادو کو قرآن مجید سے کیا نسبت جادو تو محض خیالی ڈھکوسلا ہوتا ہے قرآن دین اور دنیا دونوں کو بنانے والا ہے [4] خدا کا کلام نہیں پھر تو کیوں نہیں بنا لاتا حالانکہ اس قدر شعر اور شاعری اور علم کا دم بھرتا ہے کیا سارے عرب کے ملک میں آدمی حضرت محمدؐ ہی تھے اور کوئی آدمی نہ تھا، [5] ہڈی گوشت پٹھا سب بھسم کر دے گی، [6] اچھی بات پر دھیان نہیں کرتے، [7] قریش کے کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے ہم میں سے ہر شخص کے سرہانے صبح کو ایک کھلی ہوئی کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نکلے جس میں لکھا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں تو ہم آپ کو مانیں گے اس وقت یہ آیت اتری، [8] اسی لیے ایسی بیہودہ باتیں بناتے ہیں کہو تم گدھوں کی اس شہنشاہ کو کیا پرواہ ہے کہ تم پر کتابیں اتارے مرتے ہی تم کو دوزخ کا کندہ کیوں نہ بنا دے، [9] پیغمبر اور قرآن پر یقین نہ کیا، [10] پیغمبرؐ کی مجلس سے اٹھ گیا [11] کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا ارے تیری خرابی وہ مردود کہنے لگا تم مجھ کو کیا ڈراتے ہو نہ تم نہ تمہارا مالک کچھ بگاڑ سکتے ہیں اس ملک میں میری عزت سب سے زیادہ ہے اس وقت یہ آیت اتری، ابن عباسؓ نے کہا پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے ابوجہل کو یہ فرمایا ارے تیری خرابی پھر اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی فرمایا۔

۲۹۸۔ إِنَّآ أَعْتَدْنَا لِلْكَٰفِرِينَ سَلَٰسِلَا۟ وَأَغْلَٰلًا وَسَعِيرًا ﴿٤﴾ (الدھر پ ۲۹ ع ۲)

ہم ہی نے کافروں کے لیے (آخرت میں) زنجیریں اور طوق اور دہکتی آگ (یہ سب چیزیں) تیار کر رکھی ہیں۔

۲۹۹۔ ٱنطَلِقُوٓا۟ إِلَىٰ مَا كُنتُم بِهِۦ تُكَذِّبُونَ ﴿٢٩﴾ ٱنطَلِقُوٓا۟ إِلَىٰ ظِلٍّ ذِى ثَلَٰثِ شُعَبٍ ﴿٣٠﴾ لَّا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِى مِنَ ٱللَّهَبِ ﴿٣١﴾ إِنَّهَا تَرْمِى بِشَرَرٍ كَٱلْقَصْرِ ﴿٣٢﴾ كَأَنَّهُۥ جِمَٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿٣٣﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٤﴾ (المرسلات پ ۲۹ ع ۱)

(کافروں سے اس دن کہا جائے گا) اب جس کو تم (دنیا میں) جھٹلایا کرتے تھے اس کی طرف چلو (یعنی دوزخ کی طرف دھوئیں دار) سائے کی طرف چلو جس کی تین پھانکیں ہیں (دھواں اوپر اُٹھ کر تین ٹکڑے ہو گیا ہے) نہ تو اس میں ٹھنڈک ہے[۱] نہ آگ کی لپٹ کا بچاؤ ہے اس میں سے ایک محل برابر برابر چنگاریاں اڑ رہی ہیں (دور سے دیکھو تو) جیسے زرد اونٹ (یا جہاز کی کالی رسیاں) اس دن (یعنی قیامت کے دن) جھٹلانے والوں کی خرابی ہوگی

۳۰۰۔ كُلُوا۟ وَتَمَتَّعُوا۟ قَلِيلًا إِنَّكُم مُّجْرِمُونَ ﴿٤٦﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٧﴾ (المرسلات پ ۲۹ ع ۲)

اے جھٹلانے والو تم (دنیا میں چند روز تک کچھ) کھا (پی) لو اور تھوڑا سا مزہ اٹھا لو تم گنہگار ہو اس دن جھٹلانے والوں (گنہگاروں کی) خرابی ہوگی۔

۳۰۱۔ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ٱرْكَعُوا۟ لَا يَرْكَعُونَ ﴿٤٨﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٩﴾ فَبِأَىِّ حَدِيثٍۭ بَعْدَهُۥ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٠﴾ (المرسلات پ ۲۹ ع ۲)

اور جب گنہگاروں سے کہا جاتا ہے (نماز کے لیے) جھکو تو جھکتے نہیں (نماز نہیں پڑھتے) اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہوگی[۲] تو اب قرآن کے بعد (اس سے بڑھ کر) کونسا کلام ہے جس پر وہ ایمان لائیں گے[۳]

۳۰۲۔ عَمَّ يَتَسَآءَلُونَ ﴿١﴾ عَنِ ٱلنَّبَإِ ٱلْعَظِيمِ ﴿٢﴾ ٱلَّذِى هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ ﴿٣﴾ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ﴿٤﴾ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ﴿٥﴾ (النبا پ ۳۰ ع ۱)

یہ کافر لوگ آپس میں کیا پوچھا پاچھی کر رہے ہیں اس بڑی بات (قیامت، قرآن) کو پوچھ رہے ہیں جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں[۴] نہیں نہیں ان کو اب (عنقریب) معلوم ہو جائے گا پھر بھی یہی کہتے ہیں نہیں نہیں ان کو (عنقریب) معلوم ہو جائے گا[۴]

۳۰۳۔ فَذُوقُوا۟ فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ﴿٣٠﴾ (النبا پ ۳۰ ع ۱)

(ہم قیامت کے دن ان سے کہیں گے) اب (اپنے کیے کا) مزہ چکھو ہم تو روز بروز تمہارا عذاب بڑھاتے جائیں گے[۵]

---

[۱] کہتے ہیں یہ آیت ثقیف کے لوگوں کے حق میں اتری ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے کا حکم دیا وہ کہنے لگے نماز پڑھنا تو جھکنا ہے ہم کو جھکنے میں شرم معلوم ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دین کس کام کا جس میں رکوع اور سجدہ نہ ہو۔ ابن عباسؓ نے کہا یہ آخرت میں کافروں سے کہا جائے گا جب وہ سجدہ کے لیے بلائے جائیں گے تو ان سے سجدہ نہ ہو سکے گا جیسے اوپر سورہ نون میں گذر چکا، [۲] حدیث میں ہے کہ جب کوئی اس آیت پر پہنچے تو اس کے بعد یوں کہے آمنا باللہ۔ حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے، [۳] کوئی تو قرآن کو جادو کوئی شعر کوئی اگلوں کے افسانے بتلاتا ہے کوئی قیامت کو بالکل نہیں مانتا کوئی کہتا ہے جسم کے ساتھ حشر نہ ہوگا بلکہ صرف روحانی، نصاریٰ کا بھی یہی قول ہے کوئی کہتا ہے ہم کو اس مسئلہ میں بالکل شک ہے ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کافروں کو قرآن سنایا اور حشر نشر کی خبر کی تو لگے وہ آپس میں ٹھٹھے مارنے اور ایک دوسرے سے پوچھنے بھیا قیامت کیا ہے اور کب آئے گی، اس وقت یہ آیت اتری۔ [۴] مرتے وقت پردہ اٹھ جائے گا اور سمجھ لیں گے کہ پیغمبر کا فرمانا سب ٹھیک تھا یا آخرت میں معلوم ہو جائے گا [۵] کہتے ہیں دوزخیوں کے لیے اس سے زیادہ سخت آیت قرآن میں نہیں اتری اس آیت سے اس مذہب کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں آخر چل کر دوزخیوں کا عذاب موقوف ہو جائے گا اور وہ دوزخ میں آرام سے رہنے لگیں گے۔

۳۰۴۔ يَقُولُونَ أَإِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ ⑩ أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ⑪ تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ⑫ (النازعات پ۳۰ ع ۱)

کافر کہتے ہیں کیا ہم پھر الٹ کر زندہ ہوں گے[1] کیا جب ہم کھوکھلی ہڈیاں ہو جائیں گے کہتے ہیں (اگر ایسا ہو) تو یہ لوٹنا (بہت) نقصان دینے گا[2]

۳۰۵۔ فَأَمَّا مَن طَغَىٰ ۳۷ وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۳۸ فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ۳۹ (النازعات پ۳۰ ع ۱)

تو اس دن) جس نے دنیا میں شرارت کی[3] اور دنیا کی زندگی (آخرت سے) بہتر سمجھا اس کے رہنے کی جگہ دوزخ ہی ہوگی۔

۳۰۶۔ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ ⑨ (الانفطار پ۳۰ ع ۱)

نہیں نہیں[4] بلکہ تم بدلے کے دن (قیامت) کو جھٹلاتے ہو[5]

۳۰۷۔ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ⑭ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ⑮ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ ⑯ (الانفطار پ۳۰ ع ۳)

اور بدکار لوگ دوزخ میں رہیں گے بدلے کے دن (قیامت) اس میں داخل ہوں گے اور وہ اس میں سے (کبھی) نکلنے نہ پائیں گے۔

۳۰۸۔ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ⑦ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ⑧ كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ⑨ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ⑩ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ⑪ وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ⑫ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ⑬ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ⑭ كَلَّا إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ⑮ ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُو الْجَحِيمِ ⑯ ثُمَّ يُقَالُ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم

ایسے کاموں سے باز رہو بیشک بدکاروں کے نامۂ اعمال سجین میں رہتے ہیں اور (اے پیغمبرؐ) تجھ کو کیا معلوم سجین کیا ہے بدکاروں کا نامۂ اعمال ایک دفتر ہے لکھا ہوا[8] اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہوگی جو بدلے کے دن (قیامت) کو جھٹلاتے ہیں اور بدلے کے دن کو وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے بڑھ جانے والا بدکار ہو جب اس کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے یہ تو اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ بیشک بات یہ ہے کہ ان کے دلوں پر ان کے بُرے کاموں کا زنگ بیٹھ گیا ہے[9] بیشک یہ لوگ اس دن[10] اپنے مالک کے دیدار سے محروم رہیں گے[11] پھر وہ دوزخ میں جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا یہی تو وہ (دوزخ) ہے

---

[1] یعنی دوبارہ زندگی ہوگی [2] پیغمبر جن باتوں کا وعدہ کرتے ہیں وہ پیش آئیں گی عذاب اٹھانا پڑے گا یا اگر دنیا میں پھر آئے تو اپنی جائیداد گھر سے چھٹنا پڑے گی ایک زمین کے ہزاروں مدعی ہوں گے [3] اتنا نہیں سمجھتے کہ قیامت ہمارے نزدیک کوئی مشکل کام نہیں، [4] شرک اور کفر میں گرفتار رہا، [5] آدمیو تم صرف یہی نہیں کہ خدا سے غافل ہو بلکہ [6] جو سخت کفر ہے، [7] ہمیشہ اس میں رہیں گے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور وہ (پہلے بھی) اس سے جدا نہ تھے یعنی قبر میں بھی دوزخ کی ان کو لگ رہی تھی [8] جس میں کفار اور شیاطین کے نام اور ان کے اعمال سب درج ہیں ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے نام بھی درج ہوں گے جو کافر مرتا ہے اس کی روح سجین میں پہنچائی جاتی ہے سجین ایک چٹان ہے ساتویں زمین کے تلے جہاں یہ دفتر رہتا ہے۔ بعضوں نے کہا خود اس دفتر کا نام سجین ہے۔ حدیث میں ہے کہ سجین ساتویں زمین ہے جو سب سے نیچے ہے، [9] گناہ کرتے کرتے دل سخت یا سیاہ ہو گئے ہیں حدیث میں ہے کہ بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک کالا نقطہ لگ جاتا ہے اگر اس نے توبہ کی اور استغفار کیا تو دل صاف ہو جاتا ہے اگر پھر وہی گناہ کیا تو وہ نقطہ بڑا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ غلاف کی طرح سارے دل کو ڈھانپ لیتا ہے کلا بل ران علی قلوبہم میں ران سے یہی مراد ہے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے، [10] یعنی قیامت کے دن، [11] یا اس کی رحمت اور کرم سے۔

بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾ (التطفیف پ ۳۰ ع ۱)

۳۰۹- اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا یَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَ اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ
یَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى اَهْلِهِمُ
انْقَلَبُوْا فَكِهِیْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْۤا اِنَّ
هٰۤؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ مَاۤ اُرْسِلُوْا عَلَیْهِمْ
حٰفِظِیْنَ ﴿۳۳﴾ (التطفیف پ ۳۰ ع ۱)

۳۱۰- هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾
(التطفیف پ ۳۰ ع ۱)

۳۱۱- وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿۱۰﴾
فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿۱۱﴾ وَّ یَصْلٰى سَعِیْرًا ﴿۱۲﴾
اِنَّهٗ كَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ
لَّنْ یَّحُوْرَ ﴿۱۴﴾ بَلٰۤى اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِیْرًا ﴿۱۵﴾
(الانشقاق پ ۳۰ ع ۱)

۳۱۲- فَمَا لَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ اِذَا قُرِئَ عَلَیْهِمُ
الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
یُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا یُوْعُوْنَ ﴿۲۳﴾
فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۴﴾ (الانشقاق پ ۳۰ ع ۱)

۳۱۳- اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ
ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمْ

جس کو تم (دنیا میں) جھٹلاتے تھے۔

بیشک گناہ گار لوگ[1] (دنیا میں) ایمان والوں پر ہنستے تھے (مسخرہ پن کرتے تھے) اور جب ان پر سے گزرتے تھے تو (ان پر) آنکھ مارتے تھے اور جب (مجلس سے) لوٹ کر اپنے گھروں کو جاتے تھے تو بڑے پھولے ہوئے جاتے تھے[2] اور جب مسلمانوں کو دیکھتے تھے تو کہہ اٹھتے تھے یہ لوگ بہکے ہوئے[3] ہیں[4] حالانکہ یہ کافر لوگ کچھ ان مسلمانوں کے نگہبان بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے[5]۔

(آپس میں کہتے جاتے ہیں) اب تو کافروں کو ان کے کیے کی سزا ملی[6]۔

اور جس کو اس کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے (بائیں ہاتھ میں) ملے گا وہ موت کو پکارے گا اور دوزخ میں جا پڑے گا وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ (دنیا میں) مگن رہتا تھا وہ سمجھتا تھا کہ اس کو (خدا کے پاس) ہرگز لوٹ کر جانا نہیں ہے[7] لوٹ کر جانا تو ضرور تھا اور اس کا مالک (دنیا میں) اسکو (برے کام کرتے ہوئے) دیکھ رہا تھا۔

ان کو کیا ہوا جو (قرآن پر) ایمان نہیں لاتے اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے[8] بلکہ یہ کافر الٹا اور (پیغمبر کو) جھٹلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو (برا خیال) وہ دل میں رکھتے ہیں تو ان کو تکلیف کے عذاب کی خوشخبری سنا دے۔

بیشک جن لوگوں نے ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کو آگ میں جلایا پھر انہوں نے توبہ نہیں کی ان کے لیے (آخرت میں) دوزخ کا

[1] قریش کے کافر جیسے ابوجہل ولید بن مغیرہ عاص بن وائل ان کے ساتھی، [2] یا دل لگی کرتے ہوئے، [3] مسلمانوں کے طعن و تشنیع سے دل بہلاتے ہوئے، [4] حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں میں آ گئے آخرت کی امید پر دنیا کے مزوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ یہ چار باتیں اللہ تعالیٰ نے کافروں کی یہاں بیان فرمائیں، [5] کہ رات دن ان کے افعال اور اقوال پر نگاہ کرتے ہیں ان کو اپنی اصلاح کی فکر کرنا چاہیے تھی وہ تو گئی گذری دوسرے کے پیچھے پڑ گئے کہو تم کو ان سے کیا غرض کیا تم ان پر داروغہ ہو یا محافظ بنا کر بھیجے گئے، [6] جیسے دنیا میں دین ایمان کو انہوں نے ٹھٹھا بنا رکھا تھا اب ٹھٹھا ناک کی راہ نکلا یا نہیں، [7] نامہ اعمال پڑھتے ہی کہے گا ہائے ہائے موت تو کیوں نہیں آتی کہ میں عذاب سے بچ جاؤں۔ کہتے ہیں اس کا داہنا ہاتھ تو گردن سے بندھا ہوگا اور بایاں ہاتھ پیٹھ کے پیچھے ہوگا اسی میں نامہ اعمال دے دیا جائے گا، [8] یا جو مال و دولت اس کے پاس ہے اس میں کمی آنے والی نہیں جیسے حدیث میں ہے نعوذ باللہ من الحور بعد الکور، [9] یعنی سجدہ تلاوت نہیں کرتے۔ بعضوں نے کہا نماز نہیں پڑھتے۔

عَذَابُ الْحَرِيقِ ﴿١٠﴾ (البروج پ۳۰ ع۱)
عذاب ہے اور (دنیا میں) جلنے کا عذاب[1]۔

۳۱۴- بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ﴿١٩﴾ وَاللَّهُ مِن وَرَائِهِم مُّحِيطٌ ﴿٢٠﴾ (البروج پ۳۰ ع۱)
بات یہ ہے کہ کافر (تجھ کو جھٹلانے میں رلگے) ہیں[2] اور اللہ تعالیٰ ان کو سب طرف سے گھیرے ہوئے ہے[3]

۳۱۵- إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ﴿١٥﴾ وَأَكِيدُ كَيْدًا ﴿١٦﴾ فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿١٧﴾ (الطارق پ۳۰ ع۱)
بیشک (اے پیغمبرؐ) یہ کافر (تجھ کو نقصان پہنچانے کے لیے) داؤں فریب کر رہے ہیں اور میں بھی داؤں فریب کر رہا ہوں[4] تو (اے پیغمبرؐ) ان کافروں کو مہلت دے (بہت نہیں) تھوڑی سی مہلت دے[5]

۳۱۶- وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ﴿١١﴾ الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَى ﴿١٢﴾ ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَى ﴿١٣﴾ (الاعلیٰ پ۳۰ ع۱)
جو بدبخت ہے بڑی سخت آگ میں جانے والا وہ اس سمجھانے سے بھاگتا رہے گا پھر اس آگ میں وہ نہ (کم بخت مرے گا) اور نہ (اچھے حال سے) جیئے گا

۳۱۷- إِلَّا مَن تَوَلَّى وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ﴿٢٤﴾ (الغاشیۃ پ۳۰ ع۱)
البتہ جو کوئی ان میں سے) منہ پھیرے گا اور کفر اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو عذاب (دوزخ کا) بڑا عذاب کرے گا[6]

۳۱۸- يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ﴿٢٤﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ ﴿٢٥﴾ وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ﴿٢٦﴾ (الفجر پ۳۰ ع۱)
وہ کہے گا کاش میں اپنی (آخرت کی) زندگی کے لیے آگے سے کچھ (سامان) بھیجتا اس دن خدا تعالیٰ ایسی سزا دے گا جو کسی نے ویسی سزا نہ دی ہوگی اور ایسا (مضبوط) جکڑے گا کہ ویسا کسی نے نہ جکڑا ہوگا۔

۳۱۹- يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿٦﴾ أَيَحْسَبُ أَن لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ ﴿٧﴾ (البلد پ۳۰ ع۱)
(وہ شیخی میں آکر) کہتا ہے میں نے تو ڈھیروں روپیہ اڑا دیا کیا وہ یہ سمجھتا ہے جیسے اس کو کسی نے (خرچ کرتے ہوئے) نہیں دیکھا۔

۳۲۰- وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿١٩﴾
اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں (حکموں) کو نہ مانا وہ بائیں جانب والے

---

[1] جیسے اوپر گزرا کہ خندق کی آگ بھڑک اٹھی اور یہ ظالم سب جل کر مر گئے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ان کے لیے آخرت میں دوزخ کا عذاب ہے۔ یعنی دوزخ کی سردی کا اور (اس کے بعد) آگ میں جلنے کا عذاب پہلے سردی سے تکلیف اٹھائیں گے پھر گرمی سے اسی طرح ہوتا رہے گا، [2] ان کو جھٹلانے کی عادت پڑ گئی ہے وہ فرعون اور ثمود وغیرہ اگلے کافروں کے قصے سنانے سے بھی اپنی شرارت سے باز نہیں آتے [3] وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچ نہیں سکتے نہ بھاگ سکتے ہیں، [4] مکہ کے کافر دار الندوہ میں جمع ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت صلاح کرنے لگے جس کا قصہ اوپر گزر چکا ہے کسی نے کہا مار ڈالو کسی نے کہا قید کر لو اللہ تعالیٰ نے ان کے مکر اور فریب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبردار کر دیا اور فرمایا کہ وہ داؤں کر رہے ہیں میں بھی اپنے داؤں کا بدلہ یہی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو ان کے ہاتھ سے بچا دیا اور الٹے بدر کے دن وہ خود مارے گئے اور ذلیل ہوئے سزا کو اللہ تعالیٰ نے داؤں فرما دیا یہ عرب کا محاورہ ہے جیسے اوپر کئی بار گزر چکا ہے ۔

[5] اب چند ہی روز میں ان پر تباہی آنے والی ہے ذرا صبر کرو اور فوراً ان کی ہلاکت کی خواہش نہ کر۔ کہتے ہیں یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے [6] یا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو سمجھاتا رہ مگر جس کو تو سمجھے کہ وہ سمجھانے کے لائق نہیں ہے ، منہ پھیرے اور کفر اختیار کرے۔ بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے تو ان پر داروغہ نہیں ہے مگر جو کوئی منہ پھیرے اور کفر اختیار کرے ان پر تو داروغہ بنے گا۔ یعنی عنقریب تجھ کو ایسے کافروں پر غلبہ حاصل ہوگا اس صورت میں یہ خوشخبری ہے کہ آئندہ جہاد کی اجازت ملے گی۔ کیونکہ یہ سورت مکہ میں اتری۔

عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾ (البلد پ ۳۰ ع ۱)

(یا منحوس بدنصیب ہوں گے) ان پر آگ ڈال کر (سب طرف سے) بند کر دی گئی ہے لہ

۳۲۱۔ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ﴿١٠﴾ (الشمس پ ۳۰ ع ۱)

جس کی جان کو اللہ نے دبا دیا (خاک میں ملا دیا بھٹکا دیا) وہ تباہ ہو چکا لہ

۳۲۲۔ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ﴿٨﴾ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ﴿٩﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ﴿١٠﴾ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗ إِذَا تَرَدّٰى ﴿١١﴾ (الليل پ ۳۰ ع ۱)

اور جس نے (اللہ کی راہ پر دینے میں) بخیلی کی اور آخرت سے بے پرواہی کی اور اچھی بات کو جھٹلایا تو ہم اس کو آہستہ آہستہ مشکل میں پھانس دیں گے اور جب وہ دوزخ میں جا کر گرے گا تو اس کا مال (کچھ) اس کے کام نہ آئے گا لہ

۳۲۳۔ لَا يَصْلٰهَآ إِلَّا الْأَشْقَى الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿١٦﴾ (الليل پ ۳۰ ع ۱)

اس میں وہی جائے گا جو بڑا بدبخت (حق بات کو) جھٹلاتا اور (اس سے) منہ پھیرتا رہا۔

۳۲۴۔ أَرَأَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ﴿٩﴾ عَبْدًا إِذَا صَلّٰى ﴿١٠﴾ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰى ﴿١١﴾ أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوٰى ﴿١٢﴾ أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿١٣﴾

تو نے دیکھا جب ایک بندہ (حضرت محمدؐ) نماز پڑھے تو وہ اس کو روکتا ہے بھلا بتلاؤ تو سہی اگر وہ (بالفرض) ہدایت پر ہو یا اچھی بات کا حکم کر رہا ہو تب بھی بتلاؤ تو سہی اگر وہ (سچے دین کو) جھٹلاتا ہو اور (اس سے) منہ موڑ رہا

لہ یعنی اس کے دروازے بند کر دیئے جائیں گے کسی طرف سے نہ ہوا آنے پائے گی نہ وہ بھاگ کر نکل سکیں گے، ۲ہ نامراد ہوا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور جس نے اپنی جان کو دبا دیا وہ نامراد ہوا اور گھاٹے میں آ گیا بعضوں نے کہا قسم کا جواب محذوف ہے یعنی اللہ تعالیٰ قریش کے کافروں کو الٹ مارے گا جیسے ثمود کو الٹ مارا آگے ثمود کا بیان کیا ۳ہ اچھی بات کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے، ۴ہ دھیرے دھیرے مصیبت میں لے جائیں گے یعنی وہ کام اس سے کرائیں گے جس سے دنیا اور آخرت دونوں میں تکلیف ہو، صحیح حدیث میں ہم آپ کے ساتھ ایک جنازے میں تھے آپؐ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانا دوزخ یا بہشت میں لکھا جا چکا ہے تب اصحابؓ نے کہا یا رسول اللہ پھر ہم اس پر تکیہ کیوں نہ کریں (کوشش سے کیا فائدہ جو لکھا ہے وہ پورا ہو گا۔ آپ نے فرمایا نہیں عمل کیے جاؤ ہر شخص کو وہی آسان کیا جائے گا جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا اگر نیکوں میں سے ہے تو نیکوں کا عمل اس کے لیے آسان کیا جائے گا اگر بدبختوں میں ہے تو بدبختوں کا عمل اس کے لیے آسان کیا جائے گا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی فاما من اعطی سے للعسر تک، ۵ہ حق بات یعنی سچے دین کو پیغمبروں کو جو بات بتلائی اس کو جھٹلاتا رہا اس آیت سے مرجیہ نے یہ دلیل لی ہے کہ دوزخ میں وہی جائے گا جو کافر ہے مومن کتنا ہی گنہگار ہو دوزخ میں نہیں جائے گا اہل حدیث کہتے ہیں کہ دوسری بہت آیتوں سے اور حدیثوں سے گنہگار کا دوزخ میں جانا ثابت ہوتا ہے جیسے من قتل مومنا متعمدا فجزاءہ جہنم اور ان الذین یرمون المحصنت الغفلت المومنت لعنوا فی الدنیا والآخرۃ ولہم عذاب عظیم اور ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذالک لمن یشاء اور شفاعت کی متواتر حدیثوں میں یہ ہے کہ گنہگار مسلمانوں کا ایک گروہ دوزخ میں چلا جائے گا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے دوزخ سے نکالا جائے گا تو اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ دوزخ کے اس خاص مقام میں جو کافر اور مشرکوں کے لیے تیار کیا ہے وہی بدبخت جائے گا جس نے حق بات کو جھٹلایا، ۶ہ نماز میں ستاتا ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں خلل ڈالتا ہے ابن عباس نے کہا ابوجہل مردود نے قریش کے اور چند رئیسوں کی صلاح سے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے سجدے میں گئے تو آپ کی پیٹھ پر اونٹنی کا بچہ دان لا کر ڈال دیا یہ قصہ مشہور ہے آپ صلعم سجدے ہی میں پڑے رہے یہاں تک کہ حضرت فاطمہ آئیں انہوں نے اپنی پیٹھ پر سے اس کو پھینکا اور ان مردودوں کا فروں کو بہت برا کہا یہ مردود ہنس رہے تھے یہاں تک کہ آپ نے سلام پھیرا اور ان کے لیے بددعا کی۔ ابن مسعود کہتے ہیں میں نے دیکھا یہ سب لوگ بدر کے دن ذلت کے ساتھ مارے گئے اور ان کی لاشیں کتوں کی طرح ایک اندھے کنوئیں میں ڈال دی گئیں۔

أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ ﴿١٤﴾ كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ﴿١٥﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿١٦﴾ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ﴿١٧﴾

(العلق پ ۳۰ ع ۱)

سو نب بھی وہ نہیں جانتا کہ اللہ تم دیکھ رہا ہے[1] وہ یہ سمجھ لے گا کہ اگر ایسی شرارتوں سے) باز نہ آئے گا تو ہم (قیامت کے دن) اس کی چوٹی پکڑ گھسیٹیں گے چوٹی کیسی (کم بخت) جھوٹی بدکار[2] اس کو چاہیئے اپنے یار دوستوں کو بلائے[3]

۳۲۵- لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنفَكِّينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿١﴾

(البینۃ پ ۳۰ ع ۱)

کتاب والے اور مشرک جو کافر ہیں وہ (اپنے کفر سے) باز آنے والے نہیں تھے اس وقت کہ ایک کھلی دلیل ان کے پاس نہ آجائے۔

۳۲۶- إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ أُولَٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ﴿٦﴾ (البینۃ پ ۳۰ ع ۱)

بیشک کتاب والوں اور مشرکوں میں سے جو کافر ہے[4] وہ (قیامت کے دن دوزخ کی آگ میں ہوں گے ہمیشہ اسی میں رہیں گے وہ ساری خلقت میں بدتر ہیں[5]

۳۲۷- أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ ﴿١﴾ فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ ﴿٢﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿٣﴾ (الماعون پ ۳۰ ع ۱)

اے پیغمبر تو نے ایسے شخص کو دیکھا جو بدلے کے دن (قیامت) کو جھٹلاتا ہے یہی شخص یتیم کو دھکا دیتا ہے[6] اور محتاج کو خود کھلانا تو کیسا اس کے کھلانے کے لیے دوسروں کو بھی آمادہ نہیں کرتا (رغبت نہیں دلاتا)

صِفَاتُ الْفَاسِقِينَ (۲۹)

باب ۲۹ فاسقوں کا بیان

۱- وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ ﴿٢٦﴾ الَّذِينَ

اور گمراہ انہیں کو کرتا ہے جو حکم نہیں مانتے[7] جو اللہ تم کے اقرار کو پکا کر

---

[1] مطلب یہ ہے کہ ابوجہل مردود اگر بالفرض سیدھے رستے پر ہو جیسے وہ اپنے تئیں سمجھتا ہے یا جھوٹا حق سے پھرا ہوا ہو ہر حال میں اس کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے سب کام دیکھ رہا ہے اس کے بعد کسی بندے کو اس کی عبادت سے روکنا کبھی پسند نہیں کرنے کا اور ایسی شرارت پر اس کو ضرور سزا ملے گی، [2] یعنی چوٹی والا جھوٹا بدکار ہے [3] ہمارے مقابلہ میں ان سے مدد لے کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کو ان بری حرکتوں پر ڈرایا وہ مردود کہنے لگا تم مجھے کیا ڈراتے ہو میں چاہوں تو ابھی اس میدان کو پیدل اور سواروں سے بھر دوں اس وقت یہ آیت اتری، [4] انہوں نے اس پیغمبر کو نہ مانا، [5] کیونکہ جان بوجھ کر حق بات کو چھپاتے ہیں سچے پیغمبر کا جس کی سچائی ان پر خوب کھل گئی ہے ناحق انکار کرتے ہیں، [6] دھوکا دے کر اس کو نکال دیتا ہے اس کو ترکہ نہیں دیتا جیسے مشرکوں کا قاعدہ تھا بچوں اور عورتوں کو ترکے میں حصے نہیں دیتے تھے، [7] یعنی فاسق اور بدکاروں کو اللہ جل شانہ نے اسی سورت میں کئی مثالیں بیان کیں ایک تو آگ سلگانے والے کی دوسری بارش اور اندھیری کی اس پر کافروں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف ہے ایسی مثالیں بیان کرنا تب یہ آیت اتری اکثر مفسروں نے یوں کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ حج میں مکھی کی مثال بیان کی اور سورہ عنکبوت میں مکڑی کی اس پر کافروں نے عیب پکڑا کہ ایسی ذلیل چیزوں کی مثال لاتا ہے شرمی ہے ارشاد ہوا مکھی اور مکڑی تو بڑی چیز ہے ایک مچھر کی بھی مثال بیان کرنے میں اللہ تم نہیں شرماتا مچھر سے بڑی مکھی اور مکھی سے بڑی مکڑی ہے فما فوقہا سے مراد یہ ہے کہ مچھر سے بڑی چیز کی اور بعض نے کہا فوقہا سے یہ مراد ہے کہ مچھر سے بھی کم جیسے حدیث میں ہے کہ ساری دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مچھر کے بازو کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ نہ دیتا اصل یہ ہے کہ مثال بیان کرنا بڑی دانائی اور دور اندیشی ہے اور عمدہ مثالیں لا کر مطلب سمجھانا بڑی فصاحت و بلاغت کی دلیل ہے مگر کافر خود احمق اور بے وقوف تھے کہ مثال بیان کرنا انہوں نے عیب سمجھا ے گل ست سعدی و در چشم دشمناں خاراست،

۱۔ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ص وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (۲۷)

(البقرۃ پ۱ ع ۳)

کے پھر توڑتے ہیں اور جس کے جوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم کیا اس کو پھوڑتے ہیں اور ملک میں فساد مچاتے ہیں۔ یہی لوگ ٹوٹا اٹھائیں گے[1]

۲۔ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا (۱۱۱) وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا (۱۱۲) (النساء پ۵ ع ۱۶)

اور جو کوئی گناہ کرتا ہے تو اپنا نقصان آپ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے حکمت والا[2]۔ اور جو کوئی خطا (صغیرہ) یا گناہ (کبیرہ) کرلے پھر ایک بے قصور پر اس کو تھوپ دے (جیسے طعمہ نے کیا) تو اس نے طوفان اور کھلا گناہ سر پہ لیا[3]

۳۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ (۱۲۰) (الانعام پ۸ ع ۱۴)

جو لوگ گناہ سمیٹتے ہیں وہ اپنے کیے کی سزا جلدی پائیں گے۔

۴۔ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ط وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ (۱۲۳) وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ (۱۲۴) (الانعام پ۸ ع ۱۵)

اور اسی طرح[4] ہم نے ہر بستی میں جو گنہگار ہیں انہی کو بڑا بنایا ہے[5] اس لیے کہ وہ اس بستی میں مکاری[6] کریں[7] اور وہ اپنی جانوں سے آپ مکاری کرتے ہیں[8] اور سمجھتے نہیں[9] اور جب ان کے پاس کوئی نشانی آتی ہے[10] تو کہتے ہیں ہم تو کبھی ایمان لانے والے نہیں جب تک اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں کو جو چیز ملی ہے (یعنی پیغمبری) وہ ہم کو نہ ملے[11] اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جہاں وہ پیغمبری رکھتا ہے جن لوگوں نے یہ قصور کیا[12] ان کو خدا کے پاس ان کی مکاری کی سزا میں جلد ذلت ہوگی اور سخت مار پڑے گی۔

---

[1] یہ صفت بیان کی اللہ تعالیٰ نے حکم نہ ماننے والوں یعنی فاسقوں اور بدکاروں کی۔ اللہ تعالیٰ کے اقرار سے مراد وہ اقرار ہے جو روز الست میں اللہ تعالیٰ نے سب ارواح بنی آدم سے لیا تھا، [2] یعنی ایک گناہ میں دوسرا نہیں پکڑا جائے گا جو گناہ کرے گا اس کی سزا پائے گا، [3] یعنی پہلے تو ایک ہی گناہ اس نے کیا تھا اب ایک ردہ اور چڑھا یا دوسرے بے قصور کو پھنسا دیا تو طوفان جوڑنے کا ایک دوسرا گناہ ہوا دونوں کا بوجھ اس کے سر پہ ہوگا [4] جیسے مکہ میں جو بڑے لوگ ہیں امیر اور مالدار وہی زیادہ شریر اور بدکار ہیں اسی طرح ہم نے الخ [5] امیر اور رئیس اور نواب اکثر ایسے ہی لوگ ہیں خدا پرست اور نیک بخت لوگ اکثر غریب اور ناتواں ہیں، [6] اور فریب جھوٹ دغابازی فسق و فجور، [7] لوگوں کو زبردستی ایمان لانے سے روکیں رات دن گناہ اور ظلم میں پھنسے رہیں [8] کیونکہ اس کا وبال خود ان پر پڑے گا گویا اپنے تئیں آپ فریب دیتے ہیں، [9] شاہ عبدالقادر صاحبؒ نے فرمایا یعنی ہمیشہ کافروں کے سردار حیلہ نکالتے ہیں تا عوام الناس پیغمبرؐ کے مطیع نہ ہو جائیں جیسے فرعون نے معجزہ دیکھا تو حیلہ نکالا کہ جادو کے زور سے موسیٰ سلطنت لینا چاہتے ہیں آنحضرتؐ پر بھی یہ کافر تہمت لگاتے ہیں کہ آپ عربوں پر سلطنت کرنا چاہتے اور اسی وجہ سے باپ دادا کے طریق کو چھوڑ کر ایک نیا رستہ نکالا، [10] جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق ہو، [11] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جب ان کو قرآن کی کوئی آیت سنائی جاتی ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا حکم ہو تو کہتے ہیں ہم ایمان لانے والے نہیں جب تک تمہاری طرح جبرائیل خود ہمارے پاس نہ آئیں اور تم کو سچا نہ کہیں، [12] اور ایسی بے ادبی کی بات کہی۔

۵۔ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ ۝۴ (العنکبوت پ۲۰ ع۱)

کیا جو لوگ بُرے کام کر رہے ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم سے بچ کر نکل جائیں گے (ہمارے قابو سے باہر ہو جائیں گے) ان کا بُرا خیال ہے[1]۔

۶۔ وَاَمَّا الَّذِیْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ کُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِیْدُوْا فِیْهَا وَقِیْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِیْ کُنْتُمْ بِهٖ تُکَذِّبُوْنَ ۝۲۰ (السجدہ پ۲۱ ع۲)

اور جن لوگوں نے نافرمانی کی (گنہگار ہیں) ان کا ٹھکانا دوزخ ہے ہر بار جب وہاں سے نکل جانا چاہیں گے پھر اسی میں ڈال دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو جس کو تم دنیا میں جھٹلاتے تھے[2]۔

۷۔ وَالَّذِیْنَ یَمْکُرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ وَمَکْرُ اُولٰٓئِکَ هُوَ یَبُوْرُ ۝۱۰ (فاطر پ۲۲ ع۲)

اور جو لوگ (اے پیغمبر تیرے ستانے کو) بُرے بُرے مکر کرتے ہیں ان کو سخت عذاب ہوگا اور ان کا مکر خود ہی تباہ ہوگا[3]۔

۸۔ وَّیُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِکِیْنَ وَالْمُشْرِکٰتِ الظَّآنِّیْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَیْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ۝۶ (الفتح پ۲۶ ع۱)

اور منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو سزا دے گا جو اللہ کے حق میں (طرح طرح) کی بدگمانیاں رکھتے ہیں[4] اب یہی مصیبت کے چکر میں آگئے[5] اور خدا کا غضب ان پر نازل ہوا اور اس نے ان کو پھٹکار دیا اور اس کے علاوہ اس نے ان کے لیے دوزخ تیار کر رکھی ہے اور وہ (بہت ہی) بُری جگہ ہے۔

صِفَاتُ الْمُنٰفِقِیْنَ (۳۰)

باب۳۰ منافقوں کا بیان

۱۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ ۝۸ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ

کچھ لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو منہ سے تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن (قیامت) پر مگر ان کو یقین نہیں ہے[6] اللہ تعالیٰ اور مومنوں سے دغا بازی کرتے ہیں اور اپنے آپ کو دغا دیتے ہیں

[1] یہ کافروں کا ذکر ہے اور دوسری آیت میں مسلمانوں کا ذکر تھا، [2] دوزخ سے نکلنا کہاں ممکن ہوگا مراد یہ ہے کہ آگ کی لپٹ ان کو اوپر اُٹھائے گی پھر اس میں گر پڑیں گے جیسے اوپر گذر چکا ہے، [3] مراد وہ مکر ہے جو کافروں نے دارالندوہ میں جمع ہو کر کیا تھا کہ ہر ایک قبیلے کا ایک ایک آدمی اٹھے اور سب مل کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بارگی وار کریں تو بنی ہاشم سب قبیلوں سے لڑ نہ سکیں گے شیطان ملعون نے اور سب مشرکوں نے اس کو پسند کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کا مکر چلنے نہ دیا اپنے پیغمبر کو بچا لیا اور خود یہ مکر کرنے والے ذلیل اور خوار ہوئے بڑے بڑے جنگ بدر میں مارے گئے ۔ [4] اللہ تعالیٰ کے ساتھ بُرا گمان یہ رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کی مدد نہ کرے گا ۔ مسلمانوں کا غلبہ نہ ہوگا، [5] وہ مردود مسلمانوں کے لیے گردش کا انتظار کرتے رہتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا انہی پر بڑی گردش پڑے گی، [6] اگلی آیت میں ان کافروں کا ذکر تھا جو کھلم کھلا کافر تھے اب اس آیت سے ان لوگوں کا بیان شروع ہے جن کو منافق کہتے ہیں یہ لوگ کافروں سے بھی بدتر ہیں اور قیامت میں ان کو کافروں سے بھی زیادہ عذاب ہوگا یعنی دوزخ کے سب سے نیچے طبقے میں ڈالے جائیں گے ۔

وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٩﴾ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ
فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا
يَكْذِبُونَ ﴿١٠﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي
الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ﴿١١﴾
أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ ﴿١٢﴾
وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا
أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ ۗ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ
السُّفَهَاءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ ﴿١٣﴾ وَإِذَا لَقُوا
الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا ۖ وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ
شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ
مُسْتَهْزِئُونَ ﴿١٤﴾ اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَ
يَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١٥﴾ أُولَٰئِكَ

اور نہیں سمجھتے[1] ان کا دل (پہلے ہی سے) بیمار تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اور زیادہ بیمار کر دیا اور جھوٹ بولنے کی سزا میں دکھ کی مار پڑے گی جب ان سے کہو ملک میں فساد مت پھیلاؤ تو کہتے ہیں ہم سنوارنے والے ہیں سن لو یہی لوگ فسادی ہیں پر نہیں سمجھتے اور جب ان سے کہو ایمان لاؤ جس طرح اور (سچے) لوگ ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں کیا (ہم بھی اُلّو بن جائیں) جس طرح اُلّو ایمان لائے ہیں ہم بھی ایمان لائیں سن لو وُہ خود اُلّو ہیں پر نہیں جانتے اور یہ لوگ جب (سچے) ایمانداروں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم بھی ایماندار ہیں اور جب اکیلے اپنے شیطانوں کے ساتھ ہوتے[2] ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ (ہی) ہم تو دل لگی کرتے ہیں[3] اللہ جل شانہ ان سے دل لگی کرتا ہے اور ان کو شرارت میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دیتا ہے[5] یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے راہ کے

[1] دغا بازی اس شخص سے چلتی ہے جو دل کا حال نہیں جانتا اور اللہ تعالیٰ تو دلوں کی بات جانتا ہے اور پیغمبر اور ایمان والوں کو بھی بتلا دیا ہے کہ یہ لوگ دغا باز ہیں پھر ان کی دغا بازی کا نقصان انہی پر پڑے گا دنیا میں ذلیل ہوں گے آخرت میں سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے گو یا وہ اپنی جانوں کے ساتھ دغا بازی کر رہے ہیں یعنی اپنی جان کو خود آفت میں ڈالتے ہیں پر سمجھتے نہیں [2] سچے لوگ جو صدق دل سے مسلمان ہوتے تھے صحابہ کرام اور بعضوں نے کہا عبداللہ بن سلام وغیرہ یہ منافق عقل کے اندھے اپنے تئیں بڑا چترا اور عقلمند سمجھتے تھے اور جہل مرکب میں گرفتار تھے سیدھے اور سچے مسلمانوں کو بے وقوف اور سادہ لوح جانتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ خود بیوقوف ہیں ایسا ہی ہوا کہ ان کی بیوقوفی سب پر کھل گئی دنیا میں ذلیل اور خوار ہوئے اور قیامت کے دن عذاب میں گرفتار اور جن سیدھے مسلمانوں کو بیوقوف کہتے تھے وہ با عزت اور با وقار رہے دنیا میں حکومت اور دولت ہاتھ آئی اور آخرت میں جنت سبحان اللہ جہاں[3] سچا ایماندار کوئی نہیں ہوتا بلکہ کافروں اور منافقوں کا جمگھٹا ہوتا ہے اور وُں سے پوچھتے ہیں یا تم بھی ایمان لے آئے ہو تو کہتے ہیں، [4] یعنی مسلمانوں کو احمق بناتے ہیں، [5] صرف عربی کی زبان میں نہیں بلکہ اکثر زبانوں میں یہ محاورہ ہے کہ بُرے کام کی سزا میں جو عمل کیا جاتا ہے اس کو بھی بُرا کہہ دیتے ہیں مثلاً کہتے ہیں بدی کا بدلہ بدی قرآن شریف میں کئی مقاموں میں یہ محاورہ استعمال کیا گیا ہے مثلاً جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا فمن اعتدیٰ علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدیٰ علیکم۔ اس آیت میں منافقوں کا ایک بُرا فعل تھا یعنی مسلمانوں سے ٹھٹھا کرنا دل لگی کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی سزا کو جو منافقوں کو دی جاتے گی بطریق مقابلہ دل لگی سے تعبیر کیا ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی جو فعل منافقوں کے ساتھ کر رہا ہے اس کی صورت بھی ایک دل لگی اور ہنسی کی طرح ہے یعنی دنیا میں ان کو راحت اور مہلت دے رکھی ہے وہ مزے سے دوزخی کاروائیاں کرتے ہیں ادھر کافروں کے جلسوں اور دعوتوں کا مزہ لوٹتے ہیں ادھر مسلمانوں سے مل کر ان سے بھی فائدہ اٹھاتے ہیں جہاد میں جو لوٹ آتی ہے اس میں حصہ لیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس مہلت دینے کو منافق یہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارا یہ فعل نہایت عقل مندی کا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی ہم سے خوش ہے جب تو ہم کو عذاب اور مصیبت میں نہیں ڈالتا اور ہمارے دونوں اس نے کر رکھے ہیں اسی آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ منافقوں کے ساتھ ہمارا یہ برتاؤ اس وجہ سے نہیں ہے کہ ہم منافقوں سے خوش ہیں بلکہ منافقوں پر ہمارا غضب ہے اور یہ مہلت دینا اس ہنسی اور ٹھٹھے کا بدلہ ہے جو وہ مسلمانوں سے کرتے تھے۔

الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۶﴾ (البقرۃ پ۱ ع۲)

بدلے گمراہی مول لی تو نہ اس کو اس سوداگری میں کچھ نفع ہوا نہ انہوں نے راہ پائی

۲- اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۶۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ﴿۶۱﴾ فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۖ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ﴿۶۲﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًاۢ بَلِيْغًا ﴿۶۳﴾ (النساء پ۵ ع۹)

(اے پیغمبر کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو منہ سے) کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لاتے جو تجھ پر اترا (یعنی قرآن) اور جو تجھ سے پہلے (اور پیغمبروں پر اترا باوجود اس کے) وہ چاہتے ہیں کہ اپنا مقدمہ شیطان[۱] کے پاس لے جائیں[۲] حالانکہ ان کو حکم ہو چکا ہے کہ شیطان کی بات نہ مانیں اور شیطان چاہتا ہے کہ ان کو بہکا کر دور پھینک دے[۳] اور جب ان سے کہا جاتا ہے اسکی طرف آؤ جو اللہ نے اتارا اور رسول کی طرف[۴] تو منافقوں کو دیکھتا ہے رک کر منہ پھیر لیتے ہیں[۵] پھر اس وقت ان کا کیا حال ہوگا (کیسے ذلیل اور خوار ہوں گے) جب انہی کے کاموں کی سزا میں ان پر کوئی مصیبت آن پڑے گی اور اللہ کی قسم کھاتے ہوئے تیرے پاس آئیں گے کہ ہم تو صرف[۶] سلوک اور میل جول چاہتے تھے[۷] وہی ہیں وہ لوگ جن کے دلوں کی بات کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے[۸] تو ان سے درگزر[۹] کر اور ان کو سمجھا دے اور ایسی بات کہہ جو ان کے دل پر چوٹ لگائے[۱۰]

۳- وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۫ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ؕ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ

اور (جب تو کوئی حکم دیتا ہے تو) منافق کہتے ہیں ہمارا کام مان لینا ہے مان لیا جب تیرے پاس سے (اٹھ کر) باہر جاتے ہیں تو ان میں کا ایک گروہ جو تو نے یا انہوں نے کہا تھا رات کو (بیٹھ کر) اسکے خلاف تجویز کرتا ہے[۱۱]

---

[۱] کعب بن اشرف پاس جو یہودیوں کا بڑا سردار اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا دشمن اور مخالف تھا، [۲] یعنی حق اور سچائی سے بہت دور گمراہی اور باطل بیچا بیچ لیجا دے یہ آیت ایک یہودی اور منافق کے باب میں اتری (جو اپنے کو مسلمان کہتا تھا) دونوں میں کچھ جھگڑا ہوا یہودی نے کہا اچھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو جو تمہارے پیغمبر ہیں منافق نے کہا کعب بن اشرف کے پاس چلو [۳] یعنی اللہ تعالیٰ اور رسول کا حکم مانو انہی کے حکم سے اپنا جھگڑا فیصلہ کرو، [۴] کیونکہ ان کو معلوم ہے کہ تو سچ انصاف سے فیصلہ کرے گا کسی کی جانب داری نہیں کرنے کا، [۵] جو دوسروں کے پاس اپنا مقدمہ لے گئے تھے، [۶] یہ نہیں تھا کہ ہم آپ کے فیصلہ سے ناراض ہو کر دوسرے کے پاس گئے تھے ہمارا مطلب یہ تھا کہ لوگ خوش رہیں اور مل جائیں یعنی صرف ظاہرداری اور لوگوں کو ملانا مقصود تھا نہ حق کی مخالفت کرنا، [۷] یعنی ان کے دل میں جو شرارت اور منافقی اور دروغ گوئی بھری ہوئی ہے، [۸] یعنی ان کو سزامت دے خاموش ہو جا [۹] کہ نفاق کا نتیجہ بہت برا ہے دنیا اور آخرت دونوں برباد ہوں گے، [۱۰] یعنی کچھ اثر ہو تا کہ وہ آئندہ کے لیے نفاق اور شرارت سے توبہ کریں مثلاً یوں سمجھا کہ اگر تم ایسا کرو گے تو ایک شب ایک دن اللہ تعالیٰ تمہارا سال کھول دے گا اس وقت ذلیل و خوار ہو گے تم مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل ہو گے اور تمہارے بال بچے لونڈی غلام بنیں گے مال و متاع مٹ جائے گا، [۱۱] یعنی جو تو نے حکم دیا تھا اس کے خلاف دوسری صلاح ٹھہراتا ہے،

وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۸۱﴾
(النساء پ۵ ع ۱۱)

اور جوراتوں کو صلاحیں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سب لکھا جاتا ہے[۱] تو ان سے درگذر کر اور اللہ پر بھروسا کر اور اللہ بس ہے کام بنانے والا[۲]

۴۔ وَاِذَا جَاۗءَھُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۭ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْھُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْھُمْ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾
(النساء پ۵ ع ۱۱)

اور جب ان کے پاس کوئی امن کی یا ڈر کی خبر آتی ہے[۳] اسکو اڑا دیتے ہیں اور اگر (اڑانے سے پہلے) اسکو پیغمبر اور اپنے سرداروں کے پاس لے جاتے ہیں (ان سے اس خبر کی تحقیق کرتے) تو جن لوگوں کو خبر کی تلاش رہتی ہے ان اڑانے والوں میں سے) وہ خود ان سے (یعنی پیغمبر سے اور سرداروں سے) اس خبر کو (اچھی طرح) معلوم کرتے ہیں اور اگر تم پر اللہ کا فضل و کرم نہ ہوتا (یہ کہ اس نے پیغمبر بھیجے اور کتابیں اتاریں) تو تم شیطان کے تابع ہو جاتے مگر تھوڑے سے[۵]

۵۔ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَھُمْ بِمَا كَسَبُوْا ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾ (النساء پ۵ ع ۱۲)

(مسلمانو) تم کو کیا ہو گیا ہے تم منافقوں کے باب میں دو گروہ ہو گئے ہو[۶] اور اللہ نے تو ان کے کاموں کی سزا میں ان کو الٹ دیا پھر ان کو کافر بنا دیا ان کو تباہ کر دیا) کیا تم چاہتے ہو کہ جس کو خدا نے گمراہ کیا اس کو تم راہ پر لاؤ اور جس کو اللہ گمراہ کرے اس کے لیے تو ہرگز کوئی راہ نہیں نکال سکتا[۷]

وَبَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَھُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ﴿۱۳۸﴾ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَھُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿۱۳۹﴾ (النساء پ۵ ع ۲۰)

(اے پیغمبر) منافقوں کو تکلیف کے عذاب کی خوشخبری دے جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا عزت کی تلاش وہاں کرتے ہیں تو عزت ساری اللہ تعالیٰ کی ہے۔

ف۱ خاموش ہو جا ان کے نام مت کھول یا ان کو سزا مت دے، ف۲ بعضے کہتے ہیں یہ آیت منسوخ ہے جہاد کی آیت سے، ف۳ امن کی خبر یہ کہ مسلمانوں کو فتح ہوئی ڈر کی خبر یہ کہ مسلمانوں کو فلانے مقام پر شکست ہوئی۔ بعضے نادان مسلمان یا منافق یہ کرتے تھے کہ جب کوئی ایسی خبر سنتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے سے پہلے اس خبر کو مشہور کر دیتے، ف۴ اور غلط خبر نہ اڑاتے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اگر اس کو پہنچاتے رسول تک اور اپنے اختیار والوں تک تو اس کو تحقیق کر لیتے جو ان میں تحقیق کرنے والے ہیں، ف۵ شاذ و نادر آدمی جن کی عقل نہایت صائب ہوتی وہ شیطان کے شر سے بچتے اور توحید اختیار کرتے، ف۶ اور ناحق آپس میں جھگڑتے ہو ف۷ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ اُحد کے لیے نکلے تو عبداللہ بن ابی منافقوں کا سردار بھی دوسرے منافقوں کو ساتھ لے کر آپ کے ساتھ گیا رستے سے لوٹ کر چلا آیا اب مسلمان آپکے اور انکے ساتھیوں کے باب میں لگے جھگڑنے کسی نے کہا اس جنگ سے لوٹ کر ہم ان کو قتل کریں گے کسی نے کہا نہیں رہنے دو ظاہر میں وہ مسلمان ہیں تب یہ آیت اتری شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو ظاہر میں بھی مسلمان نہ تھے لیکن آنحضرت کے ساتھ محبت اور ملاپ جتاتے تھے اس غرض سے کہ آپ کی فوج ہماری قوم ہو جائے تو ہمارے جان و مال بچے رہیں ان کے باب میں مسلمانوں کا اختلاف ہوا کوئی کہنے لگا ان سے صحبت اور ملاقات ترک کر دو تاکہ ایک طرف ہو جائیں کوئی کہنے لگا نہیں شاید وہ آئندہ مسلمان ہو جائیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم کو ان لوگوں کی کیا فکر ہدایت اور گمراہی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، ف۸ پھر اللہ کے دوستوں کو چھوڑ کر کافروں سے جو اللہ کے دشمن ہیں عزت ڈھونڈنا مزی نادانی اور بیوقوفی ہے مترجم کہتا ہے یہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے جو شخص کافروں کی خوشامد کرنے لگا اور اپنے ہم قوم لوگوں سے علیحدہ ہو کر ان سے مل گیا اسکی کچھ بھی عزت نہ ہوئی بلکہ کافر بھی اس کو ذلت کی نگاہ سے دیکھنے لگے اور جو شخص اچھے اور برے ہر حال میں اپنی قوم کے ساتھ رہا اس کو سب لوگ یہاں تک کہ دشمن بھی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور شریف النفس با ہمت جانتے ہیں۔

۷- اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ
جَهَنَّمَ جَمِيْعًا (۱۴۰) ۨالَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ
فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ
مَّعَكُمْ ڮ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا
اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَنْ يَّجْعَلَ
اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا (۱۴۱) اِنَّ
الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَ
اِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَاۗءُوْنَ
النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا (۱۴۲)
مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ڰ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ وَلَآ
اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ
سَبِيْلًا (۱۴۳) (النساء پ ۵ ع ۲۰ و ۲۱)

بیشک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو دوزخ میں اکٹھا کرنے والا ہے (یہ منافق وہ ہیں) جو تم کو تکتے رہتے ہیں (یعنی منتظر رہتے ہیں) اگر اللہ نے تم کو فتح دی (اور لوٹ کا مال ملا) تو کہتے ہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے اور جو (کہیں) کافروں کی قسمت کھل گئی (ان کو فتح ہو گئی) تو (کافروں سے جا کر یوں) کہتے ہیں کیا ہم نے تم کو گھیر نہیں لیا تھا اور مسلمانوں سے نہیں بچایا تھا تو (مسلمانو) اللہ تم میں (اور منافقوں میں) قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا اور اللہ تو ہرگز کافروں کو مسلمانوں پر غالب نہیں کرنے کا منافق سمجھتے ہیں کہ (وہ) اللہ تعالیٰ کو فریب دیتے ہیں اور (یہ نہیں جانتے کہ اللہ تو) ان کو فریب دے رہا ہے اور جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے ہیں تو الکساتے ہوتے لوگوں کو دکھاتے ہیں اور اللہ کی یاد نہیں کرتے مگر تھوڑے کفر اور ایمان کے بیچ ادھر (ڈانواں) ڈول ہیں (نہ پورے ادھر مسلمان) نہ (پورے) ادھر (کافر) اور اللہ تعالیٰ جس کو گمراہ کرے اس کے لیے تو کوئی راہ نکال نہیں سکتا (جس سے وہ حق پر پہنچ جائے)

۸- اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ
النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا (۱۴۵) اِلَّا الَّذِيْنَ
تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا
دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ وَسَوْفَ

بیشک منافق دوزخ کے سب سے نیچے کے درجے میں رہیں گے اور کوئی ان کا مددگار (وہاں) تو نہ پائے گا مگر جن لوگوں نے توبہ کی اور اپنے تئیں درست کر لیا اور اللہ کو مضبوط تھاما (یعنی اللہ پر بھروسا کیا) اور خالص خدا کے لیے عمل کیا (نہ ریا اور نہ دکھلانے کو) تو یہ لوگ

۵۱ یعنی ہم بھی تو مسلمان ہیں کلمہ گو ہیں ہمارا بھی حصہ لگاؤ، ۵۲ یعنی کافروں پر اپنا احسان اس طرح جتاتے ہیں کہ ہم نے تم کو گھیر لیا تھا چاہتے تو تم کو بالکل قتل کر ڈالتے لیکن ہم نے تم کو چھوڑ دیا دوسرے ہم اس طرح سے تم کو گھیرے رہے کہ مسلمان تم تک نہ پہنچ سکے ورنہ تم کو مار ہی ڈالتے، ۵۳ یعنی آخرت میں مسلمانوں ہی کو غلبہ ہو گا کافر خدا کے سامنے ذلیل و خوار ہوں گے اگر دنیا میں کسی وقت کافر مسلمانوں پر غالب ہو جائیں تو لڑائی میں غالب ہو سکتے ہیں مگر بحث اور دلیل میں ہرگز غالب نہیں ہو سکتے۔

۵۴ عنقریب ان کا حال پیغمبر اور سب مسلمانوں پر کھول دے گا وہ ذلیل و خوار ہوں گے اللہ تعالیٰ کا فریب دینا اس سے یہ مراد ہے کہ ان کے فریب کا بدلہ دے گا، ۵۵ جیسے کوئی زبردستی کسی مصیبت میں لے جاتا ہے، ۵۶ کہ ہم بھی مسلمان نمازی ہیں خدا کا ڈر بالکل نہیں ہے نہ اس کی رضامندی کا خیال ہے، ۵۷ یعنی جلدی جلدی جیسے کوئی بیگار ٹالتا ہے نماز پڑھ لیتے ہیں نہ خشوع و خضوع کرتے ہیں نہ نماز کے ارکان کو اچھی طرح ادا کرتے ہیں نہ قرآن کی بڑی سورتیں پڑھتے ہیں، ۵۸ دوزخ کے کئی درجے ہیں اور جس قدر نیچے جاؤ عذاب زیادہ پہلا درجہ جہنم ہے دوسرا لظی ہے تیسرا حطمہ چوتھا سعیر پانچواں سقر چھٹا جحیم ساتواں ہاویہ جو سب سے نیچے کا طبقہ ہے وہی منافقوں کا مقام ہے۔ منافق کو کافر سے بھی زیادہ عذاب ہو گا کیونکہ کافر پر تلوار چلی اور منافق اس سے بچا اور دنیا میں مزے سے رہا۔

يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾

(النساء پ ۵ ع ۲۱)

(سچے) مسلمانوں کے ساتھ (بہشت میں) ہوں گے اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بڑا ثواب دینے والا ہے۔

۹۔ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ (المائدۃ پ ۶ ع ۸)

جن لوگوں کے دلوں میں (کفر اور نفاق کی) بیماری ہے تو دیکھتا ہے کہ وہ ان میں[۱] دوڑے جاتے ہیں[۲] کہتے ہیں ہم کو ڈر ہے ہم پر گردش[۳] نہ آجائے وہ سواب کوئی دن میں اللہ (مسلمانوں کو) فتح دیتا ہے یا اور کوئی کام اپنی طرف سے (کرتا ہے) اس وقت اپنے جی کی چھپائی ہوئی بات پر پچھتائیں گے[۴] اور مسلمان (مسلمانوں سے) کہیں گے کیا یہ وہی لوگ ہیں جو بڑے زور سے قسمیں کھاتے تھے کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں ان کے سب کام (جو اچھے بھی کیے تھے) اکارت ہوئے اور نقصان میں آ گئے[۵]۔

۱۰۔ اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۹﴾

(انفال پ ۱۰ ع ۷)

جب منافق اور جن کے دل میں (شرک کی) بیماری تھی کہنے لگے ان مسلمانوں کو ان کے دین نے دھوکا دیا[۸] اور جو کوئی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے تو اللہ تعالیٰ تو زبردست حکمت والا ہے[۹]۔

۱۱۔ فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۵۵﴾ (التوبۃ پ ۱۰ ع ۷)

(تو اے پیغمبر) ان کے مال اور اولاد (کی کثرت) پر تعجب نہ کر[۱۰] اللہ تعالیٰ اور کچھ نہیں یہی چاہتا ہے کہ ان کو دنیا کی زندگی میں ان چیزوں کا عذاب لگا دے[۱۱] اور ان کی جانیں نکلتے وقت وہ کافر رہیں[۱۲]

۱۲۔ وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ﴿۵۶﴾

(التوبۃ پ ۱۰ ع ۷)

اور یہ منافق اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ بے شک وہ تم ہی میں کے ہیں[۱۳] حالانکہ وہ تم میں کے نہیں (مسلمان نہیں ہیں) بلکہ وہ ڈرپوک لوگ ہیں[۱۴]۔

۱؎ یعنی یہود اور نصاریٰ میں، ۲؎ ان کی دوستی پر مرے جاتے ہیں، ۳؎ مصیبت زمانہ کا انقلاب الخ ۴؎ پھر کافروں کی حکومت آجاتے اور ہم بیٹھے بٹھائے چکر میں آجائیں، ۵؎ اور کوئی کام یہ ہے کہ منافقوں کا پردہ پھٹ جائے ان کا نفاق کھل جائے یا کافروں پر جزیہ مقرر کیا جائے وہ مسلمانوں کے تابعدار بن کر رہیں، ۶؎ کوئی دن میں جب ان منافقوں کا نفاق کھل جائے گا، ۷؎ دنیا اور آخرت دونوں برباد ہوئیں دنیا میں ذلیل ہوتے آخرت میں سخت عذاب میں گرفتار ہوئے یعنی دوزخ کا نیچے کا درجہ ہاویہ جس میں سب سے زیادہ تکلیف ہے، ۸؎ اللہ تعالیٰ ان کا جواب یوں دیتا ہے، ۹؎ اور زبردست پر جس کا بھروسہ ہو اس کا دل ضرور مضبوط ہوگا اس وجہ سے مسلمان تمہارے مقابلہ پر خوش اور آمادہ ہیں، ۱۰؎ کہ اگر اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہوتا تو یہ اس قدر مالدار اور صاحب اولاد کیوں ہوتے، ۱۱؎ رات دن مال جوڑنے اور اولاد کی فکر میں لگے رہیں، ۱۲؎ اپنے مال اور اولاد ہی کی طرف ان کا خیال ہو نہ عاقبت کی فکر نہ خدا سے کوئی غرض اگرچہ مسلمان کو بھی اپنے مال اور اولاد کی فکر ہوتی ہے مگر خداوند کریم کی رضامندی کا خیال سب پر مقدم رکھتا ہے تو اس کے حق میں یہ چیزیں عذاب نہیں ہیں، ۱۳؎ یعنی سچے مسلمان ہیں، ۱۴؎ ڈرتے ہیں کہ اپنے تئیں مسلمان نہ کہیں گے تو کافروں کی طرح مسلمانوں کے ہاتھ سے سزا پائیں گے۔

۱۳- وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ (۵۸)

(التوبۃ پ ۱۰ ع ۷)

۱۴- وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ
هُوَ اُذُنٌ ۭ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مِنْكُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ (۶۱) يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ
لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ
اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ (۶۲) اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ
يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ
خَالِدًا فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ (۶۳)
يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ
تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا
اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ (۶۴) وَلَىِٕنْ
سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ۭ
قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ (۶۵)
لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۭ اِنْ
نَّعْفُ عَنْ طَاىِٕفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ
طَاىِٕفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ (۶۶) اَلْمُنٰفِقُوْنَ

(اور اے پیغمبرؐ) ان میں سے بعضے ایسے ہیں جو زکوٰۃ کے بانٹنے میں) تجھ پر آنکھ مارتے ہیں [۱]

اور ان (منافقوں) میں سے بعضے ایسے ہیں جو پیغمبرؐ کی بدی کرتے ہیں کہتے ہیں وہ تو نرا کان ہے [۲] (اے پیغمبرؐ) کہہ دے کان ہے تو تمہاری بہتری کا [۳] اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتا ہے اور مسلمانوں کی بات مان لیتا ہے [۴] اور تم میں سے ایمانداروں کے لیے وہ رحمت ہے اور جو لوگ اللہ کے پیغمبر کو ستاتے ہیں ان کو [۵] تکلیف کا عذاب ہوگا (مسلمانو) یہ لوگ تم کو راضی کرنے کے لیے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں اور اگر ان میں ایمان ہوتا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو راضی کرنا زیادہ ضرور تھا کیا ان لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ جو اللہ اور اس کے رسول سے بیر کرے [۶] اس کے لیے دوزخ کی آگ تیار ہے ہمیشہ اس میں رہے گا یہ بڑی رسوائی ہے۔ منافق یہ ڈرتے ہیں (ایسا نہ ہو کہیں) مسلمانوں پر ایسی کوئی سورت اترے جو ان کے دل کی بات مسلمانوں کو بتلا دے کہہ دے اچھا ہنسو جس سے تم ڈرتے ہو خدا اس کو ضرور کھولے گا [۷] اور (اے پیغمبرؐ) اگر تو ان (منافقوں) سے پوچھے (یہ کیا باتیں ہیں) تو کہیں گے ہم تو یونہی گپ شپ کرتے تھے اور دل لگی کہہ دے کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی ٹھٹھا لگاتے ہو [۸] بہانے مت کرو (باتیں نہ بناؤ) تم ایمان لا کر پھر کافر ہو گئے اگر ہم تم میں سے بعضوں کے قصور معاف بھی نہ کر دیں [۹] تو بعضوں کو ان کے قصوروار ہونے کی وجہ سے سزا دیں گے [۱۰]

[۱] یعنی طعنہ دیتے ہیں عیب لگاتے ہیں۔ [۲] یعنی ہر ایک کی سن لیتا ہے اور جو کہو سو مان لیتا ہے ہوا یہ کہ ان منافق مردوں میں سے بعضوں نے آنحضرتؐ کی برائی کی دوسروں نے ان کو منع کیا اور کہا ایسا نہ ہو آپ تک خبر پہنچ جائے انہوں نے کہا پہنچ جائے تو کیا ڈر ہے وہ تو نرے کان ہیں یعنی کان کے کچے ہیں ہم جا کر کہہ دیں گے کہ وہ جھوٹ ہے وہ ہماری بات سن لیں گے۔ [۳] یعنی تمہاری بھی بات سن لیتا ہے پھر اس میں کیا قباحت ہے یہ تو شرف ہوا برائی تو نہیں سنتا، [۴] آخرت میں یا دنیا اور آخرت دونوں میں، [۵] پہلے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کو راضی کرنے ہیں، [۶] ان کی مخالفت پر کمر باندھتے ہیں، [۷] بعضے منافق اپنی صحبت میں کفر کی باتیں کرتے تھے پھر ٹھٹھے سے یوں کہتے ہم کو اللہ تعالیٰ سے یہی امید ہے کہ وہ ہمارا راز ظاہر نہ کرے گا تب یہ آیت اتری، [۸] تم کو سارے جہان میں اور کوئی ہنسی کی بات نہ تھی، [۹] جب آنحضرتؐ تبوک کی لڑائی میں تشریف لے گئے تو کئی منافق بھی ساتھ تھے راہ میں کہنے لگے اس شخص کو (یعنی آنحضرتؐ کو) شام کے قلعوں کو فتح کرنا چاہتا ہے بھلا یہ ہو سکتا ہے کبھی نہیں ہو سکتا جب یہ آیت اتری تو آپ نے ان کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ تم نے یہ کیا باتیں کی تھیں وہ کہنے لگے ہم آپ کو نہیں کہتے تھے ہم تو یونہی گپ مارتے تھے اور دل لگی کی باتیں کرتے تھے کہ راہ بھل جاتے اور سفر گذر جاتے، [۱۰] یعنی ایمان کا دعویٰ کرکے [۱۱] جنہوں نے نفاق سے توبہ کی جیسے مخشی بن حمیر [۱۲] کہتے ہیں یہ گفتگو تین شخصوں میں ہوتی تھی ایک صرف خاموش تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف کر دیا۔

وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ
بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ
اَيْدِيَهُمْ ۭ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ۭ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ
الْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ
هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ
مُّقِيْمٌ ﴿۶۸﴾ كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ
قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۭ فَاسْتَمْتَعُوْا
بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ۭ اُولٰۗىِٕكَ
حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾

(التوبۃ پ ۱۰ ع ۹)

منافق مرد اور منافق عورتیں[۱] سب ایک دوسرے کے چٹے بٹے[۲] ہیں کہتے ہیں بُری بات (کفر اور گناہ) کرو اور اچھے کام نہ کرو اور[۳] مٹھیاں بند کر لیتے ہیں[۴] یہ لوگ اللہ کو بھول گئے اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر فضل کرنا چھوڑ دیا[۵] بیشک منافق وہی شریر لوگ ہیں اللہ تعالیٰ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں کے لیے دوزخ کی آگ کا وعدہ فرمایا ہے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے بس (آگ) ان کو بس کرتی ہے[۶] اور اللہ نے ان پر لعنت بھی کی ہے اور ان کے لیے وہ عذاب ہے جو ٹلنے والا نہیں[۷] منافقو تم) ان لوگوں کی طرح ہو[۸] جو تم سے پہلے گذر گئے وہ زور میں تم سے زیادہ تھے اور مال اور اولاد بھی) تم سے زیادہ رکھتے تھے اور وہ اپنے حصہ کے[۹] موافق مزے اٹھا چکے تم نے بھی اپنے حصہ کا مزہ اٹھایا جیسے تم سے پہلے لوگوں نے اپنے حصہ کا مزہ اٹھایا اور جیسے انہوں نے گپ شپ کی تم نے بھی گپ شپ کی[۱۰] یہی وہ لوگ ہیں جن کا کیا کرایا دنیا اور آخرت (دونوں) میں اکارت ہوا اور یہی وہ لوگ ہیں جو نقصان میں پڑ گئے۔

۱۵۔ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ۭ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ
الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ
يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ

(یہ منافق) اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے یہ بات نہیں کہی[۱۱] حالانکہ بلاشک وہ[۱۲] کفر کی بات کہہ چکے اور اسلام لانے کے بعد[۱۳] پھر وہ لوگ کافر بن گئے اور ایسی بات چاہی جس کو نہ کر سکے[۱۴] اور یہ لوگ بگڑے کیوں اسی پر تو اور کوئی بات نہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے اپنی مہربانی سے ان کو مالدار بنا دیا[۱۵]

۱؎ جو تین سو تھے، ۲؎ جو ایک سو ستر تھیں، ۳؎ یعنی سب ایک ہی طرح کے ہیں ایک ہی ہمت کے، ۴؎ خرچ کرنے کا وقت آئے تو، ۵؎ ایک پیسہ بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں نہیں خرچتے، ۶؎ لفظی ترجمہ یوں ہے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو بھلا دیا۔ مگر مطلب یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی رحمت اور فضل سے محروم کر دیا یا اپنے فرشتوں میں ان کا ذکر کرنا چھوڑ دیا جیسے صحیح حدیث میں ہے کہ بندہ جب جماعت میں اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر خیر فرماتا ہے اور اوپر کئی بار گذر چکا ہے کہ عرب کا محاورہ ہے کہ کسی چیز کے بدلے میں اس کا نام بول دیتے ہیں اس کو مشاکلت کہتے ہیں، ۷؎ ان کی شرارت کی پوری سزا ہے، ۸؎ دوزخ کی اور تکلیفیں یا دنیا ہی میں نفاق کی تکلیف یہ کیا کم ہے منافق ہر وقت ڈرتا رہتا ہے کہیں اس کا حال نہ کھل جائے، ۹؎ یا تم نے بھی ان لوگوں کی طرح کیا، ۱۰؎ جو ان کی تقدیر میں تھا دنیا کے اخر، ۱۱؎ انہوں نے بھی اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا یا ان سے ہنسی ٹھٹھا کیا تم نے بھی کیا، ۱۲؎ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے تلے بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص نیلی آنکھ والا آیا۔ آپ نے فرمایا تو اور تیرے ساتھی کیوں مجھ کو برا کہتے ہیں وہ گیا اور اپنے ساتھیوں کو لے کر آیا سب نے قسمیں کھائیں کہ ہم نے نہیں کہا اس وقت یہ آیت اتری، ۱۳؎ یعنی اسلام کا دعویٰ کرنے کے بعد، ۱۴؎ آنحضرتؐ کو مار ڈالنا لیلۃ العقبہ میں جب آپ تبوک کو جا رہے تھے یا جلاس کے بیٹے کو مار ڈالنا جس نے جلاس کی بات آنحضرتؐ تک پہنچا دینے سے ڈرایا تھا یا عبداللہ بن ابی کو ایک تاج پہنایا، ۱۵؎ پہلے فاقہ سے مرتے تھے محتاج تھے جب آنحضرتؐ مدینہ میں تشریف لائے تو مسلمانوں کی طفیل سے لوٹ کا مال ملا مالدار بنے اب جس رکابی میں کھائیں اسی میں چھید کرنا چاہتے ہیں منافق اور احسان فراموش کا یہی شیوہ ہے۔

يَّتُوبُوا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَإِن يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ
اللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ
فِي الْأَرْضِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿٧٤﴾ وَمِنْهُم
مَّنْ عَاهَدَ اللَّهَ لَئِنْ آتَانَا مِن فَضْلِهِ
لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٧٥﴾
فَلَمَّا آتَاهُم مِّن فَضْلِهِ بَخِلُوا بِهِ وَتَوَلَّوا وَّهُم
مُّعْرِضُونَ ﴿٧٦﴾ فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا إِلَىٰ يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ
بِمَا أَخْلَفُوا اللَّهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿٧٧﴾
أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ
وَأَنَّ اللَّهَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿٧٨﴾ الَّذِينَ
يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ
إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ ۙ سَخِرَ
اللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٩﴾
اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِن
تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَن يَغْفِرَ اللَّهُ
لَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۗ

تو اب بھی) اگر یہ لوگ توبہ کرلیں تو ان کے حق میں بہتر ہوگا اور اگر نہ مانیں تو
اللہ تعالیٰ ان کو دنیا اور آخرت (دونوں) میں تکلیف کا عذاب دے گا اور
(ساری) زمین پر ان کا کوئی حمایتی اور مددگار نہ ہوگا اور ان (منافقوں) میں
بعضے لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا اور اگر وہ اپنے فضل سے
ہم کو دے تو ہم ضرور خیرات کریں گے اور ضرور نیک ہو کر رہیں گے
پھر جب اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے (روپیہ پیسہ) دیا تو لگے اس
میں بخیلی کرنے اور (اقرار سے) پھر گئے اور انہوں نے اپنے عہد کا
خیال تک نہ کیا۔ آخر انجام اس کا یہ ہوا کہ اس دن تک جب وہ خدا سے ملیں گے
اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں نفاق دیا اسلیے کہ انہوں نے اللہ سے جو
وعدہ کیا تھا اس کے خلاف کیا اور اسلیے (بھی) کہ وہ جھوٹ بولتے تھے کیا
ان کو (یہ بھی) معلوم نہیں کہ اللہ تو ان کے بھید اور ان کی کانا پھوسی (سب)
جانتا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ غیب کی باتوں سے بھی خوب واقف ہے جو دل کھول کر
خیرات کرنے والے مسلمانوں پر اور جو (بیچارے) محنت مزدوری کے سوا کچھ مقدور
نہیں رکھتے ان کی خیرات پر آنکھ مارتے ہیں (عیب لگاتے ہیں) پھر ان (سب)
پر ٹھٹھے مارتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بھی اس ٹھٹھے کا ان کو بدلہ دیا اور ان کیلیے تکلیف کا
عذاب (تیار) ہے تو ان کیلیے بخشش مانگے تب بھی اللہ تعالیٰ ہرگز ان کو بخشنے والا نہیں
یا اسلیے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو نہ مانا

۱؎ ان حرکتوں سے، ۲؎ کہتے ہیں جلاس نے توبہ کرلی اور سچا مسلمان بن گیا، ۳؎ اور نفاق پر جمے رہے، ۴؎ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور پھر گئے ٹلا کر بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور پھر گئے اور وہ منہ پھیرنے والے ہیں بعضوں نے یوں کیا ہے اور سرتابی کر کے اپنے قول سے پھر بیٹھے، ۵؎ یا جس دن تک وہ اپنی بخیلی کی سزا پائیں گے یعنی قیامت تک ۶؎ یعنی اس بخیلی اور وعدہ خلافی کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرتے دم تک وہ منافق ہی رہے، ۷؎ وعدہ خلافی خود گناہ ہے اور اس میں جھوٹ بھی ہوتا ہے تو دو سرا گناہ ٹھہرا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول کو جھٹلاتے تھے۔ صحیح حدیث میں ہے منافق کی تین نشانیاں ہیں بات کرے تو جھوٹ وعدہ کرے تو خلاف امانت میں خیانت کرے جس میں یہ تینوں باتیں ہوں گی وہ تو پکا منافق ہے ایک جس میں کوئی ایک بات ہو تو اس میں نفاق کی ایک صفت ہوگی، ۸؎ کانا پھوسی سے مراد منافقوں کی وہ چپکے چپکے صلاحیں اور مشورے ہیں جو پیغمبرؐ کی برائی میں اور اسلام پر عیب لگانے کی غرض سے کیے جاتے تھے، ۹؎ یہ منافق ہی تو ہیں، ۱۰؎ دونوں پر ۱۱؎ جب آنحضرتؐ نے خیرات کی فضیلت بیان فرمائی اور کوئی شخص بہت سامال لایا تو منافق اس کو ریا کار کہتے اور کوئی غریب تھوڑا سا اناج لایا محنت مزدوری کر کے تو کہتے بھلا اللہ تعالیٰ کو اس کی کیا احتیاج ہے، ۱۲؎ یعنی ان کو ذلیل و خوار کیا مسلمانوں کو ان پر ہنسایا، ۱۳؎ وہ بخشے جانے کے لائق ہی نہیں ہیں کہتے ہیں جب یہ آیت اتری تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال رحم سے فرمایا میں ستر بار سے زیادہ ان کے لیے دعا کروں گا شاید اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے اس وقت دوسری آیت اتری سواء علیہم استغفرت لہم ام لم تستغفر لہم لن یغفر اللہ لہم یعنی اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز نہ بخشے گا۔ ۱۴؎ ان کا حکم نہ مانا اور دین پر ٹھٹھے لگاتے۔

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۸۰﴾

(التوبۃ پ۱۰ ع ۱۰)

اور اللہ تعالیٰ شریر لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا[1]

۱۶۔ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ (التوبۃ پ۱۰ ع ۱۱)

اور (اے پیغمبرؐ) ان منافقوں میں سے اگر کوئی مر جائے تو اس (کے جنازے) پر کبھی نماز نہ پڑھ اور نہ اس کی قبر پر کھڑا ہو کیونکہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو نہ مانا اور مرتے بھی تو نافرمانی کی حالت میں[2] اور ان کے مال اور اولاد درست دیکھ کر ان پر تعجب کر[3] اللہ تعالیٰ اور کچھ نہیں یہ چاہتا ہے کہ دنیا میں ان چیزوں کا عذاب ان کو لگا دے اور جب ان کی جان نکلے تو کفر ہی کی حالت میں نکلے[4]

۱۷۔ وَاِذَا مَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖۤ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذَا مَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ

اور جب کوئی سورت اترتی ہے تو ان (منافقوں) میں سے بعضے[5] یوں کہتے ہیں تم میں سے کس کے ایمان کو اس سورت نے بڑھا دیا بات یہ ہے کہ جو ایمان والے ہیں انہی کے ایمان کو اس سورت نے بڑھا دیا اور وہی خوشی[6] مناتے ہیں اور جن لوگوں کے دل میں (نفاق اور کفر کی) بیماری ہے ان کی گندگی پر گندگی بڑھا دی[7] اور وہ کفر پر ہی مر گئے[8] کیا یہ منافق بھی نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال ایک دو بار بلا میں پڑ جاتے ہیں[9] پھر بھی یہ توبہ نہیں کرتے اور نہ ان کو نصیحت ہوتی ہے اور جب کوئی سورت اترتی ہے تو یہ منافق ایک دوسرے کو تکنے لگتے ہیں۔[11]

---

[1] ان منافقوں کی طرح ہمارے زمانے میں بھی بعض بدکار شریر النفس جب کسی نیک بخت اور پرہیزگار شخص کو نیک کام کرتے دیکھتے ہیں تو حسد سے جل مرتے ہیں کبھی کو کہتے ہیں اس نے ریا اور ناموری کے لیے ایسا کیا کبھی کہتے ہیں کیا بدی کیا بدی کا شور ہے آپ کو دھیلہ دمڑی دینا ہی کیا ضرور تھا ان بدبختوں کو یہ معلوم نہیں کہ غریب شخص جو محنت مزدوری کر کے دمڑی دھیلہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے وہ تمہارے لاکھوں کروڑوں روپیہ پیسے سے زیادہ ثواب پاتا ہے[2] صحیح حدیث میں ہے جب عبداللہ بن ابی بن سلول منافقوں کا سردار مر گیا تو اس کا بیٹا (جو سچا مسلمان تھا) آنحضرتؐ کے پاس آیا اور آپ کا قمیص مانگا اپنے باپ کو کفن دینے کے لیے آپ نے دیدیا پھر آیا اور آپ سے نماز پڑھنے کی درخواست کی آپ کھڑے ہوتے حضرت عمرؓ نے آپؐ کا کپڑا پکڑ لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع فرمایا منافقوں کے لیے دعا کرنے سے آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے فرمایا ان کے لیے بخشش مانگے یا نہ مانگے اگر ستر بار بخشش مانگے تب بھی اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بخشے گا تو میں ستر بار سے زیادہ دعا کروں گا آخر آپؐ نے اس پر نماز پڑھی اس وقت یہ آیت اتری اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ ہی کی رائے کے موافق حکم دیا[3] کہ اگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے دشمن ہوتے تو ان کو اتنی دنیا کیوں ملتی[4] نہ خدا کا خیال ہو نہ آخرت کا مال اور اولاد ہی دل میں لگا ہو[5] بعضوں کو یا مسلمانوں کو ہنسی ٹھٹھے سے[6] اللہ تعالیٰ کے نئے نئے حکم اترنے کی[7] پہلے اگلی سورتوں کے منکر تھے اب اس کا بھی انکار کرنے لگے کفر کا ایک اور ردہ چڑھا[8] بعضوں نے کہا گندگی پر گندگی یہ ہے کہ پہلے بھی اپنا نفاق چھپاتے تھے جب ایک سورت اتری اور اللہ تعالیٰ نے ان کی بعضی باتیں کھول دیں تو ڈر کے مارے اور زیادہ اپنے عیب چھپانے لگے اور نفاق بڑھ گیا[9] دکھ بیماری قحط وغیرہ[10] اپنے نفاق اور شرارت سے[11] بھاگ نکلنے کی غرض سے یا انکار اور ٹھٹھے کی نیت کی۔

هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ۭ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

(التوبہ پ۱۱ ع ۱۶)

پھر یہ کہہ کر دیکھو تم کو کوئی دیکھتا تو نہیں چل دیتے ہیں[1] اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو پھیر دیا ہے[3] کیونکہ وہ بے سمجھ لوگ ہیں[4]

۱۸- وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚۛ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۭ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْــُٔوْلًا ﴿۱۵﴾

(الاحزاب پ۲۱ ع ۲)

اور جب منافق اور جن لوگوں کے دلوں میں (کفر اور شک کا) روگ تھا (یوں) کہنے لگے اللہ اور اس کے رسول نے جو ہم سے (اسلام کے غلبے کا) وعدہ کیا تھا وہ تو نرا دھوکا ہی نکلا[5] اور جب منافقوں کا ایک گروہ[6] کہنے لگا مدینے والو اب تم (دشمنوں کے مقابل) ٹھہر نہیں سکتے تو لوٹ چلو تو ان میں کا ایک گروہ پیغمبر سے (گھر جانے کی) اجازت مانگنے لگا[7] وہ کہنے لگے ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں[8] حالانکہ ان کے گھر کھلے (پڑے) نہ تھے ان کی تو غرض یہ تھی بس (کسی طرح) بھاگ جائیں اور اگر کافروں کی فوجیں شہر کے کناروں سے ان پر گھس پڑیں اور وہ ان سے فساد کرنے کو کہیں[9] تو ضرور ان کے شریک ہو جائیں اور اپنے گھروں میں نہ ٹھہریں مگر تھوڑی دیر[10] اور یہ منافق اس سے پہلے اللہ تعالیٰ سے عہد کر چکے تھے کہ ہم (کافروں کے مقابلہ سے) پیٹھ نہیں موڑیں گے اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد انہوں نے کیا تھا (اس کی پوچھ ہوگی)[11]

۱۹- قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَاۗىِٕلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۸﴾ اَشِحَّةً

(مسلمانو) تم میں سے جو (منافق لوگوں کو جہاد میں شریک ہونے سے) روکتے ہیں اللہ ان کو خوب جانتا ہے اور ان لوگوں کو بھی جو اپنے بھائی بندوں سے کہتے ہیں (مسلمانوں کا ساتھ چھوڑ کر) ہمارے پاس چلے آؤ[12] اور لڑائی میں

[1] آنحضرتؐ کے پاس سے یا خطبے یا مسجد میں سے، [2] یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے [3] ایمان اور بھلائی کی طرف سے، [3] یا اللہ تعالیٰ ان کے دل پھیر دے بد دعا ہے ان کے لیے، [4] حق بات میں غور نہیں کرتے، [5] کہتے ہیں یہ ستر منافق تھے جو اس قسم کی باتیں کرنے لگے بعضے منافقوں نے کہا محمد تو ہم سے یہ وعدہ کرتے تھے کہ روم اور شام کا ملک ہمارے ہاتھ آئے گا اب تو مدینہ کے باہر پاخانہ کو بھی ہم نہیں جا سکتے، [6] بنی سالم یا عبداللہ بن ابی یا اس کے ساتھ والے، [7] یعنی مدینہ میں اپنے گھروں کو چل دو ہوا یہ تھا کہ مسلمانوں نے اپنے پشت سلع پہاڑ کی طرف کی تھی جو مدینہ کے باہر بہت قریب ہے اور سامنے خندق کھودی تھی کافر اس خندق کے پرے تھے منافق مسلمانوں کو سمجھانے لگے کہ یہ مقام محفوظ نہیں ہے مورچہ چھوڑ کر اپنے گھروں میں بھاگ جاؤ، [8] ان میں روک نہیں چور گھس کر سارا مال موس لیں گے، [9] مسلمانوں سے لڑنے کو اسلام سے پھر جانے کو، [10] اس وقت یہ عذر ہرگز نہ کریں گے کہ ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں ہم اپنے گھر کے باہر نہیں جا سکتے بلکہ خوشی سے کافروں کے شریک ہو کر مسلمانوں پر لوٹ ماریں گے مطلب یہ ہے کہ گھروں کا محفوظ نہ ہونا یہ ایک بہانہ ہے اصل یہ ہے کہ ان کا دل مسلمانوں کے ساتھ رہنا نہیں چاہتا، [11] قیامت میں ان سے باز پرس ہوگی کہ تم نے جو اقرار اللہ سے کیا تھا وہ کیوں پورا نہیں کیا کہتے ہیں بدر کی لڑائی میں یہ لوگ شریک نہ تھے اس کے بعد یہ اقرار کیا تھا کہ اگر اب کے کوئی جنگ ہوئی تو ہم مرتے دم تک لڑیں گے اور پیٹھ نہ موڑیں گے، [12] یہ یہودی لوگ تھے جو منافقوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑ دینے اور اپنے پاس چلے آنے کو کہتے تھے اور منافق مسلمانوں کو ڈراتے اور کہتے تھے ہمارے ساتھ یہودیوں پاس چلے چلو جو ہمارے بھائی بند ہیں۔

عَلَيْكُمْ فَإِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ
اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ
مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ
بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَمْ
يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ
عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۹﴾ يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ
يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا
لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ
اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا
قَلِيْلًا ﴿۲۰﴾ (الاحزاب پ۲۱ ع ۲)

بھی شریک نہیں ہوتے مگر کم تمہاری مدد میں بخیلی کرتے ہیں[1] پھر جب ڈر کا وقت آتا ہے تو تو دیکھتا ہے وہ تجھ کو اس طرح تکتے ہیں ان کی آنکھیں (چاروں طرف) گھوم رہی ہیں جیسے اس شخص کی جس پر موت کی بیہوشی آ لگی پھر جب ڈر جاتا رہتا ہے[2] تو بڑی لمبی زبانوں سے تمہارا مقابلہ کرتے ہیں[3] (لوٹ کے) مال پر مرے جاتے ہیں ان لوگوں میں ایمان نہیں تو اللہ نے ان کے نیک کام (اگر کچھ ہوں بھی) اکارت کر دیئے[4] اور اللہ پر یہ اکارت کر دینا آسان ہے۔ یہ ابھی تک یوں سمجھ رہے ہیں کہ (کافروں کے) لشکر بھاگے نہیں اور اگر وہ پھر آموجود ہوں تو یہ آرزو کریں گے کاش وہ گاؤں میں گنواروں کے ساتھ ہوتے حال پوچھتے رہتے (کہ مسلمانوں پر کیا گذری) اور جو تمہارے ساتھ بھی رہیں (وہاں بھاگیں نہیں) تب بھی لڑنے کے نہیں مگر تھوڑا[5]

۲۱- وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ
عَلَيْهِمْ ؕ ﴿۲۴﴾ (الاحزاب پ۲۱ ع ۳)

اور منافقوں کو چاہے سزا دے چاہے (جب وہ توبہ کریں۔ ان کو) معاف کر دے

۲۲- لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ
قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ
لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا
قَلِيْلًا ﴿۶۰﴾ مَّلْعُوْنِيْنَ ۛ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَ
قُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿۶۱﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ
خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ
تَبْدِيْلًا ﴿۶۲﴾ (الاحزاب پ۲۲ ع ۸)

اگر یہ منافق اور جن کے دلوں میں کھوٹ ہے اور جھوٹی خبریں مدینے میں اڑانے والے (بدمعاش اپنی حرکتوں سے) باز نہ آئیں گے تو ہم تجھ کو (اے پیغمبر) ان کے پیچھے لگا دیں گے[6] پھر وہ مدینے میں تیرے پاس ٹھہرنے بھی نہ پائیں گے مگر چند روز (ہر طرف سے) ان پر پھٹکار برسے گی جہاں ملیں گے پکڑ لیے جائیں گے اور مار کر ٹکڑے کر دیئے جائیں گے[7] جو لوگ پہلے گذر چکے ہیں ان میں بھی خدا کی چال یہی رہی ہے اور خدا کی چال کو تو بدلتا ہوا نہ پائے گا[8]

۲۳- وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ
فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا

اور جو لوگ (سچے) ایماندار ہیں وہ کہتے ہیں کاش (جہاد کے باب میں) کوئی سورت اترتی پھر جب کوئی پکی سورت (جو منسوخ نہ ہو) اترتی ہے[9] اور

۱ے تم پر شفقت کرنے میں یا اپنا مال خرچنے میں، ۲ے اور مسلمانوں کی فتح ہوتی ہے لوٹ کا مال ملتا ہے، ۳ے مطلب یہ ہے کہ لڑائی میں تو دل چراتے ہیں اور لوٹ کا مال لینے میں چار چار ہاتھ کی زبانیں نکال کر خوب باتیں بناتے ہیں طعن و تشنیع سناتے ہیں کیا ہم نہیں لڑے ہم نے کونسا کام نہیں کیا، ۴ے ان کو آخرت میں کچھ ثواب نہیں ملنے کا ۵ے شرماشرمی سے اپنے اوپر سے چھڑا مارنے کو، ۶ے ان سے لڑنے کے لیے تجھ کو اکسائیں گے یا حکم[7] جہاں سے مار ڈالیں جائیں گے کہتے ہیں جب سورۂ برأت اتری تو آنحضرت نے لوگوں کو جمع کیا اور جو منافق تھے ان سے فرمایا اب اٹھو اور چل دو مسلمانوں نے ان کو نکال باہر کیا، ۸ے ہر زمانہ میں منافق اور اوباش بدمعاش قتل اور خراب ہوتے، ۹ے اور ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کے دشمنوں سے لڑتے اور شہید ہوتے، ۱۰ے تھوڑی دیر کے لیے یا کم لڑتے ہیں۔

الْقِتَالُ ۙ رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَأَوْلَىٰ لَهُمْ ﴿٢٠﴾ طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ ۚ فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿٢١﴾ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾

(محمد پ۲۶ ع ۳)

اس میں جہاد کا حکم ہوتا ہے تو اے پیغمبر جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کی بیماری ہے وہ تجھ کو ایسا تکنے لگتے ہیں جیسے کوئی بیہوشی میں مرتے وقت تکتا ہے[1] کمبخت افسوس ہے ان پر (ان کو پیغمبر کی) اطاعت کرنا تھی اور اچھی بات کہنا[2] اور جب جہاد فرض ہوا اس وقت اگر خدا کے ساتھ سچے رہتے تو ان کے حق میں بہتر ہوتا تو اے منافقو اگر تم پیغمبر کا کہنا) نہ مانو تو تم سے یہی توقع ہے کہ تم جاہلیت کے زمانہ کی طرح پھر ملک میں دھند مچاؤ گے اور ناطے توڑ دو گے[3] یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور ان کو بہرا کر دیا ہے اور ان کی آنکھوں کو اندھا بنا دیا ہے

۲۳- أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَن لَّن يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ﴿٢٩﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُم بِسِيمَاهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ﴿٣٠﴾

(محمد پ۲۶ ع ۴)

کیا جن لوگوں کے دل میں (نفاق کی) بیماری ہے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے کینوں کو کبھی نہیں کھولیگا[4] اور اے پیغمبر اگر ہم چاہتے تو ان (منافقوں) کو اچھی طرح کھول کر تجھ کو دکھلا دیتے تو ان کی نشانی سے ان کو پہچان لیتا[5] اور تو ان کو (ان کی) بات کے ڈھنگ سے ضرور پہچان لے گا[6] اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے کام معلوم ہیں۔

۲۴- يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا

جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان داروں سے کہیں گے (ذرا تو ٹھہرو ہم کو آنے دو ہم بھی تمہاری روشنی سے سلگا لیں ان سے کہا جائے گا پیچھے لوٹ جاؤ (یعنی دنیا میں پھر جاؤ) وہاں روشنی ڈھونڈھ لو[8]

---

[1] لڑائی کے نام سے ڈر گئے اور جیسے کوئی سکتے کے عالم میں نگاہ کرتا ہے اس طرح تجھ کو دیکھنے لگے، [2] صاف صاف ہے لاگ لپٹ، [3] یعنی جہاد تو اس لیے کیا جاتا ہے کہ ملک میں شرک اور فساد نہ رہے سب لوگ مل جل کر خدائے واحد کی پرستش کریں تم تو جہاد کو برا سمجھتے ہو یہ تمہاری حیلہ جوئی اور مکاری ہے اگر تم کو حکومت مل جاتے یا تم جہاد کے باب میں پیغمبر کا کہنا نہ مانو تو یہ تم لوگ امن و امان سے بسر کرو گے ہرگز نہیں ایک ایک کو لوٹو گے خانہ جنگیاں کرو گے بات بات پر تلوار چلتی رہے گی [4] چھپی ہوتی عداوتوں کو جو وہ مسلمانوں سے اور پیغمبر سے رکھتے ہیں، [5] ایسا نہیں ہو سکتا ایک دن ان کا نفاق ضرور کھل جائے گا، [6] مگر اللہ تعالیٰ ستار العیوب ہے وہ اپنے بندوں کا عیب فاش کرنا نہیں چاہتا۔ اس پر بھی ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اس آیت کے اترنے کے بعد کوئی منافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مخفی نہ رہتا آپ اس کا چہرہ دیکھ کر اس کو پہچان لیتے، [7] طرز کلام سے معلوم کر لے گا کہ یہ منافق ہے۔ ابو سعید خدریؓ نے کہا وہ طرز یہ ہے کہ منافق حضرت علی رضہ کے مخالف ہوں گے اور ان کی نسبت جلی کٹی کہیں گے۔ صحیح حدیث میں ہے اے علیؓ تیرا دوست وہی ہوگا جو مومن ہے اور تیرا دشمن وہی ہوگا جو منافق ہے۔ اہل بیت کی محبت بڑی نشانی ہے ایمان اور اخلاص کی اور جس کے دل میں یہ محبت نہیں ہے وہ کبھی مومن نہیں ہو سکتا۔

نُوْرًا ۭ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ۭ بَاطِنُهٗ
فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾
يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَ
لٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ
وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَاۗءَ
اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾ فَالْيَوْمَ
لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا ۭ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ۭ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ۭ
وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾

(الحدید پ ۲۷ ع ۲)

۲۵- وَاِذَا جَاۗءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ
اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا
اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ۭ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ
فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۸﴾ (المجادلة پ ۲۸ ع ۲)

پھر اسکے بعد ایماندار اور منافقوں کے بیچ میں ایک دیوار کی آڑ کر دی جائے گی اس میں ایک دروازہ ہوگا اسکے اندر کی طرف تو رحمت (بہشت) ہوگی اور اس کے اُدھر (جدھر منافق ہوں گے) باہر کی طرف (اللہ کا) عذاب (جہنم) ہوگا[۱] منافق (ایمانداروں سے) پکار پکار کر کہیں گے کیا (دنیا میں بھائی) ہم تمہارے ساتھ نہ تھے وہ کہیں گے البتہ تو سہی مگر تم نے نفاق کر کے خود اپنے تئیں بلا میں ڈالا اور تم تو انتظار کرتے رہتے تھے (دل سے ہمارے خیر خواہ نہ تھے) اور خدا اور پیغمبر کی طرف سے تم کو شک ہی رہا اور (واہی تباہی) امیدوں (آرزوؤں) نے تم کو دھوکے میں ڈال رکھا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آن پہنچا تم خود مر گئے اور شیطان (دغا باز) نے تم کو (نہ چھوڑا) اور فریب ہی دیتا رہا اور آج کے دن نہ تم سے چھوڑائی میں کچھ لیا جائیگا (فدیہ وغیرہ منظور ہوگا) اور نہ (دوسرے) کافروں سے (تم سب کا) ٹھکانا دوزخ ہے وہی تمہاری رفیق ہے اور بُری جگہ ہے اور جب تیرے پاس آتے ہیں تو (زبان دبا کر) اسطرح سے سلام کرتے ہیں جسطرح اللہ نے تجھ پر سلام نہیں بھیجا اور اپنے دل میں کیا کہتے ہیں (اگر یہ سچے پیغمبر ہیں تو اللہ ہماری بات پر (سلام کہنے) پر ہم کو سزا کیوں نہیں دیتا، ان کی (سزا کے لیے) دوزخ بس کرتی ہے۔ اسی میں گھسیں گے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے۔[۶]

[۱] مطلب یہ ہے کہ یہاں تم کو روشنی ملنے والی نہیں یہ روشنی تو ایمان اور اعمال کی ہے جو ہم نے دنیا میں کیے تھے اب اگر تم پھر دنیا میں جا سکتے ہو تو جاؤ وہاں سے روشنی کما لاؤ یہ ٹھٹھے کی راہ سے ان سے کہا جائے گا۔ ابن عباسؓ نے کہا ہوگا یہ کہ لوگ قیامت کے دن اندھیرے میں ہوں گے ایک ہی ایک نور نکلے گا ایماندار اس کی طرف لپک جائیں گے منافق بھی ان کی دیکھا دیکھی ادھر چلیں گے لیکن اللہ تعالیٰ ان پر اندھیرا کر دے گا اس وقت ایمانداروں کو پکاریں گے ذرا ٹھہرو ہم دنیا میں تمہارے ساتھ رہے تھے یہاں ہم کو اپنی روشنی میں لے چلو۔ ایماندار جواب دیں گے تم وہیں اندھیرے میں لوٹ جاؤ اور روشنی کی تلاش کرو [۲] کہتے ہیں یہی دیوار اعراف کی دیوار ہے ہمارے امام شیخ الاسلام ابن تیمیہ نور اللہ مرقدہ کو جب ظلم سے قید کیا اور قلعہ میں بھیجے گئے تو قلعہ کی دیوار کے اندر جاتے ہوئے انہوں نے یہ آیت پڑھی اور چند روز تک قید میں بھی علمی رسائل اور کتابیں اپنی یاد اور حافظے سے لکھتے رہے جو رسالہ لکھتے اس کی نقلیں اسی وقت دست بدست لوگوں میں پھیل جاتیں۔ کم بخت دشمنوں کو یہ بھی ناگوار ہوا ان سے دوات قلم بھی چھین لی گئی آخر قرآن کی تلاوت میں مصروف ہوتے اور پانچ دن کے بعد وصال ہوا رضی اللہ عنہ وارضاہ جب آپ کا انتقال ہوا تو اس وقت دوست اور دشمن سب کف افسوس ملنے لگے۔ [۳] جو آج ہم کو اکیلا چھوڑ دیتے ہو، [۴] سچ یہ ہے کہ دنیا میں ہم پر کسی آفت کے آنے کا انتظار [۵] تم سمجھتے تھے کہ اب کوئی دن میں مسلمان تباہ ہوتے ہیں اسلام مٹ جاتا ہے، [۶] یہ مردود منافق اور یہودی کیا کرتے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تو کہتے السام علیک سام کے معنی موت کے ہیں یعنی تم مرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے جواب میں صرف یوں فرماتے علیکم یعنی تم مرو صحیحین میں ہے کہ ایک یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو یوں ہی کہا السلام علیکم آپ نے فرمایا جب کوئی اہل کتاب میں سے تم کو سلام کرے تو جواب میں صرف علیک کہو یا علیک قلت، [۷] اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو ان کے دل کی بات بتلا دی اس سے زیادہ اور سچائی کی کیا نشانی ہوگی ان کا یہ خیال کہ ہم پر فوراً عذاب کیوں نہیں اترتا ایک بیوقوفی کا خیال ہے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے عذاب کے لیے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے حضرت موسیٰ نے فرعون کے لیے بددعا کی جس کا اثر چالیس برس کے بعد ظاہر ہوا بعضوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے دوزخ ہی کا عذاب کافی سمجھا ہے جیسے اس آیت میں ارشاد ہوا۔

۲۶- اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۱﴾ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۳﴾ لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ (الحشر پ ۲۸ ع ۲)

اے پیغمبر کیا تو نے منافقوں پر نظر نہیں ڈالی وہ اپنے بھائیوں اہل کتاب کے کافروں سے کہتے ہیں[۱] اگر کہیں تم (اپنے ملک سے) نکالے گئے تو ہم بھی ضرور تمہارے ساتھ نکل کھڑے ہوں گے اور تمہارے باب میں تو ہم کبھی کسی کی بات ماننے والے نہیں اور اگر کوئی تم سے لڑا بھی ضرور تمہاری مدد کریں گے اور اللہ تعالےٰ گواہ ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں[۲] اگر اہل کتاب کے کافر نکالے جائیں گے تو منافق ان کے ساتھ (کبھی) نہیں نکلیں گے اور اگر مسلمانوں کی ان سے لڑائی ہوگی تو منافق (کبھی) ان کی مدد نہیں کریں گے[۳] اور جو مدد بھی کی تو کسی کام کی پیٹھ موڑ کر بھاگتے نظر آئیں گے[۴] پھر کوئی ان کی کمک نہیں کرنے کا[۵] مسلمانو! منافق تو ایسے بے ایمان ہیں کہ ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ سے زیادہ تمہاری دھاک ہے[۶] اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ناسمجھ لوگ ہیں[۷] یہ یہودی اور منافق مل کر بھی) تم سے نہیں لڑ سکتے مگر ہاں محفوظ بستیوں یا دیواروں کی آڑ میں[۸] وہ آپس میں دکھڑے مرتے ہیں ہاں خوب لڑتے ہیں تو خیال کرتا ہے وہ ایک دل ہیں حالانکہ ان کے دل پھوٹ رہے ہیں کیونکہ ان لوگوں کو عقل نہیں[۹]

۲۷- اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

(اے پیغمبر) منافق جب تیرے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم (دل سے) اس بات کی گواہی دیتے کہ تو بے شک اللہ کا پیغمبر ہے اور اللہ تعالےٰ گواہ ہے کہ منافق بیشک

[۱] اہل کتاب کے کافروں کو منافقوں کا بھائی فرمایا کیونکہ وہ ان کے ہم جنس ہیں انہی کی طرح کافر ہیں [۲] اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے منافقوں کی نسبت ایک پیشین گوئی فرمائی اور وہ بالکل سچ ہوئی اس کے اترنے کے بعد عبداللہ بن ابی بن سلول اور کئی منافقوں نے بنی نضیر کے یہودیوں کو کہلا بھیجا کہ تم مضبوط رہنا اور مسلمانوں کے مقابلہ پر جمے رہنا اگر تم نکالے گئے تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل جائیں گے اور اگر مسلمان تم سے لڑے تو ہم تمہارے ساتھ ہو کر ان سے لڑیں گے جب وقت آیا اور بنی نضیر کو مسلمانوں نے گھیر لیا تو کسی منافق نے ان کی مدد نہ کی اور جیسا اللہ تعالیٰ نے پیشتر ہی بتلا دیا تھا ویسا ہی ہوا، [۳] وہ ڈرپوک اپنی جان کو ڈریں گے، [۴] دم دبا کر بھاگ نکلیں گے [۵] یعنی پھر اہل کتاب کے کافروں کی کوئی کمک نہیں کرے گا کیونکہ منافق جو ان کی مدد پر نکلے تھے وہ تو بھاگ کھڑے ہوتے اب اور کسی کو کیا پڑی ہے، [۶] اگر سمجھ ہوتی تو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے اسی سے زیادہ ڈرتے، [۷] جیسے نامردوں کا قاعدہ ہوتا ہے میدان میں آنا پسند نہیں کرتے مکانوں اور قلعوں کا آسرا لے کر دور ہی سے تامین تابین مخش کیا کرتے ہیں محفوظ بستیوں سے وہ گاؤں مراد ہیں جن کے گرد فصیل یا خندق ہوتی ہے یعنی گڑھے دار بستیاں، [۸] جو صفت اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں منافقوں اور یہودیوں کی بیان فرمائی وہ ہمارے زمانہ میں مسلمانوں کے حسب حال ہے اس قدر پھوٹ اور اختلاف ان میں ہے کہ ایک گھر کے لوگ ہی متفق نہیں اور یہی وجہ ہے کہ غیر قوموں کے محکوم اور غلام ہو رہے ہیں اب اللہ جل جلالہ نے نااتفاقی کی وجہ بھی بیان فرما دی یعنی بے عقل۔ اگر ان میں عقل ہوتی تو اتفاق کا فائدہ سمجھتے اور نفاق اور اختلاف کے پاس نہ پھٹکتے،

لَكَاذِبُونَ ① اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً
فَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا
كَانُوا يَعْمَلُونَ ② ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ
كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا
يَفْقَهُونَ ③ وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ ۖ
وَإِن يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۖ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ
مُّسَنَّدَةٌ ۖ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۚ
هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۚ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۖ
أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ④ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا
يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ
وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ ⑤
سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ
تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ⑥ هُمُ الَّذِينَ
يَقُولُونَ لَا تُنفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِندَ
رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ يَنفَضُّوا ۗ وَلِلَّهِ خَزَائِنُ

جھوٹے ہیں۱؎ ان لوگوں نے اپنی (جھوٹی) قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۲؎ اور (اس کی آڑ میں لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکتے رہتے ہیں۳؎ بیشک وہ بُرے کام کر رہے ہیں۴؎ یہ ایسے بُرے کام اس وجہ سے (کرتے ہیں) کہ وہ (مسلمانوں کے دکھانے کو) ایمان لائے پر (دل میں) کافر ہی رہے۵؎ تو ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی اب وہ (اچھی بات) ایمان اور اخلاص کی سمجھنے والے نہیں، اور اے پیغمبرؐ جب تو ان منافقوں کو دیکھتا ہے تو ان کی ڈیل ڈول تجھ کو بھلی لگتی ہے۶؎ اور وہ کوئی بات کریں تو ان کی بات (اچھی طرح) سنتا ہے وہ (آدمی نہیں ہیں) لکڑیاں ہیں (دھنیاں نا تیں) جو ٹیکا لگا کر رکھی جائیں۷؎ جہاں زور کی کوئی آواز ہوئی وہ سمجھتے ہیں ہم ہی للکارے گئے (اے پیغمبرؐ بڑے دشمن (تیرے) یہی لوگ ہیں ان سے بچا رہ ان پر خدا کی مار کدھر بہکے جا رہے ہیں اور جب ان (منافقوں) سے کہا جاتا ہے آؤ پیغمبرؐ کے پاس چلو اللہ تعالیٰ کا پیغمبرؐ تمہارے لیے بخشش کی دعا کرے گا تو اپنے سر پھرا لیتے ہیں جیسے ان کو کچھ پرواہ نہیں ہے اور اے پیغمبرؐ تو ان کیلئے بخشش کی دعا کرے یا نہ کرے دونوں ان کے واسطے برابر ہیں اللہ تعالیٰ کبھی ان کو بخشنے والا نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ بدکاروں کو راہ پر نہیں لاتا۸؎ یہی مردود تو ہیں جو (اپنے لوگوں سے) کہتے ہیں پیغمبرؐ کے ساتھیوں پر (اپنا پیسہ) اس وقت تک

۱؎ ان کے دل میں تیری پیغمبری کا یقین نہیں صرف زبان سے تیرے خوش کرنے کو کہہ دیتے ہیں تو ان کا یہ کہنا جھوٹ ہوا اور ہم دل سے گواہی دیتے ہیں کیونکہ گواہی میں دل اور زبان کا ایک ہونا ضرور ہے، ۲؎ جھوٹی قسمیں کھا کر مسلمانوں کے ہاتھ سے اپنی جان بچاتے ہیں، ۳؎ جو کوئی دل سے مسلمان ہونا چاہتے ہیں اس کو بہکاتے ہیں مسلمان نہیں ہونے دیتے ۴؎ اس نفاق کا انجام دنیا اور آخرت دونوں میں برا ہے ۵؎ جیسے پہلے تھے، ۶؎ ظاہر میں بڑی مقطع صورت اللہ رے خواہ مخواہ مرد آدمی، ۷؎ جیسے لکڑیوں کو عقل اور فہم نہیں۔ صحیحین میں ہے زید بن ارقم نے کہا ہم آنحضرتؐ کے ساتھ سفر میں نکلے لوگوں کو کھانے پینے کی تکلیف ہوئی عبداللہ بن ابی منافق نے اپنے ساتھیوں سے کہا پیغمبرؐ کے ساتھیوں پر کچھ خرچ نہ کرو جب تک وہ ان کا ساتھ نہ چھوڑیں اور اگر ہم مدینہ کو لوٹ کر گئے تو عزت والا ذلت والے کو نکال باہر کرے گا (عزت والے سے اس مردود نے اپنے تئیں مراد لیا اور ذلت والے سے آنحضرتؐ کو) میں نے آن کر یہ قصہ آں حضرت سے بیان کیا آپ نے عبداللہ بن ابی کو بلا بھیجا وہ مکر گیا کہنے لگا زید جھوٹا ہے میرے دل کو بہت برا معلوم ہوا آخر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت اتار کر مجھ کو سچا کیا آپ نے پھر منافقوں کو بلا بھیجا ان کے لیے دعا کرنے کو انہوں نے اپنے سر پھیر لیے اللہ تعالیٰ نے ان کا حال بیان کیا گویا وہ لکڑیاں ہیں ٹیکا لگا کر رکھی گئی زید نے کہا یہ منافق ظاہر میں بہت خوبصورت معلوم ہوتے تھے ۸؎ کہتے ہیں چور کی داڑھی میں تنکا منافقوں کے دل میں چوری تھی ان کا دل ہر وقت دھک دھک کرتا رہتا۔ اب اللہ تعالیٰ ہماری چوری کھول دیتا ہے تیا کھٹکا اور اپنا تیا پھٹ گیا جیسے سنگین مجرم کا حال ہوتا ہے ہر وقت اس کو ڈر رہتا ہے اب گرفتار ہوا اب پکڑا گیا، ۹؎ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجود اس کے کہ منافق ایسی شرارتیں اور بے ادبیاں کیا کرتے یہ چاہتے تھے کہ ان کے لیے دعا کریں اس وقت یہ آیت اتری، پیغمبرؐ کا ساتھ چھوڑ دیں اپنے اپنے دھندوں میں لگ جائیں۔

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا
يَفْقَهُوْنَ ۝ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ
لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ط وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ
وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (المنفقون پ۲۸ ع۱)

النَّارُ وَنِقَمُهَا (۳۱)

۱- فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ج
اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝ (البقرۃ پ۱ ع۳)

۲- وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا
يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا
وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ بَلْ بَدَا
لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ط وَ

خرچ نہ کرو جب تک وہ تتر بتر نہ ہو جائیں[۱] ان منافقوں کو اتنی سمجھ نہیں کہ آسمان اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے اختیار میں ہیں[۲] کہتے ہیں اگر ہم اس سفر سے لوٹ کر مدینہ میں گئے تو عزت والا ذلت والے کو ضرور باہر کرے گا[۳] حالانکہ عزت اللہ ہی کی ہے اور اس کے پیغمبر کی اور مسلمانوں کی، (وہی غالب ہوں گے) مگر منافق (ان باتوں کو) نہیں جانتے[۴]

باب ۳۱ دوزخ اور اس کی تکلیفوں کا بیان

تو اس آگ سے بچو جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں (جلتے لکڑیوں کے اس میں جلیں گے) وہ منکروں کے لیے تیار ہے[۵]

اور (اے پیغمبرؐ) اگر تو ان کو اس وقت دیکھے جب وہ دوزخ میں ٹھہرائے جائیں گے تو عجیب تماشہ یا بڑا ہولناک سانحہ دیکھے گا کیسے کہتے ہوں گے کاش پھر ہم دنیا میں بھیج دیئے جائیں اور (اب کی بار) اپنے مالک کی آیتوں کو جھٹلائیں نہیں اور ایماندار بن جائیں آرزو کرینگے وہ بھی ایمان کو سچا سمجھ کر سچے دل سے نہیں بلکہ جس آیت کو پہلے وہ چھپاتے تھے ان

---

[۱] اگر بالفرض مدینہ کے لوگ ان مہاجرین کی خبر گیری نہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو کھلانے والا ہے وہ اور کہیں سے دے گا دنیا میں کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہم فلاں شخص کو کھلاتے ہیں اللہ تعالیٰ سب کو کھلاتا ہے رزق اسی کے ہاتھ میں ہے مثل مشہور ہے ایک در بند سو در کھلا، [۲] یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے ایک روایت میں ہے کہ مہاجرین اور انصار میں کچھ تکرار ہو گئی ایک مہاجر نے ایک انصاری کو لات ماری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں گروہوں کو دھمکایا اور فرمایا کہ جہالت کی باتیں چھوڑ دو عبداللہ بن ابی بن سلول منافق کو یہ خبر پہنچی تو لگا کہنے کہ مہاجرین نے ایسا کیا خیر جب ہم مدینہ میں پہنچیں گے تو عزت والا ذلت والے کو نکال باہر کرے گا یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی حضرت عمرؓ نے فرمایا یارسول اللہ حکم دیجیے میں اس منافق کی گردن مار دوں۔ آپؐ نے فرمایا جانے دو لوگ کہیں گے محمدؐ اپنے ساتھیوں کو قتل کرتے ہیں کہتے ہیں جب عبداللہ بن ابی نے یہ کلمہ کہا تو اس کا بیٹا جو سچا مسلمان تھا کہنے لگا تو خود ذلیل ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے پیغمبر عزت والے ہیں، [۳] ان کو سمجھ ہی نہیں وہ نفاق اور شرارت ہی کو عزت سمجھتے ہیں یہ نہیں جانتے کہ دنیا بڑی پرکھ ہے منافق اور مکار شخص چند روز کے لیے چھپا رہتا ہے آخر اس کا نفاق اور مکر سب پر کھل جاتا ہے اور ایسا ذلیل ہوتا ہے کہ پناہ بخدا دیکھو عبداللہ بن ابی منافق کو کوئی جھوٹے موٹے بھی پوچھتا اب تک جو کوئی اس کا حال سنتا ہے اس پر لعنت اور پھٹکار کرتا ہے اور آنحضرتؐ اور صحابہؓ کی عزت اور حرمت قیامت تک قائم ہے ایک شخص نے ہمارے آقا امام حسنؓ سے کہا لوگ کہتے ہیں آپ میں غرور ہے آپ نے کہا یہ غرور نہیں عزت ہے پھر یہ آیت پڑھی، [۴] ایندھن آدمی اور پتھر ہیں یعنی دوزخ میں یہ جلائے جائیں گے، بعضوں نے کہا پتھروں سے مراد وہ بت ہیں جن کو کافر پوجتے تھے قیامت کے دن یہ اپنے پوجنے والوں سمیت دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے۔ جیسے فرمایا انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم اس آیت سے یہ بھی نکلا کہ دوزخ کو اللہ تعالیٰ بنا چکا ہے اور وہ موجود ہے اور ایسے ہی جنت بھی اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا، [۵] یعنی جھوٹی قسمیں کھا کر پہلے جو کہا تھا کہ ہم دنیا میں مشرک نہ تھے اب جھوٹ کھل گیا اور ہاتھ پاؤں تک نے گواہی دی کہ یہ شرک کرتے تھے تو لاچار ہو کر یہ آرزو کرنے لگے اپنی ندامت مٹنے کو لیکن دل میں اب تک ایمان کی محبت نہیں ہے۔

لَرُدُّوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَإِنَّهُمْ لَكٰذِبُونَ ﴿۲۸﴾ (الانعام پ ۷ ع ۳)

اور اگر بالفرض دنیا میں بھیج دیئے جائیں تو پھر ویسے ہی کام کریں جن سے منع کیے گئے تھے[1] اور کچھ شک نہیں وُہ جھوٹے ہیں[2]

۳- قَالَ ادْخُلُوا فِيٓ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ فِي النَّارِ ۖ كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَّعَنَتْ أُخْتَهَا ۖ حَتّٰىٓ إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا قَالَتْ أُخْرٰىهُمْ لِأُولٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ أَضَلُّونَا فَـَٔاتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۖ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَلٰكِن لَّا تَعْلَمُونَ ﴿۳۸﴾ وَقَالَتْ أُولٰىهُمْ لِأُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿۳۹﴾ (الاعراف پ ۸ ع ۴)

فرمائے گا تم (بھی) ان امتوں کے ساتھ جو تم سے پہلے جن اور آدمیوں کی گذر چکی ہیں دوزخ میں جاؤ جب اُمت دوزخ میں جائے گی تو اپنی بہن پر[3] لعنت کرے گی یہاں تک کہ جب سب کے سب دوزخ میں اکٹھا ہوں گے تو ان میں پچھلی اُمت[4] اگلی امت کے[5] لیے کہے گی مالک ہمارے ان ہی لوگوں نے (یعنی اگلوں نے) ہم کو گمراہ کیا[6] تو ان کو دوزخ کا دُونا عذاب کر[7] اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے گا تم سب کو دونا عذاب ہو گا مگر تم نہیں جانتے[8] اور اگلی امت پچھلی امت سے کہے[9] تم کچھ ہم سے اچھے نہیں رہے[10] اب اپنے کیے کے بدل عذاب کا مزہ چکھو[11]

۴- لَهُم مِّن جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِن فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۚ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِينَ ﴿۴۱﴾ (الاعراف پ ۸ ع ۵)

ان کیلئے آگ کا بچھونا ہوگا اور اوپر سے آگ کے لحاف اوڑھنے اور اوڑھیں گے) اور ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں[12] [13]

۵- وَنَادٰىٓ أَصْحٰبُ النَّارِ أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۚ قَالُوٓا إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى

اور دوزخی جنتیوں کو پکاریں گے (اور کہیں گے) تھوڑا پانی ہم پر ڈالو یا جو خدا نے تم کو کھانے کو دیا ہے[14] وُہ کہیں گے[15] اللہ نے تو جنت کا کھانا پانی کافروں پر حرام

---

[1] یعنی شرک اور کفر اللہ تعالےٰ نے خلقت سے ان کے خمیر میں رکھا ہے وُہ جب دنیا میں جائیں گے شیطان کے پھندے میں پھنسیں گے اور شرک اور کفر میں مبتلا ہوں گے، [2] جو کہتے ہیں اب سے ہم اگر دنیا میں جائیں تو ایماندار رہیں گے، [3] یعنی اپنی ذات والی پر جس کی وجہ سے یہ گمراہی ہوئی، [4] مشرک مشرکوں پر یہودی یہود پر نصاریٰ نصاریٰ پر لعنت کریں گے اور کہیں گے خدا ان کو غارت کرے ان کی دیکھا دیکھی ہم بھی آفت میں پھنسے، [5] جو اخیر میں دوزخ میں گئی یا جو دنیا میں بعد آئی تھی، [6] جو پہلے دوزخ میں گئی یا جو دنیا میں پہلے آئی تھی، [7] ہم انہی کی دیکھا دیکھی ان کی راہ پر چلے، [8] یعنی دوہری سزا دے یا ان پر سانپ بچھو لگا دیں گے، [9] کہ ہر ایک کا عذاب کس قسم کا ہو گا یعنی دوزخ کا عذاب ایسا سخت ہے کہ جس عذاب کو دیکھو ایک سے ایک بڑھ کر ہے۔ دونوں گروہوں کو یہ عذاب ہونے والا ہے اگلوں کو اس وجہ سے کہ وہ پیشوا تھے گمراہی کے اور پچھلوں کو اس وجہ سے کہ وہ گمراہوں کے مقلد تھے یا اللہ تو تمام سچے مسلمانوں کو دوزخ کے عذاب سے بچادے، [10] جب اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہو گا کہ سب کو دونا عذاب ہو گا، [11] یا تم کیا ہم سے اچھے رہے یعنی تمہارا بھی وہی حال ہوا جو ہمارا حال ہوا تمہارے بددعا کرنے سے کیا فائدہ ہُوا۔ [12] یہ اللہ تعالیٰ فرماتے گا یا اگلی امت کہے گی، [13] ظالم سے مراد مشرک ہیں، [14] اس میں سے کچھ ہم کو دو، [15] ہم تم کو کیونکر دے سکتے ہیں۔

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾ (الاعراف پ۸ ع ۶)

کردیا ہے[۱] جنھوں نے اپنے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا تھا اور دنیا کی زندگی نے ان کو فریب دیا تھا[۲] ہم بھی آج ان کو بھول جائیں گے[۳] جیسے وہ اس دن کا (قیامت کا) آنا بھول گئے اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔

۶- وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ (الاعراف پ۹ ع ۲۲)

اور ہم نے دوزخ کے لیے بہت سے[۴] جن اور آدمی پیدا کیے ہیں ان کے دل ایسے ہیں جن سے نہیں سمجھتے اور ان کی آنکھیں ایسی ہیں جن سے (ہدایت کا رستہ) نہیں دیکھتے اور ان کے کان ایسے ہیں جن سے (حق بات) نہیں سنتے[۵] یہ لوگ چار پاتے جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں[۶] یہی لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں[۷]

۷- ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾ (الانفال پ۹ ع ۲)

اب یہ (عذاب) تو چکھ لو[۱۰] اور جان لو کہ آخرت میں) کافروں کو دوزخ کا عذاب ہونے والا ہے[۱۱]

۸- وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۶﴾ (الانفال پ۹ ع ۴)

اور جو کافر ہیں وہ (قیامت کے دن) دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے

۹- قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ﴿۸۱﴾ (التوبہ پ۱۰ ع ۱۱)

کہدے دوزخ کی آگ کی گرمی اس سے (کہیں) زیادہ سخت ہے۔

۱۰- وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ (ھود پ۱۲ ع ۱۰)

اور تیرے مالک کا فرمانا پورا ہوتا[۱۲] کہ میں دوزخ کو جنوں اور آدمیوں سب سے ضرور بھروں گا[۱۳]

۱۱- وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۱۵﴾ مِّنْ وَّرَاۗىِٕهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّاۗءٍ صَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾

اور (ایسا ہوا کہ) ہر ایک گھمنڈ والا ضدی تباہ ہوا[۱۴] (اور آخرت میں) اس کے سامنے جہنم ہے[۱۵] اور (وہاں) پیپ کا[۱۶] پانی اس کو پلایا جاتے گا۔

۱ یعنی ان کو دنیا منع ہے تو ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کیسے کریں اپنے تئیں گنہ گار بنائیں۔ ابن عباسؓ نے کہا ایک بھائی دوسرے بھائی کو پکارے گا اور کہے گا بھائی ذرا میری خبر لے میں جل گیا تھوڑا پانی مجھ پر ڈال دو کہے گا یہ کیونکر ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے جنت کا آب و دانہ کافروں پر حرام کر دیا ہے، ۲ اس پر بھولے ہوئے تھے نہ خدا کا خیال تھا نہ آخرت کا، ۳ یعنی ان کا خیال چھوڑ دیں گے دوزخ میں پڑا جلنے دیں گے، ۴ دین اور آخرت کی باتیں، ۵ ہمہ تن دنیا میں غرق ہیں، ۶ اندھوں کی طرح دوسروں کے سہارے چلتے ہیں باپ دادا کے طریق پر جمے ہوئے ہیں، ۷ کبھی قرآن یا حدیث دل لگا کر نہیں سنتے نہ حدیث اور تفسیر کی کتاب خود دیکھتے ہیں، ۸ وہ دیدہ دانستہ گڑھے یا آگ میں نہیں گرتے مگر یہ دوزخ میں گر پڑے ہیں، ۹ دنیا کی زندگی ایک خواب ہے مرتے ہی آنکھ کھل جائے گی اس وقت پچھتاتے رہ جائیں گے، ۱۰ دنیا میں مارے جانے کا قید ہونے کا، ۱۱ جو اس نے ازل میں فرمایا تھا، ۱۲ یعنی جو ان میں کافر مشرک یا گنہ گار ہوں گے، ۱۳ پیغمبروں کی اللہ تعالیٰ نے مدد کی اور کافروں کی کچھ نہ سنی ان کی دعا قبول نہیں ہوتی وہ سب تباہ و برباد ہو گئے یہ تو دنیا میں ہوا اور آخرت میں الخ ۱۵ یا اس کے پیچھے یعنی اس کے مرنے کے بعد جہنم ہے، ۱۶ جو دوزخیوں کے زخموں سے بہے گا یا بدکاروں کی شرمگاہوں سے۔

يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۖ وَمِنْ وَرَائِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ (١٧) (ابراهيم پ۱۳ ع ۳)

چسکے لے لیکر اس کو پیئے گا اور (پھر بھی) گلے سے اتارنا مشکل ہوگا اور ہر (وہ) طرف سے موت اس پر چلی آ رہی ہے حالانکہ وہ مر نہیں سکتا اور (اس عذاب کے سوا) اس کے آگے یا پیچھے ایک اور سخت عذاب ہے

١٢- وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ (٤٣) لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ (٤٤) (الحجر پ۱۴ ع ۳)

اور ان سب لوگوں کے لیے (جو تیری راہ پر چلیں گے) جہنم کا وعدہ ہے اس کے سات دروازے ہیں (یعنی سات طبقے) ہر دروازے کے لیے ایک فرقہ بٹا ہوا ہے

١٣- إِنَّهُ مَنْ يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ (٧٤) (طٰه پ۱۶ ع ۳)

بیشک جو کوئی (مرتے وقت) کافر ہو کر اپنے مالک کے سامنے حاضر ہوگا اس کے لیے دوزخ ہے نہ وہاں مرے گا اور نہ جیئے گا

١٤- تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ (١٠٤) أَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ (١٠٥) قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ (١٠٦) رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ (١٠٧) قَالَ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ (١٠٨) إِنَّهُ

ان کے منہ کو آگ جھلستی ہوگی اور وہ اس میں (دوزخ میں) بدشکل بنے ہوں گے ان سے کہا جائیگا اللہ پوچھے گا کیا میری آیتیں تم کو پڑھ کر سنائی نہیں جاتی تھیں پھر تم ان کو جھٹلاتے تھے وہ عرض کریں گے مالک ہمارے ہماری کمبختی ہم پر چڑھ بیٹھی (غالب آ گئی) اور ہم گمراہ لوگ تھے مالک ہمارے ہم کو (اب کی بار) دوزخ سے نکال دے پھر اگر ہم ایسا کریں تو بیشک ہم قصوروار ہیں اللہ تعالیٰ فرمائیگا دور ہو اسی میں پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو (دیکھو

ا؎ کیونکہ وہ بہت خراب بدبودار کڑوا ہوگا فرشتے مار مار کر زبردستی پلائیں گے، ۲؎ صحیح حدیث میں ہے کہ وہ پانی ایسا گرم ہوگا کہ پیتے ہی آنتیں کٹ کر دبر سے نکل پڑیں گی منہ کے سامنے آتے ہی منہ جل بھن جائے گا سر کی کھال نکل پڑے گی معاذ اللہ، ۳؎ یا ہر عضو سے موت کا سامان محسوس ہوگا، ۴؎ کیونکہ وہاں موت نہیں ہے موت ہو تو راحت ہو جائے اور خدا کو تکلیف دینا منظور ہے، ۵؎ یعنی اللہ تعالیٰ کے عذاب بے انتہا ہیں ایک عذاب ختم نہ ہوگا کہ دوسرا عذاب اس سے بھی سخت در پیش ہوگا، ۶؎ حضرت علیؓ نے فرمایا جہنم کے دروازے تلے اوپر ہیں کہتے ہیں جہنم کے سات طبقے ہیں، جہنم، لظی، حطمہ، سعیر، سقر، جحیم، ہاویہ۔ پہلے میں گنہگار مسلمان دوسرے میں یہود تیسرے میں نصاریٰ چوتھے میں صابئین پانچویں میں مجوس چھٹے میں مشرک ہندو بدھ وغیرہ ساتویں میں منافق رہیں گے جو سب سے نیچے کا طبقہ ہے، ۷؎ جیسے جینا چاہیے یعنی آرام کے ساتھ، ۸؎ بلکہ سسکتا رہے گا صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا پھر یہ آیت سنائی اور فرمایا دوزخ والے جو ہیں (یعنی کافر) وہ نہ تو اس میں مریں گے نہ جئیں گے لیکن جو دوزخ والے نہیں ہیں (یعنی گنہگار مسلمان) ان کو دوزخ کی آگ کی ایکبارگی مار ڈالے گی جل کر کوئلہ ہو جائیں گے پھر ان کے سفارشی پیغمبر اور صالحین کھڑے ہوں گے (جب ان کو خبر ہوگی) اور سفارش کریں گے ان کی سفارش قبول ہوگی وہ نہر الحیات پر لائے جائیں گے پھر اس میں (نہا کر) اس طرح بڑھیں گے جیسے دانہ جو بہاو (سیلاب کے) بہاؤ میں آ جاتا ہے کچرے کوڑے میں وہ کس زور سے بڑھتا ہے، ۹؎ اوپر کا ہونٹ کھوپری تک چڑھ جائے گا اور نیچے کا ناف تک لٹک آئے گا دانت سامنے کھلے ہوں گے عجب قطع ہوگی معاذ اللہ، ۱۰؎ کبھی تو کہتے یہ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی آیتیں ہی نہیں کبھی ان کا یقین نہیں کرتے تھے کبھی ان کی تاویل اس طرح کرتے تھے جو جھٹلانے کے برابر ہے جیسے ہمارے زمانے میں بعضے جاہل درویش اور نیچری کہتے ہیں کہ بھائی دوزخ میں آگ کہاں کی جو کوئی آئے گا اپنی آگ ساتھ لائے گا یہی غصے اور غم کی آگ مراد ہے، ۱۱؎ کم بختی پڑھ بیٹھی یعنی نفس کی خواہش اور دنیا کا مزہ ہم پر غالب ہوا اور تیری راہ سے بھٹک گئے غرض اپنے قصور کا اقرار کریں گے اور دعا کریں گے، ۱۲؎ ایک مدت تک اس دعا کا جواب نہ ملے گا سات ہزار یا بارہ ہزار یا تین سو ستر برس ۱۳؎ پھر اللہ تعالیٰ (یعنی دوزخ سے نکلنے کا نام نہ لو یہ نا ممکن ہے جس نے کہا اس کے بعد پھر دوزخی کوئی بات نہ کریں گے چلاویں ہائے والے کرتے رہیں گے اور کتے کی طرح آوازیں نکالیں گے

كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِي يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سِخْرِيًّا حَتَّىٰ أَنسَوْكُمْ ذِكْرِي وَكُنتُم مِّنْهُمْ تَضْحَكُونَ ﴿١١٠﴾ إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا أَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿١١١﴾ قَالَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ ﴿١١٢﴾ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَاسْأَلِ الْعَادِّينَ ﴿١١٣﴾ قَالَ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا لَّوْ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١١٤﴾

(المومنون پ ۱۸ ع ۶)

ہمارے بندوں میں سے کچھ لوگ (دنیا میں یوں) دعا کرتے تھے مالک ہمارے ہم ایمان لائے ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب رحم کرنے والوں میں بہتر رحم کرنے والا ہے تم نے ان لوگوں کو مسخرہ بنایا تھا یہاں تک کہ اس ٹھٹھے میں میری یاد بھول گئے تھے اور تم ان سے ہنستے رہے آج کے دن دیکھو کیسا ہوا ان کے صبر کا بدلہ میں نے ان کو یہ دیا کہ وہ اپنی مراد کو پہنچ گئے[۲] اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرمائے گا بھلا تم زمین میں کتنے برس رہے ہو گے وہ کہیں گے خداوندا ہم شاید ایک دن یا ایک دن سے بھی کم رہے ہوں گے حساب جاننے والوں (فرشتوں) سے پوچھ لے[۳] اللہ تعالیٰ فرمائے گا (اے پیغمبرؐ تو کہہ) تم بے شک تھوڑے ہی رہے اگر تم جانتے ہوتے[۵]

۱۵- إِذَا رَأَتْهُم مِّن مَّكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا ﴿١٢﴾ وَإِذَا أُلْقُوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِينَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُورًا ﴿١٣﴾ لَّا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا ﴿١٤﴾ قُلْ أَذَٰلِكَ خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۚ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاءً وَمَصِيرًا ﴿١٥﴾ لَّهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ خَالِدِينَ ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُولًا ﴿١٦﴾

(الفرقان پ ۱۹ ع ۲)

جب دوزخ ان کو ایک دور مقام سے دیکھے گی تو یہ اس کا جوش اور خروش سنیں گے[۶] اور جب دوزخ میں مشکیں باندھ کر تنگ جگہ میں ڈال دیئے جائیں گے تو وہاں موت کو یاد کریں گے (فرشتے ان سے کہیں گے) آج ایک موت کو نہ پکارو بہت سی موتوں کو پکارو (اے پیغمبرؐ) کہہ دے کیا (دوزخ) اچھی ہے یا ہمیشہ رہنے کی بہشت جس کا وعدہ پرہیزگاروں کے لیے کیا گیا ہے وہی ان کا بدلہ ہے اور آخری ٹھکانا ہے جو وہ چاہیں گے وہاں ان کو ملے گا ہمیشہ رہیں گے (کبھی فنا نہیں) یہ تیرے مالک پر مانگا ہوا وعدہ ہے۔

ؒ۱ ان کی دعا اور نماز اور عبادت پر ٹھٹھے اڑاتے تھے۔ ۲ مزے سے جنت میں دندنا رہے ہیں عیش کر رہے ہیں۔ ۳ یا اے پیغمبرؐ ان سے پوچھ۔ ۴ دنیا کی ساری مدت آخرت کے ایک دن کے برابر ہے اور آدمی کی عمر تو آخرت کے ایک دن سے بھی بہت کم ہے۔ بعضوں نے کہا وہ ایسے ہول میں گرفتار ہوں گے کہ دنیا کی زندگی کو ایک دن یا اس سے بھی کم سمجھیں گے حضرت نوحؑ سے مرتے وقت کسی نے پوچھا تم نے دنیا کو کیسا پایا حالانکہ ہزار برس ان کی عمر تھی مگر انہوں نے یہ جواب دیا جیسے ایک گھر کے دو دروازے ہوں ایک دروازے سے آیا دوسرے سے نکل گیا۔ ۵ یعنی بالفرض تم کو دنیا میں جتنے برس رہنا ہو وہ معلوم ہوتا تو تم سمجھ لیتے کہ ہم دنیا میں بہت کم رہے۔ ۶ دوزخ میں بھی اللہ تعالیٰ نے زندگی اور سمجھ رکھی ہے دوسری آیت میں ہے اللہ تعالیٰ اُسے پوچھے گا تو بھر گئی وہ کہے گی نہیں اور کچھ ہے۔ حدیث میں ہے کہ پروردگار اپنا قدم اس میں رکھے گا وہ کہے گی بس بس۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بنا لے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا دوزخ کی آنکھیں ہیں آپ نے فرمایا کیا تم نے یہ آیت نہیں سنی اذا رأتہم من مکان بعید الآیۃ کہتے ہیں پانسو برس یا ایک برس کی راہ سے اس کا جوش اور خروش سنیں گے ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن دوزخ میں سے ایک گردن نکلے گی اس کی دو آنکھیں ہوں گی جو دیکھ رہی ہوں گی اور دو کان جو سن رہے ہونگے اور ایک زبان جس سے وہ بولے گی کہے گی میں تین آدمیوں کے لیے مقرر ہوئی ہوں ہر ظالم سرکش کیلئے اور ہر مشرک کیلئے جس نے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو بھی خدا بنایا اور ہر تصویر بنانے والے کیلئے۔

۱۶- وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا وَلَٰكِنْ
حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿۱۳﴾ (السجدۃ پ ۲۱ ع ۲)

اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت کرتے مگر (روز اوّل) جو قول ہم نے فرمایا وہ (ضرور) پورا ہو گا کہ میں دوزخ کو جنوں اور آدمیوں سے بھر دوں گا[1]

۱۷- هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿۶۳﴾
اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿۶۴﴾
(یٰسٓ پ ۲۳ ع ۴)

اب یہ دوزخ وہی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا آج کے دن اپنے کفر کے بدلے اس میں پڑو۔[2]

۱۸- أَذَٰلِكَ خَيْرٌ نُزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ ﴿۶۲﴾
إِنَّا جَعَلْنَاهَا فِتْنَةً لِلظَّالِمِينَ ﴿۶۳﴾ إِنَّهَا شَجَرَةٌ
تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ ﴿۶۴﴾ طَلْعُهَا كَأَنَّهُ
رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ ﴿۶۵﴾ فَإِنَّهُمْ لَآكِلُونَ
مِنْهَا فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿۶۶﴾ ثُمَّ إِنَّ
لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِنْ حَمِيمٍ ﴿۶۷﴾ ثُمَّ إِنَّ
مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيمِ ﴿۶۸﴾ (الصّٰفّٰت پ ۲۳ ع ۲)

بھلا یہ مہمانی بہتر ہے یا (کھجت) تھوہر کا درخت[3] ہم نے اس درخت کو کافروں کی آزمائش کے لیے بنایا ہے[4] وہ ایسا درخت ہے جو دوزخ کی تہ میں اُگتا ہے[5] اس کی کلیاں ایسی ہیں جیسے سانپوں کے پھن[6] تو بیشک یہ کافر اس میں سے کھائیں گے اور (اپنے) پیٹ اس سے بھریں گے اُوپر سے کھولتا ہوا پانی ملا کر ان کو پینے کے لیے ملے گا[7] پھر یہ گرم کھولتا ہوا پانی پی کر ان کو دوزخ کی طرف لوٹنا ہو گا[8]

۱۹- إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ﴿۴۳﴾ طَعَامُ الْأَثِيمِ ﴿۴۴﴾
كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ﴿۴۵﴾ كَغَلْيِ
الْحَمِيمِ ﴿۴۶﴾ خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ
الْجَحِيمِ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ
عَذَابِ الْحَمِيمِ ﴿۴۸﴾ ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ

بیشک (آخرت میں) تھوہر کا درخت بڑے گنہ گار (جیسے ابوجہل تھا) کھانا ہے جیسے پگلا تانبا وہ پیٹوں میں ایسا کھولے گا جیسے بہت گرم پانی کھولتا ہے (ہم فرشتوں سے کہیں گے) پکڑو اس کو اور گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے بیچا بیچ اس کو لے جاؤ پھر اس کے سر پر جلتے (جلتے) پانی کا عذاب برساؤ[9] (اور اس سے کہتے جاؤ

[1] پس اس قول کی وجہ سے یہ نہیں ہوتا کہ ہر ایک آدمی راہ پر آجاتے بلکہ گمراہ کی تعداد زیادہ رہتی ہے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے ہزار میں سے ایک جنتی ہے اور نو سو ننانوے دوزخی

[2] عمدہ حسین عورتیں طرح طرح کے میوے کھانے کو صاف پاکیزہ شراب پینے کو[3] جب کافروں نے یہ سُنا کہ دوزخ میں تھوہر کے درخت ہیں ان کی ضیافت ہو گی تو کہنے لگے بھلا آگ میں درخت کیونکر پیدا ہو سکتا ہے ان کو یہ خبر نہیں کہ بہت سے پتھریلے اور ریتلی زمین میں گرم ملکوں میں کئی طرح کے درخت پیدا ہوتے ہیں اور بعضے درخت ایسے بھی ہیں جو جلا دینے سے بہت پھیلتے ہیں جیسے فالسہ کا درخت پس اگر یہ درخت دوزخ میں پیدا ہو تو اس میں کیا تعجب ہے،[4] جیسے کئی قسم کے درخت سمندر کی تہ میں پیدا ہوتے ہیں اور وہیں بڑھتے رہتے ہیں،[5] عرب کے لوگ سانپ کو شیطان بھی کہتے ہیں یا حقیقۃً شیطان مراد ہیں گو آدمی نے شیطان کو نہیں دیکھا مگر یہ محاورہ ہے کہ جب کسی کی بدصورتی بیان کرنا ہوتی ہے تو کہتے ہیں شیطان کی صورت ہے،[6] یا وہ جو زانیوں کی شرمگاہوں سے اور دوزخیوں کے زخموں سے لہو اور پیپ بہے گا اس کو کھولتے ہوتے پانی کے ساتھ ملا کر پینے کو دیا جاتے گا۔ معاذ اللہ،[7] شاید پانی پینے کا مقام ایک طرف دوزخ سے ایک طرف باہر ہو گا یا دوزخ ہی میں ایک کنارے۔

[8] فرشتے پہلے اس کے سر پر گرز ماریں گے جب بھیجا نکل آئے گا اس وقت سر پر جلتا ہوا پانی کا تڑیڑا کیا جائے گا۔ آنتیں پھٹ کر ٹخنوں پر آ رہیں گی (یا اللہ تیری پناہ) جیسے تیرا رحم بے حد ہے ویسے ہی تیرا عذاب بھی سخت ہے۔

اَلْكَرِيْمُ ﴿۴۹﴾ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ (الدخان پ ۲۵ ع ۳)

اس عذاب کا مزہ) چکھ تو عزت والا سردار ہے[1]۔ یہی تو وہ (دوزخ) ہے جس میں تم کو شک تھا[2]۔

۲۰- يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَئْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿۳۰﴾ (قٓ پ ۲۶ ع ۳)

جس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کیا تو بھر گئی وہ کہے گی کچھ اور بھی ہے[3]۔

۲۱- هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِىْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿۴۴﴾ (الرحمٰن پ ۲۷ ع ۲)

(ان سے کہا جائیگا اب دیکھا) یہی تو وہ جہنم ہے جس کو (دنیا میں گناہ گار جھٹلاتے تھے وہ اس میں اور کھولتے پانی میں چکر مارتے رہیں گے[4]۔

۲۲- اِنَّهَا لَظٰى ﴿۱۵﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴿۱۶﴾ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۷﴾ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿۱۸﴾ (المعارج پ ۲۹ ع ۱)

دوزخ تو دھک رہی ہے وہ سر کی کھال ادھیڑ دے گی جو کوئی دنیا میں حق بات سن کر پیٹھ دکھاتے اور منہ پھیر لے اور پیسہ جمع کر کے رکھ چھوڑے (زکوٰۃ نہ دے اس کو کھینچ) بلاتی ہے گی

۲۳- اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ﴿۱۲﴾ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۳﴾ (المزمل پ ۲۹ ع ۱)

کیونکہ ہمارے پاس (ان کے پاؤں میں ڈالنے کو) بیڑیاں موجود ہیں اور (جلانے کو جہنم اور (کھلانے کو) وہ کھانا جو گلے سے نہ اترے (تھوہر اور غسلین وغیرہ) اور تکلیف کا عذاب۔

۲۴- وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور ہم نے دوزخ کے داروغہ فرشتے مقرر کیے ہیں[5] اور ہم نے انکی گنتی اس لیے مقرر کی کہ کافر (یہ سن کر) گمراہ ہوں[6]

---

[1] دنیا میں اپنے تئیں بڑی عزت اور زوروالا خیال کرتا تھا اس لیے ہم بھی تیری عزت کر رہے ہیں اور سب دوزخیوں سے بڑھ کر تجھ کو عذاب کر رہے ہیں گویا اس کا ول جلانے اور اس کو اور نظروں میں ذلیل کرنے کے لیے ہنسی کی راہ سے یہ فرشتے کہیں گے۔ عکرمہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو جہل سے فرمایا مجھ کو خدا کی طرف سے یہ حکم ہوا ہے کہ میں تجھ سے یوں کہوں تیری خرابی ہے پھر خرابی ہے خرابی۔ ابو جہل بولا نہ تم میرا کچھ بگاڑ سکتے ہو نہ تمہارا صاحب یعنی خدا تعالیٰ میں اس میدان میں سب سے زیادہ زوروالا ہوں اور میں عزت والا سردار ہوں آخر اللہ تعالیٰ نے بدر کے دن اس کو ذلت کے ساتھ قتل کرایا اور یہ آیت اتاری۔ بہت علماء نے یہ کہا ہے کہ بڑے گنہ گار سے وہی مراد ہے، [2] یا یہی تو وہ عذاب ہے جس میں تم شبہ کرتے تھے۔ [3] دوزخ اور جنت اللہ تعالیٰ کے حکم سے بات کر سکتی ہیں اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں صحیح حدیث میں ہے دوزخ برابر یہی کہتی رہے گی اور کچھ ہے اور کچھ ہے یہاں تک کہ پروردگار اپنا قدم اس میں رکھ دے گا وہ سمٹ جائے گی اور کہے گی بس بس میں بھر گئی۔ اہل حدیث اللہ تعالیٰ کے قدم کو مانتے ہیں اور اس کی تاویل نہیں کرتے جیسے اور صفات کو مانتے ہیں لیکن اس کی ذات اور صفات کو مخلوقات سے مشابہت نہیں دیتے اور یہی طریقہ ہے سلف صالحین کا جیسے اوپر گزر چکا، [4] دوزخ میں جلائے جائیں گے پیاس لگے گی پانی مانگیں گے تو کھولتے پانی کی طرف لے جائے جائیں گے پھر وہاں سے دوزخ میں لائیں گے، [5] وہ آدمی نہیں ہیں کہ تم سو یا دس مل کر ان پر غالب آجاؤ ایک ساری دنیا کو کافی ہے، [6] ہنسی ٹھٹھا کریں اور عذاب کے سزاوار ہوں جیسے ابو الاشدین نے کہا۔ حدیث میں ہے کہ فرشتوں کی آنکھیں گویا بجلی ہیں ... جن اور آدمیوں کے برابر قوت ہے ان میں کا ایک بہت سے آدمیوں کو ہانکتا ہوا لائے گا اور گردن پر ایک پہاڑ اٹھائے ہوگا پہلے ان آدمیوں کو ... دے گا پھر اوپر سے وہ پہاڑ ان پر پھینک دے گا۔

لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ﴿۳۱﴾ (المدثر پ ۲۹ ع ۱)

(اور) اس لیے کہ کتاب والوں (یہود اور نصاریٰ کو یقین پیدا ہو[1] اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے[2] اور کتاب والوں اور ایمان والوں کو (قرآن کی سچائی میں) کوئی شبہ نہ رہے اور اس لیے کہ کافر اور جن کے دل میں (نفاق کی) بیماری ہے وہ یوں کہیں بھلا اس انہیں کی گنتی سے اللہ تعالیٰ کی کیا غرض ہے[3]

۲۵- إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾ لِلطَّاغِينَ مَآبًا ﴿۲۲﴾ لَابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ﴿۲۳﴾ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ جَزَاءً وِفَاقًا ﴿۲۶﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾ وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾ (النبا پ ۳۰ ع ۱)

بیشک دوزخ (کافروں کو) تاک رہی ہے شریروں کا وہی ٹھکانہ ہے اس میں قرنوں پڑے رہیں گے[4] وہاں نہ تو ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ کھولتے پانی اور پیپ کے سوا ان کو کچھ پینے کو ملے گا[5] یہ ان کے اعمال کا پورا بدلہ ہے[6] وہ (دنیا میں آخرت کے) حساب کا ڈر نہیں رکھتے اور ہماری آیتوں کو خوب جھٹلاتے تھے۔

۲۶- وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَنْ يَرَىٰ ﴿۳۶﴾ (النازعات پ ۳۰ ع ۲)

اور دوزخ دیکھنے والوں کے سامنے کھول دی جائے گی۔

۲۷- فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ ﴿۱۴﴾ (الیل پ ۳۰ ع ۱)

تو (اے لوگو) ہم نے تم کو (دوزخ کی) دہکتی آگ سے ڈرا دیا۔

۲۸- كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ﴿۴﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ ﴿۵﴾ نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ ﴿۶﴾ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ ﴿۷﴾ إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُؤْصَدَةٌ ﴿۸﴾ فِي عَمَدٍ مُمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾ (الھمزۃ پ ۳۰ ع ۱)

ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا[8] وہ حطمہ میں ڈال دیا جائے گا اور (اے پیغمبر) تجھے کیا معلوم حطمہ کیا چیز ہے حطمہ اللہ تعالیٰ کی دھڑکائی ہوئی آگ ہے جو (سارے بدن کو کھا کر) دلوں تک چڑھ آئے گی[9] وہ آگ ان کو گھیرے ہوئے ہے لمبے لمبے ستونوں میں بندھے ہوتے ہیں[10]

---

[1] وہ سمجھیں گے کہ قرآن مجید برحق ہے کیونکہ اگلی کتابوں میں بھی دوزخ کے انیس داروغہ بیان ہوئے ہیں، [2] ان کو اور زیادہ قرآن اور پیغمبر پر یقین آئے، [3] یعنی انیس داروغہ کیوں مقرر کیے اس میں کیا حکمت ہے اللہ ہی اپنی حکمت خوب جانتا ہے ہم کو اس میں کاوش کرنے کی ضرورت نہیں، [4] احقاب جمع ہے حقب کی حضرت علی رض نے کہا ایک حقب اسّی برس کا ہوگا اور ہر برس تین سو ساٹھ دن کا اور ہر دن دنیا کے ہزار برس کے برابر ایک حدیث میں بھی ایسا ہی مروی ہے اس آیت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دوزخی قرنوں کے بعد دوزخ سے نکالے جائیں گے کیونکہ دوسری آیتوں میں ہے کہ دوزخی ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ اس میں پڑے رہیں گے حسن نے کہا خدا کی قسم اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک حقب ختم ہوگا تو دوسرا حقب تک پڑے رہیں گے اسی طرح ہمیشہ اس میں رہیں گے بعضوں نے کہا یہ آیت ان مومن گنہ گاروں کے حق میں ہے جو ایک مدت کے بعد دوزخ سے نکالے جائیں گے، [5] دوزخ کا ایک طبقہ زمہریر ہے جہاں بے انتہا سردی ہے لیکن وہ عذاب ہے اس کو مزے کی ٹھنڈک نہیں کہہ سکتے، [6] کیونکہ شرک بہی مبتلا ہے جو سب سے بڑا گناہ ہے تو عذاب بھی دوزخ کا ملا جو سب عذابوں سے زیادہ ہے سزا بقدر گناہ ہوئی، [7] مومن کا ذ سب اسکو دیکھیں گے یا صرف کافر مراد ہیں، [8] ایک دن ضرور مرے گا مال دولت سب چھوڑ کر جائے گا [9] تلوے سے لگ کر دل تک کی خبر لے گی دل تمام اعضا کا سردار ہے پہلے سارے بدن کو جلائے

ہمارے ہاں یہ کتب اکثر اوقات موجود رہتی ہیں

کتاب	مصنف
تفسیر ابن کثیر	ابن کثیرؒ
تفسیر ترجمان القرآن	مولانا ابوالکلام آزادؒ
تفسیر واضح البیان (سورۂ فاتحہ)	مولانا میر سیالکوٹیؒ
تفسیر فی ظلال القرآن	علامہ سید قطب شہیدؒ
تفسیر ثنائی مکمل	مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ
ترجمہ وحواشی ثنائی	مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ
ترجمہ وحی منظوم	سیماب اکبر آبادیؒ
تفسیر اشرف الحواشی	علامہ وحید الزماںؒ
تفسیر ترجمان القرآن	نواب صدیق الحسنؒ
تفسیر تدبر القرآن	مولانا امین احسن اصلاحی
تفسیر معارف القرآن	مفتی محمد شفیعؒ
تفسیر احسن التفاسیر	حضرت سید احمد حسن محدث دہلویؒ
تفسیر مواہب الرحمٰن	مولانا امیر علیؒ
تفسیر تفہیم القرآن	مولانا سید مودودیؒ
تبویب القرآن	علامہ وحید الزماں
تفسیر حقانی	مولانا عبدالحق محدث دہلویؒ
تفسیر ضیاء القرآن	مولانا پیر کرم شاہ
تفسیر بیان القرآن	مولانا اشرف علی تھانویؒ
تفسیر مظہری	مولانا ثناء اللہ پانی پتیؒ
تفسیر فیوض القرآن	ڈاکٹر محمد حسین بلگرامیؒ
تفسیر جواہر القرآن	مولانا غلام اللہ خاںؒ
تفسیر عثمانی	مولانا شبیر احمد عثمانیؒ
تفسیر ستاری	مولانا عبدالستار دہلویؒ
درس قرآن	ادارہ اصلاح وتبلیغ
تفسیر عزیزی	شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ
تفسیر ابن عباسؓ	ابن عباسؓ
تفسیر الاتقان	علامہ سیوطیؒ
تفسیر معالم القرآن	محمد علی کاندھلوی
تفسیر فراہی	مولانا فراہی
تفسیر موضح القرآن	شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ
تفسیر قادری حسینی	مولانا حسین واعظ کاشویؒ
قصص القرآن	مولانا حفظ الرحمٰن
تفسیر مفردات قرآن	امام راغب
تیسیر الباری شرح بخاری	علامہ وحید الزماںؒ
مسلم شریف مع شرح امام نووی	علامہ وحید الزماںؒ
ابوداؤد شریف	علامہ وحید الزماںؒ
نسائی شریف	علامہ وحید الزماںؒ
ابن ماجہ شریف	علامہ وحید الزماںؒ
موطا امام مالکؒ	علامہ وحید الزماںؒ
ترمذی شریف	علامہ بدیع الزماںؒ
مشکوٰۃ شریف	علامہ بدیع الزماںؒ
ریاض الصالحین	مولانا محمد طارق خلیل
معارف الحدیث	مولانا منظور احمد نعمانی
ترجمان السنہ	مولانا بدر عالمؒ
مظاہر حق	مولانا قطب دین

نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ، اردو بازار، لاہور